

UNIVERSAL
LIBRARY

OU 188101

UNIVERSAL
LIBRARY

I.L.B.

Principles of the English Law of Contract.

by

SIR, W. R. ANSON.

اصول قانون معاہدہ انگلستان

ترجمہ

پروفیسر حسین علی مرزا، بیرسٹر ایٹ لا۔

سلسلہ کتابت علیہ السلام جامعہ اسلامیہ دہلی

صوفی قانون معارف انگلستان

تصنیف

سرولیم آسن

ترجمہ

مولوی حسین علی مرزا ضا

صدر شعبہ قانون جامعہ عثمانیہ

۵۹ھ ۱۲۰۵ھ ۱۲۵۰ھ ۱۲۹۰ھ

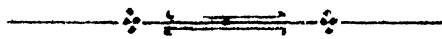
قیمت	نسخہ	نمبر
سکہ عثمانیہ	۱۲	۵
سکہ انگریزی	۱۲	۲

الطبع مطبعہ جامعہ اسلامیہ دہلی

یہ کتاب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی اجازت
جس کو حق اساعت حاصل ہے اردو میں ترجمہ
کر کے طبع و شایع کی گئی ہے۔

مضامین

اُصول قانون معاہدہ انگلستان



صفحات

مضامین

حصہ اول: معاہدے کی حیثیت قانون میں۔ ۱

باب اول: اقرار معاہدہ اور وجوب کے معنی۔ صفحات ۱ تا ۱۱

حلاضہ مضمون۔ معاہدے کی ماہیت۔ اُس کا
انقضاء۔ اُس کا عمل۔ اُس کی تعمیر۔ اُس کا اختتام۔
معاہدے کی نوعیت۔ معاہدہ ایک معاملہ ہے جس سے
وجوب پیدا ہوتا ہے۔

۳

فصل اول: اقرار،

اقرار کے لوازم۔ مثالی شک۔ مثالی احوال۔
معاملے کی تعریف۔ معاملے کا مفہوم معاہدے سے
وسیع تر ہے (۲) یا وجوب ضمناً پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہند

صفحات

مضامین

معاہدے کا لازمی جزو۔ ایجاب کی ماہیت۔ عہد۔

فصل دوم: وجوب

۷

وجوب کی نوعیت۔ دو فریق کی ضرورت۔ ذمہ داری کا

معین ہونا۔ معاہدے کا قہری اندازہ ہونا۔ اخذائے وجوب۔

معاہدے کی تعریف۔

۱۲

حصہ دوم: انعقاد معاہدہ:

باب دوم: معاہدہ صحیح کے اجراء:- . صفحات ۱۲ تا ۱۹

حائر معاہدے کے اجراء۔ ان کی عدم موجودگی کے

نتائج۔ اصطلاحات۔ معاہدہ پائل معاہدہ ممکن الانساخت۔

معاہدہ ناقابل نفاذ۔ اصطلاحات کا محلو ط کر دیا نالسن

معاہدے کا ضابطہ۔ چارہ مانے کار۔ قانونی چارہ کار۔

نصفی چارہ کار۔

باب سوم: ایجاب و قبول:- . صفحات ۲۰ تا ۶۶

۲۰ فصل اول: ہر معاہدہ ایجاب کے قبول ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔

ایجاب و قبول کا طریقہ۔ مثالیں۔ بدلے کی تکمیل شدہ و

تکمیل شدنی کے فرق کا اثر معاہدات پر۔

۲۴ فصل دوم: ایجاب یا اس کا قبول یا دونوں بذریعہ الفاظ اور

بذریعہ طرز عمل کیے جاسکتے ہیں۔

ایجاب و قبول بذریعہ طرز عمل۔

۲۶ فصل سوم: ایجاب صرف اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب ایجاب لہ کو

اُس کی اطلاع دی جائے۔

مضامین

صفحہ

۲۶

اس کی اطلاع دی جائے۔

۲۹

فصل چارم: قبول بد رویہ الفاظ یا طرز عمل ہونا چاہیے۔

۳۱

فصل پنجم: ایجاب اُس وقت قبول ہو جاتا ہے جب قبولیت

ایجاب کنندہ کے معین کردہ طریقہ پر کی جائے۔

اثر قبول۔ اطلاع قبول۔ مقام قبول۔ کیا قبول کا استرداد

ہو سکتا ہے۔

۳۹

فصل ششم: ایجاب کے قبول ہونے تک قانونی حقوق نہیں پیدا

ہوتے لیکن وہ ساقط یا مسترد ہو سکتا ہے۔

۴۰

سقوط

ولیعین کی موت۔ مقررہ طریقہ پر قبول نہ ہونا۔ وقت معین

میں قبول نہ ہونا۔

۴۲

استرداد

ایجاب پھر ناقابل استرداد ہے۔ استرداد کی اطلاع

ضروری ہے۔ اس قاعدے کے خلاف نظائر۔

۵۱

فصل ہفتم: ایجاب کا منشا اور ساتھ ہی اس میں صلاحیت قانونی اثر

پیدا کرنے کی ہو۔

۵۵

فصل ہشتم: قبول قطعی اور شرائط ایجاب کے مطابق ہو۔

قبول کی ناقص صورتیں۔ شرائط موجودہ کا ذکر درج ہے۔

شرائط آئندہ کا ذکر جائز نہیں ہے۔ تہا ذاتی سوالات۔

سوالات تعمیری۔

۶۰

فصل نہم: ایجاب شخص معین سے کیا جانا ضروری نہیں۔ لیکن

شخص معین کے قبول کے بغیر معاہدہ وجود میں نہیں

آتا۔

ایجاب عام ہو سکتا ہے مگر عہد کے لئے کسی ایک کا قبول

مصناین

صفحات

ضروری ہے مشکلات - عقد اکون ہے؟ قبول کیا
چیز ہے - ایجاب اور دعوت معاہدہ میں امتیاز -

باب چہارم: ضابطہ اور بدل (تاریخی مقدمہ) :- صفحات ۱۶۳ تا ۱۶۴

تاریخ - اُس کی توسیع کے اسباب - قانون کو پہل بنانے
کے نتائج - بدل بحقیقت معیار صلاحیت نالاش -
اس طریقے کی تدریجی ترقی -

اقسام معاہدات

باضابطہ (فارمل) اور سادہ -

باضابطہ معاہدات

فصل اول: معاہدات اندراج (رکارڈ)

فیصلے - اقراءات عدالتی -

فصل دوم: معاہدات ٹہری -

(۱) معاہدہ ٹہری کس طرح منعقد ہوتا ہے -

(۲) معاہدات ٹہری کے خصوصیات -

امناع تقریر مخالف - ادغام - تحدید حقیقت نالاش -

بدل نہ ہونے کے متعلق نصفی نقطہ نظر - باڈ - باڈ

کی قانونی حیثیت - نصفی حیثیت -

(۳) کب معاہدہ ٹہری کا استعمال ضروری ہے -

قانون موضوعہ کے مقررہ ضروریات - قانون غیر موضوعہ

میں - معاہدات بلا بدل - شرکتوں سے معاہدات -

مستثنیات - ایک فریق کی تعمیل کے اثرات -

سادہ معاہدات

(۴) سادہ معاہدات کا تحریری ہونا ضروری ہے -

صفحہ است

مضامین

چند کے لیے تحریر ضروری ہے ضروریات مقرر کردہ قانون۔

۹۰ قانون فریب ۱۶۷۷ء دفعہ نمبر ۴

۹۱ { کسی منتظم یا منصرم کا خصوصی عہدہ
کرنا کہ وہ اپنی اتی جائیداد سے ہر جو دیکھا

نوعیت دمہ داری منتظم۔

۹۲ { کسی قرضے تاد ہندگی یا بدعنوانی
کے جوابدہ ہونے کا عہدہ

عہدہ صانت اور اب ایس فرق ہے۔ فریق ثالث ہر
اولاً دمہ داری ضروری ہے۔ واقعی دمہ داری۔
بدل کا اظہار ضروری نہیں۔

۹۳ معاملات بطور بدل نکاح

اراضی یا اُن کی کسی حقیقت کی بیج یا کسی اور طرح منتقلی۔
حقیقت سے کیا مراد ہے۔ پیداوار منتقلی اور قدرتی۔

۹۴ { معاملات جو تاریخ انعقاد سے
ایک سال کے اندر سرانجام
نہیں پاتے ہیں۔

ضابطہ کی ضرورت نہیں۔ ضابطہ صرف تہاوت کے لیے ہے۔

صفحہ

مضامین

فریقین ظاہریوں۔ شرائط مکمل ہوں بدل کا ذکر تحریری ہو۔
 دستخط فریقین یا کاربندہ۔ قانون معاہدے کو کالعدم نہیں کرنا۔
 معاہدہ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ناقص تفسیل۔ قانون فریب
 سے کس طرح تطابق کیا جائے۔

قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء دفعہ ۴

۱۱۳

معاہدہ بیع۔ اس میں بیع بھی شامل ہے۔ اور معاہدہ بیع بھی۔
 ضابطہ کے متعلق قانون فریب کی دفعہ ۴ سے اختلاف۔
 قبولیت۔ عدم پابندی شرائط دفعہ کے اثرات۔

۱۱۸

فصل چہارم: بدل:

۱۲۱

(۱) ہر سادہ معاہدے کے لیے بدل ضروری ہے۔
 قاعدہ عام کا استثناء۔

۱۲۴

(۲) بدل کا عہد کے مناسب ہونا ضروری نہیں۔ صرف
 کچھ قانونی قدر و قیمت رکھنا کافی ہے۔
 معیار بدل۔ بدل کے واقعی ہونے کا معیار کیا ہے۔

۱۲۸

۱۔ وجہ تحریک کے بدل ایک چیز نہیں میں
 ۲۔ بدل معاہدہ کی جانب سے پیش
 کیا جانا چاہیے۔
 وجہ تحریک (Motive) اور بدل

میں امتیاز

درست بدل۔ بدل سابق۔

صفحہ ۱۳۰

مضامین

بدل معاہدہ کی جانب سے پیش ہو

۱۳۰

بدل معاہدہ پیش کرے۔ یا اس کا کارندہ۔ یا دی النظمی
عدم امکان طبعی عدم امکان۔ یا قانونی عدم امکان عدم تعین
اجتناب از ناالتس مصالحت ناش۔ بلا بدل تحویل امانتی۔
بلا بدل طارمنت۔ ورائض عامہ کی انتخاب دہی۔
معاہدہ موجودہ کی تعمیل کا عہدہ۔ ورنہ ثالث کا کام
انجام دینے کا عہدہ۔ بدل کے حقیقی نہ ہونے کا اثر تکمیل شدنی
معاہدہ تکمیل شدہ معاہدہ۔ عہدہ شکستہ۔ دائرین
سے مصالحت۔

۳۔ بدل کو جائز ہونا چاہیے

۱۵۰

حار بدل۔

۴۔ بدل تکمیل شدنی یا تکمیل شدہ

۱۹۱

تو ہو سکتا ہے مگر سابقہ نہیں

ہونا چاہیے۔

ایجاب فعل معوض عہدہ۔ ایجاب عہدہ معوض فعل۔
موجودہ اور سابقہ بدل میں امتیاز۔ غیر کے فریضے کو
برضا و رغبت انجام دینا۔ تجدید عہدہ غیر ملکی معاہدہ یا اہلیہ بدل

باب پنجم: فریقین کی قابلیت :- - - - - صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۷

مرید موضوعات تحقیق۔ غیر ملکی دشمن یا ملک غیر کے بادشاہ۔

مضامین

صفحات

الطفال یا مالع اشخاص - قانون غیر موضوعہ کا عام
 قاعدہ - معاہدات جو طفل کی جانب سے ممکن الانفساخ
 ہیں - معاہدات جو مسح ہوئے تک جائز رہتے ہیں -
 معاہدات جو منظور ہوئے تک ناجائز رہتے ہیں -
 قانون کا اثر دفعہ (۱) - دفعہ (۲) کے احکام دفعہ (۲) -
 معاہدات رائے ضروریات - اشتباہیہ شہادت
 ہوں - مایحتاج کیا ہے - یہ سوال جو ری کے تفویض
 کیا جاتا ہے - دفعہ دوم ایکٹ بابت ۱۸۸۴ء -
 طفل معاہدے کو نافذ کر سکتا ہے - منظور (اور جدید)
 اقرار - معاہدات جو مسترد کیے جانے تک جائز تھے -
 اس ایکٹ سے متاثر نہیں ہوئے - اطفال پر
 اُن معاہدات کی ذمہ داری نہ ہونی چاہیے جن کی تشکیل
 ٹیارٹ کی سی ہو - ۱ - معاہدہ کرنے کی قابلیت کے
 لازمی حدود - کارڈے کے توسط سے معاہدہ
 کرنا چاہیے - صریح حدود معاہدہ خارج از اختیار قانون
 ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ناقابلیت کی وجہ سے
 کالعدم ہے - معاہدہ ممکن الانفساخ - خواہ معاہدہ
 فتر العقل کی جانب سے ہو - ۱۸۸۲ء سے پہلے دن
 کے معاہدات کالعدم تھے - مستثنیات - قانونی موت
 طریقہ القانون ہونے سے وجود میں آتی ہے - یہ
 امر مشتبہ ہے کہ آیا کسی اور صورت میں بھی اس
 اصطلاح کا اطلاق ہو سکتا ہے - طلاق - عدالتی
 علیحدگی بذریعہ عدالت - چھوڑ دینا - علیحدگی کے
 معاہدات - بلحاظ نصفیت علیحدہ حساب ادا -

صفحات

مضامین

ذاتی جائیداد قانون میں۔ دفعہ (۱)، دفعہ (۲) حصہ (۲)۔
قبل حصول حق تصرف سے یا زکوٰۃ۔ ذمہ داری
کی نوعیت۔ تحفہ نہیں ہے دفعہ (۱۵)۔ فرصتات
قبل ازدواج۔ قانون موضوعہ کے نتائج۔

باب ششم: رضا مندی کی حقیقت :- صفحہ ۲۷۹ تا ۲۸۴

غلطی۔ غلط بیانی۔ فریب۔ جبر۔ داب نا حائر۔

۱۔ غلطی

۱۹۸

نیت کی غلطی مختلف ہے۔ اظہار کی غلطی غلطی الہار۔
غلط بیانی۔ معیوب بدل۔ ذمی اثر غلطی کی صورتیں۔
تخص ثالث کا فعل۔ ایک فرق کی بددیانتی ساخت
کے متعلق یا سے معاہدہ کے متعلق غلطی۔

۲۰۱

(الف) معاہدے کی نوعیت یا اسکے
وجوہ کے متعلق غلطی

تخص ثالث کا فعل۔ فریب۔ شخص ثالث کا فعل۔
مداخلت یا یا بے احتیاطی۔ فرق کے متعلق غلطی۔
باہمی غلطی کی صورتیں۔

۲۰۸

(ج) شے معاہدہ کے متعلق غلطی
(۱) شے معاہدہ کی شناخت کے متعلق غلطی

شناخت کی غلطی۔

۲۰۹

(۲) شے معاہدہ کے وجود کے متعلق غلطی
غلطی اور عدم امکان جن کے وجود کے متعلق غلطی۔

فرضتین کی ذمہ داریاں۔ قانونی شراائط معنوی۔
عمام المساف کا قاعدہ۔ عہد کے متعلق غلطی۔ نوعیت
کے متعلق مشترکی کی غلطی جس کا علم مانع کہ نہیں ہے۔
نوعیت کے متعلق مشترکی کی غلطی جس کا علم مانع کو ہے۔
عالت چالسری میں اصلاح۔ غلطی کا اثر۔

۲۱۸

۲۔ سہواً غلط بیانی :-

امسارات غلط بیانی اور فریب۔ بیانات جو عہد میں
اور بیانات جو عہد نہیں۔ فریب بطور فعل ناجائز۔
فریب جن میں وجہ تحریک بری نہ ہو۔ بیانات اور شرط۔
بیانات قانونی غیر موضوع میں۔ امر متعلقہ تغیر بیانات۔
شرط۔

۲۱۸

۳۔ سہواً غلط بیانی کا اثر اور اس کا چارہ کار :-

قانونی اور نصیحتی واحد کاموارنہ۔ اس دادرسی کی
نوعیت جو غلط کی جاتی ہے۔ نظارہ رائے۔ سفارشی
الفاظ مستندیت۔ فالوں کمیٹی۔ بطحا کی ذمہ داری
امرانہ تقریر مخالف

۲۴۱

۴۔ اہم واقعات کا انکشاف، اعتمادی معاہدات

(۱) معاہدات بیمہ۔ بیمہ بحری۔ بیمہ آتش۔ جان کا بیمہ۔

صفحات

مضامین

(ب) زمین کی سچ سے متعلق معاہدہ است۔

حصص کی خریداری۔ ضمانت اعتمادی معاہدہ (ب) ہے۔

۲۴۹

۳۔ عہد اغلط بیانی یا فریب

۱۔ فریب کی تعریف

فریب۔ اس میں ایک بیان ہونا چاہیے۔ عدم انکشاف
فریب نہیں ہے۔ بیان واقعے سے متعلق ہونا چاہیے
نہ کہ اظہار رائے۔ اور نہ اظہار ریت۔ علم ہونے کا علم
ہونا چاہیے۔ یقین کے معقول وجوہ کا نہ ہونا۔ یا ور
کرنے کی معقول وجہ کا نہ ہونا نائے دعوے
نہیں ہے بلکہ اس نیت سے کیا جانا چاہیے کہ وہ اُس پر
عمل کرے۔

۲۶۱

۲۔ فریب کا اثر اور اس کا چارہ کار

فریب کا اثر۔ محل ناجائز کا چارہ کار۔ چارہ کار معاہدہ۔
معاہدے کی تنفیخ۔ شخص ثالث کے حقوق۔

۲۶۴

۳۔ فریب نصفیت کے نقطہ نظر سے۔

۲۶۶

۴۔ جبر۔

جبر کس چیز پر مستقل ہے۔ معاہدے پر اس کا اثر
ہونا چاہیے۔

۲۶۷

۵۔ داب ناجائز۔

فریب قانون غیر موضوعہ اور نصعت کے نقطہ نظر سے۔
داب ناجائز کا نصفیتی نظریہ۔ داب ناجائز کی تعریف۔
داب ناجائز کا قیاس۔

صفحات

مضامین

باب ہفتم: جواز غرض صفحات ۲۴۵ تا ۳۲۲

۲۴۵

فصل اول: - عدم جواز معاہدہ کی ماہیت
عدم جواز سے کیا مراد ہے۔

۲۴۶

(۱) قانون موضوعہ کی خلاف ورزی
میں کیے ہوئے۔
(معاہدات)

قانونی ممانعت کا اثر۔ شرط کے معاہدات۔ شرط کی ماہیت۔
مسترد و عہد کا فرق۔ گیارہویں سے دسویں۔ بیسے سے سو۔
شرط کی تاریخ قانون غیر موضوعہ میں۔ کھیل اور وقت گزاری۔
شرطوں کے متعلق معاملات۔ گیمنگ ایکٹ ۱۸۹۲ء۔
گیم کے قرضے۔ قوانین گیم کے عام اثرات۔ کفایتیں میراث۔
کے معاملات۔ بحری بیمہ۔ عام بیسے۔ جان کے بیسے اور
دیگر بیسوں میں مسرق ہے۔

۲۹۲

(۲) قانون غیر موضوعہ کے کالعدم معاہدات
(۱) اس بات کا معاملہ کہ ایک قابل الزام
جرم یا قانون دیوانی کے فعل ناجائز کا
ارتکاب کیا جائے گا۔

جرم قابل ناجائز کے ارتکاب کا سارا۔ فریب اور عدم جواز

۲۹۴

(ب) اس فعل کا معاملہ جس سے قانون
منع کرنے کی پالیسی رکھتا ہے۔
مصلحت عامہ۔

صفحات

مضامین

۲۹۲

ایسے معاملات جو ہماری مملکت کے
تعلقات ممالک غیر کے ساتھ بگاڑیں
اُس کی دو صورتیں ہیں متخاصم ممالک سے
دوستانہ تعلقات اور حلیف مملکت سے
مخاصمانہ تعلقات۔

غیر ملکی دشمن سے معاہدہ حلیف سلطنت سے خاصیت
رکھے۔

۱۹۷

ملازمت سرکاری کیلئے ضرر معاملات

عہدہ فروشی - تحویل تحواہ۔

۲۹۹

معاملات جو انصاف سانی کو غلط

راہ پر لگانے کے لیے ہوں۔

تعزیری کارروائی کی مندرجہ - استثناء - دہائی کی

کارروائیاں - جیسا قانونی کارروائی کے معاملات۔

اعانت مقدمہ باری - اطلاق حسن کے معارض معاملات۔

۳۰۳

معاملات جو آزادی یا حفاظت ازدواج

پر یا فرائض پر راند کی مناسب انجام دہی

پر موثر ہوں۔

ازدواج میں رکاوٹ - آزادی معاہدات - اتراق۔

فرائض والدین۔

صفحہ

مضامین

- ۳۵ کاروبار کی ممانعت کے معاملات
کاروبار کے اصناف کے متعلق قانون۔ جائز یا بنیدیاں۔
مصاحبت عامہ کی بنیاد پر توسیع۔ شخصی آزادی میں رکاوٹ۔
- ۳۱۴ فصل دوم :- معاہدے پر عدم حوالہ کا اثر
عدم حوالہ کا اثر۔
- ۳۱۵ (۱) ناجائز معاہدے کا جدا ہو سکتا
- ۳۲۰ (۲) کالعدمی اور عدم حوالہ کے اثر کا مقابلہ :-
- (۱) معاہدے کو کالعدم کیے بغیر کوئی سراسر مقرر کرے (۲) معاہدے کو کالعدم کرے (۳) کالعدم کر کے سزا دے یا مجموع قرار دے۔
تقریری کالعدم۔ مجموع۔ ناجائز معاملات۔ ناجائز معاملات کا اثر۔
کالعدم معاملات۔
- ۳۲۵ (۳) فریقین کا ارادہ
- ارادہ غیر اہم شے ہے۔ بے قصور فریق کا حق معاہدہ کو کالعدم کرنے کے دعوے کے متعلق واقفیت کا اثر۔
- ۳۲۷ (۴) ناجائز اغراض کی بنیاد پر جو قسم
واجب الادا ہو اُس کی کفالتیں
- گر اگر اہم معاملہ۔ معاملہ آئندہ۔ کفالت مہری کفالت معاملہ مہری
اور معاملہ کالعدم ہونا۔ غیر مہری کفالتیں۔ ابتدائی فریقین ہیں

صفحات

مضامین

کالعدم - حق قابض مالک -

۳۳۲

(۵) کیا وہ شخص جو معاہدے کے

ناجائز ہونے سے واقف تھا

اس سے بری الذمہ قرار دیا جاسکتا ہے

عدم جوار کا علم ابتداء ہی میں رہنا اسے کالعدم کرنے کی وجہ
 نہیں بن سکتا۔ جب مدعی بھی مرادوی مجرم ہو۔ اپنی سمائی کا
 موقع۔ ناجائز معاہدات کی حرکی تعمیل کے مقدمات۔
 ازدواج کی دلالی کے معاہدے۔ بہتم قمار حسانہ کر
 دی ہوئی رقم۔

۳۳۹

(۶) معاہدات جو مقام انعقاد میں

جائزہ انگلستان میں ناجائز ہوں

۳۴۳

حصہ سوم : معاہدے کا اثر۔

بائش تمم : معاہداتی وجوب کے حدود :- - صفحات ۳۴۳ تا ۳۵۸

معاہدہ شخص ثالث کو حقوق عطا نہیں کرتا۔ اور نہ ذمہ داری
 عائد کرتا ہے۔ این اور سوسن لاء۔

۳۴۶

(۱) کسی شخص پر اس معاہدے کے تحت

ذمہ داریاں عائد نہیں ہوتیں جس کا وہ

فرق نہیں تھا۔

معاہدہ شخص ثالث پر ذمہ داری عائد نہیں کرتا۔

صفحات

مضامین

کیا معاہدہ شخص ثالث پر کوئی فرض عائد کرنا ہے۔
 ملازم اور آقا کے خاص تعلقات معاہدہ شکنی کی غریب۔
 معاہدہ نہ کرنے کی ترمیم دینا۔

۳۲۹

(۲) کوئی شخص ایسے معاہدے کے
 تحت حقوق حاصل نہیں کر سکتا
 جس کا وہ فروع نہیں ہے۔

معاہدے سے شخص ثالث کو حق عطا نہیں کیے جاسکتے۔
 مجبورہ رہیاب شخص ثالث صرف موثران کی حیثیت
 سے مستحق ہے۔

صفحہ ۳۵۹ تا ۳۹۲

باب سوم: انتقال معاہدہ۔

انتقال معاہدہ۔

۳۵۹

فصل اول: اہمال معاہدہ فریقین کے عمل سے۔

۳۵۹

(۱) ذمہ داریوں کی منتقلی۔

ذمہ داریاں منتقل نہیں ہو سکتیں۔ اس قاعدے کی وجہ۔
 اس قاعدے کے نمایاں استثنیات۔

۳۶۳

(۲) انتقال حقوق۔

(الف) قانون غیر موضوع میں
 معاہدے کے مفاد کا قابل انتقال ہونا قانون غیر موضوع کا
 واحد طریقہ منتقلی۔

صفحات

مضامین

۳۶۵

(ب) نصفت میں

انتقال معاہدہ نصفت میں۔ بعض دعائی
قابل ارجاع نالاش متقل نہیں کیے جاسکتے۔ اطلاع۔

۳۷۱

حق

منفصل الہ صفتوں کا علاج ہوتا ہے۔

۳۷۲

(۳) بذریعہ قانون موضوعہ

قرض یا دیگر ارجاع نالاش غیر متروک۔ بدل۔
جان کے بیچ لے صداقت نامہ جات۔ بحری بیچ
کے صداقت نامہ جات۔ حصص شرکت۔ رہن
کے ڈینچر۔

۳۷۶

(۴) بیع و شری کے قابل ہونا۔

متقل ہو سنے اور قابل بیع و شری ہونے میں فسوق۔
خصوصیات۔ رواج کی بنا پر قابل بیع و شری ہونا۔
ربنائے قانون موضوعہ۔ ہندی۔ اجرائی۔ سکارتنا۔
سادہ عمارت طہری۔ خاص مبارک۔ طہری۔
پرا میسری نوٹ۔ متقل ہو سکنے اور قابل بیع و شری
ہونے میں فرق۔ بدل اور اطلاع۔ قاضی ماجد کی
حیثیت۔ بدل اور دستاویزات۔ بیع و شری ہندوؤں کا
مقصد قدیم زمانے میں۔ دستاویز بار برداری بحری۔

۳۸۹

فصل دوم: (۲) معاہداتی حقوق اور ذمہ داریوں کا انتقال

بذریعہ عمل قانون

ارر و اج۔ قائم مقامی۔

صفحہ

مضامین

- ۳۱۰ { (۱) معاہداتی وجوب کا انتقال
بوجہ ازدواج۔
- ۳۹۰ { (۲) معاہداتی وجوب کا انتقال
وفات کے ذریعے سے۔
- ۲۹۱ { (۳) دیوالیہ ہونے سے معاہداتی
وجوب کی منتقلی۔

حصہ چہارم: تعبیر معاہدہ :-
معاہدہ کی تعبیر

۲۹۳

باب دہم: قواعد متعلقہ شہادت
صفحہ ۳۹۴ تا ۴۰۹

عدالت دہیوری کے وائٹس۔ رہاں معاہدہ :- بین
بجٹ طلب امور۔ ٹھہری اور سادہ معاہدہ :-
(۱) دسٹاویز ثبوت، (۲) دائرہ اقرار کی نسبت۔
شہادت :- (۳) شرائط معاہدہ کے متعلق شہادت
مستثیات :- شرائط مکمل کنندہ۔ تشریح سترایط۔
ایجاب غفی وحلی۔ رواج۔ غلطی اور تعمیل محقق اصلاح و
تصحیح دستاویز۔

صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۹

باب یازدہم: اصول و قواعد تعبیر

صفحہ

مضامین

۴۱۰

فصل اول: عام قواعد۔

انتظامیہ میں اصولی معنوں میں۔ لیٹے جائیں۔

۴۱۲

فصل دوم: قانونی اور لفظی کے احکام مدت اور سربراہوں کے خلیں۔

مدت سربراہیں۔

۴۱۸

تخصیص: اختتام معاہدہ:-

۴۱۸

معاہدے کے اختتام کے طریقے ہیں

باب اول: اختتام معاہدہ بذریعہ معاملہ باہمی۔ صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۳

۴۲۰

فصل اول: وکالت (Waiver) یا مع (Rescission)۔

مل آتے اس کے اور یا میری ٹوٹ کی خصوصیت۔

۴۲۲

فصل دوم: معاہدے کی جگہ دوسرا معاہدہ۔

نئے شرائط۔ نئے فرائض۔ طریقہ اختتام بذریعہ معاملہ۔

بیت اختتام واضح ہونی چاہیے۔ محض تبدیل شرائط

کافی نہیں۔ محض التوا۔ تعمیل میں کافی نہیں۔

۴۲۴

فصل سوم: طریقہ اختتام کا جو معاہدہ میں ذکر ہوتا

عدم تعمیل شرائط انیاری اختتام۔ واقعہ عمومی کا

پیش آتا۔ شرط تسک۔ چارٹر پارٹی کی مستثنیٰ

دہ داری ہائے خطرہ۔ برآمدہ کی دہ داری کا محدود ہونا۔

”خدا کا کرتا“ کے معنی۔ احتیاری اختتام بذریعہ اطلاع دی

صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۸

باب دوم: اختتام معاہدہ بذریعہ تعمیل۔

صفحات

مضامین

اقسام تعمیل - بدل تکمیل شدہ کے عوض جہد - جہد
کے عوض جہد -

۴۳۶

فصل اول: ادائیگی -

تعمیل کی ایک قسم ادائیگی ہے - اصلی معاہدہ - قائم مقام
معاہدہ - نقض معاہدہ کے اثرات - ادائیگی تعمیل ہے -
دستاویز قابل بیع و شری کے ذریعہ ادائیگی برأت مطلق -
برأت مشروط -

۴۳۸

فصل دوم: ٹنڈر (دائم تعمیل) -
ٹنڈر کے اقسام - اشیاء کا ٹنڈر - بیکنڈس ادائیگی -

باب روہم: اختتام معاہدہ بذریعہ نقض -

صفحہ ۴۴۱ تا ۴۷۷

۴۴۱

فصل اول: اختتام بذریعہ نقض سے مراد -
نقض معاہدہ - نقض کا اثر - اس سے حق نالاش تو
ہمیشہ پیدا ہوتا ہے مگر اگر ایک ہی کبھی -

۴۴۲

فصل دوم: طریقہ لئے ابراہ بذریعہ نقض -
یہ حقوق کس طرح پیدا ہوتے ہیں -

۴۴۳

(۱) ابراہ بذریعہ انکار

انکار قبل وقت مقررہ برائے تعمیل - اختتام اگرچہ تعمیل
مشروط ہو - انکار پوری تعمیل سے ہو - اور اختتام
سمجھا جائے (ب) انکار رد ورائی تعمیل میں -

۴۴۷

(۲) اختتام اس وجہ سے کہ ایک

فريق معاہدہ کے فعل تعمیل نامکمل ہو گئی ہے

صفحہ

مضامین

- (۱) عدم امکان قتل وقت تکمیل یہ کیا جائے۔
 (ب) عدم امکان میں دوران تکمیل میں یہ کیا جائے۔

۴۴۹

(۳) اختتام بوجہ قصور تکمیل

نقص سے اختتام ہو سکتا ہے۔ یا نقص سے صرف
 حق نالشی یہاں سکتا ہے مستقل اور مشروط عہود۔
 ہم وقوع (Concurrent) شرائط اختتام بوجہ تقویٰ بل
 شرط اور ضمانت۔

۴۵۲

(۱) مستقل اور مشروط عہود

حدید موصول کا زبان۔ ہم وقوع شرائط۔

۴۵۴

دب اقبال انقسام عہود: تکمیل میں کتنا
 قصور معاہدے کو ختم کرتا ہے

قابل انقسام عہود جو الگی اور ادائی باقسط۔ قبولیت
 میں کوتاہی۔ ادائی میں کوتاہی۔ حوالگی میں قصور۔ نامکمل
 تکمیل۔ حل طلب سوالات

۴۵۹

(ج) شرائط اور ضمانتیں (وارنٹی)

ضروری بیان۔ ضروری عہد شرط اور وارنٹی
 فرق نقص شرط۔ اس کا وارنٹی میں تبدیل ہونا۔
 بیع اشیاء۔ دفعہ ۷۱۔ ضمنی (۱۱)۔ دفعہ ۷۲ (۲)۔
 وارنٹی بر بنائے امرواقع شدہ ۷۲ (۱) الف۔
 دفعہ ۷۳ ضمنی (۱) ح۔ تکمیل معاہدہ میں قبولیت۔
 ملکیت اشیاء کا منتقل ہونا۔ دفعہ (۱۶)۔ دفعہ (۱۴)۔

صفیہ

مضامین

دفعہ (۱۸) - معنوی تشریح دفعہ (۱۳) - دفعہ (۱۵) - دفعہ (۱۶)

دفعہ (۱۳) -

۴۷۵ وزارت کے مختلف مسنوں کی توضیح پر ایک نوٹ

باب پانزدہم: عدم امکان تعمیل

صفحہ ۴۷۵ تا ۴۹۴

مدل کا غیر واقعی ہونا - غلطی - عدم امکان مابعد

۴۸۱ (۱) جب تعمیل، تبدیل قانون کے باعث
ناممکن ہو جائے۔۴۸۵ (۲) عدم امکان تعمیل اُس خاص شے کے
اتلاف کی بنا پر جو تعمیل معاہدہ کے لیے
ضروری ہے۔۴۸۶ (۳) عدم امکان تعمیل بوجہ حالات خاص
کے وجود یا استمرار پر معاہدہ مبنی تھا مگر
جواب باقی نہیں رہی۔۴۸۹ (۴) جب غیر متوقعہ حالات کے باعث وقت یا
طریقہ مقررہ طریقین میں تعمیل ناممکن ہو جائے۔

سہ یقین کی بنیاد معاہدہ ایک ہی معروضہ

ہو۔

صفحات

مضامین

۲۹۰

۱۵۔ شخصی مات کا معاہدہ معاہدہ کی موت
بابت کارہ کرنے والی بیماری کے باعث
ناظرین التعمیل ہو جائے۔

۰ دی سرط سے تم ہونا اصل میں معاہدے کے رہے ختم
ہونا۔ یہ معنوں سے طریقہ معاہدے سے ہم آہنگ ہو
معدن محصلہ متاثر ہوں گے۔

باب شانزدہم: اختتام معاہدہ بوجہ عمل قانونی۔

صفحات ۲۹۱ تا ۲۹۷

ادغام

۲۹۲

تجزیہ و تفسیر میں علی با اس کا ضابطہ ہونا

نواعد تبدیلی۔ جزا ہم۔ کھو جانا۔ دیوالیہ ہونا۔

۲۹۸

حصہ ششم: نقص معاہدہ کے چارہ ہائے کار۔

باب ہفتم: نقص معاہدہ کے چارہ ہائے کار۔

صفحات ۲۹۸ تا ۵۲۷

۲۹۸

فصل اول: نقص کے چارہ ہائے کار کی نوعیت۔

نقص کا چارہ کار۔ ایک حدیہ معاہدہ۔ اس کی تباہی۔

کب اس میں دائرہ ہو سکتی ہے؟ چارہ ہائے کار۔ بلا لحاظ

اس کے کہ معاہدہ ختم ہوا یا نہیں۔ ہر جے وغیرہ۔

۵۰۲

فصل دوم: ہر جے۔

ہر جہ ضرر کی نمائندگی کرے فی نقص کا ارادہ غیر معمولی نقصان۔

صفحات

مضامین

ہر مہ نقض معاہدہ پر ہے کہ بطور سزا فریقین کا تعین نام کرنا مشکلات تعین میں جبری فیصلہ کرے۔

۵۱۱

فصل سوم: تعمیل منتقص اور حکم انتاعی۔

تعمیل منتقص مہربانی ہے۔ اس سے کب انکار کیا جائے گا حکم انتاعی حکم انتاعی کب صادر ہوگا۔ حکم انتاعی صادر کرنے سے کب انکار کیا جائے گا۔

۵۱۷

فصل چہارم: نقص معاہدہ سے پیدا ہونے والے حق مالش کا اختتام۔ حق مالش کا اختتام۔

۵۱۸

(الف) اختتام بذریعہ رضامندی فریقین۔

۵۱۹

(ب) اختتام عدالت مجاز سماعت کے فیصلے کے ذریعے سے۔

اثر ارجاع مالش۔ اثرات فیصلہ اثرات ارجاع تقریر مخالفت۔

۵۲۱

(ج) وقت کا گزر جانا۔

سادہ معاہدہ۔ عمل قانون کا قیام۔ مدعی علیہ کی عدم صلاحیت۔ حق مالش کا احیا۔ معاہدہ انت مہربانی۔ سادہ معاہدہ کا احیا۔ اثر ادائیگی۔

۵۲۸

حصہ ہفتم: کارندگی۔

باب ہر دہم: اصل درکارندے کے تعلقات کی نوعیت۔ صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۹

خلاصہ بحث۔

صفحات

مضامین

باب نوزدہم: اصل و کارندہ میں تعلقات کا قیام { صفحہ ۳ تا ۵۴۰
کس طرح ہوتا ہے۔

اہلیت فریقین۔ رشتہ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ معاہدہ ہنری
کے لیے باضابطہ عطا کیے اقتدار ضروری ہے طرز عمل۔
انجمن کے ارکان۔ شوہر و زوجہ۔ شرکا کے لیے مخالف
قاعدے۔ کارندگی ضرورت۔ تصدیق یا توثیق۔
قواعد توثیق۔ اصل الفاظ یا طرز عمل سے توثیق کر سکتے ہیں۔

باب ستم: اصل اور کارندے کے تعلقات کا اثر۔ { صفحہ ۴ تا ۵۷۷

۵۴۲

اصل اور کارندے کے مابین حقوق
اور ذمہ داریاں۔

اصل اور کارندے کے تعلقات۔ اصل کا فرضہ ابراہا
معاوضہ۔ کارندے کا فرضہ کہ پوری کوشش کرے۔
کارندہ سوائے کمیشن کے کوئی نفع نہ کھائے۔ رسوت کے
بیشکس سے معاہدہ قابل کالعدم ہو سکتا ہے۔ بیع۔
کمیشن پر کارندگی۔ ولالی۔ معاہدہ کرنے والا کارندہ،
کارندہ ہی رہے۔ کارندہ اقتدار منتقل نہیں کر سکتا۔

۵۵۰

(۲) فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں {
جب کارندہ اصل کا نام بتا کر معاہدہ کرے۔
ہر راج خانہ دار۔ کمیشن پر خرید و فروخت کرنے والا ناجسور

صفحات

مضامین

دفعہ ۲۵۴ - دلال کیس بحث ضامن کا ردہ -
کارندہ اشخاص کرکنا ہے کارندہ مالٹس کر سکتا ہے نہ
اس پر جو کمی ہے

۵۵۹

مستثنیات

ر تاج پندرہ کمی اصل - غیر موجود اصل - بلا اعانت
معاہدہ - برصغیر کے علاقہ جارہ جوئی -
ادعاہ راقہ ار - فالٹس برائے دھوکا دہی -

۵۶۳

فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں
جب تک کہ اصل کل نام ظاہر نہ کیا جائے -

مستثنیات

۵۶۵

فریقین کے حقوق و فرائض جب
اصل سے جو وہی کا ذکر نہ کیا گیا ہو -

و حادی کارندہ - تے معاملہ کی جا سکتی - بے وہی
اصل - بے سی - مبادلہ داری اس طرح ہم ہو سکتا ہے -

۵۷۰

کارندہ سے کہ فریب اصل کی ذمہ داری -

کارندہ سے تا کہ اصل کا نام بھجوا جائے گا -

صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۵

باب بیستم اقتدار کارندہ کا اختتام

مضامین

۵۸۳ تا ۵۷۵

کسی کارندے کے اقتدار کو ختم کرنے کے عین طریقے میں۔

معاملہ تبدیل حیثیت، موت۔

۵۷۵

فصل اول: معاملہ

معاملہ۔

۵۷۸

فصل دوم: تبدیل حیثیت۔

درالیدین۔

۵۸۲

فصل سوم: موت۔

۵۸۴

مضمون ششم: مبادیات اور معاملات مشابہ معاہدہ۔

باب لیسہ: دوم: معاملات مشابہ معاہدہ کے معنی اور اہمیت۔ صفحہ ۵۸۴ تا ۵۹۰

حساب مندرکہ۔

ضمیمہ جات

صفحہ ۵۹۱ تا ۵۹۸

۵۹۱

ضمیمہ (الف) گواہ نامہ چھانچا کا نمونہ۔

۵۹۳

ضمیمہ (ب) بھرت چٹھی کا نمونہ دہریہ جانے والے چھانچہ پر۔
بکسے ہوئے سامان کے لیے۔

۵۹۴

ضمیمہ (ج) بحری بیجے کے لیے لائسنس کمیٹی کی پالیسی۔

۵۹۷

ضمیمہ (د) اندرون ملک ہندوی کا نمونہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حصہ اول

معاهدے کی حیثیت قانون میں

باب اول

(اقرارِ معاہدہ اور وجوب کے معنی)

خلاصہ مصنف مومن | قانون معاہدہ کے اصول دریافت کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ اس دریافت کی نوعیت اس کے خاص مقاصد اور ان کی ترتیب بحث بیان کی جائے۔

معاهدے کی ماہیت | چنانچہ سب سے پہلے یہ سوال ہو سکتا ہے کہ معاہدے کے کیا معنی ہیں اور دیگر قانونی تصورات (Legal Conceptions) سے اس کو کیا نسبت ہے۔

اس کا انعقاد | اس کے بعد یہ معلوم کرنا ہے کہ معاہدہ کس طرح منعقد ہوتا ہے اور جائز معاہدے کے انعقاد کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے۔

اس کا عمل | جب معاہدہ منعقد ہو جاتا ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ کس پر اس کا

اثر ہوتا ہے اور کس پر اثر ڈالا جاسکتا ہے اسی کو ہم معاہدے کی تعمیل (Operation) کہیں گے۔

اس کی تعبیر اس کے بعد یہ دریافت کرنا ہے کہ عدالتیں معاہدے کو اس شہادت کے اعتبار سے جو اس کے انعقاد کے ثبوت میں پیش ہو یا اس منشاء کے اعتبار سے جو اس کے شرائط کا قرار دیا گیا ہو کس نظر سے دیکھتی ہیں۔ اسے ہم تعبیر معاہدہ کہہ سکتے ہیں۔

اس کا اختتام آخر میں وہ مختلف طریقے دیکھنے ہیں جن کے ذریعے سے معاہدہ ختم کیا جاتا ہے اور فریقین معاہدہ کو معاہدتی ذمہ داری سے بری کیا جاتا ہے، یہ اختتام معاہدہ ہے۔

معاہدے کی نوعیت قانون کا مقصد انتظام ہے اور انتظام ہی کا نتیجہ ہے کہ لوگ ایک حد تک اطمینان کے ساتھ مستقبل کو محفوظ سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں، اگرچہ افعال انسانی میں وہ یکسانیت نہیں پیدا کی جاسکتی جو افعال قدرت میں پائی جاتی ہے لیکن پھر بھی بنی نوع انسان نے کوشش کی ہے کہ قانون کے ذریعے سے ایک ایسا نظام پیدا کرے جو اس کی سائنس کے قریب قریب ہو۔ جائداد کے متعلق جو قانون ہے وہ اصل میں اس غرض سے وضع ہوا تھا کہ ایک شخص جائز طور سے جو چیز حاصل کرتا ہے اسے اپنے تصرف میں رکھ سکے۔ اسی طرح قانون معاہدے کا مقصد یہ ہے ایک شخص کو جس بات کی توقع دلائی گئی تھی وہ وقوع میں آئے۔ یعنی اس سے جس بات کا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا کیا جائے۔

معاہدے کا مقصد یہی ہے اور ہم اس تصور کی تشریح کریں گے اور وہ ذرائع دریافت کریں گے جن سے لوگوں کو باہمی وعدوں کے پورا کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ دو تصورات یعنی اقراء اور وجوب کے ملنے سے معاہدہ پیدا ہوتا ہے اس بیان کا اطلاق صرف اسی نظام قانون تک محدود رہے گا جس میں حقوق کی تشریح اور ترتیب ہوئی ہے وجوب کا جو تصور ہمارے ذہن میں ہے وہ غالباً ان حکام عدالت کے پیش نظر نہ تھا جنہوں نے پہلے پہل ایسے عہد کی تعمیل واجب قرار دی جو منل یا ترک فعل

کے متعلق کیا جاتا تھا۔ ہمیں اس کا تو یقین رکھنا چاہئے کہ زمانہ قدیم میں اس قسم کے معاہدے اس وجہ سے درست نہیں قرار دیا جاتا تھا کہ فریقین میں باہمی معاملہ ہوا ہے یا کہ وہ مستحق الارادہ تھے۔ موجودہ تشریح و تحلیل اگرچہ قدیم زمانے میں نہ کی گئی ہو یا سمجھ میں نہ آئی ہو لیکن اس کی صحت میں کلام نہیں۔

معاہدہ ایسے اقرار کا نام ہے جو بلا واسطہ منعقد ہوتا اور ایک وجوب پیدا کرتا ہے۔ معاہدے کا وجوب وہ وجوب ہے جو اقرار سے پیدا ہوتا ہے اسی بنا پر ہمیں ان دونوں تصورات کو صاف طور پر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس مقصد کے لئے ساویگنی (Savigny) کی تشریح سے قانون انگریزی کا مقابلہ کرنا نامناسب ہوگا اقرار کے متعلق اسی کی تشریح پہلے پیش کی جاتی ہے۔

فصل اول

اقرار

اقرار کے لوازم (۱) اقرار کے وقوع میں آنے کے لئے کم از کم دو فریق ضروری ہیں دو سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ معاملہ باہمی اتفاق اور رضامندی کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے ایک سے زائد فریق کا ہونا لازمی و ضروری ہے۔

(۲) فریقین کا ارادہ مشترک (Common) صاف اور واضح ہونا چاہئے۔ اقرار میں شک یا اختلاف کی گنجائش کو دخل نہیں۔ چنانچہ اسے ایک مثال واضح کرے گی۔

مثال شک اگر میں اپنا گھوڑا بیچنا چاہوں تو کیا آپ اسے خریدیں گے؟ ”بہت ممکن ہے“

مثال اختلاف ”کیا آپ میرا گھوڑا بیچاں پونڈ میں خریدیں گے؟“ میں بیٹس پونڈ دوں گا۔“

(۳) فریقین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مشترک ارادے سے ایک دوسرے کو

واقف کرائیں۔ اسی لئے کسی ایجاب کے محض ذہنی قبول سے معاملہ طے نہیں ہوتا چنانچہ زید نے بکر کو خط لکھا کہ وہ بکر کا گھوڑا بچاس پونڈ میں خریدنا چاہتا ہے۔ بکر اس پر اپنے دل میں راضی ہو جاتا ہے لیکن اس ارادے کی اطلاع زید کو نہیں دیتا۔ اگر زید کسی اور سے گھوڑا خریدے تو بکر کو کسی شکایت کا حق نہیں۔

(۴) فریقین کا ارادہ قانونی رشتہ (پیدا کرنے) کے مستحق ہونی ان کا مقصد یہ ہو کہ وہ معاشرتی قسم کے رشتے نہیں پیدا کر سکتے ہیں بلکہ قانونی حقوق اور وجوہات قائم کر رہے ہیں۔ یہ کام آسان کام نہیں کہ معاشرتی اور قانونی نوعیت کے رشتوں میں امتیاز کرنے کے لئے کوئی معیار مقرر کیا جائے کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی معاملے کی کوئی رقمی قیمت معین کی جاسکے اور وہ پھر بھی قانونی تعلقات کے دائرے سے باہر ہو عدالت کو چاہئے کہ اس قسم کے معاملات کا فیصلہ کرتے وقت فریقین کے طرز عمل اور مفاد کے تمام حالات کو دیکھے اور معاملات انسانی کے متعلق اپنے علم کو بھی کام میں لائے۔

(۵) معاملے سے جو نتائج پیدا ہوں ان کا اثر صرف فریقین پر ہونا چاہئے ورنہ جمہوری کی رائے اور دورہ کنندہ عدالت قانونی (Court sitting in banco) کے فیصلے کبھی شرائط مذکورہ کے لحاظ سے اقرار کے زمرے میں شریک ہو جاسکیں گے معاملے سے مراد دو یا زیادہ اشخاص کا اپنے مشترک ارادے کو اس غرض سے ظاہر کرنا ہے کہ اس سے ان کے قانونی تعلقات

متاثر ہوں۔

لیکن ساوگینی نے معاملے کی یہ جو تعریف کی ہے وہ بہت زیادہ وسیع ہے اور اس میں معاہدے کے علاوہ دیگر ایسے معاملے بھی داخل ہو جاتے ہیں جو معاہدے کے عام مفہوم سے خارج ہیں۔

معاملے کا مفہوم معاہدے سے وسیع تر ہے

معاملات کی کئی قسمیں ہیں چنانچہ :-

(۱) بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ فریقین اگر قانون کے مطابق اپنی مشترکہ رضا مندی ظاہر کر دیں تو وہ فوراً اثر پذیر ہوتے ہیں مثلاً انتقال جائیداد

لے تفصیل باب ۲ فصل ۷ میں آئے گی۔

اور یہ کہ ان میں فریقین کے اقرار کے ساتھ ہی ایک حق بالتیم منتقل ہو جاتا ہے۔ امدان میں پھر کوئی تعمیل طلب و جواب باقی نہیں رہتا۔

(۲) یا وجوب ضمناً
مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں اور معمولی انتقال جائداد اور ہبہ میں یہ فرق ہے کہ ان میں فریقین میں مزید تعمیل طلب

وجوبات پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض وقت دیگر وجوبات ایسے اشخاص پر ساند کرنے کا باعث بنتے ہیں جو اصل فریقین مقدمہ نہ تھے مثلاً نکاح اگرچہ معاہدہ کرنے والے فریقین پر مبنی ہوتا ہے لیکن خود نکاح ایک ایسی ہیئت قانونی ہے جو معاہدہ سے پیدا ہوتی ہے اور ساتھ ہی اس سے تمام اشخاص پر وجوبات عائد ہو جاتے ہیں جو اس رشتے سے قانوناً تعلق رکھتے ہیں۔

اسی طرح زامیدہ یا غیر زامیدہ اطہال کے لئے چھوڑی ہوئی امانی حسانداد کا انتظام امین پر ضمناً بعض ایسے وجوبات عائد کرتا ہے جو ممکن ہے کہ مدت و اثر تک پیدا ہی نہ ہوں اور اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ اس میں اور ان اشخاص میں جو پیدا نہ ہوئے ہوں وجوبات قائم ہو جائیں۔

یہ وجوبات اگرچہ اقرار کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر ان کو معاہدہ نہیں کہا جاسکتا۔ (۳) ساونگی کی تعریف کے لحاظ سے اس میں ایسے اشتراک بھی داس ہو جائیں گے جن سے گو قانونی رشتہ پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس ملک کے جہاں وہ معاہدہ ہو رہا ہو۔ قانون کے بعض شرائط پر پورا نہ اترنے کے باعث اپنے مقصد میں ناکام رہتے ہیں یا جن کی تعمیل میں دشواری پیدا ہوتی ہو یا جن سے مقدمہ بازی کا موقع پیش آتا ہو۔

یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ معاہدے کے وہ کیا خصوصیات ہیں جن کے باعث وہ مذکورہ صدر اقام اقرار سے ممتاز ہوتا ہے۔
لازمی حسنداد

معاہدے کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک فریق دوسرے سے یا ہر ایک فریق دوسرے سے عہد کرتا ہے کہ وہ کوئی معینہ کام انجام دے گا یا اس سے باز رہے گا۔ عہد سے مراد ایسا ایجاب ہے جو قبول کر لیا گیا ہو نہ کہ کسی عہد کا ایجاب۔

ایجاب کی ماہیت

ایجاب اور اظہار ارادے میں امتیاز ضروری ہے کیونکہ ایجاب میں اس بات کی آمادگی پائی جاتی ہے کہ ایجاب کنندہ فریق مخاطب کا پابند ہو جائے گا۔ مثلاً اگر زید بکر سے کہتا ہے کہ ”مجھے کوئی پانچ پونڈ دے تو میں اس کے ہاتھ اپنی بکری فروخت کرنا چاہتا ہوں“ یہ محض اظہار خیال ہے۔ اس سے کوئی معاہدہ مقصود نہیں۔ لیکن اگر زید بکر سے یہ کہے کہ ”آپ میری جس بکری کو چاہیں میں پانچ پونڈ میں فروخت کروں گا“ تو یہ ایک ایجاب ہوگا۔

عہد

عہد اور ایجاب عہد میں فرق کرنا ضروری ہے۔ ایجاب عہد اس وقت عہد ہوتا ہے جب وہ قبول کر لیا جائے قبول ہونے تک اس کا استرداد ہو سکتا ہے۔ لیکن قبول کے بعد اس کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ مثلاً اگر زید بکر سے کہے کہ ”میں اپنی بکری آپ کے ہاتھ پانچ پونڈ میں فروخت کرتا ہوں“ اور بکر جواب دے کہ ”میں اس کو اس قیمت پر خریدتا ہوں“ تو یہاں زید فروخت کا اور بکر خرید کا عہد کرتا ہے اور ان دونوں میں معاہدہ ہو جاتا ہے۔ اقرار اس وقت معاہدے کی صورت اختیار کرتا ہے جب کہ اس میں ذیل کے اجزا پائے جائیں۔

(۱) ایجاب (۲) قبول ایجاب جس سے عہد پیدا ہوتا ہے (۳) قانون اس عہد کو واجب التعمیل قرار دے تاکہ اس میں قانونی وجوب کی خصوصیت پیدا ہو۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس قسم کے اقرار میں ایک یا دونوں فریق اپنے اس ارادے کا اظہار کریں کہ انہیں فریق ثانی سے یا ایک دوسرے سے کیا توقعات ہیں اور ان توقعات کے متعلق قانون کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ارادہ شرائط کے مطابق پورا کیا جائے اور توقع برائے لے

لے سرفی اریکین ہالینڈ کی رائے ہے کہ قانوناً اس بات کی ضرورت نہیں کہ فریقین معاہدے میں مشترک ارادہ پایا جائے۔ اگر بظاہر بھی ارادہ مشترک معلوم ہو تو کافی ہے۔ لہذا قانون کو

اس طرح معلوم ہوگا کہ معاہدے اور اقرار کے دیگر اقسام میں فرق ہے کیونکہ معاہدے کا مقصد فریقین معاملہ میں وجوب قائم کرنا ہوتا ہے۔

فصل دوم وجوب

وجوب کی نوعیت | وجوب ایک قانونی رشتہ ہے جس کے ذریعے کسی شخص یا مجموعہ اشخاص کے فعل یا ترک فعل پر دوسرے شخص یا اشخاص کو اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اس کے خصوصیات یہ ہو سکتے ہیں :-

(۱) اس سے ایک یا دونوں کو دوسرے کے طرز عمل پر قابو (Control) حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح ان میں جو رشتہ پیدا ہوتا ہے اسے روما کے مقہرین رشتہ مشافونی (Vinculum Juris) کہتے تھے۔ یہ اس وقت تک باقی رہتا ہے یا اسے اس وقت تک باقی رہنا چاہئے جب تک کہ (اس نگرانی کا) مقصد نہ حاصل ہو جائے۔ جب ان کے مقاصد

(بقیہ حاتیہ صفحہ گزشتہ) ”واقعی نیت“ سے نہیں بلکہ ظاہر کردہ نیت سے سروکار ہے۔ ایک کے مطابق قانون ”شخصوں کے اتحاد“ پر زور نہیں دیتا بلکہ اتحاد کا محض مظاہرہ بھی کافی ہے۔ لیکن دوسرے کے لحاظ سے قانون یہ تو چاہتا ہے کہ مشینوں میں یکسانی ہو سیکس اقرار کے تمام مظاہرات لوں پیش کر دیں تو پھر انھیں یہ کہنے کا حق نہیں رہتا کہ وہ راضی نہیں تھے۔ (انھوں نے معاملہ نہیں کیا) عملی ضروریات کے لئے تو یہ فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن بہر حال فریقین کے ارادے ہی کے متعلق عدالتیں دریافت عمل میں لاتی ہیں۔ اور معاملہ کرنے کا ارادہ ہی وہ تھے جسے خاص قسم کے الفاظ یا طرز عمل کا ضروری نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ (دیکھو فیصلہ لارڈ وائٹس در مقدمہ ایٹورائی بنام کینیڈی - (۱۳) مرافعہ ۸-۱۰ صفحہ ۱۲۳) ”مرافعے نے اسی طرح معاہدہ کیا جس طرح کسی تحریری معاہدے کا فریق کرتا ہے کہ اختلاف پیدا ہونے کی صورت میں وہ اس تعبیر کا پابند ہوگا جو عدالت محراز دستاویز معاہدے کے الفاظ کے متعلق کرے کسی اور محول کو تسلیم کیا جائے تو کوئی معاہدہ اس صورت میں واجب التعمین نہ رہے گا جب فریقین نیک نیتی کے ساتھ کسی محل اقرار سے الگ الگ معنی ہیں“

پورے جو بایں تو وجوب کا حل (Solutis obligations) عمل میں آتا ہے یعنی رشتہ قانونی منقطع ہو جاتا ہے۔ تعمیل کے علاوہ اس رشتے کو منقطع کرنے کے اور بھی طریقے ہیں جن کا آئندہ ذکر ہوگا۔

دو فریق کی ضرورت (۲) ایسے تعلق کے لئے جس کا ذکر ہوا، دو فریق ہونے ضروری ہیں اور ان کا معین ہونا بھی لازمی ہے۔

دو فریق کی ضرورت اس لئے ہے کہ کوئی شخص قانون غیر موضوعہ کے لحاظ سے فقط اپنے آپ پر یا اپنے پر بشمول دیگر اشخاص کے وجوب عائد نہیں کر سکتا یہ اشخاص کا معین ہونا اس لئے ضروری ہے کہ کسی آدمی پر پوری قوم کی جانب سے وجوب یا پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔ رہا سیاسی معاشرے کی جانب سے (جس کا وہ ایک فرد ہے) ذمہ داری کا عائد ہونا قانون عام یا قانون تعزیری کا کام ہے اور نہ پوری قوم پر کوئی ایک آدمی وجوب عائد کر سکتا ہے۔ اس کے حقوق اور ان حقوق کی متعلق ذمہ داریاں (جن کا اور ذکر ہوا) بانٹیم ہوں گے اور ان کی نوعیت حقیقت (Property) کی ہوگی وجوب کی نہیں اس طرح وجوب کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے ذریعے سے عائد ہونے والی ذمہ داریاں معین بن جائیں ہوں اور خود یہ ذمہ داریاں بھی معین ہوں۔ وجوب سے جو حقوق پیدا ہوتے ہیں وہ حقوق بالتحصیس (Rights in personam) ہوتے ہیں۔

ذمہ داری کا معین ہونا (۳) وجوب کی ذمہ داریاں معین افعال یا ترک افعال سے متعلق ہوتی ہیں پابند معاہدہ شخص کی آزادی صرف کسی خاص فعل یا

سلسلہ افعال یا قسم افعال سے باز رکھنے کی حد تک محدود ہوتی ہے چنانچہ اگر میں معاہدہ کروں کہ زید کے لئے فلاں وقت تک کام کروں گا اور اس پر معینہ معاوضہ ملے گا تو میری عام آزادی زید کے اس مخصوص حق کے ذریعے گھٹ گئی جو مجھ سے مہمودہ کام لینے کے متعلق ہے اسی طرح اس پر بھی یہ وجوب عائد ہوگا کہ وہ کام لے اور اجرت دے۔

معاملے کا قلمی اندازہ ہو سکتا (۴) امر وجوب یعنی وہ کام جس کے کرنے یا نہ کرنے کا عہد ہوتا ہے کم از کم قانونی حد تک ایسا ہونا چاہئے کہ اس کا قلمی بدل معین

کیا جاسکے ورنہ قانونی تعلقات کو اخلاقی اور معاشرتی تعلقات سے ممتاز کرنا دشوار ہوگا کسی گزرتہ احسان کے لئے اظہار تشکر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے رقمی معیار سے جانچ سکیں۔ نہ بونیرہ کے تعلقات میں وعدہ خلافی سے کچھ تکلیف ہو تو اس کا رقمی بدل مقرر کیا جاسکتا ہے۔ عدالتیں صرف انہیں امور پر غور کریں گی جن سے فریقین نے کوئی ایسی اہمیت وابستہ کر دی ہو جسے سکرانج کے معیار سے جانچا جاسکے جب معین اشخاص کو معین اشخاص کے معین افعال یا اجتہادات پر قابو حاصل ہو اور ان افعال یا اجتہادات کا رقمی اندازہ ہو سکے تو یہ کہا جائے گا کہ وجوب پیدا ہوا۔

ماخذ ۱۷ وجوب (۱) وجوب اقرار سے پیدا ہو سکتا ہے یہاں اقرار سے وہی استمرار مراد ہے جس سے معاہدہ منعقد ہوتا ہے ایجاب ایک طرف سے ہوتا ہے اور قبول دوسری طرف سے اور ایک ہی چیز یا بھی رضامندی سے ایسی ہو جاتی ہے کہ ایک فریق اس کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور دوسرا اس کے ہونے کی توقع کرتا ہے۔ اس معاملے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک رشتہ قانونی کے ذریعے سے فریقین پر آئندہ افعال یا اجتہادات کے متعلق پابندی عائد ہو جاتی ہے۔

(۲) وجوب کسی فعل ناجائز (Delict) یا انگریزی قانونی اصطلاح میں ٹارٹ (Tort) سے پیدا ہوتا ہے یہ اس وقت وقوع میں آتا ہے جب کسی اصلی حق (Right) (Primary) کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ مثلاً جب بائدا یا تحفظ یا نیک نامی حقوق کی مداخلت پیدا یا حلے یا توہین کے ذریعے سے خلاف ورزی کی جائے اور اس فعل ناجائز کا مرتکب پابند ہو جاتا ہے کہ شخص متضرر کے متعلق اپنی فرض شکنی کی اس طرح تلافی کرے جس طرح قانون نے مقرر کیا ہے اس قسم کا وجوب فریقین کی آزادانہ مشیت (یا خواہش) سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ فعل ناجائز کے ارتکاب پر خود بخود وجود میں آتا ہے۔

(۳) وجوب نقص معاہدے سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر زید بکر سے عہد کرتا ہے تو اس پر یہ وجوب عائد ہے کہ وقت آنے پر بکر سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرے لیکن زید اگر اپنا عہد توڑ دے تو بکر کے حق تعمیل کی خلاف ورزی ہوئی۔ اگر اس سے معاہدہ ختم نہ بھی ہو تو زید پر ایک نیا وجوب قانوناً عائد ہوتا ہے کہ بکر کو مناسب ہرجہ عطا کرے اور یہ وجوب بالکل اسی قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ فعل ناجائز (Delict) یا فرض شکنی پر پیدا ہوتا ہے۔

لے جس بومز کے خیال میں معاہدہ نقصان کی ذمہ داری لینا ہے۔ وہ اس بات پر نہایت زور دیتے ہیں کہ

(۴) عدالت مجاز اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں فریقین میں سے کسی ایک یا ہر دو فریق کو فریق ثانی کے لئے کسی فعل یا ترک فعل کا حکم دے تو اس فیصلہ عدالت سے بھی وجوب پیدا ہوتا ہے۔ انگلستانی قانون میں بد قسمتی سے اس نوعیت کے وجوب کو ”معاہدہ ریکارڈ“ (Contract of Record) کہا جاتا ہے۔ اصطلاح اس وجہ سے خراب ہے کہ اس سے بننا ہر یہ سمجھا جائے گا کہ یہ وجوب بھی اقرار سے پیدا ہوا حالانکہ حقیقت میں وہ مندریقین پر خارجاً (Abextra) یاد کیا جاتا ہے۔

(۵) مائیں معاہدہ شکلوں میں بھی وجوب عائد ہو سکتا ہے یہ اصطلاح سہولت کی غرض سے قانونی تعلقات کی اس متنوع قسم کے لئے استعمال کی جاتی ہے جن کی مشترک خصوصیت یہ ہے کہ فریقین کی طرف سے معاملہ یا فعل ناجائز یا فرض شکنی کے بغیر یہ اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ چیز ادا کرے یا ادائیگی کا اقرار کرے جو دراصل بکرہ فیصلہ ہے یا بکرہ کو کوئی چیز وصول ہو گئی جو زید کی تھی۔ ایسی صورتوں میں قانون بکرہ یہ فرض عائد کرتا ہے کہ اس نے زید سے جو ناحق فائدہ اٹھا یا ہے اس کا معاوضہ زید کو دے۔ اس قسم کی چند صورتوں میں جن کا آئندہ ذکر ہو گا، انگریزی عدالتوں کی پلیدنگ میں یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ بکرہ نے زید سے معنوی طور پر عہد کر لیا تھا اور اس طرح اس تعلق میں معاہدے کی مشابہت پیدا کی جاتی ہے۔

(۶) وجوب قائم کرنے کی آخری صورت معاملہ بھی ہے اور پھر بھی اس میں اور معاہدے میں امتیاز کرنا چاہئے۔ اس قسم میں مذکورہ بالا وہ وجوہات داخل ہیں جو جائز

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہر شخص کو شروع ہی سے اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس کے طرز عمل سے بالآخر کیا قانونی نتائج پیدا ہوں گے۔ اور عہد کرتے وقت یہ خیال ہیں رکھنا چاہئے کہ اس کی تعمیل ہوگی بلکہ یہ نہ ہوگی عدم تعمیل پر ہرج و مرج دینا ہوگا۔ لیکن یقیناً۔ امنا مناسب ہوگا کہ قانونی تشریح کی مزید وضاحت کرے کی دھن میں اس رج کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے جو لوگوں کے کاروباری معاملات میں طغمار ہوتا ہے۔ اور معاہدے کو محض ایک شرط سمجھ لیا جائے جس کی تسلسلہ زبردستی کے لئے ہرج و مرج نہ کر لیا جاتا ہے۔ (ہومنز کا من لاسف ۳۰۰) ہالینڈ کی رائے فصل ۷۱ کے آخر میں ایک تطبیق میں بیان ہو چکی۔

ازدواج یا امانت کے سلسلے میں ضمنی طور پر پیدا ہوتے ہیں۔
 اب یہ امر ممکن ہے کہ معاہدے سے یعنی اس چیز کی تعریف کریں جو معاملے اور وجوہ
 کے لئے سے پیدا ہوتا ہے۔
 معاہدے سے مراد ایسا اقرار ہے جس کا نفاذ قانوناً ہو سکتا ہو اور
 جس سے دو یا دو سے زیادہ اشخاص کو دوسروں کے افعال یا
 تعریفیات پر حقوق حاصل ہوں۔



لے آئندہ واضح ہو جائے گا کہ یہ تحلیل پوری طرح معاہدہ مہری پر صادق نہیں آتی۔

حصہ دوم

العقود و معاہدہ

باب دوم معاہدہ صحیح کے اجزاء

ہیں اب یہ معلوم کرنا ہے کہ معاہدات کس طرح منعقد ہوتے ہیں معاہدے کی تعریف کا ایک جزویہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسا اقرار ہے جس کی پابندی پر قانون "مجبور" کیا جاسکتا ہے اسی بنا پر ہمیں ایسے معاہدے کے اجزاء کی تشریح یا وضاحت کرنی چاہیئے جو قانون انگلستان کی رو سے فریقین معاہدہ کو پابند کر دیتا ہے۔

جائز معاہدے کے اجزاء
اولاً یہ ہیں :-

(۱) فریقین کا اپنے اس ارادے سے ایک دوسرے کو واضح طور سے مطلع کرنا ضروری ہے کہ وہ ایک ایسا معاملہ کرنا چاہتے ہیں جو ان کے باہمی قانونی تعلق سے پر اثر کرے

دوسرے الفاظ میں ایجاب وقبول (ضروری ہیں)۔

(۳) (الف) ضابطہ (form) (ب) یا بدل (Consider) -ation

کی موجودگی۔

اگر (الف) اور (ب) کی تعمیل ہو تو باوی النظر میں ایک جائز معاہدہ ہو جاتا ہے۔
یہ امر از کم ظاہری حد تک وہ ایک معاہدہ نظر آتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کو جائز نہانے کے چند
اور اجزا کی ضرورت ہے چنانچہ:-

(۳) فریقین میں عاجز معاہدہ منعقد کرنے کی صلاحیت۔

(۴) ایجاب وقبول میں ظاہر کی ہوئی رضامندی اہلی اور واقعی ہو۔ یعنی حقیقی

رضامندی ہو۔

(۵) وہ فرض جس کے لئے معاہدہ کیا جائے جائز ہو۔

اگر یہ سب اجزا ایک ساتھ پائے جائیں تو جائز معاہدہ وقوع میں
آتا ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی غائب ہو تو اس صورت میں
معاہدہ باطل یا فاسخ یا ناقابل نفاذ ہوگا۔

انکی عدم موجودگی
کے نتائج

طالب علم کو چاہئے کہ ان اصطلاحات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ چونکہ
ایک تو قانون معاہدہ میں ان کا مسلسل استعمال ہوتا رہتا ہے اور اکثر
ان کا غلط استعمال کیا جاتا ہے نیز ان سے حقوق بر بنا معاہدہ کے حقیقی اختلافات کا انکشاف
ہوتا ہے۔

اصطلاحات

معاہدہ کا عدم قانونی اثر ہوتا ہے۔ سچ یو چھے تو اصطلاح معاہدہ کا عدم ایک
اجتماع ضیقین ہے۔ کیونکہ الفاظ سے ایک ایسی حالت ظاہر ہوتی ہے جس میں فریقین کے
ارادے کے باوجود کوئی معاہدہ منعقد نہیں ہو سکا۔ مگر یہ اصطلاح کتنی ہی ناقص ہو تاہم
اس سے مختصر اور جامع طور سے اس حالت کا اظہار ہوتا ہے جس میں ظاہری صورت تو
معاہدے کی ہے مگر فی الحقیقت وہ معاہدہ نہیں ہے۔

معاہدہ ممکن الانقضاء کو کوئی ایک فریق منظور یا مسترد کر سکتا ہے۔

معاہدہ ناقابل نفاذ اصولاً تو صحیح ہوتا ہے لیکن کسی اصطلاحی قسم کی وجہ سے فریقین
یا ان میں سے کوئی ایک اس کی بنا پر ناش نہیں دائر کر سکتا۔

معاہدہ باطل

معاہدہ باطل یا تو خود بخود باطل ہو گا یا یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ وہ باطل ہے۔ جب ایجاب و قبول ایک ہی شے کے متعلق نہ ہوں یا جب معاہدہ کسی ارتکاب جرم کے متعلق کیا گیا ہو۔ تو ظاہر ہے کہ ایسا معاہدہ کالعدم ہے لیکن اگر معاہدہ چند غلطیوں کے تحت کیا جائے، یا جہاں ایک بائع بچہ وعدہ کرتا ہے (جس کے متعلق مجلس وضع قوانین نے حکم دیا ہے کہ ایسا عہد باطل ہے) تو ضروری ہے کہ پہلی صورت میں غلطی کا وجود ثابت کیا جائے اور دوسری صورت میں کمسنی کا ثبوت دیا جائے۔ اگر اس کا ثبوت فراہم نہ ہو اور ایسا معاملہ بادی النظر میں سیج معلوم ہو اور اس میں کسی قسم کا قانونی نقص نہ پایا جائے تو اس کی تعمیل عدالت کے حکم سے کرائی جائے گی۔

مگر اس سے خود اس معاملے کی نوعیت نہیں بدلتی چنانچہ باطل اور ممکن الانساخت کا مقابلہ کرتے وقت اس کی وضاحت کی جائے گی۔

معاہدہ ممکن الانساخت

اگر کسی معاہدے کا کالعدم ہونا ثابت کر دیا جائے تو اس سے کوئی قانونی حقوق نہیں پیدا ہوتے۔ وہ کالعدم ہے لیکن معاہدہ ممکن الانساخت وہ معاہدہ ہے جس میں کسی قسم کا نقص ہوتا ہے اور اس نقص سے کوئی فریق چاہے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ معاہدے کو بحال رکھنا پسند کرے یا اپنے حق برأت (Right of avoidance) کا ایک مناسب مدت کے اندر استعمال نہ کرے جس سے فریقین کی حالت بدل جائے یا معاہدے سے استفادہ کرے یا اشخاص ثالث کو اس کے متعلق حقوق حاصل ہو جائیں تو ان سب صورتوں میں وہ اس معاہدہ کا پابند رہے گا۔ باطل اور ممکن الانساخت کا حقیقی فرق ایک مثال سے واضح ہو گا۔

(۱) زید یہ بکر کرتے ہوئے کہ بکر اصل میں خالد ہے۔ اور یہ کہہ کر زید، خالد کے ہاتھ سامان بیچ کر رہا ہے، کچھ اسباب بکر کے پاس بھیجتا ہے بکر وہ اسباب محمود کو بیع کر دیتا ہے، زید اور بکر کا معاملہ کالعدم ہے اور محمود کو ان اشیاء میں کوئی حق نہیں پیدا ہوتا۔ (۲) زید نے کچھ اسباب بکر کے ہاتھ اس وجہ سے فروخت کیا کہ بکر نے اسے

ازراء فریب یہ باور کرایا تھا کہ کساد بازاری ہو رہی ہے قبل اس کے کہ نرید اس فریب سے واقف ہو یا واقف ہو کر کچھ کارروائی کر سکے، مگر وہ اسباب مکر محمود کے ہاتھ بیچ کر دیتا ہے، جسے اس فریب کی اطلاع نہیں اور وہ اسباب کی پوری قیمت دیتا ہے۔ نرید دیکر معاملہ چونکہ ممکن الانفاخ ہے اس لئے محمود کو اس اسباب پر اچھا حق پیدا ہو جائے گا اور نرید کے لئے فقط یہ چارہ کار ہے کہ وہ بکر کے خلاف وغنا (Deceit) کا مقدمہ دائر کرے اور یہ مقدمہ تحت قانون تعدیات (Ex delicts) ہوگا۔

ان دونوں میں سے پہلی مثال میں معاہدے کے کالعدم ہو جانے کے باعث غلطی کے ثابت ہونے پر بھی کوئی حق نہیں پیدا ہوتا۔ دوسرے مقدمے میں ایک معاہدہ ہے جس میں حقوق پیدا کرنے کی صلاحیت ہے، اور فریب خوردہ شخص کو حق ہے کہ قیود بالا کی حد تک اس معاہدے کو منظور یا باطل کر دے۔

معاہدہ ناقابل نفاذ | معاہدہ ممکن الانفاخ اور معاہدہ ناقابل نفاذ میں وہی فرق ہے جو اصل اور ضابطے میں ہو سکتا ہے یہ ممکن ہے کہ ایک معاہدہ درست ہو لیکن تحریک میں نہ ہونے یا مالک زاری کا اسٹامپ ثبت نہ کرنے کے باعث ثابت نہ کیا جاسکتا ہو۔ پہلی صورت میں تحریک اور دوسری صورت میں اسٹامپ ضروریات قانونی کی تکمیل کر کے معاہدے کو قابل نفاذ بنا سکتے ہیں مگر اس کا کسی فریق کو اختیار نہیں ہے کہ معاملے کو کالعدم قرار دیں۔ معاہدے پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ صرف اتنا ہے کہ عدالت میں اسے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

ان اصطلاحات کا مطلب طالب علم کو سمجھانے کے لئے غالباً اتنی بحث کافی ہوگی۔ مگر اسے یاد رکھنا چاہئے کہ لفظ "باطل" کا شلوک کر دینا استعمال کسی قدر آزادی سے ہونا اس کے مفہوم کو غیر متعین کر دیتا ہے الفاظ معاہدہ باطل نہ صرف اصطلاحاً نام درست ہیں بلکہ ایک معاہدہ اسے کو بعض وقت کالعدم نہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شروع سے قانوناً غیر موثر تھا بلکہ کالعدم ہو جانے کے

سبب سے اس کا قانونی عمل ختم ہو چکا ہے۔ زیادہ مناسب تو یہ ہو کہ ایسے معاہدے کو معاہدہ منقذہ ”کہا جائے۔

بعض مقدمات ایسے ہو سکتے ہیں جن میں بعض حالات کے تحت ”باطل“ سے عملاً ”نہیں الانفساخ“ مراد لیا جائے۔ کسی معاہدے یا قانون میں ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ کسی معینہ واقعے کی صورت میں ایک معاملہ ”باطل“ یا ”کالعدم“ ہو۔ لیکن جس فریق کے فعل ناجائز یا قصور کے باعث معاملہ باطل ہو گیا ہو اس کو یہ ادعا کرنے کی اجازت نہیں کہ وہ معاملہ غیر صحیح ہے اور اس طرح اپنے فعل ناجائز سے خود فائدہ اٹھائے۔ اس قاعدے کے عمل سے حقیقت بے گناہ شخص کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ معاہدہ یا قانون کے احکام پر اصرار کرے یا نہ کرے کہ وہ معاملہ کالعدم ہے۔ اسی لئے عملی اغراض کے لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ قصور کرنے والے کے خلاف وہ باطل ہے یا دوسرے کے اختیار پر ”نہیں الانفساخ“ ہے۔

طالب علم کے لئے مفید ہو گا کہ اس موقع پر چند اصول ضابطہ معلوم کرے قبل اس کے کہ تفصیل سے مختلف اجزاء معاہدہ جائز، پُر غور کرے اور چند خصوصیات اصطلاحات جان لے جن کو سمجھنے اور پیش نظر رکھنے کے بغیر اسے مشکلات پیش آئیں گی اور الجھنیں پیدا ہوں گی۔

قانون معاہدے کو اگر صرف نظائر منصفہ کی مدد سے معلوم کرنا ہے تو اتنا ضابطہ جاننا ضروری ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ کہ فریقین کیا چاہتے ہیں یا کس بات پر جھگڑتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے حالات کے تحت ایک ناش کنندہ اگر اپنے مقدمے کے مناسب چارہ کار اختیار کرے۔ تو کامیاب ہو سکتا ہے اور نامناسب چارہ جوئی کرے تو ناکام ہو سکتا ہے۔

چارہ ہائے کار | مدعی کسی معاہدے کی ناش میں مندرجہ ذیل پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا طالب ہو سکتا ہے:-

لے Malins بام (4 Bing. N.C. 395) Frice man

لے N Z Shippingcos بام (A.C:1) 1919 Soc.de Ateliers

- (۱) ہر جہ یا عدم تعمیل معاہدہ کا معاوضہ
- (۲) تعمیل مختص یا یہ حکم کہ مدعی علیہ شرائط معاہدے کی پوری پوری تعمیل کرے۔
- (۳) حکم امتناعی یا کسی واقعی یا مبینہ خلاف ورزی معاہدے سے روکنا۔
- (۴) تنفیخ یا معاہدے کو فسخ کر دینا۔

(۵) نتیجہ یا اصلاح شرائط معاہدہ کی ایسی تبدیلی جس سے فریقین کا صحیح

ارادہ ظاہر ہو۔ ان میں سے عد وہ چارہ کار ہے جو پہلے عدالت ہائے قانون غیر موضوعہ (Law Common) عمومی عطا کرتی تھیں دوسرے چارہ کار صرف چانسری کورٹ میں حاصل ہو سکتے تھے جہاں نصفت پر عمل ہوتا تھا۔ چانسری کورٹ میں ہر جہ نہیں دلایا جاتا تھا۔ بلکہ یہ حکم ہوتا تھا کہ چند چیزیں کی جائیں یا ان سے پرہیز کیا جائے۔ اور اس طرح حقوق فریقین کا تصفیہ ہوتا تھا۔ (Judicature Act) کے ذریعے سے اب عدالت عالیہ عدالت صرافہ اور ان عدالتوں کے ہر جج کو یہ اختیار حاصل ہوا ہے کہ جس طرح چاہیں جملہ نصفتی نسیر قانونی حقوق عطا کریں۔ (36,37 Vich.C 66.5.24)

تاہم جو چارہ کار سابق میں عمومی عدالتیں عطا کرتی تھیں وہ سابقہ چانسری کورٹ کے عطا کردہ چارہ کار سے نہ صرف نوعیت میں جدا ہیں بلکہ وہ اصول بھی مختلف ہیں جن کے تحت یہ عطا کئے جاتے تھے۔

قانونی چارہ کار اگر زید نے بکر کے ساتھ ایک جائز معاہدہ کیا تو اسے استحقاق بکر سے ہر جہ ملے گا اگر بکر نقض معاہدہ کرے۔ مقدار ہر جہ کے متعلق بحث آئندہ ہوگی مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے معاہدے کی تعمیل مختص کے لئے

لے مدعی عدالت سے یہ اعلان حاصل کرنے کی کا بھی درخواست کر سکتا ہے کہ کسی معاہدے کے صحیح شرائط یا اس میں اس کے حقوق کیا ہیں۔ اسے یہ شکل ہی کوئی چارہ کار کہا جاسکتا ہے مگر یہ عدالت کی امداد سے اپنے حقوق دریافت کر لینے کے بعد وہ آئندہ ضرورت ہو تو اپنی وادری زیادہ عمدگی کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ 3 Com. Cas. 289 Venusco Societe maritimus

لے اگرچہ مشن میں چانسری کورٹ کو ہر جہ دلانے کا اختیار قانوناً دیا گیا مگر اس کو شافی کام میں لایا گیا۔

ڈگری حاصل ہو جائے گی یا ایک حکم امتناعی مل جائے گا جس سے وہ بکروا ایسے کام سے روک سکے گا جو خلاف ورزی کی حد تک پہنچے۔

نصفی چارہ کار نصفی چارہ کار کے محدود ہونے کی وجہ کچھ تو ان کی نوعیت ہے اور کچھ وہ اصول ہیں جن کے تحت وہ ہمیشہ چانسری کورٹ سے

دلائے جاتے رہے۔ ظاہر ہے کہ تعمیل مختص کا چارہ کار صرف ایسے مقدمات تک محدود ہو سکتا ہے جن میں عدالت اپنے احکام کی جبری تعمیل کر سکتی ہے۔ ذاتی عدوت کے لئے لازم رکھنا اس قسم کے مقدمات کی مثال ہے جن میں عدالتوں کے لئے معاہدہ کی تعمیل کے لئے مجبور کرنا ناممکن ہے اور نہ مناسب۔ اور اگر معاہدہ اس قسم کا ہے کہ اس کے متعلق عدالت تعمیل مختص کی ڈگری صادر نہ کرے گی۔ تو ایسی صورتوں میں کبھی نقص معاہدے کے خلاف حکم امتناعی نہیں صادر کیا جاتا۔

جن اصول کے تحت نصفی چارہ کار عطا کئے جاتے ہیں ان کے اطلاق پر ایک اور تحدید عاید ہوتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ مراحم خسردانہ تھے جو خاص خاص موقعوں پر مداخلت کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے، جب کہ عدالت ہائے قانون عمومی مکمل انصاف کرنے کے ناقابل ہوتی تھیں۔ اسی لئے نصفی چارہ کار ذیلی ہیں اور اختیار تیزی پر منحصر۔ ان کا بطور حق مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے موقعوں پر مدعی کو یہ ثابت کرنا پڑتا ہے کہ اسے کسی اور طور سے وہ چارہ کار حاصل نہیں ہو سکتا جو اس کے مقدمے کے مناسب ہو۔ اور نیز یہ کہ وہ اس عنایت کا واقعی مستحق ہے جس کا وہ بلجی ہے لہذا ان میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہر جہ مناسب چارہ کار ہو تو عدالت ہائے نصف مداخلت نہیں کریں گی۔ یہ قاعدہ ہمیشہ ان مقدموں میں پیش کیا جاتا ہے جب تعمیل مختص کی استدعا کی گئی ہو۔ اور مدعی سے کہدیا جاتا ہے کہ ہر جے کی صورت میں اس کے تمام ضروری معاوضے عطا ہو جائیں گے نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نصفی چارہ کار کی استدعا پر اس متقولے کا اثر پڑتا ہے کہ جو نصف چاہتا ہے اسے خود انصاف سے کام لینا چاہئے۔ جو شخص معاہدے کی تصحیح یا منسوخ اس وجہ سے چاہتا ہو کہ وہ غلطی یا فریب یا چالبازی کا جو اصطلاحاً فریب سے مختلف ہے) شکار ہوا تو اسے یہ ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس معاملے میں

شروع سے آخر تک ہر طرح راستباز رہا ہے۔
 یہ قاعدہ تمام نفسی چارہ کار سے متعلق ہے، طالب علم اسے بھول نہ جائے۔
 ہر مقدمے کی ابتدا میں اگر وہ یہ دریافت کر لیا کرے تو مفید ہو کہ فریقین کن چارہ کار
 کو اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ کوئی فریق محض اس بنا پر مقدمہ ہار سکتا ہے کہ اس نے
 غلط چارہ کار اختیار کیا۔ اگرچہ اس کا ادعا درست ہو۔



باب سوم

ایجاب و قبول

معاہدہ ایک یا چند قابلِ نالاش عہود پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر ایسے عہد میں دو فریق ہوتے ہیں۔ ایک معاہدہ ایک معاہدہ اور امر معبودہ کے فعل یا ترک فعل کے متعلق مشترک ارادہ اور توقع ظاہر کی جاتی ہے۔ اس طرح ہمارے موضوع کی ابتدا ہی میں ہمیں فریقین کو جمع کر کے یہ پوچھنا پڑتا ہے کہ وہ توقع کس طرح پیدا ہوئی جس کے پورے نہ کئے جانے کی قانون اجازت نہیں دیتا ہمارے موضوع کا یہ حصہ مختصر طور پر ایجاب و قبول کے متعلق قواعد میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول

ہر معاہدہ ایجاب کے قبول ہونے سے پیدا ہوتا ہے

دو یا زائد فریق جب کسی مشترک ارادے کا اظہار کریں تو زیر بحث امور کے

متعلق بالآخر یہ سوال پیدا ہو گا کہ ”کیا آپ کے خیال میں فلاں فلاں بات ہے؟“
 ”ہاں ہے“ اور وجوہات پیدا کرنے کے لئے یوں کہا جاسکے گا کہ ”کیا آپ فلاں فلاں
 کام انجام دیں گے؟“ ”ہاں میں انجام دوں گا“ اگر زید اور بکر میں اس بات کا معاملہ
 ہوتا ہے کہ زید بکر سے پیچاس تہار پونڈ مالیت کی جائیداد خریدے گا تو اس معاہدہ میں
 کسی نہ کسی وقت بکر نے زید سے یہ سوال کیا ہو گا کہ ”کیا آپ میری جائیداد
 پیچاس تہار پونڈ کے عوض لیتے ہیں؟“ اور زید نے جواب دیا ہو گا: ”ہاں میں لیتا ہوں“
 اگر زید بکر کی دوکان سے چھپے پن کی کتاب لے یا بکر کی اس شین میں جس سے از خود
 مٹھائی نکل آتی ہے ایک پیسہ ڈالتا ہے تو اس وقت بھی یہی اجزاء اس معاملے میں
 ملیں گے۔ بکر اپنا فروخت شدنی اسباب بتا کر الفاظ میں نہیں بلکہ زبان حال سے
 پوچھتا ہے ”کیا آپ میرا اسباب میری مقرر کردہ قیمت پر خریدیں گے؟“ اور زید
 کتاب کو بکر کے علم سے اٹھاتا ہے یا بکر کی مثنوی دعوت پر کل میں پیسہ ڈالتا ہے تو
 گویا وہ زبان حال سے جواب دیتا ہے کہ ”ہاں میں خریدتا ہوں“ چنانچہ بلاکشن نے
 یہ قاعدہ بنایا کہ ”اگر میں کسی بیوپاری سے اسباب فروخت شدنی کو زرخشن کے متعلق
 معاملے ملے ہوئے بغیر اٹھاؤں تو قانون سمجھتا ہے کہ میں نے ان کو اصلی مالیت پر
 خریدنے کا معاہدہ کیا“

اس قاعدے کو ہر جگہ یکساں منطبق کرنے میں ممکن ہے کچھ مشکل پیش آئے۔
 چنانچہ سر فیڈرک بالکٹ نے بعض ایسی صورتیں پیش کی ہیں جن میں یہ قاعدہ
 بہ آسانی متعلق نہیں ہوتا کسی تیار شدہ دستاویز معاملہ پر دستخط کسی شخص ثالث کی
 تجویز پر فریقین کا ان شرائط کو تسلیم کرنا۔ مگر فی الحقیقت اس کی مثالوں کے متعلق
 بھی کسی قدر غیر یکساں صورت میں سوال و جواب ہو سکتے ہیں۔ اگر زید و بکر کسی معاملے
 کے شرائط پر بحث کر رہے ہوں اور بالآخر محمود کی تجویز قبول کر لیں تو اس صورت میں
 بھی کسی نہ کسی وقت وہ لمحہ آیا ہو گا جب زید یا بکر دوسرے فریق سے کہتے یا

اطلاع دیتا ہو کہ:- میں قبول کرتا ہوں اگر آپ بھی منظور کریں یہ سرفریڈرک پاک سچ کہتے ہیں کہ اس قاعدے کی حد سے زائد دقیق تحلیل نامناسب سی بات ہے۔ تاہم دوسری طرف یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ ایک کارآمد قاعدے کو محض اس لئے نظر انداز کر دیں کہ بعض وقت اس کا اطلاق شکل سے ہوتا ہے۔

چونکہ عہد میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا ذکر ہوتا ہے اس لئے یہ ناگزیر ہے کہ جب کوئی معاہدہ کرنا ہو یا برخلاف درغبت و وجوب عائد کرنا ہو تو مشترکہ ارادے کا اظہار ایجاب و قبول دونوں میں ہونا چاہئے، چونکہ ایک فریق کا پیش کردہ ایجاب دوسرے فریق نے قبول کیا تھا اس لئے ایک یا ہر دو فریق پر ان کے عہد یا وجوہاتی انہماک ارادہ کے باعث پابندی عائد ہی ہو جاتی ہے۔

ایجاب و قبول کا طریقہ
ایجاب و قبول کی کارروائی کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:-
۱۔ کسی عہد کے ایجاب کے بعد صرف رضامندی ظاہر کئے جانے سے۔ قانون انگلستان میں یہ صرف معاہدات مہری سے متعلق ہے۔

۲۔ ایجاب عہد فعل کے لئے۔ مثلاً جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے پر انعام مقرر کرے تو اس کام کے کرنے سے عہد کی پابندی لازم آتی ہے۔
۳۔ ایجاب عہد کے لئے۔ اس صورت میں جب عہد کے ذریعہ سے ایجاب قبول کر لیا جائے۔ تو معاہدہ جانبین میں آئندہ وجوہات کے اندر منحصر ہوتا ہے

مشائیں
مذکورہ بالا طریقہ ہائے ایجاب و قبول کی تشریح ضروری ہے۔

۱۔ پہلی صورت قانون انگلستان میں صرف معاہدات مہری سے متعلق ہے۔ کیونکہ کوئی معاہدہ جو مہری نہ ہو اس وقت تک پابندی عائد نہیں کر سکتا جب کہ معاہدہ اپنے عہد کا کچھ معاوضہ معاہدہ سے حاصل نہ کرے۔ یہ ”کچھ“

لے کلارک بنام ڈرنائوس (A C 59) مسئلہ پاک نے جو استدلال کیا ہے اس پر فصل ۹ میں بحث ہوگی۔ اس میں بعض ادبی شکلات سے بحث کی گئی ہے۔

یا تو فعل ہو سکتا ہے یا ترک فعل یا کوئی عہدہ اور اسے بدل کہتے ہیں (تفصیل دیکھو باب ۱۴ فصل ۱۴)

۲۔ ایک آدمی جس کا ناکھو گیا ہے۔ اعلان کرتا ہے کہ جو شخص اسے صحیح سلامت گھر پہنچا دے اسے پانچ پونڈ انعام دیا جائے گا۔ اس میں ایک فعل کے متعلق عہدہ کا ایجاب کیا گیا ہے۔ اگر بکر اس ایجاب کا علم رکھتے ہوئے کہتے کو صحیح سلامت گھر پہنچا دے تو فعل انجام پا گیا اور عہدہ کی پابندی ضروری ہو گئی۔

۳۔ زید بکر سے ایجاب کرتا ہے کہ وہ بکر کو آئندہ فلاں دن اتنی رقم ادا کرے گا۔ اگر بکر اس بات کا وعدہ کرے کہ وہ اس تاریخ سے پہلے زید کی فلاں خدمات انجام دے گا۔ اگر بکر مطلوبہ عہدہ کرے تو وہ ایجاب کردہ (پیش کردہ) عہدہ کو قبول کر لیتا ہے۔ اور دونوں فریق پابند ہو جاتے ہیں ایک کو کام کرنا اور دوسرے کو کرنے دینا ہوتا ہے اور نیز اس کا معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

بدل یا تکمیل شدہ
تعمیل شدنی کے
مشرق کا اثر
معاہدات پر

یہ محسوس کیا گیا ہو گا کہ دوسری اور تیسری شکل میں ایک اہم فرق ہے، دوسری شکل میں معاہدہ اس وقت تک وجود میں نہیں آتا جب تک اس کا ایک فریق وہ سب کچھ انجام نہیں دے لیتا۔ جس کا اس سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے ایک فریق کی تعمیل ہی دوسرے فریق کے عہدہ کو واجب الایفا بناتی ہے ایک فریق پر صرف ایک تعمیل طلب وجوب ہی ہوتا ہے۔

تیسری شکل میں ہر فریق کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا پابند ہوتا ہے جو بوقت انعقاد معاہدہ آئندہ انجام طلب رہتا ہے۔ اس میں ہر ایک فریق پر تکمیل طلب وجوب ہوتا ہے۔ جہاں (مثل دوسری شکل کے) صرف فعل کا انجام دینا معاہدے کو مکمل کر دیتا ہے۔ وہاں انجام دادہ فعل کو ایجاب کا بدل تکمیل شدہ (یعنی موجودہ) ہے۔

لے الفاظ ”تکمیل شدہ“ و ”تعمیل طلب“ کا استعمال قانون معاہدہ میں مختلف معنوں میں حسب ترکیب تصنیف ہوتا ہے تعمیل شدہ بدل کے معنی (تخلات تعمیل طلب) موجود کے ہیں (تخلات مستقبل کے) وہ فعل ہوتا ہے عہدہ نہیں۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ہر جہ دینے کا کسی معاہدے کے تحت ذمہ دار ہوگا جو شہرت ہراج کے سلسلے میں کچھ رقم کے زیر بار ہوئے ہوں۔

مدنی علیہ کو اس وقت تک ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا جب تک کہ ہر وہ اعلان جس میں کسی فعل کے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہو ان لوگوں کے لئے ایک قابل پابندی معاہدہ نہ ہو جائے جو اس پر عمل کرتے ہیں اور ہر صورت میں اس شہرت ہراج کے بعد ہراج والے کو یہ اطلاع دینے پر مجبور نہ کیا جائے کہ کون سی اشیاء ہراج سے

امٹالی گئی ہیں۔

۱۹۰۷ء میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہراج میں بولی دنیا محض ایک ایجاب ہے۔ اور اسی مرتبہ یہ بھی اس وقت تک قابل پابندی نہیں جب تک کہ اسے قبول نہ کر لیا جائے۔ اور یہ کہ بائع کی قبولیت منظور کرانے سے معلوم ہوتی ہے۔ اس قاعدے کو *Sale of Goods act* دفعہ ۱۷ قانون بیع اشیاء کے ذریعہ سے قانونی صورت دیدی گئی ہے۔ چنانچہ اب واضح ہے کہ اشتہار ہراج کو ایجاب و بیع اشیاء مشہور نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ معاہدے کی محض دعوت ہے۔ اور یہ کہ بیع اشیاء کا کوئی معاہدہ وجود میں نہیں آتا جب تک کوئی بولی قبول نہ کر لی جائے۔

تاہم یہ کہنے کی کچھ سند ضرور ہے کہ جب کسی قطعی ہراج کا اشتہار دیا جائے اور ہراج والا سب سے زیادہ جائز بولی دینے والے کو قبول کرنے سے انکار کرے تو وہ ایسے بولی دینے والے سے خلاف معاہدہ کام کرنے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مقدمہ (Warlow) بنام ہیلارن میں مدنی علیہ ر ایک ہراج والے نے اعلان کیا تھا کہ آئس کیمت گھوڑی جس کا نام جانٹہ پرائڈ ہے بلا قید ہراج میں بیع کی جائے گی

مالک کا نام نہیں بتایا گیا تھا۔ مدعی نے ہر ارج میں شرکت کی اور ساٹھ گنتی کی دلی دی۔ مالک نے اس پر آٹھ گنتی کہی اور مدعی علی علیہ نے وہ گھوڑی اس کے نام چھوڑ دی۔ وارلونے دعویٰ کیا کہ سب سے زیادہ جائز بولی اسی کی ہے۔

عدالت اسپیکر جیمز نے ان واقعات پر خیال کیا کہ اگر ان کے پاس مناسب طور پر پلینڈنگ ہوتی تو مدعی کا میاب ہو جاتا۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ اسے ڈکلیئریشن میں ترمیم کی اجازت دی گئی تاکہ نئے سرے تجویز ہو۔ تین ججوں (Watson, B) اور (Pyles, J Martin) نے اس مقدمے کو اس شخص پر

قیاس کیا جو کسی انعام کے ایجاب میں اپنی جائیداد کھوتا ہے۔ اور خیال کیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے کیونکہ اس معاہدے کے کہ قطعی ہر ارج ہو گا۔ بقیہ دو ججوں (Wills, J) اور (Bramwell, B) نے اپنا فیصلہ اس بنیاد پر کرنا پسند کیا کہ مدعی علیہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ بلا قید ہر ارج کا اختیار رکھتا ہے۔ لیکن شہادت دی گئی کہ اسے ایسا اختیار نہ تھا۔ یہ ظاہر ان دونوں ججوں نے خیال کیا کہ نظریہ "وارنٹی آف اتھارٹی" (کا جس پر آئندہ تفصیل سے بحث ہوگی) اس منہ سے بر اطلاق ہوتا ہے۔ اس فیصلے پر کورٹ آف کوئینس پنچ نے مقدمہ مین برائٹس بنام ویٹلے میں تنقید کی اس مقدمے میں اگر اور واقعات مقدمہ دار لو بنام ہیرلن کے ساتھ یکسانی رکھتے تھے لیکن اس میں مالک اباب کا نام ظاہر کر دیا گیا تھا۔ اور عدالت نے قرار دیا کہ ناشی جمل کے خلاف ہونی چاہئے ہر ارج والے کے نہیں۔ اس مقدمے کی تائید کزنس ہارڈی ال جے کے ایک جدید تر فیصلے سے بھی ہوتی ہے۔

مقدمہ (Smoke Ball) میں اس بات کی مثال متی ہے کہ ایک عام ایجاب کی قبولیت سے معاہدہ ہوا۔ اور یہ قبولیت تعمیل شرائط کے ذریعے سے ظاہر کی گئی کار بالٹک اسموک بال کمپنی نے بڑیے اشتہار ایک سو پونڈ کے انعام کا اعلان

اس شخص کے لئے کیا جو ہدایات طبعیہ کے مطابق صابن کو روزانہ تین بار دینے تک استعمال کرنے کے باوجود بائے انفلونزا کے زکام کا یا کسی دوسرے مرض کا جو نزہ سے پیدا ہوتا ہو شکار ہو یہ بھی بتایا گیا کہ ایک ہزار پونڈ انس بنک میں امانت رکھنے گئے ہیں تاکہ اس معاملے میں ہماری نیک نیتی ظاہر ہو۔

منزکار مل نے سموک بال کے حسب ہدایات استعمال کیا۔ مگر جب پھر اس پر انفلونزا کا حملہ ہوا تو اس نے کمپنی پر انعام کا دعویٰ کیا۔ کمپنی ذمہ دار قرار دی گئی۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ایک اطلاع قبولیت کمپنی کو دینی چاہیے تھی۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ اس قسم کے مقدمات میں سے جن میں (مثلاً) اس صورت کہ جب جائیداد مفقود کی جائے یا فتنے کے متعلق بہم رسانی اطلاع پر انعام کا اعلان کیا جاتا ہے) اس بات کی ضرورت نہیں کہ تکمیل شہرہ المطبعہ کے سو کسی اور طرح قبولیت کی جائے۔ یہ بھی استدلال کیا گیا کہ مینہ ایجاب ایک خالی خولی اشتہار تھا جسے کوئی عقلمند شخص سچ نہیں سمجھ سکتا۔ مگر اس اعلان سے کہ ایک ہزار پونڈ مطالبات کے ایفا کے لئے امانت رکھے گئے ہیں سمجھا گیا کہ ایجاب کے سچے ہونے کی شہادت درست ہوگی۔

کسی کتب فروش کی فہرست کتب جس میں ہر کتاب کے مقابل قیمتیں درج ہوں۔ کثیر ایجابات پتیل ہو سکتی ہے لیکن اگر کتب فروش کے پاس ایک ہی ڈاک سے پانچ یا چھ خط ایک خاص کتاب کی قیمت معلوم پر خریداری کے لئے آئیں تو وہ کس کے حق میں پابند ہو گا؟ کیا اس شخص کے لئے جس نے سب سے پہلے خط قبول تحریر کیا؟ یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟ لہذا فہرست کتب صاف طور سے دعوت کاروبار ہے ایجاب نہیں۔

ان تمام صورتوں میں ایک ہی سوال مختلف صورتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ ایجاب ہے؟ اور کسی ایجاب کے وجود کے لئے الفاظ مستعملہ کو خواہ وہ کتنے ہی عام ہوں ایسا ہونا چاہئے کہ ان کا معنیہ انخاص پر اطلاق ہو سکے۔ اور اس کو دیگر بیانات ارادہ اور دعوت ہائے معاملات کاروباری اور اشتہار بازی سے (جو قانونی رشتہ پیدا کرنے کے لئے نہیں ہوتے) ممتاز ہونا چاہئے۔

باب چہارم

ضابطہ اور بدل

(*)

تَا بِرِجْ مَقْدَرِ سِکَا

ایجاب و قبول سے فریقین متحد ہو جاتے ہیں اور ایک ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ جو معاہدے کا روپ رکھتی ہے لیکن اکثر نظام ہائے قانون میں فریقین کے اراکے کی کچھ اور شہادت ضروری ہوتی ہے جس کے بغیر وجوب کو تسلیم کرنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ قانون انگریزی میں یہ شہادت ضابطہ اور بدل کی صورت میں فراہم کی جاتی ہے۔ بعض وقت ایک کی بدھض وقت دوسرے اور بعض وقت دونوں کے موجود ہونے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاہدے کو قابل نفاذ بنایا جاسکے ضابطہ سے ہماری مراد وہ خاص اہتمام ہے جو اظہار معاملہ کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ بھی معاہدے میں اثرات مطلوبہ پیدا کرتا ہے۔ بدل سے مراد وہ نفع ہے جو معاہدہ کو معاہدہ کے فعل یا ترک فعل یا عہد سے حاصل ہو۔

تاریخ

انگریزی اور رومی دونوں قانون میں نظام قانون کی ابتدائی منزل میں ضابطے کو معاہدہ سبب سے اہم جز تصور کیا جاتا تھا۔ مدتوں کی نظر میں سی معاہدے کی رسمی چیزیں ہی فریقین کے ارادے کی سب سے تین اور قطعی شہادت پیش کرتی تھیں۔ بدل کا تصور اگر مفقود نہ بھی ہو تو بہر حال اس کی ترقی ناقص تھی۔ یہاں عہدہ ترقی سے بحث کی گنجائش نہیں تھی۔ وہ کتنا ہی دلچسپ ہو۔ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ قانون انگریزی بھی معاہدے سے دو ممتاز تصورات سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ رومن قانون بھی غالباً ہوا تھا۔ پہلے یہ کہ عہدہ قابل یا بندی ہے اگر وہ ایک خاص قسم کے ضابطے میں کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ کسی خاص قسم کے فائدے کے حصول کے لئے سے ان کا معاوضہ دینے کی ذمہ داری پیہر یا بونی ہے۔ رومن معاہدات کی تاریخ تاریک اور مبہم ہے مگر سنہری مین کا نظریہ یہ ہے کہ وہ تبدیل ہوا۔ دوسرے اسی مناسبت سے ترقی کرتا گیا جتنی اخلاق نے ترقی کی۔ مگر یہ نظریہ عرصے سے ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن ہم مختلف اقسام ضوابط میں دو تصورات کا فرق دیکھتے ہیں۔ اس معاملے کا قابل یا بندی ہونا جسے اقرار صالح کا جامہ پہنایا جائے۔ اور جائدادی حقوق کی ترتیب جدید یہاں کہ رقم یا اسباب صرف یا استعمال کے لئے استعمال دئے جائیں۔ انگریزی قانون میں ہم دیکھتے ہیں کہ تیرھویں صدی عیسوی کے اختتام سے پہلے وہاں بھی دو ذمہ داریاں تھیں جو مذکورہ بالا ذمہ داریوں کے شامل ہیں۔ ایک باضابطہ (Formal) یعنی معاہدہ مہری جس کی نوعیت عطیہ موجودہ (Present grant) کی سی سمجھی جاتی تھی۔ اور ایک بے ضابطہ (Informal) جو بیع و حوالگی استیفاء یا قرضہ رسمی سے پیدا ہوتی تھی ان میں بدل ایک جانب سے ہوتا تھا اور دوسری جانب میں ذمہ داری کا اظہار کیا جاتا تھا اس کے علاوہ بے ضابطہ (Informal promise) عہد کی اس بنا پر تعمیل جبری کہ معاہدہ کے کسی فعل یا ترک فعل سے معاہدہ کو کوئی استفادہ ہوتا یا ہونے والا تھا، پندرھویں صدی کے وسط یا اختتام سے پہلے تسلیم ہوتا نظر نہیں آتا۔

قانون انگریزی کا باضابطہ معاہدہ (Formal contract) معاہدہ ہی تھا۔

صرف اسی طریقے کو برتنے سے عہدہ حیثیت عہدہ قابل پابندی ہو سکتا تھا۔ اس کے بعد نظریہ بدل وسیع ہونا شروع ہوا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف (form) ہی کی بنیاد پر عدالتیں معاہدے کی تائید کرتی تھیں۔ فریقین کا متحداً ارادہ ہونا اس کے اظہار کے رسمیات میں سے الگ نہیں ہوا تھا۔ عدالتیں اس معاملے میں فریقین کے ارادے کو معلوم کرنے کی پروا نہیں کرتی تھیں۔ جب ان کا معاملہ صورتِ صالح (Solemn form) میں نہ ہوتا تھا جسے کہ عدالتیں غیر معمولی قانونی اہمیت دیتی تھیں۔ نہ اس کے برخلاف ہی اگر ضابطہ موجود ہوتا تو وہ کسی مزید شہادتِ ارادہ کا مطالبہ کرتیں یا اس کے ادخال کی اجازت دیتیں۔

غالباً جانسبری عدالت ہی کا اثر تھا کہ بعد میں عدالت ہائے قانون غیر موضوع نے فریقین کے ارادے کا لحاظ رکھنا شروع کر لیا۔ فارم کی اہمیت کا خیال عجیب تبدیلی پاتا ہے۔ جب کوئی معاہدہ عدالت کے سامنے آتا تو اس بات کی شہادت کا مطالبہ ہوتا کہ اس سے فریقین کے ارادہ صحیح کا اظہار ہوتا تھا؟ یہ شہادت یا تو معاہدہ مہری کی صحیحیت میں ملتا یا بدل کی موجودگی میں یعنی معاہدہ کو اس کے عہد کے عوض میں کچھ استفادہ یا معاہدہ کو کچھ نقصان ہو۔ رفتہ رفتہ بدل کو معاہدے کا اہم عنصر قرار دیا جاتا اور پھر دستاویز صالح ہونے سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ اس سے قابل پابندی معاہدہ وقوع میں آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بدل پایا جاتا ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت وہاں بدل کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ صرف ضابطہ ہی سے قانونی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

ہیں بے ضابطہ معاہدے سے بحث کرنی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ابتداً قانون انگریزی جن معاہدات کو تسلیم کرتا تھا وہ صرف باضابطہ معاہدات مہری (فارمل انڈیل) تھے۔ اور بے ضابطہ معاہدات جن میں وہ چسپز ہوتی تھی جسے اب بدل کہا جاتا ہے ان کی تعمیل فقط ایک فریق پر ہوتی تھی۔ پھر زمانہ حال کا یہ وسیع نظریہ کس طرح وقوع میں آیا کہ ہر وہ معاہدہ جو بدل پر مبنی ہو معاہدہ پر پابندی عائد کرتا ہے؟ اس سوال سے دو اور سوال پیدا ہوتے ہیں تعمیل طلب بلا ضابطہ معاہدات قابل ارجاع نالٹس قسمدہ رہی

پہنچے یہ ایسے امور ہیں جن سے ابھی بحث کرنی چاہئے۔ یہاں یہ کہنا کافی ہے کہ قبول کے لئے محض ذہنی منظوری سے کچھ زیادہ ہونا چاہئے۔

ایک قدیم مقدمے میں (جس میں ایک کھیت کی پید اور ایک شخص کو کچھ زرٹمن کے مقابل پیش کی گئی تھی۔ اور اسے معاہدہ کرنے کا حق تھا) یہ بحث کی گئی کہ جو بھی وہ شے بیع شدنی معاہدہ کر کے پسند کر لے۔ جائیداد منتقل ہو گئی مگر میر مجلس برائے نے کہا:۔

میرے خیال میں دعویٰ اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے فریق ثانی کو اپنی پسندیدگی کی اطلاع دی تھی۔ کہو کہ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ انسان کے خیالات غیب کی چیز ہیں چونکہ خود شیطان کو بھی ہمیں معلوم ہو سکتا کہ انسان کے (دل میں) کیا خیال ہے۔ لیکن اگر تم نے اس بات پر معاملہ کر لیا تھا کہ اگر کاروبار تمہیں پسند آئے تو تم اس کی فلاں شخص کو اطلاع دے دو گے تو ایسی صورت میں بیشک میری رائے ہے کہ تم کو اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر واقعہ ہے یا

یہ فیصلہ Lord Blackburn نے دارالامرائیں اس قاعدے کی تائید میں پیش کیا تھا کہ معاہدہ اس وقت منعقد ہو جاتا ہے جب قبول کنندہ اپنے ارادہ قبول کے اظہار کے لئے کچھ کرے مگر اس وقت نہیں جب وہ صرف دل میں ایسا کرنا طے کرے۔ دو مقدموں سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی یا ایسی رضا مندی جس کی اطلاع نہ دی گئی ہو قبول کی زد کو نہیں پہنچتی۔ اگرچہ ایجاب کنندہ نے کہا ہو کہ اس قسم کا قبول کافی ہے۔ Felthouse نے خط کے ذریعے سے اپنے بھتیجے کا گھوڑا تکلیف پس پونڈ پندرہ خسلنگ میں خریدنے کا ایجاب کیا۔ اور لکھا کہ اگر میں اس کے متعلق اور کچھ نہ سنوں تو

میں سمجھوں گا کہ گھوڑا تیس پونڈ پندرہ شلنگ میں میرا ہو چکا۔ اس کے خط کا کوئی جواب وصول نہیں ہوا۔ مگر اس کے بھتیجے نے بند لے نامی نیلام کنندہ سے کہا کہ وہ گھوڑے کو اپنے دو سرے جانوروں کے ساتھ فروخت نہ کرے کیونکہ اسے اس کا چچا خرید چکا ہے۔ بند لے نے گھوڑا غلطی سے فروخت کر دیا اور فلیٹ ہاوز نے اس پر اپنی جائیداد کے تصرف بحیب کا دعویٰ کر دیا۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ بھتیجے نے چونکہ فلیٹ ہاوز کو اس کے ایجاب کے قبول کرنے کی اطلاع نہیں دی تھی اس لئے ان میں کوئی معاہدہ بیع ہی نہیں ہوا۔ اسی بنا پر گھوڑا ابھی اس وقت فلیٹ ہاوز کا نہ تھا جب اس کو نیلام کنندہ نے ہراج کیا۔

پاویل بنام آئی مدعی ایک مدرسے کی صدر مدرسہ امیدوار تھا۔ اور مجلس منتظین نے جسے تقرر کا اختیار تھا۔ ایک رزولوشن منظور کیا کہ اس کا تقرر اس خدمت پر کر دیا جائے ایک تنظیم نے خانگی حیثیت میں اسے اس فیصلے کی اطلاع دی۔ مگر اسے کوئی اور کوئی اطلاع نہیں وصول ہوئی۔ بعد میں رزولوشن منسوخ کر دیا گیا۔ اور عدالت نے طے کیا کہ مجلس منتظین کی کسی مستند اطلاع کی غیر موجودگی میں کوئی معاہدہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

فصل پنجم

ایجاب اس وقت قبول ہو جاتا ہے جب قبلیت
ایجاب کنندہ کے معین کردہ طریقے بر کی جائے۔

اثر قبول معاہدہ کسی ایجاب کو قبول کرنے پر منعقد ہو جاتا ہے جب ایجاب قبول ہو جائے تو وہ عہد بن جاتا ہے۔ اس کے قبول ہونے تک کوئی فریق پابند نہیں ہوتا۔ اور ایجاب اس فریق کو مناسب اطلاع دے کر کہ جس سے وہ کیا گیا تھا واپس لیا جاسکتا ہے۔ قبول کسی طرح قابل استرداد نہیں کیونکہ قبول ہی سے

فریقین پابند کئے جاسکتے ہیں۔

اطلاع قبول | ہم نے دیکھا کہ کسی ایجاب کے قبول میں ارادے کا ذہناً مستحکم ہونا کافی نہیں۔ اس ارادے کو کسی علانیہ فعل یا قول کے ذریعے سے ظاہر ہونا چاہئے۔ مگر ایجاب و قبول میں یہ خاص فرق ہے کہ ایجاب اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایجاب لے کے علم میں نہ لایا جائے۔ مگر قبول بعض حالات میں اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب اس کی ایجاب کنندہ کو اطلاع نہ ملی ہو۔

ایسے مقدمات میں دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک تو ایجاب کنندہ کی طرف سے کسی صریح یا معنوی اطلاع کے ظاہر خاص قسم کا قبول کافی ہے۔ دوسرے ایجاب لے کا علانیہ فعل یا الفاظ کا ادا کرنا جو اس کے ارادہ قبول کی شہادت ہوں۔ اور جو اس طریقہ قبول کے مطابق ہو جس کا ایجاب کنندہ نے اظہار کیا تھا۔

اس مسئلے پر قانون کا اظہار "Bowen, L. J." نے مقدمہ کاربالک اہموک بال "میں یوں کیا ہے۔

”اس میں کمی کو شبہ نہیں ہو سکتا کہ ایک عامہ مانوفی فائڈ، کے ٹو پر کسی ایجاب کو قبول کرنا ہو تو اس کی ایجاب کنندہ کو اطلاع دینی ضروری ہے تاکہ دو شخصوں کا متاثر ہونے کے جب تک ایسا نہ ہو۔ دونوں کا متاثر نہ ہونے سے یہ ہو سکتا ہے اور وہ اتحاد نہیں پایا جاسکتا اس کی ذہنی انکلت (ن) میں دیگر مالک کے قانون سے بے بحث نہیں) معاہدہ کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ مگر یہ صاف توضیح اس نعرے پر ہوتی ہے کہ چونکہ قبول کی اطلاع شخص ایجاب کنندہ کے فائڈ کے لئے ضروری ہے اس لئے ایجاب کنندہ اپنے لئے اطلاع غیر ضروری قرار دے سکتا ہے اگر اس کے خیال میں ایسا مناسب ہو۔ اور میری رائے میں اس میں کوئی

لے دیکھو بات فصل ۱۵۔

غٹ نہیں ہو سکتا کہ جس وقت کوئی شخص اپنے پیش کردہ
ایجاب میں صراحتہ یا معنایاً معاملہ قابل یا بند ہی ہونے کے لئے
کسی خاص طریقہ قبول کو کافی قرار دیتا ہے تو دوسرے
شخص (ایجاب لاء) کو صرف مقررہ طریقہ قبول کی پیروی
کرنی کافی ہے اور اگر ایجاب کنندہ اپنے ایجاب میں
صراحتہ یا معنایاً یہ قرار دیتا ہے کہ تجویز پر عمل کرنا خود کافی ہے
اور اسے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں تو اطلاع دینے بغیر
شرط کی تعمیل بھی کافی قبول ہے۔

اس اظہار قانون سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

ایجاب میں بتایا جا سکتا ہے کہ قبول کی اطلاع کس طریقے سے دی جائے ایسی
اطلاع کا وہ پابند ہو جائے گا خواہ وہ اسے پہنچے یا نہ پہنچے۔ یا ایجاب کنندہ یہ کہہ سکتا ہے کہ
اسے اطلاع دینے بغیر تعمیل کی جا سکتی ہے۔ یہ اور اس صورت میں اسے پابند کرنے کے لئے
صرف اتنا کافی ہے کہ ایجاب لاء تجویز پر عمل کرے۔

بہر صورت اس عام اصول سے ہم شروع کر سکتے ہیں کہ ایجاب کنندہ کو قبول
کی اطلاع دی جانی چاہئے اس کے بعد شرائط و ماہیت ایجاب پر غور کیا جائے گا۔
اور یہ دریافت کیا جائے گا کہ ایجاب کنندہ نے کسی خاص طریقہ قبول کا اپنے کو پابند
کر لیا ہے یا اس نے ایجاب لاء سے کہا ہے کہ وہ تجویز پر عمل کرے۔ اور تعمیل کے ذریعے سے
قبولیت ظاہر کرے۔

دوسری قسم کے مقدمات پر ہم پہلے بحث کریں گے بعض وقت ایجاب لاء
کے لئے ناممکن ہوتا ہے کہ اپنے حصہ معاہدہ کی تعمیل کے سوا کسی اور طرح قبولیت کا اظہار
کرے۔ یہ خاص کر ان صورتوں میں ہوتا ہے جن کو ایجاب عام کہا جاتا ہے۔ یہ ایجاب
غیر متعین اشخاص سے کئے جلتے ہیں اور ان میں صراحتہ یا معنایاً بتایا جاتا ہے کہ تعمیل
کو قبول سمجھا جائے گا۔ کسی کھوئی ہوئی چیز کی بازیافت کے لئے انعام کا اعلان
کرنے سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ ہر وہ شخص جو اعلان دیکھتا ہے اس بات کی اطلاع
دے کہ وہ شے مفقودہ یا اس کے متعلق جستجو کرنا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شے مطلوب ہو

اطلاع سے پہلے ہی پاچکا ہو یا وہ اس کے قبضے میں آچکی ہو اور اس کا کام ہوائے اس کے کچھ نہ ہو کہ اسے ایجاب کنندہ کے پاس بھیج دے۔
لیکن جب کبھی مخصوص شخص کی طرف ایسے ایجاب کا رخ ہو جسے تعمیل کے ذریعے سے قبول کیا جاسکتا ہو۔ تو اس ایجاب کی ماہیت اور شرائط پر احتیاط سے غور کرنا چاہئے اور یہ معلوم کرنا چاہئے کہ آیا ایجاب لہ کو حق دیا گیا ہے کہ قبول کی اطلاع نہ دے۔

اگر زید نے بکر کو بذریعہ خط اطلاع دی ہو کہ اگر بکر بعض خاص اسباب بھیجے تو زید اس کو وصول کرے گا اور قیمت ادا کر دے گا۔ تو ایسا ایجاب بذریعہ ارسال اشیا قبول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر زید نے بکر کو یہ اطلاع دی کہ وہ ان رقموں کا ذمہ دار ہے جو بکر نے محمود کو دیں ہیں تو اطلاع قبول ضروری ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ بکر نے زید کی بلا اطلاع محمود کو کچھ رقم دی ہو اور بعد میں محمود کی عدم ادائی پر زید سے مطالبہ کرے تو طے ہوا ہے کہ بکر کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے قبول کی اطلاع زید کو دیتا اور یہ کہ ایسی اطلاع کی غیر موجودگی میں معاہدے کا تصور نہ ہوگا۔ اب ہم ان ایجابوں کے بعد جن میں کسی فعل کا عہد کیا گیا تھا ان ایجابوں پر غور کرتے ہیں جن میں کسی عہد کے مقابل میں عہد کیا گیا ہو۔ یعنی ان ایجابوں سے جو بذریعہ تعمیل قبول کئے جاسکتے ہیں، ان ایجابوں کی طرف متوجہ ہوں جن کی قبولیت کے لئے ارادہ قبول کا اظہار ضروری ہے اس لئے اس بات پر غور کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں کہ آیا ایجاب کنندہ نے اطلاع چاہی بھی تھی کہ نہیں۔ ہمیں اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے کس حد تک اپنے آپ کو طریقہ اطلاع قبول کا پابند کیا ہے۔

اگر وہ ایسے طریقہ قبول کا یقین کرے جو نا کافی ثابت ہو تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ اس قاعدے کی ایک اچھی توضیح ہیں ان معاہدات میں ملتی ہے جو ڈاک کے ذریعے سے کئے جاتے ہیں یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ ڈاک کے ذریعے سے

جو ایجاب کیا جائے وہ جواب بھی ڈاک کے ذریعے سے چاہتا ہے بجز اس کے کہ ارادہ اس کے خلاف صراحۃً ظاہر کر دیا جائے ڈاک خانہ معمولی ذریعہ اطلاع ہے اور ہر وہ شخص جو دوسرے کو حق دیتا ہے کہ اسے اطلاع دے تو اسے یہ بھی حق دیتا ہے کہ اطلاع معمولی طریقے سے دے۔“

پہلی چیز جسے ذہن نشین رکھنا چاہئے یہ ہے کہ ایک ایسے شخص سے ایجاب جو ایجاب کنندہ سے راست خط و کتابت نہیں رکھتا اس وقت تک باقی اور قبولیت کے لئے کھلا رہتا ہے جب تک اتنا وقت نہ گزر جائے جو ایجاب کنندہ نے مقرر کیا یا جو نوعیت کاروبار کے لحاظ سے معقول خیال کیا جاسکے اس دوران میں ایجاب ایک مسلسل ایجاب ہے اور (کسی وقت بھی) قبولیت کے ذریعے سے اسے معاہدے کی صورت میں بدلا جاسکتا ہے۔ یہ بات وضاحت سے ایڈمس بنام لنڈزل میں بیان کر دی گئی ہے۔ لنڈزل نے ایڈمس کو اون بیچنے کا ایجاب بذریعہ خط مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۷۸ء کیا اور لکھا ڈاک کے ذریعے سے آپ کا خط وصول ہو گا۔ اس کا جواب ساتویں تک وصول ہو جاتا اگر خط صحیح طور سے ڈالا جاتا۔ مگر غلطی کے باعث اصل خط ایڈمس جی کو پانچ تاریخ تک نہ پہنچ سکا اور اس کی قبولیت کا خط جو اسی دن ڈاک میں ڈالا گیا لنڈزل کو نویں تک نہ مل سکا۔ انھوں کو (یعنی قبولیت کا خط وصول ہونے سے پہلے) لنڈزل نے اون دوسروں کے ہاتھ بیع کر دیا۔ ایڈمس نے نقص معاہدہ کی ناش گئی اور کہا کہ بذریعہ خطوط ایجاب و قبول عمل میں آئے تھے۔ لنڈزل کی جانب سے بحث کی گئی کہ فریقین میں اس وقت تک معاہدہ نہیں ہو سکتا جب تک قبولیت و اتمام وصول نہ ہو جائے۔ مگر عدالت نے کہا:-

اگر ایسا ہو تو کوئی معاہدہ کبھی بذریعہ ڈاک نہ ہو سکے گا۔

کیونکہ اگر بد غیظی ہم پر ان کے اس ایجاب کی پابندی

اس وقت تک ضروری نہ ہو جب تک ان کے پاس

معیوں کی قبولیت نہ پہنچ جائے تو مدعیوں کو بھی اس
 مسئلہ تک یا بعد نہیں پہنچا جائے جب تک کہ انہیں
 اس بات کی اطلاع نہ دی جائے کہ مدعی علیہم کو ان کا
 حوالہ وصول کر دیا گیا ہے اور ان کے اس سے منظر اور کیا
 اور اس طرح اس مسئلہ پر تباہی چلے گا مدعی علیہم
 کے متعلق قانوناً یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اس وقت کے
 ہر لمحے میں جب کہ خط سفر کر رہا تھا وہ خاص میں پہنچا
 مدعیوں سے کر رہے ہیں اور معاہدہ مستعد ہو جاتا ہے
 جب آخر ان کے لئے مذاکرہ کر لیں۔“

ایڈمس نام لٹنڈل سے دو امور طے ہوتے ہیں۔ اولاً یہ کہ ایجاب قبولیت
 کے لئے اس پورے عرصے میں کھسکا رہتا ہے جو ایجاب کنندہ مقرر کرے یا حالات
 کے تحت معقول خیال کیا جاسکے۔ ثانیاً یہ کہ ایجاب کنندہ کے مقرر کردہ طریقے پر
 قبول کرنے سے معاہدہ مکمل ہو جاتا ہے۔

عدالتیں اس قاعدے کے اطلاق سے ان تصدیقوں میں لیں کہ وہ کیا ہیں۔
 جب خط قبولیت کھوجا جائے یا نقل حمل میں دیر ہو جائے مگر اس بات اب
 ہاؤر ہو لڈ فائر انشورنس کمپنی نامہ گرانٹ کے فیصلے سے طے ہو چکی ہے جسے عدالت نے
 کا ایجاب ایسے حالات میں پیش کیا گیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے بذریعہ ڈاک
 وصول ہو۔ یہ ایجاب بذریعہ خط معمول کیا گیا خط ایجاب کہ نہ کہ ہر جس کے ذریعہ
 عدالت مرافعہ نے طے کیا کہ اس پر دیر ہو رہی ہے۔ داری کی ذمہ داریاں ادا ہوں گی:-

ہوں ہی قبولیت کا خط ڈاک کے ذریعے میں دیا جائے
 معاہدہ مکمل کروا جاتا ہے اور قطعی طور سے اور پوری طرح
 پابندی عائد کرتا ہے کہ اگر کوئی کسبہ نے اپنا خط اپنے
 پیام رسال کے حوالے کیا جسے ایجاب کنندہ نے خود ادا

کا زندہ مقرر کر کے بھیجا تھا تاکہ وہ ایجاب کو جیل کرے

اور قبول کو وصول کرے؟

ان آخری الفاظ میں ایک طور پر وہ وجہ بیان کئے گئے ہیں جس کے باعث ذمہ داری قبول کنندہ کی جگہ ایجاب کنندہ پر اس وقت ڈالی جاسکتی ہے جب کہ قبول غیر متعلق شخص کے پاس چلا جاتا ہے ایجاب کنندہ وہ طریقہ قبولیت مقرر کر سکتا ہے اور ڈاک خانے کو قبولیت کے عمل کرنے کے لئے اس کا کارند خیال کیا جاسکتا ہے یا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایک معمولی ذریعہ اطلاع دہی ہے۔ یہی خیال ایک بعد کے مقدمے (ہن تھارن بنام فریئر) میں ظاہر کیا گیا۔ ایک تحریری ایجاب دست بدست پہنچایا گیا اور بذریعہ ڈاک قبول ہوا۔ طے کیا گیا کہ جس لمحے قبول ہوا اسی وقت سے معاہدہ مکمل ہو گیا اور آرڈر شل لے لیا گیا۔

میں اصول ان الفاظ میں ظاہر کرنا پسند کرتا ہوں کہ جب

حالات ایسے ہوں کہ معمولی انسانی رواج کے لحاظ سے

ڈاک قبولیت ایجاب کی اطلاع دہی کا ذریعہ مایا جاسکتا ہو

تو قبول اسی وقت تک مکمل ہو جاتا ہے جب وہ ڈاک

میں ڈالا جائے؟

مگر ڈاک کے ذریعے سے کئے ہوئے معاہدات اس عام فائدے کی صرف مثال ہیں کہ ایجاب کنندہ اس امر کی ذمہ داری لیتا ہے کہ اطلاع دہی موثر ہوگی اگر قبول اس طریقے پر عمل میں آئے جسے ایجاب کنندہ نے کافی خیال کیا ہو۔ قبول کنندہ پر سختی ہوگی اگر مطلوبہ امور انجام دینے کے باوجود وہ کسی معاہدے کے استفادے سے محض اس لئے محروم ہو جائے کہ ایجاب کنندہ نے ایک غیر موثر ذریعہ اطلاع دہی کو پسند کیا تھا۔

فرض کیجئے کہ بکرنے زید کو ایجاب ایک پیام رساں کے ذریعے سے جھیل کے اس پار روانہ کیا اور خوشی کی کہ اگر زید اسے منظور کرے تو اس کو چاہئے کہ ایک

معینہ وقت پر توپ چلائے یا آگ روشن کرے۔ زید کیوں نقصان اٹھائے اگر طوفان کے باعث توپ کی آواز نہ سنی جائے یا کھر کے باعث آگ کی روشنی نہ دیکھی جاسکے؟ اگر بکرنے زید کو ایک ایجاب ایک پیام رساں کے ذریعے سے بھیجا اور خواہش کی کہ حامل پیام کو تحریری جواب حوالے کیا جائے۔ کیا یہ زید کا تصور ہے کہ خط قبولیت حامل خط کے جیب سے چرایا جائے؟

گر یہ ثابت کرنے کے لئے سندوں کی کمی نہیں کہ اگر قبولیت اس طور پر ہو جو ایجاب کنندہ نے بیان کیا تھا تو وہ اطلاع میں شمار نہ ہوگی ہیٹ نے ایک کمپنی کے کارندے کے پاس حصص کے لئے درخواست بھیجی۔ نطواء نے اس کے لئے حصے منظور کئے مگر منظوری کا خط اپنے کارندے کے پاس بھیجا کہ اسے ہیٹ کے پاس بھیج دیا جائے۔ قبل اس کے کہ کارندہ وہ خط پہنچاتا۔ ہیٹ نے اپنا ایجاب واپس لے لیا۔ طے ہوا کہ اگر ہیٹ نے کارندہ کمپنی کو مجاز کیا تھا کہ اس کی جانب سے منظوری حصص کو قبول کرے تو ایک قابل پابندی معاہدہ تصور ہوتا۔ لیکن ایسی کوئی اجازت نہ تھی، نطواء کا اپنے کارندے کو اطلاع دینا ہیٹ کو اطلاع دینے کے مرادف نہیں۔ لہذا وہ مجاز تھا کہ اپنا ایجاب واپس لے لے۔

نیز کرنے بذریعہ ڈاک ایجاب کیا کہ وہ لندن مارورن بینک کے حصص لینا چاہتا ہے منظوری حصص کا نوشتہ مرتب کیا گیا اور ڈاک کے حوالے کیا گیا کہ ڈاک میں ڈالا جائے۔ ڈاک کے کاغذ پر کام نہ تھا کہ وہ اپنے معمولی حلقہ وصولی کے علاوہ اور کہیں سے خطوط ڈاک کے لئے وصول کرے۔ اس نے اس خط کو اس وقت تک پوسٹ نہیں کیا (جیسا کہ مہر سے معلوم ہوتا ہے) جب تک کہ بکر کے ایجاب کا اسٹراؤبنک کو وصول نہ ہو گیا۔ اور طے ہوا کہ اسٹراؤبنک سے کسی ڈاک کے حوالے کرنا خط کو ڈاک میں ڈالنے کے مرادف نہیں۔ اسی لئے وہ اطلاع قبولیت نہیں ہے۔

یہ قاعدہ کہ معاہدہ اسی وقت ہوتا ہے جب قبول کی اطلاع دی جائے

مقام قبول

لے ہیٹ کا مقدمہ (L R 4 Eq. 9)

ٹے بحوالہ لندن اینڈ مارورن بینک سٹڈ (1 ch 220)

لازمائے نتیجہ پیدا کرتا ہے کہ معاہدہ اس مقام پر ہو جاتا ہے جہاں قبولیت کی اطلاع دی جائے۔ اس کی اہمیت اس وقت ہوتی ہے جب یہ دریافت کرنا ہو (جیسا بعض وقت ضرورت ہوتی ہے) کہ جواز معاہدہ یا اس کی تعمیل کے ضابطے کے متعلق قانون کیا ہے۔ کاؤن بنام اوکاتریس دوئلڈل کے ذریعے سے معاہدہ کیا گیا۔ ایکس ایجاب تھا دوسرے میں قبول۔ منقار مالیت مقدمے کی وجہ سے یہ ضروری تھا کہ کل بنار دعوئی میر بلہ لندن کی عدالت کے حدود سماعت میں پیدا ہو جس میں مقدمے کی سماعت ہونے والی تھی، قبولیت کا تار لندن سے بھیجا گیا تھا اور عدالت نے طے کیا کہ معاہدہ وہیں منعقد ہوا اور یہ کہ کل بنار دعوئی میر بلہ کی عدالت کے حدود سماعت میں پیدا ہوئی۔

کیا قبول کا استدلال ہو سکتا ہے۔ فیصلہ جات مذکورہ بالا سے ایک نتیجہ پیدا ہوا ہے جس پر تنقید کی گئی ہے۔ قبولیت سے معاہدہ مکمل ہو جاتا ہے اسی لئے اگر قبولیت اس وقت ہونی طے کی جائے جب خط ڈاک میں

ڈال دیا گیا تو استدلال کا تار بے اثر ہو گا خواہ وہ ایجاب کنندہ کے پاس خط سے پہلے پہنچے۔ یہ معلوم کرنا آسان نہیں کہ انگریزی عدالتیں اب اس کے خلاف کس طرح فیصلہ کر سکتی ہیں نہ یہ معلوم کرنا آسان ہے کہ موجودہ قانون سے کوئی سختی سمجھی جاسکتی ہے۔ ایجاب لہ کو چاہئے کہ یا تو قبول ہی نہ کرے یا وہ ایک مشروط قبولیت بھیجے کہ میں قبول کرتا ہوں بجز اس کے کہ کوئی استدلالی تار اس خط کے پہنچنے سے پہلے آپ کو طے یا بذریعہ تار درخواست کر سکتا ہے کہ اسے مزید مہلت غور کے لئے دی جائے اگر وہ کوئی غیر مشروط قبولیت بھیجنا پسند کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں اسے اس بات کا ایک موقع دیا جائے کہ اپنا خیال بدل دے جب کہ اسے اس کا موقع ہرگز نہ ملتا اگر معاہدہ بالموافقہ ہوتا۔

فصل ششم

ایجاب کے قبول ہونے تک قانونی حقوق نہیں یہ ہوتے
لیکن وہ ناقض استدلال ہو سکتا ہے۔

ایجاب کے لئے قبول کی وہی اہمیت ہے جو بارود کی سرنگ کے لئے جلتی ہوئی دیا سلامتی کی۔ اس سے جو کچھ وقوع میں آتا ہے اسے واپس لے سکتے ہیں نہ کالعدم کر سکتے ہیں۔ مگر بارود زیادہ عرصے تک پڑی رہنے سے گیلی ہو جاتی ہے یا سرنگ انداز سے آگ لگانے سے پہلے نکلوا سکتا ہے۔ علیٰ ہذا ایجاب قبول نہ ہونے کی وجہ سے ساقط ہو سکتا ہے یا قبل از قبول منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

سقوط (Lapse)

فریقین کی موت

(۲) قبل قبول کسی فریق کی موت سے معاہدہ ساقط ہو جاتا ہے۔ ایجاب کنندہ کے قائم مقامان کو قبولیت کی اطلاع دینا انھیں پابند نہیں کر سکتا نہ کسی ایجاب لہ متوفی کے قائم مقام اس کی جائداد کی طرف سے اس ایجاب کو قبول کر سکتے ہیں۔ (جب) یہ بتایا گیا ہے کہ ایجاب اس وقت قبول ہوتا ہے جب وہ ایجاب کنندہ کے بتائے ہوئے یا مقرر کئے ہوئے طریقے پر کیا جائے۔

اگر اطلاع ایجاب میں طریقہ قبول کے متعلق اشارہ ہو تو ضبط ہاں مقررہ طریقے پر قبول نہ ہونا۔

اس نے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا ہو جس سے تاخیر کا امکان ہو سکے اور جو ایجاب کنندہ تک قبولیت کو پہنچا دے کسی مسمولی یا مجوزہ طریقہ اطلاع سے انحراف ایجاب لہ پر یہ بار عاید کرے گا کہ وہ اپنی قبولیت کی اطلاع وہی کا یقین حاصل کرے۔ ممتابعت اس شرط کے جو ایجاب بند یعہ ڈاک کیا جائے اسے بند یعہ تار قبول کیا جاسکتا ہے یا ٹرین پر کسی پیام رساں کے ذریعے بھیجا جاسکتا ہے۔ لیکن جو طریقہ قبول معینہ ہو اور ایجاب لہ اس سے انحراف کرتا ہو تو ایجاب کنندہ مجاز ہے کہ قبول کو کالعدم سمجھے۔

(Eliason نے Henshaw سے) تاخیر دینے کا ایجاب کیا اور درخواست کی کہ جواب اسی گاڑی سے دے دیا جائے جس سے ایجاب بھیجا گیا تھا۔ ہنشا نے قبولیت کا خط ڈاک گاڑی سے بھیج دیا اور خیال کیا کہ وہ اس طرح ایلیاسن کو جلد تر

پہنچ جائے گا۔ مگر وہ غلطی پر تھا اور عدالت عالیہ مالک متحدہ (Supreme Court) نے 2 لے لیا کہ ایلیا سن مجاز ہے کہ خریداری سے انکار کر دے۔

قانون معاہدے کا یہ ناقابل تردید اصول ہے کہ کسی محلے کا ایجاب ایک شخص کی جانب سے دوسرے کو میں کیا جائے تو پہلے شخص پر کوئی وجوہ عارض نہیں ہونا تاں کہ دوسرے شخص اس کو شرائط مندرجہ بالا کے مطابق قبول نہ کرے۔ تاہم اگر کوئی قید عاید کرایا اسے انجواب کرنا ایجاب کو ہے اگر کوئی دوسرا یہ جوہر ہے

ایجاب کنندہ کو کرنا

(ج) بعض وقتیں ایجابات وقت مقرر کرتے ہیں جس کے اندر ایجاب کو قبول کیا جاسکتا ہے، یہ وقت مہر ماری کی صورت میں اکثر اس بات کا فیصلہ عدالت پر بھیجا جاتا ہے کہ یہ مقول مدت

وقت معینہ میں
قبول نہ ہونا

کیا ہے جس کے اندر ایجاب کو قبول کیا جاسکتا ہے۔ وقت مقرر دینے کی مثالیں یہ آسانی دستیاب ہوتی ہیں۔ ایجاب جمعہ ۱۲ جون کو بجے تک برقرار رہے گا۔ کے اعلان میں ایجاب کنندہ کو اختیار ہے کہ وہ اس وقت بھی تاریخ مقررہ تک اس کا استرداد کرے یا ایجاب لے استرداد نہ ہو۔ ایجاب کو قبول کرے۔ اس سے بعد ایجاب ساقط ہو جائے گا۔

ایک سال تک معینہ قیمت پر کسی خاص قسم کا ایجاب ہیا کرنے کے لئے ایجاب جس میں کسی شخص ثالث کے نام سکھاری ہوئی ایک ہینڈ کی ادائیگی کی ضمانت تاریخ امروزہ سے ایک سال تک کے لئے دی گئی ہوئے ایسے ایجابات ہیں جن کو ایک صورت میں فرمائش کر کے اور دوسری صورت میں ہینڈ کی سکھار کے لئے سے معاہدوں میں مبدل کیا جاسکتا ہے۔ ایسے ایجابات کو وقت سے سرسخت نہیں

لے ڈکنسن نام ڈاوس (463 Ch D)

لے G. N. R. CO. بام (L. R. 9 L. 10) Witham

بجز ان فرمائشات کے جو دی جا چکی ہوں اور ہنڈیاں جو سکھاری جا چکی ہوں۔
 بہر صورت وہ تاریخ ایجاب سے ایک سال ہونے پر ساقط ہو جائیں گے۔
 کسی عہد کو جاری رکھنے کا عہد قابل پابندی بننے کے لئے بدل کا محتاج ہے
 اور اسی وقت قابل پابندی ہو سکتا ہے جب ایجاب کنندہ فریق کو ایجاب کے
 کھلار کھنے میں کچھ فائدہ ہوتا ہو۔ ایسی صورت میں ایجاب لہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ
 وہ حق اختیار (Option) خرید رہا ہے۔ یعنی ایجاب کنندہ ایک بدل کے معاوضے
 میں جو عموماً رقمی ادائیگہ ہوتا ہے، اپنے آپ کو اس بات کا پابند کر لیتا ہے کہ ایک
 عینہ تاریخ تک ایجاب کا استرداد نہ کرے۔ ایسی صورت میں ایجاب کنندہ اپنے
 عہد کے باعث حق استرداد ایجاب کے استعمال سے اپنے آپ کو باز رکھتا ہے۔
 لیکن اگر اسے کوئی بدل ایجاب کو کھلار کھنے کے لئے نہ وصول ہوا ہو تو گویا وہ یہ کہتا ہے کہ
 ”آپ اسے فلاں وقت تک قبول کر سکتے ہیں بجز اس کے کہ اس اثنا میں
 ایجاب کو متروک کروں۔“

ایسے ایجاب کی مثال جس میں معقول وقت گزر گیا ہو (Ramsgate Hotel co)
 بنام (Montefiore) میں ملتی ہے۔ مونٹ فیور نے بذریعہ خط مورخہ ۲۸ جون ۱۸۹۰ء
 مذکور کے حصص خریدنے کا ایجاب کیا۔ اسے ۲۳ نومبر تک کوئی جواب نہ ملا
 اسے منظور کی حصص کی اطلاع دی گئی۔ اس نے انھیں قبول کرنے سے انکار کیا
 اور طے کیا گیا کہ اس کا ایجاب اس وجہ سے منقضی ہو گیا کہ کمپنی نے اسے اطلاع دینے میں تاخیر کی۔

استرداد

- (۱) ایجاب قبول سے پہلے بروقت کیا جاسکتا ہے۔
- (۲) ایجاب قبول کے بعد ناقابل استرداد ہو جاتا ہے۔
- (۳) پہلے قاعدے کی مثال Offord بنام Davies میں ملتی ہے۔

ڈیویڈ کمپنی نے مدعی سے ایک تحریری ایجاب کیا کہ اگر مدعی ایک دوسری فرم کے ہنڈیاں سکھارے تو وہ (مسرز ڈیویڈ) بارہ مہینے تک چھ سو پونڈ کی ادائیگی کی مدت ضمانت دیتے ہیں۔

(Offord) نے چند ہنڈیاں سکھاریں اور مناسب ادائیگی میں آئی۔ لیکن بارہ مہینے ختم ہونے سے پہلے مسرز ڈیویڈ (ضامنوں) نے اپنا ایجاب مسترد کر دیا اور اعلان کیا کہ اب وہ مزید ہنڈیوں کے ضامن نہیں ہیں افسر ڈیویڈ بھی ہنڈی سکھاتا رہا مگر ان کی ادائیگی میں نہیں آئی۔ پھر اس نے مسرز ڈیویڈ پر ناش وائر کی۔ طے ہوا کہ اسٹرواد اس مقدمے میں درست جواب دہی ہے۔ بینہ ضمانت ایک ایجاب تھا۔ جس کی میعاد ایک سال تھی جس میں افعال کا عہدہ اور سکھارنے کی ضمانت تھی نہ سکھارنے سے ایجاب اس حد تک عہدہ میں تبدیل ہوتا جاتا تھا۔ مگر پورا ایجاب کسی وقت بھی مسترد کر لیا جاسکتا تھا بجز ان کے سکھارنے کے جو اسٹرواد کی اطلاع سے قبل کی گئی ہوں۔

(۲) قاعدے کی توضیح (G.N Ry Co) بنام (Witham) میں ملتی ہے جو اسی نوعیت کا معاملہ تھا۔ کمپنی نے بذریعہ اشتہار ایک ٹنڈر طلب کیا کہ اسے یکم نومبر ۱۸۸۰ء سے ۳۱ مارچ ۱۸۸۱ء تک جس قسم کے فولادی اشیاء مطلوب ہوں وہ یہاں کئے جائیں و ٹھام نے ٹنڈر بھیجا کہ وہ مطلوبہ اشیاء بینہ شرائط پر اس مقدار میں ہیا کرے گا جس کی کمپنی وقتاً فوقتاً فرمائش دے گی کمپنی نے یہ ٹنڈر منظور کر لیا۔ مگر وٹھام نے کچھ عرصے بعد فرمائشوں کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ کمپنی نے اس پر ایک فرمائش کی جو دی جا چکی تھی عدم تعمیل کا مقدمہ دائر کیا۔ اور طے ہوا کہ وٹھام مقدمہ وار ہے۔ فریقین کے حقیقی تعلقات کا معلوم کرنا اہمیت رکھتا ہے کمپنی نے اشتہار دے کر

ملہ یہ معلوم رہے کہ مقدمہ انارڈ سام ڈیویڈ کے فیصلے میں انڈیز سے کس حد تک کہ گروت ہاؤس ریویو کمیٹی نامہ قائم میں لفظ عہدہ کو ایجاب عہدہ کے معنوں میں برتا گیا ہے۔ ایک قابل اسٹرواد ہمارے قانون میں نہیں پایا جاتا معاہدہ کا عدم ممکن انسان خد یا قابل نفاذ ہو سکتا ہے اگر اعتقاد معاہدہ میں خامیاں رہ گئی ہوں یہ اس کا اعتقاد کسی واقعہ نامہ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن عہدہ خواہ وہ قابل باتس ہو یا نہ ہو معاہدے کی مرضی سے مسترد نہیں ہو سکتا۔

فولاد کے تمام تاجروں کو نڈر بھیجنے کی خواہش کی۔ یعنی ان سے کہا کہ وہ اپنے شرائط پیش کریں۔ جس پر وہ ایجاب کرنے پر آمادہ ہیں۔ وٹھام نے ایک ایجاب کے شرائط پیش کئے جو اسے والے بارہ مہینوں میں کسی ایک یا زیادہ اوقات میں قبول کر لیا جاسکتا تھا۔ قبول نڈر سے معاہدہ نہیں ہو کیا۔ بلکہ وہ صرف کمپنی کی جانب سے اس بات کی اطلاع تھی کہ وہ وٹھام کے نڈر کو ایک ایسا ایجاب خیال کرتے ہیں جسے وہ حسب ضرورت و موقع انبیاء بہا شنیدی کے متعلق بطور ایک امر کاروباری کے قبول کرنے پر آمادہ ہیں کمپنی اس بات کی پابندی بھی کہ فولاد کی فرمائش دے۔ اور اگرچہ عدالت نے اس نقطہ پر رائے زنی نہیں کی، مگر یہ احتمال ہے کہ وٹھام کسی وقت بھی فرمائش آئے سے قبل کمپنی کو نوٹس دے گا، اپنا ایجاب سرور کر سکتا تھا۔ (بجز اس کے کہ کوئی اچھا بدل دیا جائے جیسے کمپنی کا یہ عہدہ کہ وہ کسی اور سے فولاد ہیں خریدے گی جس سے وہ پابند ہو گا کہ بارہ مہینے تک اسے فولاد دیا جائے گا۔ مگر ہنریس وٹھام کے ایجاب قائمہ کا قبول بھی اور اسے سے یہ فرمائش فولاد دیا کرے پر پابند کرتی تھی۔ اس امر کو برٹش ملز کے بعد آئی ہوئی فرمائش مہینہ وقت کے بعد کی قبولیت ہوگی اور بے اثر۔ اس قسم کے مقدمات میں مدہمت کیچھ دے۔ اور نڈر کی طلب پیشکش اور قبولیت کی اسی صورت پر منحصر ہوتا ہے جسے فریقین اختیار کریں اور اسی باعث سے ان کے متعلق عدالتی فیصلوں میں بعض وقتیں تطبیق عمل معلوم ہوتی ہے۔ نڈر کی قبولیت سے جو قانونی تعلقات پیدا ہوتے ہیں ان کو جج انکمن نے یوں تعظیم و مرتب کیا ہے:-

سال بھر سے زیادہ کے ضروریات، مہیا کرنے والے بڑے
ادارات کے لئے یہ بات بالکل عام ہے کہ وہ نڈر طلب
کرتی اور حاصل کرتی ہیں اور بعض وقت یہ ہوتا ہے کہ قبولیت
کے ساتھ نڈر کی نوعیت کا اثر ہو جائے کہ فرم کو ماہانہ
کرنے پڑتا ہے جس کی رو سے عدالت ہی عام معینہ سامان

ٹھیکہ دار سے خریدنے کا معاملہ ہانہ میں لیتا ہے اس کے برخلاف یہ بات معلوم ہے کہ یہ ٹنڈر اکثر اس صورت میں ہوتے ہیں کہ مشتری اس کا بند نہیں ہوتا کہ ٹنڈر پیش کنندہ کو کوئی فرمائش دے دوسرے الفاظ میں ٹھیکہ دار ایجاب کرتا ہے کہ وہ اسباب ایک نرخ پر جہا کرے گا۔ اگر مشتری اس بات کو پسند کرتا ہے کہ مدت مقررہ میں اسے اسباب کی کوئی فرمائش دے۔ تو ٹھیکہ دار پر اس بات کا وجوب ہوتا ہے کہ وہ فرمائش کے مطابق اسباب مہیا کرے۔ اور ماسوا اس کے کوئی فروقی یا بعد نہیں ہوتا۔ ان کے علاوہ ایک بین بین معاہدہ بھی ہے جو معتقد ہو سکتا ہے۔ اس میں اگر فیہ فسر یقین کسی مفدا معینہ کے پابند نہیں ہوتے لیکن وہ اپنے آپ کو اس بات کا پابند کر لیتے ہیں کہ وہ تمام اسباب جن کی واقعی ضرورت ہو خرید جائے گا اور ان کی قیمت ادا کی جائے گی۔ بے بند اگر اس قسم کا معاہدہ ہو وہ قابل یا بندی معاہدہ ہے اور مشتری معاہدہ شکنی کا مرتکب ہوگا اگر اسے فی الواقع چند اشیائے مند کر ٹنڈر کی ضرورت ہو اور وہ انہیں ٹنڈر میں کمندہ سے نہ خریدے۔

اس عام قاعدے کا کہ ایجاب کا استرداد ہو سکتا ہے ایک استثناء ہے ایجاب مہری کہا جاتا ہے کہ اس کا استرداد نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ کہ باوجود اس کی اطلاع ایجاب نہ کو نہ دینے کے وہ اس

ایجاب مہری
نا قابل استرداد ہے

بات کے لئے برقرار رہتا ہے کہ اس کے وجود سے آگاہ ہونے پر اسے قبول کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عطیہ مہری (گرانڈ انڈر سیل معطی اور ان لوگوں کے لئے

قابل پابندی ہوتا ہے جو مطلق کے تحت دعوے دار چوتھے ہوں خواہ اس کی اطلاع مطلقاً کو دی ہی نہ گئی ہو، صرف شرط یہ ہے کہ دستاویز کی تفویض عمل میں آگئی ہو اور یہ سمجھا جائے گا کہ ایجاب بذریعہ دستاویز کی بھی یہی حیثیت ہے، ایجاب کنندہ یا بند ہے لیکن ایجاب لے کے لئے ایجاب سے استفادہ کرنا نہ وری نہیں جب تک وہ نہ چاہے وہ اس سے انکار کر سکتا ہے اور وہ اس طرح بے اثر ہو سکتا ہے۔

اس قسم کے مقدمے میں حالت غیر یکساں ہے۔ فی الحقیقت وہ حیدر تحلیل معاہدہ سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ معاہدے سے مراد یہ ہے کہ کم از کم دو فریق کسی مشترکہ ارادے کا اظہار کریں جس سے ایک یا دونوں کے دلوں میں توقعات پیدا ہوں۔

ایجاب مہری ایک بیان حقیقت (Factum) ہے اور ایک ایسی چیز ہے جسے واپس نہیں لیا جاسکتا اور اس کا ایجاب کنندہ اسی حالت میں ہوتا ہے جس میں وہ شخص جو ایجاب واپس نہیں لے سکتا یا ایک مشروط عہد جو عمل میں آنے کے لئے معاہدہ کی منظوری کا محتاج ہوتا ہے۔

استرداد کی اطلاع | یہ بیان کرنا باقی ہے کہ استرداد کو (Lapse) کو نیز ضروری ہے | کرنا چاہیے) نافذ اور موثر بنانے کے لئے اطلاع ضروری ہے۔ قبولیت کی صورت میں ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اس وقت نافذ

اور معاہدہ منعقد ہوتا ہے جب ایجاب لے قبول کے ذریعے سے وہ کام کرتا ہے جسے ایجاب کنندہ نے صراحتاً یا معنی کا فی قرار دیا تھا خط کو ڈاک میں ڈالنا یا کسی فعل کا کرنا قبولیت کا مادہ ہو سکتا اور معاہدے کو منعقد کر سکتا ہے یہ سوال لازماً پیدا ہو گا کہ آیا استرداد کی اطلاع بھی اسی طرح حوالہ استرداد کو ڈاک میں ڈال کر یا اس شے کو بیع کر کے

لے "تفویض" دستاویز سے یہ ضروری نہیں کہ وہ معاہدے کے فریق دیگر کے حوالے کر دی جائے (دیکھو نیچے باب ۴ فصل ۷)

۷۔ زریاس (Xenos) بنام وکھام میں جو ایجاب ہر کے ناقابل استرداد ہونے کی تائید میں اکثر پیش کیا جاتا ہے دراصل ایک معاہدہ موجود تھا جو پہلے فریقوں میں ہو چکا تھا۔

جس کی خرید کا ایجاب ہوا تھا دی جاسکتی ہے؟

اس کا جواب (دو مقدمات تذکرہ مابعدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے) یہ ہوگا کہ استرداد ایجاب کی اطلاع اس وقت تک نہیں سمجھی جائے گی جب تک کہ ایجاب لے کے مسلم تک پہنچائی جائے اس مسئلے میں قاعدہ قانونی کا تصفیہ (Byrne) بنام (Von Tienhoven) میں کیا گیا ہے۔ مدعی علیہ نے کارڈف سے خط مورخہ یکم اکتوبر کے ذریعے سے مدعی سے جو نیویارک میں تھا ایک ایجاب کیا اور جواب بذریعہ تار طلب کیا مدعی کو ایجاب تاریخ کو وصول ہوا اور اس نے فوراً طریقہ مطلوبہ میں اسے قبول کر لیا مگر تاریخ کو مدعی علیہ نے استرداد ایجاب کا خط ڈاک میں ڈالا تھا۔

جج لنڈے کی رائے میں دو سوالات پیدا ہوئے (۱) کیا اطلاع ہونے سے پہلے استرداد کا کوئی اثر ہے؟ (۲) کیا خط استرداد کو ڈاک میں ڈالنا اس شخص کی اطلاع یا بی کے مراد سمجھا جائے گا جس کے نام وہ خط لکھا گیا ہے؟ اس نے طے کیا کہ (۱) استرداد اس وقت تک نافذ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی اطلاع نہ دی جائے۔ (۲) اور یہ کہ ایجاب کو واپس لینے کی اطلاع محض خط کو ڈاک میں ڈال دینے سے نہیں ہوئی اور یہ کہ اسی بنیاد پر (بذریعہ خط کی ہونی) قبولیت پر محض اس واقعے سے کوئی اثر نہیں پڑتا کہ خط استرداد راستے میں ہے۔ اس نے بتلایا ہے کہ کوئی اور فیصلہ کرنے سے کیا مشکلات پیدا ہوں گے۔

انگریز مدعی علیہ کا استدلال تسلیم کر لیا جائے تو کوئی شخص نہ ایک ایجاب وصول کر کے بذریعہ خط اسے قبول کیا تھا
ایضاً حیثیت کو اس وقت تک معلوم نہ کر سکے گا جب تک کہ وہ اتنا عرصہ انتظار نہ کر لے جس میں اسے یقین ہو جائے کہ اس کے قبول سے پہلے کوئی خط استرداد ڈاک میں نہیں ڈالا گیا۔ میری رائے میں قانون اصول اور عملی سہولت ہر دو کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہ شخص جس نے

نسی سب کو قبول کیا ہے اور جسے اس کے استرودا کو
علم میں اس حقیقت میں ہو کہ وہ یہ سمجھ کر کوئی فعل کرے کہ
ایجاب و قبول سے ایک معاہدہ منعقد ہوتا ہے جس کے
فریقین یا بند ہوں گے۔

مقدمہ مفتخاران بنام فریڈرک جو عدالت مرافعہ میں فیصلہ ہوا اس قاعدے کو
ان خدمات تک وسعت دیتا ہے جن میں تحریری ایجاب دست بدست حوالے
کیا گیا اور یہ رعینہ خط قبولیت عمل میں آئی۔ لارڈ ہرشل اس میں کہتا ہے۔

”جس اصول سے لے کر کہا کہ ایجاب کا قبول اس کو
ڈاک میں ڈالنے سے مکمل ہو جاتا ہے ان کا اطلاق
میں ہی رہا ہے میں ایجاب استرودا با سرسیم نہ ملے
نہیں ہو سکتا۔ یہ اس سے زیادہ موثر نہیں جتنا جو ایجاب
بجراں کے کہ ان کی اطلاع تھی ایجاب لے کر نہیں جائے۔“

یہی اصول کرسٹس بنام ٹی آف لنڈن اینڈ لینڈ بینک میں بھی نظر آتا ہے ایک
چیک کی ادائی بذریعہ تار روک دی گئی تھی جو ممکن ہے ملازمین بینک کی غفلت کے
باعث فیچر کی اطلاع میں اس وقت تک نہ آسکی ہو جب تک کہ چیک ادا نہ ہو گئی۔ یہ
لے کیا گیا کہ تار ادائی کو روکنے میں غیر موثر تھا۔

اس قاعدے سے اس وقت تک کہ اگر ایجاب اس بات کا ایجاب ہے کہ جب ادبیج
خلافت نظر آئے اس کا استرودا صرف یہ کرنے سے ہو جاتا ہے کہ
جائداد کسی شخص ثالث کو بیع کر دی جائے اور ایجاب لے کر اطلاع تک نہ دی جائے۔

یہ مقدمہ اس لئے دائر کیا گیا تھا کہ حالات مندرجہ ذیل کے باعث معاہدے کی

۱۔ ۱۸۹۲ (2 ch 27)

۲۔ ۱۹۰۰ (I K. B 29۰)

۳۔ ڈکنس بنام آتس (2 ch D 463)

تعمیل مختص کرائی جائے۔ ۱۰۔ اگرچہ اس مسئلہ کو ڈاؤس نے ڈکنسن کو اس مضمون کی تحریر یا دو اشتہار دی کہ ”میں بذریعہ ہذا اسٹریچارج ڈکنسن کو اپنے ملک کو تمام مکانات کو نئی، اراضی باغ، اصبطل اور ان کے بیرونی عمارتی حصے جو کروفت میں واقع ہیں سبیلخ آٹھ سو پونڈ میں بیع کرنے کا معاہدہ کرتا ہوں بطور شہادت میں یہ بتاؤں گا۔ اگرچہ اس مسئلہ دیکھ کر حوالے کرتا ہوں۔ شرح دستخط جان ڈاؤس۔

۸۰۰ پ نوٹ۔ یہ ایجاب آئندہ جمعہ کے نو بجے صبح تک باقی رہے گا۔ ج ڈ (بارہویں) ۱۲۔ اگرچہ اس مسئلہ۔ شرح دستخط ج ڈاؤس۔

گیارہویں جون کو اس نے تمام جائیداد ڈکنسن کو اطلاع دے بغیر کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ کر دی فی الواقع ڈکنسن کو بیچ کی اطلاع دی گئی تھی گو کسی ایسے شخص نے نہیں دی تھی جو ڈاؤس کے زیر حکم کام کرتا ہو۔ اس نے بیچ کے بعد مگر ۱۲ تا بیچ بیچ کے نو بجے سے پہلے اطلاع دی کہ اس نے ایجاب بیچ کو قبول کیا اور ناشر کی تعمیل مختص کرائی جائے اور کہا کہ معاہدہ ہو چکا تھا۔

عدالت مرتبہ نے طے کیا کہ کوئی معاہدہ موجود نہ تھا۔ جس (L.J.) نے بتایا کہ ایجاب کو کھلا رکھنے کا عہد پابندی عاید نہیں کر سکتا۔ اور یہ کہ ایجاب کے پوری طرح قبول ہونے سے قبل ہر فریق پوری طرح آزاد ہے اس نے یہ بھی کہا کہ۔

یہ کہا گیا ہے کہ وہ واحد طریقہ جس سے ڈاؤس اس

آزادی کا ادا کر سکتا تھا۔ یہ تھا کہ وہ ڈکنسن سے فی الواقع

اور وضاحت کے ساتھ کہتا کہ میں اب اپنے ایجاب کو

مسترد کرتا ہوں، یہ سمجھنے کی نہ کوئی سند ہے۔ نہ کوئی اصل

ایجاب کے استرداد کو واقع اور صریح ہو چاہئے یعنی

وہ چیز جسے واپس لے لینا (Retraction)

کہتے ہیں معاہدہ ہونے کے لئے یہ ظاہر ہونا چاہئے کہ

فریقین ایک خاص لمحہ میں متعاہد خیال رہے ہوں یعنی

ایجاب کو قبول تک جاری رہا ہو۔ اگر ایسا ایجاب جاری

نہ تھا تو قبول بے اثر ہے۔ بے ثبوت ہو سکتا ہے کہ ایک شخص

کسی نہ کسی طرح اس بات کا پابند ہو کہ دوسرے کو اطلاع دے کہ اس کی رائے ایجاب کے متعلق بدل گئی ہے۔ مگر اس مقدمے میں ناقابل تردید طور پر مدعی جانتا تھا کہ ڈاؤس اب اس کے ہاتھ جائیداد میں کرنے کے خیال کو بدل چکا ہے اور یہ علم اتنا ہی واضح اور صاف تھا کہ گویا ڈاؤس ہی نے اس سے ان الفاظ میں کہا ہے کہ میں ایجاب واپس لیتا ہوں۔

جہاں تک اس اقتباس کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ ایجاب کا استرداد بلا علم ایجاب لے ہو تو وہ ایجاب لے کے مدت مقررہ کے اندر قبول کر لینے کی صورت میں مفید ہو سکتا ہے۔ مگر یہ یقین کرنا چاہئے کہ بعد کے فیصلوں نے اسے منسوخ کر دیا مگر فاضل ججوں کی رائے مقدمہ ڈکنسن بنام ڈاؤس میں بہت کچھ گنجائش یہ سمجھنے کی رکھتی ہے کہ انھوں نے ایجاب لے کی واقعیت کے واقعے کو پوری طرح واقعاتی سوال قرار دیا اور مطمئن ہو گئے کہ مقدمہ زیر بحث میں قبول کے وقت کافی علم تھا کہ ایجاب واپس لے لیا جا چکا ہے۔

مگر کیا ہم یہ قرار دے سکتے ہیں کہ استرداد کے متعلق ایجاب کنندہ کا ارادہ خواہ کسی ذریعے سے ایجاب لے کو معلوم ہو وہ استرداد کی درست اطلاع ہے؟ فرض کرو کہ ایک تاجر کو ایک دور و دراز رہنے والے شخص کے پاس سے (بذریعہ خط) تحویل اسباب کا ایجاب وصول ہوا اور چند روز کے اندر جواب دینے کی ہمت نہ کی گئی تھی۔ اس اثنا میں ایک غیر تاجر شخص اس سے کہتا ہے کہ ایجاب کنندہ نے اسباب فروخت کر دیا یا دوسرے کے لئے عہد کر لیا۔ اسے اب کیا کرنا چاہئے؟ خبر رساں سچا ہو سکتا ہے اور اسی لئے اگر اس نے ایجاب کو قبول کیا تو قبولیت لایعنی ہو گی۔ اسی طرح ممکن ہے کہ خبر رساں نے محض انوہ پنچائی ہو یا وہ کوئی مفسد ہو اور اگر ایسی سند پر وہ قبولیت سے باز رہے تو ممکن ہے اچھا معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل جائے۔

یہ وہ حقیقی دشواری ہے جو ڈکنسن بنام ڈاؤس نے پیدا کی۔ یہ اس صورت میں تو بالکل سند نہیں جب اس استرداد کو صحیح قرار دیا جائے جس کی اطلاع نہ ہوئی ہو

البتہ ایک غیر ذمہ دار ملنے اطلاع استرداد کا اثر ایجاب لہ کے حقوق پر کیا ہوگا۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ جو اب غالباً یہ ہوگا کہ جس ایجاب کنندہ نے بلا اطلاع ایجاب لہ استرداد ایجاب کر لیا ہے۔ اسے یہ بتانا ہوگا کہ ایجاب لہ کو ایک قابل اعتماد ذریعے سے اس بات کی اطلاع تھی کہ ایجاب متبرک کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ عدالت ہر مقدمے کو اس کے حالات پیش شدہ کے لحاظ سے فیصلہ کرے گی، اس امر کی کہ دکنسن بنام ڈاڈیس کا یہی منشا ہے تاہم ایک بعد کے مقدمے (Cartwright) بنام (Hoogstoel) سے ہوتی ہے جس کے واقعات بھی قریب قریب یکساں تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ دوسرا مقدمہ ہے جس میں اس مسئلے پر غور کیا گیا۔

اب دو قسم کے قاعدوں پر بحث کرنا ہے جن کا منشا یہ ہے کہ ایجاب و قبول سے اگر قانونی اثرات پیدا کرنا مقصود ہوں تو انہیں محکم اور غیر مشتبہ ہونا چاہئے۔

فصل ہفتم

ایجاب کا منشا اور ساتھ ہی اس میں صلاحیت قانونی
رشتہ پیدا کرنے کی ہو۔

اگر ایجاب کو بذریعہ قبول قابل پابندی بنانا ہو تو ایجاب قانونی نتائج کا خیال رکھ کر کیا جانا چاہئے۔ اثنائے گفتگو میں محض اظہار ارادے سے کوئی قابل پابندی عہد نہیں پیدا ہوتا اگرچہ اس پر وہ فرق ہی عمل بھی کرے جس سے اس کا اظہار کیا گیا تھا۔ ایک قدیم مقدمے میں مدعی علیہ نے اثنائے گفتگو میں مدعی سے کہا کہ وہ اس شخص کو سو پونڈ دے جو اس کی منظوری سے اس کی لڑکی سے شادی کرے۔ مدعی نے مدعی علیہ کی منظوری سے اس کی لڑکی سے شادی کی اور بعد میں مینہ عہد کی بنا پر

ناش دائر کی۔ قرار دیا گیا کوئی معقول بات نہیں کہ مدعی علیہ ان عام الفاظ کا پابند ہو جو اس نے خواستگاروں کی ترغیب کے لئے کہے تھے۔^۱
بعض وقت نوعیت معاملہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی قابل پابندی معاہدہ کے کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا۔ یہی حیثیت تفریح کی قرار دواؤں اور ان معاملات کی ہے جن کی نوعیت خود بتاتی ہے کہ ان کو کاروباری معاملات نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہم ہر حالت میں معاہدہ قرار نہ دینے کی یہ وجہ نہیں بیان کر سکتے کہ ان کی رقمی قیمت مقرر نہیں کی گئی کسی ڈنرک و عورت یا کسی کرکٹ میچ میں شرکت کو قبول کرنا یا کسی شو ہر کا اپنی بیوی سے یہ وعدہ کرنا کہ اس کو مصارف خانہ داری کے لئے اتنی رقوم ہر ہفتہ دیا کرے گا۔ یہ اس طرح کی قرار دواؤں ہیں جن میں فریقین اپنے اپنے قول کو پورا کرنے کے لئے مصارف برداشت کر سکتے ہیں اور وعدہ خلافی سے جو نقصان پہنچے وہ بھی تبہن ہو سکتا ہے۔ مگر عدالتیں غالباً قرار دیں گی کہ چونکہ فریقین کا ارادہ کوئی قانونی رشتہ پیدا کرنا نہ تھا اس لئے کوئی ناش نہیں ہو سکتی۔

روز اینڈ فرائم نام کر ایجنٹ ایک مختلف مستغنی قسم کا مقدمہ ہے جس میں ایک کاروباری معاملے کے فریقین نے عہد آئہ قرار دیا کہ ان کا ارادہ قانونی وجوہات میں پڑنے کا بالکل نہیں مدعی علیہم (جو ایک برطانوی صنعتی فرم تھی) چند سال سے مدعیوں سے (جو ایک امریکن فرم تھی) کاروباری معاملات کر رہے تھے۔ ایک دستاویز تیار کی گئی جس میں فی الحقیقت یہ انتظام کیا گیا کہ مدعی امریکا میں مدعی علیہم کے اسباب کو واعدہ بیع کرنے والے بن جائے۔ اس میں انصرام کاروبار کے تفصیلی انتظامات ورج تھے اور بتایا گیا تھا کہ اس انتظام کے کرنے یا اس یا دوا کے مکھنے کا مشابہ یا قانونی معاملہ نہیں ہے اور اس کی بنیاد امریکا یا انگلستان کی عدالتوں میں متحدہ نہیں دائر کیا جائے گا۔ ایک جھگڑا پیدا ہوا اور مدعی علیہم نے بلا اطلاع اور خلاف شرائط معاملہ ختم کر دیا اور چند تکمیل طلب فرمائشوں کی سربراہی سے

انکار کیا۔ اس بنا پر مدعیوں نے ان کے خلاف معاہدہ شکنی اور عدم حوالگی مال کی نالاش دائر کی۔ قرار پایا کہ دستاویز قانوناً قابل پابندی نہیں اور یہ کہ مدعیوں کو شرائط شکنی کا ہر جہ پانے کا استحقاق نہیں۔ البتہ اس کے تحت جو فرائض قبول کی گئیں ان سے قابل پابندی معاہدے پیدا ہوں گے۔ اور یہ کہ ان کی حد تک عدم حوالگی پر وہ ہر جہ کے مستحق ہیں۔

معاہدے کو جو دیں لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ فریقین مشترکہ ارادے سے قانون و حوالت میں پڑنا چاہیں اور اس کی باہمی اطلاع صراحتہ یا منہادیں۔ ایسا ارادہ عام طور پر اس صورت میں مستنبط ہو جائے گا جب فریقین ایک ایسا معاملہ کریں جو اور سب طرح انتقاد معاہدہ کے متعلقہ قواعد قانونی کے مطابق ہوں۔ نوعیت عہد یا عہود سے اس کی معنائی ہوتی ہے۔ جیسا کہ مہانداری کے بجا ب و قبول کے مقدمے میں یا ایسے معاملے جو خاندانی زندگی سے متعلق ہوں جیسا کہ بالغوں بنام بالغوں میں ہوا۔ اگر ارادے کے معنائی کیا جاسکتی ہے تو صراحتہ اس کی بھی نفی ہو سکتی ہے۔ اس دستاویز میں بلحاظ مجموعی میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ فقرہ زیر بحث سے صاف طور پر فریقین کے اس ارادے کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ ان امور کے متعلق جن پر رضامندی لکھی جا رہی ہے ہرگز قانونی وجوہات پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ میں نے اس سے قبل ایسے فقرے نہیں دیکھے مگر میری رائے میں یہ ضروری نہیں کہ کاروباری لوگوں کے اس فعل کو بے معنی قرار دیا جائے کہ اپنے کاروباری تعلقات کے متعلق

باہمی مہود کے ذریعے سے (جو قانونی وجوہات سے

بہت کم درجے کے ہیں) انتظامات کریں اور ذاتی اعتبار

یا جانیں کے مفاد یا دونوں حیثیتوں پر اکتفا کریں۔

ایجاب میں قانونی رشتوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے فریقین کو

چاہئے کہ اپنا معاہدہ آپ کریں۔ عدالت شرائط غیر معینہ یا مبہم سے کوئی معاہدہ نہیں تصور کرے گی۔ زید نے بکر سے ایک گھوڑا خریدا اور عہد کیا کہ اگر گھوڑا اسے مبارک ثابت ہو تو وہ مزید پانچ پونڈ دے گا یا ایک اور گھوڑا خریدے گا۔ قرار دیا گیا کہ اس قسم کا عہد بہت نذیب اور مبہم ہے جس پر عدالت غور نہیں کر سکتی۔

زید نے بکر سے اقرار کیا کہ وہ ایک کار کو بارہ سے جہاں تک قانون اجازت دیتا ہے پوری طرح علیحدہ ہو جائے گا۔ قرار دیا گیا کہ فریقین اپنے اقرار کی حد تک اویہ کام عدالت پر نہ چھوڑیں کہ وہ ان میں معاملہ کر لے۔

زید نے بکر سے معاہدہ کیا اور عہد کیا کہ اگر آپ اچھے گاہک ثابت ہوئے تو وہ اس درخواست تجدید معاہدہ پر مناسب غور کرے گا۔ قرار دیا گیا کہ ان الفاظ میں کوئی ایسی چیز نہیں جس سے قانونی وجوب پیدا ہو۔

زید نے بکر سے تار پر گفت و شنید کی اور غلطی سے الفاظ میں کفایت برتنے کے باعث فریقین میں قیام معاہدہ کے متعلق اختلاف پیدا ہوا۔ یہاں معاہدے پر بھروسہ کرنے والا فریق باار جاعے گا کیونکہ عدالت اس سوال کو نہیں معین کرے گی جسے فریقین کو مستتبہ حالت میں نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔

لے Gutting بنام Lynn (2 B & A d. 232)

لے ڈیویز بنام ڈیویز (66 ch D. 54)

لے Montreal Gas Co. بنام Vasey (A.C 545)

لے ٹلیک بنام ویس (A.C 176)

لے Miles بنام Haselhurst (2 Com. Cas. 88)

فصل ششم

قبول قطعی اور شرائط ایجاب کے مطابق ہو



قبول کی ناقص صورتیں۔ اگر معاہدہ کرنا ہے تو ایجاب لہ کا ارادہ اس طور پر ظاہر ہونا چاہیے کہ واقعہ قبول یا شرائط ایجاب و قبول میں تطابق کے متعلق شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

وہ مشکلات جو اس بات کا یقین کرنے میں پیدا ہوں کہ کوئی قبول مکمل ہے یا نہیں، تین قسم کی ہو سکتی ہیں۔ مبنیہ قبول (۱) انکار یا ایجاب مقابل (Counter-offer) یا مجوزہ معاملے کے متعلق محض اظہار واقعہ ہو سکتا ہے یا (۲) اضافہ یا تبدیلی شرائط قبول ہو سکتا ہے یا (۳) عام نوعیت کا قبول ہو سکتا ہے جس کے شرائط کا بعد میں تعین و تحقیق کیا جائے۔

(۱) مقدمہ (Hyde) بنام (Wrench) میں زید نے بکر کے ہاتھ ایک کھیت ہزار پونڈ میں بیع کرنے کا ایجاب کیا۔ بکر نے کہا کہ وہ (۵۹۰) پونڈ دیگا۔ زید نے انکار کیا تب بکر نے کہا وہ ہزار ہی پونڈ دے گا۔ اور جب زید نے سابقہ ایجاب پر باقی رہنے سے انکار کیا تو بکر نے مبنیہ معاہدے کی تعمیل غنص کا دعویٰ دائر کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ پانچ سو نوے پونڈ میں خریدنے کا ایجاب جو ہزار پونڈ میں بیچنے کے ایجاب کے جواب میں کیا گیا وہ اصل ایک انکار تھا جس کے ساتھ ایک ایجاب مقابل کیا گیا تھا۔

ایجاب جس سے ایک بار انکار کر دیا جائے ختم ہو جاتا ہے۔ وہ قبول نہیں کیا جاسکتا بجز اس کے کہ بعد عمل میں آئے مگر صرف یہ دریافت کرنا کہ آیا ایجاب کنندہ اپنے شرائط میں ترمیم کرے گا، انکار کے مترادف ہونا ضروری نہیں۔

باروے بنام نے سٹی جو ریوی کونسل میں ملے ہو اس میں ایجابِ مقابل عمل میں نہیں آیا تھا۔ بلکہ ایک اظہارِ متن تھا جسے ہونے والے قبول کنندہ نے بطور ایجاب پیش کرنا پسند کیا۔ بحر نے زید کو تارویا کیا آپ ہیں ہمیر ہال پن بیع کریں گے۔ کم ترین نقد نرخ کا تارویا کیجئے۔ جواب کے مصارف ادا کئے گئے ہیں۔ زید نے تار پر جواب دیا ”کم ترین نرخ ہمیر ہال پن نو سو پونڈ ہے۔“ بحر نے تار دیا ”ہم ہمیر ہال پن آپ کے مطلوبہ نو سو پونڈ پر خریدنے کا معاملہ کرتے ہیں۔“

بھٹی نے بتایا کہ بحر کے پہلے تار میں دو باتیں دریافت کی گئی تھیں۔ (۱) کیا زید بیع کرنے پر آمادہ ہے (۲) کم ترین نرخ اور یہ کہ الفاظ ”تارویا کیجئے“ صرف دوسرے سوال سے متعلق ہیں۔ قرار دیا گیا کہ معاہدہ نہیں ہوا اور یہ کہ زید کم ترین نرخ جائیداد بتاتے ہوئے کوئی ایجاب نہیں کر رہا تھا بلکہ خبر دے رہا تھا اور یہ کہ قیسہ تار بحر کی جانب سے ایجاب تھا۔ بحر کے اسے قبول تعبیر کرنے سے ایجاب کی حیثیت نہیں بدلتی اور یہ کہ یہ ایجاب قبول نہیں کیا گیا۔

ہمیں شبہ ہو سکتا ہے کہ آیا جو ڈیشل کمیٹی نے فریقین کے تاروں کو بہت محدود معنوں میں لیا۔ مگر اصول مقدمہ بے شبہ درست ہے یعنی کوئی شخص غیر پیش شدہ ایجاب کو قبول نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ بھی قرار دیا گیا کہ کوئی شخص اس ایجاب کا پابند نہیں ہے جو ایجاب لہ تار بابو کی غلط ترسیل کے باعث متبادلہ صورت میں قبول کرے۔ ڈاک خانہ مجاز نہیں کہ کوئی اور چیز بحر اس پیام کے روانہ کرے جو دیا گیا تھا۔

(۲) قبول ایجاب سے ایسے شرائط پیدا ہو سکتے ہیں جو ایجاب میں نہ تھے ایسے حالات میں کوئی عہد نہیں ہوتا کیونکہ ایجاب لہ فی الحقیقت ایجاب قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنا ایک ایجاب متقابل پیش کرتا ہے۔ مقدمہ جونس بنام ڈائبل میں زید نے ایک جائیداد کے لئے جو بحر کی

ملوک تھی (۱۴۵) پونڈ کا ایجاب کیا۔ اس ایجاب کو قبول کرتے ہوئے کرنے خط قبول کے ساتھ ایک معاہدہ منسلک کیا کہ زید اس پر دستخط کرے۔ اس دستاویز میں مختلف شرائط متعلق ادائیگی، ساریج تکمیل اور ضروریات حقیقت درج تھے مالاکنہ ایجاب میں ان کا کوئی ذکر نہ تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ معاہدہ نہیں ہوا۔ اور یہ کہ یہ مناسب ہوگا کہ زید کو شرائط قبول کا اور بکر کو شرائط ایجاب کا پابند قرار دیا جائے۔

مقدمہ کیننگ بنام فرکو ہارنسی گومولاً اسی بنیاد پر طے ہوا ہے اگرچہ اتنی وضاحت کے ساتھ نہیں۔ مدعی علیہ گمنی کے سامنے کیننگ نے زندگی کے بچے کی تجویز پیش کی جو اسی پریمیم منظر ہو گئی جو گمنی کے جواب میں رنج تھی صرف شرط یہ تھی کہ "کوئی بیمہ موجود نہ ہوگا جب تک پریمیم ادانہ ہو پریمیم کی ادائی اور پالیسی کی ترتیب کے قبل کیننگ کو ایک سخت حادثہ پیش آیا۔ اور اسی بنا پر گمنی نے پریمیم کے ٹنڈر کو قبول کرنے اور پالیسی جاری کرنے سے انکار کر دیا

قرار دیا گیا کہ گمنی کا تجویز کو قبول کرنا اور پہل ایک ایجاب مقابل تھا اور ذمہ داری میں حالات کے بدل جانے سے جو تبدیلی اس ایجاب مقابل اور پریمیم کے ٹنڈر کے ذریعے سے قبول میں پیش آئی اس کے باعث گمنی کو حق پیدا ہو گیا کہ پالیسی جاری کرنے سے انکار کر دے۔

شرائط موجودہ کا (۲) جب کسی مقدمے میں ایجاب یا قبول نوعاً عام الفاظ میں ذکر درست ہے ظاہر کیا جائے لیکن ایک ایسے معاہدے کی امید ظاہر کی جائے جس میں فریقین کا ارادہ زیادہ محسوس کے ساتھ

بیان کیا جائے تو ان میں یہ دیکھنا چاہئے کہ ایسے معاہدے کے شرائط موجودہ کا فریقین کو علم تھا یا نہ صرف زیر تجویز تھے۔ پہلی صورت میں ایجاب و قبول سخت اور بشمول مفصل شرائط و بیانات کے طے ہو جاتے ہیں۔ دوسری صورت میں قبولیت کی عمومیت انعقاد معاہدہ کی مانع ہوتی ہے۔

زمین خریدنے کا ایک زبانی ایجاب کیا گیا ایجاب کنندہ سے کہا گیا کہ زمین کو چند مطلوبہ شرائط کے تحت خریداجا سکتا ہے اور ایجاب جو اب تک جاری تھا ان شرائط اور تفصیلات کے تحت جو نقشے پر درج تھے قبول کر لیا گیا۔ چونکہ ایجاب میں ان کا لحاظ رکھا گیا تھا اس لئے مکمل معاہدہ منعقد ہو گیا۔

زمین خریدنے کا ایک ایجاب کیا گیا اور اگر ایجاب قبول ہو جائے تو پیشگی کی ادائیگی اور رجسٹر ہراج میں معاہدے پر دستخط اسے قبول کر لیا گیا۔ اس معاہدے کے جس پر رضامندی ظاہر کی گئی تھی۔ قبول میں صاف الفاظ میں شرائط معاہدہ مندرجہ ایجاب شامل تھے۔ اور ایک مکمل معاہدہ وقوع میں آگیا۔

اس کے برخلاف کسی جائیداد کی بیع کا ایجاب ”تحت شرائط معاہدہ“ کا ذکر جائز نہیں ہے جو فریقین کے مشیران قانون میں ”آئندہ طے ہوں گے“ قبول ہو تو معاہدہ نہیں ہوتا قبول فی الحقیقت اظہار آمادگی معاہدہ

سے زیادہ نہ تھا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب آپ کوئی تجویز یا معاملہ بذریعہ تحریر کریں اور ظاہر کریں کہ وہ تحت معاہدہ مجنونہ رہے گا تو اس کا مطلب وہی ہوگا جو اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اس باضابطہ معاہدے کے تحت اور اس کا محتاج ہوگا جو آئندہ تیار کیا جائے گا۔ جہاں یہ بات صاف طے سے نہ بتائی گئی ہو کہ وہ باضابطہ معاہدے کے تابع ہوگا تو یہ تعبیری سوال ہوگا کہ آیا فریقین کا یہ ارادہ تھا کہ شرائط منظور شدہ کو صرف باضابطہ

لے Rossiter بنام Miller (3 App Ca. 1124)

لے غیلی بنام اول زل (3 Ch 737)

لے ہیسن بنام ماریاٹ (16 L C 118)

لے Winn بنام Bull (7 CH D 29, 32 Per Jessel, H R)

طرح سے لکھا جائے یا وہ ایک نئے معاملے کے رجسٹر کے
شرائط کی تفصیل نہیں دی گئی ہے تاہم ہوں گے۔“

شہادت کی سوالات بعض مقدمات ہیں جو باہمی النظر میں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ ان
میں قبولیتِ ایجاب میں شبہ یا اختلاف ہے مگر درحقیقت ثابت
ہوتا ہے کہ ان میں صرف ایسے سوالات شامل ہیں جن کے متعلق ادخالِ شہادت یا
تعبیرِ شرائط درست ہے۔

یہ وہ مقدمات ہیں جن میں فریقین میں تحریری معاملہ ہوتا ہے اور اس کے
نفاذ میں صرف ایک زبانی شرط یا اقرار کی ضرورت ہوتی ہے (Pym) بنام
(Campbell) اور پینیل بنام ہارنی برک وہ مثالیں ہیں جن میں نظامِ معاہدہ طے
ہو گیا تھا مگر ایک زبانی شرط کی تکمیل تک ملتوی رکھے گئے تھے۔ یہ زبانی شرط
قانونی شہادت میں جزو معاہدہ تحریری تسلیم کی جاتی ہے۔

سوالات تعبیری اس قسم کے مقدمات میں ایسے بھی ہیں جن میں معاہدہ اس
خط و کتابت سے مستنبط کرنا ہوتا ہے جس میں طویل گفت و شنید
ہوئی تھی۔ فریقین شرائط پر بحث کرتے ہیں اور معاملے کے قریب یا اس سے دور
ہو جاتے ہیں۔ ایجابات کئے جاتے ہیں جن کے جواب میں نئے شرائط پیش ہوتے ہیں
آخر کار ایک اختلاف ہوتا ہے اور فریقین میں سے ایک ادعا ہوتا ہے کہ معاہدہ
ہو چکا ہے اور دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ معاملات فی الحقیقت زیر بحث تھے طے
نہیں ہوئے تھے۔

جہاں اس قسم کی خط و کتابت سے یہ معلوم ہو سکتا ہو کہ وہ اس اثنا میں کسی
وقت بھی معینہ ایجاب و قبول کی صورت میں منہج ہو سکتے ہیں تو یہ معلوم کرنے کی
ضرورت ہوتی ہے کہ آیا یہ ایجاب و قبول ایک مکمل معاملے کی حد تک پہنچتے ہیں۔
کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بحث میں بعض دیگر شرائط بھی ہوں جو فریقین میں طے نہ ہوئے ہوں۔

۱۷ (6E. B 370 {1897} 1 ch 25)

۱۸ Lever بنام Koffler ۱۹ (1Ch 543)

لیکن جہاں خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین میں معین شرائط منظور ہو گئے ہیں تو اس صورت میں کوئی بعد کی تجدید گفت و شنید اس طے شدہ معاہدے کو مستأثر نہیں کر سکتی بجز وہ نئے فریقین کی رضامندی کے۔

ایک تحریری ایجاب میں ایک پوری زمین کو جس کا نام مینڈن تھا کرائے پر دینے یا اس کے ایک جزو کو بیع کرنے کا ذکر تھا اور ہر ایک ایجاب کے شرائط بھی بیان کئے گئے۔ اور قبولیت ان الفاظ میں لکھی گئی کہ میں مینڈن کے متعلق آپ کے ایجاب کو مندرجہ شرائط کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ اس کے متعلق قرار دیا گیا کہ مینڈن کو کرائے پر دینے کے ایجاب کی قبولیت ہے یعنی پوری زمین کو دونوں خطوں نے مل کر معاہدہ مکمل کیا۔

مگر ان مقامات میں زیادہ تر فریقین کے الفاظ کے معنوں پر مدار ہوتا ہے قواعد قانونی نہیں۔

فصل نہم

ایجاب شخص مسن سے کیا جا سکتا ہے لیکن شخص معین کے قبول کے بغیر معاہدہ وجود میں نہیں آتا۔

(*)

ایجاب عام ہو سکتا ہے مگر عہد کے لئے بذریعہ اشتہار تمام سبک کو مخاطب کر کے پسند خاص کانوں کی کسی ایک کا قبول ضروری ہے۔

انجام دہی پر معاوضے کا ایجاب کیا گیا۔ یہ ایجاب اسی وقت معاہدہ بنے گا (اور معاوضہ ادا کرنا ہوگا) جب کہ کوئی فرد انجام دہی خدمات کے ذریعے سے ایجاب کو قبول کرے۔

اس سے پہلے نہیں۔

یہ قرار دینا کہ انجام دہی مدانت سے پہلے کوئی معاہداتی راجب پایا جاتا تھا۔ یہ کہنے کے مراد ہوں گا کہ کوئی شخص غیر متناہی اور غیر متناہی جماعت اشخاص کے حق میں معاہدے کا پابند ہو سکتا ہے۔ یا عیناً کہ کہا گیا ہے کہ ایک شخص پوری دنیا سے معاہدہ کر سکتا ہے۔ یہ خیال کبھی قانون انگریزی میں قبول نہیں کیا گیا۔ ہند کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ان کثیر اشخاص کے ساتھ نہیں کیا گیا جو عیناً کو قبول کر سکتے ہیں بلکہ ان اشخاص یا اشخاص ہی کے ساتھ جس نے اسے قبول کیا ہے۔

معاہدے کی صورت ایسی ہو سکتی ہے جو اتنی سیدھی سادہ ہو۔ جب چند شرائط کے تحت کسی دور میں مقابل کرنے والوں کو کسی کمیٹی یا کارندگی کی جانب سے دعوت دی جاتی ہے تو ہر مقابلہ کنندہ جو ایسا نام لکھتا ہے ان لوگوں سے جو مقابلے میں شریک ہوں ایسا راجب اقرار کہ ان شرائط کی پابندی کی جائے گی جن کے تحت دور ہوگی۔ یہ ایسا راجب ایک کارندے یا کمیٹی کے ذریعے سے عیناً متعلق اشخاص سے کرتا ہے جو تحت شرائط (جن کا پابند ہر شریک ہوگا) شریک ہو کر معین ہو جاتے ہیں۔ اسی قسم کا معاہدہ مفید شرفانی (کارندہ بنام بان رے دن میں کیا گیا تھا۔ وہ اسی قسم کا معاہدہ ایک لائری کے مقدمے میں کیا گیا۔ لائری میں بھی ایک تعداد شخص ہوتی ہے جس میں سے کوئی فرد دوسرے سے واقف نہیں ہوتا اور ہر فرد ایک مقدار رقم ہتم قمارخانہ (Slackholder) کے حوالے کرتا ہے کہ ان میں سے ایک شخص کو ایک واقعے کے (جو اس وقت غیر متعلق ہوتا ہے) وقوع میں آنے پر جلد رقم دیدی جائے۔

ایسے راجبات میں مزید عملی مشکلات نظر آتے ہیں۔

مشکلات (۱) ایسا راجب اس بات کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ قبول ایک تعداد اشخاص کی جانب سے عمل میں آئے۔

جب اس راجب میں شرط ہو کہ انعام اس شخص کو ملے جو ایک معینہ کام

انجام دیتا ہے تو اشخاص کا کثیر ہونا ایجاب کے جواز پر اثر نہیں ڈالتا کیونکہ وہ کام انجام دے سکتے ہیں اور شرائط کو پورا کر سکتے ہیں۔

لیکن جب انعام کا ایجاب اس غرض سے ہو کہ کوئی خاص اطلاع بہم پہنچائی جائے تو ایجاب کنندہ ہرگز یہ نہیں نشا رکھتا کہ وہ ایک ہی کام کے لئے متعدد معاوضے دے۔

اسی بنا پر اگر اطلاع مختلف اشخاص نے فراہم اور ہمیا کی تو سوال **حقدار کون ہے؟** یا یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی نے ایجاب کو قبول کیا؟

لنکا شتر بنام وائش میں طے ہوا کہ جس شخص نے سب سے پہلے اطلاع بہم پہنچائی وہی انعام کا مستحق ہو گا۔

قبول کیا چیز ہے؟ جہاں ایک پولیس کے جوان نے اس بات کے متعلق اطلاع

بہم پہنچائی جس کے لئے انعام کا ایجاب ہوا تھا تو سوال ہو سکتا ہے کہ آیا پولیس کے جوان نے کوئی ایسا کام انجام دیا ہے جو اس کے معمولی فرائض کے کام سے زیادہ ہے۔ مقدمہ انگلینڈ بنام ڈیوڈسن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں پولیس مین نے صرف اطلاع ہی نہیں دی بلکہ شہادت بھی فراہم کی تھی اور تنہا انعام ٹھہرا۔ نیز یہ کہ پولیس مین جب تک معمولی ادائے فرائض کے ضروریات سے زیادہ کام انجام نہ دے۔ انعام کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔

ایجاب اور دعوت (۳۱) یہ بات اکثر مشکل ہوتی ہے کہ مندرجہ ذیل چیزوں میں امتیاز معاہدہ میں امتیاز کیا جاسکے؟

(۱) اظہار ارادہ جو وجوہات پر بنائے معاہدہ نہ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ ان سے ایسا مقصود ہوتا ہے۔

(ج) ایجابات جن کو قبول کیا جاسکتا ہے اور اس طرح قابل پابندی ہوو ہو جاتے ہیں۔

بیانات مندرجہ (الف) میں پورے معاملے کا بھی ذکر ہو سکتا ہے۔ اور محض ذیلی جزو معاملہ کا۔ ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ وہ بذریعہ ٹنڈر یا ہراج اسباب فروخت کرے گا۔ پایہ کہ وہ چند معینہ شرائط کے تحت رتم ادا کرنے کو آمادہ ہے۔ یا مثلاً کوئی ریلوے کمپنی مقامات الف و ج میں مسافروں کا حمل و نقل کرنے اور مقام ج و درمیانی مقامات تک خاص خاص اوقات میں پہنچانے کا ایجاب کرتی ہے۔ ایسی صورتوں میں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ آیا بیان ایک ایجاب تھا جسے قبول کیا جاسکتا ہے یا محض ایک دعوت تھی کہ ایجابات پیش کئے جائیں اور کاروبار کیا جائے۔ آیا ریلوے کمپنی اپنے شائع شدہ وقت نامے کے ذریعے سے ایجاب کرتی ہے (جو شرائط معاہدہ حمل و نقل بن جائیں) یا وہ صرف غالب امکانات بیان کرتی ہے تاکہ مسافروں کو ٹکٹ خریدنے کی ترغیب ہو۔

مندرجہ ذیل مقدمات سے امتیاز واضح ہو گا:-

کسی وظیفہ تعلیمی کے حصول کے لئے مقابلہ کرنے کی دعوت دینے سے یہ عہد نہیں کر لیا جاتا کہ وظیفہ اس امیدوار کو دیا جائے گا جو اگرچہ سب سے زیادہ نمبر پائے لیکن متھن کی رپورٹ میں بتایا جائے کہ اس میں اتنی قابلیت نہیں ہے کہ وظیفہ دیا جائے۔

ایک اعلان دیا گیا کہ اسباب بذریعہ ٹنڈر بیع کیا جائے گا مگر اس کے ساتھ یہ نہیں کہا گیا کہ سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو دیا جائے گا۔ اس کے متعلق قرار دیا گیا کہ وہ محض ایک کوشش ہے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا کوئی اس حد تک پہنچا ہوا ایجاب وصول ہوتا ہے جسے بیع کنندگان منظور کرنے کو آمادہ ہیں۔ ایک ہراج والے نے اشتہار دیا کہ کچھ اسباب فلاں تاریخ فروخت کیا جائے گا۔ طے ہوا کہ ہراج والا اسباب کی بیع پر مجبور نہیں۔ نہ وہ ان لوگوں کو

۱۸۹۵ء (1ch 480) Dawson بنام Rooke لے

۵ (C P 561 L R) لے اسپنسر بنام ہارڈنگ

۵ (L R 5c. P 561) Harding بنام Spencer لے

ہر جودینے کا کسی معاہدے کے تحت ذمہ دار ہوگا جو شہرت ہراج کے سلسلے میں کچھ رقم کے زیر بار ہوئے ہوں۔

مدنی علیہ کو اس وقت تک ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا جب تک کہ ہر وہ اعلان جس میں کسی فعل کے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہو ان لوگوں کے لئے ایک قابل پابندی معاہدہ نہ ہو جائے جو اس پر عمل کرتے ہیں اور ہر صورت میں اشتہار بیچ کے بعد ہراج والے کو یہ اطلاع دینے پر مجبور نہ کیا جائے کہ کوئی اسی اشتہار ہراج سے اٹھالی گئی ہیں۔

۱۸۹۷ء میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہراج میں بولی دنیا محض ایک ایجاب ہے۔ اور اسی طریق پر بھی اس وقت تک قابل پابندی نہیں جب تک کہ اسے قبول نہ کیا جائے۔ اور یہ لے بائع کی قبولیت منظور کرانے سے معلوم ہوتی ہے۔ اس قاعدے کو سلف (Sale of Goods act) دفعہ ۱۷ قانون بیع اشیا کے ذریعہ سے قانونی صورت دیدی گئی ہے۔ چنانچہ اب واضح ہے کہ اشتہار ہراج کو ایجاب و بیع اشیا مشہور نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ معاہدے کی محض دعوت ہے۔ اور یہ کہ بیع اشیا کا کوئی معاہدہ وجود میں نہیں آتا جب تک کوئی بولی قبول نہ کر لی جائے۔

تاہم یہ کہنے کی کچھ سند ضرور ہے کہ جب کسی قطعی ہراج کا اشتہار دیا جائے اور ہراج والا سب سے زیادہ جائز بولی دینے والے کو قبول کرنے سے انکار کرے تو وہ ایسے بولی دینے والے سے خلاف معاہدہ کام کرنے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مقدمہ (Warlow) بنام ہیرلن میں مدنی علیہ ر ایک ہراج والے نے اعلان کیا تھا کہ ایک کیت گھوڑی جس کا نام جانسٹ پرانڈ ہے بلاتقدیر ہراج میں بیچ کی جائے گی

مالک کا نام نہیں بتایا گیا تھا۔ مدعی نے ہراج میں شرکت کی اور ساٹھ گنی کی دلی دی۔ مالک نے اس پر آٹھ گنی کہی اور مدعی علیحدہ نے وہ گھوڑی اس کے نام چھوڑ دی۔ وارلوت نے دعویٰ کیا کہ سب سے زیادہ جائز بولی اسی کی ہے۔

عدالت اسچکر جیمز نے ان واقعات پر خیال کیا کہ اگر ان کے پاس مناسب طور پر پلڈنگ ہوتی تو مدعی کا میاب ہو جاتا۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ اسے ڈکلیریشن میں ترمیم کی اجازت دی گئی تاکہ نئے سرت تجویز ہو۔ تین ججوں (Watson, B.) اور (Ryles, J. Martin) نے اس مقدمے کو اس شخص پر

قیاس کیا جو کسی انعام کے ایجاب میں اپنی جائیداد کھوتا ہے۔ اور خیال کیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار ہے تحت اس معاہدے کے کہ قطعی ہراج ہو گا۔ بقیہ دو ججوں (Wills, J.) اور (Bramwell, B.) نے اپنا فیصلہ اس بنیاد پر کرنا پسند کیا کہ مدعی علیہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ بلا قید ہراج کا اختیار رکھتا ہے لیکن شہادت دی گئی کہ اسے ایسا اختیار نہ تھا۔ یہ ظاہر ان دونوں ججوں نے خیال کیا کہ نظریہ وارنٹی آف اتھارٹی رکاز جس پر آئندہ تفصیل سے بحث ہوئی اس مقدمے پر اطلاق ہوتا ہے۔ اس فیصلے پر کورٹ آف کوئینس پنچ نے مقدمہ مین ریٹس بنام ویٹلے میں تنقید کی اس مقدمے میں اگر اور واقعات مقدمہ دار لو بنام ہیرسل کے ساتھ یکسانی رکھتے تھے لیکن اس میں مالک اباب کا نام ظاہر کر دیا گیا تھا۔ اور عدالت نے قرار دیا کہ نائش اصل کے خلاف ہونی چاہئے ہراج واسے کے نہیں۔ اس مقدمے کی تائید کزنس ہارڈی الی سے کے ایک جدید تر فیصلے سے بھی ہوتی ہے۔

مقدمہ (Smoke Ball) میں اس بات کی مثال متی ہے کہ ایک عام ایجاب کی قبولیت سے معاہدہ ہوا۔ اور یہ قبولیت تعمیل شرائط کے ذریعے سے ظاہر کی گئی کار بالک اسموک بال کمپنی نے بوریعہ اٹھتا۔ ایک سو پونڈ کے انعام کا اعلان

اس شخص کے لئے کیا جو ہدایات طبوعہ کے مطابق صاحب کو روزانہ تین بار دینے تک استعمال کرنے کے باوجود بائے انفلونزا کے زکام کا یا کسی دوسرے مرض کا جو نزہ سے پیدا ہوتا ہو شکار ہو یہ بھی بتایا گیا کہ ایک ہزار پونڈ انعامس بینک میں امانت رکھے گئے ہیں تاکہ اس معاملے میں ہماری نیک نیتی ظاہر ہو۔

منز کارل نے اسموک بال کے حسب ہدایات استعمال کیا۔ مگر جب پھر اس پر انفلونزا کا حملہ ہوا تو اس نے کھینچی پر انعام کا دعویٰ کیا۔ کھینی دسمہ وار قرار دی گئی۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ایک اطلاع قبولیت کھینی کو دینی چاہیے تھی۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ اس قسم کے مقدمات میں سے جن میں درمشل اس صورت کہ جب جائیداد مفقود کی بازیافت کے متعلق بہم رسانی اطلاع پر انعام کا اعلان کیا جاتا ہے) اس بات کی ضرورت نہیں کہ تغیل شہر الطب کے سو کسی اور طرح قبولیت کی جائے۔ یہ بھی استدلال کیا گیا کہ مینیہ ایجاب ایک خالی خولی اشتہار تھا جسے کوئی غلط فہم سمجھ سکتا۔ مگر اس اعلان سے کہ ایک ہزار پونڈ مطالبات کے ایفا کے لئے امانت رکھے گئے ہیں سمجھا گیا کہ ایجاب کے سچے ہونے کی شہادت درست ہوگی۔

کسی کتب فروش کی فہرست کتب جس میں ہر کتاب کے مقابل قیمتیں درج ہوں۔ کثیر ایجابات پتیل ہو سکتی ہے لیکن اگر کتب فروش کے پاس ایک ہی ڈاک سے پانچ یا چھ خط ایک خاص کتاب کی قیمت معلوم پر خریداری کے لئے آئیں تو وہ کس کے حق میں پابند ہو گا؟ کیا اس شخص کے لئے جس نے سب سے پہلے خط قبول تحریر کیا؟ یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟ لہذا فہرست کتب صاف طور سے دعوت کاروبار ہے ایجاب نہیں۔

ان تمام صورتوں میں ایک ہی سوال مختلف صورتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ ایجاب ہے؟ اور کسی ایجاب کے وجود کے لئے الفاظ مستعملہ کو خواہ وہ کتنے ہی عام ہوں ایسا ہونا چاہئے کہ ان کا معنیہ انخاص پر اطلاق ہو سکے۔ اور اس کو دیگر بیانات ارادہ اور دعوت ہائے مالمات کاروباری اور اشتہار بازی سے (جو قانونی رشتہ پیدا کرنے کے لئے نہیں ہوتے) ممتاز ہونا چاہئے۔

باب چہارم

ضابطہ اور بدل

(۱۰۰)

تَابِیْخِ مَقْدِسِ

ایجاب و قبول سے فریقین متحد ہو جاتے ہیں اور ایک ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جو معاہدے کا روپ رکھتی ہے لیکن اکثر نظام ہائے قانون میں فریقین کے اراکے کی کچھ اور شہادت ضروری ہوتی ہے جس کے بغیر وجوب کو تسلیم کرنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ قانون انگریزی میں یہ شہادت ضابطہ اور بدل کی صورت میں فراہم کی جاتی ہے۔ بعض وقت ایک کی بعض وقت دوسرے اور جنس و وقت و وزن کے موجود ہونے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاہدے کو قابل نفاذ بنایا جاسکے ضابطہ سے جاری مراد وہ خاص اہتمام ہے جو اظہار معاملہ کے ساتھ وابستہ ہے اور یہی معاہدے میں اثرات مطلوبہ پیدا کرتا ہے۔ بدل سے مراد وہ نفع ہے جو معاہدہ کو معاہدہ کے فعل یا ترک فعل یا عہد سے حاصل ہو۔

تاریخ

انگریزی اور رومی۔ دونوں قانون میں نظام قانون کی ابتدائی

منزل میں ضابطہ کو معاہدہ میں سب سے اہم سبب تصور

کیا جاتا تھا۔ مدتوں کی نظر میں کسی معاہدے کی رسمی چیز میں ہی فریقین کے ارادے کی سب سے تین اور قطعی نہادیت پیش کرتی تھیں۔ بدل کا تصور اگر مفقود نہ بھی ہو

تو بہر حال اس کی ترقی ناقص تھی۔ یہاں عہدیت سے بحث کی گنجائش نہیں خواہ

وہ کتنا ہی دلچسپ ہو۔ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ قانون انگریزی بھی معاہدے کے

دو ممتاز تصورات سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ رومن قانون بھی غالباً ہوا تھا۔

پہلے یہ کہ عہد قابل یا بندی ہے اگر وہ ایک خاص قسم کے ضابطہ میں لیا جائے۔

دوسرے یہ کہ کسی خاص قسم کے فائدے کے جہاں کرانے سے ان کا معاوضہ

دینے کی ذمہ داری پیہہ ایوانی ہے۔ رومی معاہدات کی تاریخ تاریک اور

مبہم ہے مگر مہری میں کا نظریہ یہ ہے کہ وہ تبدیل پذیر۔ دوسرے اسی مناسبت

سے ترقی کرتا گیا جتنی اخلاق نے ترقی کی۔ گریہ نظریہ عہد سے ترک کر دیا گیا ہے۔

لیکن ہم مختلف اقسام ضوابط میں دو تصورات کا فرق دیکھتے ہیں۔ اس معاملے کا

قابل یا بندی ہونا جسے اقرار صالح کا جامہ پہنایا جائے۔ اور جائدادی حقوق کی

ترتیب جدید یہاں کہ رقم یا اسباب صرف یا استعمال کے لئے ستعار دئے جائیں۔

انگریزی قانون میں ہم دیکھتے ہیں کہ تیرھویں صدی عیسوی کے اختتام سے پہلے

وہاں بھی دو ذمہ داریاں تھیں جو نہ گورہ بالا ذمہ داریوں کے شامل ہیں۔ ایک

باضابطہ (Formal) یعنی معاہدہ مہری جس کی نوعیت عطیہ موجودہ (Present grant)

کی سبھی سمجھی جاتی تھی۔ اور ایک بے ضابطہ (Informal) بی بیع و حوالگی اشیاء یا

قرضہ رسمی سے پیدا ہوتی تھی ان میں بدل ایک جانب سے ہوتا تھا اور دوسری

میں ذمہ داری کا اظہار کیا جاتا تھا اس کے علاوہ بے ضابطہ (Informal promise)

عہد کی اس بنا پر تعمیل جبری کہ معاہدہ کے کسی فعل یا ترک فعل سے معاہدہ کو کوئی

استفادہ ہوتا یا ہونے والا تھا، پندرھویں صدی کے وسط یا اختتام سے پہلے

تسلیم ہوتا نظر نہیں آتا۔

قانون انگریزی کا باضابطہ معاہدہ (Formal contract) معاہدہ ہی تھا۔

صرف اسی طریقے کو برتنے سے عہدہ بحقیقت عہدہ قابل پابندی ہو سکتا تھا۔ اس کے بعد نظریہ بدل وسیع ہونا شروع ہوا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف (form) ہی کی بنیاد پر عدالتیں معاہدے کی تائید کرتی تھیں۔ فریقین کا متحد ارادہ ہونا اس کے اظہار کے رسمیات میں سے الگ نہیں ہوا تھا۔ عدالتیں اس معاملے میں فریقین کے ارادے کو معلوم کرنے کی پروا نہیں کرتی تھیں جب ان کا معاملہ صورت صراح (Solemn form) میں نہ ہوتا تھا جسے کہ عدالتیں غیر معمولی قانونی اہمیت دیتی تھیں۔ نہ اس کے برخلاف ہی اگر ضابطہ موجود ہوتا تو وہ کسی منہ ذی شہادت ارادہ کا مطالبہ کرتی یا اس کے ادخال کی اجازت دیتی۔

غالباً جانسبری عدالت ہی کا اثر تھا کہ بعد میں عدالت ہائے قانون غیر موضوع نے فریقین کے ارادے کا لحاظ رکھنا شروع کر لیا۔ فارم کی اہمیت کا خیال عجیب تبدیلی پاتا ہے۔ جب کوئی معاہدہ عدالت کے سامنے آتا تو اس بات کی شہادت کا مطالبہ ہوتا کہ اس سے فریقین کے ارادہ صحیح کا اظہار ہوتا تھا؟ یہ شہادت یا تو معاہدہ مہری کی صلیحت میں ملتا یا بدل کی موجودگی میں یعنی معاہدہ کو اس کے عہد کے عوض میں کچھ استفادہ یا معاہدہ کو کچھ نقصان ہو۔ رفتہ رفتہ بدل کو معاہدے کا اہم عنصر قرار دیا جاتا اور پھر دستاویز صراح ہونے سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ اس سے قابل پابندی معاہدہ وقوع میں آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بدل پایا جاتا ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت وہاں بدل کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ صرف ضابطہ ہی سے قانونی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

ہمیں بے ضابطہ معاہدے سے بحث کرنی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ابتداً قانون انگریزی جن معاہدات کو تسلیم کرتا تھا وہ صرف باضابطہ معاہدات مہری فادرل انڈیل تھے۔ اور بے ضابطہ معاہدات جن میں وہ چسپز ہوتی تھی جسے اب بدل کہا جاتا ہے ان کی تعمیل فقط ایک فریق پر ہوتی تھی۔ پھر زمانہ حال کا یہ وسیع نظریہ کس طرح وقوع میں آیا کہ ہر وہ معاہدہ جو بدل پر مبنی ہو معاہدہ پر پابندی عائد کرتا ہے؟ اس سوال سے دو اور سوال پیدا ہوتے ہیں تعمیل طلب بلا ضابطہ معاہدات قابل ارجاع نالٹس قسمداری

کس طرح پائے؟ کس طرح بدل ان کے قابل ناش ہونے کا ہمہ گیر معیار بن گیا؟ پہلے سوال کا جواب دینے کے لئے ان چارہ ہائے کار کو دیکھنا چاہئے جو قدیم انگریزی تاریخ میں عہد شکنی کی (خواہ وہ صریح ہو یا معنوی) شکایت کرنے والوں کے لئے کھلے ہوئے تھے۔ تیرھویں اور چودھویں صدی عیسوی میں اس قسم کی ناشیں صرف ناش ہائے معاہدہ ہمدردی (Covenant) دین اور منصب (Detinue) تک محدود تھیں۔ کاؤیننٹ کی ناشیں میں معاہدات جہتی کی عہد شکنی داخل ہوتی تھی۔ ناش قرضہ میں مطالبات مشخصہ ہوتے تھے جو یا تو معاہدہ مہر کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی یا ایسی رقم معین کی عدم ادائیگی سے جو اسباب ہبیا کردہ یا عمل یا قرض کے باعث قابل ادا ہوتی تھی۔ ناش منصب (Detinue) ان خاص اشیاء کی بازیافت کے لئے ہوتی جو مدعی علیہ نے مدعی کے روک رکھے تھے۔ معاہدات پر مبنی شدہ چارہ ہائے کار صرف یہی تھے۔ ایک تکمیل طلب (executory) معاملہ اسی بنا پر جہر شدہ ہونے تک بلا کسی چارہ کار کے ہوتا تھا۔

اس لئے جو چارہ کار وضع کیا گیا وہ اس بات کی ایک عجیب مثال ہے کہ کس طرح عملی سہولت نئی قواعد کو توڑ موڑ کر نظر انداز کر سکتی ہے۔ تکمیل طلب معاہدے کی خلاف ورزی سے ابھی حال حال تک معاملے میں مداخلت بے جا ہی پیدا ہوتی سمجھی جاتی تھی۔

یہ ناشیں مداخلت بے جا کی ترقی تھی۔ مداخلت بے جا ان مضرتوں کے لئے تھی جو راست ضرر رسانی سے پیدا ہوتی ہیں معاملے میں مداخلت بے جا کی

۱ Detinue پر تیرھویں صدی ہی سے بحث رہی ہے کہ آیا وہ معاہدے پر مبنی ہے یا فعل ناجائز (قدیمی پر (دیکھو مالک اینڈ میٹ لینڈ کی ہسٹری آف انگلش لاشاعت دوم باب دوم صفحہ ۱۸۰) جزو ہمارے عہد میں ناش منصب کو ناش ٹارٹ (قدیمی) کے تحت فیصل کیا جاتا ہے۔ منصب فی حقیقت تحویل امانتی پر مبنی ہے مگر معاہدہ تحویل امانتی سے عام فرائض قانونی عائد کرتا ہے جس کی خلاف ورزی (جس کا ہونا چاہئے) عمل ناجائز سمجھی جائے گی جس پر کانس نڈ نظام شاہیں اس کا مواضع سے ذکر کیا ہے دیکھو صفحہ 59 Q B. 1

ناش ایک نفل ناجائز کے نتائج کے لئے تھی اور ایک وسیع اور لحیکہ دار نوعیت کے معاملات کا چارہ کار ثابت ہوئی۔

یہ امر قابل توجہ ہے کہ یہ ناش کس طرح معاہدات سے متعلق ہونے لگی۔ وہ اصل میں بد عملی (Malfeasance) یعنی ایسا فعل کے کرنے کے متعلق تھی جو ابستدائی سے ناجائز ہو۔ پھر وہ بے جا احتمال افتار

(Misfeasance) یعنی ایسے نامناسب طرز عمل کے متعلق تھی۔ جو اور طور پر

ناجائز نہ تھا۔ اور اس صورت میں ایسے عہدیت سے متعلق تھی جو جو

تعمیل شدہ تھے پھر ان کو ترک کر دیا گیا یا نافلانہ تعمیل سے معاہدہ کا

نقصان کر دیا گیا آخر میں عدالتوں کی تھوڑی بہت غفلت کے باوجود

اسے صرف عدم تعمیل (Nonfeasance) یا ترک واجب سے متعلق

کیا جانے لگا اس آخری صورت کو تکمیل طلب معاہدات پر منطبق کیا جانے لگا

اس اطلاق کی سب سے پہلی کوشش منبری چارم کے عہد میں

ہونی بیان کی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک بڑھئی پر عدم تعمیل (زان فی نرس)

کی ناش کی گئی کیونکہ اس نے اقرار کیا تھا (quare assumpsisset) کہ

ایک گھر تعمیر کرے گا مگر اس میں وہ قاصر رہا۔ ججوں نے اس مقدمے

میں قرار دیا کہ اگر کوئی ناش ہو بھی تو وہ معاہدہ مہری (کاؤنٹ) پر مبنی چاہئے

اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ عہد مہری (انڈرسل) تھا۔

اس کی توسیع کے

مگر رفتہ رفتہ کامن لا کی عدالتوں نے اپنے نقطہ نظر

کو بدل دیا۔ کچھ تو اپنے اقتدار سماعت کو توسیع

اسباب۔ دینے کی خواہش سے اور کچھ اس خوف سے کہ کہیں

چانسی کی عدالتیں رجوع انتقال جائداد ارضی میں نظریہ بدل کا

اطلاق کرنے لگی تھیں کہیں اپنے اقتدار سماعت کو معاہدات

تک نہ بڑھالیں۔ سو لھویں صدی عیسوی کے شروع میں یہ تصنیف ہو گیا کہ

معاہدے میں مداخلت ہے جاتی شکل جسے اب تک ناش امپسٹ (Assumpsit) کہتے تھے، عدم تکمیل معاہدہ تکمیل طلب سے متعلق سمجھی جائے۔ اس تحریری شکل کے باعث جس کے ذریعے سے یہ ناش شروع ہوئی تھی عہد شکنی کی مخصوص صورت باقی رہی تا اُن کے حالیہ قوانین نے ضابطے کو سہل کر دیا۔

قانون کو سہل بنانے یہ یقینی نہیں معلوم ہوتا کہ معاہدہ تکمیل طلب کے چارہ کار کے حصول میں وقت ہی کے باعث قانون کو اس کی موجودہ صورت کے نتائج میں وسیع اور سہل کیا گیا۔ اگر خصوصی ناشات بر بنائے معاہدہ

کو اتنی ترقی دی جاتی کہ غیر تحریری عہود کو قانونی اثر دیا جاسکتا تو وہ صرف ایک خاص قسم کے عہود سے متعلق ہو سکتے تھے۔ یعنی ان معاہدات سے جو قانون روم کے (Consensual contracts) سے مشابہ ہیں اور جن کے غیر تحریری ہونے کی

اجازت تھی۔ اور انہیں کی عدالتیں حفاظت کرتیں اور قسدا ر دیتیں کہ وہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں کہ فارم یا تکمیل شدہ بدل کسی عہد کی تائید کے لئے ضروری ہے۔ مگر یہ تصور کہ عہد شکنی بھی فعل ناجائز کی ہم جنس ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ اس کا چارہ کار ہی عنوان تھا جو اصل میں افعال ناجائز (تعدیات) سے متعلق تھا۔

اس سے بعض خاص نتائج نکلے۔ بنائے ناش عدم تکمیل (اقرار تھی)۔ نہ کہ کسی خاص قسم کے معاہدے کی خلاف ورزی۔ اسی بنا پر اس کا ہمہ گیر اطلاق ہو سکتا تھا۔ اسی طرح تمام عہود قابل پابندی ہو جاتے اور قانون انگریزی ان مصطلحات سے محفوظ ہو جاتا جو اقسام معاہدات کی تصریح سے پیدا ہوئی ضروری ہے۔ جہاں تمام عہود قابل ناش ہو جائیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ ایک ہمہ گیر معیار صلاحیت ناٹکس کا ضروری ہوتا۔ اور یہ معیار نظریہ بدل سے فریم ہوا

بدل حیثیت معیار یہ کہنا مشکل ہے کہ کس بدل کو حیثیت حاصل ہوئی کہ وہ تمام صلاحیت ناش غیر تحریری عہود کے جواز کی بنیاد بنے۔ غالباً وہ معاوضہ (quid pro quo) جس کی بنیاد پر ناش دین کی جائے گی اور معاہدہ کا

وہ نقصان جس پر ناش نصرت بر بنائے مداخلت ہے جا بر صابطہ (of assumpsit) (delictual action)۔ مہنی تھا کہ دونوں ایک زیادہ عام تصور بدل میں جسے چانسری

ترقی دے رہی تھی ضم ہو گئے۔

کیونکہ چاندلر عاؤۃ یہ دریافت کرتا تھا کہ ضابطے کے اسو افریقین کا ارادہ کیا تھا بلکہ بعض وقت فارم کی غیر موجودگی میں ایسا کرتا جب کہ قواعد قانون غیر موضوعہ کے تحت ارادے کا ظاہر کیا جانا ضروری ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے انحال یا عہد کے معنوں کی شہادت حاصل کرنا جس سے عملی نتائج ان لوگوں کے حق میں نکلتے۔ چنانچہ اسی بنا پر چانسری کورٹ میں قانون حقوق استفادہ (Uses) سے پہلے معاہدات قیام کو قانونی ملکیت دی گئی اور معاملات اویج ایجنسی کی تعمیل کرائی جانے لگی۔ اور جو نظریہ کسی زمانے میں معاہدات سادہ (Simple contracts) سے متعلق ہوتا تھا اب اس میں بڑی عملی آسانی اور سہولت محسوس کی گئی۔ جب کوئی عہد عدالت کے سامنے آتا تو وہ اس کے سوا کچھ دریافت نہ کرتے کہ کیا فریق اس غرض سے عہد کر رہا تھا کہ معاہدہ سے کوئی چیز پائے یا معاہدہ کو اس عہد کے معاوضے میں کوئی نقصان برداشت کرنا پڑ رہا تھا؟ اگر ایسا ہوتا تو معاوضہ عہد (quid pro quo) موجود سمجھا جاتا اور اس کی خلاف ورزی پر ناش کی جاسکتی۔

اس نظریے کی غیر مہری معاہدات میں بدل کی عام ضرورت کا نظریہ اس خاموشی سے ترقی کر رہا تھا اور اس کے وسیع اور سادہ اطلاق کے متعلق کوئی حیرت انگیز سند ایسی مفقود تھی کہ لارڈس فیڈلٹے ۱۷۹۵ء میں سوال اٹھایا کہ آیا تجارتی معاہدات میں جو تحریری ہوں اس بات کی ضرورت ہے کہ عہد کی تائید کے لئے ان میں بدل پایا جائے۔

لے مذکورہ بالا تاریخی تبصرے کی تائید میں اسناد کا حالہ دنیا تفصیلات میں پڑنے کا موجب بنے گا حالانکہ اس کا منشا اختصار کے ساتھ سب کچھ لکھنا ہے۔ طالب علم کو پانک اور میٹ لینڈ کی کتاب مہتری آف انگلش لا (اشاعت دوم جلد دوم صفحہ ۸۶ تا ۲۳۲) میں باب معاہدہ (Contract) کا مطالعہ کرنا چاہئے یا مولڈ ذرہ کی مہتری آف انگلش لا جلد سوم باب سوم کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے۔

مقدمہ (Pillan) بنام (Van Mierop) میں اس نے قرار دیا کہ بدل صرف شہادت ارادہ کے طور پر ضروری ہے اور جہاں کہیں اس قسم کی شہادت کسی اور طرح یقینی طور پر فراہم کر دی جائے تو بدل کا نہ پایا جاتا، زبانی عہد (Parol Promise) کے جواز پر اثر انداز نہ ہوگا۔ اس نظر سے کی پرزور تردید اس کے بعد ہی دارالامرا میں مقدمہ (Rann) بنام (Hughes) میں ججوں نے کی۔ موجودہ معقول اور مکمل انگریزی قانون معاہدہ ہمیں یہ خیال کرنے کا موقع دیتا ہے کہ اس کے قاعدے ناگزیر ہیں اور ہر زمانے میں پائے گئے ہوں گے اس قسم کے خیالات کی اصلاح لارڈ سنس فیلڈ کے خیالات سے (۱۷۶۵ء کے) منفید طور پر ہو سکتی ہے۔

اقسام معاہدات

باضابطہ (فارمل) قانون انگریزی میں صرف دو قسم کے معاہدے تسلیم کئے گئے ہیں۔ باضابطہ اور سادہ (Simple) یعنی دستاویز یا معاہدہ مہری اور سادہ۔

اور وہ معاہدات جن کے جواز کے لئے بدل کی ضرورت ہے۔ مجلس قانون ساز نے البتہ ان سادہ معاہدوں میں سے بعض پر کسی نہ کسی قسم کے ضابطے کی ضرورت لازم کر دی ہے یہ ضابطہ یا تو ان کا شرط وجود ہوتا ہے یا ذریعہ ثبوت یہ دستاویز اور سادہ معاہدات کی بین بین صورت ہے۔ دستاویز کو اس کی باضابطہ صورت ہی قانونی اثر عطا کرتی ہے۔ سادہ معاہدات، بدل پر مبنی ہوتے ہیں اور کسی سرکاری قانونی ضابطے کی احتیاج سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور قسم وجوب کو قانون معاہدہ میں داخل کیا گیا ہے

ان کو معاہدات ریکارڈ کہا جاتا ہے۔ اگر ان وجوہات میں معاہدے کے خصوصی خصوصیات نہیں پائے جاتے، مگر ان کا جواز ثابت کرنے کے لئے یہاں ان پر بحث کرنا ضروری ہے۔

باضابطہ (فارمل) اور سادہ معاہدات کی فریقیت کی جاسکتی ہے جو یہ ہے۔
(الف) باضابطہ

یعنی ان کے جواز کے لئے (۱) معاہدات ریکارڈ

فارم پر تحریر ہونا ضروری ہے۔ (۲) معاہدات ہیری

(ج) سادہ

یعنی ان کے جواز کے لئے (۳) ہیری و تائید کے علاوہ دیگر قسم کا باضابطہ جن میں قانوناً ضروری ہے۔
بدل کی موجودگی ضروری ہے (۴) معاہدات جن کے لئے کسی فارم کی ضرورت نہیں۔

یہ بہتر ہو گا کہ پہلے ان معاہدات سے بحث کی جائے جو اصولاً باضابطہ ہیں۔ پھر وہ ضابطے جو بعض معاہدات سادہ پر بھی عائد کئے گئے ہیں پھر بدل جس کی تمام سادہ معاہدات کی عام طور پر ضرورت ہے۔

باضابطہ معاہدات

فصل اول معاہدات اندراج (رکارڈ)

جن وجوہات کو معاہدات اندراج رکارڈ کہا جاتا ہے وہ فیصلے (Judge ment) عدالتی اقرارات (Recognizance) ہیں۔

۱۔ (Statutes merchant) اور (Staple) اور عدالت میں کئے ہوئے اور ادا شدہ اسٹاپل کی صورت میں اگر یہ معاہدات کا مذہبیں گروہ سے غیر متوجہ ایک زمانے میں وہ اہمیت رکھتے تھے کہ ان میں تبادلہ کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ مگر یہ تسلیم مناسب طریقے سے حقیقی تھوڑے سے دائن کی اراضی پر ذمہ داری عائد کرتی۔

فیصلہ

پہلے فیصلوں کے متعلق - عدالت ہائے اندراج (رکارڈ) کی کارروائیاں کھال یا جھلی پر لکھی جایا کرتی ہیں۔ اور ان پر ناش کے فیصلے کا داخلہ لے لیا جاتا ہے جب وہ آخری فیصلہ ہو۔ جس میں مقدمہ بازوں میں سے کسی ایک کو کچھ رقم دلائی جائے خواہ بطور ہرجہ خواہ بطور خرچہ، تو اس سے فریق ثانی پر وجوب عائد ہوتا ہے کہ وہ رقم ادا کرے۔ اس قسم کا وجوب یا تو کسی ناش کا آخری نتیجہ ہو گا جب کہ عدالت فیصلہ سنا دے یا فریقین اس بات پر آمادہ ہوں گے کہ فیصلے کے داخلے ان میں سے کسی ایک کے حق میں لے لیا جائے۔ یہ مقدمہ بازی سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اس کے دوران میں بھی۔ اور یہ ایک باضابطہ قسم کے معاہدے کے ذریعے سے کیا جاتا ہے ایک مختار نامہ (Warrant of attorney) (وارنٹ آف اٹارنی) کے ذریعے سے ایک فریق دوسرے فریق کو اختیار دیتا تھا کہ شرائط طے شدہ کے تحت فیصلے کا داخلہ کرے۔ ایک تسلیم حقیقت (Cognovit actionem) کے ذریعے سے ایک فریق دوسرے کے حق کو امر نزاعی کے متعلق تسلیم کرتا تھا اور اس سے بھی اس قسم کا اقتدار حاصل ہوا تھا قانون دانان (Debtors Act) ۱۸۶۹ء سے عملاً دونوں کی جگہ تحت رضا مندی، جج کے فیصلے نے لے لی ہے جس سے مدعی کو فوراً یا کسی آئندہ موقع پر مجاز کیا جاتا ہے کہ فیصلے کا داخلہ کرے یا حکم تعمیل (Execution) جاری کرے اس قسم کے وجوب کی خصوصیتیں یہ ہیں:-

(۱) اس کے شرائط کے لحاظ سے کوئی نزاع باقی نہیں رہتی بلکہ رکارڈ دیکھنے سے قطعی ثبوت مل جاتا ہے۔

(۲) جو بھی وہ وجود میں آتا ہے وہ سابقہ حقوق جن سے اس میں بحث تھی۔ اس میں ضم یا ختم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً زید بکر کے خلاف معاہدہ ممکنہ یا دیوانی مضرت (Civil injury) کی ناش دائر کرتا ہے۔ فیصلے کا داخلہ زید کے

لئے۔ عدالت رکارڈ کے اساسی خصوصیات یہ ہیں (۱) یہ کہ اس کے افعال اور عدالتی کا اندوایاں مدعی ثبوت کے لئے مندرج کر لئے جاتے ہیں (۲) یہ کہ وہ تحقیر عدالت پر جواز یا تہدیکہ کر سکتی ہے دیکھو قانون کی دفعہ ۲۷ حکم مطابقت اٹارنی کا ذکر قانون اسٹامپ سیکشن ۱۱۷ کے فیصلے میں ہے۔

حق میں خواہ برضامانی خواہ بعد تصفیہ حقوق تجویز کیا جاتا ہے۔ مزید کہ اس کی بنائے نالاش کے حلیے میں مزید حقوق باقی نہیں رہیں گے۔ بلکہ وہ اب نمبر کا ایک رقم لے لے آئے ہیں۔ ان کے گاجہ دلائی گئی ہے۔

(۱۳) اس قسم کے دائرہ کو چند فوائد حاصل ہونے ہیں جو معمولی دائرہ کو حاصل نہیں ہوتے۔ اس کو اس قرض کے لئے دسرا چارہ کار حاصل ہوتا ہے وہ مدیون (Judgment-debtor) کی ذاتی جائیداد کے خلاف نہیں کا حکم جاری کر سکتا ہے اور اس طرح وہ رقم راست حاصل کر سکتا ہے جو اس کے دلائی گئی نیز وہ عدم ایفاء و جوہ کی نالاش میں دائرہ کر سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے نہ صرف عدالت ریکارڈ بلکہ کسی بھی تجارتی سماعت عدالت کا فیصلہ خواہ وہ سلطان کی ہو یا غیر ناگ کی وجوہ سے پیراگراف ۱۳۷ کے تحت ہٹا دیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد رقم اجبی کے لئے نالاش دائرہ کیا جاسکتی ہے۔

۱۳۷ کے قانون فیصلہ جات (Judgements Act) سے پہلے دائرہ عدالتی مدیون کی ارضی پر اس کی زندگی میں ایک ضمیمہ (Charge) حاصل رہتی تھی مگر اس قانون کی منظوری کے بعد اسے ارضی کسی فیصلے سے متاثر نہیں ہوتی تا وقتیکہ ان پر باضابطہ تعمیل نہ کرائی جائے۔

اقرارات عدالتی | اقرارات عدالتی (Recognizances) کو سبجا طور سے معاہدات جو تاج سے اس کی عدالتی حیثیت میں کئے جائیں گے یا نہیں۔

اقرار عدالتی ایک تحریر ہوتی ہے فریق متعلقہ کسی جج یا عہدہ دار مجاز کے روبرو تسلیم کر لیتا ہے کہ اس کا عدالت رکارڈ میں داخلہ لے لیا جاتا ہے وہ عدالت عہد کی صورت میں ہوتا ہے اس کی خلاف ورزی پر سزا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی جھگڑا نہ کرنے، اچھا برتاؤ رکھنے یا اساتذہ کو رٹ آروا کرنے والی حالت)

۱۳۷ دیکھو قانون کی دفعہ ۷۷ ممکنہ جات اٹارنی کا ذکر قانون اسامپسٹ کے ضمیمے میں ہے۔

۱۳۷ دیکھو نام جونس (4. 628) 18 گراٹ بنام لیسن (13 Q.B.D 302, 303)

۱۳۷ پالک اتاعت ہم صفحہ ۱۵۲۔

کے سامنے حاضر ہونے کا عہد کیا جاتا ہے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے:-

دفعہ ہو کہ بتاریخ الف جب مجھ ایک سرکاری جج کے سامنے ہائیکورٹ آف جنس کے حصہ رکنگس پنچ میں آئے۔ اور مہارے آقائے مقتدر بادشاہ سلامت کو مبلغ .. دینا ہونے کا اقرار کیا، یہ اس کے اسباب و اشیا، اراضی اور حقوق مدامی (Tenements) سے بہرہ بخشی کے اہتمام کے لئے وصول کی جاسکے گی بشرطیکہ مذکورہ الف جب عرصے تک جو بتاریخ اور اس کے بعد سے شروع ہوگا، اپنا چال چلن درست رکھیں اور بہرہ بخشی کی کسی وفادار رعایا سے لڑائی جھگڑا نہ کریں خاص کر جج اور دسے اور بلا اجازت اس عدالت سے نہ جائیں، اس وقت یہ عدالتی اقرار باطل ہو جائے گا ورنہ پوری طرح نافذ رہے گا۔

نام نہاد معاہدات رکاز میں واقعی ماہدے کی قسم کی چیزیں بہت کم ہوتی ہیں۔ نتیجے وہ وجوہات ہیں جو یا بندہ کی یاد کر سکنے کے لئے فریق کی مرضی کے نہیں بلکہ ان کے ذریعے سے عدالت کی جانب سے اعلان کئے جانے کے محتاج ہوتے ہیں اقرارات عدالتی وہ عہد ہیں جو تاج سے کئے جاتے ہیں جس سے انگلستان کے ضابطے کے لحاظ سے کوئی باشندہ معاہدہ نہیں کر سکتا ان وجوہات پر مزید بحث غیر ضروری ہے۔

فصل دوم معاہدات مہری



قانون انگریزی میں واحد باضابطہ معاہدہ، معاہدہ مہری ہے جسے بعض وقت دستاویز (Deed) اور بعض وقت معاہدہ خصوصی (Specialty) بھی کہا جاتا ہے۔ صریح یہی "باضابطہ معاہدہ" ہے کیونکہ اس کا جواز نہ تو افتہ معاملت کے باعث ہوتا ہے نہ اس بدل کے باعث جو کسی فریق کے عہد کے لئے موجود ہو

بلکہ اس کا جو اس ضابطے کے باعث ہوتا ہے جس پر وہ کیا جاتا ہے۔ اب ہمیں غور کرنا ہے (۱) معاہدہ مہری کس طرح منعقد ہوتا ہے (۲) کن امور میں وہ سادہ معاہدے سے مختلف ہوتا ہے (۳) کن حالات میں معاہدہ مہر لازمی ہے۔

دستاویز کو کاغذ یا جھٹی پر تحریری یا مطبوعہ ہونا چاہئے
(۱) معاہدہ مہری
کس طرح منعقد
ہوتا ہے۔
دستخط مہر اور حوالہ کرنے سے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دستاویز جاری ہوگئی یا تانبہ حد فریقین قطعی ہوگئی۔ ان تین چیزوں میں سے ابتداء دستخط کے متعلق شبہ تھا کہ آیا وہ ضروری ہے۔

لیکن اب لائف پراپرٹی ایکٹ ۱۹۲۵ء دفعہ ۳۳ کی رو سے کسی شخص کو جو دستاویز جاری کر رہا ہو اپنے دستخط کرنے یا نشان (ایہام) کرنا ضروری ہے صرف مہر کافی نہیں۔ سپردگی یا واقعی دستاویز دوسرے فریق کے ہاتھ میں دینے سے ہو سکتی ہے یا کسی اجنبی کو اس (فریق) کے استفادے کے لئے دینے سے یا ان الفاظ سے جن سے یہ ارادہ ظاہر ہو کہ دستاویز نافذ کی جائے اگرچہ وہ نافذ کنندہ فریق کے قبضے میں رکھی جا رہی ہے۔ کسی دستاویز کے نافذ کرنے میں عموماً مہر پہلے ہی کر دی جاتی ہیں اور جاری کرنے والا فریق اپنا نام لکھتا ہے، اپنی انگلی اپنی مہر پر رکھتا ہے اور یہ الفاظ کہتا ہے میں اسے مثل اپنے فعل اور اقرار صالح کے سپرد قریطاس کرتا ہوں، اس طرح وہ فوراً اپنے آپ کو اپنی مہر سے وابستہ کرتا ہے اور اپنا ارادہ سپردگی ظاہر کرتا ہے یعنی یہ کہ وہ دستاویز کو نفاذ عطا کرتا ہے۔

دستاویز کی سپردگی کسی شرط کے تحت بھی عمل میں آ سکتی ہے ایسی حالت میں وہ تعمیل شرط تک نافذ نہیں ہوتی اس درمیانی زمانے میں اس کو

۱۔ Touchstone بنام Sheppard (۵۲)

۲۔ Xenos بنام Wickham (L R 2 H L 296)

۳۔ Macedo بنام Stroud ۱۹۲۲ء (2A C 380)

(Escrow) کہا جاتا ہے مگر ایسے شرط کے ساتھ ہی وہ فوراً نافذ ہو جاتی ہے اور دستاویز کی حیثیت حاصل کر لیتی ہے ایک قدیم قاعدہ ہے کہ جو دستاویز اس طرح مشروط طور پر سپرد کی جائے وہ اس شخص کو نہیں دی جانی چاہئے جو اس کا ایک فریق ہو ورنہ وہ فوراً نافذ ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سپرد کی فی الحقیقت زبانی شرائط سے زیادہ وقوع ہوتی ہے۔ مگر جدید نظام سے یہ غلطی معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ فریقین کا ضرور لحاظ ہوگا اگر ان کا منشا واضح ملے سے یہ تھا کہ دستاویز کی مشروط سپردگی عمل میں آئی ہے۔

دستاویز ایک فریقی (Deed Poll) اور معاہدہ بین الفریقین (Indenture)

کا فرق اب قانون جائیداد حقیقی (ارضی) میں پروپرٹی ایکٹ (۱۹۲۵ء) کے بعد سے اہم نہیں رہا۔ سابق میں ایک فریقی کی جانب سے تیار کی ہوئی دستاویز کے کنارے خاص قسم سے کٹے ہوئے ہوتے تھے جو دستاویز دو یا زیادہ فریقین میں تیار کی جاتی اس کی اتنی ہی نقلیں جھلی پر کی جاتیں اور ان کو اس طرح کاٹا جاتا کہ نوکد ار کنارے نکل آتے (Indenture) تاکہ ان ٹکڑوں کو باہم ملانے سے پہچان سکیں۔ ایسی دستاویزات کو (Indenture) کہا جاتا تھا۔ اب نوکد ار کناروں کی ضرورت کسی ایسی دستاویز کے لئے نہیں ہوتی جس کو (Indenture) کا اثر دینا مقصود ہو۔

(۴) معاہدات مہری کے خصوصیات

امرانع تقریر مختصراً (۱) امرانع تقریر مخالفت (ایٹا بل) قانون شہادت کا ایک قاعدہ ہے جس سے کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ان واقعات کی تردید کرے جن کی صحت پر اس نے

لے شاپارڈ بنام ٹینٹون (۱۹۰۱ء)

لے لندن فری ہولڈنگس بنام لارڈ سفیلڈ (۱۹۵۱ء) (2ch. L P. 621)

اپنے الفاظ یا طرز عمل سے لوگوں کو یقین کرنے کا یہ سمجھتے ہوئے موقع دیا ہو کہ وہ غالباً یا یقیناً ایسے یقین کی بنا پر عمل کریں گے۔ قانون شہادت کے اس قاعدے کا معاہدات ہمہری پر زیادہ سختی سے اطلاق ہوتا ہے اگر یہ صریح اور صاف ہوں تو، وہ دستاویز سے پیدا ہونے والی مقدمہ بازی میں قطعی طور پر عارض ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی امر کے متعلق اقرار صراح کرے اور اس پر اپنی ہر اور دستخط ثبت کرے تو اس کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ ان امور سے انکار کرے جن کا اس نے ادا کیا ہو۔

ایک بیمہ کمپنی نے ایک لائف پالیسی پر ادائیگی سے اس بنا پر انکار کیا کہ بیمہ کرنے والے (assured) نے اپنے ایجاب مذکورہ پالیسی میں خلاف بیانی کا ارتکاب کیا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بیمہ دار نے ایجاب نہیں کیا تھا۔ کمپنی کا دعویٰ تھا کہ جب ایجاب ہی نہ تھا تو کوئی پالیسی ہی کیسے موجود ہو سکتی ہے۔ عدالت نے طے کیا کہ کمپنی نے ایک پالیسی کو جاری کرنے سے جس میں ایجاب کی قرأت کی گئی تھی اور پرمیم کو وصول کرنے سے اب اس بات سے ممنوع (estopped) ہے کہ وجود ایجاب سے انکار کرے۔

ادغام (ج) جب دو فریقین نے کسی غرض کے لئے سادہ معاہدہ کیا ہو اور بعد میں متماثل اقرار دستاویز کے ذریعے سے کریں تو سادہ معاہدہ دستاویز میں ضم ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ کسی کم درجے کی کفالت (lesser security) کا کسی بزرگ تر میں ضم ہو جانا (جیسا کہ کم درجے کی حقیقت اراضی بہتر قسم میں ضم ہوتی ہے) ادغام کہلاتا ہے (merger)۔

تحدید حقیقت ناش (ج) سادہ معاہدے سے پیدا ہونے والا حق ناش اگرچہ برس تک استعمال نہ کیا جائے تو اس پر تادی عارض ہو جاتی ہے۔

لہ آن ورڈ بڈنگ سوسائٹی بنام سٹیم سن ۱۹۱۳ء (4 Ch 1)

۱۱ مقدمہ بوسن بنام ٹیلر (A & E 278)

۱۲ سٹیم (Pearl Life Insurance Co.) بنام جاس ۱۹۱۹ء (2 K, B 288)

معاہدہ مہری سے پیدا ہونے والا حق ناش کا استعمال اگر بیس برس تک نہ کیا جائے تو اس پر بھی تہادنی عارض ہو جاتی ہے۔

ان عام بیانات کے متعلق بعض شرائط بھی ہیں جن پر بعد میں بحث کی جائے گی۔
(د) عہد بلا بدل (gratuitous promise) یا وہ عہد جس کے لئے

معاہدہ کو کوئی فوری یا آئندہ بدل نہیں ملتا۔ اگر مہری ہو تو قابل پابندی ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ زبانی ہو یا تحریری ہو مگر بلا ہسرتو وہ کوئی قانونی اثر نہیں رکھتا۔ یہ اوپر ذکر ہوا کہ معاہدات مہری کی یہ خصوصیت اس لئے ہے کہ وہ

صورت صالح میں (Sobemtnity of form) پیش ہوتے ہیں جس سے بدل کا ہونا تسلیم کیا جاتا ہے اور نیت کی شہادت ملتی ہے۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ یہ بات تاریخی طور پر صحیح نہیں ہے۔ ضابطے سے معاہدہ معاہدہ قابل پابندی ہو جاتا ہے۔ ارادے سے نہیں اگرچہ ضابطے میں نیت ہی کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً بدل بلحاظ وقت جدید ہے اور جوں جوں اس نے ترقی کی وہ مہری معاہدے کی اس خصوصیت کو محروم کرنے کی جانب مائل رہا چنانچہ عام قاعدے میں مستثنیات پیدا کئے کہ عہد بلا بدل مہری ہو تو قابل پابندی ہے۔

قانون غیر موضوع میں معاہدات مانع تجارت میں باوجود مہری ہونے کے یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ وہ معقول اور مناسب ہیں معقولیت معاملہ کا ایک معیار بدل کی موجودگی ہے اور قاعدہ عام ہے کہ اگر کسی دستاویز کے لئے واقعی بدل موجود ہو تو وہ فریق جس پر اس کی بنا پر ناش کی جائے بتا سکتی ہے کہ بدل ناجائز تھا یا خلاف اخلاق اور اس صورت میں دستاویز کا عدم اور باطل ہوگی۔

لیکن دراصل اس مراعات پر سب سے زیادہ چانسری نے مداخلت کی۔

۱۔ باب ۱۱ فصل ۷ (ج)

۱۱ م. & W. 685 May بنام mallan

۱۵ م. ل. س. (15m.L.C.) اقامت دوازدہم صفر ۱۲۴۱ھ

یہ تصور کہ معاہدات اور نیز امتحالات جامد ادی کا ضروری عنصر بدل ہے، اگر فی الحقیقت چانسری میں پیدا نہ بھی ہوا تو کم از کم وہیں اس کی خاص حمایت ہوتی تھی۔

بدل نہ ہونے کے لئے گئے انھیں سے دستاویز کو استقامت اور اراضی کی معاملات اور بیع اور ان کے نتائج کو ابتداً جواز حاصل ہوا اور ان کے متعلق چارہ ہائے کار عطا کرتے وقت جہاں

ان کا اطلاق معاہدے پر ہوتا، نصفت بھی انھیں اصولوں کی پیروی کرتی۔ عدالتیں کسی عہد بلا بدل کے متعلق تعمیل مختص کا حکم نہیں دیتیں خواہ عہد دستاویز پر ہو یا نہ ہو، بدل کا نہ پایا جانا فریب، یا ادب آنا جائز کی موجودگی کی شہادت تو یقینی ہے یا ہو سکتا ہے۔ اس کے کافی ثبوت پر عدالت دستاویز کو صحیح قرار دے گی یا منوخ کرے گی۔

عہد بلا بدل مہری کی بہترین مثال بانڈ ہے بانڈ اصطلاحی بانڈ۔

تعریف میں وہ عہد ہے جو شرائط مابعد پر کالعدم کیا جاسکتا ہے یعنی زید ایک عہد مہری کرتا ہے اور یہ عہد اس پر قابل پابندی نہ رہے گا اگر شرط مندرجہ بانڈ پوری ہو جائے۔ یہ عہد فی الحقیقت اس شرط کی جو بانڈ کا اصل منشا ہوتی ہے تعمیل نہ کئے جانے کے خلاف ایک تعزیر (penalty) مقرر کرتا ہے۔ شرط مطلوبہ یا تو رقمی ادائی ہوگی یا کوئی فعل یا ترک فعل ہوگا۔ پہلی صورت میں اس دستاویز کو معمولی رقمی بانڈ کہا جاتا ہے۔ دوسری میں بانڈ بشرط خصوصی۔

مثلاً۔

زید بکر سے عہد مہری کرتا ہے کہ آئندہ کرہاس کے دن وہ بکر کو

پانچ سو پونڈ ادا کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر اس دن سے پہلے اس نے بکرو ڈھائی سو پونڈ ادا کئے تو بانڈ کا عدم ہوگا۔

بانڈ کی قانونی حیثیت | قانون غیر موضوعہ اور نصف کے طرز عمل میں بانڈ کے متعلق بھی اتنا ہی اختلاف رہا ہے جتنا رہن (mortgages) کے متعلق۔

قانون غیر موضوعہ نے معاہدے کو اس کے لفظی مفہوم میں لیا۔ اور شرط شکنی پر پورے عہد کے ایفا پر مجبور کیا۔

نصفی حیثیت | عدالت نے اس مقصد کو دیکھا جس کے لئے بانڈ لکھا جاتا ہے وہ معاہدہ کو اس رقم سے زیادہ لینے سے

روکنے لگی جو تحت شرط واجب الادا ہے یا وہ رقم ہرچہ جو اسے اس کی خلاف ورزی کے باعث اسے ملنی چاہئے۔

تو ان میں موضوعہ عرصے سے معاہدہ کے اس حق کو محدود کرتا ہے جو شرط شکنی کے باعث واقعی نقصان سے پیدا ہوتا ہے۔

(۳) کب معاہدہ مہری کا استعمال ضروری ہے

قانون موضوعہ کے | جو از معاہدہ کے لئے بعض وقت دستاویز کا ضابطہ استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مقررہ ضروریات | ان کمپنیوں (شرکتوں) کے حصص کی منتقلی جو قانون شرکت

(Companies Clauses Act) کے تحت ہوں گی انگریزی جہاز یا اس کے

جسے کی منتقلی باری ارضی کا اجارہ، پیٹ اور دوائی پٹے کو جو تین سال سے زیادہ کے لئے ہو۔

لے (8 & 9 will 8, C. 11, 4 & 5 Anne, C.3.)

لے ۸ و ۹ وکٹوریہ (C.16. S.14)

لے مرچنٹ بینک ایکٹ ۱۸۵۴ء دفعہ ۲۲۔ فارم کے لئے اس قانون کا تفسیر ان ملاحظہ ہو۔

اس کو مہری ہونا چاہئے۔

قانون غیر موضوعی میں قانون غیر موضوعی میں دو قسم کے معاہدات کا مہری ہونا ضروری ہے۔

معاہدات بلا بدل - (۱) معاہدات بلا بدل یا ایسا معاہدہ جس میں ”عہد ایجاب“ کردہ از یک جانب و قبول کردہ بجانب دیگر میں بدل نہ پایا جائے،

جب تک مہری نہ ہوں کالعدم ہیں۔

شرکتوں سے معاہدات (ب) کوئی شرکت حیثیت مجموعی (Corporation aggregate) کسی معاہدے کی پابند نہ ہوگی جب تک وہ مہری نہ ہو۔

مگر اس بات کی واحد مستند شہادت ہے کہ شرکت نے کیا کیا باتیں کرنا منظور کیا ہے۔ کسی جیلے کار زولیوشن (قرار داد) خواہ اس میں کتنے ہی لوگ شریک ہوں وہ بہر حال پوری مجلس کا فعل نہیں ہے۔ ہر ممبر جانتا ہے کہ وہ صرف اس چیز کا پابند ہے جو ممبر عام کے تحت کی جائے دوسری کا نہیں۔ یہ کہنا ٹری فلیٹی ہوگی کہ مہری ضرورت صرف زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے یہ ایسا نہیں ہے کوئی مہری اس کی کوئی قائم مقام چیز جسے قانون پوری جماعت مشترکہ کے مفہوم کی شاہد قرار دے گا، دراصل خود ماہیت شرکت کی لازمی ضرورت ہے۔“

مستثنیات اس قاعدے کے بعض مستثنیات ہیں۔ بالکل معمولی اہمیت رکھنے والے اشیاء ضروری روزانہ حاجتیں ایسی ہیں جن کے لئے

دستاویز کی ضرورت نہیں کسی کارخانے کو کوئلے کی سہرہ برابری کرنا، کوئی اونٹے درجے کا ملازم رکھنا اسی قسم کی مثالیں ہیں اگر مجلس صفائی

لے لاؤٹ پرلوپٹلی ایکٹ ۱۸۹۱ء دفعات نمبر ۵۴ و ۵۵

لے Mayor of Ludlow جنام چارلٹن G M & W 315

لے مجلس نامہ رائڈ میڈ بیس (L R I Q B. 620) بیس بنام میئر آف انگلٹن ان ہلی (L R I O C P 402)

(میونسپل کارپورس) مرمت گاہ جہاز (Graving dock) کی مالک ہو جو ہمیشہ استعمال میں رہتا ہے تو قرار دیا گیا کہ جہازوں کے داخلے کا معاملہ سادہ معاہدے کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے۔

تجارتی شرکتیں (ٹریڈنگ کارپوریشن) اپنے کارندوں کے ذریعے سے سادہ معاہدے ان اغراض کے لئے کر سکتی ہیں جن کے لئے شرکتوں کا قیام عمل میں آیا۔ شرکت کا کاروبار کارندوں ہی کے ذریعے سے عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ یعنی منظمین وغیرہ۔ اور اگر ان اشخاص کے ذریعے سے کئے ہوئے معاہدات ایسے معاہدات ہوں جو اغراض و مقاصد شرکت سے متعلق ہوں اور نیز ان کے قواعد و ضوابط کے خلاف نہ ہوں تو ایسے معاہدات صحیح ہوں گے اور شرکت پر پابندی عاید کریں گے اگرچہ وہ مہری نہ ہوں۔

قانون قیام شرکت (Companies Consolidation Act) باب ۱۱۹

کی دفعہ ۱۶ کے ذریعے سے (جو ایک سابقہ قانون میں بھی موجود تھا اور اب مکرر وضع کیا گیا) جو شرکت اس قانون (کمپنیز ایکٹ) کے تحت قائم ہو اسے اجازت ہے کہ اپنے کارندوں کے ذریعے سے تحریری یا زبانی معاہدات ان صورتوں کے متعلق کرائے جن میں خانگی اشخاص اسی طرح معاہدہ کر سکتے ہوں بجالس قانون سڈنہ بعض اور معاملات میں شرکتوں کو مہری معاہدات کرنے کی ضرورت سے آزاد کر دیا ہے اور مختلف ضوابط تیار کئے ہیں جن میں ان کی مشترکہ رضامندی کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ بے شبہ موجودہ زمانے اور خاص کر اس وجہ سے کہ شرکتیں جو کمپنیز ایکٹ کے تحت قائم کی گئیں وہ دیگر شرکتوں سے کہیں زیادہ ہیں اس لئے وہ مقدمات جو معاہدات کے مہری ہونے کی ضرورت کے قاعدے کے استثناء کے تحت آتے ہیں۔ وہ غیر متناہی طور پر ان مقدمات سے زیادہ ہیں جن سے خود مال قاعدہ متعلق ہے۔

ایک فرق کی تعمیل کے اثرات

کچھ عرصے تک عدالتی فیصلوں میں اختلاف رہا کہ آیا شرکتیں اس صورت میں بھی ذمہ دار ہوں گی جب کوئی مہری معاہدہ نہ کیا گیا ہو اور جہاں وہ اسباب فراہم کیا گیا ہو یا وہ کام

سرا انجام دیا گیا ہو جس کے لئے شراکت قائم ہے؟ اس نقطے کا قطعاً طوق (Lawford) بنام (Billericay) میں تصفیہ ہو گیا۔

ایک مجلس ضلع (Rural District Council) کی کمیٹی نے ایک انجینئر کو ملازم رکھا جو اس سے پہلے ہی چند اغراض کے لئے کارپوریشن کا ملازم ہو چکا تھا۔ اور اس کے سپرد ایسے کام کئے گئے جن کے لئے اسے ملازم ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ کمیٹی کو اختیار نہ تھا کہ اپنے معاہدات کے ذریعے سے کارپوریشن کو پابند کر دیتی مگر اس کی روئداد کی توثیق کی گئی اور اس طرح اس کے افعال کو نسل نے توثیق کر کے منظوری دیدی۔ عدالت نے قرار دیا کہ کارسرا انجام دادہ وہی تھا جس کیلئے کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔ کام سے استفادہ کر چکنے کے بعد وہ اس کا معاوضہ ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتی۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی انجینئر سے اس کو ملازم رکھنے کے لئے کئے ہوئے تکمیل شدہ فی غیر ہری معاہدے کی خلاف ورزی کی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ انجینئر یا کارپوریشن کو ناش کا حق نہیں پیدا ہوتا۔

یہ معلوم ہو گا کہ کارپوریشن نے وہ کام انجام دیا جو اسے کسی سادہ معاہدے کے تحت انجام دینا تھا تو وہ اسی طرح فوق ثانی کے خلاف کارمفوضہ کی عدم تکمیل کی ناش دائر کر سکتی ہے (Lawford) بنام (R. D. C. Billericay) کے فیصلے سے وہ طریقہ معلوم ہوتا ہے جس کے ذریعے سے عدالتوں نے قانون غیر موضوعہ کے قاعدے کی قطع و برید کی کوشش کی جب کہ اس قاعدے کا سختی سے اطلاق صریح نا انصافی کا موجب ہوتا۔ مگر وہ صورت بالکل جدا ہے جہاں ایسا قاعدہ قانون موضوعہ کا مقرر کردہ ہو بلکہ بلت ایکٹ بابت ۱۸۷۵ء کی دفعہ ۴۷ کی رو سے اگر کوئی شہری مقتدر جماعت اس قانون کے اختیارات کے اندر اور اغراض کے تحت کوئی معاہدہ کرے اور وہ پچاس پونڈ سے زیادہ حیثیت یا مالیت کا ہو تو ایسا معاہدہ ہری ہونا چاہیے۔ قانون موضوعہ کی اس صریح ہدایت کے مقابل قانون غیر موضوعہ کے

لے Clarke بنام Cuffield Union (21 L.J.Q. B 349)

لے نش انگرس کمیٹی بنام رابرٹسن (m. & Gr. 192)

مستثنیات کوئی اطلاق نہیں پاسکتے اسی لئے شہری مقتدر جماعت ایسے معاہدات سے پورا استفادہ بھی کرسکتی ہے اور بعد میں جہری کی غیر موجودگی کو اپنٹ عمل جواب دعویٰ بھی بنا سکتی ہے۔ مگر عدالتوں نے اس پر آمادگی نہیں ظاہر کی ہے کہ ایک ایسے اصول کو وسعت دیں جس کی بنا پر مقامی مقتدر جماعت کو اپنے قرضوں کی عدم ادائیگی کا موقع ملتا ہو۔ اور مقدمہ لا فورڈ کینام لمبری کے آرڈی سی کا فیصلہ شہری اقتدار کے مقدمات سے بھی متعلق ہے جن میں انالٹس ایسے معاہدے کے متعلق ہو جو خصوصی قانون کے ذریعے سے محصلہ اختیارات کے تحت کیا گیا ہو اور شہر کے قانون کے تحت نہ بھی ہو۔

سادہ معاہدات



(۳) سادہ معاہدات کا تحریری ہونا ضروری ہے۔



ان معاہدات کا اب ذکر ہو چکا جن کی صحت صرف ان کے ضابطے کے باعث ہوتی ہے۔ اب ان معاہدات کی طرف توجہ کی جاتی ہے جن کی صحت بدل کی موجودگی پر منحصر ہوتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہم باضابطہ معاہدات سے گزر کر سادہ معاہدات کی طرف آتے ہیں یعنی معاہدات گہری کو ختم کر کے معاہدات زبانی (Parol) پر توجہ کرتے ہیں۔ ان کو زبانی معاہدات اس لئے کہا جاتا ہے کہ بجز چند مستثنیات کے جن کا ذکر ابھی ہو گا، یہ الفاظ زبان کے ذریعے سے کہے جاسکتے ہیں۔

چند سادہ معاہدات کی تفصیل اس وقت تک نہیں کرائی جاسکتی جب تک کہ شرائط اور فریقین معاملے کی شہادت پیش نہ کی جائے ضروری ہے لیکن یہاں تحریر کی اس لئے ضرورت نہیں کہ معاہدے کو

موثر بنایا جائے لیکن اس کا منشا اس کے وجود کی شہادت ہوتا ہے بدل کی ایسی ضرورت ہے جیسی ان مقدمات میں جن میں تحریر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر معاہدات صرف تحریری ہوں اور مہری نہ ہوں تو وہ زبانی ہیں (Parol) اور بدل ثابت ہونا چاہئے۔

اسی بنا پر یہ بہر حال سادہ معاہدات ہیں کیونکہ ایک خاص قسم کی تحریری شہادت ان کے متعلق ضروری ہے۔

ضروریات مقرر کردہ معاہدات سادہ کے ضابطے کے متعلق ضروریات مقرر کردہ قانون مختصراً یہ ہیں:۔

(۱) بل آف انکسچینج کے لئے رواج تاجران کے باعث تحریری ہونا ضروری ہے اور اسے قانون غیر موضوعہ نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ پارلیمینٹ ٹوٹ کے متعلق بھی (3 & 4 Anne, C.S.) کے لحاظ سے (تحریری ہونا ضروری تھا ان دونوں قسم کے دستاویزوں کے لئے اب سلسلہ کا بس آف انکسچینج ایکٹ میں احکام صادر کئے گئے ہیں اس قانون کے لحاظ سے مزید حکم یہ ہو کہ بل آف انکسچینج کی قبولیت بھی تحریر ہو۔

(۲) کاپی رائٹ ایکٹ سلسلہ کے تحت حقوق تعینف کی تفویض بھی تحریری ہونی چاہئے۔

(۳) بحری بیع کے معاہدات پالیسی کی صورت میں ہونی چاہئیں۔

(۴) کسی کچنی کے حصص کی قبولیت یا منتقلی عادتاً ایک خاص ضابطے

پر ہونی ضروری ہے جس کے لئے پارلیمنٹ کے مقرر کردہ قوانین ہیں۔ ان قوانین میں سے بعض عام طور سے تمام شرکاتوں کے متعلق ہیں اور بعض خاص خاص شرکاتوں سے متعلق ہیں۔

(۵) اگر کسی دین پر قانون میعاد سماعت کے تحت تہادی عارض ہوگئی

ہو اور اسے کوئی شخص تسلیم کرنا چاہے تو دیون یا اس کا وہ کارندہ جو خاص

اس کام کے لئے مجاز ہو اپنی دستخط سے تحریر رکھ دے۔

(۶) چند خاص معاہدات میں قوانین موضوعہ نے تحریر کی ضرورت رکھی ہے۔ چنانچہ ریلوے کمپنیوں سے محل و نقل اسباب کے خصوصی معاہدات کے لئے ریلوے اینڈ کنال ٹرانک ایکٹ ۱۸۵۴ء دفعہ ۷ کا حکم۔

(۷) قانون فریب (Statute of Frauds) بابت ۱۶۷۷ء دفعہ ۴ کے لحاظ

سے بھی چند خاص معاہدات میں تحریری شہادت ضروری ہے۔

(۸) قانون بیع اشیاء (Sale of Goods Act) ۱۸۹۳ء دفعہ ۴ کی رو سے

چند خاص شرائط کی غیر موجودگی کی صورت میں معاہدہ بیع اشیاء میں دس پونڈ یا اس سے زیادہ مالیت کے لئے تحریری شہادت ضروری ہے۔

قانون فریب (Statute of Frauds) قانون بیع اشیاء کے مقرر کردہ ضروریات اس قابل ہیں کہ ان پر خاص طور سے بحث کی جائے۔

قانون فریب ۱۶۷۷ء دفعہ نمبر ۴

کوئی ناٹس اس غرض سے نہ کی جاسکے گی کہ کسی منتظم یا منصرم کو کسی نقصان کا ہرجہ دینے کے لئے اپنی ذاتی جائیداد سے ادائیگی کے متعلق خصوصی مہد کرنے کی بنا پر مجبور کیا جائے نہ اس غرض سے کہ کسی مدعی علیہ نے کسی دین ناؤ ہندگی یا شخص دیگر پر غلط طور سے قسم حاصل کرنے کی بنا پر معاوضہ دینے کا خصوصی مہد کیا ہے۔ یا کسی شخص کو اس بنا پر ناخوگیا جائے کہ اس نے بدل نکاح کے طور پر کوئی معاملہ کیا (یا کسی معاہدہ بیع

ارامی جائیدادستقلہ (tenements) یا موردی جائیداد
(heriditaments) یا ان کے یا ان کے متعلقہ کسی
معاہدہ کے متعلق ایک کسی ایسے معاملے کے متعلق جو پانچ انصاف
سے ایک سال کی مدت کے اندر سرانجام نہیں دیا جاسکے،
جب تک کہ وہ معاہدہ جس کی بنا پر ایسی مالش کی جائے
یا اس کی کوئی یا دو ارث یا فرت تحریری نہ ہو اور اس پر
اس فریق کے دستخط نہ ہوں جسے اس کی بنا پر مانع
کیا جانا ہے یا کوئی اور شخص جسے اس نے جائز نظر پر
اس کے لئے مجاز کیا ہو۔

دفعہ مذکور میں جو الفاظ توسیع میں ہیں وہ منسوخ کر دئے گئے ہیں اور اس
کی جگہ لا آف پر وپرٹی ایکٹ بابت ۱۸۷۲ء کے تحت مندرجہ ذیل الفاظ نے لے لی ہے:-
کوئی معاہدہ اراضی یا حق دارا ہی کی بیع یا کسی اور طرح
ان کی منتقلی۔

ہیں تین امور پر غور کرنا ہے:-

(۱) معاہدات متذکرہ کی ماہیت۔

(۲) ان کے لئے کس قسم کا ضابطہ ضروری ہے۔

(۳) اس قسم کے معاہدات میں اگر قانون موضوعہ کے احکام کی پوری تعمیل
نہ ہو تو اس کا کیا اثر ہوگا۔

(۱) ہم پہلے متذکرہ پانچ معاہدات کے خصوصیات بیان کرتے ہیں۔

کسی منتظم یا منصرم کا خصوصی عہد کرنا کہ
وہ اپنی ذاتی جائیداد سے ہر جہہ دیگا

نوعیت مذکورہ منتظم کسی منتظم یا منصرم پر شخص متوفی کی جائیداد کے متعلق دو قسم کی

زمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ قانون غیر موضوع کے تحت وہ نمائندہ شخص متوفی ہوتا ہے۔ اور اسی حیثیت میں وہ ناش کر سکتا ہے اور اس پر ناش کی جاسکتی ہے نصفت میں وہ شخص متوفی کی خاص وصیتوں کی تعمیل کرنے یا غیر وصیتی جائیداد کی تقسیم میں قواعد قانونی کو ملحوظ رکھنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ مگر کسی صورت میں بھی وہ اس کا پابند نہیں ہے کہ اپنی جیب سے کوئی ادائیگی کرے۔ اس کی زمہ داریاں شخص متوفی کے ترکے کی حد تک ہی محدود ہیں۔ لیکن اگر وہ شخص متوفی کی ساکھ کو محفوظ رکھنے یا جبری بیع سے بچنے یا کسی اور وجہ کی بنا پر اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ہرجوں کی ادائیگی اپنی ذاتی جائیداد سے کرنے کا عہد کرے تو ایسا عہد اور اس کا بدل (مثلاً دائن کا جائیداد کی ناش کرنے سے اجتناب کرنا) تحریری ہونا چاہئے اور اس پر اس کے یا اس کے کارندے کے دستخط ہونے چاہئیں۔ یہ بیان کرنا تقریباً بیکار ہے کہ اس معاہدے میں اور ان تمام معاہدات میں جو اس دفعہ کے تحت پینتیسری کی موجودگی سے بدل کی غیر موجودگی کا معاوضہ نہیں ہو سکے گا۔

کسی کے قرضے نا دہندگی یا بدعنوانی کے جوابدہ ہونے کا عہد



یہ گیارہٹی یا ضمانت (Suretyship) کا عہد ہے۔ اس کے متعلق ہمیشہ یوں سوال کیا جاسکتا ہے کہ ”بکر سے معاملہ کرو اور اگر وہ ادائیگی نہ کرے تو میں کروں گا“

عہد ضمانت اور ابرا (Indemnity) میں احتیاط سے فرق کرنا چاہئے جس میں کوئی شخص ایک بے قصور شخص کو اس میں فرق ہے معاملے کے نتائج سے محفوظ رکھنے کا عہد کرتا ہے جو اس نے معاہدے کے کہنے سے کیا تھا۔ ان کا فرق عملاً بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ

معاہدہ ابراہام معاہدہ ضمانت کے برخلاف کسی قسم کی تحریری شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

معاہدہ ضمانت میں ہمیشہ تین فریق ضروری ہیں یعنی ایک اصل مدیون (جس کی ذمہ داری موجود ہوگی یا حالیہ) اور ایک وارنٹ اور ایک فریق ثالث جو وارنٹ کے کسی فعل یا عہد کے بدل میں مدیون کی ذمہ داری کو خود پورا کرنے کا عہد کرتا ہے نیشنل ٹیکہ مدیون ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ مقدمہ (Guild) بنام (Conrad) میں ضمانت اور ابراہام دونوں کی اچھی مثال ملتی ہے۔

مدعی نے مدعی علیہ کی درخواست پر تاجران ڈمیہارا (Demerara) کی ایک فرم کے بلس آف آپسینج کو قبول کر لیا تھا اور مدعی علیہ نے ضمانت دی تھی کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ ان بلوں کو ختم مدت پر خود ادا کرے گا۔ کچھ دنوں بعد فرم شکلات میں بھنس گئی اور مدعی علیہ نے مدعی سے عہد کیا کہ اگر وہ ان کے بل قبول کر لے تو رقم بہر حال ادا کر دی جائے گی۔ پہلا عہد ضمانت اور دوسرا ابراہام ہے۔

"Davey, L J" نے کہا۔ میری رائے میں

ان دونوں میں صاف فرق ہے کہ کوئی شخص اس بات

کا عہد کرے کہ اگر اصل مدیون ادائیگی میں قصور کرے

تو خود ادا کرے گا اور اس بات کا عہد کرے کہ کسی شخص

کو معاہدہ ذمہ داری سے جوہد کر دیا جائے والا ہے

بری رکھے بلحاظ اس کے کہ کوئی تیسرا شخص ادائیگی میں

قصور کرے یا نہیں؟

فی الحقیقت اس بات کی توقع ہونی چاہئے کہ دوسرا شخص "وہ دین ادا کرے گا جس کے متعلق معاہدہ اپنے آپ کو ذمہ دار گردانتا ہے اور اس قسم کی

توقع کی غیر موجودگی میں معاہدہ، معاہدہ ضمانت نہیں ہے۔
 بکرجو ایک کاؤنٹی کورٹ کا تحویلدار (بیلٹ) تھا، ایک مدیون کو
 گرفتار کرنے والا تھا۔ زید نے عہد کیا کہ اگر بکرجو قمار سے اجتناب کرے
 تو وہ دین ادا کرے گا۔ قرار دیا گیا کہ اس طرح زید نے بکرجو سے معاہدہ ابرا کیا
 کیونکہ مدیون بکرجو کا دین دار نہ تھا اور دائن نے بکرجو کو اس انتظام کا مجاز نہیں
 کیا تھا۔

مگر یہ ملحوظ رہے کہ کسی اور کے دین کی ادائیگی کا عہد اس صورت
 میں اندرون دفعہ نہ انہیں قرار دیا جائے گا جب کہ ضمانت کسی بڑے معاہدے
 کے ضمن میں ہو نہ کہ فریقین معاملہ کا اصلی مقصد۔ چنانچہ (Sutton) بنام
 (Grey) میں عہد نے ایک سمیشن ایجنٹ (Stock-broker) سے زبانی طے کیا
 اس کے لئے کاروبار ہیا کرے گا بشرطیکہ زید کو سمیشن محصلہ کا نصف دیا جائے
 اور اس سے نصف رقم وصول کی جائے اگر اس کے تعارف کرائے ہوئے
 گاہک کی عدم ادائیگی سے نقصان ہو۔ قرار دیا گیا کہ اس قسم کے گاہک کے
 دین کی ادائیگی کا عہد اس دفعہ کے اندر نہیں آتا۔

فریق ثالث پر اولاً (ب) ایک موجودہ یا آئندہ ذمہ داری فریق ثالث پر ہو
 جس کے لئے معاہدہ نے ادائیگی کا اقرار کیا ہے۔ اگر معاہدہ
 ذمہ داری خود ہی کو اولاً ذمہ دار گردانتا ہے تو وہ اندرون قانون نہ انہیں
 ضروری ہے اور اس کا تحریری ہونا ضروری نہیں۔

۱۔ اگر دو شخص کسی دوکان پر آئیں۔ ایک خریداری
 کرے اور دوسرا اس کو ساکھ حاصل ہونے کے لئے
 بائیں سے عہد کرے کہ اگر وہ آپ کو رقم ادا نہ کرے تو

۱۔ ہار برگ انڈیا پیکر کمپنی بنام ارٹن ۱۹۷۸ء (1 K.B. 778)

۲۔ Reader V Kingham, 13 C.B., N.S. 344.

۳۔ ۱۸۹۲ء (1Q B. 285)

میں کروں گا۔ تو ایسا کہنا ایک متوازی اقرار ہے اور
جب تک تحریری نہ ہو، قانون فریب کی رو سے
کالعدم ہے۔ لیکن اگر وہ یہ کہے کہ اسے سامان دیجئے
میں آپ کو ادا کروں گا۔ یا یہ کہ میں آپ کی ادائیگی کا
بندوبست کروں گا۔ یہ اقرار اپنی ذات کے لئے ہے
اور اسی کو اصلی خریدار اور دوسرے کو اس کا خض
قادم سمجھا جائے گا۔

واقعی ذمہ داری (ج) عہد کرتے وقت ہو سکتا ہے کہ ذمہ داری موجود نہ ہو
آئندہ پیدا ہونے والی ہو۔ مثلاً زید نے بکر سے عہد کیا کہ
اگر محمود نے بکر کو ملازم رکھا تو وہ (زید) خدمات سرانجام دے گا۔ وہ کی اجرت کی ادائیگی
کا ضامن ہوگا۔ پھر بھی ایک اصل دائن کی کسی نہ کسی وقت ضرورت ہے
ورنہ ضمانت نہ ہوگی اور ایسا عہد گو تحریری نہ ہو قابلِ ناش ہوگا۔ چنانچہ اگر بکر
نے زید سے کہا اگر میں یہ کام محمود کے واسطے کروں تو کسی شخص کو مجھے ادائیگی کی
ضمانت دینی چاہئے۔ اور زید نے کہا ہاں کام کر میں اس کی ادائیگی کا انتظام
کروں گا۔ اس سے ضمانت اس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک محمود کام کا
حکم دے کر ذمہ داری نہ لے لے۔ اگر وہ کوئی حکم نہیں دیتا اور اس کے باوجود بکر
کام سرانجام دیتا ہے تو زید ذمہ دار ہوگا مگر نہ اس لئے کہ وہ ضامن تھا بلکہ اس
لئے کہ وہ اپنے زبانی عہد کے باعث اصل دائن ہو گیا۔

(د) اگر کسی دین موجودہ کے لئے ایک فرقی ثالث ذمہ دار ہو اور معاہدہ
اس کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہے تو بھی ضمانت وقوع میں نہیں آتی اگر شرائط انتظام ایسے
ہوں کہ ان سے اصل ذمہ داری کو باطل کیا جا رہا ہو۔ زید نے بکر سے کہا ”محمود کو
لے کا دم“ غلطی سے ناقابلِ نفاذ کے معنوں میں برتا گیا ہے۔

Per curiam in Birkmyr V Darnell I Sm L.C, 12th Ed. 335

(L R. 7 H L 17 and see L.R 7Q. B 202) Lakeman v Mount Stephen

Goodman بنام (1 B. & Ald. 297 Chase

اپنے پورے دین کی رسید دیدیجئے میں آپ کو ادائیگی کو دوں گا۔ ایسا عہد اس قانون کے اندر نہیں آتا، کیونکہ اس میں کوئی ضمانت نہیں بلکہ ایک مادیوں کی جگہ دوسرا مادیوں لے رہا ہے، شخص ثالث کی ذمہ داری ذمہ داری مستمر (Counting habilty) ہونی چاہئے۔

(۷) دین، عدم ادائیگی (default) اور بدعنوانی میں جن کا قانون موضوعہ میں ذکر ہے۔ فعل ناجائز (تعدی) سے پیدا ہونے والی ذمہ داریاں بھی اسی طرح شامل ہوں گی جس طرح معاہداتی ذمہ داریاں چنانچہ کرک ہام (kirkham) بنام مارٹر میں محمود نے ناجائز طور پر کرک کے گھوڑے پر اس کی اجازت کے بغیر سواری کی جس سے گھوڑا ہلاک ہو گیا۔ زید نے وعدہ کیا کہ اگر کرک محمود پر ناش کرنے سے اجتناب کرے تو وہ (زید) کرک کو اس کے بدل میں ایک خاص رقم دیگا۔ قرار دیا گیا کہ یہ قانون موضوعہ کے معنی کے اندر بدعنوانی کے معاوضے کا عہد ہے۔

(۸) اس قسم کے معاہدے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ الفاظ قانون موضوعہ کا صرف انھیں عہد پر اطلاق ہوتا ہے جن پر کوئی قانونی ناش دائر کی جاسکتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ضمانت اس طرح دی جائے کہ اس کا نفاذ صرف تصدیقی چارہ ہائے کار کے ذریعے سے کیا جاسکے جیسے شرکاء کے اندر ایسی صورت میں بھی وہ قانون کے اندر نہیں آتی۔

(۹) یہ معاہدہ اس عام قاعدے کا ایک استثناء ہے کہ ”معاہدہ یا اس کی کوئی یادداشت یا نوٹ“ (جس کے متعلق قانون نے تحریری ہونے کی ضرورت بتائی ہے، بدل اور عہد پر

بدل کا اظہار
ضروری نہیں

مشتمل ہوں، Mercantile Law Amendment Act 1856.

لے (2 B & Ald.)

لے دیکھو (Hayle) ۱۸۹۳ء (1 ch.p.97)

۳۰ تفصیل پانچ جے صفوں بعد آتی ہے۔

معاملات بطور بدل نکاح

یہاں جو معاملہ مراد ہے وہ نکاح کرنے کا عہد نہیں ہے (جس کا بدل فرقہ ثانی کا عہد ہوگا) بلکہ اس بات کا عہد ہے کہ نکاح کے واقعی طور پر وقوع میں آنے کے بدل یا اس کی شرط پر کچھ رقم ادا کی جائے گی۔ یا کوئی جائیداد دی بند و بست کیا جائے گا۔

ارہی یا ان کی کسی حقیقت کی بیع یا کسی اور طرح متعلق

حقیقت سے کیا مراد ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قانون فریب کی تدبیر عبارت پر جو فیصلے ہوئے ہیں وہ اب بھی اس معاہدے سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

یہ دفعہ ان معاملات سے بحث کرتی ہے جو چٹوں یا بیعوں کیلئے کئے جائیں۔ مگر یہ کہنا ہمیشہ آسان نہیں کہ اراضی میں حقیقت رکھنے سے کیا مراد ہے۔ جو معاہدات حصول حقیقت سے پہلے ہوتے ہیں یا ایسے ہیں جو بعد اور ناقابل لحاظ حقیقتوں سے متعلق ہیں تو وہ اس دفعہ سے غیر متعلق ہیں۔ مثلاً کسی عطاء حق کے لئے ادائیگی کا معاملہ کسی خاص حقیقت دار کے لئے گھر کی قیمت کرنا، کسی ریلوے کمپنی کے حصص منتقل کرنا جو اگرچہ اراضی کی مالک ہوتی ہے مگر اپنے حصہ داروں کو کوئی قابل لحاظ حقیقت اراضی میں عطا نہیں کرتی۔

اس دفعہ کی تعبیر میں جو مشکلات پیدا ہوئے ہیں ان کا اندازہ ان مثالوں سے ہو سکتا ہے جن میں زرعی میدان کی بیع کے معاہدے ہوں۔

لے لائف پروپرٹی ایکٹ ۱۹۲۵ء دفعہ ۱۲۱-الف

۱ K.B 124 Boston بنام Boston ۱۹۰۲ء

بیداوار غنمی اور
 دونوں قسم کی پیداوار اراضی (emblems) میں نسرق
 کیا جاتا ہے۔ جو پیداوار زراعت کرنے سے ہوتی ہے
 اسے بیداوار غنمی (fructus industriales) کہا جاتا ہے۔
 اور اگنے والی گھاس چوبینہ یا پھوس کے پھل ہوئے قدرتی پیداوار (fructus naturales)
 کہلاتے ہیں۔ قانون نے اب طے کر دیا ہے کہ اگر جائیداد اس وقت منتقل کی جاتی ہے
 جب پیداوار زمین سے جدا کی جا چکی ہے تو غنمی اور قدرتی دونوں قسم کی پیداوار
 قانون بیع اراضی ۱۸۹۳ء کی دفعہ ۱۷ کے تحت آتی ہے۔ لیکن اگر جائیداد جدا
 کرنے سے پہلے منتقل ہو رہی ہے تو غنمی پیداوار کو اسباب قرار دیا جائے گا
 مگر قدرتی پیداوار کو قیمت ارضی۔

معاملات جو تاریخ انعقاد سے ایک سال کے اندر سرانجام نہیں پاتے ہیں

اہل قسم کے معاملات میں درمناز چیزیں ہیں اگر معاہدہ غیر تنہا ہی وقت
 کے لئے ہے لیکن کوئی فریق مقول نوٹس، کے کراسے اندرون سال ختم کر سکتا ہے
 تو یہ قانون میں سے متعلق نہیں کسی بچے کی پرورش کے لئے وقفہ وار کچھ رقم ادا
 کرنے کا، یا کسی شوہر سے جدا شدہ عورت کے نفقے کا معاہدہ اسی بنا پر اس دفعہ
 کے باہر قرار دیا گیا ہے۔

عدالتی مقولے کا مطلب یہی ہے کہ معاہدے کو قانون کے عمل کے
 اندر لینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معاملہ اپنے مقصد اور غرض کے اعتبار
 سے ایسا ہو کہ اسے ایک سال کے بعد پورا ہونا چاہئے یا اگر معاہدے کسی معینہ

مدت کے لئے ہے مگر زائد از ایک سال کے لئے تو اگرچہ فریقین میں سے کسی کی بھی اطلاع سے اسے ایک سال کے اندر ختم کیا جاسکتا مگر اس پر قانون کا عمل ہوگا۔ اگر کسی فریق کا پورا فریضہ صرف یہ ہے کہ کام ایک سال کے اندر کرنا چاہئے اور کیا جاتا ہے تو قانون اس سے متعلق نہیں۔ زائد بجز کا پیٹہ وار تھا اور پیٹہ میں سال کے لئے تھا۔ اس نے زبانی عہد کیا کہ وہ بقیہ مدت کے لئے مزید پانچ پونڈ سالانہ ادا کرے گا بشرطیکہ اس کے بدل میں زید پچاس پونڈ ترمیمات پر صرف کر دے۔ مگر نے ایسا ہی کیا۔ قرار دیا گیا کہ زید اپنے عہد کی مبن پر ذمہ دار ہے۔

لیکن اگر کسی فریق کا فریضہ ایک سال میں انجام نہیں پاسکتا اور دوسرے فریق کا ہو سکتا ہے۔ مگر ارادہ ایک سال میں انجام دینے کا نہیں ہے تو معاہدہ اس قانون کے تحت آئے گا۔

آخر میں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ جہاں خدمات ایک ایسے معاہدے کے تحت انجام دئے گئے ہیں جو اس دفعہ کے تحت ناقابل نفاذ ہے تو ان کا معاوضہ ادا کرانے کے معنوی عہد کے تحت خدمات کی واقعی قدر و قیمت کے مطابق دعویٰ دائر کیا جاسکتا ہے۔ ایسی نانش اس معاہدے پر مبنی نہیں ہوتی جو فریقین میں ہونا بیان کیا گیا ہے اور جو ناقابل نفاذ ہے بلکہ ایسی نانش اس معنوی معاہدے پر مبنی ہوتی ہے جو قانون فریق کے طرز عمل سے متنبہ کرتا ہے بلکہ ٹنگ کی قدیم صورتوں کے لحاظ سے ایسی نانش خلاف ورزی معاہدہ دین (indebitatus assumpsit) کے عنوان پر کی جاتی ہے۔

معاہدے کی ضرورتیں (۲) دوسری غور طلب چیز یہ ہے کہ کس قسم کا ضابطہ مطلوب ہے۔ ضرورت بتانی گئی ہے کہ معاہدہ یا اس کی کوئی

Donellan بنام 3 B. & A. 944 Read

Reeve بنام Jenn-ings 2 K.B. 522

۳۰ دیکھو حصہ ۷ باب ۳

یادداشت یا نوٹ تحریری ہوگا اور اس پر اس شخص کے دستخط ہوں گے جس پر رقم عائد کی جائے گی یا اس شخص کے دستخط ہوں گے جسے اس نے قانوناً اس بات کے لئے مجاز کیا ہوئے اس کا کیا مطلب ہے؟

اس حصہ مضمون کے متعلق ہم مندرجہ ذیل قاعدے بنا سکتے ہیں:-

ضابطہ صر شہادت (۱) ضابطہ مطلوبہ معاہدے کے وجود سے متعلق نہیں ہوتا ہے۔ معاہدہ موجود ہو سکتا ہے خواہ اسے ضروری ضابطے کا جامہ نہ پہنا یا گیا ہو۔ اور شرائط مقرر کردہ قانون کی عدم تعمیل کا اثر صرٹ یہ ہوتا ہے کہ فروگزاشت کی تکمیل تک ناش نہیں کی جاسکتی۔

اس قاعدے کی مثال دینی کچھ مشکل نہیں چنانچہ تحریری نوٹ اس طرح مرتب ہو سکتا ہے کہ وہ انعقاد معاہدہ سے لے کر ابتدا کے عمل تک کسی وقت بھی شرائط مقررہ قانون کے مطابق کر لیا جاسکے۔ یا اس فریق کے دستخط جسے رقم ادا کرنی ہے تکمیل معاہدہ سے قبل لے لئے جاسکتے ہیں۔ نیز معاہدے کا ایک فریق معاہدے کے مودہ شرائط پر دستخط کر سکتا ہے اور اپنے دستخط کو سودے کی اصلاح کے بعد تکمیل معاہدہ کے ذریعے سے تسلیم کر سکتا ہے۔

جس ایجاب میں فریقین کے نام ہوں اور شرائط ایجاب جس پر ایجاب کنندہ کے دستخط ہوں، اس کے لئے قابل پابندی ہوں گے اگرچہ معاہدہ بعد میں زبانی قبول کے ذریعے سے طے ہو۔ ان میں سے پہلی صورتیں جو

لے یہ استثنا قاعدہ (۱) اس عنوان کے تحت جو کچھ ملاحظہ ہوا ہے وہ قانون بیع اراضی کی دفعہ ۱۱ اور نیز قانون فریب کی دفعہ ۱۱ سے متعلق ہو سکتا ہے۔

۱۱ Stewart نام L.R. 9 CP 311 Eddowes

۱۲ Sweet نام K. onigs blatt ۱۴۲۳ 314 Ch 2

۱۳ Reuss نام L.R 1 Exch. 342 Pickley

فریقہ مانو ذکیا جاتا ہے اس کے دستخط۔ اور تیسری صورت میں نہ صرف دستخط بلکہ پوری یادداشت تکمیل معاہدہ سے قبل وقوع پذیر ہوئی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی معاہدے کا کوئی ایک فریق جس نے دستخط نہ کئے ہوں ایک خط میں اس کو تسلیم کر کے دستخط مہیا کر لے اور ساتھ ہی اپنے اس ارادے کا اعلان کر سکتا ہے کہ وہ معاہدے کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اس طرح قانونی شہادت مہیا ہو جائے گی اور چونکہ معاہدہ ہو چکا تھا اس لئے اس کا قبولیت سے انکار بیکار ہو گا۔

فی الحقیقت یادداشت کے لئے ضروری نہیں کہ دستاویز جسے معاہدہ رکارد کی غرض سے تیار کیا گیا ہو ہو۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بالکل مختلف مقصد کے لئے ہو۔ چنانچہ کسی ناٹش کا جواب جس پر مدعی علیہ کے پیشتر قانونی کے دستخط ہوں اور جس میں جملہ شرائط معاہدہ شامل ہوں تو اس کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ وہ کافی یادداشت ہے جس پر ایسے کارندے کے دستخط ہیں جسے قانوناً اس بات کے لئے مجاز کیا گیا تھا

فریقین ظاہر ہوں (ج) یادداشت میں فریقین اور موضوع بحث کو ظاہر کیا جائے۔

فریقین کا نام یا ایسی تفصیل ہونی چاہئے کہ وہ آسانی اور یقین کے ساتھ متعین کئے جاسکیں۔ ایک خط جناب سے شروع کیا جاتا ہے اور اس فریق کے اس پر دستخط ہوتے ہیں جسے مانو ذکیا گیا ہے لیکن مکتوب ایہہ کا نام اس پر نہیں ہوتا۔ ایسے خط کو متعدد درجہ قانون کے شرائط کی تکمیل کے لئے ناکافی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اگر بتایا جائے کہ خط ایک ایسے لفافے میں تھا جس پر نام درج تھا تو دونوں کا غذاست کو ایک دستاویز قرار دیا جائے گا اور

لے Buxton نام I. R. 7 Exch 1 & 272 Rust

لے Thirkell نام Cambe 1919 2 K.B. 590

لے Grindell نام Bass 1922 2 Ch 487

قانونی شرائط کی تکمیل ہو جائے گی۔

لیکن جب ایک فریق کے نام کی جگہ اس کا تفصیلی تذکرہ ہو تو زبانی شہادت تعین شخص میں قابل ادخال ہوگی بشرطیکہ تذکرہ تفصیلی کسی خاص شخص کی جانب اشارہ کرتا ہو۔ دوسری صورتوں میں نہیں۔ اگر زید بکر سے اپنے ہی نام سے معاہدہ کرتا ہے مگر وہ فی الحقیقت محمود کا کارندہ ہے تو بکر یا محمود ثابت کر سکتے ہیں کہ یادداشت میں زید کی صورت میں محمود کا تذکرہ ہے۔

اگر کسی کارندہ نے مالک یا منتظم (پر و رائٹر) کی جانب سے جائداد بیع کی تو زبانی طور سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ بکر جائیداد کا مالک یا منتظم تھا۔ لیکن اگر کارندہ اپنے ”موکل“ (Client) کے ”بایع“ (Vendor) یا اپنے دوست کی جانب سے بیع کرے تو اس بیان میں کوئی ایسا تعین نہیں ہے کہ زبانی شہادت قابل ادخال قرار دی جاسکے۔

یہی اصول موضوع معاہدہ کے تذکرے متعلق کیا جاسکتا ہے۔

اگر بکر نے (۲۴) ایکڑ اراضی مع اس کے متعلق حقوق کے خریدی جو عائن ہے اور ضلع اسٹاٹ فورڈ کے علاقہ ڈرے کاٹ میں ٹاٹ مینلو میں واقع ہے۔ بیع کرنا چاہا اور زید نے اس سے خریدنے کا معاملہ کیا تو زمین کو متعین کرنے کے لئے زبانی شہادت قابل ادخال قرار دی گئی۔ لیکن ایک اور صورت میں زید نے بکر کو ایک رقم کی رسید دی جو اس کے معدن اؤڈیل کے حصے کے متعلق تھی تو قرار دیا گیا کہ وہ فریقین کے حقوق و فرائض کے متعلق اتنا غیر معین تذکرہ کرتا ہے کہ اس کے متعلق زبانی شہادت ناقابل ادخال ہے۔^۱

(ج) یادداشت خطوط اور کاغذات پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ لیکن ان میں

۱۔ Commings بنام L.R 20 Eq 15 & 16 Scott

۲۔ Rossiter بنام 3 Appca 1141 miller

۳۔ Peant بنام (2 Ch 1897) Bourne

۴۔ Caddick بنام (2 De G. & 52) Skidmore

باہمی تعلق ہونا چاہئے اور ان کو مکمل ہونا چاہئے۔
قانون کا مقصد ہے کہ شرائط اور معاہدے کے تمام شرائط تحریری ہوں۔
مگر ان کا ایک ہی دستاویز میں ہونا ضروری نہیں۔ کوئی یادداشت متعدد
کاغذوں یا ایک پوری خط و کتابت کے ذریعے سے ثابت کی جاسکتی ہے
لیکن باہمی تعلق خود سے خود ظاہر ہونا چاہئے۔

دو دستاویزوں کا باہمی تعلق بتانے کے لئے زبانی شہادت قابل اذغال
ہے جب کہ ایک دوسرے کی جانب اشارہ واضح ہوتا ہو اور ان دونوں کا
اس طرح تعلق بتانے سے مزید تشریح کے بغیر معاہدہ ثابت ہو جاتا ہے۔ یہ
اصول Long بنام Miller میں قائم کیا گیا اور بعض جدید مقدمات میں بھی
قبول کیا گیا۔ اس میں اور کثیر الاستناد مقدمہ Boydell بنام Drummond میں
کوئی تناقض نہیں۔ اس میں مدعی نے قواعد شراکت کے دو نام جاری کئے تھے
اور ٹیکسیر کے ایک باتصویر ایڈیشن کے لئے حصہ داروں کو مدعو کیا گیا تھا۔
حصہ دار مجاز تھے کہ صرف مطبوعہ حصے خریدیں یا پوری کتاب بحیثیت مجموعی۔
مدعی علیہ نے اپنا نام مدعی کی دوکان میں ایک کتاب میں لکھا جس پر لکھا ہوا تھا
”حصہ داران ٹیکسیر ان کے دستخط“ بعد میں اس نے خریدنے سے انکار کیا اور
قرار دیا گیا کہ دستخط کی کتاب اور قواعد شراکت میں دستاویزی شہادت سے
کوئی تعلق باہمی نہیں۔ اور یہ کہ ان کا تعلق بتانے کے لئے زبانی شہادت
نا قابل اذغال ہے۔ گویا زبانی شہادت کے اذغال کا قاعدہ منسوخ ہے۔
بلاشبک شبہ نظر انداز سا ہو چلا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی بائٹل نام
ڈرمینڈ میں کوئی مختلف فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ جس شہادت کے اذغال
کی اجازت یا ہی گئی تھی وہ دو دستاویزوں کا صرف تعلق بتانے سے بہت آگے

بڑھتی تھی اور مدعی علیہ کی ذمہ داری کی نوعیت اور وسعت سے بحث کرتی معلوم ہوتی تھی۔

شرائط مکمل ہوں | پھر شرائط کو مکمل طور سے تحریری ہونا چاہئے۔ جہاں معاہدہ اس قانون کے اندر نہیں آتا تو فریقین کو اجازت

ہے کہ (۱) اپنا معاہدہ تحریر میں لائیں (۲) صرف زبانی معاہدہ کریں (۳) چند شرائط کو تحریر میں لائیں اور بقیہ کو زبانی طے کریں۔ آخری صورت میں اگر تحریری حصہ زبانی شہادت سے بدل نہیں جاسکتا تاہم زبانی طے شدہ شرائط زبانی شہادت سے ثابت ہوتے ہیں اور تحریری کا ضخیمہ بنتے ہیں اس طرح سب مل کر ایک کامل معاہدہ بناتے ہیں۔ لیکن جب معاہدہ زیر بحث قانون کے اندر آتا ہو تو اس کے تمام شرائط کا تحریری ہونا ضروری ہے اور غیر محررہ شرائط کی زبانی شہادت کے پیش کرنے سے فوراً یہ ظاہر ہو گا کہ معاہدہ اس سے مختلف تھا جو کہ یادداشت سے نظر آتا ہے۔

بدل کا ذکر تحریری ہوا (د) بدل کا ذکر تحریر میں ہونا چاہئے و نیز شرائط عہد جس پر نانش کی جائے گی۔ یہ قاعدہ ۱۸۵۲ء سے تصفیہ

پا چکا ہے۔ اس کا پوری طرح بیع اشیا (دیکھو چھ سات صفحے بعد) پر اطلاق نہیں ہوتا۔ اور ایک استثنا کے تحت ہے جو ۱۸۵۷ء میں تجارتی سہولت کی غرض سے ترمیم قانون تجارت (مرکنٹائل لائمنڈمنٹ ایکٹ) کی دفعہ ۳۱ میں قائم کیا گیا جو کسی دوسرے کے فرض عدم ادائی یا بدعنوانی پر معاوضہ دینے کے عہد سے متعلق ہے۔ ایسے عہد کے متعلق ہرگز نہ ب

سمجھا جائے گا کہ جو مقدمہ یا نانش یا دیگر کارروائی کسی ایسے شخص کو ذمہ دار گرداننے کے لئے ہو جس سے اس قسم کا عہد لیا گیا ہو تو (ایسا عہد محض

اس بنا پر اس کی تائید کے ناقابل ہے کہ اس میں عہدہ کا
بدل تحریر میں نظر نہیں آتا یا کسی تحریری دستاویز سے بدلتا
متنبط نہیں ہوتا۔

دستخط فریق یا کارندہ (۱۵) یادداشت پر دستخط اس فریق کے ہونے چاہئیں جس پر
دعویٰ کیا گیا ہے یا ایسا کوئی اور شخص جسے اس نے اس کام کے لیے

قانوناً مجاز کیا ہو۔

اسی بنا پر معاہدے کا دونوں فریقین کی ناش پر قابل نفاذ ہونا ضروری
نہیں۔ یہ دستخط نہ کرنے والے فریق کا اختیاری امر ہو سکتا ہے کہ دستخط کرنے والے
فریق کے خلاف اسے نافذ کرائے۔ دستخط میں یہ ضروری نہیں کہ فریق کا نام
واقعہ طور سے لکھا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ صرف کوئی علامت ہو۔ نہ ہی ضروری
ہے کہ وہ تحریری ہو۔ وہ مطبوعہ یا بھری ہو سکتا ہے نہ ہی ضروری ہے کہ وہ
دستاویز کے آخر میں ہو۔ شروع یا وسط میں بھی ہو سکتی ہے۔

مگر یہ ضروری ہے کہ اس کا منشا دستخط کرنا ہی ہو اور اس طرح معاہدے
کو تسلیم کرنا ہو۔ نیز اسے چاہئے کہ پورے معاہدے پر موثر ہو۔
یہ قواعد متعدد و نظائر نے قائم کئے ہیں جن کا شہادت و تعبیر کے مشکل
سوالات پر مدار تھا۔ ان پر مزید بحث یہاں بے محل ہوگی۔

قانون معاہدے کو (۱۶) ابھی اس بات پر غور کرنا باقی ہے کہ ان سہ لقیوں کی
کالعدم نہیں کرتا۔ لیکن شرائط و نفاذ کے مطابق یا بندی نہیں کرتے! یا معاہدہ

نہ کالعدم ہے نہ ممکن الانساخت۔ مگر اس کا نفاذ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ
یادداشت پر دستخط نہ کرنے والے فریق کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے۔
کیونکہ اس کا ثبوت ممکن نہیں۔ اس کے برخلاف وہ فریق جس نے یادداشت پر

دستخط نہ کئے ہوں معاہدے کو دستخط کرنے والے فریق پر نافذ کر سکتا ہے۔ یہ کہنے کے بھی وجہ ہیں کہ مدعی علیہ ایک زبانی معاملہ اندرون قانون بغرض جواب دی ترتیب دے سکتا ہے کیونکہ یہ کسی کو معاہدے کی بنا پر چارج کرنا نہیں ہے۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ یادداشت مقررہ فارم پر خواہ واقعہ معاملت کے پہلے ہوا ہو یا بعد قانون کے شرائط کو پورا کرے گی۔ لیکن ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھنے والے فریقین کی مشکلات کی نوعیت ان مقدمات میں واضح ہوتی ہے جو عدالت میں آگئے ہوں اور ان میں مطلوبہ ضابطہ موجود نہ ہو۔

معاہدہ ثابت نہیں کیا جاسکتا (Leronx) بنام براؤن میں مدعی نے ایک ایسے معاہدے کی ناش کی جو ایک سال میں تعمیل نہیں پانے والا تھا۔ یہ فرانس میں ہوا تھا اور قید تحریر میں نہیں لایا گیا تھا۔ قانون فرانس ایسی صورت میں تحریر کو ضروری نہیں قرار دیتا۔ اور خصوصی قانون بین الاقوام (پراسویٹ انٹرنیشنل لا) کے قاعدوں کے لحاظ سے کسی معاہدے کا جواز مقام معاہدہ کے قانون (lex loci contractus) کے لحاظ سے متعین کیا جاتا ہے۔ طریقہ اثبات معاہدہ البتہ (جو محض ضابطے کی ایک چیز ہے) قانون مقام ناش (lex fori) کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اگر دفعہ ۱۰۱ ان معاہدات کو کالعدم کر دے جو اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے منعقد ہوئے ہوں تو مدعی معاوضہ پاسکے گا کیونکہ معاہدہ فرانس میں جہاں کہ وہ منعقد ہوا، صحیح تھا۔ اور قانون مقام معاہدہ کا عمل ہو گا۔ لیکن اگر اس کے برخلاف دفعہ ۱۰۱ صرف طریقہ اثبات کو متاثر کرتی ہے تو معاہدہ اگرچہ کالعدم نہیں ہے لیکن انگلستان میں اسے ثابت نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ضروری شہادت موجود نہیں ہے۔

۱۰۱ Laythorp نام (2 Bing. N.C.) 783 Bryant

۱۰۲ اس کے نام پر مزید طے شدہ اور نوڈبشٹ کچی (23 Ch.D. per Northp. 279)

۱۰۳ (12 C.B. 801)

لیرو Leroux نے یہ بتانے کی کوشش کی کہ یہ دفعہ اس کے معاہدے کو کالعدم کر دیتی اگر وہ انگریزی معاہدہ ہوتا۔ وہ جیت جاتا کیونکہ وہ دونوں امور کو ثابت کر سکتا تھا اولاً اپنے معاہدے کو اور پھر یہ کہ فریسی قانون نے اسے صحیح قرار دیا ہے مگر عدالت نے قرار دیا کہ دفعہ ۷ صرف امور ثبوت سے متعلق ہے اور معاہدے کو کالعدم نہیں کرتی بلکہ اسے ناقابل اثبات بنا دیتی ہے۔ بجز اس کے کہ اس کی کوئی یادداشت پیش کی جائے۔ چونکہ لسیہ و کوئی یادداشت نہ پیش کر سکا اس لئے وہ مقدمہ ہار گیا۔

ناقص تعمیل | جزئی تعمیل کے نصفی پلے نے عدالتوں کو مجاز کیا کہ بعض صورتوں میں معاہدے کے متعلق خواہ وہ اسی نوعیت کا جس کے متعلق تحت قانون فریب تحریر ضروری ہے اس بات کی اجازت دیں کہ زبانی شہادت سے ثابت کیا جائے جب کہ ایک فرق نے اس کے اپنے وجوہات کی تعمیل میں کچھ افعال کئے ہوں۔ مگر یہ کلیہ نہایت محدود ہے۔ اور اس کے اطلاق کے شرائط فرائی Fry نے اپنی کتاب Specific Performance (انتاعت ششم صفحہ ۲۷۶) میں درج کئے ہیں۔ جن کو عدالتوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں :-

معاہدے کو قانون کے عمل سے اس طرح نکال لینے کے لئے چند حالات کی موجودگی ضروری ہے: اولاً جزئی تعمیل کے افعال ایسے ہوں کہ ان سے کسی اور تحقیق کا تعلق نہ ہو۔ دوسرے وہ ایسے ہوں کہ معاہدے کے تحریری نہ ہونے سے عدلیہ علیہ فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ فریب ہو۔ تیسرے وہ جس معاہدے کی جانب اشارہ کرتے ہوں وہ بذات خود ایسا ہو کہ

۱۔ Lambert بنام Chaproniere (2 Ch. P. 361) ۱۹۱۷ء

۲۔ Rawlinson بنام Ames (1 Ch. P. 114) ۱۹۲۵ء

مدائیں اسے نائز کر رہیں۔ اور جو تھے مناسب زبانی

شہادت حالہ ہو جو جوئی تہیل کے اعمال سے ثابت

ہو سکے۔

ان میں سے پہلی شرط کا مطلب یہ ہے کہ افعال جن کی بنا پر کسی معاہدے کو قانوناً مستبط کیا جا سکتا ہے ایسے ہوں کہ خود ان سے معاہدے کا جن کا ثبوت مطلوب ہے وجود ثابت ہو جائے۔ مثلاً ایک قدیم مقدمے میں مدعی نے ایک پیٹ کے زبانی معاملے کے سلسلے میں مدعی علیہ کے موصی (testator) کی زمین پر داخل ہوا۔ ایک مکان توڑ ڈالا اور اس کی جگہ نئے مکانات تعمیر کراے۔ دارالامرا نے حکم دیا کہ مدعی علیہم پیٹے کا نفاذ کریں۔ ایک حالیہ مقدمے میں فریقین نے ایک ایک کمرے (Flat) کے کراے پر دسے جانے کا زبانی معاہدہ کیا اور مدعیہ (کراے پر دینے والی) نے کمرے میں چند تبدیلیاں کرائیں جن کے متعلق راضی نامہ ہو چکا تھا۔ یہ خود کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے مقدمہ قانون کے باہر ہو جاتا کیونکہ مدعیہ نے غالباً اپنی جائیداد کی ترقی ہی چاہی ہو گی خواہ وہ اسے کراے پر دیتی یا نہ دیتی۔ مگر یہ تبدیلیاں مدعی علیہ کی درخواست پر کرائی گئیں تھیں جس نے کام ہوتے وقت اس کا موافق کیا اور مشورے دے تھے جج رومر (Romney) نے قرار دیا کہ ان حالات میں مدعیہ کے افعال کو اگر مدعی کے افعال کی رہنمائی میں دیکھا جائے تو خود بخود نتیجہ نکلتا ہے کہ مدعی علیہ نے معاہدہ کر کے اسے (مدعیہ کو) کچھ جائیداد کی منفعت عطا کی ہو گی اسی بنا پر وہ جزئی تہیل کے افعال تھے جو کسی کراے کے معاملے کی شہادت زبانی کے اذخالی کی اجازت دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس تحدید (اور قید) کی وجہ یہ ہے کہ نصفی پلے سے سوائے اس کے کچھ اجازت نہیں ملتی کہ یا دواشت مطلوبہ قانون کی جگہ ایک دوسرے ہی چیز پیش کی جائے۔ یا دواشت کے متعلق دیکھا گیا ہو گا کہ اس کی

Foxcroft نام Lester (Colle's P.C 108)

Rawlinson نام Avics (1 Ch. 43)

ضرورت قانون نے بطور شہادت معاہدہ کے قرار دی ہے۔ اور نصیحت کا اقتضا ہے کہ جن افعال کے بطور جزئی تعمیل کے ہونے کا یقین کیا گیا ہو وہ بھی یہ کام انجام دیں۔

اس کے برخلاف جن افعال تعمیل سے نو دینیہ نہیں نکلتا کہ معاہدہ موجود ہے ان کے باعث کلیہً بالا اعلیٰ میں نہیں آئے گا۔ Alderson بنام Maddison کے مستند مقدمے میں دارالامرا نے اس کلیے پر مکمل بحث و تنقید کی ہے اس میں مرافعہ کرنے والی نے آڈرسن کے محافظ مکان کی حیثیت سے کئی سال تک بلا اجرت خدمات انجام دیں۔ اور دعویٰ کیا کہ چونکہ مرافعہ علیہ نے اس سے زبانی عہد کیا تھا کہ وہ اس کے متعلق وصیت کرے گا کہ اسے (مرافعہ) کو حق حین حیا قی حاصل ہو اور اسی زبانی عہد کے بدل کے طور پر اس (مرافعہ) بلا اجرت خدمات انجام دیں۔ آڈرسن بلا وصیت کئے مرگیا۔ اور مرافعہ کے قبضے میں چونکہ (فارم مذکور کے) دستاویزات حقیقت موجود تھے اس لئے متوفا کے جانشین قانونی نے ان کی بازیافت کا دعویٰ دائر کیا۔ دارالامرا نے قرار دیا کہ چونکہ مرافعہ کا آڈرسن کی خدمت کرتے رہنا آڈرسن کی اراضی کے متعلق کسی معاہدے کے بغیر بھی بے آسانی معقول معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ کوئی ایسا فعل نہ تھا جس سے معاہدہ منسوخ ہو اس قانون سے باہر لے جایا جائے۔ اور اسی وجہ سے یہ اچھی طرح تصفیہ پا چکا ہے کہ کسی مقدمہ رٹم کی ادائیگی کو خواہ وہ زرِ شمن ہو یا پیشگی کرایہ جزئی تعمیل کا کافی فعل نہیں قرار دیا جاسکتا کیونکہ رٹم کی ادائیگی بطور خود ایک ایسا فعل نہیں سمجھی جاسکتی جس کے معنی واضح اور معین ہوں جب تک کہ زبانی شہادت کے ذریعے سے ایسا تعلق نہ ثابت کر دیا جائے جو معاہدہ اراضی کا پتہ دے۔

اطلاق کلیہً بالا کے شرائط میں سے دوسری بشرط یہ ہے کہ مدعی کو جو دوسرا فریق کے عہد پر اعتبار کرتا ہے چاہئے کہ اس نے اپنی حالت میں ایسی

تبدیلی پیدا کی ہو کہ فرقی دیگر کو پابند معاہدہ نہ ٹھیرنا ظلم معلوم ہو اس کے بغیر کوئی وجہ نہ ہوگی کہ عدالت نصفت تعمیل کا حکم دے۔ جزئی تعمیل کے قابل ادخال افعال کے سلسلے میں ادائی رقوم کو بھی اسی بنا پر خارج کیا گیا ہے کہ اگر معاہدے کی تعمیل نہ ہو تو رقوم کی دعوے کے ذریعے سے بازیافت ہو سکتی ہے۔

تیسری شرط خود اس قلم کی تاریخ سے پیدا ہوئی ہے اور محض عدالت ہائے نصفت کی پیدا کردہ ہے۔ اگرچہ جوڈی کیپر ایجٹ کے نفاذ سے ہر عدالت نصفت پر عمل کر سکتی ہے مگر پھر بعض تحدیدات ہیں جو اس کی باہمیت کے باعث مائد کئے گئے ہیں جو عدالتوں کے انضمام (amalgamation) سے قبل معاہدات کے متعلق نصفتی اقتدار (Equitable jurisdiction) کی تھی۔ چنانچہ Britain بنام Rossiter میں ایک شخص کو ناجائز طور پر خدمت سے الگ کر دیا گیا اور اس معاہدہ ملازمت کی خلاف ورزی کی گئی جو زبانی تھا اور ایسی چیز کے متعلق تھا جو ایک سال میں تمس نہیں پانے والی تھی معاہدے کی جزئی تعمیل ہو چکی تھی۔ اور کلیات نصفت کی استمداد اس لئے کی جا رہی تھی کہ خیر کی ضرورت باقی نہ رہے عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ کلیہ مذکور کا یہاں اطلاق نہیں ہوتا۔ چونکہ نصفتی عدالتوں نے اس کا انھیں صورتوں میں استعمال کیا تھا جو اراضی سے متعلق تھیں اور کبھی معاہدات ملازمت کے متعلق تعمیل مختص روا نہیں رکھی۔ لارڈ سلبورن نے میڈیسن بنام آلڈرسن میں نظائر کو دیکھ کر یہ بھی قرار دیا کہ جزئی تعمیل کے افعال پوری طرح نہیں تو تقریباً پوری طرح صرف اراضی کے قبضے یا استفادے یا بیٹے سے متعلق ہیں۔ اور یہ بھی امتیاز کیا جاسکتا ہے (اگرچہ اسے عملزادہ اہمیت نہیں) کہ اس قلم کی صحیح تحدید جسٹس کے Kay. J. نے مقدمہ Mc Manus بنام Cooke میں

اس فرج کی ہے کہ غالباً یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ جزئی تعمیل کا کلیہ ان تمام مقدمات سے متعلق ہوگا جن میں کوئی عدالت نصف تعمیل محض کی نالاش کو سننا منظور کرے اگر معاہدہ منعموہ تحریری ہو۔

جوڈیکیئر ایکٹ (Judicature Acts) نے اس چارہ کار کو تو نہیں البتہ اختیار سماعت کو وسیع کیا ہے جس سے چارہ کار حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور چونکہ چانسری کورٹ اس قانون سے پہلے تعمیل محض کی جگہ ہر جہ نہیں دلا سکتی تھی اس لئے ہر جہ اب بھی ان صورتوں میں نہیں دلا یا جائے گا جہاں زبانی شہادت تحت کلیہ مذکورہ قابل ادخال ہے۔

قانون فریب سے
کس طرح تطابق
کلیہ تعمیل جزئی کو درست قرار دینے کے لئے کہا جاتا ہے کہ عدالت ہائے نصف اس بات کی اجازت نہ دیتیں کہ اس قانون کو فریب کا فریبہ بنا لیا جائے مگر یہ کوئی ایسا استدلال نہیں جو صحیح بنیادوں پر قائم ہو یا (اس کلیہ کے)

مسلمہ حدود کے اندر ہوئے عدالت ہائے قانون کی طرح عدالت ہائے نصف بھی اس بات کی قدرت نہیں رکھتیں کہ کسی قانون موضوعہ کے خلاف فیصلہ کریں۔ کیونکہ اس سے وہ نتائج پیدا ہوں گے جو ضمیر کے خلاف ہیں۔ مزید برآں ایسی توضیح کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر وہ فعل جس کے فریبے سے کسی فرد نے معاہدہ زبانی یقین کر کے اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کی ہو، مقدمے کو اس قانون کے باہر کرے گا خواہ وہ فعل خود معاہدہ منعموہ کے وجود کی شہادت ہو جائے کیونکہ اخلاقی نقطہ نظر سے بہر صورت فریب یکساں ہے مگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قانون نہیں ہے۔ فارڈسلہ رن نے (Maddison) بنام (Alderson) میں ایک زیادہ موثر توضیح پیش کی ہے۔

جوتاش ایسی جزئی تعمیل پر مبنی ہو تو عدلیہ فی اعتدالت

ان نقصانوں کی بنیاد برچا۔ جت کہا جاتا ہے جو نفاذ معاہدہ

کی غرض سے کئے ہوئے انحال سے یہ اہوتی ہیں۔
 خود معاہدے کی بنیاد پر (اندرون منائے قانون)
 نہیں چارج کیا جاتا۔ اگر اس قسم کی نصفیتیں خدج
 کردی جائیں تو ایک ایسی نا انصافی ہوگی جو ہرگز قانون
 کے پیش نظر نہیں ہو سکتی۔ یہ قرار دینا سبب نہیں کہ
 جب قانون یہ کہتا ہے کہ کسی شخص کو معاہدہ متعلق
 بہ اراضی کی بنا پر چارج کرنے کے لئے کوئی ناش نہیں
 دار کر کی جا سکتی تو اس وقت اس کے پیش نظر فقط وہ
 سادہ صورت ہوتی ہے جس میں اسے صرف معاہدہ
 کی بنا پر چارج کیا جاتا ہے نہ کہ وہ صورت جس میں
 معاہدے کے بعد اور معاہدے کی بنیاد پر امور انجام دادہ
 Res gestae کی بنا پر پیدا ہونے والی نصنعتیں
 پائی جائیں۔ جس تک ان امور انجام دادہ اور مزعومہ
 معاہدہ کا تعلق محض زمانی شہادت پر موقوف نہیں رہتا
 بلکہ وہ معقول طور سے خود امور انجام دادہ سے مستنبط
 کیا جاسکتا ہے اس وقت تک انصاف کا اقتضا یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ قانون کی گنجائش میں اس قسم کی
 کوئی محدود ہو ورنہ کسی غیر متعلقہ تعیل شدہ معاملہ متعلق
 میں یہ اہوتی والی مادی غلطیوں کی تصحیح تک میں
 رکاوٹیں مائل کر سکیں گے خواہ ان کو کنسٹری و اضیع طور سے
 ثبات کیوں نہ کر دیا جائے۔

اس کے برخلاف اسی مقدمے میں لارڈ ملبرک برن نے اس خیال کی
 جانب میلان ظاہر کیا کہ کلیڈ مذکور ایکسپریس ہیمپشائر سے مطابق
 نہیں کی جا سکتی مگر انھوں نے یہ بھی کہا کہ ”اگر وہ اصل میں کوئی غلطی تھی تو اب وہ
 میری رائے میں غلط العوام ہے اور خود قانون ہے۔“

قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء دفعہ

(۱) دس پونڈ یا اس سے زیادہ مالیت کے اسباب کو بیع کرنے کا معاہدہ اس وقت تک ندریمہ نالاش نافذ نہیں کرایا جائے گا جب تک کہ مشتری اس طرح بیع شدہ اشیا کا حصہ قبول نہ کرے اور عملاً اس کو حاصل نہ کرے یا کچھ بیعانہ دے کہ معاہدہ کو پابند نہ کرے یا جزئی ادائیگی میں نہ لائے یا کم از کم کوئی تحریری نوٹ یا یادداشت نہ دے جو معاہدہ مجوزہ کے متعلق ہو اور جس پر شخص مسئول یا اس کی جانب سے کوئی کارندہ دستخط نہ کرے

(۲) اس دفعہ کے شرائط ہر ایسے معاہدے سے متعلق ہوں گے خواہ وہ اسباب کسی آئندہ تاریخ پر حوالے کیا جانے والا ہو یا بوقت انعقاد معاملہ حوالگی کے لئے فی الحقیقت تیار یا حاصل شدہ یا فراہم کردہ یا مکمل یا متحد نہ ہو یا اس کی تیاری یا تکمیل میں یا اس کو حوالگی کے لئے مکمل کرنے میں کسی چیز کی احتیاج ہو۔

(۳) اس دفعہ کے الفاظ کے تحت قبولیت اسباب اس وقت ہوتی ہے جب کہ مشتری کوئی ایسا فعل اسباب کے متعلق کرتا ہے جس سے معاہدہ مین کے موجود ہونے کو تسلیم کیا جاتا ہے خواہ تعمیل معاہدہ کے لئے قبولیت ہو یا نہ ہو۔ یہاں نہیں اب مثل دفعہ قانون فریب کے مندرجہ ذیل امپر غور کرنا چاہئے۔

۱۔ اس ذیلی دفعہ میں قانون فریب کی دفعہ ۱۷ کا جواب منوع ہو گا ہے اصل جو موجود ہے۔ الفاظ بدل دئے گئے ہیں تاکہ اس بات میں کوئی شبہ باقی نہ رہے کہ فارم مطلوبہ اور اس کی غیر موجودگی کے نتائج جو اس دفعہ کے تحت پیدا ہوں گے وہ قانون فریب کی دفعہ ۱۷ کے مماثل ہیں۔

۲۔ اس ذیلی دفعہ میں لارڈ ٹرنٹون کے قانون کی مندرجہ دفعہ شرک کہہ کر لگائی ہے جس میں قانون فریب کی دفعہ ۱۷ کے معاملات بیع پر عمل کرنے میں غلطی کو دور کیا گیا تھا۔

(۱) ماہیت معاہدہ -

(۲) ضابطہ مطلوبہ -

(۳) ضروریات قانونی کی عدم پابندی کے اثرات -

معاہدات بیع (۱) قانون میں بیع اشیاء سے بحث کی گئی ہے اور اشیاء سے مراد اس میں اشیائے شخصہ ہیں نہ کہ اشیاء کا وہ وجود ذہنی جو

فعل یا رقم کے اندر پایا جاتا ہے، لیکن الفاظ "معاہدہ بیع" میں دو قسم کے معاملات شامل ہیں۔ "بیع" اور "معاہدہ بیع" دفعہ ۵۵۷ دونوں سے بحث کرتی ہے۔ ان کا اہل فرق ایک مابعد دفعہ قانون میں دیوں بیان ہوا ہے:-

جہاں تحت معاہدہ بیع جائداد اربابی کو بیع سے
مشری کی جانب منتقل کیا گیا ہو تو اس معاہدہ کو
"بیع" کہتے ہیں۔ لیکن جہاں جائداد اربابی کی منتقلی کسی
آئندہ وقت وقوع میں آنے والی ہو تو یا چند ایسے شرائط
کی تابہ ہو جن کا آئندہ ایسا ہونے والا ہو تو معاہدہ
"معاہدہ بیع" کہلاتا ہے۔

بیع اشیاء کے معاملے میں فوری یا مستقبل یا مشروطی انتقال جائداد ارباب کو ملحوظ رکھا جاسکتا ہے۔ ایک مابعد دفعہ قانون سے وہ معیار معلوم ہوتا ہے جس کے ذریعے سے یہ بات متعین کی جاسکتی ہے کہ کوئی معاہدہ "بیع" ہے یا "معاہدہ بیع"۔

اس میں بیع بھی بیع ہونے کے لئے اشیاء مبیعہ کا متعین ہونا قابل حوالگی
شامل ہے۔ حالت میں ہونا اور بیع کا غیر مشروط ہونا ضروری ہے۔

اور معاہدہ بیع بھی اگر زید نے بکر کے مندرے میں سے کسی دس بکروں کی فرمائش
دی تو اس بات متعین نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر وہ بکر کی دوکان میں

ایک زیر تیار میز کو دیکھ کر فرمائش دیتا ہے تو اس بات ناممکن ہے۔ اگر وہ بکر کی گھاس کے ذخیرے کو اتنے (روپے) فی ٹن کے حساب سے خریدتا ہے اور درجن اس وقت متعین ہوتا ہے جب گھاس اتار کر تولی جائے تو اس وقت میں بھی

ایک چیز کا سراخام دیا جانا باقی ہے جس سے قیمت مقرر کی جاسکے۔
 اگر شرائط بیع پورے ہوں تو اس معاہدے کا بھی جائیداد کو منتقل کرنے میں
 وہی عمل و اثر ہوگا جو انتقال جائیداد (Conveyance) کا۔ جب اور جو بھی کہ
 فریقین میں معاملہ ہو جائے جائیداد اشیاء مشتری کی جانب منتقل ہو جاتی ہے
 اور اسے خود ان اشیاء میں مالک کے جملہ چارہ ہائے کار حاصل ہو جاتے ہیں نیز
 ایک حق بر بنائے معاہدہ بھی بائع کے خلاف ہو جاتا ہے اگر وہ تکمیل معاملہ میں
 ناکام رہے یا اسباب کسی تیسرے شخص کو دیدے لیکن اشیاء کے متعلق ذمہ داری خطرہ
 اسی کے سر ہو جاتی ہے اور اگر وہ تلف ہو جائیں تو نقصان اس پر عائد ہوتا ہے۔
 بائع پر نہیں۔

بیع اور معاملہ بیع میں وہی فرق ہے جو انتقال جائیداد اور معاہدے
 میں۔ مگر معاملہ بیع شرائط کی تکمیل پر بیع بن جاتا ہے جس سے حقیقت اشیاء
 مشتری کی جانب منتقل ہو جاتی ہے۔

عام طور سے اس بات کے یقین میں وقت نہیں پیش آتی کہ آیا
 فی الحقیقت یہ شرائط پورے کئے گئے ہیں یا نہیں۔ مگر بعض وقت ایسے
 سوالات اٹھتے ہیں۔ جن سے ان مقدمات میں کچھ شبہ پیدا ہوتا ہے جہاں
 اشیاء غیر متعینہ کی خریدی کا معاملہ ہوتا ہے اور بائع ہی کو اشیاء معاہدہ کی
 تخصیص کرنی پڑتی ہے ایسی تخصیص کے ساتھ معاہدہ بیع ہو جاتا ہے۔ اسی بناء پر
 یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کس خاص لمحے میں جائیداد اور ذمہ داری خطرہ
 مشتری کی جانب منتقل ہوتی ہے۔

اگر مشتری تخصیص طلب اشیاء کو خود شخص کرتا ہے، یا بائع کی تخصیص کو
 منظور کرتا ہے، یا مشتری کے حکم سے اسباب کسی برندہ (Carrier) کے حوالے
 کر دیا جاتا ہے تو منظوری یا حوالگی کے لمحے میں تخصیص وقوع میں آتی ہے۔ لیکن اگر
 بائع نے مشتری کے حکم سے تخصیص کی ہے اور مشتری کی صریح منظوری حاصل نہیں ہوئی ہے تو

یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا یہ تحمیل جس مندری کے لئے ناقابل رد طور پر پابندی عاید کرے گی یا اس سے صرف ایک ارادہ ظاہر ہو گا جسے وہ بدل سکے گا۔ یہ سوال ایسا ہے جس پر یہاں بحث کی ضرورت نہیں۔ یہ خصوصی معاہدہ بیع کا ایک جزو ہے۔

ایک دوسری قسم کا سوال ان مقدمات میں پیش ہوتا ہے جہاں معاہدے کے سلسلے میں شے بیع پر مناعی کی گئی ہو اور ابھی جائیداد منتقل نہ ہوئی ہو۔ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ معاہدہ معاہدہ بیع ہے یا خدمات کو کرایہ پر دینے کا معاہدہ۔ قانون کو اب اس بارے میں طے شدہ سمجھنا چاہیے کہ محنت اور مواد کی انفرادی مالیت خواہ کچھ ہی ہو، اگر فریقین بالآخر شے کی حوالگی کا ارادہ رکھتے ہیں تو معاہدہ بیع ہو گیا۔

جسٹس بلیک برن نے مقدمہ آئی بیام گرین میں کہا کہ اس قسم کے مقدمات میں یہ معیار شلٹن کرنا چاہیے کہ آیا محنت کی اہلیت اس مواد سے زیادہ ہے جو اس کے نفاذ میں برتا گیا۔ کیونکہ اگر کسی ضم ساز کو منعی کے لئے ملازم رکھا جائے تو اگر اس (ضم ساز) کی مہارت اور محنت بہتوں قسم کی فرض کی جائے تو ظاہر ہے کہ اسی محنت اس ننگ مرمر کے ٹکڑے سے زیادہ ہو سکتی ہے جس پر وہ کام کر رہا تھا مگر پھر بھی میری رائے میں معاہدہ بیع ایسا ہے جسے ہو گا۔

(۲) ضابطے کی حد تک یہ کہنا کافی ہے کہ کسی جزئی قبول اور وصولی یا جزئی ادائیگی کی غیر موجودگی میں ایک تحریری نوٹ یا یادداشت کی ضرورت ہوگی قانون فریب کی دفعہ ۵۱ کے تحت کئے ہوئے معاہدات سے جو قاعدے متعلق ہوں گے وہی ان معاہدات سے بھی متعلق ہوں گے جو قانون بیع ایشیا

ضابطے کے متعلق
قانون فریب کی
دفعہ ۵۱ کے
اختلاف۔

کے تحت کئے جائیں۔ البتہ ایک استثناء ہے۔

بیع کے بدل کو اس دفعہ کے تحت تحریری ہونا ضروری نہیں۔ جس کے کہ فریقین نے زرشن مقرر کر دیا ہو وہ اس وقت جزء معاملہ ہو جاتا ہے اور اس کا تذکرہ یادداشت میں ضروری ہوتا ہے۔ قانون وضع شدہ کا چونکہ صرف معاہدات بیع اشیاء پر اطلاق ہوتا ہے اس لئے اگر بیع کے لئے کوئی بدل تجویز نہ کیا جائے تو بھی یہ فرض کر لیا جائے گا کہ معقول زرشن ادا کرنے کا عہد کیا گیا ہے مگر یہ فرض کرنا اس طرح غلط قرار دیا جاسکتا ہے کہ زرشن کے متعلق کوئی صریح زبانی معاملہ ثابت کیا جائے تاکہ یہ معلوم ہو کہ یادداشت جس میں زرشن کا ذکر نہیں ہے ناکافی ہے۔

قبولیت ذیلی دفعہ ۳ میں قبولیت کی جو تعریف کی گئی ہے وہ قابلِ فخر ہے۔ ذیلی دفعہ بیان کرتی ہے کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ تیسرے معاہدہ کی قبولیت پائی جائے (جس کی اس قانون کی دفعہ ۱ میں تعریف بیان کی گئی ہے) مگر دفعہ ۳ کے معنوں کے اندر اس وقت ایک قبولیت پائی جاتی ہے جب کہ مشتری اشیاء کے متعلق کوئی ایسا کام کرے جس سے معاہدہ بیع کے پہلے ہی سے موجود ہونا ظاہر ہو۔ ایک مثال اس کی وضاحت ہوگی۔ زید نے ایک قسم کی گھاس کے متعلق دس بوٹہ سے زیادہ کی مالیت کی فرمائش کی۔ اس کے آنے پر اس نے اس کا وصف پر کھنے کے لئے کچھ نمونہ لیا اور پرکھنے کے بعد کہا یہ گھاس میرے نمونے کے مطابق نہیں ہے۔ میں اسے نہیں لوں گا۔ قرار دیا گیا کہ اس فعل سے معاہدہ بیع کے وجود سابق کا اظہار ہوتا ہے۔ یعنی وہ صرف اس مفروضے پر درست قرار دیا جاسکتا ہے کہ ایک معاہدہ موجود تھا۔ چنانچہ اس نے ضروری تہاوت فراہم کر دی جس سے وجود معاہدہ ثابت کیا جاسکتا ہے اگرچہ اسے ہسرگز

لے Hoadley بنام (10 Bmg 482, Me Laine

لے باب ۱۱ فصل ۱۱ دیکھو

لے Abbott & Co. عام Wolsey (2 Q.B. 97) ۱۸۹۵

اس بات سے نہیں روکا جائے گا کہ اگر ممکن ہو تو وہ ثابت کرے کہ گھاس اس کے نوٹوں کے مطابق نہیں ہے۔

یہ معلوم ہو گا کہ قانون فریب کی دفعہ ۷۷ جہاں تک ان معاہدات سے متعلق ہے جو ایک سال میں تسلی نہیں پاتے ہیں وہ قانون بیع اشیاء کے ذریعے منسوخ نہیں کیا گیا ہے جس میں بیع اشیاء کے معاہدات کا ذکر ہے۔ ان حالات میں قبولیت یا وصولی اشیاء سے اس بات کی ضرورت مرتفع نہیں ہو جاتی کہ تحریری نوٹ یا یادداشت ہو جس کی سابقہ قانون نے ضرورت بتائی تھی۔

(۳) یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ اگر کوئی قبولیت اور وصولی نہ پائی جائے نہ کوئی جزئی ادائیگی میں آئی ہو، نہ کوئی تحریری نوٹ یا یادداشت ہی ہو تو دفعہ حکم دیتی ہے کہ ایسا معاہدہ بذریعہ ناش نافذ نہیں کرایا جاسکے گا۔

قانون بیع اشیاء کے ذریعے سے اس طرح ایک اور سوال بھی طے ہو گیا جو اگر عملاً تصفیہ پاؤں کا تھا مگر عرصہ دراز تک قانون فریب کی دفعہ ۷۷ کے متعلق غیر متعین رہا۔ اس قانون کے دفعہ ۷۷ کی طرح قانون بیع اشیاء کے ضروریات سے جواز معاہدہ پر اثر نہیں پڑتا صرف اس کے ثبوت پر شرائط عاید ہوتے ہیں۔

فصل چہارم۔ بدل

یہ پہلے ہی بیان ہو چکا ہے کہ بدل، معاہدات غیر مہری کے لئے ہمیشہ

ضروری ہے۔ یہ اس قسم کے معاہدات کے متعلق عموماً صحیح ہے۔ اگرچہ معورتیں وہ ہوں جن میں قانون نے ان کے اظہار کے لئے ضابطہ مقرر کیا ہے۔ البتہ شرط یہ ہے کہ ضابطہ دستاویز کا نہ ہو۔ مناسب ہو گا کہ پہلے بدل کی تعریف کی جائے۔ ہم مقدمہ Currie بنام Misa سے دی ہوئی تعریف لے سکتے ہیں۔ قانون کی نظروں میں مالیتی بدل میں یا تو ایک فریق کے لئے کچھ حق مفاد نفع یا فائدہ حاصل ہونا چاہئے یا دوسرے فریق کو کوئی ترک فعل، ضرر یا نقصان یا ذمہ داری کرنا یا برداشت کرنا یا لینا چاہئے۔

بدل کے معنی کسی چیز کا فعل یا ترک فعل یا کچھ برداشت کرنا یا کسی فعل یا ترک فعل یا برداشت کا وعدہ کرنا ہے۔ یہ معاہدہ کی جانب سے فریق دیگر کے عہد کے متعلق ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ عہد کے متعلق ہو۔ کیونکہ بدل سے عہد کو پابند کنندہ قوت عطا ہو جاتی ہے۔

فریق ثانی نے اگر کسی عہد کے متعلق یا اس کے معاوضے میں کوئی منفعت عطا یا کوئی نقصان برداشت نہیں کیا ہے تو پھر بدل نہیں سمجھا جائے گا اس نقطے کو مقدمہ Wigan بنام انگلش اینڈ اسکاتش لائف انشورنس ایسی دیشن میں عجیب طور سے واضح کیا گیا ہے Hackblock نامی ایک شخص نے بریٹش یلہ کمپنی سے اپنی جان کا بیمہ کرایا تھا۔ اس کی پالیسی کا لیمٹ ہونے لگا تھا اگر وہ شخص جس کی جان کا بیمہ ہوا ہے اپنے ہاتھوں خود مر جائے مگر اس شرط کا برا اثر اشیاء ثالثہ کی نیک نیتی سے حاصل کئے ہوئے حقوق پر جو مالیتی بدل پر مبنی ہیں نہ پڑے گا۔ ہیک بلاک کو ویگان نے ایک دین کی ادائیگی پر مجبور کیا تو اس نے ویگان کے حق میں پالیسی رہن کر دی مگر اسے اپنے ہی شہرین قانونی کے حوالے کیا جنہوں نے دین کی ادائیگی کے لئے مزید مہلت حاصل کی اور رہن کو نہ تو استعمال کیا نہ اس کا تذکرہ کیا انہوں نے بعد میں ہیک بلاک کی درخواست پر رہن کو منسوخ کر دیا۔ مدھیوں (ویگان کے منتظموں) کو اس کی اطلاع ہوئی تھی

ہوئی جب وہ خود کشی کر چکا تھا۔ اس پر مدعیوں نے بمیہ کمپنی سے پالیسی کی رقم کا مطالبہ کیا۔ جٹس پار کرنے قرار دیا کہ ویگان نے اگر پالیسی کو رہن کرنے سے کوئی مفاد حاصل کیا تھا تو اس کا بدل نہیں دیا تھا۔

میری رائے میں یہ بات معقول طور سے واضح ہے کہ زید کے بکر پر دین کا محض وجود اس بات کا کافی دلیلی بدل نہیں سمجھا جائے گا کہ زید بکر کو دین کے اطمینان کے لئے کوئی ضمانت دے۔ اگر ایسی کوئی ضمانت دی گئی ہو تو اس بات سے سچی معاملہ یہ دی جاسکتی ہے کہ ادائی دین کے لئے ہبلیت دی جائے یا ضمانت کسی نہ کسی طریقے سے بدل مٹا لیا جائے یا اگر کوئی صریح معاملہ نہیں ہوا ہے تو قانون خود پوری مستعدی سے یہ خیال کر لے گا کہ ہبلیت دینے کا معاملہ جو اسے یہ سکھاتا ہے کہ وہ وقت معینہ نہ ہو کہ ضمانت دینے کے حوالہ سے یہ عین معینہ وقت تک احتساب کرنا ہو۔ مزید برآں اگر کوئی نہ سچ معاملہ نہ ہو اور جنوی معاملہ بھی اس اور ان حالات میں متنبہ نہ کیا جاسکتا ہو حسب اور جن میں ضمانت مزید کی دتاوینر (indenture) کو نافذ کیا گیا لیکن تاہم وہ ضمانت ایسی ہو کہ اس کی اطلاع نہ دینے سے کوئی شخص ناش دین کر سکتا تھا اور شخص اس ضمانت کے بھروسے پر اس نے دین کی ناش سے احتساب کیا ہو، تو وہ (وائن)۔ ہبلیت اسی شخص کے لئے دیتا ہے

لے اس اصول کا قانون نے ایک استثنائے آف کی جیج ایکٹ دفعہ ۷۷ بابت ۱۸۷۷ء میں قائم کیا ہے۔ کسی بل کا مالیاتی بل اس صورت میں سمجھا جائے گا جب:۔ (۱) کوئی بدل جو کسی معاہدہ ساوہ کی تائید کے لئے کافی ہے (۲) کو دین یا ذمہ داری باقی۔

جس کے حصول کے لئے ضمانت کا دینا ہی چاہتا ہے
(اور اسی پر میری رائے میں انھار کے دیکھنے سے
بیت چلتا ہے کہ ایسا بدل کافی ہے گو وہ ایک منہ میں
ضمانت عطا شدہ کے لئے ایک بدل برہنا کے
واقعات مابعد (ex Post facto) ہے۔

اُس کے برخلاف میری رائے میں اگر کسی صورت
بہ ضمانت کی اطلاع دی جائے جہاں کوئی سرسج
معاہدہ ہو۔ اور کوئی ایسے حالات نہ ہوں جن سے
عدالت بہ استناد کر سکے کہ معاہدہ اسے تو اذعاناً بہ
نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی بدل فی الحقیقت دیا گیا ہے۔

اب ہم چند عامہ قواعد۔ بال کے متعلق وضع کر سکتے ہیں۔

۱۔ ہر غیر مہرہی معاہدے کے جو ار کے لئے اس کی ضرورت ہے۔

۲۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ عربہ کے مناسر بہ ہو مگر یہ ضروری ہے کہ

قانونی نقطہ نظر سے اس میں کھد مالیت ہو۔

۳۔ وہ جائز ہو۔

۴۔ وہ موجود ہو یا مستقبل میں ہونے والا ہو۔ بہر حال وہ ماضی نہ ہو۔

(۵)

(۱) ہر ساوہ معاہدے کے لئے بدل ضروری ہے

مقدمہ Pillans نام Van mierop سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷۶۱ء تک

بھی قاعدہ مذکورہ صدر میں کلام کی گنجائش تھی۔ لارڈ (Lord) (Mansfield) نے
قرار دیا کہ اگر تجارتی رہا ج یا ضروریات قانون کی بنا پر شرائط معاہدہ قید تحریر
میں لائے گئے ہوں تو یہ شہادت بدل کی ضرورت کو مرتفع کرتی ہے۔

سٹش میں مکر یہ سوال اٹھا۔ ران (Raun) بنام ہیوز (stnghes) ہیں مسز ہیوز نے جو ایک اراضی (estate) کی منظمہ تھی۔ تحریری عہد کیا کہ اپنی جیسا سے وہ رقم ادا کرے گی جو اراضی سے مدعی کو قابل ادا تھی۔ اس عہد کا کوئی بدل نہ تھا۔ اور طے کیا گیا کہ قانون فریب دفعہ ۵ کے لحاظ سے جس ضابطے کی ضرورت ہے اس سے بدل کو غیر ضروری قرار دے دیا گیا ہے مقدمہ دار لامرا میں گیا۔ ججوں کی رائے لی گئی اور فیصلہ (Skynner, C.B.) نے یوں دیا:۔

یہ ہے شریعہ ہے کہ ہر شخص قانون قدرت کے تحت اپنے حقوق و وثائق کی اس کا پابند ہے۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ اس ملک کے قانون سے اس معاملہ کی جبری نمیل کے لئے جو ہر کافی بدل کے لئے جوں کوئی ذریعہ یا کوئی بارہ کار نہیں مہیا کیا ہے ایسا حال جس میں کاشق ہر بار یہ ہوتا

paetum ex quo non Oritur adio

اس جملہ قانون کے معنی قانون دیوانی میں خواہ کچھ ہوں جائے قانون میں وہ صورت آخر الذکر سبب میں سمجھا جائے گا۔ تمام معاملات قانون انگریزی کے لحاظ سے معاملات خصوصی (مہری) (Specialty) اور معاملات زبانی (parol) میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ یہی کوئی تیسری قسم نہیں ہے جسے بعض دیکھ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ معاملات تحریری۔ آردہ مرنہ تحریری ہوں اور مہری نہ ہوں تو وہ اقراء زبانی ہی سمجھے جائیں گے اور اس کے لئے بدل کا وجوہ نہایت کرایہ کا ہے

قاعدہ عام کا استثناء | اس طرح ہمیں ایک قاعدہ ملاحظہ کا ہمہ گیر اطلاق ہو سکتا ہے اور جو ہر زبانی کئے ہوئے عہد کے قابل ناش ہونے کا معیار ہے۔

ہر مقدمے میں ہم کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ کیا معاہدے کوئی استفادہ کیا ہے یا معاہدہ پر عہد کی بنا پر کوئی بار اب یا آئندہ وقت میں عاید ہونا ہے اگر نہیں تو عہد بلا بدل ہے اور قابل پابندی نہیں اس کیلئے کے اطلاق میں بے شبہ وقت یہ ہونی ہے کہ عدالتوں نے ایسے معاہدے کو ناجائز قرار دیا جسے فہم یقین قابل پابندی بنانے کا ارادہ رکھتے تھے یا بدل جس فائدے یا نقصان پر مشتمل ہوتا تھا اس کی قلت کے باعث یہ ضرورت مضحکہ بننے لگی۔ چنانچہ ہم ایک لائق قانونی لارڈ (Law Lord) سے دوچار ہوتے ہیں جس کی تربیت ایک دوسرے نظام قانون میں ہوئی۔ دارالامرا میں جب ایک مقدمہ اس کے سامنے پیش ہوا تو اس نے یہ تنقید کی:۔

مجھے اقرار ہے کہ یہ مقدمہ میری رائے میں اس
ابھرتی ہوئی مشتق کو مل ڈالے گا جو کلیہ بدل کے
مستحق کسی کے دل میں ہو کیونکہ اس مقدمے میں اس
کیلئے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ بات ممکن
ہو جاتی ہے کہ وہ اس معاملے کو اپنی انگلیوں سے نوچ
ڈالے جو بالارادہ مستحق کیا گیا تھا اور برابری نہ تھا
جس کے نفاذ میں نفاذ خواہ کو جائز منہا حاصل تھا
ان لملاحظات کے باوجود میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے
کبھی بھی اس میں شبہ کیا کہ عدالت برائے نفع تھی۔

مگر اس قاعدے کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کی عملی سہولت سے کرنا چاہئے
ہیں ایسے ذرائع تحقیق کی ضرورت ہوگی جن سے معلوم کیا جاسکے کہ آیا معاہدہ
اور معاہدہ نے کسی قانونی ذمے کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تھا قاعدہ یا کلیہ بدل
سے اس غرض کے لئے ایک یکساں معیار حاصل ہوتا ہے۔ اندوہاں ہو سکتا ہے کہ
آیا سہولت عامہ کے اغراض اس معیار کو اس کی منطقی مکمل حالت میں لینے پر
زیادہ عہدگی سے پورے نہ ہوں گے نسبت اس کے کہ امتیازات اور فراکتوں
کے ذریعے سے قاعدے کا قصہ ہی پاک کر دیں۔ اس قاعدے کی معصیت کے

دوستنیاات قابل ذکر ہیں :-

(۱) خدمات بلا بدل کا عہد اگرچہ عہد کے طور پر نافذ نہیں کیا جاسکتا لیکن اس سے یہ ذمہ داری پیدا ہو جاتی ہے کہ معمولی احتیاط اور مہارت کے ساتھ خدمات انجام دے جائیں۔

(۲) جو معاملات تمکات قابل بیع و شریعہ (Negotiable instruments) مثلاً بل آف اکیسپینج اور پیرایسری نوٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں ادائیگی رقم کے عہد کی جبری تعمیل ہو سکتی ہے اگرچہ عہد کی بنا پر معاہدہ کو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور معاہدہ لکھ کچھ عطا نہیں کرتا۔

یہ دوستنیاات ان قانونی وجوہات کو ظاہر کرتے ہیں جنہیں عدالتیں کلیہ بدل کے پوری طرح صورتہ گیر ہونے سے پہلے تسلیم کرتی تھیں ان کا قانون غیر موضوعہ پر جو قلم لگایا گیا وہ پہلی صورت میں تاریخی حالات معاہدہ (antecedents of contract) کی بنیاد پر اور دوسری صورت میں قانون تجارت (Law merchant) پر تھا۔ بہتر یہ ہے کہ ان متشکیات کو تسلیم کیا جائے اور ان کی تعریف بتائی جائے اور ان کی اصلیت معلوم کی جائے بہ نسبت اس کے کہ کلیہ بدل کا جبری اور مصنوعی استدلال کے ذریعے اسے ان قانونی رشتوں پر اطلاق کیا جائے جو اس (بدل) سے باہر پیدا ہوتے ہیں

(۲) بدل کا عہد کے مناسب ہونا ضروری نہیں۔

صرف کچھ قانونی قدر و قیمت رکھنا کافی ہے۔

مقدار بدل | عدالتیں فریقین مالش کے لئے معاملہ نہیں کرتیں۔ اور اگر کسی نے وہ شے حاصل کر لی جس کے لئے اس نے معاہدہ کیا تھا تو

لے دیکھو آٹھ دس صفحہ بعد

صفحہ دیکھو باب ۱۱ فصل ۱

عدالتیں یہ نہیں چھپتیں کہ آیا وہ اس وعدے سے مناسب ہے جو اس نے اس
شے کے معاوضے میں کیا ہو سکتا ہے کہ بدل معاہدہ کے حق میں منفعت ہو یا کسی
شخص شامٹ کے لئے۔ یا بظاہر کسی کے لئے بھی نہ ہو اور صرف معاہدہ کرنے کے لئے
ایک نقصان ہو۔ بہر صورت بدل کی مناسبت پر فریقین بوقت انعقاد معاہدہ
عذر کریں کہ نہ کہ عدالت جب اس سے اس کے نفاذ کی استدعا کی جائے
مندرجہ ذیل مقدمات اس قاعدے کی توضیح کریں گے:-

بین برج کی ملکیت میں دو بائلر (boilers) تھے اس نے فرم اسٹون کی
استدعا پر اسے اجازت دی کہ وہ ان کو توڑے بشرطیکہ وہ اسی عمدہ حالت میں
واپس کئے جائیں جن میں متعارفیت وقت تھے فرم اسٹون نے ان کو توڑنے
کے لئے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور اسی حالت میں ان کو واپس کیا۔ بین برج
نے اس کی عہد شکنی کی بنا پر ناش وائر کی مدعی علیہ کو ذمہ دار قرار دیا گیا۔

بدل یہ ہے کہ مدعی نے مدنی علیہ کی استدعا پر بائلروں
کو توڑنے کی اجازت دی منظور کی تھی۔ میں سمجھا ہوں
مدعی علیہ نے حیاں کہا کہ اسے کوئی فائدہ حاصل ہوگا
کہ ان کم یہ مدعی کے حق میں ایک نقصان ہے کہ اپنی
ملکیت سے خواہ اتنے تھوڑے وقت ہی کے لئے ہو
جدا کیا جائے۔

(Haigh) بنام (Brook) میں چند بلوں کی ادائیگی کے عہد کا بدل یہ تھا کہ
ایک دستاویز حوالے کر دی جائے جس کے متعلق سمجھا جاتا تھا کہ ایک ضمانت ہے۔
مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ناقابل نفاذ تھی طے ہوا کہ دستاویز بحالہ شدہ کا
بے قیمت ہونا، ناش وائر بر بنائے عہد کا کوئی جواب نہیں۔ مدعیوں کو مدنی علیہ کے

لہ از جیس بلاک برن و مقدمہ Bolton بنام (L R. 9Q B.55)

لہ Bainbridge بنام Firm Stone (8A & E. 74)

س (10 A & E 309)

اس عہد نے ترغیب دلائی کہ وہ ایک ایسی چیز سے دست بردار ہو جائیں جو وہ (مدعی) اپنے پاس رکھ سکتے تھے۔ اور مدعی علیہ نے اس عہد کے ذریعے سے نئے مطلوبہ حاصل کی۔

۱۷۷۵ء

(De la Bere) بنام (Pearson) میں (Williams, L.J. Vanghan) نے اس معاہدے کا جس کی ناکش ہوئی تھی یوں تذکرہ کیا ہے :-

مدعی علیہم نے استہارہ کر ایجاب کیا کہ وہ کاروبار میں رقم لگانے کے متعلق (investments) مشدے دیں گے۔ مدعی نے اس ایجاب کو قبول کیا۔ شورہ چاہا اور ایک اچھے دلال (Stock-droker) کا نام دریافت کیا۔ سوالات و جوابات کے متعلق طے ہوا تھا کہ مدعی علیہم چاہیں تو اپنے پرے میں شایع کر سکتے ہیں ایسی اشاعت میں بہ ظاہر یہ باتیں ہو سکتی تھیں کہ مدعی علیہم سے پرچے کی اشاعت بڑھے میں سمجھا ہوں کہ اس ایجاب کو قبول کرنے سے ایسا معاہدہ پیدا ہو گیا جس میں قانونی بدل موجود تھا۔

بدل کی نامناسبیت نصفت کے خیال میں فریب یا ادب ناجائز کی شہادت کو قوی کرنے والی چیز ہے جس سے معاہدہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ تعمیل مختص کی ناکش کو منظور کرنے سے انکار کرے یا اپنے عہد کو منسوخ کر دے۔ لیکن لارڈ ایلڈن کے الفاظ میں مختص بدل کی نامناسبیت جب تک اتنی زیادہ نہ ہو کہ اس سے ضمیر کو دھچکا لگے یا فی نفسہ اس بات کی قطعی شہادت ہو کہ فریب کیا گیا ہے۔ اس وقت تک اسے ایسا امر نہیں قرار دیا جاسکتا جس کی بنیاد پر معاہدے کی تعمیل مختص سے انکار کیا جائے۔

گو بدل کے لئے مناسب ہونا ضروری نہیں مگر اس کا قصفی ہونا ضروری ہے۔ جب ایسا ہے تو سوال کیا جاسکتا ہے کہ پھر اس بات کے کیا معنی ہوں گے کہ بدل کو ”ایک ایسی چیز ہونا چاہیے جو قانونی قدر و قیمت رکھے“۔

کورٹ آف ایپیل کے جج جیمز (Currie) انعام (Misa) میں بدل کی جو تعریف کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ - بدل ایک شے ہے جسے معاہدہ کنندہ کے سلسلے میں کرتا - یا برداشت کرتا ہے یا ایسی شے جس کے انجام دینے اجتناب کرنے کا یا برداشت کرنے کا عہد کیا جاتا ہے - اسی بنا پر ہو سکتا ہے کہ وہ (۱) ایک موجودہ فعل، اجتناب یا برداشت (Sufferance) ہو جو کسی ایک فریق کے ایجاب یا قبول پر مشتمل ہو یا ایسی کوئی شے ہو جس کا اس سے تحت معاہدہ مطالبہ کیا جاسکتا ہو - یا (۲) کسی فعل، اجتناب یا برداشت کا عہد ہو جو اسی قسم کے عہد کے عوض کیا جائے۔ پہلی صورت میں بدل موجود یا تکمیل شدہ ہے - دوسرے میں آئندہ یا تکمیل شدہ - ایک اطلاع دہی کے لئے انعام کا ایجاب جسے مطلوبہ اطلاع کی فراہمی کے ذریعے قبول کیا گیا ہو؛ ایجاب انشائیہ استعمال یا صرف کے ذریعے قبول کیا گیا ہو - یہ تکمیل شدہ بدل کی مثالیں ہیں - ازدواج کا باہمی عہد، عہد ادائیگی کے عوض میں کسی کام کی انجام دہی کا عہد - یہ تکمیل شدہ عہد کی مثالیں ہیں - عہد کے عوض کئے ہوئے عہد کا کسی شرط پر مبنی ہونا، اس کے بدل جائز ہونے پر اثر نہیں رکھتا۔

بدل کے واقعی ہونے کا معیار کیا ہے؟ اس قاعدے کے اطلاق کے وقت اگر ناش بر بنائے عہد ہو تو ہمیں دریافت کرنا چاہئے کہ - (۲) آیا معاہدہ نے اس عہد کے سلسلے میں جو اس سے ہوا

کوئی فعل یا اجتناب یا برداشت یا عہد کیا؟ (جب) کیا اس کے فعل یا اجتناب، برداشت یا عہد کی کوئی قدر و قیمت شخص کی جاسکتی تھی؟

(ج) کیا وہ اس چیز سے زیادہ تمنا جس کے انجام دینے، اقبال کرنے یا برداشت کرنے کا وہ اس وقت بھی قانوناً پابند تھا؟
 ان سوالوں کے جواب پر بدل کی واقعیت مبنی ہے۔
 (د) علاوہ اس رائے کے جو لارڈ Mansfield نے ظاہر کی، ہمیں ایسے حالیہ مقدمات بھی ملتے ہیں جن میں اس بات کا شبہ اٹھایا گیا کہ آیا بعض حالات میں کسی عہد کو قابلِ نالیش بنانے کے لئے بدل کی ضرورت ہے۔
 ان مقدمات سے جو قاعدے بن گئے ہیں۔

- ۱۔ وجہ تحریک اور بدل ایک چیز نہیں ہیں
- ۲۔ بدل معاہدہ کی جانب سے پیش کیا جانا چاہیئے
- وجہ تحریک (Motive) اور بدل میں امتیاز

ٹامس بنام ٹامس میں ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے منتظم پرزاش کی کہ اس کو ایک گھر میں رہنے کو اپنے کے معاملے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ یہ اس کے شوہر کی جائیداد تھی اور معاملہ ایک قلیل المقدار کرایہ ارضی کی ادائی پر ہوا تھا۔ منتظم معاملہ کرتے وقت شخص متوفی کے ایک منشا کو پورا کر رہا تھا کہ اس کی بیوی کو گھر کا استعمال کرنے دیا جائے۔ عدالت نے قرار دیا کہ شخص متوفی کے منشا کو بر لانے کی خواہش بدل نہیں سمجھی جائے گی۔ وجہ تحریک (Motive) اور بدل ہم جتنے نہیں ہیں۔ بدل کی تحریک ہمیشہ کی جانب سے ہونی چاہئے اور قانون کی نظر میں اس کی کچھ قیمت ہو۔ مگر بدیل

لے دیکھو حیدر علی خان پٹیل۔

یہ بھی قرار دیا گیا کہ مدعیہ کا کرایہ ارضی کو ادا کرنے کا اقرار کرنا مدعی علی علیہ کے عہد کا بدل تھا اور یہ کہ معاملہ قابل پابندی ہو گیا۔

درست بدل اور تحریک اور بدل میں اور طور پر بھی اشتباہ کیا گیا ہے۔ اچھے بدل اور قیمتی بدل کا امتیاز (یا خاندانی شفقت بخلاف رسمی

قدر و قیمت کے) صرف قانون جائیداد اصلی (Real Property) کی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں۔ بعض وقت وجہ تحریک۔ بدل کی شکل اختیار کرتی ہے یہ شکل اس وقت پیش آتی ہے جب کہ گزشتہ منفعت کا معاوضہ دینے کی اخلاقی ذمہ داری ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ہمارے اغراض کے لئے کسی محسن کو معاوضہ ادا کرنے یا بدلہ دینے کی خواہش میں اور اس خواہش میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا جو کوئی منتظر کسی متوفی دولت کے منشا کو بر لانے کے متعلق رکھتا ہے۔ یا جو کوئی باپ اپنے بیٹے کے دیون کے ادا کرنے کے متعلق رکھتا ہے۔ ایسی خواہش کا محض پورا کرنا جب کہ اس سے معاہدہ کو کوئی موجودہ یا آئندہ فائدہ نہ ہوتا ہو یا معاہدہ کو کوئی نقصان نہ ہوتا ہو۔ قانون کی نظر میں کچھ نہیں سمجھا جاسکتا۔

بدل سابق اٹھارہویں صدی کے اخیر اور انیسویں صدی کے اوائل میں احسانات سابقہ کا بدلہ دینے کا اخلاقی وجوب عدالتی زبان میں

بدل کا مرادف قرار پا چلا تھا۔ یہ موضوع بدل سابق سے تعلق رکھتا ہے اور یہ کہ وہ بدل تکمیل شدہ یا موجود سے کس طرح مختلف ہے۔ تاہم یہاں اس حقیقت پر اصرار کرنا مناسب نہ ہو گا کہ بدل سابق کوئی بدل نہیں اور یہ کہ معاہدہ کو ایسی صورتوں میں جو کچھ ملتا ہے وہ محرکات غور یا شکرگزاری کو بر لانا ہوتا ہے۔ یہ سوال پہلی اور آخری مرتبہ (Eastwood) بنام (Kenyon) میں طے کر دیا گیا ہے اور اس یکے پر آخری وار کر دیا گیا ہے کہ احسانات سابقہ معاہدہ کے اخلاقی وجوب کی بنیاد کسی عہد ما بعد کی تائید کر سکتے ہیں۔ لارڈ (Den Man) نے کہا یہ یکلہ ضرورت بدل کو

بالکل نابود کر دے گا۔ کیوں کہ اس سے کسی عہد کے کرنے کا محض واقعہ اس کی تعمیل کا اخلاقی وجہ پیدا کر دے گا۔

بدل معاہدہ کی جانب سے پیش ہو

اس کے معنی یہ ہیں کہ جو فریق کسی معاہدے کو نافذ کرنا چاہتا ہے بدل معاہدہ پیش کرے اس کا فریضہ ہو گا کہ یہ بتائے کہ آیا اس نے دوسرے فریق کو اس عہد کا بدلہ ادا کیا ہے۔

یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جب دو اشخاص کوئی ایسا معاہدہ کرتے ہیں جس میں شخص ثانی اس معاہدے کی بنیاد پر ناش کر سکتا ہے جس میں اس بات کا معاملہ کیا گیا تھا کہ وہ رقوم یا دیگر استفادہ حاصل کرے۔

یہ معاملہ زیادہ تر تعمیل معاہدہ سے متعلق ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ اگر اس قسم کا ادعا صحیح ہو تو کوئی شخص ایسے عہد کی بنیاد پر ناش دائر کر سکے گا جو نہ اس سے کیا گیا تھا اور نہ اس نے کوئی بدلہ ادا کر کے اس کی تائید کی تھی۔

پہلے یہ قرار دیا گیا تھا کہ اگر زید نے بکر سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ بکر کے لڑکے یا لڑکی کے فائدے کے لئے کوئی کام انجام دے گا تو رشتہ داری کی قربت اور یہ واقعہ کہ معاہدہ قدرتی شفقت کے باعث ہوا تھا، (دونوں مل کر) شخص مفاد و اراکو حق نالش عطا کریں گے۔

مگر اب یہ قانون باقی نہیں ہے۔ ہمارا قانون کسی معاہدے سے پیدا ہونے والے شخص ثالث کے حق حصول (Jus quæsitum tertio) کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس قسم کا حق بطور جائیداد عطا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً امانت (trust) میں اگر اس سے کسی ایسے شخص کو جو معاہدے کے لئے اجنبی ہے، یہ حق عطا نہیں ہوتا کہ

معاہدے کو نافذ کر اسکے لئے

لیکن اگر کسی کا زندے کو اپنے اصل کے لئے قبولیت حاصل کرنے یا اس کا کارندہ اور بدل ہیا کرنے کے ہدایات دیئے گئے ہوں تو بدل اصل ہی کی جانب سے پیش شدہ سمجھا جائے گا، کا زندے کی جانب سے نہیں۔

اسی بنا پر یہ قاعدہ درست قرار دیا جاسکتا ہے کہ کسی معاہدہ پر اس کے عہد کی بنا پر ناشنیں دائر کی جاسکتی اگر اس نے وہ عہد محض کسی محرک (motive) یا خواہش کو پورا کرنے کے لئے کیا تھا۔ نہ کوئی ایسا شخص اس پر اس کے عہد کی بنا پر ناش دائر کر سکے گا جس نے وہ بدل ہیا نہیں کیا ہے جس پر عہد بنی ہے۔
(ج) اب ہم ان معاملات سے بحث کریں گے جن کا بدل ناقابل تشخیص قدر و قیمت رکھتا ہے۔

اگر معاہدہ اپنی صورت ہی سے طبعی یا قانونی عدم امکان پیش باوی النظری کرتا ہے تو بدل غیر حقیقی (unreal) ہو جاتا ہے۔ عدم امکان کو عدم امکان میں ہونا چاہئے مثلاً ایسا ہو کہ وہ موجودہ حالات کے لحاظ سے اتنا احتمال ہو کہ فریقین کے متعلق اس قسم کے معاہدے کو فرض ہی نہیں کیا جاسکتا، لیکن اگر وہ کوئی موجودہ یا آئندہ عملی محالات سے ہو، مثلاً جو موضوع معاہدہ کی طاقت یا تباہی سے پیدا ہو اور فریقین کو بوقت معاہدہ اس کا علم یا اس کی توقع ہی نہ ہو۔ تو اس کا اثر مختلف ہوگا۔ پہلی صورت میں غلطی کی بنیاد پر معاہدہ کالعدم کر دیا جاسکے گا۔ یا دوسری صورت میں عدم امکان لاحقہ کے باعث اسے ختم کر دیا جائے گا۔

لیکن اگر رقم دینے کا عہد اس عہد کے بدل میں ہو کہ جادو۔ کے طبعی عدم امکان ذریعہ خزانے کا پتہ چلایا جائے یا زمین کے گرد ایک دن میں

لے لارڈ ہالٹین درتھمرڈ ملاپ ہام سلورج ۱۸۱۵ء (A.C 847, 858)

ٹھ ٹینگ نام ٹک آف نیوز ٹیلڈ ۱۹۰۰ء (A.C. 577)

تہ نرید تفصیل باب ۲۰ فصل دوم دیکھو۔

ٹھ (Chifford) نام (Walts 577, 588) (L.R. 5 C.P)

گھوم آئے یا اسامہ کے لئے ایک عتقا مہیا کیا جائے، تو ایسا عہد اس لئے کاہم ہوگا کہ بدل پیش شدہ غیر حقیقی ہے۔

یا قانونی عدم امکان ایک قدیم مقدمے میں قانونی عدم امکان کی مثال دستیاب ہوئی ہے۔ ایک تحویلدار (سیلف) اسے اس عہد کے بدل میں چالیں پونڈ دینے کا اقرار کیا گیا تھا کہ وہ اس دین کو خارج کر دے گا جو اس کے آٹا کو اد اطلب ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ سیلف کو ناش کا حق نہیں اور یہ کہ بدل پیش شدہ غیر قانونی (نا جائز) تھا کیونکہ ملازم وہ دین خارج نہیں کر سکتا جو اس کے آٹا کو اد اطلب ہے۔ غیر قانونی سے ظاہر ہے کہ عدالت نے قانوناً غیر ممکن مراد لیا۔

عدم تعین نیز جو عہد بدل کے طور پر کیا گیا ہے، وہ ہو سکتا ہے کہ اتنا مبہم اور غیر مادی نوعیت کا ہو کہ اسے نافذ نہ کیا جاسکے۔

ایک شخص نے اپنے باپ کو ایک پرائمری نوٹ دیا۔ باپ کے متعلموں نے اس نوٹ کی بنا پر اس پر ناش دائر کی۔ اور اس نے ادا کیا کہ اس کے باپ نے اسے اس ذمہ داری سے بیٹے کے عہد کے بدل میں سبکدوش کرنے کا عہد کیا تھا۔ بیٹے کا عہد آئندہ شکایتیں نہ کرنے کے متعلق تھا کہ اسے (بیٹے) اس کے بھائیوں کے برابر فوائد حاصل نہیں ہوئے۔ کہا گیا کہ بیٹے کا عہد باپ کو شکایت کر کے تکلیف نہ دینے کے عہد سے زیادہ نہ تھا۔ اور اتنا مبہم تھا کہ باپ کے اس عہد کا بدل نہیں بنایا جاسکتا کہ وہ (باپ) اس (بیٹے) کو اپنے حقوق مندرجہ نوٹ سے سبکدوش کر دے گا۔

اسی طرح وہ عہد کہ ایسا معاوضہ دیا جائے گا جو درست معلوم ہو یا کسی پیشہ کے کاروبار سے علیحدگی اس حد تک اختیار کی جائے گی جس حد تک قانون اجازت دیتا ہے، ان کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ یہ عدالتوں پر تعمیر کی ذمہ داری عائد نہیں

۱۔ Harvey بنام Gibbons (2 Lev. 161)

۲۔ White بنام Bluett (28 L.J. Ex Ch. 36)

۳۔ Taylor بنام Brewer (1 M & S. 290) ۴۔ Davies بنام (36 Ch D. 359)

جسے قبول کرنے کو وہ تیار نہیں ہیں۔ یہ معاملات ان ایجابات سے مشابہ ہیں جو قانونی رشتے پیدا کرنے کے ناقابل قرار دئے گئے ہیں جیسا کہ بابت فصل ۱۷ کے آخر میں بتایا گیا۔

بعض ایسے مقدمات ملتے ہیں جن میں میتین کرنا مشکل ہوتا ہے کہ آیا بدل حقیقی ہے یا نہیں۔ اس قسم کے مقدمات کی ایک اچھی مثال اس وقت ملتی ہے جب حق ناش کے استعمال سے اجتناب کرنے کے عہد و یا کسی ناش میں مصالحت کا معاملہ ہو جائے۔

اجتناب از ناش کسی ناش سے اجتناب خواہ تھوڑے ہی عرصے کے لئے ہو، ایک عہد سمجھا گیا ہے خواہ کوئی دست برداری و مہذہ نہ ہو۔ نہ حق ناش کی مصالحت مل میں آئی ہو۔ (Alliance Bank) بنام (Broom) میں مسز بروم سے کہا گیا تھا کہ وہ اس رقم کی ضمانت دیں جو انھیں بینک کو دینا ہے۔ انھوں نے عہد کیا کہ وہ بعض چیزوں کے دستاویزات حقیقت کی تحویل کریں گے۔ انھوں نے البتہ نہ کیا تو بینک نے عہد کی تعمیل مختص کا دعویٰ دائر کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اگر یہ بینک نے اس بات کا کوئی عہد نہ کیا تھا کہ وہ کسی عرصے کے لئے ناش دین سے اجتناب کرے گا تو نہ یہ ہے کہ عد اصحاب کا نائدہ بینک نے عطا اور کمپنی نے حامل کیا و بے تہہ کسی میتین عرصے کے لئے نہ تھا لیکن بہر حال کسی حد تک اجتناب ضروری ہوا۔

ایک اسی قسم کے مقدمے میں عدالت نے ایک جملہ استعمال کیا تھا کہ ضمانت دینے کے عہد نے ”وہ ان کے ہاتھ باندھ دیئے۔“ مگر اجتناب کو بدل بننے کے لئے یہ بتانا چاہئے کہ کچھ ذمہ داری موجود تھی یا مستعمل طور پر فریقین موجود خیال کر سکتے تھے (Jones) بنام Ash-burnham میں دعویٰ اس عہد کی بنا پر کیا گیا تھا کہ مدعی کو بیس پونڈ اس بات کے بدل کے

طور پر دئیے جائیں گے کہ وہ اس قرضے کی ناش سے باز رہے جس کے متعلق اس کا ادعا تھا کہ اسے پلینڈنگ میں یہ بات نہیں بتائی گئی تھی کہ آیا شخص متوفی کا کوئی نمائندہ موجود تھا جس کے حق میں یہ اجتناب عمل میں لایا گیا۔ نہ یہی بتایا گیا کہ اس (متوفی) نے کوئی ایسا کافی ترکہ چھوڑا ہے جو اس کے مطالبے کی یا بجائی کر سکے۔ وہ فقط اس بات کا عہد تھا کہ نامعلوم اشخاص پر ایک ایسی رقم کی بابت ناش دائر نہ کی جائے گی جو نہیں کہا جاسکتا کہ موجود یا قابل باز یا منت تھی۔ قرار دیا گیا کہ وہ بدل نہیں۔ لارڈ الن برا Ellen-borough نے کہا: ”مدعی کس طرح ظاہر کر سکتا ہے کہ اسے اجتناب ناش سے کوئی حرج ہو جبکہ واجب ایسی کوئی رقم ہی موجود نہ تھی جس کے حصول کے لئے ناش کی جاتی، اور ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا تھا جو اس کا بہ حیثیت وارث ذمہ دار ہو۔“

مصالحات ناش | کسی ناش سے مصالحت کرنا اسی قسم کا بدل ہے۔ اجتناب کی صورت میں ایجاب یوں کیا جاسکتا ہے: ”میں آپ کا دعویٰ تسلیم کرتا ہوں لیکن اگر آپ ابھی دعویٰ نہ کریں تو کوئی چیز دیتا ہوں یا دینے کا عہد کرتا ہوں“ مصالحت کی صورت میں ایجاب یوں ہوتا ہے: ”میں آپ کا دعویٰ (یا جواب) جیسی کہ صورت ہو تسلیم نہیں کرتا لیکن اگر آپ اس سے دست بردار ہو جائیں تو میں کوئی چیز دیتا ہوں یا دینے کا وعدہ کرتا ہوں“ مگر یہ بحث اٹھانی لگتی ہے کہ اگر دعویٰ یا جواب غیر مادی نوعیت کا ہو تو بدل بیکار ہو گا اس کا جواب (Callisher) بنام (Bischoffsheim) میں (Cockburn C J) کا فیصلہ دے گا:—

تبر روز اس بنیاد پر مصالحت کی جاتی ہے کہ مصالحت کنندہ فرقی اس میں کامیاب ہونے کا موقع رکھتا ہے اگر وہ نیک نیتی سے عمل کرے کلا سے کامیاب ہونے کا اچھا موقع ہے وہ ناش کی مقول بنیاد رکھتا ہے اور اس کا ناش سے اصرار کرنا ایک درست بدل ہو گا جب ایسا شخص ناش سے اجتناب

کرتا ہے تو وہ اس چیز سے دست بردار ہو جاتا ہے
وہ حق ناش سمجھتا تھا۔ اور فریق دیگر کو ایک فائدہ حاصل
ہوتا ہے اور کسی ناش سے پریشانی اٹھانے کی جگہ وہ
اس سے پیدا ہونے والی تکلیفوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
یہ بالکل دوسرا مسئلہ ہو گا کہ کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے
جس کے بے بنیاد ہونے کا اسے یقین ہو اور اس کے
تحت مصالحت کے ذریعے سے کوئی فائدہ حاصل کرے۔

اس صورت میں اس کا طرز عمل پُر فریب ہو گا۔

اسی بنا پر اگر یہ واضح ہے کہ فریقین مصالحت کو کوئی حقیقت حاصل نہ تھی
اور وہ یہ جانتا ہو کہ اسے حقیقت حاصل نہیں تو معاملہ مصالحت قابل پابندی نہ ہو گا
بلا بدل تحویل امانتی | مقدمات تحویل امانتی بلا بدل "یگر وہ اشیاء" اور ملازمت بلا بدل
میں اور ہی قسم کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ ان میں قانون گردہ دار
اور شخص لازم پر ایک ذمہ داری عائد کرتا ہے جو معاہدے پر موقوف نہیں ہوتی ہے۔
اسی بنا پر فریقین کے تعلقات کبھی تو معاہدے میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی فریق ذمہ دار
کے برضا و رغبت افعال میں۔ ان مقدمات کا غور سے مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ
ان تعلقات کی صحیح نوعیت معلوم کی جائے۔ جن سے عدالت بحث کرے گی۔

کوئی شے مختلف اغراض کے لئے امانت تحویل کی جائے یا تحویلدار
(bailee) یا گردار (Depositary) کے قبضے میں رکھی جائے محض بطور امانت
(Custody) یا قرض یا کرایے یا رہن کے یا بغرض حمل و نقل یا کسی ایسے طور پر جس کے
متعلق کارروائی ہو سکتی ہو یا کام کیا جاسکتا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تعلقات فریقین
معاہدے میں پیدا ہوں، ہو سکتا ہے کہ نہ ہوں۔ لیکن بہر حال معقول احتیاط برتنے
کی ذمہ داری قانوناً تحویلدار (bailee) پر عائد ہوتی ہے۔ اور ایسی احتیاط کو نہ برتنے سے

یہ تعدی (فعل ناجائز یا wrong) پیدا ہوتی جو معاہدے سے جداگانہ ہوتی ہے۔
تحويل کنندہ (bailor) کو ہمیشہ اس وقت چارہ کار چاہل رہتا ہے جب
احتیاط نہ برتی جائے۔ اور وہ غفلت کے باعث ایک ناش بر بنائے تعدی
(ex delicto) دائر کر سکتا ہے۔ اگر امر شکایتی اس سے زیادہ وسیع ہو تو اسے
شرائط معاہدہ پر تکیہ کرنا چاہیئے اور اگر تحويل امانتی (bailment) خود بلا بدل ہے
اور ناش بر بنائے معاہدہ دائر کی گئی ہو تو ہم کو وہ بدل معلوم کرنا چاہیئے جو معاہدے
کی تائید کرتا ہے۔

چنانچہ زید نے اجازت دی کہ وہ ہنڈیاں بکر کے قبضے میں رہیں۔ اس
پر بکر نے عہد کیا کہ اگر وہ ہنڈیاں سکھاری جا سکیں تو انہیں سکھارے گا اور رقم مصلحت
زید کے حساب میں ادا کرے گا۔ قرار دیا گیا کہ یہ عہد بدل درست یعنی اس
اجازت پر مبنی ہے جو بکر کو ہنڈیوں کو امانت میں رکھنے کے متعلق دی گئی۔
یہ معلوم ہو گا کہ یہاں تحويل دار (بیلی) نے محض امانت رکھنے سے کچھ زیادہ
کا وعدہ کیا اور یہ بکر ناش بر بنائے عہد تھی اور اسی بنا پر بدل کا بت یا جانا
ضروری تھا۔

کسی شے کی تحويل امانتی کے معاملات میں بعض وقت بدل اس طرح
ہوتا ہے کہ مالک تحويل دار (بیلی) کی استدعا پر قبضے سے جدائی اختیار کر لیتا ہے۔
مگر بلا بدل ملازمت کی صورتوں میں ایسا بدل نہیں پایا جاتا۔

بلا بدل ملازمت | زید نے ایجاب کیا کہ وہ بکر کے بعض خدمات بلا بدل انجام
دے گا۔ ایجاب کو قبول کر لیا گیا۔ اگر خدمات انجام
دے جائیں تو کوئی ناش نہیں ہو سکے گی کیوں کہ زید کے عہد کا کوئی بدل نہیں ہے
مگر پھر بھی یہ کہنے کے لئے کثیر سندیں ہیں کہ اگر خدمات فی الحقیقت شروع کی گئیں
اور ایسی غفلت کے ساتھ انجام دی گئیں کہ بکر کو اس سے نقصان یا مضرت پہنچی تو

ایسی صورت میں ذمہ داری پیدا ہوتی ہے جسے ہم اس میں تسلیم کرتی ہیں۔
 زید نے بکر کے لئے ایک دکان (warehouse) ایک خاص تیار خانہ تک
 بنادینے کا عہد کیا بکر نے زید پر دکان کے وقت مینہ کے اندر تکمیل نہ پانے کی
 بنا پر نانش دادر کی اور نیز اس بنا پر کہ پرانے کی جگہ نیا سامان استعمال کر کے عمارت
 کے مصارف میں اضافہ کر دیا حالانکہ اسے حکم دیا گیا تھا کہ جہاں تک ہو سکے
 پرانا سامان لگایا جائے۔

زید کا عہد بلا بدل تھا اور اسی بنا پر عدالت نے قرار دیا کہ وہ وقت معینہ تک
 تکمیل کے متعلق اپنے عہد کی بنا پر ذمہ دار نہیں۔ بلکہ اس بنا پر ذمہ دار ہے کہ
 کام شروع کر کے احکام کی عدم تعمیل کے ذریعے سے مصارف میں اضافہ کیا۔ اس بد عملی
 (misfeasance) کی بنا پر ذمہ دار ہے۔

یا تو ہیں ان مقدمات میں معاملے کے تصور کو برطرف کر دینا اور ان کو ان
 وسیع بنیادوں پر قائم کرنا چاہئے جو جسٹس (Willes) نے (Skelton) مبنام
 ال اینڈ این ڈبلیو ریلوے میں اختیار کئے کہ اگر کوئی شخص بلا اجرت کسی فعل کی
 انجام دہی کا ذمہ لیتا ہے تو وہ ذمہ دار قرار دیا جائے گا اگر وہ نامناسب نمبر
 کام انجام دے۔ لیکن اگر وہ انجام دہی ہی میں غفلت کرے تو ذمہ دار نہ ہوگا۔
 یا ہمیں معاہدہ امتدائی (Mandatum) کی مثال پر عمل کرنا چاہئے اس
 معاہدے میں کوئی ذمہ داری اس وقت تک وقوع میں نہیں آتی جب تک کہ
 خدمت مطلوبہ شروع نہیں کی جاتی۔ اس کے بعد سے ایک فرق پابند ہے کہ
 تعمیل میں معقول احتیاط برتے اور دوسرا فرق پابند ہے کہ خدمات کی
 انجام دہی میں جو نقصان لاحق ہو اس سے بری رکھے۔ ایسی ذمہ داریاں
 گواہی حد تک کافی معقول ہیں ان میں اور انگریزی کلیہ بدل کے متعلق شمال
 میں تطابق کرنا مشکل ہے وہ بہ آسانی اس قاعدے کے قانون معاہدہ میں

لے Elsee بنام Gatward (5 T R 143)

لے Coggs بنام Bernard (1 Sm L.C 191)

عام استعمال سے مستثنیٰ قرار دئے جاسکتے ہیں۔

(ج) اگر معاہدہ کو اس کے عہد کے بدل میں سوائے اس چیز کے کچھ نہیں ملتا جس کا وہ اب بھی قانوناً حقدار ہے تو بدل غیر حقیقی ہوگا۔

فرائض عامہ کی | یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب معاہدہ کا فرض منصبی | جو کہ وہ کام انجام دے جس کے انجام دینے کا وہ عہد | انتخاب نام دہی | کرتا ہے جہاں کسی گواہ کو کسی مقدمے میں حاضر ہونے کا

تحریری حکم (Subpoena) بھیجے تو اس سے اس کے اخراجات سے زیادہ ادائیگی کا عہد کرنا کسی بدل پر مبنی نہ ہوگا۔

لیکن جب ناش کنندہ پولیس کانسٹیبل نے یہ ایجاب کیا تھا کہ کوئی ایسی اطلاع بہم نہیائے گا جو قابل یقین ہو تو وہ ایسے خدمات انجام دینا تصور کیا جائے گا جو اس کے معمولی فرائض منصبی کے باہر ہیں اور قرار دیا گیا کہ وہ رقم پانے کا حقدار ہے۔

اسی اصول پر کسی ایسے کام سے اجتناب کا عہد جو قانوناً ممنوع ہو غیر حقیقی بدل ہے۔ مقدمہ ویڈ بنام سیموئل جس کا اجتناب کے بحیثیت بدل ہونے کے سلسلے میں اوپر تذکرہ ہوا، اس بات کی کافی مثال ہے۔

اسی طرح اس صورت میں بھی بدل غیر دائمی ہوگا جب معاہدہ نے معاہدہ سے ایک ایسے عہد کے شرائط کی تعمیل کی تعمیل کا عہد | کی مزید ذمہ داری لی ہو جو منعقد ہو چکا تھا۔

لندن ٹرانسپورٹ اور وہی کے ایک سفر کے دوران میں دو ملاح بھاگ گئے اور کپتان ان کی جگہ کسی کو بھرتی کرنے کے نا قابل تھا۔ اور اس نے بقیہ ملاحوں سے عہد کیا کہ اگر وہ جہاز کو وطن واپس لے جائیں تو دونوں مفرد ملاحوں

۱. Collus بنام Godefroy (1B & A. 950)

۲. انگلینڈ بنام ڈیوڈسن (11A. & E 356)

۳. (2C.B. 548)

کی تنخواہ انھیں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ قرار دیا گیا کہ عہد یا بندی نہیں عائد کرتا۔
یہ معاملہ بدل کی غیر موجودگی کے وجہ سے کاغذ میں
لاحان غیر مفروضہ سے جس آئندہ ادائی کا عہد کیا گیا
تھا اس کا کوئی بدل نہ تھا۔ لندن سے چلنے کے قبل
انھوں نے ذمہ لیا تھا کہ سفر کے ناگہانی ضروریات میں
وہ حتی الامکان کام انجام دیں گے بعض ملاحوں کی
موت کی طرح ان کا فرار بھی سفر کی ایک ناگہانی
ضرورت سمجھی جائے گی اور بقیہ ملاح شرائط معاہدہ پہلی
کے پابند ہیں کہ جہاز کو صحیح سلامت اسس کی
ننرل مقصود تک لائیں۔

فصلہ اس کے برخلاف ہوتا اگر غیر متوقعہ خطرات پیش آتے۔ ملاح جو عہد
معاہدہ کرتے ہیں اس میں یہ معنوی شرط ہوتی ہے کہ جہاز قابل سفر (Seaworthy) ہو
چنانچہ اگر کسی ملاح نے شرائط معاہدہ پر دستخط کئے کہ جہاز کو جزا اتر خاک لینڈ
سے انگلستان لانے میں مددے اور ثابت ہو کہ خود جہاز ہی سفر کے ناقابل ہے تو
انعام مزید کا عہد ان کو ان کے معاملے پر قائم رکھنے کی ترغیب میں کرنا قابل پابند
قرار دیا گیا۔

فرق ثالث کا کام یہ معلوم کرنا شکل نہیں کہ بدل اس صورت میں غیر حقیقی
انجام دینے کا عہد سمجھا جائے گا جب فرض منصبی ہی کو انجام دینے کا عہد
کیا جائے یا اس معاہدے کو انجام دینے کا عہد کیا جائے۔
جو اس وقت موجود ہے۔ مگر یہ بتانا کسی قدر مشکل ہے کہ آیا کسی موجودہ معاہدے کی
جو شخص ثالث کے لئے ہے تعین یا عہد تعین کوئی حقیقی بدل بن سکے گا

لہ Stilk بنام Myrick (22 Camp 317)

لہ Hartley بنام Ponsonby (7 E. & B. 872)

لہ Turner بنام Owen (3 F & F, 176)

اس قسم کے بدل کے متعلق دو مقدمات قابل ذکر ہیں۔

(Shadwell) بنام (Shadwell) میں زید نے مدعی کو جو اس کا بھتیجا تھا لکھا کہ میں تمہارے منہ کے ساتھ نکاح کرنے کی تجویز کو سن کر خوش ہوا۔ چونکہ ابتدائے کار میں میں نے تمہیں مدد دینے کا عہد کیا تھا میں بمسرت تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ میں تمہیں ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ اس وقت تک دیتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہوں یا خود تمہاری آمدنی چانسری میں وکالت کرنے کے پیشے سے سالانہ چھ سو گنی ہو جائے۔

مدعی نے منہ سے نکاح کر لیا۔ سالانہ ادائیگی بقایا رہنے لگی چچا نے انتقال کیا اور مدعی نے اس کے منتظین پر نالش کی۔ عدالت میں اس بات پر اختلاف رائے رہا کہ آیا چچا کے وعدے کا کوئی بدل پایا جاتا ہے یا نہیں (Erle C. J) اور (Keating, J) نے یہ خیال کرنے پر میلان ظاہر کیا کہ وہ ایک عہد کا ایجاب تھا جو نکاح کے وقوع پر قابل پابندی معاہدہ بن جاتا (Byles, J) نے اختلاف کیا اور کہا کہ مدعی نے سوائے اس کے کچھ نہ کیا جو وہ قانوناً کرنے پر پابند تھا۔ اور یہ کہ اس کا نکاح اسی بنا پر اس کے چچا کے عہد کا بدل نہیں ہو سکتا۔

Scotson بنام (Pegg) میں اسکاٹسن نے پیگ کے ایک جہاز کو کولہ حوالہ کرنے کا عہد کیا جو اسکاٹسن کے ملو کہ جہاز میں تھا۔ اس کے بدل میں پیگ نے عہد کیا کہ جہاز و سچارج کے قابل ہونے پر روزانہ (۴۹) ٹن کے حساب سے

۹ C.B., N.S. 154

شہ دوسرے مقدمات میں جہاں عہد اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ نکاح وقوع میں آئے تو عہد یا تو اقرار نکاح کا جز ہو تا ہے۔ جیسا کہ Syngé بنام Syngé میں (1 Q B 466)۔ یا اقرار نکاح کی ترغیب ہو تا ہے جیسا کہ Hawmersley بنام de Biel میں [12 Ch + F. 62:]۔ یا کسی عہد کی فوری سرانجام دہی کے بدل میں کیا جاتا ہے جیسا کہ Skeete بنام Silberbeer میں [1 T.L R. 491]

6 H. + N 295

جہاز پر سے کوئلہ اتارے گا۔ وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ اور جب اس پر عہد شکنی کی نالش ہوئی تو یلیڈنگ میں جو اب دیا کہ اسکاٹن نے معاہدہ کیا تھا کہ کوئلہ بکر کو یا بکر کے حکم پر حوالے کرے گا۔ اور یہ کہ بکر نے بیگ کے حق میں حکم دیا تھا۔ اسکاٹن نے معہودہ کوئلہ کی حوالگی کے عہد میں سوائے اس بات کے کسی چیز کا عہد نہ کیا جس کے انجام دینے کا وہ بکر کے عہد کی بنا پر یا بند تھا۔ اور اسی بنا پر اس نے طریقہ معینہ میں بار اتارنے کا جو عہد کیا تھا وہ بلا بدل تھا۔

عدالت نے قرار دیا کہ بیگ ذمہ دار ہے (Martin, B.) نے کہا کہ یہ اعلان کے منافی نہ تھا کہ کوئلہ لینے کے متعلق مدعی علیہ کے حق کے لئے نزاع ہو۔ یا یہ کہ مدعیوں نے ان کو بروقت بار نہ اتارنے کا ہرجہ دینے پر مجبور کیا۔ بہر صورت اس بات کا کافی بدل ہو گا کہ مدعیوں کو کیلے پر تلافی تھے مدعی علیہ کو اس بات کی اجازت دیں کہ اسے جہاز پر سے اتار لے بیگ (Wilde, B.) (جج) نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی سے کوئی رقم انداز کرنے کا عہد کرنا پسند کرے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے جس سے وہ پہلے ہی معاہدہ کر چکا ہے اس معاہدے کی تعمیل پر ترغیب دے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس معاہدے کی پابندی کیوں نہ کرائی جائے۔ ان متعدد بات میں سے کسی کو بھی مسئلہ زیر بحث میں سہ نہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔

شیدویل بنام شیدویل میں اس بات کا شبہ کیا جاسکتا ہے کہ آیا وہاں فی الحقیقت کوئی معاہدہ بھی ہوا تھا یا محض کوئی ایسی چیز تھی جس کے عہد سے قانونی رشتہ پیدا کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا۔ جیسا جنس ہائلس نے اختلافی فیصلے میں اشارہ کیا، ”تمہیں ابتدائے کار میں مدد دینا“ کے الفاظ سے قدرۃ بھتیجہ کی وکالت کی جانب اشارہ سمجھنا زیادہ قرین قیاس ہے بہ نسبت اس کے نکاح کے یہ نکاح عہد کا موقع بنا نہ کہ باعث ترغیب عہد معاملہ اس کے برعکس ہوتا اگر اس اشارے کو قبول کریں جو (Martin, B.) نے اسکاٹن بنام بیگ میں استدلال کرتے ہوئے کیا تھا (بھتیجہ یہ خیال اپنے دل میں رکھتا کہ اپنا اقرار نکاح منہ رخ کر دے گا اور چچا نے اس کو برقرار رکھنے کی ترغیب میں

عہد کیا کہ اسے سالانہ رقم ادا کر لے گا۔

اس کاٹسٹن بنام بیگ میں واقعات مقدمہ صاف طور سے بیان نہیں ہوئے ہیں۔ مگر بظاہر عدالت نے یہ خیال کیا کہ مدعی علیہ کو کوئٹہ حوالے کرنے کا عہد شخص ثالث سے کئے ہوئے معاہدہ موجودہ سے کچھ زیادہ کا عہد ہے اور یہ کہ ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی حق مرتفع یا مطالبہ نظر انداز کر دیا گیا ہو جسے پلیڈنگ میں نہیں بتایا گیا۔

بہر حال ان دو مقدموں میں بھی بعض ایسے کلیات قانون (dicta) ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ججوں نے پہلے مقدمے میں ادبیرن وائلڈ نے دوسرے میں یہ خیال ظاہر کیا کہ ایک وعدہ جو کسی معاہدے کی بجائے اور یا وعدہ بجائے اور ہی کے صلے میں جو کسی شخص ثالث سے ہوا ہو کیا جائے ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ بکرنے (۱) ایک وجہ کو جو پہلے ہی سے صرف اس کے اور زید کے درمیان موجود ہے۔ پورا کرنے کا عہد کیا۔

(۲) ایک فریق ثالث کے حق میں اپنے وجہ کو پورا کرنے کا عہد کیا جس سے زید کو کوئی واسطہ نہیں۔

بکرنے کے ان دونوں عہدوں میں کہا جاسکتا ہے کہ بڑا فرق ہے۔ اور دونوں عہد ایک دوسرے سے بالکل ممتاز ہیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ زید کو مطلق علم نہ ہو کہ بکرنے اور کے لئے کسی امر زیر بحث کے کرنے کا وجہ عائد ہے۔ نہ کسی فریق ثالث کے لئے معاہداتی وجہ کی تعمیل اور فرض منصبی کی تعمیل ایک ہو سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ہم یہ کہیں تو گویا ایک سوال کی اجازت چاہتے ہوں گے کہ بدل معاہدہ کے لئے ایک نقصان ہوگا اگر وہ عہد شکنی پر ایک گئی جگہ دونوں اشوں کا نشانہ بنے۔ کیونکہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ایسے عہد کی بھی ناش ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ بدل سے مراد معاہدہ کی اس خواہش کا ایفا کرنا ہے کہ معاہدہ پورا کیا جائے (یہ فرض کرتے ہوئے کہ اسے اس کے وجود کا علم ہے) تو ہم محرک اور بدل میں خلط ملط کر دینے کی غلطی میں مبتلا ہوں گے۔

ناہم چھیت مجموعی یہ کہنا غیر معقول نہیں کہ کسی فریق ثالث کے لئے کسی تکمیل طلب معاہدے کی تعمیل یا تعمیل کا عہد کسی عہد کا درست بدل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ (Martin, B.) نے اسکاٹس بنام بیگ میں اشارہ کیا، مدعی علیہ معاہدہ ماسبق کے لئے ایک اجنبی ہے جس میں اس مقدمے کو اس نظر سے دیکھنا چاہئے کہ گویا کوئی معاہدہ ہو اہی نہیں ہے اس نکتے کے متعلق ابھی کسی مستند تعین کا انتظار ہے

بدل کے حقیقی یہ اصل ہے کہ معاہدے سے کئے ہوئے کسی عہد کی تعمیل کا نہ ہوئے کا اثر عہد بدل غیر حقیقی ہے۔ اور اس کا اطلاق اقتسام بذریعہ تعمیل پر کیا گیا ہے۔ اور اس سے یہ قاعدہ پیدا ہو گیا ہے کہ وائن کا کسی بڑی رقم کے ایفایں چھوٹی سی رقم کا ادرا کرنا بھی دین کا درست اقتسام نہیں ہے۔ اس قسم کی ادائیگی اس چیز سے زیادہ نہیں جس کا ایک شخص اب بھی پابند ہے اور تصدیق دین سے دست برداری عہد صریح یا معنوی کا بدل نہیں ہو سکتی ہے۔ تنے انجام دادہ یا عطا کردہ کو چاہئے کہ اس چیز سے کسی نہ کسی طرح مختلف ہو جس کے مطالبے کا حصول کنندہ (recipient) مستحق ہے ورنہ وہ عہد کی تائید نہ کر سکے گی۔ اگرچہ یہ واقعہ ہے کہ یہ اختلاف بہت معمولی ہے لیکن اس سے اس کا یہ اثر باطل نہیں ہو سکتا کہ وہ بدل ہے۔ کیونکہ اگر عدالتیں یہ سوال کریں کہ آیا کسی عہد کے عوض انجام دیا ہوا امر اس چیز سے کافی اختلاف رکھتا تھا جس کا معاہدہ پہلے ہی سے پابند ہے تو عدالتیں بدل کے مناسب ہونے کی بحث چھیڑیں گی۔ چنانچہ :-

لے عجیب بات ہے کہ یہ قاعدہ بھی Cumber بنام Wane [1 Sm L. C. 376 ed 12] بولا جاتا ہے اس مقدمے میں قرار دیا گیا کہ پانچ پونڈ کا ریمیٹیوٹ پونڈ کے دین کا ایسا ہی نہیں مگر یہ اس لئے نہیں کہ اس میں کوئی بدل ہے ہو (کیونکہ ایک تمک تامل بیع و مرئی ایک دین کے عوض دیا گیا) بلکہ اس لئے کہ بدل غیر مناسب تھا۔ یہ فیصلہ اب بشکل ہی تائید یافتہ ہے۔

لے Foakes بنام Beer (9 App. Ces. 605)

بطور انعامی ٹھوڑے ٹکڑے یا لباس کا جبہ درست ہے
کیونکہ اس سے مراد یہ ہوگی کہ ٹھوڑا ٹکڑا یا لباس ہمدی
کے لئے بعض حالات میں رقم سے زیادہ مفید ہو سکتا ہے
ہمدی ہرگز اسے بطور ایفا قبول نہ کرتا ہے

غالباً اس میں شبہ شکل نہ کیا جاسکتا ہے کہ قانونی حقوق سے دست برداری
کا عہد جو غیر موجبی ہے اپنے جواز کے لئے لازماً انہیں قاعدوں کا محتاج ہوگا
جو تمام عہدوں کے لئے مشترک ہیں۔ مگر اس قاعدے کی تفصیل میں بعض اختلافات
اس بنا پر پیدا ہو جاتے ہیں کہ جب وہ معاہدہ توڑنے سے پہلے کیا جائے یا
معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد۔

تکمیل شدہ معاہدہ (۱) اگر کوئی معاہدہ پوری طرح تکمیل شدہ ہو اور ہر دو فریق کی
ذمہ داریاں دوران تکمیل میں ہوں تو وہ باہمی رضا مندی سے
عہد کیا جاسکتا ہے ہر فریق کا دوسرے کے مطالبات سے رہائی پانا اس
عہد کا بدل ہوگا کہ ہر فریق کے مطالبات کو فریق دیگر مرتفع کرے۔

تکمیل شدہ معاہدہ (۲) ایک معاہدہ جس میں زید (ایک فریق) نے اپنا حصہ کارہ انجام
دے لیا ہے اور بکر (فریق دیگر) کی ذمہ داری باقی ہے تو
(۱) اسے کسب صحیح اور پراسیری نوٹ کی مستثنیٰ صورت کے ساتھ (۲) محض رضامندی
سے ختم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے اختتام کے لئے ایک اور معاملہ اس کی جگہ
کرنا ہوگا۔ زید نے بکر کو معاہدے کے مطابق اسباب فراہم کیا۔ بکر کو زید کے
اسباب کا زرشن دینا ہے اگر زید اپنے حق رقمی سے دست بردار ہو جائے تو
دست برداری کے عہد کا بدل کیا ہے؟ اگر زید و بکر ایک نیا معاملہ اس کی جگہ
کریں جس کے لحاظ سے بکر نصف زرشن کی ادائیگی پر بقیہ کی ادائیگی سے بری ہو جائے
تو زید کے نصف رقم ادا طلب سے دست برداری کے عہد کا بدل کہاں ہے؟

جدید عہد کے لئے بدل کی ضرورت ہے۔ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ زید کو کوئی فائدہ یا کم کوئی نقصان زید کے عہد کے باعث ہو، اس رقم کی نصیب ادائیگی میں (جس کی پوری ادائیگی پر اسے کسی وقت بھی مجبور کیا جاسکتا ہے) بلکہ نقصان تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ زید کا بھی اس میں کوئی فائدہ نہیں کہ اس رقم کا صرف ایک حصہ وصول کرے جس کی ادائیگی پر وہ کسی وقت بھی مجبور کر سکتا ہے جب تک زید کوئی مختلف قسم کی چیز، کوئی سامان، یا کسی غیر متعین رقم کے عوض مقررہ رقم حاصل نہ کرتا ہو اس کا عہد بلا بدل ہوگا اور اس کا مہری ہو گا خسرو دہری ہے۔

Goddard بنام O'Brien میں قرار دیا گیا کہ کسی بڑی رقم کے ایفام میں کوئی تنگ قابل بیع و شراعت کرنا، ایک مختلف قسم کی چیز ہے اور یہ کہ اسی بنا پر دین کے ایک جزو سے دست برداری کا بدلہ ہے۔ مگر اس فیصلے کی صحت پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ اس سے یہ معلوم ہو گا کہ چک دین کی جگہ نہیں قبول کیا گیا تھا بلکہ محض اس شرط پر کہ اس کی یا بندگی کی جائے گی اور مقدمہ دراصل پہلے اسی حیثیت کا ہے جس میں تھوڑی رقم، بڑی رقم کے ایفام میں دی جائے۔

عہد شکستہ (۲) اب ان مقدمات سے صحت کی جاتی ہے جن میں معاہدہ توڑا جاتا ہے اور ان حقوق سے دستبرداری کا عہد کیا جاتا ہے جو شکست معاہدہ سے پیدا ہوتے ہیں جب حق کے متعلق خود نزاع ہو تو نالاش کی مصالحت طریقہ متذکرہ کے لحاظ سے ہوگی۔

جہاں حق کے متعلق نزاع نہ ہو وہاں قسم غیر متعین ہوگی یا معین، اگر غیر متعین ہے تو کسی شخص (liquidated) یا معین رقم کی ادائیگی اس بات کا بدلہ سمجھا جائے گا کہ کسی بڑی مگر غیر معین رقم کی ادائیگی سے دستبرداری دی جائے۔

۹Q.B.D 87

(2K B. 1P. 340)

(1A & E. 106.) Byers,

Wilkinson

اگر وہ معین ہے تو مطالبے یا اس کے کسی جزو سے دستبرداری کی صرف اس وقت تائید کی جاسکے گی جب کوئی دوسری قسم کی چیز دی جائے یا معاملے میں جس طرح سے ادائی ہے اس سے مختلف طور سے ادائی عمل میں لائی جائے۔ بطور ایک قاعدے عام کے معاہدہ شکنی سے پیدا ہونے والی بنائے ناش اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ ایفا تکمیل طلب رہتا ہے۔ یعنی جب تک کہ معاملہ پورا نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ایک قدیم مقدمہ میں کہا گیا ہے۔ تکمیل تکمیل شدہ (accord executed) بدل ہے۔ تکمیل تکمیل شدہ فی فسط ایک بنائے ناش دوسری بنائے ناش کی جگہ لے لیتی ہے اور یہ غیر متناہی مدت تک چل سکتا ہے۔ مگر دراصل سوال معاملے کی تعبیر (Construction) کا ہے۔ اور محض عہد جو اس کی واقعی تکمیل سے متناہ ہے، ایک درست ایفا ہو سکتا ہے اور بنائے ناش کو ختم کر سکتا ہے اگر یہ واضح طور سے ظاہر ہو کہ فریقین کا یہی ارادہ تھا۔ ایک چھوٹی رقم کی ادائی بڑی رقم کی ایفا میں ہو تو اس کا درست اختتام دین نہ ہونے کا قاعدہ کی قدر انکار و مضحکہ کا نشانہ بنا ہے مگر جس طرح ایک فیصلے میں دارالامر نے اس قاعدے کی توثیق کی فی الحقیقت یہ کوئی غیر معقول بات نہیں اور نہ عملاً غیر سہولت بخش کہ قانون، بلا بدل معاہدے کو پابند کرنے والا واجب عطا کرنے کے لئے چند خاص رسوم ضروری قرار دے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ زید بکر سے بوقت مطالبہ پینتالیس پونڈ دینے کا عہد کرے اور زید بکر کو پچاس پونڈ میں سے جوں وقت ادا طلب ہیں پینتالیس پونڈ معاف کرنے کا عہد کرے۔ اگر ایک صورت میں بدل کی ضرورت ہے تو دوسری میں بھی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ قانون کیوں

لے Peytos کا مقدمہ (9 Rep. 77)

لے Lynu بنام Bruce (2 H. Bl. 319)

لے Morris بنام Baron (A. C. I. 25) ۱۹۱۸ء

لے Peakes بنام Beal (9 App. Ca. 605) تفصیل (راجل فمیل) دیکھو

ایسے شخص کے ساتھ زیادہ غنایات برتتے جسے وہ رقم معاف کر دی گئی جو اسے ادا کرنی چاہئے تھی۔ اور اس شخص کے ساتھ کم جسے ایسی رقم دے جانے کا عہد کیا گیا ہے جو اس نے کافی نہیں ہے۔

دائین سے مصالحت (Composition) (قوانین دیوالیہ کے قطع نظر) بظاہر اس قاعدے کی خلاف ورزی معلوم ہوتی ہے۔

کیونکہ ہر دائن اس بات کو قبول کرنے کو تیار ہوتا ہے کہ اسے ادا طلب رقم کا ایسا قلیل رقم سے ہو، خود دائین کے مابین بدل کے متعلق

کوئی شکل نہیں یہ ظاہر ہے کہ یہ ان میں سے ہر ایک کی جانب سے پوری رقم دین کے مطالبے سے اجتناب ہے تاکہ کوئی ایک دائن دوسروں کے صرفے سے نفع نہ حاصل کرے۔ مگر دیون کے لحاظ سے ہمدادائی یا ادائی جزو دین، ایسا بدل

نہیں ہے جس پر دائن بقیہ کو منسوخ کر دے۔ یہی بات مقدمہ Fitch بمقام Sutton سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں مدعی علیہ (دیون) نے

اپنے دائنوں سے مصالحت کی اور انھیں فی پونڈ سات شلنگ ادا کئے۔ میں نے مدعی سے ارجو دائنوں میں سے ایک تھا، عہد کیا کہ وہ (مدعی علیہ) اسے

محکم ہو تو بقیہ رقم بھی ادا کر دے گا۔ مگر تاہم مدعی نے اسے اپنے جملہ مطالبات کی بیسباتی کی رسید دے دی۔ جو اسے ابلتائے آفریش سے اب تک ہوں

مدعی نے بعد میں بقیہ مطالبے کے لئے ناش دائر کی۔ مدعی علیہ نے جواب دیا کہ مدعی نے سات شلنگ فی پونڈ کو اپنے جملہ مطالبات کے ایفا میں قبول کر لیا تھا۔

مگر لارڈ ایس برائے کہا:۔

یہ نہیں کہنا محکم ہے کہ سترہ پونڈ سات شلنگ کا قبول کرنا

جیسا پونڈ کے دین کو قبول کر لیا ہے بقیہ کی تسخیر کا

کوئی نہ کوئی بدل ہونا یا ہے کوئی ضمنی (Collateral)

سے تاکہ اس بات کا اسکان ظاہر کیا جائے کہ اپنے حقوق کو منسوخ کرنے والا وہیں کچھ فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ ورنہ

معاہدہ کالعدم (Nudumpactum) ہوگا۔

دائن اگر واقعی کوئی بدلہ ہیا کرتا ہے تو چاہئے کہ وہ محض اس امر سے کوئی مختلف امر ہو کہ کثیر مطالبے کے مقابل قلیل رقم ادا کی جائے۔

اس کتاب کے سابقہ اڈیشنوں میں خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ مدیون کا ہیا کردہ بدلہ یہ ہے کہ ہر دائن کو اس کے دین سے کم کی قبولیت کے متعلق رضامندی حاصل کرنا ہے۔ اور اس طرح تمام دائموں کو عام طور سے فائدہ ہوتا ہے۔ مشکلات کا یہ حل اس حد تک بالکل شفافی بخش ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسا بدلہ کافی ہوگا۔ مگر اس کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جب مدیون فی الحقیقت دائموں سے رضامندی حاصل نہیں کرتا ہے۔ مقدمہ گڈ بنام جیزمین میں (جو اس خیال کی تائید میں پیش کیا گیا ہے) معاملہ فقط یہ نہ تھا کہ اگر دائن اپنے کثیر مطالبے کی ادائیگی میں قلیل تر رقم قبول کرے بلکہ فریقین دستخط کنندہ معاملہ نے رضامندی ظاہر کی کہ اپنے مطالبات کے نفاذ سے اس امر کے معاوضہ بدلے میں اجتناب کریں کہ انھوں نے باہم اجتناب کا اقرار کر لیا ہے۔ اور ساتھ ہی مدعی علیہ نے عہد کیا ہے کہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ حوالے کرے گا اور حکم نامہ اٹارنی کی تعمیل کرے گا جس سے ایس اٹورنی کو ان کے استغاثے کا فوری حق عطا کرے گا۔ فی الحقیقت یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آیا مدیون واقعی طور سے یہ معاملہ طے کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اسے منظور کر لیا تھا۔ اور یہ سمجھا جاتے کہ اس نے محض معاملے میں شرکت کرنے سے زیادہ کام کیا جب اس نے اس بات کا ذمہ لیا کہ اپنی آمدنی کا ایک ثلث ایک امین کے حوالے کر دے گا اور ایک مختار نامہ ذیلی ضمانت کے طور پر پیش کرے گا۔ اسی کی جانب

جسٹس ہارج نے مقدمہ ویسٹ یارک شائر (W. Yorkshire Darracq Co.) کمپنی باہم کو لرنج میں اشارہ کیا ہے۔ اس مقدمے میں اس کمپنی کے ڈائریکٹروں نے تصفیہ حسابات (liquidation) کرتے ہوئے یا ہم معاملہ کیا کہ اپنی فیس کے مطالبے سے دسرت برادر ہوں تصفیہ کنندہ حساب (liquidator) بھی فرق معاملہ بنایا گیا۔ بعد میں ایک ڈائریکٹر پر جب اس رقم کی ناش کی گئی جو اسے کمپنی کو ادا کرنی تھی تو اس نے مطالبہ مقابل (counterclaim) کے ذریعے سے اپنی فیس طلب کی۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ تصفیہ کنندہ حسابات (liquidator) جو کمپنی کا نمائندہ تھا، فرق معاملہ تھا اس طرح اس نے اس بدل کا استفادہ کیا جو ہر ڈائریکٹر نے اپنے شریک ڈائریکٹر کو اپنے حقوق اجرت سے دست برداری دے کر عطا کیا۔ اور اسی بنا پر معاملہ ڈائریکٹر کے لئے قابل یا بندی تھا۔ گریہ معذم کرنا آسان نہیں کہ فیصلہ کنندہ حسابات (لیکوئیڈےٹر) اگر ایک فرق معاملہ بن جائے تو وہ کس طرح کوئی بدل جیسا کر سکتا ہے۔ اور نہ صرف یہ صورت بلکہ وہ صورتیں بھی بن میں دانتوں سے مصالحت کی گئی جو ایکسز زیادہ قابل اطمینان بنیاد پر بنی قرار دیا جاسکتی ہیں جیسا کہ جسٹس ہارج (Horridge) نے بتایا ہے کہ اس قسم کے معاملے کا فرق اپنے اصلی دین کا مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا مطلب دیگر دانتوں سے فریب کا ارتکاب ہے نہ نکال۔

یہ اصول بعض اور قسم کے مقدمات سے بھی متعلق کیا گیا۔ ان کی مثالیں Welby بنام Drake اور ہیرچرڈ یونین بنام سیل ہیں۔ ویلی بنام ڈریک میں دین کو مدیون کے باپ سے نو پونڈ وصول ہوئے تھے وہ اٹھارہ پونڈ کے دین کی ادائیگی میں تھے۔ چیف جسٹس (Abbott (C.J)) نے کہا کہ بقیہ دین کے لئے بیٹے کے خلاف کارروائی کرنا اس کے باپ سے فریب ہوگا اور قرار دیا کہ باپ کی جانب سے ادائیگی سے باز یافت میں حائل ہے۔

دوسرے مقدمے میں مدیون نے اپنے دائموں (دعویوں) سے کہا تھا کہ وہ اس کے باپ سے درخواست کریں۔ باپ نے ان کے خط کے جواب میں ایک چیک بھیجا جو رقم دین کی کال ادائی سے کم کا تھا۔ اور دائموں سے درخواست کی تھی کہ اس چیک کے بدلے میں وہ اسے اس کے بیٹے کا پرائمری نوٹ واپس کریں۔ دائموں نے چیک سے رقم حاصل کر لی اور بقیہ رقم کے لئے بیٹے رٹائنش دائر کر دی۔ عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ دائموں کے متعلق یہ خیال کیا جانا چاہیے کہ انھوں نے پوری ادائی کے طور پر چیک کو قبول کیا اور یہ کہ بیٹے کا دین ادا سمجھا جائے گا۔ عدالت نے جسٹس ویلیس Willes کا ایک قانونی متوال جو کلک بنام لستر میں تقلید ہوا تھا، قبول کر لیا کہ:-

”اگر کوئی ایسی ایک دیں کے کلی اختتام کے لئے دیر کا کوئی جزا داکرے تو قرض ختم ہو جائے گا کیونکہ یہ کارروائی اس ایسی سے فریب ہوگی۔ اسی طرح جب ایک جماعت دائیں سے مصالحت کی جائے، تو رقم مصالحت قبول کرے یا راضی ہونا، دیں کو ختم کر دینا ہے در بقیہ دائمین سے فریب کا استحکام ہوگا۔“

۳۱ بدل کو جائز ہونا چاہئے

(۲)

جواز بدل | یہ قاعدہ یہاں بیان ہونا چاہئے مگر ہمیں مجبوراً اس بحث کو اس وقت کے لئے ملتوی کرنا پڑتا ہے جب ہم انعقاد معاہدہ کے

الحہ B.C.B (N.S.) P. 545

لہ جوں نے عدالت مرافعہ کہا کہ اس مسئلے کی ابتدا مزید درگرمیاؤں پر ہو سکتی ہے، مگر اس قرارداد میں ان میں اتعاقی آرا
عالمہ و اصول Cook بنام Lister ہے۔ ضعیف کیا گادہ منطبق ہوتا ہے۔

ایک عنصر کے طور پر اس بات سے بحث کریں گے کہ معاہدہ کرتے وقت فریقین میں اغراض جائز ہونے چاہئیں۔

(۴) بدل تکمیل شدنی یا مکمل شدہ تو ہو سکتا ہے مگر سابقہ نہیں ہونا چاہئے

(۴۰)

ہم اب بدل اور عہد کے تعلق سے بہ لحاظ وقت بحث کریں گے بدل تکمیل شدنی ہو سکتا ہے (اس وقت وہ عہد بعوض عہد ہوتا ہے) یا تکمیل شدہ ہو سکتا ہے (جس صورت میں وہ فعل یا ترک فعل بعوض عہد ہوتا ہے) یا سابقہ (Past) ہو سکتا ہے (جب کہ محض ایک جذبہ شکرگزاری اور عزت نفس اس بات پر ابھارتا ہے کہ فوائد حاصل کا بدلہ کریں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کوئی بدل ہی نہیں۔)

بدل تکمیل شدنی میں اس بات کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ جو بات کہہ دی گئی ہے اس پر کوئی اضافہ کیا جائے۔ یہ بتایا گیا کہ ایک طرف عہد ہونا اس بات کا درست بدل ہے کہ دوسری طرف عہد ہو۔ بدل تکمیل شدہ سے عہد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب فریقین میں سے کوئی فریق اپنے کسی ایسے فعل کے ذریعے سے جو ایجاب بن سکتا ہو یا ایسے فعل سے جو قبول بن سکتا ہو، وہ تمام کام انجام دے دے جس کے کرنے کا وہ تحت معاہدہ پابند ہو۔ اس سے صرف ایک فریق پر تکمیل طلب و سداداری باقی رہ جاتی ہے۔

پہلی صورت میں کوئی شخص اپنی منت یا مال ایسے حالات ایجاب فعل میں پیش کرتا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان کے بعوض عہد معاوضے کی توقع رکھتا ہے، معاہدہ اس وقت وقوع میں آتا ہے

جب محنت یا مال وہ شخص قبول کرے جسے وہ پیش کئے گئے ہیں اور وہ اپنے قبول کے ذریعے اس بات کا پابند ہو جاتا ہے کہ ان کے لئے کوئی معقول ٹمن ادا کرے۔ **Hart** بنام **mills** میں مدعی علیہ نے چار درجن شراب کی قبول کی فرمائش کی تو مدعی نے اسے اٹھ درجن بھیجے۔ مدعی علیہ نے تیرہ بوتلیں رکھ لیں باقی کو واپس کر دیا۔ مدعی نے اس پر اصل معاہدے کے تحت جو چار درجن نئی خریداری کے لئے تمھارا ناش دائر کی۔ قرار دیا گیا کہ تیرہ بوتلوں کا رکھ لینا اصل معاہدے کی پیمائش (**misperformance**) کو تسلیم کر لینا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک نیا معاہدہ ہے جو اسباب پیش شدہ کے قبول سے پیدا ہوا اور یہ کہ مدعی نقطہ تیرہ بوتلوں کی رقم پائے گا مدعی علیہ ہر قسم کی شراب کے دو دو درجن بوتلوں کے لئے فرمائش دیتا ہے اور تم چار چار بھیجتے ہو۔ اسے تو حق تھا کہ سب ہی واپس کر دیتا۔ وہ ایک جزو کو واپس کرتا ہے۔ جو حسنہ و ردوک رکھا گیا اس کی حد تک یہ ایک نئے معاہدے کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟

مگر یہ امر ذہن نشین رہے کہ جب کسی شخص سے اس قسم کا ایجاب کیا جائے اور اسے ایسا ایجاب کردہ کے قبول یا رد کا موقع نہ ہو تو ایسا قبول اس کے لئے قابل پابندی نہ ہوگا جس پر وہ رضامند نہیں۔ **Taylor** بنام **Laird** (جس کا اوپر بھی ذکر ہوا) اس تجویز (**Proposition**) کی مثال ہے۔ اور اس قسم کے جبری قبول سے عہد پیدا ہونے لگے تو جو شکلات پیدا ہوں گے ان کا پر زور طریقے پر تذکرہ **Pollock, C.B** نے کیا ہے۔ فرض کرو۔ میں تمھارا مکان تمھارے علم کے بغیر صاف کرتا ہوں۔ کیا میں اس کے لئے تم سے ادائیگی کا مطالبہ کر سکتا ہوں؟ ایک شخص دوسرے کا جو تا صاف کرتا ہے۔ دوسرا شخص سوائے اس کے کیا کر سکتا ہے کہ انھیں پہنچے۔ کیا وہ اس بات کی شہادت ہے کہ صفائی پر معاوضہ ادا کرنے کا معاہدہ ہوا تھا؟

ایجاب عہد جو معاہدہ کسی ایجاب عہد کو بذریعہ تعمیل قبول کرنے سے وقوع بعوض فعل میں آئے اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ بعض خدمات کے لئے انعام کا اعلان کیا جائے جو فی خدمت انجام دی جاتی ہے

تو یہ اعلان طے انعام کا عہد بن جاتا ہے۔ ان صورتوں میں ایجاب کنندہ نہیں بلکہ قبول کنندہ اپنا حصہ فرض انجام دیتا ہے جب وہ معاہدے میں داخل ہوتا ہے۔ اگر زید کسی اطلاع کے لئے ایک انعام کا مامور ایجاب کرتا ہے اور بکر وہ اطلاع مہیا کرتا ہے تو زید کا ایجاب، بکر کے فعل کے ذریعے سے عہد میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بکر معاہدے کو مکمل اور اپنے حصہ فرض کو ادا کر چکتا ہے۔

اس قسم کا بدل کسی ایسے معنوی یا صریح عہد کی تائید کرے گا جس میں کسی شخص سے درخواست کی جائے کہ وہ ایک ایسی خدمت انجام دے جس میں خطرہ یا خرچہ ہو۔ اس قسم کی درخواست میں صراحت یا منہا ایک عہد ہوتا ہے جو ذمہ داریاں یا اخراجات برداشت کر لینے پر یا بندی عاید کرنے لگتا ہے ایک خاتون نے اپنی جائیداد (estate) کی فروخت کے لئے ایک ہراج والے کو مقرر کیا۔ اسے اثاثے کا رروائی میں چند رقوم سرکار کو ادا کرنے پڑے۔ اور یہ قرار دیا گیا کہ واقعہ تقرر میں منہا اس بات کا عہد ہے کہ اثاثے تقرر میں جو رقوم ادا کئے جائیں اس سے اسے بری رکھا جائے گا چاہے درخواست صریح ہو اور مدعی علیحدہ سے فرقی سے صراحتہ ادائیگی کی خواہش کی ہو یا غیر صریح ہو اور اسے کسی ادائیگی کی ذمہ داری برداشت کرنی پڑے اور وہ اسے ادا بھی کرے ان دونوں صورتوں سے کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا۔

غالباً اسی اصول پر کہ استدعا سے میثاق عہد فرض کر لیا جائے گا ہم مقدمہ (Lampleigh) بنام (Braithwait) کی توضیح کر سکتے ہیں۔

لے England بنام (Davidson) (11 A & E 846)

لے Britain بنام Lloyd (14 M. & W. 762)

لے (T-SM. L. C. 12 ed. 159. Hob. 106)

اب تکمیل شدہ اور سابقہ بدل کا امتیاز دکھانا باقی ہے۔

موجودہ اور سابقہ انی تحقیقت سابقہ بدل کوئی بدل ہی نہیں۔ یعنی اس سے بدل میں امتیاز معاہدہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ معاہدہ کو اس کے عہد کے باعث کوئی نقصان برداشت کرنا پڑ سکتا ہے۔

کسی زمانہ ماضی میں کئے ہوئے فعل یا ترک فعل (اجتناب) کے ذریعے سے کوئی شخص فائدہ پہنچاتا ہے۔ بغیر اس کے کہ کوئی قانونی ذمہ داری عائد کرے بعد میں پلا لچا اس کے کہ نمک بیتی سے ہے یا خود غرضانہ محرکات کے تحت اگر وہ اس شخص سے کوئی عہد کرے جس کے فعل یا ترک فعل سے اسے فائدہ حاصل ہوا تھا اور یہ عہد کوئی اور بدل سوائے اس سابقہ استفادے کے نہیں رکھتا ہے تو ایسا عہد بلا بدل (gratuitous) ہوگا اور اس کی جبری تعمیل نہیں کرانی جاسکے گی۔ وہ محرکات (motive) پر مبنی ہوتا ہے بدل پر نہیں۔

زید نے ایک گھوڑا بکر سے خریداجس نے بعد میں سابقہ بیع کے بدل میں اقرار کیا کہ گھوڑا تندرست اور عیوب سے پاک ہے مگر فی الحقیقت گھوڑا میں حیب تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ بیع سے اس بات کی کوئی معنوی ضمانت یا عہد نہیں پیدا ہوتا کہ گھوڑا عیب دار نہ تھا اور یہ کہ اس عہد کو بیع سے علیحدہ سمجھنا چاہیے اور ایک صریح عہد خیال کرنا چاہیے جو ایک سابقہ معاہدے پر مبنی ہے۔ اسی بنا پر وہ اس عام قاعدے کے تحت آتا ہے کہ کسی سابقہ یا تکمیل شدہ بدل سے سوائے اس عہد کے کسی کی تائید نہ ہوگی جو قانوناً مستنبط کیا جائے۔

اس طرح جو عام قاعدہ وضع کیا گیا اس کے متعلق کہتے ہیں کہ بعض مستثنیات ہیں۔ لیکن وہ قہراً خیال کیا جاتا ہے غالباً اس سے بہت کم اور غیر اہم ہیں۔

(۱) بعض وقت کہا جاتا ہے کہ کسی سابقہ بدل سے کسی آئندہ عہد کی

تائید ہوگی بشرطیکہ معاہدہ کو درخواست پر بدل دیا گیا ہو۔
 لیسیلے بنام بریٹھ ویٹ اس مضمون پر فیصلہ کن مقدمہ سمجھا جاسکتا ہے۔
 اس میں مدعی نے مدعی علیہ پر ایک سو بیس پونڈ کی ناشائستگی کی ادائیگی کا مدعی علیہ نے ان خدمات کے بدل میں عہد کیا تھا جو اس کی درخواست پر انجام دے گئے تھے۔ عدالت نے یہاں اتفاق ظاہر کیا کہ:-
 ٹھس برضا و رغبت کوئی مدارات (courtesy)

اس بات کا بدل نہیں ہو سکتی کہ کوئی وعدہ خدائی
 (assumpsit) وقوع میں آئے لیکن اگر اس
 مدارات کا باعث فریق مقابل کی کوئی درخواست یا
 استدعا ہو تو وہ قابل پانہ ی ہوگا۔ کیونکہ معاہدہ کو
 خالی حوالی نظر آتا ہے مگر ایسا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ
 اس ساتھ درخواست کو دیکھنا چاہیئے اور اس فریق کے
 حقوق اصلی کو جس نے ان کو اس درخواست کے نتیجے
 سے حاصل کیا:-

مقدمہ لیسیلے بنام بریٹھ ویٹ ۱۶۱۵ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ اور اس فیصلے
 سے کچھ پہلے اور بعد بھی ایسیسے نظر آتے ہیں جو مذکورہ بالا قاعدے کی کم و بیش
 معین (اور تقیینی) طور سے تائید کرتے ہیں۔ مگر تینویں صدی کے وسط سے
 اب تک کوئی صریح سند دستیاب نہیں ہوئی۔ صرف ایک مقدمہ Bradford بنام
 Realston ہے جو ائرنش کورٹ آف آپیکلر میں ۱۸۵۸ء میں فیصلہ ہوا۔

Kenned بنام Broum میں Erle C.J نے ۱۸۶۳ء میں مذکور
 لیسیلے بنام بریٹھ ویٹ کی جدید نقطہ نظر سے توضیح کی ہے:-

لے دیکھو نظائر Hunt بنام Bate (Dyer. 272 a) کے نوٹ میں جمع کئے گئے ہیں۔

۱۸ C L. 468., 432.

13C P.N S. 677

مہم مرض کا کبھی تھا کہ مدعی نے مدعی علیہ کی درخواست
 پر جو مندر کئے تھے اور نیز دگر خدمات انجام دے تھے
 وہ کسی عہد کو حامل پابندی بنانے کے لئے کافی ہوتے
 اگر وہ اس کے درپے سے ایک معاہدے کی شکل میں
 قائم ہو سکتے۔ میسلے کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ایک
 عہد مابعد کو ایک بدل یا سبق سے اس کے مکمل مانے کے
 بعد متعلق کیا گیا ہے۔ غالباً آج کل ایسی خدمت سے جو
 ایسی درجہ امیر کی جائے۔ خود بخود اس بات کے سنوئی
 عہد میں بدل سمجھی جائے گی کہ اس کی اصل مالیت اور کیا ہوگی۔
 اور کسی معینہ رقم کا عہد مابعد جو وری کے لئے اس بات
 کی تہنات ہوگی کہ رقم کو معین کرے۔“

یہی غالباً Wilkinsons بنام Oliveira میں بتائے میسلے (ratio decidendi) سے
 ہوئی۔ چنانچہ اس میں مدعی نے مدعی علیہ کی درخواست پر اسے ایک ناش قانونی
 سے اغراض کے لئے ایک خط لکھ دیا تھا۔ خط سے مدعی علیہ کا دعویٰ ثابت ہو گیا
 جس کے ذریعے سے اس نے ایک بڑی رقم حاصل کی اور بعد میں اس نے مدعی
 سے ہزار پونڈ کا عہد کر لیا۔ یہاں یقیناً مدعی کو توقع ہو گئی کہ استعمال خط کے لئے
 کوئی معاوضہ ملے گا۔ اور مدعی علیہ کی درخواست اس کے لئے مبنی الحقیقت،
 ایک ایجاب تھی کہ اگر مدعی اسے خط دیدے تو وہ ایک رقم دے گا جو آئندہ
 ملے ہوگی۔

اس نقطہ نظر سے دیکھنے پر قاعدہ زیر بحث اس عام کلیہ بدل سابق
 سے جدا نہیں ہوتا۔ جب ایک درخواست کی جاتی ہے جو دراصل ایک
 عہد کا ایجاب ہوتی ہے جس کے شرائط آئندہ تحقق ہونے والے ہوں، اور
 اس درخواست کے سلسلے میں خدمات انجام دے جائیں تو رقم معینہ کی ادائیگی کا

عہد مابعد، اسی معاملے کا جز سمجھا جائے گا ورنہ اس بات کی شہادتیں سے بیوری کو مقبول مقدار کے تعین میں مدد ملے۔
ایک جدید تر مقدمے میں اس کی تائید Bowen, L J کے فیصلے کے الفاظ سے ہوتی ہے:—

”خدمت ساتھ کے واقعے سے رہائش منسلک کی جائے گی کہ اس کی ادائیگی کے وقت اس کا معاوضہ ادا کرنا تھا۔ اور اگر وہ ایسی خدمت خفی جس کا معاوضہ ادا کرنا تھا تو کسی دوسرے زابطہ میں عہد ادائیگی نظر آئے تو اسے یا تو اتر (admission) قرار دیا جائے گا جو عبارت سے ثابت ہے، یا ایک مستقل معاملہ جس کے ذریعے سے اس مقبول معاوضے کی مقدار مقرر کی جائے گی جس کے تقین پر اصل میں خدمت انجام دی گئی تھی“

اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک زمانے میں لیمپلے بنام بریج ویت سے جو قاعدہ وضع ہونا سمجھا جاتا تھا اسے اب یہ مفہوم نہیں دیا جاسکتا کہ وہ اس اصول کا استثناء ہے جس کی رو سے کسی عہد کو قابل پابندی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ معاہدے کے لئے موجودہ یا آئندہ استغافے کا ارادہ پیش نظر ہو۔
(ج) ہمیں یہ قاعدہ طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ جب غیر کے فریضے کو مدعی اپنے طور پر وہ کام انجام دے جس کے لئے مدعی علیہ قانوناً مجبور کیا جاسکتا تھا اور مدعی علیہ بعد میں اس کے عوض صراحتہ عہد کرے تو وہ اس عہد کا پابند ہوگا۔ مگر یہ امر مسلمہ ہے کہ جو نظیر عام طور پر اس کی تائید میں پیش کی جاتی ہے وہ اپنے مقصد میں ناکام رہتی ہے مثلاً کلیسیائی عہدہ داران کی ان مفلس لوگوں کے

طبی معاہدہ کی ذمہ داری۔ جو ایک حلقے میں بود و باش اختیار کرنے کے باوجود دوسرے حلقے میں ساکن ہوں۔ اس ہی حلقے کے کلیاتی عہدہ داروں پر ہوتی ہے مگر فیصلوں سے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ کن وجوہات سے ایسے صادر کئے گئے۔ بعض جملوں سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اخلاقی ذمہ داری سے عہد کی تائید ہو سکے گی۔ لیکن Eastwood بنام Keuon کے فیصلے کے بعد سے یہ استنباط ممکن نہیں۔ دوسرے جملوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اقامتی حلقے کے کلیا (parish) پر اس امر کے کرنے کی قانونی ذمہ داری ہے جس کے انجام دینے پر سکونت حلقے کے کلیا کو (parish of residence) قانوناً مجبور کیا جاسکتا ہے اور یہ کہ فریقین کے تعلقات معاہدتی نہ تھے بلکہ مثل معاہدتی (quasi-contractual) اور اس صورت میں بدل کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا بعض اور جملوں سے معلوم ہے کہ عہد اس ذمہ داری کا اعتراف ہے جو ایسے معاہدے سے پیدا ہوتی ہے جو فریقین کے افعال سے استنباط کیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی ذمہ داری کے وجود کے لئے کسی عہد مابعد کی ضرورت نہیں۔

اس سے صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صورتیں اصل بدل سابق کے عام قاعدے کے مستثبات نہیں بن سکتے۔

شعید عہد (ج) ایک اور استثنائے بعض وقت ان مقدمات میں ملتا ہے جن میں کسی شخص کو اس عہد کے دوبارہ زندہ کرنے کا مجاز قرار دیا گیا ہے جس سے اس نے استفادہ کیا تھا۔ اگرچہ بعض قاعدوں کے جن کی تسخیر ہو چلی۔ سبب عدم قابلیت معاہدہ کے باقی نہ رہنے یا محض انقضائے میعاد کے

۱۲۶۴ Motson بنام Turner P. 114

۱۸۵۸ Haas & E کیس باب ۱۲۱ معاہدات

۱۸۵۸ Paynter بنام Williams (1C & N. 310)

۱۸۵۸ (1 Setwyn's Nisi Prinsch v. Assumpsit)

۱۸۵۸ طس آفہ کسمینیکٹ کے ذریعے جو استثنائے قانوناً پیدا کیا گیا اس کا ذکر ادیراب مصلح میں ہوا۔

باعث، یہ معاملہ اس کے خلاف قابل نفاذ نہیں رہا۔ جس اصول پر یہ صورتیں مبنی ہیں وہ یہ ہے:-

”جہاں امداد کوئی بدل وعدہ کرنے والے فریق کے مفید تھا۔ اگر وہ اس ذمہ داری سے کسی حکم قانون موضوعہ یا غیر موضوعہ کی وجہ سے محفوظ ہو سکتا ہو اور اس قانون کا متاثر اس کی حفاظت ہو تو وہ اس قانون کے استغاثہ سے دست بردار ہو سکتا ہے اور اگر وہ رین کی ادائیگی کا عہد کرے (جیسا کہ ہر ایماندار شخص کا فرض ہے) تو وہ قانون اس کی تعمیل کا پابند ہے“

قانونی رپورٹوں میں اس اصول کی مندرجہ ذیل مثالیں ملیں گی:-
(۱) کسی بانع شخص کا ان دیون کے ایسا کا عہد کرنا جو بچپن میں کئے گئے تھے، اس کے لئے قابل پابندی تھا اگر اب (Infants Relief Act) بابت سیکشن ۱ کی رو سے بانع ہونے پر اس عہد کی توثیق (ratification) ناممکن ہے جو بچپن میں کیا گیا تھا۔

(۲) قرضہ جس پر بوجہ قانون میعاد سماعت تمام دی عارض ہو چکا ہو وعدہ مابعد سے پھر عائد ہو سکتا ہے۔

(۳) Lee بنام Muggeridge ایک شادی شدہ عورت نے اپنے اس وقت کے قانون نافذہ کی رو سے معاہدہ کرنے کے ناقابل حلی ایک تمسک (bond) لکھ دیا۔ یہ اس رقم کے لئے تھا جو اس کی خواہش پر اس کے ایک سہ سابقہ شوہر نے اس کے بیٹے کو دی تھی۔ بعد میں بیوہ ہونے پر اس نے

Parke, B. ۱۰ ورتقدیر Earle بنام Oliver (2 Ex 90)

۱۰ لمیس بنام Moor (11 M & W. 256)

۱۰ لم Jæ I. C. 16 (21)

۵, Taunt 36

اس سے کوئی نئی بنا نہیں پیدا ہوتی۔ اگر یہ ایسا ہے تو اس پر کسی بدل سابق کا سوال ہی نہیں ہے۔ اس پر مزید بحث اس باب سے تعلق رکھتی ہے جس میں قوانین معاہدہ سماعت کے اثر سے عام طور پر بحث کی گئی ہے۔ مذکورہ صدر مقدمات میں سے بعض میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کے یہ معنی لئے جانے لگے کہ معاہدے کا جواز متعدد دو اخلاقی قضا باہر ملتی و متوف ہے۔ اور اگر قانون معاہدہ کو اخلاقی فرائض کے مبہم حدود میں داخل کر دیا گیا تو یہ تمسین دشوار ہوگی کہ کون سے عہد قابل پابندی ہیں اور کن کی تعمیل نہیں کرائی جائے گی۔ (Lee v. Muggridge) میں Mansfield نے کہا کہ یہ عرصے سے طے شدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قانوناً پابند نہ ہوٹ کے باوجود از روئے اخلاق و ضمیر پابند ہو تو ادائی کے عہد پابند سے حق ناش پیدا ہوتا ہے چنانچہ اب صرف یہ سوال ہوگا کہ آیا اس بیان کی بنا پر کوئی درست اخلاقی وجہ نظر آتا ہے؟

لی نام گریج سے زیادہ کسی مقدمے میں اخلاقی ذمہ داری کا ذکر نہیں، کھائی دیتا اس کیلئے پر کچھ شکایت لارڈ شڈرڈن نے کی تھی۔ مگر آخر کار (Eastwood بہ نام Kenyon میں اس کا قطعی فیصلہ ہو گیا۔ ایسٹ وڈ منسٹر کنیان کا دلی (gaurdian) اور کا زندہ تھا اور اس (منسٹر کنیان) کی نابالغی کے زمانے میں اس کی جائیداد کی اصلاح و ترقی میں مصارف بھی برداشت کئے تھے۔ یہ اس نے برضا و رغبت کیا۔ اور ایسا کرنے کے لئے رقم قرض لینے پر مجبور ہوا جس کے لئے اس نے ایک پرائیمری نوٹ لکھ دیا۔ جب نابالغ سن بلوغ کو پہنچی تو اس نے اس معاملے کو منظور کر لیا۔ اس کے نکاح کے بعد اس کے شوہر نے عہد کیا کہ پرائیمری نوٹ کو وہ ادا کر دے گا۔ اس عہد کی بنا پر منسٹر کنیان کے خلاف ناش

لے دیکھو باب (۱۲) فصل ۲

لے Littlefield باہم (2B & Ad 811) Shee

دائرگی گئی۔ مدعی کے شیر قانونی نے اس بات پر اصرار کیا کہ ایسے عہد کا ایسا اخلاقی فرض ہے۔ مگر عدالت نے قرار دیا کہ وہ ناکافی ہے کیونکہ بدل بالکل سابقہ ہے۔ فیصلہ سناتے وقت لارڈ Denman نے کہا ہے شہد اس کلمے سے اس بات کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے گی کہ بدل موجود ہو جب کہ محض عہد کرنے کا واقعہ اس کی تسبیل کا اخلاقی وجہ پیدا کرنے لگے پہلے

اس طرح بالاخو لارڈسینس فیڈلٹے اس کلمے کا حاتمہ ہو گیا کہ بدل ان مختلف طریقوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے سے یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ فریقین کا ارادہ معاہدہ کرنے کا تھا۔ یہ کلمہ باوجود (Rann) بنام ہیوز (Hughes) کے فیصلے کے اس نظریے کے اندر برقرار رہا کہ اخلاقی وجہ کا وجود اس بات کی شہادت ہے کہ عہد سے پابندی عائد کرنا مقصود تھا۔

غیر ملکی معاہدے اس باب میں اب تک بدل سے متعلق انگریزی قانون کے اور کلیہ بدل قاعدوں سے بحث ہوتی رہی۔ مگر یہ یاد رہے کہ انگریزی عدالتوں کو وقتاً فوقتاً ان معاہدتی ناشیوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے جن پر

قانون انگریزی موثر نہیں ہے۔ جو قاعدے (اس قسم کے) کسی معاہدے کا قانون یا جیسا کہ کہا جاتا ہے، معاہدات کا قانون مخصوص (Proper Law) بتائیں کرتے ہیں وہ قانون بین الاقوامی خصوصی (Private international law) کی ایک شاخ ہیں۔ یہاں ان پر تفصیلی بحث نہیں ہو سکتی۔ یہ کہنا کافی ہے کہ تین میں اصل کا کرن قوت، فریقین کا ارادہ ہے۔ جس صورت میں یا تو اس ارادے کی تصریح ہی نہ کی گئی ہو یا معاہدے کے شرائط و حالات سے اس کا استنباط نہ ہو سکتا ہو تو قانون مقام انعقاد معاہدہ (lex loci contractus) ہی وہ قانون سمجھا جاتا ہے جس کا معاہدے پر موثر ہونا فریقین کا مقصود تھا۔ طالب علموں کے لئے مناسب ہو گا کہ برٹش ساؤتھ آفریقہ کمپنی بنام De Beers Mines کا مطالعہ کریں۔ اس میں تمام

۱۱A. & E 450 لے

7T R 850 (N) لے

۱Ch 354, 2Ch 502 لے

متعلقہ اسناد پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ متحقق ہو جائے کہ عدالت کے پیش نظر معاہدے کا قانون مخصوص (Proper law) قانون انگریزی نہیں ہے۔ تو معاہدے کے جواز کا سوال قانون انگریزی کے لحاظ سے طے نہیں ہوگا بلکہ اس معاہدے کے قانون مخصوص کو دیکھ کر یہ طے کرنا ہوگا کہ آیا اس کے جواز کے لئے بدل کی ضرورت ہے۔ یہی سوال مقدمہ Inre Bonacina (ان رے بوناچینا) میں پیش آیا۔ اس میں قانون اٹلی کی ایک خانگی دستاویز (Privata Scrittura) کے اثرات کے متعلق غور کیا گیا۔ یہ ثابت ہوا کہ اس قسم کا عہد جو اخلاقی وجوہ کی بنا پر ایک سچے دین کی ادائیگی کے متعلق ہو، اطالوی قانون کے لحاظ سے ایک نیا اور جائز وجوہ پیدا کرتا ہے جس کی تعمیل اطالوی عدالتیں کرتی ہیں۔ چونکہ معاہدے کا قانون مخصوص، اطالوی قانون تھا۔ اس لئے عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ انگریزی کلیہ بدل کا انطباق نہیں ہو سکتا اور یہ کہ معاہدہ چونکہ اپنے قانون مخصوص کے لحاظ سے صحیح ہے اس لئے انگلستان میں وہ قابل تعمیل ہے۔



باسمِ

فریقین کی قابلیت

فرید موضوعات تحقیق جن عنوانات پر اب تک بحث کی گئی ہے ان میں ہم نے معاہدے کے ابتدائی عناصر پر غور کیا ہے۔ فریقین میں ایجاب اور قبول ہونا چاہئے اور ان کو ایسا اقرار کرنا چاہئے جس کو عدالت اس کی صورت کے لحاظ سے یا بدل کی وجہ سے ایک قانونی معاملہ تصور کرے۔

لیکن ایسا معاملہ ایسے فریقین کے مابین وقوع میں آسکتا ہے جن میں سے ایک یا دونوں ایک جائز معاہدہ کرنے کے نا قابل ہوں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ نا قابلیتوں (یہ الفاظ دیگر فریقین کی قابلیت) سے بحث کی جائے۔ کچھ اشخاص میں اپنے آپ کو قانوناً کسی عہد سے پابند کرنے کی قطعاً اہلیت نہیں ہوتی یا انھیں ہوتی ہے یا کسی وعدے کی جو ان سے کیا جائے نافذ کرانے کی اہلیت کا فقدان ہوتا ہے اور وہ جب ذیل اسباب سے پیدا ہو سکتی ہے۔

(۱) سیاسی یا پیشے کی حیثیت۔

(۲) صغیر سنی جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں اکیس سال کی عمر تک رائے میں پختگی نہیں پیدا ہوئی لہذا قانون کی حفاظت و رکاز ہے۔

(۳) (Artificiality of construction) مصنوعیت شخصیت جیسے

جماعت ہائے سند یافتہ۔ یہ قانون سے شخصیت حاصل کر کے ان شرائط کو قبول کر لیتی ہیں جو قانون عائد کرتا ہے۔

(۴) فتور عقل یا نشے کی وجہ سے متقل یا عارضی خلل و ماخ۔

(۵) Marriage- یکم جنوری ۱۸۸۳ء تک زوجہ کے معاہدہ کرنے کی قابلیت

شعہر کی قابلیت میں ضم ہو جاتی تھی۔ اس کے چند مستثنیات بھی ہیں۔ قانونی جائیداد منکوحات بابت ۱۸۸۲ء اور ۱۸۹۳ء نے اس مخصوص میں قانون میں بہت بڑی تبدیلی کی ہے۔

(۱۱) سیاسی یا پیشے کی حیثیت قانونی ایک اجنبی کو ایک پیدایشی برطانوی رعیت کی طرح معاہدہ کرنے کی قابلیت حاصل ہے۔ لیکن وہ برطانوی جہاز میں ملکیت حاصل نہیں کر سکتا۔

غیر ملکی دشمن
بہر حال جنگ کے زمانے میں ایک اجنبی جس کی حیثیت دشمن
ان کو نافذ کرنے کی قابلیت کا تعلق ہے وہ سخت قیود کے تابع رہتا ہے۔

گزشتہ جنگ کے اغراض کے لئے دشمن سے تجارت کرنے کے قوانین کے دریغ سے ان قیود میں مزید اضافہ کیا گیا۔ جن میں بادشاہ کے دشمنوں سے براہ راست یا بالواسطہ تجارتی کاروبار جرم قرار دیا گیا۔ لیکن یہاں اس موضوع پر قانون عمومی کے قواعد کا ذکر کر دینا کافی ہو گا۔

ہمیں اولاً یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اس غرض کے لئے دشمن کی حیثیت قانونی کو جانچنے کا معیار قومیت نہیں ہے۔ عدالت مہ افعہ کے اجلاس کا ملہ نے (Porter V. Freudenberg) تمام نظائر پر تنقید کرنے کے بعد یہ طے کیا ہے کہ اس مقام سے جہاں زیر بحث شخص اپنی رضامندی سے رہتا یا کاروبار کرتا ہے دوستی یا دشمنی کا تعین ہوتا ہے دشمن رعیت جو کلیہ غیر جانبدار (neutral) ملک میں یا (بادشاہ کی اجازت سے) خود برطانیہ عظمیٰ میں رہتا یا کاروبار کرتا ہے معاہدہ کر سکتا یا اسی بنا پر بحیثیت ایک غیر ملکی دوست (alien friend) کے دعویٰ کر سکتا ہے۔

اس کے برعکس برطانوی رعیت یا غیر جانبدار ملک کے شخص کی جو دشمن کے ملک میں رہتا یا کاروبار کرتا ہے وہی حیثیت ہے جو غریب ملکی دشمن (alien enemy) کی ہے۔

اجنبی دشمن کی حیثیت قانونی حسب تعریف بالا درج ذیل نظر آتی ہے۔
(۱) وہ دوران جنگ میں کسی برطانوی رعیت سے جو معاہدہ نہیں کر سکتا۔

(۲) وہ جنگ ختم ہونے سے پہلے کسی بنائے دعویٰ پر جو جنگ سے پہلے پیدا

ہوئی ہو تا ہی عدالتوں میں دعویٰ نہیں کر سکتا۔ (۳) اس پر اگر طلب نامہ کی صحیح طریقے

پر عمل ہو سکے تو ایسے بنائے دعویٰ پر نانش کی جاسکتی ہے جو جنگ سے پہلے پیدا

ہوئی ہو اور وہ حاضر عدالت ہو کر مقدمے کی جوابدہی کر سکتا ہے اور اگر وہ ناکام

رہے تو اعلیٰ عدالت میں مرافعہ کر سکتا ہے۔ (۴) قبل جنگ کے معاہدے (جو یقیناً

کے ربط و ضبط کو مستلزم ہوں جس کی وجہ سے یقین میں ملاقات ضروری ہو اور

جن کا باقی رہنا وجود مصلحت عامہ کے خلاف ہو) مقدمہ الذکر کی بدیہی مثال شرکست

(partnership) ہے اور آخر الذکر کی مثال ایسا معاہدہ ہے جس کی اگر تعمیل

کی جائے تو دشمن کی مملکت کے تجارتی یا معاشی اغراض کے لئے مفید یا اس ملک

کے اغراض کے مضر ہوتا ہے۔ (۵) ایسے معاہدات کی تعمیل دوران جنگ میں

ممنوع ہے جو اقسام بالا کے تحت نہیں آتے اور اسی وجہ سے دوران جنگ میں

عدم تعمیل معاہدہ کے متعلق کوئی بنائے دعویٰ قائم نہیں رہتی۔ اکثر صورتوں میں یہ انفیاج

کے متعلق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک مدت معینہ کے اندر اشیاء حوالے کرنے کا معاہدہ

لیکن دوسرے معاہدات ایسے ہیں جن کی نوعیت زیادہ تر مسلسل ہوتی ہے اور

(جیسا کہ کیا گیا ہے) حقوق جائیداد کے یہ درحقیقت متلازمات ہیں جو کبھی نسخ نہیں

ہوتے۔ زمیندار اور آساجی انشورنس کمپنی اور پالیسی ہولڈر کے باہمی معاہدے سے

اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

بعض اوقات معاہدات ایسے وسیع شرائط کے ساتھ وقوع میں آتے ہیں

کہ آغاز جنگ پر ان کے وجوہات معرض التوا میں رہیں گے۔ لیکن قیام امن کے

بعد ان کی تجدید ہو جائے گی۔ عدالتیں اس قسم کے معاہدات کو شبہ کی نظر اؤں سے

دیکھتی ہیں۔ اور اگر مصلحت عامہ اس کی مقتضی ہو تو ایسے معاہدات کو بالکل کالعدم قرار دینے میں تردد نہیں کیا جاتا۔ یہ کہا گیا ہے کہ خانگی اثاثہ اس کو یہ اختیار دینا چاہیے کہ ایسے شرائط کا نفعین کر میں جن کے مطابق کسی معاہدے کا جنگ شروع ہونے سے قطعی فیصلہ ہوگا۔ یا نہ ہوگا۔ نہ آغاز جنگ سے معاہدے کے وجوہات ملتوی ہوتے ہیں۔ اگر اس التوا کا عملی اثر یہ ہو کہ فریقین کے مابین ایک جدید معاہدہ کے وجود میں آنے کا امکان ہو تو یہ نسخ نہیں ہوتے۔

تعمیل طلب معاہدے کے تحت باہمی وجوہات کی تعمیل کو اختتام جنگ تک ملتوی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ایسے التوا سے اصل معاہدے کی شرائط میں کوئی اہم تبدیلی ہو۔ اور جہاں ایسی صورت ہو معاہدہ منسوخ ہو جاتا ہے۔ لیکن ان امور کا تعلق زیادہ تر معاہدے کے اختتام سے ہے نہ کہ انعقاد سے۔

مالک غیر کے **غیر ملکیتوں اور بادشاہوں کی قانونی حیثیت کا یہاں ذکر کر دینا مناسب ہے۔** انگلستان میں معاہدہ کرنے کی ان کو پوری قابلیت حاصل ہے۔ لیکن نہ تو وہ نہ ان کے نمائندے عہدہ دار اور نہ

ان کے نمائندوں کا خاندان انگلستان کی عدالتوں کے اختیار سماعت کے تابع ہے۔ ان کے معاہدات خود ان پر نافذ نہیں کئے جاسکتے لیکن وہ ان کو نافذ کرانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ آزادی ایک ایسے برطانوی رعیت کو بھی حاصل ہے جو غیر ملکیت کی جانب سے برطانیہ عظمیٰ میں بطور سفیر بھیجا جائے۔

ایک عالیہ نظیر سے اس قاعدے کی وضاحت ہو جائے گی۔ ایک غیر ملک کے بادشاہ نے جو اس ملک میں ایک خانگی شخص کی حیثیت سے مقیم تھا۔ ایک فرضی نام کے تحت نکاح کرنے کا عہد کیا اس طرز عمل سے وہ اپنے آپ کو ہماری عدالتوں کے اختیار سماعت کے تابع نہیں کر دیتا پس نقص معاہدہ کی بنا پر اس کے خلاف دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

ایک شخص جس کو بناوشت یا کسی سنگین جرم میں سزا دی گئی ہے وہ دوران سزا میں جائز مجرم جو زیر سزا ہو معاہدہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ ایسے معاہدات کو نافذ کر سکتا ہے جو سزا پانے سے پہلے وقوع میں آئے تھے۔

لیکن ان معاہدات کا نفاذ ایسے منظم کی طرف سے ہو سکتا ہے جس کو اس غرض کے لئے سرکار مقرر کر دے۔

ایک بیرسٹر ان خدمات کی فیس کے لئے دعویٰ نہیں کر سکتا جو اس نے اپنے پیشہ وری فرائض کے دوران میں انجام دیے ہیں۔ خواہ یہ مالش کسی معنوی معاہدے پر مبنی کی جائے یا اس صریح معاہدے پر کہ ایک خاص کاروبار کو چلانے کے لئے کچھ رقم دی جائے گی۔ مشہور ہنگامہ طبیب کی حیثیت بھی بیرسٹر سے اس قدر ملتی جلتی تھی کہ برائے استدعا خدمات کے انجام دینے سے ان کے معاوضے کا کوئی معنوی معاہدہ پیدا نہ ہوتا تھا۔ خواہ مریض اپنے آپ کو ایک صریح معاہدے سے پابند ہی کیوں نہ کرے۔ قانون طبابت بابت مشہور کی دفعہ سے طبیب کو ایسے معنوی معاہدے کی بنا پر دعویٰ کرنے کا اختیار عطا کیا گیا لیکن ہر طبی کالج کو یہ حق تھا کہ ایسے ذیلی قواعد بنائے جو اس کے رفقا (Fellows)

کو اپنی فیس کا دعویٰ کرنے سے باز رکھیں۔ یہ ایسا حق تھا جس کو Royal college of physicians نے استعمال کیا ہے قانون طبابت مشہور میں اس کی پھر توضیح کی گئی۔

اطفال کی جانب سے ان کے زمانہ طفولیت میں جو معاہدات وجود میں آتے ہیں اور ان کے تحت جو حقوق اور فرائض پیدا ہوتے ہیں ان کا اختصار قانون عمومی کے قواعد پر ہے۔

اطفال بابت خاص

ان قواعد پر قانون مرسوم (Statute) کا اہم اثر پڑا ہے۔ اس موضوع سے متعلق اولاً قانون عمومی سے بحث کرنا مناسب کہو گا۔

قانون غیر مرسوم میں معاہدات کے صرف دو اقسام ایسے ہیں جو اگرچہ ایک طفل کی جانب سے وجود میں آئے ہیں۔ لیکن یہ اسی طرح جائز ہیں کہ گویا ایک پوری عمر کا آدمی ان کو وجود میں لایا ہے۔ لسی مسا، ات جو مایحتاج کے لئے

قانون غیر مرسوم کا عام قاعدہ

ہوں (اور مریض صورتوں میں) معاہدات جو طفسل کے فائدے کے لئے ہوں۔

معاہدات جو طفل کی جانب سے ممکن الانفاخ ہیں دیگر تمام صورتوں میں قانون عمومی نے طفل کے معاہدات کو اس کی مرضی پر بانغ ہونے سے پہلے یا بعد ممکن الانفاخ قرار دیا ہے۔ سرائیف پولک نے ایک جامع بحث میں یہ بتلایا ہے کہ جب معاہدہ طفل کے فائدے کے لئے نہ تھا تو بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ان معاہدات ممکن الانفاخ کو دو عنوان میں تقسیم کرنا چاہئے۔ (الف) معاہدات جو جائز اور طفل کے لئے قابل پابندی تھے۔ تاہم کہ وہ زمانہ طفولیت میں یا بانغ ہونے کے بعد ایک معقول مدت کے اندر ان کو مسترد کرتا۔

(ب) معاہدات جو طفل پر قابل پابندی نہیں تھے تاوقتیکہ وہ بانغ ہونے کے بعد ایک معقول مدت کے اندر ان کو منظور نہ کرے۔

معاہدات جو منوخ ہونے تک جائز رہتے ہیں۔ (۱) جب کوئی طفل کسی متقل جائیداد میں حق حاصل کر لیتا ہے جس سے وجوہات متعلق ہوتے ہیں یا ایسا معاہدہ کرتا ہے جس میں مسلسل حقوق و فرائض۔ فوائد اور ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں اور معاہدے کے تحت کچھ فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ اس معاہدے کا پابند ہو گا تاوقتیکہ وہ صریح طور پر معاہدے کو منوخ نہ کر دے۔ مندرجہ ذیل نظائر میں اس کی مثالیں دستیاب ہوں گی معلوم ہوتا ہے کہ مابعد کی قانون سازی کا ان نظائر پر اثر نہیں پڑا۔

ایک نابالغ پٹہ دار لگان کا ذمہ دار ہے بجز اس کے کہ وہ پٹے سے دست بردار ہو جائے۔ اور اگر وہ بانغ ہونے سے قبل یا ایک معقول مدت کے اندر دست بردار نہ ہو تو اس کا حق دست برداری نہ اٹل ہو جائے گا حصہ داران جو زمانہ طفولیت میں اپنے حصوں پر قابض ہو جاتے ہیں وہ ان مطالبات (Calls) کے ذمہ دار ہیں جو ان کی طفولیت کے زمانے میں۔ جب الادا ہو جاتے ہیں حصص سے دست کش ہو کر ذمہ داری سے بری ہو سکتا ہے اگرچہ مطالبات کے وقت دشمنش ہو۔ لیکن اگر قبل یا بروقت بلوغ دست کش نہ ہو تو حق زائل ہو جائے گا۔ ان شرائط کے تحت اطفال کی ذمہ داریاں۔ کے وجود کو

اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

انھیں عام معاہدہ کرنے والوں سے جداگانہ حیثیت دی گئی ہے ورنہ وہ مستثنیٰ ہو جاتے۔ لیکن درحقیقت وہ ایسے خریدار ہیں جنہوں نے محض جائیداد منقولہ میں نہیں بلکہ اسی جائیداد میں حق حاصل کیا ہے جو ایک منقول نوعیت کی ہے یہ حق کمپنی سے بذریعہ معاہدہ حاصل ہوتا ہے یا بذریعہ بیع و بذریعہ انتقال حقیقت ان لوگوں سے حاصل ہو جنہوں نے معاہدہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ چند وجوہات بھی وابستہ ہیں جن کی تعمیل ان پر لازمی ہے۔ اس طرح ان کی حیثیت ایسے طفل سے مشابہ ہو جاتی ہے جو جائیداد غیر منقولہ کا خریدار ہے اور جو قبضہ حاصل کر کے ان تمام وجوہات کا ذمہ دار ہو جاتا ہے جو اس جائیداد سے شعلق ہوتی ہیں۔ مثلاً پٹے پر لگانا واجب الادا ہو تو لگانا اور کرنا اور پٹے کی عطا کے وقت جب طفل کا نام درج ہو تو پیشکش اور کرنا اور قعقیکہ وہ دوران طفولیت میں یا بالغ ہونے کے بعد اسی خریداری کو ترک یا اس سے اختلاف نہ کریں۔ ان دونوں اوقات طفل کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

اس طرح ایک طفل ذمہ دار بن سکتا ہے۔ اس قانون غیر موضوعہ کے تحت منافع کا متحق ہو سکتا ہے لیکن وہ ان قرضہ جات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا جو دوران طفولیت میں شراکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

بہر حال نصفیت کسی نابالغ کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ شراکت کے حسابات لیتے وقت منافع جبرائے اور نقصانات سے بری رہے۔ لیکن جو چیز ہمارے پیش نظر مقدمہ کے لئے زیادہ اہم ہے یہ ہے کہ تاوقتیکہ بالغ ہونے کے بعد شراکت کو صریح ہو پر رنج یا ترک نہ کیا جائے حصہ داران نقصانات کا ذمہ دار رہے گا جو بالغ ہونے کے بعد پیدا ہوتے ہیں جب ایک طفل نے الف کے ساتھ شراکت قائم کی اور بالغ ہوئے۔ یہ پچھترہ حصے پہلے تک بطور حصہ دار کے کام کرتا رہا۔ اس کے بعد اگرچہ بطور حصہ دار کے اس نے کام نہیں کیا لیکن شراکت کو فسخ کرنے کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہیں کی وہ ان قرضہ جات کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ جو ان لوگوں کو واجب الادا تھے جو اس کے

بانع ہونے کے بعد الف کو استیادیا کرتے تھے۔ جسٹس بسٹ کہتے ہیں کہ یہاں طفل اپنے آپ کو حصہ دار قرار دے کر ایک مشمر وجوب کو وجود میں لایا ہے اور یہ وجوب اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک کہ وہ اس کو ختم کر دینا مناسب خیال نہ کرے۔ اگر وہ اپنے آپ کو حصہ دار قائم رکھنا نہیں چاہتا تو اس کو چاہئے کہ اس کا اعلان کر دے۔

جہاں ایک ایسے طفل کے حصص منتقل کئے گئے جو کمپنی کو بند کرنے کے حکم سے چند ماہ قبل بانع ہو گیا تو یہ تجویز ہوئی کہ حصص سے کوئی انکار نہ ہونے کی صورت میں وہ ایک شریک Copartner (حصہ اس کے ادا کنندہ) کی حیثیت سے ذمہ دار ہے۔

ان مختلف مقدمات میں طفل پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ اگرچہ ایک دوسرے سے کسی قدر مختلف ہیں تاہم ایک خصوصیت ان سب میں یہ مشترک ہے کہ جب تک صریح انکار نہ ہو کوئی شخص اس امر کا متحق نہیں ہوتا کہ بانع ہونے کے بعد ان وجوہات سے بری ہو جائے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ایسے معاہدات کی صورت میں جن کا اثر اس طرح مشمر نہیں ہوتا طفل پر ان کی پابندی عائد نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ بانع ہونے کے بعد صریح طور پر ان کو منظور نہ کرے۔ پس ایک فعل واحد انجام دینے کا عہد جسے خدمات کا صلہ یا ایسا معاہدہ جو کلیتہً تعمیل طلب ہو اور تمام معاہدات جن کی نوعیت مشمر نہیں ہوتی یا ایسے معاہدات جو طفل کی ضروریات یا فائدے کے لئے کئے جاتے ہیں صریح منظوری کے محتاج ہیں۔

اس موضوع پر قانون غیر موضوعہ یعنی معاہدہ یہ دیکھیں گے کہ قانون سازی سے اس پر کیا اثر پڑا ہے۔ قانون دادرسی انفنس (Infants Relief Act) بابت ۱۸۷۴ء کا منشائے صریح طفل کی ناتجربہ کاری کے نتائج کو رنج کرنا ہے بلکہ ان نتائج کو بھی جو مانع ہونے کے بعد متعول طریقے پر پس و پیش کرے ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

اس موضوع پر قانون غیر موضوعہ یعنی معاہدہ یہ دیکھیں گے کہ قانون سازی سے اس پر کیا اثر پڑا ہے۔ قانون دادرسی انفنس (Infants Relief Act) بابت ۱۸۷۴ء کا منشائے صریح طفل کی ناتجربہ کاری کے نتائج کو رنج کرنا ہے بلکہ ان نتائج کو بھی جو مانع ہونے کے بعد متعول طریقے پر پس و پیش کرے ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمام معاہدات خواہ نہری ہوں یا سادہ جو اطفال کی جانب سے اس قسم کی واپسی کے لئے عمل میں آیا ہو جو دی گئی ہو یا دی جانے والی ہو یا اسی اشیاء کے لئے ہو جو ہیا کئے گئے ہوں یا کئے جانے والی ہوں۔ (بجز ان معاہدات کے جو مایحتاج کے لئے عمل میں آئیں) اور تمام حسابات جن کو اطفال نے منظور کیا ہو آئندہ کلیتہً کا عدم ہوں گے۔ لیکن یہ قانون کسی ایسے معاہدے کو ناجائز نہیں قرار دے گا جس کو کوئی طفل کسی موجودہ یا آئندہ قانون پر مبنی (Future Statute) یا قانون غیر موضوع یا نصف کے قواعد کے تحت عمل میں لائے بجز ایسے معاہدات کے جو اب قانوناً ممکن الانفاخ ہیں۔

۲۔ کوئی شخص جو بالغ ہونے کے بعد ایسے قرضے کو ادا کرنے کا عہد کرے جو اس نے بزمانہ طفولیت لیا تھا یا بالغ ہونے کے بعد کسی ایسے عہد یا معاہدے کو منظور کرے جو بزمانہ طفولیت عمل میں آیا تھا تو اس کی ذمہ داری عائد کرنے کے لئے ناش دائر نہ ہو سکے گی خواہ بعد بآوخ ایسے عہد یا منظوری کا جدید بدل موجود ہو یا نہ ہو۔ قانون ہذا کے ان احکام کی صحیح منہوم کو پہلی نظر میں متعین کرنا آسان نہیں لیکن اس کے اثرات کا خلاصہ ذیل میں اس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔

قانون کا اثر دفعہ ۱۔ اطفال کے معاہدات کی تین قسمیں ہیں جو پہلی مرتبہ کلیتہً کا عدم قرار دی گئی ہیں۔ یعنی lent or to be lent کا وجود یا کیا ہو یا دیا جانے والا ہو اشیاء کا معاہدہ جو ہیا کی گئی ہوں یا کی جانے والی ہوں (بجز ان معاہدات کے جو مایحتاج کے لئے ہوں) حساب نہیں کا معاہدہ (Accounts Stated)

دفعہ ۲۔ (الف) اسی مایحتاج کے معاہدات جو ہیا کی گئیں یا کی جانے والی ہوں جائز اور طفل پر قابل پابندی ہیں۔ (جیسا کہ

ہیشہ ہوتا رہا ہے) اسی طرح (ب) ایسے معاہدات جن کو ایک طفل قانون ہذا کے نفاذ کے وقت جائز طریقے سے وقوع میں لاسکتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کو منع نہیں کر سکتا۔ یعنی چند ایسے معاہدات جو طفل کے فائدے کے لئے ہوں۔

دفعہ ۳۔ اب طفل کے لئے اس قسم کے معاہدات کو منظور کرنا ممکن نہیں ہے جو قانون ہذا کے نفاذ سے پہلے منظور ہونے تک

نا جائز سمجھے جاتے تھے بلوغ کے بعد اس عہد یا منطوری کا جدید بدل ہو یا نہ ہو یہی عمل ہو گا۔

۴۔ ایسے معاہدات قانون ہذا سے متاثر نہیں ہوئے جو اس قانون کے نفاذ سے فسخ کئے جانے تک جائز سمجھے جاتے تھے۔

اب ہم ان چار امور پر زیادہ تفصیل سے غور کریں گے۔

(۱) ذیل کے فظائر سے دفعہ ۱۷ کے الفاظ قطعی کا اہم کی وضاحت

ہوتی ہے۔ ایک نابالغ کے خلاف جس نے تجارتی قرضہ حاصل کئے تھے یہ فرد جرم

لگائی گئی کہ اس نے قانون دیونین (Debtors Act) بابت ۱۸۶۹ء کے تحت

اپنے دائین کو دھوکا دیا ہے۔ اس تجویز جرم کو اس بنا پر منسوخ کیا گیا کہ وہ معاملات

جن سے یہ قرضہ جات پیدا ہوئے ہیں قانون دایسی اطفال (Infants Relief Act)

کے تحت کا اہم ہیں کیونکہ دائین ہی نہ تھے جن کو دھوکا دیا جاتا۔ اس استدلال کے

موانق کسی طفل کو اس قسم کے قرضے کے متعلق دیوالیہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

عدالت مرافعہ نے یہ تجویز کی ہے کہ کوئی طفل ایسی غلط بیانی کرے کہ وہ

بالغ ہے جس سے مدعی قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو جائے تو ایسی غلط بیانی

(امرا بالغ تقریر مخالف کے قاعدے یا اور کسی طریقے) سے نابالغ پر معاہدے کی ذمہ داری

عائد نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ قانون ایسے معاہدے ہی کو قطعاً کا اہم قرار دیتا ہے۔

اس کے برخلاف یہ باور کرنا دشوار ہے کہ آیا اس دفعہ کا اہم صورت میں

یہ مقصد تھا کہ ان معاہدات کو اثرات سے محروم کر دے جنہیں اس دفعہ نے

قطعی کا اہم قرار دیا ہے مثلاً یہ کہ اگر نابالغ نے رقم ادا کی ہو اور معاہدے سے

استفادہ کیا ہو تو وہ رقم ادا شدہ واپس نہیں پاسکتا۔

ایک طفل سے ایک مکان کرایہ لیا اور فرنیچر کے متعلق ایک سو پونڈ

ادا کرنے کا اقرار کیا۔ اس نے ساٹھ پونڈ ادا کئے اور بقیہ رقم کے لئے ایک

پرائمری نوٹ تحریر کر دیا مکان اور فرنیچر کو چند ماہ تک استعمال کرنے کے بعد

وہ بالغ ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے اس معاہدے اور پرائمری نوٹ کو منسوخ

کرانے اور اس رقم کی واپسی کے لئے کارروائی شروع کر دی جو اس نے

ادا کی تھی۔ اس معاہدے اور پرائیسری نوٹ کے متعلق اس کو آئندہ ذمہ داریوں سے برات حاصل ہوگئی لیکن وہ اس رقم کو واپس نہ پاسکا جو فریج کے لئے اس نے ادا کی تھی کیونکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا چکا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ قانون وادریسی اطفال ۱۸۷۵ء کے الفاظ سخت اور عام ہیں۔ لیکن ان کی معقول تعبیر کرنی چاہئے۔ جب نابالغ نے کچھ ادا کیا ہو اور استعمال بھی کیا ہو تو یہ امر قدرتی انصاف کے خلاف ہوگا کہ وہ اس رقم کو واپس پائے جو اس نے ادا کیا تھا ان دلائل سے یہ اتنا باطل کیا جاسکتا ہے کہ اگر نابالغ نے فائدہ نہ اٹھایا ہو تو وہ اس رقم کو واپس پاسکتا ہے۔ یہاں یہ کہ اشیا محولہ کی حقیقت نابالغ کو حاصل ہوگی ورنہ حالیکہ ذرا اس معاہدے کو کالعدم کرنی ہو (Stocks بنام Wilson) (2K B.P. 246-1918)

۲۔ (الف) ایک طفل اپنے آپ کو اس معاہدے کا پابند بنا سکتا ہے جو مایحتاج کے لئے عمل میں آتا ہے خواہ یہ فراہمی اشیا کی صورت میں ہو یا زر قرضہ کی۔ لیکن یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ قرضہ مایحتاج کی خریداری کے لئے اسی وقت لیا گیا اور اس پر صرف کیا گیا۔ فراہم شدہ اشیا یا فراہم کئے جانے کے لئے معاہدہ (جبکہ وہ اشیا مایحتاج ہوں) اس دفعہ کے اثر سے مستثنیٰ ہیں اور ایسا معاہدہ موز قانون غیر موضوع سے متعلق ہے۔ لیکن قانون غیر موضوع کے ایک جزو نے (اگر کل نے نہیں) اس شخص میں موضوعہ شکل اختیار کر لی ہے۔ قانون بیچ اشیا ۱۸۹۳ء کی دفعہ میں مذکور ہے کہ جب مایحتاج کسی طفل یا کسی ایسے شخص کو فروخت یا عاے کی جائیں جو ذہنی ناقابلیت یا نشے کی وجہ سے معاہدہ کرنے کے ناقابل ہو تو اس کو ان اشیا کی ایک معقول قیمت ادا کرنی چاہئے۔

اس دفعہ میں مایحتاج سے مراد ایسی اشیا ہیں جو کسی طفل یا نابالغ یا کسی اور شخص کی زندگی کے حالات کے موزوں ہوں اور فروخت و حوالگی کے وقت ان کی واقعی ضرورت ہے۔

اس دفعہ کے تحت نابالغ کی ذمہ داری کے وجہ اور وسعت

قابل غور ہے انھیں (Fletcher Morlton L. J.) نے بمقدمہ Nash بنام Inman) حسب ذیل بیان کیا ہے۔

ایک طفل بھی ایک فائر اتھقل کی طرح صحیح ترین مفہوم میں خسریداری کا معاہدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی طفل یا فائر اتھقل کی مایحتاج کو مہیا کر دے تو قانون ایسے خدمات کے معاوضے کی ذمہ داری عائد کرے گا اور اس ذمہ داری کو طفل یا فائر اتھقل کی جائیداد پر نافذ کرے گا۔ نتیجہ یہ ہے کہ نالش کی بنیاد و شکل معاہدہ قرار دی جاسکتی ہے۔ اس کی حقیقی بنیاد وہ وجہ ہے جو قانون ایک طفل پر اس لئے عائد کرتا ہے کہ وہ اس مایحتاج کی جائز قیمت ادا کر دے جو اس کو مہیا کی گئی ہے۔ یہ الفاظ دیگر یہ وجہ ایک معاہدے سے پیدا ہوتا ہے نہ کہ رضامندی سے۔“

اشیا جو مہیا شدنی ہوں۔ قانون بیع اشیا میں مہیا شدنی اشیا کی نسبت کوئی حکم نہیں ہے یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک طفل اشیا کا آرڈر دے جو آرڈر کے وقت بلاشبہ ضروریات میں داخل ہوں۔ لیکن

اشیا مہیا ہونے سے پہلے کسی نامعلوم ذریعے سے اس کی ضروریات پوری ہو جائیں۔ اس صورت میں اس کی ذمہ داری ان شرائط پر نہیں رہے گی جن کا ذکر قانون داورسی اطفال (Infants Relief Act) میں ہے اور یہ تجویز کی گئی ہے کہ اس ایکٹ کے تحت ضروریات کا معاہدہ اس بنا پر مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ جزو تعمیل طلب ہے۔ پس طفل کو معاہدے کی تعمیل کرنی پڑے گی اگر وہ تعمیل نہ کرے تو ہرجہ ادا کرنا پڑے گا۔

مایحتاج کیا ہے۔ اب ہم کو یہ غور کرنا چاہیے کہ لفظ مایحتاج کن چیزوں پر حاوی ہے۔ ہمیشہ یہی تجویز کی گئی ہے کہ ایک طفل نہ صرف ان

ضروریات زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اس کو مہیا کی جاتی ہیں۔ بلکہ ان اشیا کا بھی جو اس کی حیثیت اور اس وقت کے حالات کیلئے ضروری ہوں (Bramwell, B.) کا فیصلہ جو بمقدمہ رائیڈ بنام اومب ول صادر ہوا ہے اس موضوع پر پوری روشنی ڈالتا ہے (locus classicus) جس کے نتائج کو انجمن کالج نے اختیار کیا ہے۔

اس قسم کے مقدمات میں عدالت اور جیوری کے اختیارات حسب ذیل ہیں :-
 اطفال کے حالات اور ضروریات اور ان اشیاء کے متعلق شہادت پیش
 ہونے پر جو طفل کے لئے مہیا کی گئی ہیں عدالت یہ تصفیہ کرے گی کہ جو اشیاء
 مہیا کی گئی ہیں انھیں معقول طریقے پر مایحتاج تصور کیا جائے گا یا نہیں اگر وہ اس
 نتیجے پر پہنچے کہ یہ مایحتاج نہیں ہیں تو یہ مقدمہ جیوری کے روبرو پیش ہی نہ کیا جائے گا۔
 ہو سکتا ہے کہ اشیاء واضح طور پر ممکنہ مایحتاج کے دائرے سے بالکل خارج ہوں۔
 مثلاً مرد کے لئے بالیاں۔ نابینا کے لئے عینک اور وحشی جانور وغیرہ وغیرہ۔
 اشیاء کار آمد نوعیت کی ہو سکتی ہیں لیکن ان کی قسم یا مقدار ان کو مایحتاج کے
 دائرے سے باہر کر دیتی ہیں۔ ابتدائی درسی کتابیں ایک قانون کے مسلم
 کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ لیکن (Littleton Tenure) کا کوئی نایاب نسخہ یا
 اسٹیشن کی شروح کے آٹھ یا دس نسخے ضروریات میں سے نہیں ہیں طفل کی حیثیت
 یا اس وقت کے خاص حالات کے لحاظ سے مایحتاج میں بھی تغیر واقع ہوتا ہے جس
 قسم کے لباس کی ایک (Eton) کے طالب علم کو ضرورت ہے وہ ایک
 ٹیلر گراف کے منشی کے لئے غیر ضروری ہے تیمارداری اور پرہیزی غذا کی ضرورت
 جو مریض کو ہے وہ ایک اچھی صحت کے آدمی کے لئے غیر ضروری ہے لہذا یہ
 لازم آتا ہے کہ چونکہ ایک شے کار آمد ہے اس لئے جج مجبور ہے کہ جوری کو یہ
 کہنے کی اجازت دے کہ آیا یہ مایحتاج میں سے ہے یا نہیں۔

لیکن اگر جج اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ ایک کھلا سوال ہے اور جو
 یہ سوال جوری کے
 تفویض کیا جاتا ہے
 اشیاء مہیا کی گئی ہیں وہ اس قسم کی ہیں کہ ان کو ایک معقول
 طریقے پر مایحتاج قرار دیا جاسکتا ہے تو اس امر کا تصفیہ وہ
 جوری کے تفویض کر دیتا ہے کہ جو اشیاء مہیا کی گئی ہیں وہ اس مقدمے کے
 حالات کے لحاظ سے آیا حقیقت مایحتاج ہیں تب جوری کو اس امر پر
 غور کرنا پڑتا ہے کہ جو اشیاء مہیا کی گئی ہیں ان کی نوعیت کیا ہے طفل کے دائمی
 حالات کیا ہیں۔ اور طفل کو پیشتر ہی سے یہ اشیاء کس حد تک مہیا کی گئی ہیں۔
 ”واقعی حالات“ کے الفاظ پر زور دینا ضروری ہے کیونکہ اگر تاجر سے طفل کی

حقیقت اور حالات کے متعلق غلط بیانی کی جائے تو اس کا اثر طفل کی ذمہ داری پر نہیں پڑے گا۔ اگر کوئی تاجر کسی طفل کو قیمتی اشیاء پر سمجھ کر ہیا کرتا ہے کہ طفل کے حالات بہتر ہیں یا کارآمد اشیاء بلا اس علم کے ہیا کرنا ہے کہ طفل کو پیشہ ہی سے ایسی اشیاء کا فی طور پر ہیا ہو چکی ہیں تو وہ اپنی ذمہ داری پر ایسا کرتا ہے۔ یہ نکتہ ثابت کرنے کے بعد کہ اشیاء طفل کی حالات زندگی کے لئے موزوں ایسا ہیں ان کو (تاجر) یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ بیع اور حوالگی کے وقت یہ اشیاء طفل کی واقعی ضروریات کے لئے موزوں تھیں تاوقتیکہ اس واقعے کو وہ خود پیش کر کے یا مدعی علیہ کے گواہوں پر جرح کر کے (جیسی بھی صورت ہو) ثابت نہ کرے میرے خیال میں وہ اس بار سے سبکدوش نہیں ہوتا۔ جو قانون اس پر حائل کرتا ہے۔ (ج)

ایسے معاہدات جن کو کوئی طفل موجودہ یا آئندہ قانون کے تحت یا قانون عمومی یا نصنت کے تحت عمل میں لائے اور جو نفاذ قانون سے وقت تک ناساخ نہ رہتے۔

تو ایکٹ بابت ۱۸۸۷ء کے احکام سے خارج ہیں۔ بنا پچہ سٹنس (Kekewich) دو راکا سم نے مقدمہ ڈکن بنام ڈکسن 44, Ch.D. 211 یہ طالعہ لکھا کہ مولیٰ قواعد لیر کے لحاظ سے اس استثنا کی جملے کا یہ اثر ہونا چاہئے کہ امتدانی حصہ دعت چند ایسے معاہدات کو خارج کر دیا جائے جو اس میں داخل ہوتے لیکن یہ کہ اس جملے کی وجہ سے خارج ہو گئے۔ ہم کو ایسے معاہدات کی تلاش کرنی چاہئے جو اس مایحتاج کے لئے وقوع میں نہیں آئے تھے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ پھر بھی وہ اس قانون کے نفاذ سے پہلے ممکن الانفاذ نہیں تھے اس کی مثالیں ایسے معاہدے سے ملتی ہیں جس کو ایک طفل خدمت انجام دینے کے لئے عمل میں لاتا ہے تاکہ وہ اپنی معاش کے ذرائع ہیا کرے یا تربیت یا تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے معاہدہ کرتا ہے تاکہ وہ کسی تجارت یا پیشے کے ذریعے معاش پیدا کرنے کا اپنے آپ کو اہل بنائے۔ ایسے معاہدات فی الحقیقت وسیع معنوں میں مایحتاج کے معاہدات ہیں۔

ہمیشہ واضح طور پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ کارآموزی کے معاہدات یا خدمت کے معاہدات ایسے معاہدات فعل نہیں ہیں جن میں طفولیت کا عنصر مکمل

جوابدہ ہو سکے۔ ہمیشہ یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ آیا یہ معاہدہ جب اس کے شرائط کی احتیاط سے جانچ کی جائے تو طفل کے فائدے کے لئے ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو عدالت طفل کو اس کے متہ د کرنے کا اختیار نہ دے گی۔

نظیر مذکورہ میں ایک طفل نے ایک ریلوے ٹرینی کی خدمات کا معاہدہ کیا اور قانون ذمہ داری مامور (Employer's Liability Act) بابت شہادت

کے تحت اس کو جو حقوق ناش تھے ان کے معادضے میں بیمہ کے شرائط قبول کرنے کا اقرار کیا۔ یہ تجویز کی گئی کہ یہ حیثیت مجموعی معاہدہ اس کے فائدے کے لئے

تھا اور یہ کہ وہ اپنے وعدے کا پابند ہے اور یہ کہ قانون مامورین اور مزدوری بابت شہادت کے تحت ایسے معاہدے کے نقض کی ذمہ داری اس طفل پر

عائد ہو سکے گی۔ اس کے برخلاف لنک بنام انڈرس (And ews Leng) میں جہاں ایک طفل نے شفیڈ کے ایک اخبار کی ملازمت میں داخل ہونے کے بعد

یہ اقرار کیا تھا کہ وہ عام شفیڈ سے بیس میل کے اندر کسی دوسرے اخبار کی ملازمت نہ کرے گا۔ یہ تجویز ہوئی کہ ایسا معاہدہ مفید ہونے کے بجائے زیادہ مضر ہے

یہ کہ نابالغ اس کو مسترد کر سکتا ہے قطع نظر اس کے کہ وہ معاہدہ امتناع تجارت کی نوعیت کا ہونے کے سبب کالعدم ہے لیکن اگر کسی طفل کے معاہدہ خدمت

میں چند شرائط اس کے فائدے کے لئے ہوں اور چند شرائط اس کے فائدے کے لئے نہ ہوں اور ان کو دیگر شرائط سے ملحدہ کیا جاسکتا ہو تو اس معاہدے کی جزئی پابندی عائد ہوگی۔

دفعہ دوم ایکٹ (۱۸۷۴ء) کے ایکٹ کی دفعہ دوم میں ایک بالغ شخص کے لئے

بابت (۱۸۷۴ء) اپنے آپ کو اس معاہدے کی ذمہ داری عائد کرنا ممکن قرار

لے ایک طفل کی تصاویر کارآمدی کے خلاف دیوالی کارروائی نہیں کر سکتی لیکن اس کا استناد اس کی بدکاری کی احکامات کر سکتا ہے اس کو بیس آف دی بیس کے روبرو پیش کر سکتا (Barnum De Francesco) بنام

۱۶۳ (43 Ch.D.165) Gylbert بنام (Cro.car 179 Fletcher) (۱۸۷۹ء) متاویز کارآمدی کے تحت ہونے کے بعد کسی نسل کے کرنے یا اس سے اجتناب کرنے کا اگر معاہدہ ہو تو اس کا نفاذ بذریعہ ناس ہو سکتا ہے

Gadd بنام (1K B 304 Thompson (1911)

دیا گیا ہے جو زمانہ نابالغی میں کیا گیا تھا۔ بشرطیکہ ان معاہدات کی قسم سے ہو جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے منظور ہونے تک ناجائز تھے) اگرچہ اس وجہ کو منظور کرنے کے لئے جدید بدل موجود ہو لیکن یہیں چند امور پر توجہ کرنی چاہئے جو اس دفعہ کے پڑنے سے واضح نہیں ہوتے۔

طفل معاہدے کو نافذ کر سکتا ہے اولاً ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ گواہی معاہدے کا نفاذ ایسے فریق کے خلاف نہیں ہو سکتا جس نے زمانہ نابالغی میں یہ معاہدہ کیا ہو یا جو بعد بھی نابالغ اس بنا پر دعویٰ کر سکتا ہے اس دفعہ کے

الفاظ معاہدے کو کا حرم نہیں کرتے بلکہ فریقین میں سے ایک کے خلاف معاہدہ ناقابل نفاذ قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ہر جہ وصول کیا جاسکتا ہے لیکن تعمیل مختص نہیں کرالی جاسکتی کیونکہ معاہدہ کو فریقین نافذ نہیں کر سکتے ان حالات میں نصیحتی و ادرسی جس کا عطا کرنا اس وقت کے اختیار تمیزی پر منحصر ہے اور جس کو بطور حق کے طلب نہیں کیا جاسکتا۔ نابالغ کو عطا نہیں کی جاسکتی۔

دوسرے یہ کہ ایسے معاہدات پر (جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے منظور ہونے تک ناجائز تھے) دفعہ ۲ کا اطلاق کرنے میں عدالتوں نے سختی سے کام لیا ہے۔ ایک طفل کسی کنگ پر دلالوں کی کمپنی کے ۵ پونڈ واجب الادا تھے اس کے بالغ ہونے کے بعد انھوں نے اس بنا پر ناش کی لیکن طفل نے یہاں پونڈ کے لئے دو بل آف اسپیچج تحریر کر کے مقدمے میں مصالحت کر لی۔ اس کمپنی نے ایک بل آف اسپیچج کو اسٹمپ کے نام منتقل کر دیا اسٹمپ نے ناش کی کو ٹیس بیچ ڈویرن نے یہ تجویز کی کہ یہ بل آف اسپیچج اس قرضے کو ادا کرنے کا ایک عہد ہے جو نابالغ کے زمانے میں لیا گیا تھا اور یہ عہد ایک جدید بدل پر مبنی ہے اور یہ کہ یہاں اس قسم کی منظوری ہے جس کا ذکر قانون مذکور میں کیا گیا ہے اور یہ کہ اسٹمپ رقم وصول نہیں کر سکتا۔ جسٹس چارلس کہتے ہیں کہ تیسرے خیال میں مدعی علیہ کے عہد کا یہ بل ایک جدید بدل موجود ہے۔ لیکن اس دفعہ میں صاف طور سے بیان کیا گیا ہے کہ ایسے عہد کی بنا پر کوئی ناش نہیں کی جاسکتی۔ خواہ اس کے لئے جدید بدل ہی کیوں نہ ہو (ex parte kibble) کے مقدمے سے جو یکطرفہ فیصلہ ہوا تھا اس رائے کی مذہب دست

تاریخ سے۔ اس وقت سے میں سری کے حق میں اس قرضے کے متعلق یکطرفہ فیصلہ لیا۔ اچھا جس کو مدعی نے اپنی طفولیت کے زمانے میں لیا تھا اس فیصلہ کے بعد مدیون اگر بھی غلبہ کیا گیا اور ایک درخواست دیوالبہ قرار دینے کے لئے پیش کیا گئی، اس کے فیصلہ کے وجہ کی تحقیقات کر کے یہ تجویز کی کہ یہ مقدمہ ایسے قرضے سے متعلق تھا جو زمانہ طفولیت میں لیا گیا تھا اس لئے دفعہ ۲ کا اس مقدمہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ دیوالبہ قرار دینے کی درخواست کو خارج کر دیا۔

قرضے کے معاہدات۔ کہہ ملا وہ دوسرے معاہدات پر بحث فرماتے ہیں اور یہ کہ اس وقت تک کہ مندرجہ مذکور کی منظوری اور تجدید کے انعقاد میں امتیاز کرنے میں بے اہمیاں نکالیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اگر اس قانون کی سہمی کے ساتھ تعبیر کی جائے تو ایک شخص کے لئے یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ کو اس اقرار کا ذمہ دار قرار دے جو زمانہ طفولیت میں کیا گیا تھا خواہ یہ اقرار اس کے لئے کتنا ہی مفید نہ ہو۔

جب فریقین کے مابین ازدواج کا معاہدہ ہو اور معاہدے کا باطل ہونے کے بعد بھی یہ ایک دوسرے سے شوب رہیں۔ تو اس نسبت کے قائم رہنے کو ایک منظور کی قرار دیا گیا ہے اور اسی لئے اس کو نقص معاہدہ کی ناس کی لئے ناکافی تصور کیا گیا ہے۔ لیکن جب دوران طفولیت میں ایسے باہمی معاہدات کیے جائیں جو لڑکے کے والدین کی رضامندی پر مشروط ہوں اور لڑکا بالغ ہونے کے بعد اپنے والدین کی رضامندی سے اس معاہدے کی تجدید کر لے یا جب دوران طفولیت میں نسبت قرار پائے اور نکاح کی تاریخ مقرر نہ ہو اور فریقین باطل ہونے کے بعد نکاح کے لئے کوئی دن مقرر کریں تو ایسے معاہدات کو جدید معاہدات قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی خلاف ورزی قابل ناس ہے۔ یہ سوال کہ آیا عہدہ نیا تھا یا نا بانہی کے زمانے کے بعد کو منظور کیا گیا تھا واقعات کا سوال ہے اور جو ہی تصدیق کرے گی۔

(۴) ایسے معاہدات میں جو منظور کئے جانے تک ناجائز اور معاہدہ اجرت و کئے جانے کے بعد ان معاہدات میں (جو قانون عامہ میں بھی قابل بلوغ یا بالغ ہونے کی مقبول مدت کے اندر مقرر کئے جانے تک جائز تھے متاثر نہیں ہوئے

جو قدیم امتیاز تھا وہ ایک بابت ۱۷۷۷ء کے نفاذ کے بعد جی قائم رہا یہ اس سلسلہ میں ہے کہ اس قسم کے معاہدات قانون ہذا کے اثر سے باہر ہیں ان پر دفعہ ۱ کا اثر نہیں ہو سکتا چونکہ وہ دفعہ صرف میں خاص قسم کے معاہدات سے متعلق ہے اور یہ معاہدات اس نوعیت کے نہیں ہیں۔ اور نہ ان پر دفعہ کا اطلاق ہو گا کیونکہ ذمہ داری کسی عہد یا منظوری بعد بلوغت سے نہیں پیدا ہوتی۔

(ایک طفل کو ۱۸۸۳ء میں حصص منتقل کئے گئے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ان کو مسترد کر دے گا لیکن ایسا نہیں کیا۔ وہ ۱۸۸۳ء میں کچھ اسد شاہ ہو گئی اور اس کو اجازت نہیں دی گئی کہ (Contributories) کی فہرست سے اپنا نام خارج کرالے۔

ایک طفل ایک انجمن تعمیر اکمنہ کا رکن بن گیا۔ اس نے ایک صدہ اراضی حاصل کیا اور بانع ہونے کے بعد چار سال تک زمین کے افسانہ ادا کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے معاہدے کو مسترد کرنے کی کوشش کی۔ اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی)

ایک طفل تملیک از و واج کا فرق بنا جس کے تحت اس نے کافی فائدہ سائل کیا۔ بانع ہونے کے تقریباً چار سال بعد اس نے اس تملیک کو مسترد کر دیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ اس نوعیت کا معاہدہ قابل یا بندی ہے تا وقتیکہ بانع ہونے کے بعد ایک متعلق مدت کے اندر اس کو مسترد نہ کیا جائے اور یہ کہ اس نے بہت دیر کی مدت کی معقولیت کو ہر تہ سے کے مالانہ پر کلبہ مبنی ہونا چاہئے یہ قرار دیا گیا ہے کہ تین سال سے زیادہ مدت کا انقضا اس تملیک سے اہتمام کرنے کے حق میں فراغت نہیں کیسکتا عوزمانہ طفولیت میں مل آئی ہو لیکن یہی صورت میں یہ تملیک اس پورے عرصے تک بے اثر رہی ہے اور طفل اس کے مسترد ہونے سے لاعلم رہا۔

۱۔ بہ حال یہ زمین نہیں رکھنا چاہئے کہ قانون تملیک طفل بابت ۱۷۷۷ء کے تحت کوئی لڑکا چوبیس سال سے زیادہ عمر کا ہو اور کوئی لڑکی ستو سال سے زیادہ عمر کی ہو عدالت کی اجازت سے ایک قابل یا بندی تملیک از و واج کو عمل میں لاسکتے ہیں اور یہ تملیک از و واج سے پہلے یا بعد عمل میں لاسکتی ہے۔

اطفال پر ان معاہدہ کی ذمہ داری نہیں ہونی چاہئے جن کی تشکیل ٹارٹ کی سی ہو۔

طفل فعل ناجائز کا ذمہ وار ہوتا ہے لیکن نقص معاہدہ کو ایسا فعل ناجائز نہ سمجھنا چاہئے جو طفل کو ذمہ وار قرار دے۔ اس فعل ناجائز کو تکمیل معاہدہ کی خلاف ورزی سے کچھ زیادہ اور اس سے علاحدہ و آزاد ہونا چاہئے۔ ایک طفل نے سواری کے لئے ایک گھوڑی کرائے پر لی اور کثرت سواری سے اس کو نقصان پہنچایا یہ تحویز ہونی کہ اس کو معاہدے کی بنا پر ٹارٹ کی ناکش کے ذریعے ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایک طفل سے جس نے اپنی عمر کے متعلق غلط بیانی کر کے قرضہ حاصل کیا ہے پر فریب غلط بیانی کی ناکش کر کے نہ قرضہ کو واپس کی صورت میں واپس نہیں لیا جاسکتا اور نہ طفل پر ان اشیاء کی ذمہ داری عائد ہو سکتی ہے جو اس کو ایک شخص غریب کی حیثیت سے فروخت و حوالہ کی گئی ہو۔ گو قانون وادرسی اطفال (Infants Relief Act) نے ان اشیاء کے معاہدات کو کلیتہً کالعدم قرار دیا ہے جو طفل کے لئے مہیا کی گئی ہوں۔ تاہم اگر اشیاء کی حوالگی اس نسبت سے لی جائے کہ جائیداد اس پر منتقل ہو جائے تو طفل کو حقیقت حاصل ہو جاتی ہے۔

جب ایک طفل نے علانیہ ایک گھوڑی کرائے پر سواری کے واسطے دوڑانے اور کدانے کے لئے لی اور اپنے ایک دوست کو متعارف دی جس نے گھوڑی کو کدے اگدا کر مارڈالا تو وہ ذمہ دار قرار دیا گیا۔ کیونکہ مدعی علیہ نے جو کچھ کیا وہ معاہدے کا بیجا استعمال نہ تھا بلکہ یہ ایک ایسے فعل کا صدور تھا جس کو گھوڑی کے مالک نے صریحاً منع کیا تھا۔

ایک قصاب کے پاس ایک لڑکا اس غرض سے ملازم تھا کہ اپنے مالک کے گاہکوں کے پاس گوشت پہنچائے اس نے کچھ گوشت کا تصرف کیا اور اس گوشت کو فروخت کر کے رقم اپنے پاس رکھ لی۔ جب وہ پکڑا گیا تو اس رقم کا حساب کیا گیا جو اس کے ذمے واجب الادا تھی۔ اس لڑکے نے رقم ملی صدقت کو تسلیم کیا اور بالغ ہونے کے بعد اس نے اس رقم کے لئے ایک پرائمری نوٹ تحریر کر دیا۔ وہ اس رقم کے لئے ذمہ دار قرار دیا گیا بحث کی گئی کہ

یہ ذمہ داری منظور کردہ حساب کی بنا پر پیدا ہوئی جو تحت دفعہ (۱) کا لحد ہے یا ایسی منظوری کی بنا پر پیدا ہوئی ہے جو تحت دفعہ (۲) ناقابل نفاذ ہے لیکن عدالت نے یہ تجویز کی کہ وہ فعل ناجائز کا ذمہ دار ہے اور بانع ہونے کے بعد رقم ادا کرنے کا اقرار مقدمے میں مصالحت کے برابر ہے جس کے متعلق وہ بانع ہونے کے بعد معاہدہ کرنے کا مجاز تھا۔

طفل کو اس جائیداد یا رقم کی واپسی پر مجبور کرنے کے لئے جو اس نے فریب سے حاصل کی ہے نصفت کی مدد لی گئی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ ایسی صورت میں چارہ کار بر بنائے معاہدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ فریب کے متعلق نصفتی چارہ کار حاصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ قانون دادرسی اطفال (Act Infants Relief) سے متاثر نہیں ہوا ہے۔ بہر حال اس کی نوعیت

اس قدر وسیع نہیں ہے جیسا کہ ایک زمانے میں سمجھا جاتا تھا اور نہ اس کا اطلاق اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ نتیجہ یہ ہو کہ اس قاعدے سے کہ نابائع ایسی مالش کا ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا جو بظاہر نارٹ پر بنی ہو اور اس حالیکہ وجوب معاہداتی ہو انحراف کرنا پڑے۔ نیز لی بنام شیل میں عدالت مر آنہ نے اس کی وسعت اور حدود پر غور کیا اور تمام سابقہ فیصلہ جات پر نظر ثانی کی گئی لارڈ سمر (Sumner Lord) فرماتے ہیں یہاں خیال میں ان احکام کے قطع نظر جو قطعی نہیں ہیں ۱۹۱۳ء تک کے جتنے فیصلہ جات ہیں ان سے یہ ظاہر

ہوتا ہے کہ جب کوئی نابائع اپنے آپ کو غلط بیانی کے ساتھ بانع ظاہر کر کے کوئی فائدہ حاصل کرے تو نصفت کا اقتضا یہ ہے کہ وہ اس فائدے کو واپس لے کر دے جو ناجائز طریقے سے اس نے حاصل کیا ہے یا اس فربق کو جسے فریب دیا گیا ہے ان وجوہات یا افعال سے بری کر دے جن کی ترغیب فریب کے ذریعے دی گئی ہو لیکن طفل کے خطرات معاہداتی وجوب کو نافذ کرانے کے متعلق درست طور پر خاموشی اختیار کی گئی حالانکہ فریب کا استعمال کیا گیا تھا۔ دوسری سے تلافی ختم ہو جاتی ہے جب طفل اپنی صحیح عمر کے متعلق غلط بیانی کر کے رقم بطور قرضہ لیتا ہے تو ایسی صورتوں میں نصفتی دادرسی عطل نہیں کی جاسکتی

ایجنسی بنام میل میں بھی اہم نتیجہ طلب تھا بقول لارڈ سمر کے ”رقم اس لئے دی گئی تھی کہ مدعی اعلیٰ اس کو اپنی رقم کی طرح استعمال کرے اور اسی طرح اس نے استعمال اور صرف کیا۔ یہاں اس کے سراغ لگانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے اس شے کی واپسی کا امکان بھی نہیں جو بذریعہ قریب جاں کی گئی ہے جبکہ اس کے کہ ایک شخص ڈگری کے ذریعے مجبور کیا جائے کہ اپنی موجودہ یا آئندہ آمدنی سے اس کے مساوی رقم ادا کرے کوئی اور چارہ نہیں مختصر یہ کہ قرضہ واپس کرنے کے لئے قرضے کی ڈگری کا صدور ناگزیر ہے۔ میرے خیال میں یہاں ایک کا لعدم معاہدے کو نافذ کرانا ہے جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں عدالت چانسری ایسے حالات کے تحت کوئی ذمہ داری نافذ نہیں کر سکتی جیسا کہ موجودہ مقدمے میں کی گئی ہے اور نہ کوئی قانونی عدالت ہی ایسا کر سکتی ہے۔

۳۔ جماعت ہائے سند یافتہ یا متخصص (کارپوریشن)۔

جماعت متحدہ ایک فرضی شخص ہے جس کو قانون خلق کرتا ہے۔ لہذا جماعت متحدہ کی معاہدہ کرنے کی قابلیت کے حدود ضروری اور صریح حدود میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جماعت متحدہ کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ اس کے معاہدہ کرنے کی قوت پر لازماً قیود عائد ہوتے ہیں (مثلاً ازدواج کا معاہدہ نہیں کر سکتی) اور اس کی سند کے شرائط سے بھی چند اور قیود عائد ہوتے ہیں۔

جماعت سند یافتہ کا وجود ان افراد سے علیحدہ اور جداگانہ ہوتا ہے جن پر جماعت تسلیم ہوتی ہے۔ ان کے جماعتی حقوق اور ذمہ داریاں انفرادی حقوق اور ذمہ داریوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ بذات خود جماعت سند یافتہ کو تشکیل دیتے ہیں لہذا وہ اس کے اراکین اس وقت کے لئے ہوتے ہیں۔

ایک جماعت سند یافتہ جو اپنے اراکین سے علیحدہ ایک تصور ہی وجود رکھتی ہے۔ وہ شخصی ہوتی ہے اور اس کو چاہئے کہ کارندے کے توسط سے معاہدہ کرے لہذا وہ اپنی ذات سے عمل نہیں کر سکتی کیونکہ اس کی ذات ہی نہیں ہوتی۔

اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک جماعت سند یافتہ کو کسی قانونی فعل کی نسبت جس کو وہ بحیثیت جماعت کے کرنا چاہتی ہے اپنے اکیں کی رضامندی کی باضابطہ شہادت دینی چاہئے۔ اسی وجہ سے جماعت سند یافتہ کو بہت ہر معاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ (معاہدہ مہری یا رجسٹری شدہ)

اس التزام کے مستثنیات سے کہیں اور بحث کی گئی ہے بہر حال یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ جب کسی جماعت سند یافتہ کو صریح طور پر یا اپنی شرائط کی لازمی تعبیر کے ذریعے دستاویزات قابل بیع و شریٰ تحریر کرنے کا اختیار ملے تو قانون بل آف کینچینگ بابت ۱۸۵۷ء دفعہ ۲۱۹۱ میں اس عام قاعدے کا استثناء بنایا گیا ہے کہ قانون تجارت کے تحت مہری قول و قرار قابل بیع و شریٰ نہیں ہے۔ اس ایکٹ سے قبل ایسی تجارتی کارپوریشن کاروباری ضروریات کے لئے ایسی دستاویز تیار کر سکتی تھی ان دستاویزات کو ایسے کارندے کی دستخط سے جائز بنا سکتی تھی جو جائز طور پر مامور کیا جاتا تھا۔ لیکن ایسی بل یا نوٹ کی صحت جس پر جماعت سند یافتہ کی مہر ہو اگر کئی مشتبہ ہوتی تھی۔

صریح حدود | کارپوریشن کی قابلیت کے صریح حدود ان کے اسناد کے شرائط کے لحاظ سے مختلف صورتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ ان شرائط سے جماعت بائ سند یافتہ کے معاہدہ کرنے کی قوت کسی حد تک محدود ہو جاتی ہے اس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے اور اب بھی بہت کچھ کہا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم یہاں *Ultra Vires* (خارج از اختیار) کے نظریے سے بحث نہیں کر سکتے اس سوال پر کہ آیا شرائط تشکیل جماعت اس جماعت کے معاہدہ کرنے کی قابلیت کا صحیح معیار ہیں یا یہ کہ وہ صرف ایسے معاہدات کو ممنوع قرار دیتے ہیں جو ان شرائط سے متاثر ہوں۔

بمقدمہ آئینری کی راجح چھٹی بنام اشی طویل بحث کی گئی یہ اور اتنی قسم کے دوسرے مقدمات کے نتائج سے کارپوریشن کے دو اقسام کے مابین امتیاز پیدا ہوتا ہے۔

قانون عمومی کی کارپوریشن یعنی ایسی جماعت سند یافتہ جو بذریعہ مشورہ وجود میں

آتی ہے جو شاہی اختیار کی بنا پر صادر ہوتا ہے اپنے مال کا لین دین کر سکتی اور ایک عام شخص کی طرح اپنے آپ کو معاہدے کی پابند کر سکتی ہے لیکن ہمیشہ وہ ایسے خاص حالات کے تابع رہتی ہے جن کا ذکر منشور میں ہوتا ہے مثلاً ایسے معاہدات کے متعلق جو اس کے وجود کے مقاصد کے خلاف ہوتے ہیں۔

لیکن ایسی جماعت سند یافتہ جو کسی قانون موضوعہ Statute کے ذریعے یا اس کے تحت وجود میں آتی ہے۔ صرف ان اختیارات کو عمل میں لاسکتی ہے جو اس کو دیا گیا ہے یا جو قانون موضوعہ Statute کے الفاظ سے معقول طریقے پر متبذ ہوتے ہیں کوئی کمپنی جو قانون ہائے کمپنی کے تحت قائم ہوتی ہے وہ اپنی یادداشت شرکت کے شرائط کے مطابق کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتی جو ان اغراض کے خلاف ہو جن کا ذکر یادداشت میں کیا جاتا ہے۔

(Companies consolidation Act) بابت ۱۹۰۷ء میں چند شرائط

کے تحت اور چند اغراض کے لئے کمپنی کو یہ اختیار دیا ہے کہ اپنی یادداشت میں ترمیم کرے مثلاً کاروبار کی وسعت یا اصلی اغراض میں سے چند کو ترک کرنا۔

جو معاہدہ خارج از اختیار (Ultra Vires) ہو کا عدم ہے لیکن اس وجہ سے نہیں کہ وہ خلاف قانون ہے نہ بطور مالامالین (Lord Cairns) لفظ "خلاف قانون" کے استعمال کا ایک استثناء پیش کرتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ فریقین معاہدے کی غرض سے نہیں بلکہ ان میں سے کسی ایک کی ناقابلیت معاہدے کو کا عدم کر دیتی ہے۔

معاہدہ خارج از اختیار
قانون ہونے کی
وجہ سے نہیں بلکہ
ناقابلیت کی وجہ
سے کا عدم ہے

۴۔ فائز العقل اور غمور شخص۔

فائز العقل اور غمور شخص کا معاہدہ اس پر قابل پابندی ہوتا ہے۔ جس اس کے کہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ معاہدہ کرتے وقت وہ اس امر کے سمجھنے کے باکل ناقابل تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور فریق ثانی کو اس کی اس حالت کا علم تھا۔

معاہدہ ممکن الانفساخ

جب کوئی شخص کوئی معاہدہ کرے اور بعد میں یہ بیان کرے کہ وہ اس وقت

اس قدر فائز عقل تھا کہ اس کو یہ علم نہ تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور وہ اس بیان کو ثابت کرے تو تب بھی یہ معاہدہ اس پر ہر طرح اس طرح قابل پابندی ہوگا کہ گویا وہ معاہدہ کرتے وقت صحیح الجواں تھا خواہ یہ معاہدہ تعمیل طلب ہو یا تعمیل شدہ تا وقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ جس شخص سے اس نے معاہدہ کیا ہے وہ یہ جانتا تھا کہ یہ فائز عقل ہے اور یہ سمجھنے کے ناقابل ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

ایک محضون اس بنا پر معاہدہ کرنے کے ناقابل نہیں ہوتا کہ وہ تحقیقات سے فائز عقل ثابت ہو اسے معاہدے کا جواز اس فرقی ثانی پر منحصر ہوتا ہے جس کے متعلق یہ ثابت یا معقول طریقے پر فرض کیا جاسکے کہ اس کو فائز عقل کی ذہنی حالت کا علم حاصل تھا۔ لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو تحقیقات سے فائز عقل ثابت ہوا ہو۔ ثبات عقل کی حالت میں بھی کوئی جائز دستاویز تحریر نہیں کر سکتا جس سے کوئی جاگد او منتقل ہونی ہو۔

ایک شخص جو نشے کی حالت میں معاہدہ کرتا ہے وہ بعد میں اس معاہدے کو فسخ کر سکتا ہے لیکن اگر وہ اس کی توثیق کر دے تو یہ معاہدہ اس پر قابل پابندی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص نے نشے کی حالت میں بوقت نیلام یہ اقرار کیا کہ وہ مکانات اور اراضی خریدے گا۔ جوش میں آنے کے بعد اس نے معاہدے کی توثیق کی اس کے بعد وہ اس معاملے پر سچتانے لگا اور جب اس معاہدے کی بنیاد پر دعویٰ کیا گیا تو اس نے جوابدہی یہ کی کہ وہ معاہدہ کرنے کے وقت نشے میں تھا۔ لیکن عدالت نے یہ تجویز کی کہ اس کو ایک بار یہ موقع حاصل تھا کہ اس معاہدے کو فسخ کر دے لیکن اس کی توثیق سے وہ اب پابند ہو گیا ہے۔ (Martin, B.) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ایک مغمور شخص اپنے حواس میں آنے کے بعد اپنے معاملے کی تعمیل پر اصرار کر سکتا ہے اور اسی لئے وہ اس معاملے کو منظور کر سکتا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو اس کی تعمیل کا پابند بنائے۔

اس خصوص میں نصفت کے قواعد اور قانون عمومی میں مطابقت پائی جاتی ہے ایسے حالات کے تحت جن کا ہم نے ذکر کیا ہے نصفت کی عدالتیں ایک فائز عقل یا

ایسے شخص کے خلاف تعمیل مختص کی ڈگری صادر کریں گی جس نے نشے کی حالت میں معاہدہ کیا ہے اور انہی وجوہ پر ان کے معاہدات کو منسوخ کرنے سے انکار کریں گی۔

(Sale of Goods Act) بابت ۱۸۹۳ء کے تحت ایک فائر اعقل یا مخمور اگرچہ ذہنی قابلیت یا نشے کی وجہ سے معاہدہ کرنے کے ناقابل ہوتا ہے تاہم وہ مماثل معاہدہ کی بنا پر ان مایحتاج کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اس کو فروخت اور حوالے کی گئی ہوں۔
۵۔ منکوحہ عورتیں۔

۱۸۹۳ء سے پہلے دن کے معاہدات کا عدم تحفظ مستثنیات

۱۸۹۳ء تک یہ ایک قاعدہ بالکل بیچ تھا کہ ایک منکوحہ عورت کا معاہدہ کا عدم ہے۔ تاہم اس قاعدے کے مستثنیات بھی تھے۔ بعض صورتوں میں منکوحہ عورت جائز معاہدہ کر سکتی تھی لیکن وہ اپنے شوہر سے علیحدہ نہ دعویٰ کر سکتی تھی اور نہ اس پر دعویٰ ہو سکتا تھا بعض اور صورتوں میں وہ دعویٰ کر سکتی تھی مگر تنہا اس پر دعویٰ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور صورتوں میں وہ تنہا دعویٰ کر سکتی تھی اور اس پر دعویٰ بھی ہو سکتا تھا۔

(۱) منکوحہ عورت مخصوص خدمات انجام دے کر معاہداتی حقوق حاصل کر سکتی تھی یا اس پر حق ناش منتقل ہو سکتا تھا۔ ایسی صورتوں میں شوہر اس نوعیت کے حقوق کو جو اس کی زوجہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ حق قبضہ میں تبدیل کر سکتا تھا لیکن تاوقتیکہ وہ کسی فعل سے یہ ظاہر نہ کرتا کہ اس کی نیت ان کو اپنے حقوق کی طرح استعمال کرنے کی ہے یہ حقوق زوجہ کی شخصیت کی طرح شوہر کی جائداد میں منتقل نہیں ہوتے تھے۔ اگر زوجہ شوہر کے انتقال کے بعد زندہ رہتی تو یہ حقوق اس پر منتقل ہو جاتے تھے یا اگر وہ اپنے شوہر کے حین حیات میں فوت ہو جاتی تو اس کے قائم مقامان پر یہ منتقل ہو جاتے۔

۲۔ شاہ انگلستان کی زوجہ میں کسی شے کے عطا کرنے یا لینے کی قابلیت ہے اور قانون عامہ کے تحت اس پر بحیثیت ایک غیر منکوحہ عورت (tame sole) کے وہ دعویٰ کر سکتی اور اس پر دعویٰ ہو سکتا ہے۔

(۳) جو شخص قانوناً فوت (Civiliter mortuus) ہوتا ہے

اس کی زوجہ کو بھی اسی قسم کے حقوق حاصل رہتے تھے۔

(۴) شہر لندن کا رواج ایک منکوحہ عورت کو تجارت کرنے کی

اجازت دیتا تھا اور اس مقصد کے لئے وہ جائز معاہدات

میں آتی ہے۔ یہ کر سکتی تھی اس بناء پر وہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ اس پر دعویٰ

کون بھی اس کے ساتھ فریق نہ بناتی۔ لیکن وہ اپنی تجارتی ذمہ داریوں

میں اپنے شوہر کو شریک نہیں کر سکتی تھی (۵) قانون نالاشیات

طلاق و ازدواج بابت ۱۸۵۷ء سے اس عام قاعدے کے

مشتقات کا ایک مجموعہ وجود میں آگیا۔ (قانون مذکور جزو تبدیل ہو گیا ہے)

ایک عورت جو اپنے شوہر سے طلاق پاتی ہے اس کی حیثیت

غیر منکوحہ (terre sole) سی ہو جاتی ہے۔

علحدگی جب بذریعہ عدالت عمل میں آتی ہے تو اس کے نافذ

رہنے تک معاہدہ افعال ناجائز و مضرت اور اس کے دعویٰ

کرنے یا اس پر دعویٰ کئے جانے کے اعراض کے لئے زوجہ

کی حیثیت ایک غیر منکوحہ کی سی متصور ہوتی ہے۔ دفعات ۲۵-۲۶۔

اور جب شوہر زوجہ کو چھوڑ دے اور زوجہ کو مجباً بیابعدالت

سے حکم حفاظت حاصل ہو جائے تو جائداد اور معاہدات کے

متعلق اور اس کے دعویٰ کرنے یا اس پر دعویٰ کئے جانے کی حد تک اس کی

وہی حیثیت ہے جو بذریعہ عدالت علحدگی حاصل کرنے کی صورت میں قانون ہذا

کے تحت ہوتی ہے۔ دفعہ ۲۱۔

ان احکام علحدگی کا بھی وہی اثر ہوتا ہے جو قانون اختیارِ سرسری

قانونی موت

طریقہ القانون

ہونے سے وجود

میں آتی ہے۔ یہ

امرتتبہ ہے کہ آیا

کسی اور صورت

میں بھی اس اصطلاح

کا اطلاق ہو سکتا ہے

مشتقات کا ایک مجموعہ وجود میں آگیا۔ (قانون مذکور جزو تبدیل ہو گیا ہے)

ایک عورت جو اپنے شوہر سے طلاق پاتی ہے اس کی حیثیت

غیر منکوحہ (terre sole) سی ہو جاتی ہے۔

علحدگی جب بذریعہ عدالت عمل میں آتی ہے تو اس کے نافذ

رہنے تک معاہدہ افعال ناجائز و مضرت اور اس کے دعویٰ

کرنے یا اس پر دعویٰ کئے جانے کے اعراض کے لئے زوجہ

کی حیثیت ایک غیر منکوحہ کی سی متصور ہوتی ہے۔ دفعات ۲۵-۲۶۔

اور جب شوہر زوجہ کو چھوڑ دے اور زوجہ کو مجباً بیابعدالت

سے حکم حفاظت حاصل ہو جائے تو جائداد اور معاہدات کے

متعلق اور اس کے دعویٰ کرنے یا اس پر دعویٰ کئے جانے کی حد تک اس کی

وہی حیثیت ہے جو بذریعہ عدالت علحدگی حاصل کرنے کی صورت میں قانون ہذا

کے تحت ہوتی ہے۔ دفعہ ۲۱۔

ان احکام علحدگی کا بھی وہی اثر ہوتا ہے جو قانون اختیارِ سرسری

لئے قانونی موت قانونی حقوق سے محروم کئے جانے پر وقوع میں آتی ہے۔ یہ امر شکوک ہے کہ انوکھی اور ایسے

حالات میں جن پر اس لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

(منکوہ عورتیں) بابت ۱۸۵۷ء اور دفعہ (۵) قانون اجازت ازدواج بابت ۱۸۹۵ء کے تحت صادر ہوتے ہیں۔

علاقہ کی معاہدات (۶) منکوہ عورت کی یہ قابلیت کہ اپنے شوہر سے یہ معاہدہ کرے کہ وہ علاقہ زندگی بسر کریں گی اور اس کا رروانی میں مصالحت کر لی جائے گی جو عدالت طلاق میں شروع ہو گئی ہو یا اس کی جگہ دی گئی ہو موخر الذکر استثنائے کے مشابہ ہے لیکن کسی قانون موضوعہ (statute) پر مبنی نہیں ہے۔ تمام معاہدات کی حد تک جو اس قسم کے معاملے سے پیدا ہوتے ہیں زوجہ کو غیر منکوہ کی حیثیت دی جاتی ہے۔

بلحاظ نصفیت (۷) منکوہ عورت کی ذاتی جائیداد کو نصفیت اور قانون نے علیحدہ جائیداد ایسی جائیداد قرار دیا ہے جس کے متعلق اور جس کی حد تک وہ معاہدات کر سکتی ہے۔

ذاتی جائیداد کا نظریہ چانسری میں پیدا ہوا۔ شخصی اور غیر منقولہ جائیداد منکوہ عورت کے ذاتی استعمال کے لئے اس کے شوہر سے علیحدہ بطور امانت رکھی جاسکتی ہے یا خود شوہر کو مجبور کیا جاسکتا ہے کہ ایسی جائیداد کے متعلق جس کا وہ قانون عمومی میں شوہر کی حیثیت سے متعلق ہوتا ہے۔ اپنی زوجہ کے امین کی طرح کام کرے بعض وقت یہ جائیداد اس کو اس شرط سے بطور تملیک دی جاتی تھی کہ وہ قبل حصول حق اس پر تصرف نہیں کر سکتی۔ ایسی صورت میں وہ آمدنی کو تصرف میں لاسکتی ہیں نہ تو نفس جائیداد (Corpus of the property) کو چھو سکتی تھی اور نہ آمدنی پر آئندہ حقوق عائد کر سکتی تھی۔ لیکن جہاں ایسی قسید عائد نہ ہوتی ہو تو حقوق و مرافق حاصل کی حد تک عدالت ہائے نصفیت یہ قرار دیتی ہیں کہ منکوہ عورت کو انتقال حقیقت اور معاہدہ کرنے کا اختیار ہے۔

لیکن ایسی جائیداد کے متعلق نہ تو وہ دعویٰ کر سکتی ہے اور نہ اس پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی شخص کو معاہدے کا پابند کر سکتی ہے بجز اس جائیداد کے جو زبہ داریوں کے پیدا ہونے کے وقت اس کے واقعی قبضے اور اقتدار میں تھی۔

ذاتی جائیداد قانون میں۔ قانون جائیداد منکوحات بابت ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء نے جائیداد کی مختلف صورتوں کو منکوحہ عورتوں کی ذاتی جائیداد قرار دیا ہے اور ان کو اس جائیداد کے متعلق ناش کرنے کا اختیار دیا ہے۔

اور ان کی حفاظت کے لئے اسی طرح تمام فوجداری اور دیوانی چارہ کار عطا کیا ہے جو انہی حالات کے تحت ایک غیر منکوحہ عورت کو حاصل ہوتے ہیں ان قوانین کے تحت ایک منکوحہ عورت اپنی مہارت اور محنت کو استعمال کرنے کے لئے معاہدہ کر سکتی ہے اور اس کے متعلق خود اپنے نام سے ناش بھی کر سکتی ہے۔ پس اس طرح ایک قانونی ذاتی جائیداد تشکیل پائی جو اس کو حاصل نہ ہوتی تھی اور جس کے متعلق ایک منکوحہ عورت اپنے شوہر سے علیحدہ دعویٰ کر سکتی تھی۔ لیکن اس جائیداد کی نوعیت محدود ہوتی تھی اور منکوحہ عورت کسی ایسی ناش کی جو ابد ہی نہ کر سکتی تھی جو اس کے متعلق دائر ہوتی تھی۔ یہ ضروری تھا کہ اس کا شوہر بھی بہ حیثیت ایک فریق کے شریک کیا جائے۔

قانون جائیداد منکوحات بابت ۱۸۸۲ء نے قوانین بابت ۱۸۷۶ء کو نسخ کر دیا لیکن ان قوانین کے نفاذ کے زمانے میں جو حقوق حاصل ہوتے تھے یا جو افعال صادر کئے گئے تھے اس سے مستثنیٰ رہے۔ اس کا اثر (۱) بہ عورت پر پڑا جس کا ازدواج یکم جنوری ۱۸۸۲ء کے بعد ہوا۔

بہ عورت پر جس کا ازدواج یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے پہلے ہوا ہو۔ اس جائیداد اور حق ناش کی حد تک پڑا جو اس تاریخ کے بعد حاصل ہوئے ہوں۔

دفعہ (۱) ہم اس کے اثر کا جہاں تک کہ ہمارے موجودہ مقدمے سے اس کا تعلق ہے جب ذیل اختصار پیش کرتے ہیں۔

تمام جائیداد خواہ غیر منقولہ ہو یا شخصی قبضے میں ہو۔ اس کی حقیقت دعویٰ حاصل ہو یا حقیقت بقیہ حاصل ہو یا مشروط عورت کو ازدواج سے پہلے حاصل ہوئی ہو یا بعد وہ اس کی ذاتی جائیداد ہے۔ وہ اسی جائیداد کو بغیر اس کی مداخلت کے ایک غیر منکوحہ کی حیثیت سے اپنی ذاتی جائیداد کی طرح بذریعہ وصیت یا کسی اور طریقے سے حاصل اور منتقل کر سکتی ہے۔

دفعہ (۲) ایک منکوحہ عورت اپنی ذاتی جائیداد کے متعلق اور اس کی

حد تک معاہدہ کر سکتی ہے۔ اور ایک غیر منکوحہ کی طرح اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دے سکتی ہے۔ ایسے معاہدات کے متعلق وہ تہاد دعویٰ کر سکتی اور اس پر دعویٰ ہو سکتا ہے۔

قانون جائد اور منکوحہ بابت ۱۸۹۳ء کے تحت ہر ایک معاہدہ جو ایک منکوحہ عورت کی جانب سے بحر کارندے کی حیثیت کے اور طرح عمل میں آئے۔ اس کی ذاتی جائد اور قابل پابندی ہوتا ہے۔ ایسے معاہدے کی پابندی اس ذاتی جائد اور پر بھی عائد ہوتی ہے جو وقوع معاہدہ کے بعد حاصل ہوتی ہے خواہ معاہدہ کرتے وقت اس کے قبضے میں کوئی جائد اور نہ ہو۔

دفعہ (۳) آخر الذکر قانون ایکٹ بابت ۱۸۸۲ء کے اثر کو دو طرح وسیع کر دیتا ہے (۱) اس ایکٹ کے تحت عدالت منکوحہ عورت کی ذاتی جائد اور کو پابند کرنے یا نہ کرنے کے لئے اس کی نیت کے متعلق ترازج اخذ کر سکتی ہے۔ ۱۸۹۳ء کے بعد سے ایسی جائد اور کو پابند کرنے کی نسبت کا وجود فرض کر لیا جاتا ہے اور اس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ (۲) ایکٹ بابت ۱۸۸۲ء کی اس طرح تعبیر کی گئی ہے کہ منکوحہ عورت کا اپنی ذاتی جائد اور کو پابند کرانے کا اختیار ایسی جائد اور پر منحصر ہے جو تاریخ معاہدہ پر موجود ہو۔ ترمیم کنندہ ایکٹ ان تمام معاہدات کے متعلق جو ۵ دسمبر ۱۸۹۳ء کے بعد وقوع میں آئیں۔ ذاتی جائد اور کو جب حاصل ہو پابند کرتا ہے خواہ تاریخ معاہدہ پر یہ جائد اور منکوحہ عورت کے قبضے میں ہو یا نہ ہو۔

Paqun بنام **Beauclerk** کے مقدمے میں بحر کارندے کی حیثیت کے کسی اور طرح کے الفاظ پر غور کیا گیا ہے۔ یہاں یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک منکوحہ عورت جس کو حقیقت اپنے شوہر سے یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ تاجر سے اس کے کارندے کی حیثیت سے لین دین کرے تو اس کی ذاتی جائد اور خواہ موجود ہو یا آئندہ قابل پابندی نہیں ہوتی گو اس کی حیثیت کارندگی سے وہ تاجر با نخل لاعلم رہے جس سے یہ لین دین کرتی ہے۔

قبل حصول حق تصرف ایکٹ ۱۸۹۳ء جو وسیع ذمہ داری عائد کرتا ہے اس کا اثر ایسی جائیداد پر نہیں پڑتا جس کے متعلق ایک منکوحہ عورت کو قبل حصول حق تصرف سے منع کیا گیا ہو۔ جب کوئی جائیداد کسی منکوحہ عورت کو اس شرط سے بطور تملیک دی جائے کہ وہ قبل حصول حق تصرف نہیں کر سکتی تو پھر وہ اس جائیداد کو اپنے معاملات کے ایفا کے لئے پیشتر ہی سے ذمہ دار نہیں بنا سکتی کیونکہ یہ ایکٹ صریح طور پر اس قسم کی ذمہ داری سے اس جائیداد کو محفوظ رکھتا ہے جس کے متعلق منکوحہ عورت کو وقوع معاہدہ کے وقت یا اس کے بعد قبل حصول حق تصرف سے باز رکھا گیا ہو۔

یہ صحیح ہے کہ ایسی جائیداد کی آمدنی جس کے متعلق قبل حصول حق تصرف سے باز رکھا گیا ہو ایک منکوحہ عورت کو واجب الوصول ہو جائے تو وہ اس کی بدستبرد نہ رہے ذاتی جائیداد ہے اور وہ جس طرح چاہے اس کو استعمال کر سکتی ہے۔ ایسا کرنے سے یہ کہا جاسکتا کہ وہ قبل حصول حق تصرف کر رہی ہے۔ اگر یہ آمدنی فی الواقع اس کو ادانہ کی جائے بلکہ امین کے ہاتھ ہی میں رہے تو تب بھی یہی صورت ہوگی۔ اگر اسی آمدنی کو اس اقتناع سے آزاد کیا جائے کہ ہر جی اس سے اس ڈگری کی ادائیگی نہیں ہو سکتی جو ایسے معاہدے کے متعلق صادر ہوتی ہو اس آمدنی کے واجب الوصول ہونے سے پہلے مل میں آیا تھا۔ اور جب کہ وہ قبل حصول حق تصرف نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے خلاف کہنا گویا اس کے برابر ہے کہ معاہدہ کرتے وقت وہ اس آمدنی کا قبل حصول حق تصرف کرنے کے قابل تھی۔ لہذا اس امر کے تعین کے لئے منکوحہ عورت کی کوئی جائیداد ہے جس سے اس ڈگری کا ایفا ہو سکتا ہے جو اس کے معاہدے کے متعلق صادر ہوتی ہے صحیح تاریخ معاہدے کی تاریخ ہے نہ کہ صدور ڈگری کی۔

یہ امتناع اس بیان سے رافع نہیں کیا جاسکتا کہ اس سے دست برداری کی گئی ہے خواہ یہ نیک نیتی سے کیا جائے یا اور کسی طرح۔ اور نہ نسخ ازدواج کے بعد اس جائیداد کی حفاظت اٹھائی جاسکتی ہے جس کے متعلق تاریخ معاہدہ پر یا اس کے بعد منکوحہ عورت کو قبل حصول حق تصرف سے باز رکھا گیا ہو۔

لیکن ایک منکوحہ عورت اپنے آپ کو جس ذمہ داری کے ذمہ داری کی نوعیت اسے کر سکتی ہے وہ شخصی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ اس وقت تک وجود میں نہیں آسکتی جب تک کہ ذاتی جائیداد نہ ہو اور اس کی وسعت ذاتی جائیداد سے آگے نہیں ہوتی۔

شخصی نہیں ہے جب ایک مشترکہ ڈگری شوہر اور زوجہ کے خلاف دی جائے۔
تو یہ شوہر کی ذات کے اور زوجہ کی ذاتی جائیداد کے خلاف دفعہ (۱۵) صادر ہوگی۔ اور ایک منکوحہ عورت (تا وقتیکہ وہ تجارت یا

کاروبار نہ کرتی ہو) دیوالیہ نہیں قرار دی جاسکتی۔ اور اگر تحت دفعہ (۲) قانون بابت سلسلہ کے تحت اس کے خلاف کسی رقم کی ادائیگی کے لئے ڈگری صادر ہو تو اس کو حسب منشاء دفعہ (۵) قانون مدیونان بابت سلسلہ ۱۸۸۲ء مجس میں نہیں رکھا جاسکتا۔ قانون مدیونان کا تعلق ایسے اشخاص سے ہے جن کے ذمے کوئی قرضہ واجب الادا ہو لیکن ہر جہہ و خرچہ جو ایک منکوحہ عورت سے واجب الوصول ایسا قرضہ نہیں ہے جو اس کے ذمے واجب الادا ہے۔ اس کی ادائیگی اس کی ذاتی جائیداد سے ہوگی نہ کہ کسی اور طرح۔“

اس کے آگے ایک منکوحہ عورت کے خلاف جو ڈگری صادر ہوتی ہے اس کی نوعیت بالکل اس ڈگری کی سی ہے جو ایک غیر منکوحہ عورت کے خلاف صادر ہو۔ ڈگری اس کے خلاف ہوتی ہے۔ یہ واقعہ کہ ڈگری کی تعمیل اس کی ذاتی جائیداد کی حد تک محدود ہے۔ ایسا نہیں ہے جو اس ڈگری کو اس کے خلاف ہونے سے روکے۔“

۱۔ ایک منکوحہ عورت جو تجارت یا کاروبار نہ کرتی ہو۔ خواہ ایسے شوہر سے طلقہ ہو یا نہ ہو۔ اب تحت دفعہ ۱۱۵ قانون دیوالیہ بابت سلسلہ قوانین دیوالیہ کے صریح طور پر ایک غیر منکوحہ عورت کی طرح تاح کر دی گئی ہے ان قوانین میں یہ بھی محکوم ہے کہ دیوالیہ کی کارروائی کے لئے کوئی ڈگری یا حکم اس کے خلاف اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ گویا یہ زر ڈگری یا اس رقم کو ادا کرنے کی ذاتی طور پر پابند ہے جس کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

قرضہ جات بل از دواج شادی سے قبل کے قرضہ جات کے متعلق منکوحہ عورت کی حیثیت پر

یہاں ایک اجمالی نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ قانون عام میں شوہر ایسے قرضہ جات کے متعلق اپنی پوری جائیداد کی حد تک ذمہ دار تھا خواہ وہ ان کے وجود سے واقف رہے یا نہ رہے اور خواہ اس کو اپنی زوجہ سے کوئی جائیداد ملے یا نہ ملے^{۱۲} لیکن اس پر تنہا ناش نہیں کی جاسکتی تھی اور زوجہ کی وفات پر اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی تھی۔ ایکٹ بابت سٹش^{۱۳} کے بعد سے وہ صرف اس جائیداد کی حد تک ذمہ دار ہے جو اس کی زوجہ سے بوقت ازدواج حاصل ہوتی ہے۔ لیکن تنہا اس پر ناش ہو سکتی ہے خواہ اس کی زوجہ زندہ رہے یا فوت ہو جائے۔ اس کے برخلاف دائن اگر چاہے تو صرف زوجہ پر یا شوہر و زوجہ دونوں پر ناش کر سکتا ہے، آخر الذکر صورت میں ڈگریاں علیحدہ علیحدہ صادر ہوں گی۔ زوجہ کے خلاف جو ڈگری صادر ہوگی اس کا تعلق صرف اس کی ذاتی جائیداد سے ہوگا۔ اگر زوجہ کے خلاف پیشتر ہی سے کوئی ڈگری صادر ہو چکی ہو تو یہ بعد میں شوہر کے خلاف کارروائی کرنے کے مانع نہیں ہے کیونکہ شوہر کی ذمہ داری زوجہ کے ساتھ مشترکہ ذمہ داری نہیں ہے بلکہ خود اس کی ایک شخصی ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کا ایفا کرنے کے بعد وہ اپنی زوجہ کی ذاتی جائیداد سے معاوضہ پانے کا مستحق ہے۔

ایک منکوحہ عورت جو جائیداد اور قرضہ جات پر قابض ہو وہ شادی کے بعد قرضہ جات سے گریز کرنے کے لئے اپنی جائیداد کو خود اپنے حقوق میں بلا امتیاز صرف بطور تملیک منتقل نہیں کر سکتی۔ ایسی جائیداد جس پر شادی سے پہلے ملکیت حاصل ہو ان قرضہ جات کی پابند ہوگی جو شادی سے پہلے حاصل کئے گئے ہوں۔ گویہ جائیداد بوقت ازدواج بطور تملیک دی گئی ہو مختصر یہ کہ قوانین بابت سٹش^{۱۴} اور سٹش^{۱۵} منکوحہ عورت کے معاہدہ کرنے کی قابلیتوں کو دو طرح وسیع کرتے ہیں۔

قانون موضوعہ کے اب ازدواج کی مارکانہ ناقابلیت کو مستلزم نہیں ہے ہر جائیداد جو ایک عورت کی ملک ہوتی ہے اس وقت بھی اس کی

نتائج ملک ہوتی ہے جب وہ شادی کرتی ہے اور وہ جائیداد بھی جو وہ بعد میں حاصل کرتی ہے اسی کی ہوتی ہے مادہ تملیک وہ ان کے ہاتھوں میں اس

شرط کے ساتھ نہ دی جائے کہ قبل حصول حق تصرف نہیں ہو سکتا۔ ذاتی جائیداد کے دائرے کو بہت کچھ وسیع کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ عورت کے معاہدہ کرنے کی قابلیت بھی وسیع ہو گئی ہے قانون ہذا کے اس حکم کے ذریعے اس وسعت کو پوری طرح نافذ کیا گیا ہے کہ آئندہ اور موجودہ ذاتی جائیداد اور ایفاء معاہدہ کی ذمہ دار قرار دی گئی ہے۔

اس حکم کے ذریعے جو منکوحہ عورت کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ تنہا نائش کرے اور اس پر نائش کی جائے ان حقوق اور ذمہ داریوں کے نفاذ میں سہولت پیدا کی گئی ہے جو اس طرح وسیع کی گئی ہیں۔



باب ششم رضامندی کی حقیقت

انقضاء معاہدہ میں ایک دوسرا پہلو جو غور طلب ہے وہ رضامندی کی اسلیت یا حقیقت ہے اور یہاں بھی یہی سوال مختلف صورتوں میں پیش آتا ہے کہ (ایک بادی النظر اقرار میں جس میں صورت یا بدل کا عنصر موجود ہو اور جو ایسے فریقین کے مابین وقوع میں آیا ہو جو معاہدہ کرنے کے قابل ہوں) آیا رضامندی دونوں یا کسی ایک کی جانب سے ایسے حالات کے تحت دی گئی ہے جس سے نیت کا حقیقی اظہار نہیں ہوتا۔

اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل کسی ایک وجہ کی بنا پر ثبات میں دیا جاسکتا ہے۔

(۱) فریقین کا منشا ایک نہ ہو یا ایک یا دونوں فریقین کا منشا ایک ہونے کے باوجود شئے معاہدہ کے متعلق انھوں نے غلط نتائج

غلطی

اخذ کئے ہوں۔ یہ غلطی ہے۔

(۲) کسی ایک فریق کا دوسرے فریق کے ایسے بیانات سے جو نیک نیتی سے کئے گئے ہوں یا ایسے واقعات کی بنا پر جن کا

غلط بیانی

نیک نیتی سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہو۔ شئے معاہدہ کے متعلق غلط نتائج اخذ کرنا یا سادہ غلط بیانی ہے۔

(۳) یہ غلط نتائج فریق ثانی کے ایسے بیانات سے اخذ کئے گئے ہوں۔ جو ان کے غلط ہونے کا علم رکھتا تھا اور دہوکا

فریب

دینا چاہتا تھا۔ یہ بالارادہ غلط بیانی یا فریب ہے۔

جبر (۴) کسی ایک فریق نے دوسرے فریق کی رضامندی تشدد یا تشدد کی دھمکی سے حاصل کی ہو یہ جبر ہے۔

داب ناجائز (۵) حالات ایسے ہوں کہ ایک فریق میں اتنی اخلاقی کمزوری ہو کہ دوسرے فریق کے ارادے کی مزاحمت نہ کر سکے لہذا اس کی رضامندی نیت کا حقیقی اظہار نہیں ہے یہ داب ناجائز ہے

۱۔ غلطی

نیت کی غلطی غلطی کی بحث میں جو پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ ان تمام عنوانات کو خارج کر دیا جائے جو اگرچہ اس موضوع سے بالخصوص تعلق رکھتے ہیں لیکن غلطی سے اس طرح متعلق نہیں ہوتے کہ معاہدے کو ناجائز کر دیں۔

اظہار کی غلطی سے اولاً ہمیں ان مقدمات کو علیحدہ کر دینا چاہئے جن میں فسرین فی الحقیقت کو متفق ہوتے ہیں الفاظ متعلقہ ایسا اصلی مفہوم ظاہر نہیں کرتے اسی صورت میں توضیح کی اجازت دی جاتی ہے یا عدائتیں ان کی غلطی کی اصلاح کرنا چاہتی نہیں۔ لیکن یہ اظہار کی غلطی ہے اور اس کا تعلق معاہدے کی تعبیر سے ہے نہ کہ انعقاد سے۔

ثانیاً ہمیں ان مقدمات کو جدا کر دینا چاہئے جن میں یہ ظاہر کوئی اقرار ہی نہیں ہوتا کیونکہ ایجاب اور قبول میں کوئی مطابقت ہی نہیں ہوتی۔

غلط بیانی ثانیاً ہمیں ان تمام مقدمات کو علیحدہ کر دینا چاہئے جن میں ایک فریق کی رضامندی دوسرے فریق کے غلط بیان سے متاثر ہوئی ہو خواہ یہ غلط بیانی نیک نیتی سے کی جائے یا فریب سے یا یہ رضامندی فریق ثانی کے جبر یا تشدد سے حاصل کی گئی ہو۔

سقوط بدل

آخر میں ہیں ان تمام مقدمات کو بھی علحدہ کر دینا چاہئے جن میں ایک شخص کی جانب سے دوسرے شخص کی تعمیل معاہدہ کی

قوت یا تعمیل معاہدہ کو نامکن کر دیا جاتا ہے۔ یہ آخری موضوع تعمیل معاہدہ سے متعلق ہے اس کا ذکر یہاں صرف اس لئے کرنا پڑا کہ دقیق النظر اور فاضل مصنفین غلطی اور سقوط بدل کو عادتہ مخلوط کیا کرتے ہیں۔ اگر ایک شخص یہ بیان کرے کہ ایک معاہدے کی جس کا وہ فہم یق تھا، اسی طرح تعمیل نہیں ہوئی جس طرح کہ اس کو توقع تھی یا یہ کہ معاہدے کی کلیتہً تعمیل نہ ہوئی تو سوال یہ نہیں ہے کہ آیا اس نے کوئی معاہدہ کیا تھا (کیونکہ اس نے صریحاً ایسا کیا ہے) بلکہ یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا معاہدے کے الفاظ سے اس کا دعویٰ حق بجانب سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔

اس شخص پر (جو یہ جانتا ہو کہ معاہدے کی نوعیت کیا ہے اور وہ کس سے

معاملہ کر رہا ہے) خود اس امر کا التزام ہوگا کہ شرائط معاہدہ سے فرقی ثانی بر تعمیل کی یا خلاف ورزی کی صورت میں ہر جے کی ذمہ داری عائد نہیں ہوئی۔

اور اگرچہ ان الفاظ سے وہ مفہوم ظاہر نہ ہوتا ہو جو وہ ظاہر کرنا چاہتا تھا

لیکن اس کا اپنے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے موزوں الفاظ کے انتخاب میں کامیاب رہنا غلطی نہیں ہے، اگر ایسا ہو تو معاہدہ نہ ہوگا بلکہ فریقین کی نیت کا ایک سرسری خاکے سے جس کی توضیح مابعد کے وائعات کی روشنی میں کرنی پڑے گی اور عدالت و جوری کو اس کی اصلاح کرنی ہوگی۔

بہن یہ فرض کر لینا چاہئے کہ معاہدے کے الفاظ فریقین کی نیت کے

مطابق ہوتے ہیں۔ اگر تعمیل معاہدے کے الفاظ کے مطابق نہ ہو یا نئے معاہدہ یا

وہ شرائط جن کے مطابق تعمیل ہوئی چاہئے ایسے نہ ہوں جسے فریقین چاہتے تھے

تو پھر بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ فریقین کے حقوق ”غلطی“ سے متاثر ہوئے ہیں ہر ایک

دیانت دار آدمی جو معاہدہ کرتا ہے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اور مندرجہ فوق ثانی اپنی

ذمہ داری کی تعمیل کرنے کے قابل ہے اور تعمیل کرے گا۔ ایسی توقعات کا پورا

نہ ہونا غلطی نہیں کہلا یا جاسکتا ورنہ ہر نقض معاہدہ میں غلطی مضمر ہوگی حالانکہ

و توقع معاہدہ کے وقت فریقین کی یہ نسبت نہیں ہوتی کہ معاہدہ توڑا جائے۔

ذمی اثر غلطی کی صورتیں

ہیں غلطی کی صرف دو صورتوں سے تعلق ہے یعنی وہ جن میں دونوں فریق نے ایک خاص واقعے کو جو نفس معاہدہ سے متعلق ہو غلطی سے صحیح باور کر کے معاہدہ کیا ہو اور وہ صورتیں جن میں بہ ظاہر فریقین متفق نظر آتے ہوں لیکن پھر بھی قانون اس معاہدے کو کالعدم سمجھتا ہے کیونکہ ان کی رضا مندی میں مطابقت نہیں ہے۔

وہ صورتیں جن میں غلطی معاہدے پر اثر ڈالتی ہے اس عام قاعدے کی کمیاب استثنیات ہیں کہ ہر شخص اس اقرار کا پابند ہے جس کے متعلق اس نے صریحی طور پر رضا مندی ظاہر کی ہو جو دروغ۔ جبر یا تشدد سے متاثر نہ ہوئی ہو، وہ اقرار کے تمام خارجی علامات کو ظاہر کرے تو قانون یہ قرار دے گا کہ اس نے اقرار کیا ہے۔ یہ معلوم ہو جائے گا کہ جہاں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غلطی معاہدے کو ناجائز کر دیتی ہے تو ایسی غلطی بعض اوقات شخص ثالث کے فعل سے وقوع میں آتی ہے اور بعض اوقات فریقین معاہدہ میں سے کسی ایک کی بددیانتی کی وجہ سے لیکن ایسی صورتیں بہت ہی کم ہیں جہاں درحقیقت دونوں فریقین سے غلطی وقوع میں آئے یہ حالات جن کے تحت غلطی اثر کرتی ہے وہ ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے وجود میں آتے ہیں۔

دو فریقین میں سے ایک شخص ثالث کے فریب یا غفلت سے ایسے تعلقات پیدا کئے جاتے ہیں جو بہ ظاہر معاہداتی تعلقات ہوتے ہیں ایک فریق کو ایک ایسے معاملے کی ترغیب دی جاتی ہے

شخص ثالث کا فعل

جس سے یہ ناواقف ہے یا وہ اس کے لئے نا قابل قبول ہے۔

یا دو فریقوں میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے یہ جان کر اقرار کرتا ہے کہ یہ شخص اس کی شناخت کے متعلق غلطی کر رہا ہے یا یہ جان کر کہ وہ اقرار کے الفاظ سے ایک

ایک فریق کی بددیانتی

معنی ہے رہا ہے اور دوسرا فریق اس سے کچھ مختلف اور جدا گانہ مفہوم لے رہا ہے۔

شناخت کے متعلق یا ایسی صورت میں بھی جہاں دونوں فریقین سے غلطی ہوتی ہے جہاں فریقین ایسی سے کے متعلق معاہدہ کرتے ہیں جو موجود نہ ہو یا

معاہدہ کے متعلق غلطی

وہ ایک دوسرے کی شناخت یا شے معاہدہ کے متعلق غلطی کر رہے ہوں غلطی کی ان تین صورتوں کی تشریح نظر اس سے ہو سکتی ہے اس کے آگے قانون ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جن کی رائے انھیں گمراہ کرتی ہے بجز اس کے کہ دوسرے فریق معاہدہ کے فریب یا غلط بیانی سے ان کی رائے متاثر ہوتی ہو۔ یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ صورتیں جو ذیل میں درج ہیں ان تینوں عنوانات میں سے کسی ایک کے تحت آتی نہیں۔

(الف) معاہدے کی نوعیت یا

اس کے وجوہ کے متعلق غلطی

شخص ثالث کا فعل یہ فرض کرنا دشوار ہے کہ بجز شخص ثالث کے دروغ یا بے اخطائی کے سوا کسی اور طرح اس قسم کی غلطی ہو سکتی ہے مدانتیں کسی شخص کو جس نے معاہدہ کیا ہے اس کی تعمیل سے اس بنا پر گریز کرنے کی اجازت نہ دیں گی کہ اس نے ان شرائط کو نہیں مانتا جو خود اس نے بافریق تانے استعمال کئے تھے یا اس نے دتا و بر معاہدہ کو نہیں پرہایا یا یہ کہ اس کے مشنوں کے متعلق اس کو غلط اطلاع دی گئی تھی یا اس نے اس کو محض ایک معورت سمجھا۔ اسی طرح ایک شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اگر کو ایسی صورت کہ بھی پیدا نہیں ہوئی (ایک شخص جو ایجاب یا قبول کا خط ڈاک میں ڈالتا ہے جس کو خود اس نے لکھا ہے وہ اس بنا پر معاہدے سے بری نہیں ہو سکتا کہ خط لکھنے کے بعد اس کو انیال میٹ گیا تھا اور اس نے غنڈت سے خط کو ڈاک میں ڈال دیا۔

فریب جو نظر اس سے بچے ہیں وہ ایسی ہیں جن میں شخص ثالث کے فریب سے معاہدے اس معاہدے کی نوعیت کے متعلق

غلطی کی ہے جس کو وہ منعقد کر رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ معاہدہ نے یہ یقین کر لیا کہ معاہدے کے فریق دو دم کی نسبت معاہدہ کرنے کی ہے حالانکہ اس کی یہ نسبت نہیں تھی (Thoroughgood) کے متدے میں ایک جاہل شخص نے ایک دتا ویز کی

تکمیل تھی اور اس سے بیان کیا گیا تھا کہ یہ دستاویز بقایائے رگان کی بے باقی ہے۔
درحقیقت وہ تمام دعاوی سے برات کے متعلق تھی۔ یہ دستاویز اس کو پڑھ کر
نہیں سنائی گئی لیکن جب اس سے کہا گیا تھا کہ اس کا تعلق بقایائے رگان سے ہے
تو اس نے کہا کہ اگر یہ سچ ہے تو میں مطمئن ہوں اور دستاویز کی تکمیل کر دی۔ تجویز کی گئی کہ
دستاویز کا لعدم ہے

شخص ثالث کا
فصل

Foster بنام Mackinnon کے مقدمے میں ایک بوڑھا
ضعیف البشخص مسہی Mackinnon کو ایک تین ہزار پونڈ کی
بل آف اسپیج پر عبارت ظہری لکھنے کی ترغیب دی گئی اور طینان
یہ دلایا گیا کہ وہ ایک ضمانت ہے بعد میں اس ہنڈی پر Foster کے حق میں
مع بدل عبارت ظہری لکھی گئی اور اس نے Mackinnon پر ناش کی۔ جوری نے یہ
تجویز کی کہ Mackinnon کی جانب سے کوئی غفلت نہیں ہوئی اور گو Foster
نے فریب کا ازسکاب نہیں کیا یہ قرار دیا گیا کہ وہ رقم وصول نہیں کر سکتا۔
اصول اور نظائر کے لحاظ سے یہ بالکل واضح ہے کہ اگر ایک نابینا شخص

یا ایسے شخص کو جو پڑھ نہ سکتا ہو یا کسی وجہ سے پڑھنے سے اجتناب کرتا ہو (جس میں
غفلت شامل نہیں ہے) کوئی تحریری معاہدہ غلط طریقے پر پڑھ کر سنایا جائے
اور پڑھنے والا اس کو اس حد تک غلط پڑھتا ہے کہ یہ تحریری معاہدہ اس معاہدے
سے بالکل مختلف ہو جاتا ہے جو اس کا غرض سے پڑھ کر سنایا جاتا ہے اور ایک نابینا
یا ان پڑھ آدمی اس پر دستخط کر دیتا ہے تو اس میں کم از کم کوئی غفلت نہ ہو تو جو دستخط
اس طرح حاصل کئے جاتے ہیں ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ محض فریب کی بنا پر اگر
غریب موجود ہو، ناجائز نہیں ہوتا بلکہ اس بنا پر کہ دستخط کرنے والے کا ذہن دستخط
کا ساتھ نہیں دیتا، بالفاظ دیگر اس کی نسبت اس معاہدے پر دستخط کرنے کی نہیں تھی
جس پر اس کے دستخط ثبت ہیں۔ لہذا قانون کی حد نظر میں اس نے دستخط کئے ہیں۔

Lewis بنام Clay کے مقدمے کا بھی انہی دلائل کی بنا پر فیصلہ
کے گیا ہے Lewis ایک پرائمری نوٹ کا پابند نہ رہتا جس کی تکمیل Clay
اور Lord William Nevil نے مشترکہ طور پر کی تھی Clay کو ایک کاغذ پر

دستخط کرنے کی ترغیب دی گئی اور بجز اس حصہ کاغذ کے جہاں اس نے دستخط کئے باقی حصہ جاذب سے ڈھکا ہوا تھا Nevill نے اس سے کہا کہ یہ دستاویز خانگی معاملات سے متعلق ہے اور اس کے دستخط بحیثیت ایک گواہ کے مطلوب تھے جو ری نے تجویز کی کہ اس نے ایک بیجا اعتماد کی بنا پر لیکن بغیر کسی غفلت کے دستخط کئے۔ اور لارڈ رسل چیف جسٹس نے اس سوال سے قطع نظر کر کے جو اس دستاویز کی نوعیت سے یا قانون بل آف اسپیجیج بابت مسئلہ کی تعبیر سے پیدا ہوتا ہے یہ تجویز کی کہ وہ اس وجہ سے ذمہ دار نہیں ہے کہ اس کا ذہن اس معاملے کا کبھی ہاتھ نہیں دیتا، بلکہ بذریعہ فریب اس بیان سے اس کی رہنمائی ایک دوسرے راستے کی طرف ہوئی کہ وہ محض ایک دستاویز کا گواہ بن رہا ہے۔

دونوں نظائر محولہ بالا میں چند خصوصیات مشترک ہیں۔ ہر ایک مقدمے میں ایک ایسے شخص ثالث کے فریب سے دو فریقین میں معاہداتی تعلقات پیدا ہو گئے تھے جس نے دونوں میں سے کسی ایک فریق سے معاہدے کی نوعیت کے متعلق غلط بیانی کی تھی۔ ہر ایک مقدمے میں جو دستاویز زیر بحث تھی وہ دستاویز قابل بیع و شری تھی۔ ہر ایک مقدمے میں جو ری نے یہ تجویز کی تھی کہ فریب خوردہ فریق کی جانب سے امدادی غفلت نہیں ہوئی تھی

Carlisle Banking Co بنام Bragg ایک بعد کے مقدمے میں

ایک موضوع پر عدالت مرافعہ نے بحث کی ہے۔ اس مقدمے کے واقعات گزشتہ مقدمات سے دو امور میں مختلف تھے۔ Bragg نے جس دستاویز پر دستخط کئے تھے وہ ایک ضمانت نامہ تھا جس کے اعتماد پر مدعیان کو رقم دی گئی تھی اور جو ری نے یہ تجویز کی کہ Bragg نے اس فریب کا سراغ لگانے میں غفلت کی جس سے اس کو دستخط کرنے کی ترغیب ہوئی۔

عدالت نے تجویز کی کہ غفلت اس کو اس امر سے انکار کرنے میں مانع نہ ہوگی کہ اس کا ذہن دستخط کا ساتھ دیتا تھا تا وقتیکہ یہ ثابت نہ ہو سکے کہ وہ معاہدے کے فریق ثانی کے کس وجوب کے تابع تھا۔

دستاویزات قابل بیع و شری اس قاعدے کے مستثنیات تصور کئے جاتے ہیں۔

کیونکہ دستاویز قابل بیع و شری کا تکمیل کنندہ، یا قبول کنندہ یا اس پر عبارت ظہری لکھنے والا ہر بعد قابض نیک نیت کے وجوب کے تابع ہوتا ہے جس نے بدل ادا کیا اور اس دستاویز کا ذمہ دار ہوتا ہے تا وقتیکہ وہ یہ ثابت کرے کہ اس کا ذہن نہ صرف دستخط کا ساتھ نہ دیتا تھا بلکہ اس غلطی میں اس کی کسی غفلت کا کوئی حصہ نہ تھا۔ یہ امر معقول سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر دو بے قصور فریقین میں سے کسی ایک فریق کو شخص ثالث کے فریب سے نقصان برداشت کرنا پڑے تو یہ نقصان برداشت کرنے والا ایسا شخص ہونا چاہیے جس کی غفلت نے نقصان میں حصہ لیا ہو بہر حال عدالت مرافعہ کی یہ رائے نہیں ہے۔

مداخلت بجا یا بے احتیاطی یہی سوال اس وقت بھی پیدا ہو سکتا ہے جب شخص ثالث کا فعل محض مداخلت بجا یا بے احتیاطی پر مبنی ہو۔ یہ قدر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایسے ایجاب کا پابند نہیں ہے جس کو ٹیلیگراف کے منشی نے غلطی سے ارسال کیا اور مرسل علیہ نے قبول کیا ہو۔ ڈاک خانے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی پیغام کو بجز اس صورت کے جس میں وہ پیش کیا گیا ہے اور طرح ارسال کرے۔

لہذا اس معاملے کی نوعیت کے متعلق جو وقوع میں لایا گیا ہے یا فریق ثانی کی معاہدہ کرنے کی نیت کے متعلق جو غلطی ہوتی ہے وہ ایسی غلطی ہونی چاہیے جو دونوں فریقین سے سرزد ہو۔ اس غلطی کو ایسے فریب یا اتفاق سے پیدا ہونا چاہیے جو شخص ثالث کا فعل ہو۔ لیکن غفلت کا سوال بجز دستاویزات قابل بیع و شری کی صورت کے کسی اور جگہ غیر اہم ہے تا وقتیکہ معاہدے کے فریق ثانی کا وجوب ثابت نہ کیا جاسکے اگر ان شرائط کا ایفانہ ہو تو معاہدہ اگر اس کو موثر کیا بھی جائے تو فریب یا غلط بیانی کی بنا پر ممکن الانفاخ ہوگا۔ اور غلطی کی بسا پر ہرگز کالعدم نہ ہوگا۔

لے Carlisle Banking Co بنام Bragg کے مقدمے میں جو فیصلہ ہوا ہے جس کو شعری بخش نہیں سمجھا جاسکتا اس پر ایک مضمون میں بحث کی گئی ہے جو L Q R vd 28 p. 190 میں شائع ہوا ہے

فرق کے متعلق غلطی

(ج) اس شخص کی شناخت کے متعلق غلطی جس سے معاہدہ کیا جائے۔

اس قسم کی غلطی اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ الف ج سے معاہدہ کرے اور اس کو ج باور کرے۔ یعنی جب ایجاب کنندہ

کے ذہن میں ایک خاص شخص ہو جس سے یہ معاہدہ کرنا چاہتا ہے عام ایجاب کی صورت میں ایسی غلطی پیدا نہیں ہو سکتی جس کو بہر شخص قبول کر سکتا ہے مثلاً بذریعہ اشتہار جو ایجاب کیا جاتا ہے یا زر نقد کے معاوضے میں بیع کیا جاتا ہے ایسی صورتوں میں قبول کنندہ کو ایجاب کنندہ کی شخصیت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

بولٹن بنام جونز کے مقدمے میں بولٹن نے Brocklehurst کا کاروبار لے لیا تھا جس سے جونز لین دین کیا کرتا تھا اور جس کے مقابلے میں اس کو تجارتی جہل مٹی جونز نے Brocklehurst کو انشیا کا آرڈر دیا اور یہ انشیا بولٹن نے بغیر اس اطلاع کے ہیا کی کہ یہ کاروبار منتقل ہو چکا ہے۔ جب جونز کو معلوم ہوا کہ انشیا Brocklehurst کے پاس سے نہیں آئی ہیں تو اس نے ان کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یہ تجویز کی گئی کہ اس کو نسبت ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مدعی کو وصولیابی رقم کا استحقاق حاصل کرنے کے لئے یہ ات کرنا پڑا جس کا خود اس سے معاہدہ کیا گیا تھا۔

کنڈی نام لنڈ سے کے مقدمے میں ایک شخص مسی Blenkarw نے ایک معزز کو ٹھی تجارتی کی جو Blenkarw کے نام سے موسوم تھی جعلی دستخط بنا کر (الف) کو انشیا ہیا کرنے کی ترغیب دی جن کو اس نے بعد ایں (ج) کے ہاتھ فروخت کر دیا یہ تجویز کی گئی کہ ایک بے قصور خریدار انشیا کو کوئی حق حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ (الف) اور Blenkarw

۱۔ جب ایک فریق کی شخصیت دوسرے فریق کے لئے اہمیت رکھتی ہے۔ فرض نام اختیار کر لینا فریب جو معاہدے کو کالعدم کر دیتا ہے۔ گورڈن بام اسٹریٹ کے مقدمے میں مدعی علیہ کے ایک ساہوکار مسی گورڈن سے قرضہ لینے کی ترغیب دی گئی جو کثیر شرح سود لینے کے متعلق مذموم تھا اور جس نے اس موقع پر اڈسین کے نام سے معاہدہ کیا تھا۔ فریب کا اسٹریٹ ہونے پر یہ قرار دیا گیا کہ اسٹریٹ معاہدے کو متروک کرنے کا متعلق ہے۔

کے مابین کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔
 لارڈ Cairns کہتے ہیں کہ اس کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتے تھے اور اس کا
 انھوں نے خیال بھی نہیں کیا تھا اس کے ساتھ وہ کبھی معاملہ نہیں کرنا چاہتے تھے
 ان کا ذہن ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اس کی طرف منتقل نہیں ہوا تھا اس کے اور
 ان کے مابین کوئی ایسی رضامندی ہی نہ تھی جو کسی قسم کے اقرار یا معاہدے کی طرف
 رہنمائی کر سکے اس کے اور ان کے مابین معاہدے کا صرف ایک پہلو تھا حالانکہ
 معاہدے کو وقوع میں لانے کے لئے دو پہلوؤں کی ضرورت ہے۔

نظائر محولہ بالا اور اسی قبیل کے دوسرے نظائر سے یہ ظاہر ہو گا کہ فریب خوردہ
 فہریت نے (جیسا کہ وہ سمجھتا ہے) ایک ایسے شخص سے معاہداتی تعلقات پیدا
 کئے جس کو اس نے کبھی دیکھا ہی نہ تھا اور اس کو یہ غلط فہمی ہوئی تھی کہ یہی وہ شخص ہے
 جس سے وہ درحقیقت معاہدہ کرنا چاہتا تھا ظاہر ہے کہ یہاں اصل معاملے کی نسبت
 کوئی رضامندی نہیں تھی لیکن ایک بعد کی نظیر میں ایک ایسی صورت کے متعلق امتیاز
 قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ایک فریق کو ایک دوسرے ایسے فریق سے معاہدہ
 کرنے کی ترغیب ہوتی ہو جو خود موجود ہو کر اپنے آپ کو کوئی دوسرا شخص ظاہر
 کرے فلیپس بنام بروکس کے مقدمے میں ایک شخص اپنے آپ کو ایک معتبر شخص
 ظاہر کر کے جس سے مدعی بخوبی واقف تھا مدعی کی دکان پر بذات خود آیا اور
 ایک جھوٹے چمک کے ذریعے اشیاء خریدیں اس نے یہ اشیاء مدعی علیہ کے ہاتھ
 فروخت کر دیں۔ جس نے نیک نیتی سے بلا علم فریب کام کیا مدعی نے ان اشیاء
 کی واپسی کے لئے مدعی علیہ پر اس بیان کے ساتھ دعویٰ کیا کہ ان حالات کے
 تحت اس نے ان اشیاء کی ملکیت کو منتقل نہیں کیا تھا مدعی علیہ کے حق میں فیصلہ
 کیا گیا کہ ایک امر کی نظیر کا جس کے واقعات بالکل اسی نوعیت کے تھے حوالہ دیا گیا
 اور اس کی توثیق کی گئی یہاں چیف جسٹس مارٹن کہتے ہیں۔

فریقین نے رضامندی دی اور بیع کے تمام شرائط کا اقرار کیا یہ نئے فروخت کی گئی قیمت اور شرط ادائی۔ بائع اور مشتری . وہ (معی) یہ خیال نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت کر رہا ہے اس کی نیت اس شخص کے ہاتھ فروخت کرنے کی تھی جو موجود تھا (اور جس کی شناخت دیکھ کر اور سن کر کی گئی اس کا اثرباع پر اس بنا پر نہیں پڑ سکتا کہ مشتری نے فرضی نام اختیار کیا تھا یا بائع کو فروخت کرنے کی ترغیب دینے کے لئے فریب سے کام لیا تھا۔ یہ امتیاز نازک ہے لیکن کنڈی بنام لنڈ سے اور دیگر نظائر محولہ مالا میں جہاں تک کہ فریب خوردہ فریق کا تعلق ہے و تحقیقت دوسرا فریق معاہدہ ہی موجود نہ تھا اس نے غلطی سے یہ یقین کر لیا تھا کہ یہاں فریق موجود ہے۔

فلیس بنام بروکس کے مقدمے میں یہ معلوم تھا کہ معاہدہ ایک اصلی شخص سے کیا گیا ہے لیکن الانفاخ اس وجہ سے تھا کہ اس کی ترغیب بذریعہ فریب ہوئی تھی لیکن یہ ابتدا ہی سے کالعدم نہیں تھا اسی لئے ملکیت نئے میں منتقل ہو گئی۔

باہمی غلطی کی صورتیں کوئی ایسی نظیر شایع نہیں ہوئی ہے جس سے حقیقی غلطی کا پتہ چلے مثلاً (الف) (ب) (ج) باور کر کے ایک ایجاب کرتا ہے اور (ب) یہ باور کر کے کہ اس سے ایجاب کیا گیا ہے اس کو قبول کر لیتا ہے۔

اگر بولٹن نام جو جس میں مدعی ایسے ایک ہم نام پیش رو کا کار و بار 2.H L.N 564 میں جانٹن ہوتا ہے۔ تو وہ معقول طریقہ پر یہ خیال کر سکتا ہے کہ اشیاء کا آرڈر اسی کے دیا گیا ہے اگر آرڈر بولٹن (الف) کو دیا جائے اور بولٹن (ب) اس کو قبول کرے تو یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ آیا جو جس اس بنا پر معاہدے سے اعتبار کر سکتا ہے کہ گواشیار مطلوبہ اس کو اس شخص سے حاصل ہوئیں۔ جس کے نام اس نے آرڈر دیا تھا لیکن جس بولٹن کے نام اس نے آرڈر دیا تھا وہ بولٹن نہیں تھا جس کو یہ آرڈر دینا چاہتا تھا۔

جس شخص کے نام ایجاب کیا جاتا ہے اس کو حالات سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ ایجاب کسی اور شخص سے کیا گیا ہے جب دو خواتین کا نام اور یہ اتفاق سے ایک ہی ہو اور ازواج کا ایک ایجاب اس خاتون کے ہاتھ آجائے جس سے

ایجاب نہیں کیا جا رہا ہے تو اسے قبول کرنے سے عہد وقوع میں آسکے گا یا نہ آسکے گا۔ اس کا انحصار فریقین کے روابط اور عمر پر ہے جن سے قبول کنندہ کا یہ خیال حق بجانب ہو سکتا ہے کہ ایجاب اسی سے کیا گیا ہے۔ خریدی اشیا کا ایجاب اس شخص کے لئے زیادہ دقیق النظری کو مستلزم نہیں جس سے ایجاب کیا گیا ہو۔

(ج) شے معاہدہ کے متعلق غلطی

(۱) شے معاہدہ کی شناخت کے متعلق غلطی

شناخت کے متعلق غلطی (ج) سے ایجاب ایک ہی نام کے ہوں اور (الف) ایک سے کہ (ج) سے ایجاب کرنا ہے اور (ب) ایجاب کر کے کہ (الف) کا ایجاب دوسری شے کے متعلق ہے اس کو قبول کر لیتا ہے تو معاہدہ برائے غلطی کا عدم ہے اگر معاہدے کے شرائط میں کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے شے معاہدہ کا نفع ہو سکے تو اس امر کے ثابت کرنے کے لئے شہادت میں کی جاسکتی ہے کہ ہر ایک فریق نے ذہن میں ایک مختلف شے تھی کہ (الف) سے

ایک شے کا ایجاب کیا اور (ب) نے دوسری شے کو قبول کیا Raffles Vhricheb hans. 2. H & C. 906 میں مدعی علیہ نے مدعی سے روٹی خریدنے کا اقرار کیا جو purless نامی جہاز کے ذریعے بمبئی سے آنے والی تھی۔ perless نامی دو جہاز تھے اور دونوں بمبئی سے روانہ ہوئے لیکن hnteh haus کے نزدیک وہ purless مراد تھا جو دسمبر میں پہنچا تجویز میوگی کہ کوئی معاہدہ وقوع میں نہیں آیا لیکن اگر buichel hans کی مراد ایسے جہاز سے ہوتی جس کا کچھ اور نام ہوتا تو اس کو اس بے احتیاطی کی سزا بھگتنی پڑتی کہ اس نے صحیح طور پر اس کے معنی ظاہر نہیں کئے اور نہ یہ وہ اس وقت معاہدے کی تمہیل سے گزیر سکتا جب کہ شے معاہدہ کو اس طرح ظاہر کیا جاتا کہ علما اس کی شناخت ہو جاتی۔

(۲) شے معاہدہ کے وجود کے متعلق غلطی

غلطی اور عدم امکان | یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اس کو غلطی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یا معاہدے کے فریقین اس قیاس پر یا اس معنوی شرط پر عمل نہیں کرتے جو معاہدے کے لئے نہایت اہم ہے کہ شے معاہدہ موجود ہے یا نہیں۔ تاہم عدالتوں کی زبان اس قسم کے مقدمات کو غلطی کی صورتوں سے تعبیر کرنے کی طرف مائل ہے۔

(Conturier v. Hastie) میں اناج کی بیع کا معاہدہ ہوا تھا فریقین نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ اناج سالونیکا بذریعہ جہاز انگلستان آ رہا ہے لیکن فی الحقیقت تاریخ بیع سے پہلے یہ اناج اس قدر گرم ہو گیا تھا کہ بمقام تونس اس کو جہاز سے اتار کر جس قیمت پر بھی فروخت ہو سکا فروخت کر دیا گیا تھا عدالت نے یہ تجویز کی کہ معاہدہ کالعدم ہے کیونکہ اس سے واضح طور پر یہ امر متفہن ہے کہ کوئی شے فروخت کی جانے والی تھی اور کوئی شے خریدی جانے والی تھی حالانکہ شے بیع کا وجود ہی باقی نہ تھا۔“

(Scott v. Coulson) میں ایک صداقتنامہ بیعہ کو منتقل کرنے کا معاہدہ اس یقین کی بنا پر کیا گیا کہ بیعہ جو فریقین میں مشترک تھا کہ جس شخص کے حق میں بیعہ کیا گیا ہے وہ زندہ ہے، وہ درحقیقت معاہدے کے وقوع میں آنے سے پہلے ہی فوت ہو چکا تھا یہ تجویز ہوئی کہ غلطی مشترک ہے اور اسی لئے یہ معاہدہ ایسا ہے جس کو نافذ نہیں کیا جاسکتا۔“

بیعہ بحری کے صداقتناموں میں بالعموم ”گم ہوا“ یا ”گم نہیں ہوا“ کے الفاظ

۱۔ قانون بیع فروخت ایشیا کی دفعہ (۱۶) تحت ایسی شرط ہر قسم کی فروخت ایشیا میں مندر ہے۔

5H.L.C. 673

2 (1903) 2C1 249

درج ہوتے ہیں تاکہ اس شخص کو جس کا بیہ کیا جاتا ہے اس قسم کی غلطی کے امکان سے محفوظ رکھا جائے۔

حق کے وجود کے متعلق غلطی اس تباہی کا اطلاق اس وقت بھی ہوتا ہے جب کہ فریقین اس مشترکہ یقین کے تحت معاہدہ کرتے ہیں کہ ایک حق موجود ہے جو درحقیقت موجود نہیں رہتا ہے اگر (الف) (ب) سے کسی

بائیداد کو کرائے پر لینے یا خریدنے کا اقرار کرے اور دونوں کو یہ یقین ہو کہ یہ جائیداد (ب) کی ہے لیکن یہ دریافت ہو جائے کہ یہ (الف) کی ملک ہے تو معاہدہ نافذ نہ ہوگا اور یہ جیسا کہ پہلی نظیر میں معلوم ہوتا ہے اس اصول موضوعہ کی خلاف ورزی نہیں ہے کہ قانون کی نادرہ حقیقت کوئی عذر نہیں ہے

لارڈ وِسٹ بری نے کہا ہے "اس اصول موضوعہ میں لفظ (Jus) جن معنوں میں متعمل ہوا ہے اس سے مراد عام قانون یعنی عام قانون ملک ہے لیکن جب لفظ (Jus) حق خانگی کے سی میں ہوتا ہے تو اس تباہی کا اطلاق نہیں ہوتا خانگی حق ملکیت ایک امر واقعہ ہے یہ امر قانونی کا بھی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر فریقین باہمی غلطی کے تحت معاہدہ کریں اور ان کے حقوق کے متعلق اندیشہ ہو تو نتیجہ یہ ہے کہ یہ اقرار مشترکہ غلطی کی بنیاد پر وقوع میں آنے کی وجہ سے قابل تسخیر ہو جاتا ہے۔"

(د) ایک فریق کی نیت کے متعلق غلطی جس کا علم دوسرے کو ہوا ب ہم شے معاہدہ کے متعلق مؤثر غلطی کے حدود تک پہنچ گئے ہیں اور ان کی تعریف کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اس کا امکان ہے کہ نیت مخلوط ہو جائے۔

(Freeman v. Cooke) میں جو عام قاعدہ طے کیا گیا ہے اور جس کا اثر اکثر دیا جاتا اور توثیق کی جاتی ہے وہ ایسی تمام صورتوں پر حاوی ہے جن میں فریقین میں سے کوئی ایک معاہدے کو اس بنیاد پر مستند کرنا چاہتا ہے کہ اس کے منشاء متعلق

۱۔ Baigham بنام Baigham (1 Ves. Seur. 126)

۲۔ Cooper بنام Phibbs (L. R. 2H. L. 170)

۳۔ 2 EX. 654

غلط فہمی ہوئی ہے یا یہ کہ اس نے دوسرے فریق کے فٹا کو غلط طریقے پر سمجھا ہے۔
انسان کی حقیقی نیت خواہ کچھ ہو لیکن اگر وہ اپنا طرز عمل ایسا رکھے کہ ایک
معتول آدمی یہ باور کرے کہ وہ ان شرائط کو منظور کر رہا ہے جن کو دوسرے فریق نے
پیش کیا ہے۔ اور یہ دوسرا فریق اس یقین کی بنا پر اس سے معاہدہ کرتا ہے تو
یہ شخص جو اپنا طرز عمل اس قسم کا رکھتا ہے وہ اسی طرح پابند ہو گا کہ گویا اس کی نیت
دوسرے فریق کے شرائط پر رضامند ہونے کی تھی۔
شے معاہدے کی مقدار اور قیمت کے متعلق کسی شخص کا بیان خود اس کے
خلاف بالعموم قطعی تصور کیا جانا چاہیے۔

فریقین کی ذمہ داری | معاہدہ کرنے کے وقت ہر شخص کو خود اپنی رائے استعمال کرنی چاہیے
یا اگر وہ اپنی رائے پر بھروسہ نہیں کر سکتا تو اس کو یہ دیکھ لینا چاہیے کہ
آیا شرائط معاہدے سے اس کو وہ چیز حاصل ہو رہی ہے جو وہ چاہتا ہے۔ قانون معاہدہ
کا عام قاعدہ ہے "خیریدار ہو شیار بائش" (Caveat emptor)
صرف دو صورتوں میں اس قاعدے کے اطلاق کی سختی میں تخفیف کی جاتی ہے۔
جب اشیا کی قسم کا بیان سن کر یا بائع کی رائے پر بھروسہ کر کے۔

قانونی شرائط معنوی | جو یہ جانتا ہے کہ اشیا کس غرض کے لئے مطلوب ہیں (وہ اشیا
خریدی جائیں تو قانون فروخت اشیا بابت ۱۸۹۳ء کے دفعات
۱۴ و ۱۵ سے معاہدے میں یہ معنوی شرائط شامل ہوتے ہیں کہ جو اشیا ہیا کی جائیں وہ
تجارت کے لئے مخصوص ہوں یا معتول طریقے پر اس مقصد کے لئے معزوں ہوں
جس کے لئے وہ مطلوب ہیں جب بیع بذریعہ نمونہ ہو تو معنوی شرائط یہ ہیں کہ کل نمونے
کے مطابق ہونے چاہئیں۔ مشتری کو معائنے کا موقع ملنا چاہئے۔ اور یہ کہ کوئی ایسا نقص نہ ہونا
چاہئے جو معتول معائنے پر بھی ظاہر نہ ہو سکا ہو یعنی ایسا نقص نہ ہونا چاہئے جس سے
وہ اشیا ناقابل تجارت ہو جائیں۔

عدم انکشاف کا قاعدہ | بعض معاہدات کو معاہدات اعمادی (Uberrimae fidei) کہتے ہیں۔

جن میں فریقین میں سے ایک کو شے معاہدے کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی ہے تو دوسرا فریق مجبور ہے کہ ہر اہم واقعے کو ظاہر کرے یعنی ہر ایسے واقعے کو جس سے کسی ہوشیار آدمی کا ذہن بہت متاثر ہوتا ہو۔

ب۔ معاہدے کے الفاظ صاف ہوں تو سوال یہ نہیں ہوتا کہ فریقین نے کیا خیال کیا تھا بلکہ یہ ہے کہ انھوں نے کیا کہا اور کیا کیا۔

بتا بہت مشتبات مذکورہ بالا معاہدہ کرنے والے کو دو چیزیں ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ معاہدہ کرنے والے فریق کو بذات خود احتیاط کرنی چاہئے۔ وہ فریق ثانی سے یہ توقع نہیں کر سکتا کہ امر ملے گی نسبت اس کی رائے کی تصحیح کرے اور نہ وہ بذریعہ جرح یہ معلوم کر سکتا ہے کہ آیا اس نے اس کے شے ایک کو سمجھا ہے یا نہیں۔

لیکن قانون کسی شخص کو ایسا اقرار کرنے یا اس اقرار کو قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتا جس کے متعلق وہ یہ جانتا ہے کہ فریق ثانی اس سے وہ معنی نہیں لیتا جو معنی کہ یہ خود لے رہا ہے۔ ہم ایک فرضی بیع کے ذریعے سے ان مسائل کی تجویز توضیح کر سکتے ہیں

(الف) (ب) کے ہاتھ ایک چینی کا برتن فروخت کرتا ہے۔ (ب) سمجھتا ہے کہ یہ (Dresden China) ہے لیکن الف ایسا نہیں سمجھتا۔ ہر شخص اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ الف جس شے کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ اس سے بہتر کوئی شے ب کو مل جائے یا ب جس شے کو خریدنا چاہتا ہے اسے اس سے بدتر کوئی شے مل جائے یہ صورت میں معاہدے کے جواز پر اثر نہیں پڑتا۔

(ب) اس کو (Dresden China) خیال کرتا ہے الف جانتا ہے کہ ب ایسا خیال کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ شے وہ نہیں ہے۔ معاہدہ قائم رہتا ہے الف کو چاہئے کہ ب کو دھوکا نہ دے لیکن وہ مجبور نہیں ہے کہ ب کو سب سے سیدھی نوعیت کے متعلق دھوکا کھانے سے باز رکھے۔

(ج) ب خیال کرتا ہے کہ یہ (Dresden China) ہے اور عہدہ کے متعلق غلطی یہ سمجھتا ہے کہ الف اس کو (Dresden China) کی حیثیت سے فروخت کرنا چاہتا ہے الف جانتا ہے کہ وہ (Dresden China)

نہیں ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ (ب) خیال کر رہا ہے کہ یہ اس کو بحیثیت (Dresden China) کے فروخت کرنا چاہتا ہے معاہدے میں (Dresden) کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ عام الفاظ میں چینی کے برتن کی بیع کا ذکر ہے۔

معاہدہ قائم رہتا ہے۔ (الف) کے عہد کی وسعت کے متعلق (ب) کی غلطی تھی اگر (الف) کو اس کا علم نہ ہو تو کوئی اثر نہیں رکھتی۔ یہ (الف) کا قصور نہیں ہے کہ (ب) نے ان شرائط کو ترک کر دیا جن کو وہ معاہدے کا جزو بنانا چاہتا تھا۔

(د) (ب) خیال کرتا ہے کہ یہ (Dresden) ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ (الف)

اس کو (Dresden) کی حیثیت سے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ (الف) جانتا ہے کہ (ب) بہ خیال کرتا ہے وہ (Dresden China) کا عہد کر رہا ہے۔ لیکن اس کا یہ منشا نہیں ہے کہ عام الفاظ میں چینی کے برتن کے سوا کوئی اور عہد کرے۔

یہ معاہدہ کا عدم ہے۔ چینی کے برتن کی نوعیت کے متعلق (ب) نے اپنی رائے میں غلطی نہیں کی۔ جیسا صورت (ب) میں ہوا تھا بلکہ اس کی غلطی (الف) کے عہد کی نوعیت سے متعلق تھی اور (الف) نے یہ جان لیا کہ اس کے بہ کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے اس غلطی کو جاری رہنے دیا۔

آخر الذکر مثال اس قاعدے سے مطابقت رکھتی ہے جو (Smith) سام

(Hughes) میں طے کیا گیا ہے اس مقدمے میں (Hughes) پر اس لئے دعویٰ

کیا گیا تھا کہ اس نے کچھ جو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کو اس نے (Smith) سے خریدنے کا قرار کیا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ اس نے پرانے جو خریدنے کا

ارادہ اور اقرار کیا تھا اور یہ کہ جو عہد کیا گئے وہ نئے تھے عدالت (Queen's Bench)

نے یہ اقرار دیا کہ بیع سے اجتناب کر لے کے لے (Smith) کے متعلق یہ ثابت

کیا جا چکا ہے کہ اس کو علم تھا کہ (Hughes) نے یہ خیال کیا تھا کہ اس سے پرانے جو

کسے لئے عہد کیا جا رہا ہے اگر (Smith) کو یہ معلوم تھا کہ (Hughes) یہ خیال کر رہا تھا کہ

وہ پرانے جو ختم رہا ہے تو (Smith) کو ڈگری مل سکتی ہے اور اگر اس کو معلوم تھا کہ

(Hughes) یہ خیال کر رہا تھا کہ اس سے پرانے جو کے لئے عہد کیا جا رہا ہے تو

اس کو ڈگری نہیں مل سکتی۔

جس بلاک برن کہتے ہیں :-

نوعیت کے متعلق | اس مقدمے میں میں متفق ہوں کہ ایک خاص شے کی بیع کے وقت
مشتری کی غلطی سے | تا وقتیکہ یہ صریح عہد نہ ہو جو اس معاملے کا جزو بن سکے کہ یہ شے
علم بائع کو نہیں ہے | ایک خاص صفت رکھتی ہے تو مشتری کو وہ شے لے لینی چاہئے۔
جو اس نے خریدی ہے گو اس میں وہ صفت نہ ہو (یہ مثال الفا ہے)

نوعیت کے متعلق | اور میں اتفاق کرتا ہوں کہ اگر بائع اس امر سے آگاہ بھی تھا کہ مشتری
مشتری کی غلطی سے | یہ خیال کرتا ہے اس شے میں یہ صفت موجود ہے اور جب تک
علم بائع کو ہے | وہ ایسا خیال نہ کرتا معاہدے ہی کو وقوع میں نہیں لاتا تو پھر بھی
خریدار یا بند ہے تا وقتیکہ بائع اس کو کسی قسم کا دھوکا یا فریب

دینے کا مجرم نہ ہو اور یہ کہ مشتری کے ذہن سے اس ارقام کو رفع کرنے میں محض
اعتنا بکرنافریب یا دھوکا نہیں ہے۔ عدالت اخلاق میں اس مقدمے کی خواہ پھر ہی
نوعیت ہو بائع پر کوئی ایسا قانونی وجہ نہیں ہے کہ وہ مشتری کو اس امر سے
مطلع کرے کہ وہ ایسی غلطی میں مبتلا ہے جس کی ترغیب بائع کے فعل سے نہیں ہونی
(یہ مثال ب ہے) اور جس (Hannen, J.) کہتے ہیں تشکیل معاہدہ کے لئے
یہ لازمی ہے کہ فریقین ایک ہی شے کے لئے ایک ہی معنوں میں اقرار کریں۔
لیکن ایک صریح معاہدے کا کوئی ایک فریق خود اس کے قصور کی وجہ سے یہ عذر
کرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے کہ اس نے اس مفہوم میں معاہدہ نہیں کیا جس مفہوم
میں کہ فریق ثانی نے کیا ہے ایک ایسے مقدمے میں آج میں بدرجہ نمونہ بیع ہوئی تھی
اور بائع نے غلطی سے ایک غلط نمونہ پیش کیا تھا۔ یہ تجویز ہوئی کہ بائع کی غلطی کی وجہ
سے معاہدہ نسخ نہیں ہوا تھا (Scott) بنام (Littledale) (یہ مثال ج کے مطابق ہے)
مزید یہ کہ اگر موجودہ مقدمے میں مدعی یہ جانتا تھا کہ مدعی علیہ نے اس سے

لے یہ مقدمہ بائع کے نقطہ نظر سے اس اصول کو پیش کرتا ہے جس کی ہم مشتری کے نقطہ نظر سے توضیح کر رہے تھے بائع کا مثلاً ایک عہد کرنے کا
ہوتا ہے لیکن وہ حقیقت دوسرا عہد کرتا ہے یہ واقعہ کہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ جو عہد اس نے دیا تھا کیا غائب اس سے کسی قدر کم
کی جا رہا ہے بیع کے جو ذریعہ نہیں ڈال سکتا۔

جو کا معاملہ اس مفروضے پر کیا تھا کہ وہ مدعی پرانے جو فروخت کرنے کا معاہدہ کر رہا ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ مدعی علیہ معاہدے کو اس مفہوم میں نہیں سمجھ کر رہا ہے جس مفہوم میں کہ یہ سمجھتا ہے اور وہ اس امر پر اصرار کرنے کے حق سے محروم ہو گیا کہ مدعی علیہ بادی انٹری معاملے کا پابند ہو گا نہ کہ حقیقی معاملے کا (یہ مثال (د) کے مطابق ہے)

(Scriven) بنام (Hindley) سے مزید توضیح ہوتی ہے۔ مدعیان نے نیلام کنندہ کو (hemp & tow) کے چند گھنٹے نیلام کرنے کی ہدایت دی (catalogue) میں متعدد گھنٹوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ لیکن ان کی مقدار کا فرق نہیں بتلایا گیا تھا مدعی علیہ نے نیلام سے قبل (hemp) کے نمونے کا معاہدہ کیا اور وہ صرف (hemp) کے لئے بولی بولنا چاہتا تھا (tow) کا نیلام ہوا اور مدعی علیہ کی جانب سے بولی ہوئی جو قبول کر لی گئی۔ یہ بولی اگر صرف (hemp) کے لئے ہوتی تو معقول تھی لیکن (tow) کے لئے یہ زائد ہے جو ری نے تجویز کی کہ نیلام کنندہ کا مقصد (tow) کو نیلام کرنا تھا اور مدعی علیہ کا مقصد (hemp) کے لئے بولی بولنا تھا اور نیلام کنندہ یہ جانتا تھا کہ یہ بولی جب کہ اس نے اس کو قبول کیا ایک غلطی کے تحت بولی گئی تھی ان تجاویز کی بنیاد پر یہ قرار دیا گیا کہ فریقین اصدا اصلی میں مطابقت نہیں رکھتے تھے اور مدعی علیہ کے حق میں فیصلہ کیا گیا۔

(Smith) بنام (Hughes) میں مقدمہ از سر نو تحقیقات کے لئے اس بنا پر واپس کیا گیا کہ عدالت تحب کے جج نے کافی وضاحت کے ساتھ جو ری کو اس غلطی کے متعلق ہدایت نہیں دی تھی جس سے ایک فریق کا میانی کے ساتھ اس مقدمے کی جو ابد ہی کر سکے جس کو دوسرے فریق نے عدم تعمیل معاہدے کی نسبت دائر کیا ہوا جس کے الفاظ مبہم نہ ہوں اس قاعدے کا اطلاق نصف میں۔ لیکن نظائر نصف کے ایک سلسلے سے اس قاعدے کی تشریح ہوتی ہے کہ جب ایک شخص یہ جانتا ہو کہ دوسرا شخص اس کے عہد کو ان معنوں میں نہیں سمجھتا ان معنوں میں اس نے عہد کیا ہے تو یہ معاملہ قائم نہ رہ سکے گا۔

(Webster) بنام (Cecil) میں اس نوعیت کی غلطی کی بنا پر تعمیل مختص سے انکار کیا گیا تھا گو یہ کہا گیا تھا کہ عدم تعمیل کی بنا پر قانون عامہ کی عدالت میں ہر جہ

وصول کیا جاسکتا ہے۔

فریقین میں چند قطععات اراضی کو خریدنے کا عہد ہوا تھا جو (Cecil) کی ملک تھے۔ (Webster) نے اپنے کارندے کے ذریعے سے دو ہزار پونڈ کا ایجاب کیا تھا جو ستر دیکھ گیا بعد میں (Cecil) نے (Webster) کے نام ایک خط لکھا جس میں اس نے بارہ ہزار پونڈ میں بیع کرنے کا ایجاب کیا اس کا منشا اکیس ہزار پونڈ لکھنے کا تھا لیکن اس نے یا تو منہدسہ غلط لکھایا اس سے کتابت کی کوئی غلطی سرزد ہوگئی (Cecil) نے فوراً اس غلطی کی اصلاح کرنے کی کوشش کی لیکن (Webster) نے ممکن ہے کہ اس کو اتنا ہی سے یہ معلوم ہو کہ ایجاب غلط الفاظ میں کیا گیا ہے۔ یہ ادعا کیا کہ معاہدے کی تعمیل ہونی چاہئے۔ اور ہمیں مختص کی نالش دائرہ گردی اس کو نامنظور کیا گیا مدعی کو ایسی قانونی نالش کا اختیار دیا گیا۔ جس کے دائرہ کرنے کا اس کو مشورہ دیا جائے بعد میں اس مقدمے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایسا مقدمہ ہے جہاں اب شخص ایک ایسے ایجاب پر لپکتا ہے جس کے متعلق یہ بخوبی جانتا ہو کہ غلطی سے کیا گیا ہے۔“

عدالت چانسی میں عدالت چانسی کو دستاویزات یا تحریری وثائق کی تصحیح کا جو اختیار تھا اور اب جو عدالت عالیہ کے تمام اجلاس میں اصلاح

مخصوص تھا جہاں کے فریقین نے کوئی اقرار کیا ہو اور اقرار کے الفاظ سے ان کا مفہوم واضح نہ ہوتا ہو اور اس میں کسی فریق کا قصور نہ ہو۔

باہمی غلطی کی صورت میں اصلاح کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اگر غلطی ایک طرف ہو تو اس کا صحیح چارہ کار اگر کوئی ہے تو وہ انفاخ ہے تاہم ایک دو نظائر ایسے بھی شائع ہوئے ہیں جن میں اگرچہ غلطی کیطرح تھی لیکن عدالت نے مدعی علیہ کو یہ اختیار دیا کہ وہ یا تو معاہدے کو منسوخ کر دے یا اس کی اصلاح کر لے تاکہ غلطی کی تصحیح ہو جائے۔ ان مقدمات میں فریقین میں سے ایک کو یہ علم تھا کہ جب دوسرے فریق نے عہد کیا تھا۔ اس وقت اس نے عہد کی نوعیت یا وسعت کے متعلق غلطی کی تھی یا ایجاب ایسے الفاظ میں کیا گیا ہو کہ وہ شخص جس سے

ایجاب کیا جائے۔ گزشتہ مراسلت کے قرآن سے ایجاب کو قبول کرتے وقت یہ جانتا ہو کہ ان چیزوں سے زیادہ شامل ہیں جن کو ایجاب کنندہ نے شامل کیا تھا ان تفصیلات کے اصول پر اعتراض کیا گیا ہے اور تا وقتیکہ ان کو فریب کے مقدمات سے تعبیر نہ کیا جائے (اور یہ مشکوک نظر آتا ہے) یہ یوری طرح اطمینان بخش نہیں ہے اور نہ اختیار سماعت کے استعمال کی جدید مثالیں دستیاب ہو سکتی ہیں۔

الف اور ب نے ایک اقرار نامے پر دستخط کئے جس کے ذریعے سے الف نے ب کو چند احاطے (۲۳۰) پونڈ پر پٹے کے شرائط کے مطابق کرائے پر دینے کا اقرار کیا اس اقرار نامے کے ساتھ اس پٹے کا مسودہ بھی منسلک تھا جس کا ذکر کیا گیا ہے الف نے واجب الادا کرائے کی مقدار کی اس مسودے میں خانہ پری کرنے میں بے احتیاطی سے بجائے (۲۳۰) پونڈ کے (۱۳۰) پونڈ لکھ دیئے اور اس پٹے کا بیضہ کیا گیا اور اسی غلطی کے ساتھ اس کی کاپی کی گئی شہادت سے عدالت کو اطمینان ہو گیا کہ ب کو یہ علم تھا کہ الف یہ باور کرتا تھا کہ ب اس کی رائے سے زیادہ دینے کا عہد کر رہا ہے۔ جس کا اس نے فی الواقع عہد کیا تھا اس کو اختیار دیا گیا کہ وہ پٹے کو برقرار رکھے کہ اس کی اس طرح ترمیم کرے کہ فریقین کی حقیقی نیت واضح ہو جائے یا اس کو منسوخ کر کے ان احاطوں کے تصرف کے قبضے کے متعلق جن سے اس نے تمتع کیا تھا (۲۳۰) پونڈ سالانہ کے حساب سے ادا کرے۔

(Harris) بنام (Pepperell) اور (Paget) بنام (Marshall) ایسے مقدمات

ہیں جس میں مدعی علیہ نے ایک ایسے ایجاب کو قبول کیا جس کے متعلق وہ جانتا ہو گا کہ اس ایجاب سے وہ مشاغل ہر نہیں ہوتا جو ایجاب کنندہ ظاہر کرنا چاہتا تھا مدعی علیہ کو اس کی تسخیر یا اصلاح کا اختیار دیا گیا ان مقدمات میں عہد کو منسوخ کرانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن (Webster) بنام (Cecil) میں عہد کو نافذ کرانے کی کوشش کی گئی تھی ورنہ حالات دونوں کے یکساں تھے۔

جب غلطی ان حدود کے اندر جن کا ہم نے ذکر کیا ہے معاہدے کی

غلطی کا اثر

تفحیل پر اثر ڈالتی ہے تو کوئی حقیقی معاہدہ وجود میں نہیں آتا ہے یہ ابتداء ہی سے کالعدم ہوتا ہے لہذا جب کوئی شخص ایسا اقرار کرتا ہے جو بر بنا غلطی کا علم ہوتا ہے تو قانون عامہ اس کو دو چارہ کار عطا کرتا ہے اور اگر یہ تعمیل طلب ہے تو وہ اس کو مسترد کر سکتا ہے اور کامیابی کے ساتھ ایسے دعوے کی جوابدہی کر سکتا ہے جو اس بنا پر دائر کیا گیا ہو یا اگر اس نے اس معاہدے کے تحت رقم ادا کر دی ہے تو وہ اس عام اصول کی بنا پر رقم واپس لے سکتا ہے کہ جب غلطی کے اثر کے تحت دوسرے شخص کو رقم ادا کی جائے۔ یعنی اس مفروضے پر کہ وہ خاص واقعہ صحیح ہے جس سے دوسرے شخص کو رقم حاصل کرنے کا اتفاق ہو جاتا ہے اور وہ واقعہ غلط ہے تو اس رقم کی واپسی کے لئے نااش ہو سکتی ہے، اگر اس شخص نے جس نے رقم ادا کی ہے ان ذرائع سے فائدہ نہیں اٹھایا ہو اس کو معلومات حاصل کرنے کے لئے کھلے ہوئے تھے تو تب بھی یہی ہوگا

وہ شخص جو غلطی کا شکار ہو گیا ہے نصف میں معاہدے کی تعمیل شخص سے انکار کر سکتا ہے اور بعض وقت وہ کامیابی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے گو وہ قانون میں اس ہرجے کی نااش کی جوابدہی کرنے کے قابل نہ ہو جو نقص معاہدہ کی بنا پر پیدا ہوتی ہے بہ الفاظ دیگر غلطی کے متعلق نصف کا اختیار سماعت قانون عامہ سے زیادہ وسیع ہے لیکن وہ اس امر میں قانون عامہ سے زیادہ سخت ہے کہ وہ کسی ایک فریق کو بھی غلط فائدہ اٹھانے سے باز رکھتی ہے جب کہ یہ فریق یہ جانتا ہو کہ دوسرا فریق غلطی کر رہا ہے۔ فریق متضرر بھی اس معاہدے کو منسوخ کرانے اور اس سے متعلق تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لئے عدالت عالیہ کے شعبہ چانسرری میں بہ حیثیت مدعی کے درخواست دے سکتا ہے۔

۲۔ سہو اغلط بیانی

امتیازات | غلط بیانی کی اس صورت سے بحث کرتے وقت جو معاہدے کو

نا جائز کر دیتی ہے ہم کو وہ امتیازات پیش نظر رکھنے چاہئیں ہیں واقعے کی سہو غلط بیانی کے واقعہ کی بالعمد غلط بیانی یا فریب سے احتیاط کے ساتھ علیحدہ کرنا چاہئے اور ہمیں مساوی احتیاط کے ساتھ ان بیانات کو جو ابتدائی ہوتے ہیں اور غالباً جن سے تشکیل معاہدہ کی ترغیب ہوتی ہے ان شرائط سے علیحدہ کرنا چاہئے جو خلی شدہ معاہدے میں مندرج ہوتے ہیں۔

ان امتیازات کو پیش نظر رکھ کر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ ہم کامیابی کے ساتھ ان دشواریوں کا مقابلہ کریں گے جن سے ہم کو معاہدے میں سہو غلط بیانی کے اثر کو متعین کرتے وقت دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(۱) اولاً ہم کو سہو غلط بیانی اور فریب میں امتیاز کرنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ وجہ تحریک کا نیک ہو یا واقعے کی لاعلمی

ایسے بیان کو فریب کی صنف سے علیحدہ کر دیتی ہے جو درحقیقت غلط ہوتا ہے۔

(۲) ثانیاً ہم کو یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ کوئی شخص معاملے کی ابتدائی نوبت پر واقعے کے متعلق ایسے بیانات دیتا ہے جو بعد میں خود معاہدے میں درج کر دئے جاتے ہیں اس کی ہوت ایسی تحریر یا عہد کی ہوتی ہے کہ چند اشیاء میں بالکل اسی طرح جیسا کہ وہ عہد کرے کہ چند اشیاء ہوں گی ہر صورت میں یہ تحریر یا عہد معاہدے کی ایک شرط ہے اس کے برخلاف وہ معاملے کی ابتدائی نوبت پر واقعے کے متعلق ایسے بیانات دے سکتا ہے جن کے متعلق کسی فریق کا یہ منشا نہ ہو کہ یہ معاہدے کے شرائط قرار دئے جائیں۔ لیکن پھر بھی وہ کسی ایک فریق کو اس قدر متاثر کرتے ہیں کہ وہ ان کو شرائط قرار دینے پر مائل ہو جاتا ہے۔

لہذا ایسے بیانات سے معاہدے میں ایسے شرائط داخل ہو جاتے ہیں جن کا اثر تعمیل پر پڑتا ہے یا ان سے معاہدے کی ترغیب ہوتی ہے اور اس طرح وہ کسی ایک فریق کی نیت اور معاہدے کی تشکیل کو متاثر کرتے ہیں۔ ہمیں اسی آخری چیز سے سروکار ہے لیکن ہمارے موضوع کے اس حصے میں جو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں وہ غیر معمولی طور پر مبہم و غلط ہیں۔ بیان، شرط، عہد، آزاد، قسرا

عہد معنوی عہد جس کی نوعیت شرط کی ہسی ہو و نیزہ ایسے فقرے میں جو مختلف فروق میں ہم کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کا سمجھنا ہمیشہ آسان نہیں۔

(۳) ثالثاً ہم کو Judicature Act سے قبل اور بعد کا قانون اور ما بعد کے فیصلہ جات کے اثر پر غور کرنا چاہئے جس سے ان غلط بیانیوں کے متعلق جو پہلے مسالہ سے قبل کی جائیں قانون عامہ کے قواعد میں ترمیم اور چانسری کے قواعد میں توسیع کی گئی ہے۔ ہمیں یہ علوم ہو جائے گا کہ ان ابتدائی قواعد کے اجتماع اور توسیع کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب مادی غلط بیانی ایک الباد ائمہ ہے جس سے تمام معاہدات ناجائز ہو جاتے ہیں اور واقعہ کا عدم انکشاف ایک خاص قسم کے معاہدات کو متاثر کرتا ہے جو اعتمادی معاہدات (Uberrimæ fidei) کے تعبیر کئے جاتے ہیں جن میں اتہاد و جے کی نیک نیتی اور صحت بیان درکار ہے۔

ان دشواریوں پر غلطی ترتیب بحث کی جائے گی۔

(۱) سہو غلط بیانی کا فریب سے امتیاز۔

فریب بطور فعل ناجائز | فریب اور سہو غلط بیانی میں فرق یہ ہے کہ ایک سے برکت اور ایک فعل ناجائز تصور کرنا چاہئے۔ سہو غلط بیانی ہو سکتی ہے اور دوسرے سے نہیں ہو سکتی۔

فریب بذات خود ناجائز ہے اسے معاہدے کو ناجائز کرنے والے عنصر کے علاوہ ایک فعل ناجائز تصور کرنا چاہئے۔ سہو غلط بیانی معاہدہ کو ناجائز کر سکتی ہے لیکن اس سے برکت فعل ناجائز یا برکت فریب ناش نہیں ہو سکتی۔

جسٹس کاٹن کہتے ہیں کہ یہ ذہن نشیں رکھنا چاہئے کہ ایسی ناش میں جو ایسے معاہدے کی تیئج کے لئے پیش کی گئی ہو جو غلط بیانی سے وقوع میں آیا ہے مدعی کامیاب رہ سکتا ہے۔ گو غلط بیانی سہو ہو لیکن ایسی ناش میں جو برکت فریب ہر بناء دعویٰ سہو پر مبنی نہ ہونا چاہئے یعنی یہ بیان اس کے ساتھ دیا جانا چاہئے کہ یہ غلط ہے یا اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بے احتیاطی کی گئی ہے۔

فریب جن میں جہ تحریر کی گئی ہو | ممکن ہے کہ ایک غلط بیان جان بوجھ کر دیا جائے لیکن وجہ تحریر ایک بری نہ ہو اس کے برخلاف یہ بیان اس فطعی علم کے ساتھ کیا جاسکتا ہے کہ یہ غلط ہے لیکن اس بد نیتی کے ساتھ کہ وہ فریق جس سے یہ

بیان کیا جاتا ہے اس کو باور کرے۔

ان میں سے پہلے ایک مقدمے پر بحث کی جائے گی۔

اگر کوئی فریق ایسے بیانات کرتا ہے جن کو وہ غلط باور کرتا ہے اور ان سے حضرت پنچنی ہے گو وہ محرک ہے جس کے تحت یہ بیانات کئے جاتے ہیں۔ برا نہ ہو یہ قانوناً فریب ہے۔“

(Polhill) - بام (Walter) میں ڈالنے ایک ہنڈی کو رکھا راجو دوسرے شخص کے نام تحریر کی گئی تھی اس نے یہ بیان کیا کہ اس کو اس دوسرے شخص کی جانب سے ہنڈی سکاڑنے کا اختیار دیا گیا تھا اور وہ نیک نیتی سے یہ باور کرتا تھا کہ ہنڈی کا رکھنا منطوق کر لیا جائے گا اور وہ شخص زر ہنڈی ادا کر دے گا۔ جس کی جانب سے یہ عمل کر رہا تھا۔ ميعاد پوری ہونے کے بعد ہنڈی کو سکاڑنے سے انکار کیا گیا اور ایک سفل ایہ جس نے ڈالنے کے بیان کی بنا پر زر ہنڈی ادا کیا تھا اس کے خلاف فریب کی نالش دائر کی وہ ذمہ دار قرار دیا گیا اور لارڈ ٹرنٹلن فیصلہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

”اگر مدعی عیب قبول کو تحریر کرتے وقت یہ بیان کرے کہ اس کو ہنڈی کے موسوم ایہ کی جانب سے قبول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ورنہ یہ باتا ہو کہ اس کو اسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ (اور بر بنا شدادت اس امر میں کوئی شبہ نہ ہو کہ وہ یہ جانتا تھا) اس کے علم کے متعلق یہ بیان غلط تھا اور ہمارے خیال میں اس کے خلاف مدعی اس پر جے کے لئے نالش کر سکتا ہے جو اس نے برداشت کیا ہے۔“

یہ ظاہر ہو گا کہ اس مقدمے میں اس بیان کا غلط ہونا معلوم تھا لہذا اس کو ان مقدمات سے متاثر کیا جا سکتا ہے جن میں بالآخر یہ قرار دیا گیا تھا کہ بیان حقیقت غلط تھا لیکن بیان کرنے والا فریق نیک نیتی سے صحیح باور کرتا تھا اور اس سے فریب کی نالش نہیں پیدا ہو سکتی۔

اس کے برخلاف فریب کو وجود میں لانے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس امر کا واضح علم ہو کہ جو بیان دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ بیانات جو اس غرض سے کئے جاتے ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے اگر یہ بے احتیاجی سے کئے جائیں اور ان پر

یقین کرنے کی کوئی معقول وجہ نہ ہو تو اس سے ایسی بددیانتی کی شہادت ملتی ہے جو ایسے بیانات کرنے والے کو اس چارہ کار کے تحت لاتی ہے جو فریب کے لئے مخصوص ہیں۔

جب نظامِ معین ایک نظامِ عمل (Prospectus) شایع کریں جس میں کسی ایسے کاروبار کے فوائد درج کئے جائیں جن کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کی انھوں نے زحمت گوارا نہ کی ہو اور نظامِ عمل (Prospectus) کے پڑھنے والے کو اس کاروبار کے متعلق ذمہ داریاں قبول کرانے کی ترغیب ہو تو یہ فریب کے مرتکب ہوتے ہیں بشرطیکہ جو بیانات اس (Prospectus) میں درج ہوں غلط ہوں کیونکہ وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کو یقین ہے لیکن فی الحقیقت اس کے غلط ہونے کا ان کو علم ہے۔

آج کل تعدیلات پر ابھی ہم نے غور کیا ہے ان میں واقعے کے متعلق ایک بیان ہے جس کے غلط ہونے کا یا تو علم شامل ہے یا دھوکا دینے کی نیت یا آمادگی۔ یہاں سہوِ غلط بیانی فریب سے مختلف ہے کیونکہ سہوِ غلط بیانی واقعات کے متعلق غلط بیانی ہے جن کے جھوٹے ہونے کا علم نہیں ہے یا یہ واقعات کا عدم انکشاف ہے جس کا مشادھوکا دینا نہیں ہے لیکن فریب ایک ایسا بیان ہے جس کے غلط ہونے کا علم ہوتا ہے یا اس کے صحیح یا غلط ہونے سے لاعلم رہ کر یہ بیان کیا جاتا ہے اور ایسے اعتماد کے ساتھ جس سے یہ ظاہر ہو کہ بیان کرنے والے کو اس کا یقین ہے حالانکہ واقعہ اس کے برعکس ہوتا ہے فریق متضرر کو ایسی صورت میں فریب کی ناش کرنے کا استحقاق ہوتا ہے۔

بیانات اور شرائط | (۲) معاہدے کی ترغیب دینے والے بیانات میں بعد تکمیل شدہ معاہدے کے شرائط میں فرق۔ سہوِ غلط بیانی اور فریب کا امتیاز جس طرح اہم ہے اسی طرح تکمیل شدہ معاہدے کے شرائط اور ایسے بیانات کا باہمی امتیاز بھی اہم ہے جن سے معاہدہ کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔

عدالت بائِ الصمت کی اس رائے سے ایک دفعہ دوسری دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں کہ

استدلال میں جو بیشتر مونسگافیاں کی گئی ہیں وہ ضائع گئیں کیونکہ جب کوئی شخص نیک نیتی سے ایک عہد کرتا ہے لیکن بالآخر وہ اس کی تعمیل سے قاصر رہتا ہے تو یہ کہا گیا ہے کہ اس کا عہد ایک غلط بیانی ہے یا امر واقعہ کی غلطی کے تحت عہد کیا گیا ہے اور اس طرح تعمیل معاہدہ اور نقص معاہدات کے سوالات تشکیل معاہدہ کے سوالات مخلوط ہو گئے ہیں۔

ہمیں اولاً یہ بات ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ کوئی بیان جو بعد میں معاہدہ کا جزو بنا دیا جاتا ہے تو اس کی حیثیت بیان کی باقی نہیں رہتی بلکہ وہ کچھ اور ہوتا ہے یعنی یہ اقرار کہ کوئی چیز سے یا ہوگی اور شاید کسی غلط بیان سے جو معاہدے کا جزو بنائے جانے سے اقرار نہیں بن جاتا (فریب کی عدم موجودگی میں) ہر جے کی ناش پیدا نہیں ہوتی۔

بیانات قانون لہذا قانون غیر موضوعی ہے ایسا بیان جو بعد میں معاہدے کا جزو نہیں بنایا جاتا (بجز چند استثنائی صورتوں کے) اور ہمیشہ غیر موضوعی میں (فریب سے علیحدہ) اگر صحیح نہ ہو تو اہمیت نہیں رکھتا اگر یہ

معاہدے کا جزو بن جائے تو ان دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہوگی۔ (۱) فریقین اس کو ایسی اہم شرط تصور کر سکتے ہیں جن پر معاہدے کی بنیاد ہو (جب اس کو بالعموم شرط کہے سو سمجھتے ہیں) اس صورت میں اس کی عدم صداقت فریق مضر کو مستحق کر دیتی ہے کہ کل معاہدے کو منسوخ کر دے یا (۲) ایسی شرط ہو سکتی ہے جس کی نوعیت بالکل جداگانہ تائیدی عہد کی ہوتی ہے اس کو بالعموم (Warranty) کہتے ہیں) جو درحقیقت معاہدے کا جزو تو ہوتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ایسے بیانات بھی ہو سکتے ہیں جو معاہدے کے شرائط نہیں ہیں لیکن پھر بھی فریق ذمہ دار کو ان کی تعمیل کرنی چاہئے ایسے بیانات کی تحویل جن تصدیق میں کہ یہ وقوع دیر ہو تے ہیں شرائط معاہدہ میں ہو سکتی ہے اس باب کے اختتام پر ایسے بیان کا حوالہ دیا گیا ہے جس سے اصرار تقریر مخالف میں ہوتا ہے اور اس طرح حق کے ایصال کا امداد ہو سکتا ہے لیکن یہ امر اس سلسلے سے بالکل مختلف ہے جو (Coverdale) بنام (Eastwood) میں پیش کیا گیا ہے۔

لیکن یہ معاہدے کی بنیاد نہیں ہوتا اس صورت میں اس کی عدم صداقت سے ہر جے کی ایسی ناش پیدا ہوتی ہے جو معاہدے پر مبنی ہوتی ہے اور فریق متضرر کو یہ تحقیق نہیں ہوتا کہ کل معاہدے کو منسوخ کر دے۔

امر متعلقہ تعبیر جزو معاہدہ آیا کوئی کو شرط تصور کی جانی چاہئے یا (Warranty) ایک ایسا امر ہے جو تعبیر سے متعلق ہے جس کا تعین عدالت کو کرنا چاہئے

لیکن دو امور کو ذہن نشین رکھنا چاہئے۔ اولاً شرط (Warranty) کے الفاظ کو ہمیشہ اسی قدر متاثر نہیں رکھا جاتا جس قدر کہ صحیح تعریف کا اقتضا ہے اور بالخصوص قانون بیمہ میں (insurance law) عام طور پر وہی معنی لئے جاتے ہیں جو معنی کہ شرط کے اوپر لئے گئے ہیں۔ ثانیاً اگر فریق متضرر نقض معاہدہ کی بنا پر تنسیخ معاہدہ کے حق سے دست بردار ہو جائے تو تب بھی وہ اس ہر جے کی ناش کر سکتا ہے جو اس نے برداشت کیا ہے (Behn) بنام (Burness) (wallis) بنام (Pratt) اور (Heilbut) بنام (Buckleton) میں جو فیصلے صادر ہوئے ہیں ان سے (warranties) اور بیانات کے موضوع پر قانون عامہ کے قواعد کی تشریح ہو سکتی ہے۔

پہلے مقدمے میں گرا یہ نامہ جہاز (Charter) مورخہ ۹ اکتوبر ۱۸۵۷ء کی بنا پر ناش دائر ہوئی تھی جس میں یہ اقرار ہوا تھا کہ (Behn) کا جہاز ”جواب اسٹریٹم کے بندرگاہ پر ہے“ وہ نیو پورٹ جائے گا اور وہاں کوئلہ جہاز میں بھر کر ہانگ کانگ لے جائے گا۔ معاہدے کی تاریخ پر یہ جہاز اسٹریٹم کے بندرگاہ پر موجود نہیں تھا اور وہاں ۲۳ مارچ تک نہیں پہنچا جب یہ جہاز نیو پورٹ پہنچا (Burness) نے کوئلہ جہاز میں بھرنے سے انکار کر کے معاہدے کو منسوخ کر دیا اس بنا پر ناش کی گئی اور عدالت کے لئے یہ سوال تصفیہ طلب تھا کہ آیا اب اسٹریٹم کے بندرگاہ میں ہے کہ الفاظ کسی شرط کے مساوی تھے جن کی خلاف ورزی (breach) کو تنسیخ معاہدہ کا مستحق کر دیتی ہے۔ یا ان الفاظ سے اس کو یہ حق حاصل ہوتا تھا کہ تعمیل معاہدہ کے بعد وہ اس ہر جے کی ناش کرے جو اس نے برداشت کیا ہے Exchequer Chamber نے یہ تجویز کی کہ یہ ایک شرط ہے

اوجہ جس ولبیس نے فیصلہ صادر کرتے وقت معاہدے کے مختلف اجزایا شدہ رابطہ کو مندرجہ ذیل طریقے سے متاثر کیا ہے۔

صحیح معنوں میں جو ایک بیان جو اس معاہدے سے متعلق کسی واقعہ باجالات کا ادعا ہے جو ایک فریق دوسرے فریق سے معاہدے سے پہلے یا بوقت معاہدہ کرتا ہے گو بعض اوقات یہ بیان تحریری دستاویز میں مندرج ہوتا ہے لیکن یہ معاہدے کا جزو لا ینفک نہیں ہے۔ اس بیان کے غلط ہونے پر بھی معاہدے کی متبغ نہیں ہوتی۔ نہ اسی عدم صداقت بنا گئے ناش ہو سکتی ہے (بجز صداقت نامہ بیہ بھری کے جن کی خاص اور مبہم حثیت ہے اور جو مستثنیٰ قرار دے جاسکتے ہیں) اور نہ اس میں کوئی قوت ہی ہوتی ہے تا وقتیکہ یہ بیان فریب یرہنی نہ ہو یا یہ وجہ ہو کہ یہ بیان اس علم کے ساتھ کیا گیا تھا کہ غلط ہے یا بددیانتی سے کیا گیا تھا اور اس کے صدق اور کذب کا علم حاصل کرنے میں بے احتیاطی ہوئی۔ گو یہ بیانات بالعموم تحریری دستاویز معاہدہ میں مندرج نہیں ہوئے تاہم بعض اوقات یہ شامل کر لئے جاتے ہیں۔

لیکن یہ واضح ہے کہ ان بیانات کا اندراج ان کی نوعیت کو بدل نہیں دیتا۔ بہر حال یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک تحریری دستاویز کا بیان محض بیان ہے یا یہ معاہدے کا اصلی جزو ہے۔ یہ امر تعمیر سے متعلق جس کا تصفیہ کرنا عدالت کا فرض ہے۔ نہ کہ جو ری کا۔ اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر ایک فریق کی جانب سے اس قسم کا بیان ہو جاتا ہے۔ اس کا منشاء یہ ہو کہ وہ اس کے معاہدے کا اصلی جزو ہے۔ نہ کہ محض بیان نو بنا شدہ یہ سوال جس پر اکثر بحث ہوئی ہے پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا معاہدے کا یہ جزو ایک شرط مقدم ہے یا محض ایک جداگانہ اقرار ہے جس کی صداقت و رسی متبغ معاہدہ کو جائز قرار دے سکتی بلکہ یہ صرف ہرے کے لئے بنائے دعویٰ ہو سکتی ہے۔

عبارت مندرجہ بالا کے آخری الفاظ میں جس امتیاز کا حوالہ دیا گیا ہے اس کی توضیح Fletcher Moulton, L.J. کے ایک فیصلے سے ہوتی ہے جو

Pratt نام wallis میں صادر ہوا ہے۔

چند (وجوہات) ایسے ہیں جن کا اصل معاہدے سے براہ راست

بیانات
سہو
محکمات مار پیڑی
کے جس کی مثال اور ہم
جیت ہے اور ہر کسی
قرار دے جاسکتے ہیں۔

مدتی سے
بیانات ترقی

سرمائل

حکومت آوار

تعلق ہوتا ہے یا یہ الفاظ دیگر وہ معاہدے کی ماہیت کا اس قدر اہم جزو ہوتے ہیں کہ ان کی عدم تعمیل سے فریق ثانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ معاہدے کی تعمیل ہی بھل ناکافی ہوئی ہے اس کے برخلاف دوسرے وجوہات ایسے بھی ہیں جن کی تعمیل اگرچہ ضروری ہے لیکن یہ اس قدر اہم نہیں کہ ان کی عدم تعمیل سے اصل معاہدے پر اثر پڑے بہ دونوں اصناف کے تحت مساوی طور پر وجوہات ہیں ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی دوسرے فریق کو ہرجے کا مستحق کر دیتی ہے لیکن اول الذکر صورت میں ان کی عدم تعمیل کی بنا پر اس کو اختیار ہے کہ معاہدے کو بائیل منسوخ تصور کرے۔ (اگر وہ صحیح چارہ کا اختیار کرے) وہ ان وجوہات کی تعمیل سے انکار کر سکتا ہے جو اس کے ذمے ہیں۔ اور وہ فریق ثانی یہ عدم تعمیل معاہدے کی ناش کر سکتا ہے۔ معاہدے کے تحت ان دو اصناف وجوہات کے امتیاز کو تسلیم کرنے میں مصلحت جات میں یکسانیت پائی جاتی ہے لیکن ان کے متعلق جو اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اس میں اس طرح کی یکسانیت نہیں پائی جاتی بہر حال میں اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ بعد میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ وجوہات کی اول الذکر صنف کو ”شرط“ کی اصطلاح سے اور وجوہات کی آخر الذکر صنف کو (Warranty) کی اصطلاح سے تعبیر کیا جائے شرط اور (warranty) کسی معاہدے کے تحت دونوں وجوہات ہیں جن کی خلاف ورزی دوسرے فریق کو ہرجے کا مستحق کر دیتی ہے لیکن شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کو ابک اور اعلیٰ درجے کا چارہ کار حاصل ہے یعنی اس معاہدے کو منسوخ تصور کرے۔“

(Heilbut) بنام Buckleton میں فرمانہ غلط بیانی اور (Warranty)

کی خلاف ورزی کی ناش کی گئی تھی۔ جو ری نے فریب کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن یہ تجویز کی کہ مدعی علیہ کے منجر نے معاہدے کی تکمیل سے پہلے ایک سوال کے جواب میں جو بیان دیا ہے وہ (warranty) ہے دارالامر نے یہ قرار دیا کہ یہاں کوئی ایسی شہادت موجود نہ تھی جس کی بنا پر جو ری اس طرح تجویز کر سکتی اور لارڈ مولین (جو اس وقت لارڈ ہو چکے ہیں) کہتے ہیں۔

مدعی کے سوال پر جو جواب دیا گیا وہ بلا بحث و تکرار ابک مرافعہ کا اظہار تھا

کیونکہ وہ ایک ایسے سوال کے جواب کے سوا اور کچھ نہ تھا جو اطلاع حاصل کرنے کے لئے کیا گیا تھا اس میں شک نہیں کہ یہ امر واقعہ کے متعلق ایک بیان تھا اور بلاشبہ یہ ایسا واقعی بیان تھا جس پر مدعی کا اصل مقدمہ مبنی تھا لہذا ضمنی معاہدے کی بنائے ناسخ محض اس واقعے پر مبنی ہے کہ یہ بیان کھینچی کی نوعیت کے متعلق کیا گیا تھا اگر اس کو ایسی شہادت تصور کی جائے جو مبنیہ ضمنی معاہدے کے وجوب کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہو تو اس صورت میں بھی ایسے بیانات کی نسبت یہی نتیجہ لازم آئے گا جو معاہدہ کرنے والا فریق تکمیل معاہدہ سے پہلے شے معہودہ کے متعلق دے اس سے اس سلسلہ قاعدے کی بالکل نفی ہو جائے گی کہ جو بیان سہواً دیا جاتا ہے اس سے ہر جے کا حق پیدا نہیں ہوتا یہ کہنا اس بات کے مساوی ہو گا کہ کوئی بیان جو شے معہودہ کے متعلق معاہدے سے پہلے کیا جائے وہ ضمنی معاہدے کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے یہ کہ بیان صحیح ہے اور اسی لئے اگر ایسی صورت نہ ہو تو ہر جے کا حق عطا ہوتا ہے“ چیف جسٹس ہولٹ کی اس رائے کا حوالہ دیا گیا ہے جس کی توثیق بھی کی گئی کہ بوقت بیع جو بیان اثباتی کیا جاتا ہے وہ ایک (Warranty) ہے بشرطیکہ شہادت سے یہی منشاء ظاہر ہو“ عدالت مراٹھ کی ایک رائے جو ایک بعد کے مقدمے میں ظاہر کی گئی تھی شہادت کے ساتھ مندر کی گئی اور وہ اگرچہ تھی کہ اس امر کے تعین کے لئے کہ آیا یہی منشاء تھا اسلی میاریہ ہے کہ آیا بالبع یہ قیاس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسے واقعے کا اظہار کر رہا ہے جس سے مشتری لاعلم ہے۔ لارڈ ہالڈس کتے ہیں کہ ایسے الفاظ جن سے بظاہر محض امر واقعہ کے اظہار کا مکتبہ چلتا ہو وہ اسے معاہدے کو متضمن ہوتے ہیں جو (warranty) پر مبنی ہوتا ہے بشرطیکہ فحوائد بارت سے یہی مترشح ہوتا ہو۔

ان تین فیصلہ جات سے جن کا حوالہ دیا گیا ہے معاہدے کے مختلف اجزاء کا واضح تصور کرنے میں مدد ملتی ہے۔

بیانات (الف) بیانات جو تکمیل معاہدہ کے وقت کئے جائیں
 لیکن خریدنے کا منشاء ان کو معاہدے کا جزو بنانا ہو تو

معاہدے کے جواز پر ان کا اثر نہیں پڑتا تا وقتیکہ یہ فریب پر مبنی نہ ہوں جب یہ صورت ہو تو غلطی تشکیل معاہدے میں نقص پیدا کرتی ہے اور اس کو ممکن الانفساخ بنا دیتی ہے۔

شرط (ج) شرط ایسے اجزا ہیں جو معاہدے کی ماہیت میں داخل ہوتے ہیں جب عدالت معاہدے کے کسی لفظ کی تعبیر بطور ایک شرط کے کرتی ہے تو خواہ یہ امر واقعہ کا اظہار ہو یا عہد اس کی عدم صداقت یا خلاف ورزی سے فریق ثانی معاہدے کی ذمہ داریوں سے بری ہونے کا مستحق ہوتا ہے۔

(ج) (Warranties) ایک جداگانہ ضمنی عہود ہیں جن کی خلاف ورزی سے معاہدہ منسوخ نہیں ہوتا لیکن شخص متضرر کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ فریق ثانی کے تعمیل عہد نہ کرنے سے جو ہرجہ اس کو برداشت کرنا پڑا ہے اس کی ناش کرے۔
(د) ہو سکتا ہے کہ ایک شرط کی خلاف ورزی ہو اور شخص متضرر اپنے حق براءت کو استعمال نہ کرے بلکہ معاہدے کے تحت فائدہ اٹھاتا رہے یا اس طرح عمل کرے کہ گویا معاہدہ نافذ ہے ایسی صورت میں یہ شرط (Warranty) کی حد تک پہنچ جاتی ہے اور اس کی خلاف ورزی سے چونکہ حق براءت کو ترک کیا گیا ہے سرف س ہرجے کی ناش کی حق پیدا ہوتا ہے جو برداشت کیا گیا ہے۔

(۳) سہو اغلط بیانی کا اثر اور اس کا چارہ کار

اس امر کو متحقق کرنے کے لئے کہ سہو اغلط بیانی یا عدم انکشاف کا تشکیل معاہدہ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم پہلے یہ دیکھیں گے کہ (Innocent misrepresentation)

لے شرط اور (warranty) پر عمل عث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۷

کے الفاظ سے پہلے قانون عامہ اور نصفت کا غلط بیانی کے متعلق کیا نقطہ نظر تھا اور بعد میں اس پر غور کریں گے کہ (Judicature Act) کے احکام سے جن کی تعبیر عدالتی فیصلوں میں کی گئی ہے ایک ایسا عام قاعدہ وضع کرنے میں کسی حد تک مدد مل سکتی ہے جو پہلے صرف ایک خاص قسم کے معاہدات پر قابل اطلاق تھا۔

معاہدہ کے متعلق
قانون کا کیا نقطہ نظر

مقدمہ (Behn) بنام (Burness) کے نقطے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قانون عامہ کی عدالتوں کی نظر میں کوئی بیان موثر نہیں تھا تب تک کہ وہ یا (۱) مینی پرفریب نہ ہو (۲) معاہدے کی شرح نہ بن گیا ہو (Bannerman) بنام (white) کے مقدمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتی فیصلے کا قوی میلان اس طرف تھا کہ اگر ممکن ہو تو بشرط معاہدہ میں ہر ایسے بیان کو شامل کر لیا جائے جو اس قدر اہم ہو کہ ضمانندی برقرار دلاتا ہو۔

بیان زمین نے وھائٹ کے ہاٹھ (hops) فروخت کرنے کا ایجاب کیا وھائٹ نے دریافت کیا کہ اس سال کی پیداوار میں گندک تو استعمال نہیں کی گئی بیابرن نے کہا کہ ”نہیں“ وھائٹ نے کہا کہ اگر گندک استعمال کی گئی ہے تو وہ قیمت بھی دریافت نہ کرے گا تب انھوں نے قیمت کے متعلق گفتگو کی اور بالآخر وھائٹ نے بذریعہ نمونہ اس سال کی پیداوار خرید لی۔ (hops) اس کے گودام پر بھیجے گئے ان کو ٹولایا گیا اور ان کی خریداری کی واجب الادا رقم کا تخمینہ لگایا گیا اس سے بعد میں معاہدے کو اس بنا پر منسوخ کر دیا کہ (hops) کی کاشت میں گندک استعمال کی گئی ہے بیابرن نے ان کی قیمت کی ناش کی یہ ثابت کیا گیا کہ اس نے پانچ ایکڑ زمین پر گندک استعمال کی تھی اور کل کاشت تین سو ایکڑ رانمی ٹریل تھی اس نے ایک نئی زمین کی آزمائش کے لئے گندک استعمال کی تھی لیکن بعد میں پوری کاشت کو اس میں شامل کر دیا اور یا وہ اس چیز کو مول گیا تھا یا اس کو غراہم سمجھا۔ جو اس نے تجویز کی کہ گندک کے استعمال کے متعلق جو بیان کیا گیا تھا وہ غلط نہیں تھا اور انھوں نے مزید تجویز یہ کی کہ یہ بیان اثباتی کہ گندک استعمال نہیں کی گئی تھی۔

فریقین کا مشاہدہ تھا کہ اس کو معاہدہ بیع کا جزو بنایا جائے اور مدعی کی جانب سے اس کو (warranty) تصور کیا جائے عدالت کو اس تجویز نے اثر پر غور کرنا پڑا

اور اس نے یہ قرار دیا کہ بیان میں بیان معاہدے کا جزو ہو گیا تھا اسی سے شرط بھی کہ اس کی خلاف ورزی و سٹ کو (hops) خریدنے کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیتی ہے۔

چیف جسٹس (Erle) کہتے ہیں :-

”ہم (warranty) کی اصطلاح کو ترک کرتے ہیں کیونکہ یہ دو معنوں میں استعمال ہوتی ہے اور شرط کی اصطلاح کو بھی کیونکہ سوال یہ ہے کہ آیا یہ اصطلاح قابل ہے یا نہیں۔ پس نتیجہ ہے کہ مدعی علیہم یہ چاہتے تھے کہ گندک استعمال نہ کی گئی ہو۔ اور مدعی نے یہ ذمہ داری کی کہ گندک استعمال نہیں ہوئی یہ ذمہ داری ابتدائی شرط تھی اور اگر یہ شرط نہ ہوتی تو مدعی علیہم اس معاہدے کی تکمیل نہ کرتے جس کا نتیجہ بیع کی صورت میں برآمد ہوا۔ ان معنوں میں یہی وہ شرط تھی جس کی بنا پر مدعی علیہم نے معاہدہ کیا تھا اگر گندک استعمال کی گئی ہو تو معاہدہ کو جائز رکھنا اس منشا کے خلاف ہو گا جو اس شرط سے ظاہر ہوتا ہے۔

تمام معاہدات کی تشکیل و تعبیر فریقین کے اسی منشا کے تابع ہوتی ہے۔ اگر فریقین کا یہی منشا ہو تو بیع ایک (warranty) کے اضافے کے ساتھ قطعی ہو جائے گی یا بیع مشروط رہے گی اور (warranty) کی خلاف ورزی سے کالعدم ہو جائے گی۔ ہمارے خیال میں ان واقعات کے اظہار سے یہ منشا ظاہر ہوتا ہے کہ اگر گندک استعمال کی گئی ہو تو معاہدہ کالعدم رہے گا اور ہم اس بنا پر اتفاق کرتے ہیں کہ اس قاعدے کو منسوخ کیا جائے یہ ملحوظ رہے کہ اس مقدمے میں فریقین نے معاملے کے آغاز سے پہلے یہ بیان کیا تھا لیکن۔

(Behn) بنام (Burness) میں جو بیان دیا گیا تھا وہ کراسیا مٹہ جہاز (Charter party) کی ایک شرط تھی۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ فریقین کے مابین اصلی قانونی معاملہ جو توقع میں آیا تھا وہ (hops) کی کچھ مقدار کو بذریعہ نمونہ فروخت کرنے کا اقرار تھا یہ معاہدہ بیع کی صورت اختیار کر چکا تھا جس کی وجہ سے (hops) کو تولنے اور اس کی قیمت کا اندازہ کرنے کے بعد یہ مال منتقل ہو جاتا تھا۔ معاہدہ بیع میں ایسی کوئی شرط

نہ تھی کہ (hops) کا قبول اس شرط پر مبنی ہو کہ اس کی کاشت میں گندک استعمال نہ کی گئی ہو اور چیف جسٹس (Erle) کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے مدعی کے بیان پر شرط یا (warranty) کی اصطلاح کو منطبق کرنے میں دشواری محسوس کی۔ وہ کہتے ہیں ”یہ ذمہ داری ابتدائی شرط تھی۔ اس کو معاہدے میں شامل کرنا گویا معاہدے سے پہلے کی گفتگو کو معاہدے میں داخل کرنا ہے۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ بیان ترسن نے وضاحت سے کچھ بیان کیا تھا اس کے بعد ان دونوں نے ایک معاہدہ کیا جس میں یہ بیان شامل نہیں تھا۔ لیکن اگر یہ بیان نہ کیا جاتا تو فریقین شرط پر گفتگو ہی نہ کرتے۔ مشتری کی رضامندی درحقیقت ایک اہم واقعے کے متعلق غلط بیانی کے ذریعے حاصل کی گئی تھی اور اسی لئے یہ اصلی نہیں ہے۔ قانون عامہ کی عدالتیں کسی بیان کو اس وقت تک موثر نہیں قرار دیتی ہیں تا وقتیکہ وہ معاہدے کی شرط نہ ہو اور انصاف رسانی کی غرض سے یہ عدالتیں مجبور نہیں کہ معاہدے کی تعبیر اس طرح کریں کہ گویا اس میں یہ شرط مندرج ہے۔

ان اصول پر غور کرتے وقت جن کے متعلق نصفت سپہا غلط بیانی اور عدم احتیاط واقعہ سے بحث کرتی ہے ہیں یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ حسد اصناف معاہدات کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ بنیاد دوسرے معاہدات کے ان میں ہر اہم واقعے کے متعلق جس سے فریقین کے ذہن پر اثر پڑ سکتا ہے کامل اور صحیح بیان کی ضرورت ہے ان میں سے بعض اس قسم کے تھے کہ عدالت چانسری کو ان سے خاص تعلق تھا جسے کمپنی میں حصص لینے کے یا اراضی کی خرید و فروخت کے معاہدات۔

ہمیں یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ عدالت چانسری کے حجوں کو صحت کے ساتھ فریب کی اس طرح تعریف کرنے کا موقع نہیں ملا کہ یہ ایک قابلِ ناش فعل ناجائز ہے۔ لہذا اسی وجہ سے انھوں نے ”مبنی بر فریب“ کی اصطلاح کو

نصفت کے نقطہ نظر سے
اس غلط بیانی پر بحث
حس سے معاہدے
کی رعیت ہوتی ہے

ان تمام مقدمات پر منطبق کیا ہے جن میں انھوں نے تعمیل مختص کا حکم دینے سے یہی دستاویز کو اس بنا پر منسوخ کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ فریقین میں سے ایک نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا اور کسی قدر بدقتی سے انھوں نے ان بیانات پر بھی اس اصطلاح کو منطبق کیا جو نیک نیتی سے کئے گئے تھے لیکن بعد میں غلط ثابت ہوئے۔

سہو غلط بیانی کے اثر کے متعلق ہم کو ۱۸۷۳ء تک کوئی عام قاعدہ دستیاب نہیں ہوتا جب کہ ایک مقدمے میں جو بیان سن بنام وصالٹ سے بالکل مشابہہ تھا ایک اور اصول کو منطبق کرنے سے بالکل یہی نتیجہ برآمد ہوا تھا۔ (Lamare) ایک فرانسیسی شراب فروش نے گودام شراب کے پٹے کے لئے ڈکسن سے گفت و شنید کی اس نے بیان کیا کہ اس کے کاروبار کے لئے یہ ضروری ہے کہ گودام بالکل خشک رہیں ڈکسن نے اس کو اطمینان دلایا کہ گودام خشک رہیں گے۔ اس بنا پر اس نے پٹے کے لئے اقرار کیا جس میں گودام کے خشک رہنے کے متعلق کوئی شرط نہ تھی لیکن گودام عیس مدسٹوب تھے۔

(Lamare) نے اپنا قبضہ جاری رکھنے سے انکار کر دیا اور دالامرانے اس اقرار کی تعمیل مختص کا حکم دینے سے انکار کر دیا اس وجہ سے نہیں کہ گودام کے خشک رہنے کے متعلق ڈکسن کا بیان معاہدے کی ایک شرط تھی بلکہ اس وجہ سے کہ رضا مندی حاصل کرنے میں یہ بیان اہم تھا اور درحقیقت غلط تھا۔

(Lord Cairns) کہتے ہیں کہ ”مجھ کو بالکل اتفاق ہے کہ اس بیان کی شکل ضمانت کی نہ تھی اور وہ صراحتہً اقرار میں شامل نہیں کیا گیا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ (Lamare) کسی قانونی عدالت میں اس رقم کی ضمانت یا دوسرے داری کی خلاف ورزی کی بنا پر نمائش نہیں کر سکتا اور یہ بہت ممکن ہے کہ وہ عدالت نصفت میں بھی اس اقرار کو غلط بیانی کی بنا پر منسوخ کرنے کی نمائش نہیں کر سکتا ساتھ ہی ساتھ اگر یہ بیان کیا گیا تھا اور اس کی تعمیل نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی اور یہ درحقیقت ثابت ہو جائے کہ اس بیان کی تعمیل نہیں ہوئی تو میرے خیال میں تمام نظائر کے

۱۸ بیانی تعمیل مختص
سے انکار کی وہ
ہو سکتی ہے۔

لے یہاں ضمانت سے مراد (warranty) لینا چاہئے نہ کہ معاہدہ ضمانت جس سے صحت ۸۰۰ ربحت کی گئی ہے۔

مطابق تعمیل مختص کے عہدے میں یہ کافی جوابدہی ہو سکتی ہے۔“
پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ (Judicature Act) کے نفاذ تک عدالت چانسری ایسے معاہدے کی تعمیل مختص سے اٹھار کرتی تھی جو غلط بیانی سے وقوع میں آتا تھا اور بعض قسم کے معاملات میں بھی وہ معاہدات کو انھی وجوہ پر منسوخ کرنے پر تیار رہتی تھی۔ آخر الذکر چارہ کار کسی واضح فیصلے کے ذریعے سے اس قسم کے معاملات تک محدود نہیں کیا گیا جس کا ذکر کیا جا چکا ہے اس کے برخلاف کوئی ایسا عام قاعدہ طے نہیں کیا گیا تھا جس کا اطلاق تمام معاہدات پر ہو سکے۔

(Judicature Act) میں یہ محکوم ہے کہ مدعی کسی نصفی حق کا ادعا کر سکتا ہے اور مدعی علیہ کسی عدالت میں بھی نصفی جوابدہی کر سکتا ہے اور یہ کہ جہاں نصفت اور قانون کے قواعد میں اختلاف ہو اول الذکر کو غلبہ حاصل رہے گا۔ اس میں شک نہیں کہ اس حکم کے استعمال میں عدالتوں نے نصفی چارہ کار کے اطلاق کو وسیع کر دیا اور قانون عامہ کی نوعیت کو بدل دیا ہے سہو غلط بیانی کو جس سے معاہدہ وقوع میں آتا ہے اب منسوخ معاہدے کی وجہ قرار دی گئی ہے اور یہ قاعدہ ہر قسم کے معاہدات پر منطبق ہوتا ہے۔

اور منسوخ معاہدہ

لے (New Zealand) کی عدالت مہارف نے فروخت اشیاء کے قانون کی حد تک (local Statutes) کی تعمیر کے ذریعے سے قانون کے اس پہلو کا استیضائیں کیا ہے جو (Judicature Act) دفعہ (۲۵) (۱۱) اور قانون فروخت اشیاء دفعہ (۶) (۲) کے حامل ہے آخر الذکر میں یہ محکوم ہے کہ قانون عامہ کے قواعد قانون تجارت اور بالخصوص غلط بیانی کے اثر کے متعلق قواعد کا اطلاق فروخت اشیاء پر ہوگا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اس امر کے استقرار کے مساوی ہے کہ صرف قانون عامہ کے قواعد ہی لا جن سے نصفت کے قواعد خارج ہیں (قانون ہذا کے مفاد تک تمام معاہدات پر منطبق کئے جاتے تھے لیکن احترام کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ (Statute) کے الفاظ سے اس قسم کے کسی استقرار کا کیا نہیں ملتا (۲) قانون عامہ کے قواعد کو (Judicature Act) کے دفعہ (۱۱) کے تحت رکھنا یا ہے (Sehroder) بنام (87 L T 452 Mendl) اور (Hindle) بنام (Brown) 98 L. T. 44 سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروخت اشیاء اور دوسرے معاہدوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(Redgrave) بنام (Hurd) کا پہلا مقدمہ ہے جس میں اس قاعدے کو منطبق کیا گیا ہے یہ دعویٰ ایک مکان کو خریدنے کے معاہدے کی تعمیل مختص سے متعلق تھا (Redgrave) نے (Hurd) کو مکان کے ساتھ اس کاروبار کو لینے کی ترغیب دی جو وہ بہ حیثیت سالر کے چلار ہاتھ تھا۔ (Hurd) نے تعمیل مختص سے اس غلط بیانی کی بنا پر انکار کیا جو اس کاروبار کی قیمت کے متعلق کی گئی تھی اور یہ دعویٰ عکس پیش کیا کہ معاہدہ منسوخ کیا جائے اور اس کو اس فریب کی بنا پر ہرج دلا یا جائے جو (Redgrave) کی جانب سے عمل میں آیا تھا عدالت مرافعہ نے یہ تجویز کی کہ اس قسم کا کوئی فریب عمل میں نہیں آیا تھا اور نہ ایسا بیان دیا گیا تھا جو (Redgrave) کے علم میں غلط ہو اور جس سے (Hurd) ہرجے کا متعلق ہو سکے لیکن اس بنا پر معاہدے کی تسلیج اور تعمیل مختص سے انکار کیا گیا کہ مدعی کی غلط بیانی کی وجہ سے مدعی علیہ کو معاہدے کی ترغیب ہوئی تھی Jessel, M.R نے قانون کو اس طرح بیان کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ تسلیج معاہدہ کے متعلق عدالت ہائے نصفت اور عدالت ہائے قانون عامہ کے قواعد میں اختلاف ہے لیکن اب یہ اختلاف (Indicatur Act) کے نفاذ سے مدوم ہو گیا جس کی وجہ سے نصفت کے قواعد کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے۔ عدالت ہائے نصفت کے فیصلہ جات کے مطابق اس معاہدے کی تسلیج کے لئے جو اہم غلط بیانی کی بنا پر وقوع میں آیا جو یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ وہ فرق جو معاہدے کو وقوع میں لایا ہے بیان دیتے وقت یہ جانتا تھا کہ یہ غلط ہے۔“

(Newbigging) بنام Adam میں جو قاعدہ اس طرح طے کیا گیا تھا اس کو ایک قاعدہ کلیہ کی طرح اختیار کیا گیا مدعی کو (Townend) کے ساتھ شراکت میں داخل ہونے کی ترغیب ان بیانات کے ذریعے سے دی گئی تھی جن کو مدعی علیہم نے کیا تھا جو یا تو مالکان تھے یا (Townend) کے حفیہ شراکتھے عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ اس میں ایسی غلط بیانی ہوئی ہے کہ یہ بنی بر فریب نہیں ہے جس سے مدعی کو معاہدہ کرنے کی ترغیب ہوئی“ اور معاہدہ منسوخ کر دیا گیا۔ (Bcwen, L I)

کے فیصلے سے محولہ بالا عبارت کا اقتباس دینے کے بعد یہ کوشش کی ہے کہ ہوا غلط بیانی کے موضوع پر قانون عامہ اور نصفت کے آراء میں مصالحت کرائیں گو اس میں زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔

اس موضوع پر نظر اتر کا جو ذخیرہ ہے اگر اس کا مطالبہ کیا جائے تو میرے خیال میں یہ معلوم ہو جائے گا کہ غلط بیانی کے متعلق قانون عامہ کی رائے میں اس قدر اختلاف نہیں جیسا کہ بالکل سمجھا جاتا ہے قانون عامہ میں ہمیشہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسے غلط بیانات جن پر معاہدہ کلیتہً بنی ہوئی ہے اس بنا پر معاہدے کی تنسیخ کے لئے کافی ہیں جس کی تشریح (Kennedy) بنام (Panama, Newzealand and Royal mail Co.) میں کی گئی ہے۔

قانونی اور نصفتی قواعد Bowen, L.J.) نے جس مقدمے کا حوالہ دیا ہے کہ اس کا تعلق نااثبات عکس سے ہے یعنی حصہ دار کی ناشادہ شدہ مطالبات کی واپسی کے لئے اور معنی کی ناشادہ واجب الادا کا موازنہ

مطالبات کے لئے حصہ دار نے یہ بحث کی کہ اس کو حصص خریدنے کی ترغیب اس بیان کی وجہ سے ہوئی جو (prospectus) میں درج تھا جو غلط ثابت ہوا اور یہ بیان معاہدے کا ایسا اہم جزو تھا کہ اس کا غلط ہونا کلیتہً بدل کے نہ ہونے کے برابر تھا اور اس کو مستحق کر دیتا تھا کہ وہ مطالبات کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔

اس مقدمے میں عدالت (Queens Bench) کا نقطہ نظر بالکل وہی تھا جو بیان برن نام و صائٹ میں عدالت (Common pleas) کا تھا۔ عدالت نصفت کسی معاملے کو اس بنا پر منسوخ کرے یا نہ کرے کہ رضامندی ایک ایسی غلط بیانی سے حاصل ہوئی تھی جو معاہدے سے قبل کی گئی تھی قانون عامہ کی عدالت اس بیان کو معاہدے میں داخل کر کے اس معاملے پر غور کر سکے گی اور پھر یہ دریافت کرے گی کہ اس بیان کی عدم صداقت کلیتہً بدل کے نہ ہونے کے برابر ہے یا یہ معاہدے کی اہم شرط کی خلاف ورزی ہے۔

جیائرنمن بنام و صائٹ میں عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ بیان ایک اہم شرط ہے (Kennedy) بنام (Panama Co.) میں عدالت نے تبرا و دیا کہ

یہ اہم شرط نہیں ہے۔ عدالت نصفیت ایک جداگانہ اور قابل فہم اصول کی بنا و پر
اسی داورسی کو عطا کرے گی یا عطا کرنے سے انکار کر دے گی۔

(Derry) بنام (Peek) میں لارڈ برامول نے اس اصول کو وضاحت کے ساتھ
میان کیا ہے اس میں اس شخص کے مختلف حقوق سے بحث کی گئی ہے جس کو
ایسے بیانات سے مضرت پہنچی ہو جو معاہدے کی ترغیب دیتے تھے اس میں
اب اس نصفیتی اصول کا اضافہ ہونا چاہیے کہ ایک اہم غلط بیانی سے گونہی برغریب
نہ ہو، معاہدے کو کالعدم یا منسوخ کرنے کا حق عطا ہوتا ہے جب کہ معاہدہ
اس طرح منسوخ ہونے کے قابل ہو۔

اس داورسی کی نوعیت پس ایک عام قاعدہ طے ہو گیا۔ اگر سہو غلط بیانی حقیقی ترغیب
جو عطا کی جاتی ہے ہوئی ہو تو وہ نقص معاہدہ یا تعمیل نقص کی ناش کی جو ابدی کے لئے
کافی عذر ہو سکتی ہے اور نسخ معاہدہ کی استدعا کے لئے

بھی یہ کافی وجہ ہے اس داورسی کا اطلاق عام طور پر ہوتا ہے اور یہ ایسے معاہدات
کے لئے مخصوص نہیں ہے جن کو (Uberrimae fidei) کہتے ہیں۔

لیکن داورسی صرف اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب کہ معاملے کو
فوراً مسترد کر دیا گیا ہو اور فریقین اس حالت پر آ سکتے ہوں جو معاہدے سے پہلے
ان کو حاصل تھی۔ جب معاہدے کے تحت جائد او منتقل ہو جائے تو نسخ معاہدہ کی
منظوری نہیں دی جاسکتی اور جس فریق کو ضابطہ دیا گیا ہو اسے چاہئے کہ معاہدے کو
مسترد کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو جلد از جلد چارہ کار اختیار کرے۔

یہ امر بالکل طے شدہ ہے کہ کسی معاہدے کو سہو غلط بیانی کی بنا پر صرف
اس وقت منسوخ کیا جاسکتا ہے جب کہ فریقین اپنی اصلی حالت میں آ سکتے ہوں اگر
معاہدے کی اس حد تک تکمیل ہو چکی ہو کہ ایسا ہونا ناممکن ہو جائے تو معاہدہ منسوخ
نہیں کیا جاسکتا۔

انہی وجہ پر ایسے پٹے کو منسوخ کرنے سے انکار کیا گیا جس کی باضابطہ طور پر
تکمیل ہو چکی تھی اور پٹہ دار احاطے پر قبضہ حاصل کر چکا تھا۔

ایسے شخص کو جسے فریق ثانی کی سہو غلط بیانی سے معاہدہ کرنے کی

ترغیب ہوئی ہے عدالت جو دوسری عطا کرتی ہے اس میں ان وجوہات کے خلاف شرائط ابراہیمی داخل ہوتے ہیں جو اس نے منسوخ شدہ معاہدے کے تحت قبول کئے تھے لیکن یہ ایک کلیہ قاعدہ ہے کہ اس میں اس نقصان کے متعلق ہر جہ داخل نہیں ہے جو برداشت کیا گیا ہے۔

اظہار رائے | اس بیان سے اس فریق کو حقیقی ترغیب ہوئی چاہئے جس سے کہ یہ بیان کیا گیا ہے محض اظہار رائے جو بے بنیاد ثابت ہوتی ہے معاہدے کو ناجائز نہیں کر سکتی۔ بیمہ بحری کے صداقت نامے کے نفاذ کے وقت (insured) نے بیمہ کنندگان کو اپنے جہاز کے مالک کا ایک خط دکھلایا جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ بندرگاہ جہاں یہ جہاز روانہ ہو رہا ہے محفوظ اور بھی حالت میں ہے۔ وہاں جہاز تباہ ہو گیا۔ عدالت نے یہ قرار دیا کہ (insured) نے بیمہ کنندگان کو مالک کا خط پڑھ کر سنا تھے وقت ان کو ان تمام امور سے آگاہ کر دیا جو وہ خود اس بحری سفر کے متعلق جانتا تھا اور یہ کہ یہ خط امر واقعہ کا اظہار نہیں بلکہ رائے کا اظہار تھا جس پر عمل کرنا یا نہ کرنا بیمہ کنندگان کی مرضی پر منحصر تھا۔

سفارشی الفاظ | اور نہ ان سفارشی الفاظ کو امر واقعہ کا اظہار سمجھا گیا ہے جن کو لوگ عادتاً اس لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ دوسروں کو کسی معاملے میں شریک ہونے کی ترغیب ہو۔ اس شخص کو کسی قدر آزادی دی گئی ہے جو کسی خریدار کو فراہم کرنا چاہتا ہے گو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ اس بیان کے حدود کا ہمیشہ تعین نہیں ہو سکتا جو جائز رکھا جاتا ہے۔ ایک اراضی کے نیلام کے وقت یہ بیان کیا گیا تھا کہ "ارضی بہت زرخیز اور قابل اصلاح ہے" لیکن فی الحقیقت اس کو بیکار بیمہ کو جس نے ترک کر دیا گیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ یہ محض نیلام کنندہ کا مبالغہ آمیز بیان تھا لیکن جب ایک ہوٹل کے نیلام میں ایک قابض خیل کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ "وہ ایک پسندیدہ کرایہ دار ہے" حالانکہ اس کے اذمے بہت کچھ کرایہ واجب الادا تھا اور نیلام کے بعد ہی اس کی کل جائداد بغرض تصفیہ حساب سپرد امن ہو گئی تھی تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسا بیان خریدار کو مستحق کر دیتا ہے کہ وہ معاہدے کو منسوخ کر دے۔

مستثنیات | تاہم اس قاعدے کے کہ سہو غلط بیانی کی بنا پر ہر جہ مہول

نہیں کیا جاسکتا تیس مستثنیات ہیں (الف) پہلا استثناء وہ ہے جہاں کوئی کارندہ نیک نیتی سے ایسے اختیار کو استعمال کرتا ہے جو اسے حاصل نہیں ہے اور دوسرے شخص کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ باور کر کے معاملہ کرے کہ اس کو وہ اختیار حاصل ہے۔ جسے وہ استعمال کر رہا ہے۔ اس موضوع پر کارندگی کے باب میں مزید بحث کی گئی ہے۔

قانون کمپنی۔ (ج) (Companies consolidation Act) بابت ۱۹۰۸ء

کی دفعہ ۸۱ میں یہ محکوم ہے کہ کمپنی کے (Prospectus) میں چند مفصل امور درج ہونے چاہئیں اور ان کے متعلق یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ یہ ایسے شخص کے لئے جو حصص کی خریداری کی درخواست دینے کا ارادہ رکھتا ہے رائے قائم کرنے میں اہمیت رکھتے ہیں ان لوگوں پر جو کمپنی کی تفصیل سے دلچسپی رکھتے ہیں بذریعہ قانون موضوعہ جو فرض عائد کیا گیا ہے اس سے ایک متقابل ذمہ داری ایسی نالاش کے متعلق پیدا ہوتی ہے جو ہر جے کے لئے دائر کی جاتی ہے۔

نظام کی ذمہ داری۔ (ج) اس قانون میں (قانون ذمہ داری نظام ۱۹۰۸ء کے احکام کی پھر توضیح کرتے ہوئے) دفعہ ۸۳ اس شخص کو جس نے

(Prospectus) کے غلط بیانات سے کمپنی کے حصص خریدے ہیں یہ حق عطا کرتی ہے کہ نظام سے اس نقصان کا معاوضہ وصول کرے جو برداشت کیا گیا ہے تاوقتیکہ وہ ثابت نہ کر سکیں کہ وہ اس بیان کو ثابت کرنے کی معقول وجہ رکھتے تھے اور تقسیم حصص کے وقت تک یہی باور کرتے تھے یا یہ کہ یہ بیان کسی ماہر فن کی رپورٹ کا یا کسی سرکاری دستاویز کے مضمون کا صحیح اعادہ تھا۔

اھرام منع تقریر مخالف | ان مقدمات سے ہم کو اقبیاط کے ساتھ اس ذمہ داری کو

لے ان فیصلے کے ذریعے سے جو (collen) بنام (wright) میں صادر ہوا ہے اس ذمہ داری کو ان مقدمات پر مبنی کیا گیا ہے جن میں ایک غیر موجود اختیار کو ہوا فرض کر لینے سے معاہدہ وقوع میں آیا جو مابعد کے مقدمات (Firbank) بنام (Humphrey) اور (Slarkey) بنام (Bank of England) اس ذمہ داری کو ہر سال پرخواہ معاہداتی ہو یا نہ ہو اور اس طرح فرض کر لینے سے وقوع میں آیا ہو۔ وسیع کیا گیا ہے۔

تمنا کرنا چاہئے جس کی امر مانع تقریر مخالف تخلیق نہیں بلکہ تائید کرتا ہے۔
 امر مانع تقریر مخالف شہادت کا ایک قاعدہ ہے اور اس قاعدے کو
 (Lord Denman) کے الفاظ میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔
 ”جب کسی شخص نے اپنے الفاظ یا طرز عمل سے دوسرے شخص کو عداوت پیدا
 کر دیا ہو کہ اشیاء کی ایک خاص حالت موجود ہے اور اس اعتبار پر عمل کرنے کی
 ترغیب دی ہو تاکہ خود اس کی ماقبل حالت بدلی جائے تو اول الذکر کو آخر الذکر کے
 خلاف یہ بیان کرنے سے ممنوع کیا گیا ہے کہ اشیاء کی کوئی مختلف حالت اس وقت
 موجود ہے۔“

جب کسی مدعی علیہ کو کسی قاعدہ شہادت کی رو سے چند واقعات کے
 ابطال کی اجازت نہ دی گئی ہو اور جب اس قیاس پر کہ ایسے واقعات موجود ہیں
 مدعی کو حق حاصل ہو جائے گا تو امر مانع تقریر مخالف اس حق کو قائم رکھنے کے لئے
 ان واقعات کی تردید یا انکار سے باز رکھے گا۔

لیکن امر مانع تقریر مخالف صرف ایسے الفاظ یا طرز عمل سے پیدا ہو سکتا ہے
 جو واضح اور غیر مبہم ہو (Low) بنام (Bonverie) کے مقدمے سے اس قاعدے
 کی اور امر مانع تقریر مخالف کے اثر کی وضاحت ہو جائے گی (Low) (کچھ رقم (۲) الف)
 کو ایک (trust fund) کے حصے کی کفالت پر قرضہ دینے والا تھا جس کا امین
 (Bonverie) تھا اس نے (Bonverie) سے دریافت کیا کہ آیا یہ حصہ رہن یا کسی
 اور طرح زیر بار تو نہیں ہے اگر ہے تو کس حد تک (Bonverie) نے ان کفالتوں کا
 نام لیا جو اس کو یاد تھیں لیکن کل کفالتوں کو نہیں بتلایا اور قرضہ دیا گیا۔ درحقیقت
 (الف) کا حق بہت ہی زیر بار تھا اور جب (Low) نے (Bonverie) پر دعویٰ کیا
 (الف) غیر برمی الذمہ دیو الیہ تھا (Low) کا ادعا یہ تھا کہ (Bonverie) جو امین ہے
 اس نقصان کی پابجائی کرنے کا ذمہ دار ہے۔ عدالت مرافعہ نے تجویز کی کہ
 (۱) (Bonverie) کے بیان کی تعبیر (warranty) کے طور پر نہیں کی جاسکتی تاکہ وہ
 بر بنائے معاہدہ (Low) کے مقابل میں ذمہ دار قرار دیا جائے (۲) یہ کہ یہ بیان
 اس کے علم میں غلط نہیں تھا (۳) یہ کہ غلط بیانی سہواً ہوئی تھی اس لئے اس سے

ہر جے کی ناش پیدا نہیں ہوتی تا دینیکی (Bonverie) پر یہ فرض عائد نہ کیا جائے اور وہ بیان کرنے میں احتیاط کرے (۴) یہ کہ امین پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ (trust fund) کے متعلق ایسے اجنبی لوگوں کے سوال کا جواب دے جو ممکنہ سے معاملہ کرنے والے ہیں۔ (۵) یہ کہ (Bonverie) صرف اس وقت ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ وہ یہ کہنے سے بذریعہ امر مانع تقریر مخالف روک دیا گیا ہو کہ (trust fund) پر اس بار کے سوا جو اس نے (Low) سے بیان کیا تھا مزید بار بھی عائد تھا۔

اگر وہ اس طرح بذریعہ امر مانع تقریر مخالف روک دیا جاتا تو اس کو حکم دیا جاتا کہ وہ (Low) کو (trust fund) ادا کرے جو صرف اس بار کے تابع رہے گا جس کا ذکر اس نے اپنے خط میں کیا تھا اور چونکہ مزید کفالتیں بہ افراط موجود نہیں تو اس کو خود اپنی جیب سے اس کمی کو پورا کرنا پڑتا لیکن عدالت نے یہ تجویز کی کہ ان خطوط کی جن کی بنا پر (Low) یہ کوشش کر رہا ہے کہ (Bonverie) کو ذمہ دار قرار دیا جائے یہ تعبیر نہیں کی جاسکتی (trust fund) صرف ان کفالتوں کی حد تک بالوضاحت زیر بار ہے۔

(Bowen L.J.) کہتے ہیں کہ ”امر مانع تقریر مخالف کو (یعنی وہ الفاظ جن پر امر مانع تقریر مخالف مبنی ہے) واضح اور غیر مبہم ہونا چاہئے“

لہ اس فرض کے ذکر سے یہ ظاہر ہو گا کہ عدالت نے ضرورت سے زیادہ احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ ایسا فرض کس طرح پیدا ہو سکتا ہے جس سے برہائے غفلت ناش کا حق ہوتا ہے جو غلط مانی مبنی بر فریب سے متعلق ہے ایسی ذمہ داری مالک اور ملازم کی صورت میں موجود رہ سکتی ہے جہاں ملازم اطلاع حاصل کر کے مالک کو دیتا ہے جس پر مالک عمل کرتا ہے ایسی اطلاع فراہم کرنے میں اھیلاؤ کرنے سے معاہدہ ملازمت کی خلاف ورزی ہوتی ہے جن سے (ex contractu) ذمہ داری پیدا ہوتی ہے نہ (ex delicto) ایسے مقدمات میں جہاں بیان غفلت سے دیا گیا ہو (Derry) بنام (Peck) کے مقدمے کے بعد سے ہر مقدمے میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ فرض موجود نہیں رہتا اور معاہدے سے قطع نظر بالکل محدود ہوتا ہے دیکھو (Angus) بنام (Clifford) (1891) 2 Ch. 449

(Le Lievre بنام Goulld) (1893) 1 Q.B. 491

ایسے واضح اور غیر مبہم بیان کی مثالیں ان کمپنیوں کے مقدمات سے دستیاب ہو سکتی ہیں جو اس بیان کے ساتھ صداقت نامہ جاری کرتی ہیں کہ ان صداقت ناموں کے تابع حصص یا کامل ادا شدہ "حصص کے مستحق ہیں اگر صداقت نامہ ایک جعلی انتقال حصص کو کمپنی کے سپرد کر کے حاصل کیا جائے تو پھر بھی کمپنی بذریعہ امر مانع تقریر مخالف حصص کی اس حقیقت سے انکار کرنے سے روک دی جاتی ہے جو ان کے صداقت نامے عطا کرتے ہیں۔

(۴) اہم واقعات کا انکشاف اجماعی معاہدات

بعض معاہدات ایسے ہیں جن میں سہو اغلط بیانی یا فریب کے فقدان کے اور چیزوں کی ضرورت ہے۔ یہ وہ معاہدات ہیں جن میں کسی ایک فرقہ کے متعلق یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اس کو ایسے ذرائع علم حاصل ہیں جو دوسرے فرقہ کو حاصل نہیں ہیں اور اسی وجہ سے وہ پابند ہے کہ اس فرقہ سے وہ تمام باتیں کہدے جو اس کی رائے پر اثر ڈال سکتی ہوں۔ بمیہ بھری بمیہ آتش اور بمیہ جان کے معاہدات اور ہر قسم کے معاہدات جو بمیہ سے متعلق ہوں وہ اسی خاص صنف کے تحت آتے ہیں ان معاہدات کو *Uberrimæ fidei* سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان کو عدم انکشاف واقعات کی بنا پر منسوخ کیا جاسکتا ہے گو *restitutis in integrum* ممکن نہ ہو۔

دیگر معاہدات پر جن کا تعلق زمین کی بیع، تملیک خاندان۔ اور کمپنی کی حصص کی خریداری سے یہاں بحث کرنا مناسب ہے۔ گو یہ ایسے معاہدات نہیں ہیں جن کو اسی مفہوم میں *Uberrimæ fidei* کہہ سکیں پھر بھی یہ ان سے بہت کچھ مشابہ ہوتے ہیں بعض اوقات ان معاہدات میں غلطی سے ضمانت اور شراکت کے معاہدات کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

(الف) معاہدات بمیہ۔

معاہدات بمیہ قانون کے عام اصول جو *Uberrimæ fidei* کے معاہدات پر

منطبق ہوتے ہیں وہ بہ لحاظ نوعیت و اصول مختلف نہیں ہیں جو دوسری قسم کے معاہدات پر منطبق ہوتے ہیں۔ اہم واقعات کے انکشاف اور عدم انکشاف کی سہولت جو قاعدہ متعلق ہے وہ ایک قاعدہ تعبیر ہے جس کا تعلق خاص صنف معاہدات سے ہے وہ قاعدہ جو ہمہ کرائے والے پر واقعات کے انکشاف کا وجوب عائد کرتا ہے وہ قانون عامہ کے کسی عام اصول پر مبنی نہیں ہے بلکہ ایک معنوی شرط سے پیدا ہوا ہے جو خود معاہدے میں مضمر ہوتی ہے اور ہمہ کرائے والے پر ادائیگی ذمہ داری عائد ہونے سے پہلے موجود رہتی ہے ہمہ کرائے والا اس بنا پر معاہدہ کرتا ہے کہ تمام اہم واقعات کی اس کو اطلاع دے دی گئی ہے اور معاہدے کی یہ معنوی شرط ہے کہ یہ انکشاف کیا جائے گا۔ اور یہ کہ اگر انکشاف نہ کیا گیا ہو تو اس کو تنسیخ معاہدہ کا اختیار ہوگا۔

بیمہ بحری | جہاں تک کہ بیمہ بحری کا متعلق ہے قانون عامہ کے قواعد کو دفعہ ۱۸ میں محکوم ہے کہ :-

Assured کو چاہئے کہ معاہدے کی تکمیل سے پہلے بیمہ کرنے والے پر ہر ایک اہم واقعہ جس کا اس کو علم ہے منکشف کر دے اور assured کے متعلق یہ خیال کیا جائے گا کہ وہ ہر ایک واقعہ جس کو عام کاروبار کے دوران میں اس کو جاننا چاہئے جانتا ہے اگر assured ایسا انکشاف کرنے میں قاصر رہے تو بیمہ کرنے والا معاہدے کو منسوخ کر سکے گا۔

(۲) ہر وہ واقعہ اہم ہے جو ایک ہوشیار بیمہ کرنے والے کی رائے پرند بیمہ کا تعین کرتے وقت اثر ڈالے۔

Ionides بنام Pender میں بحری سفر کے وقت اشیاء کا بیمہ اس رقم کے معاوضے میں کیا گیا جو ان کی قیمت سے بہت زیادہ تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ اگرچہ زیادہ قیمت کا تخمینہ سفر بحری کے خطرات پر موثر نہیں ہے لیکن یہ ایسا واقعہ جس کو بیمہ کرائے والے طوعاً رکھنے کے مساوی ہیں اس لئے اس کا اخفا صداقت نامے کو باطل کر دیتا ہے۔ یہ بالکل مسلمہ امر ہے کہ بیمہ کے معاہدے کا قانون

دیگر معاہدات کے قانون سے مختلف ہے اور کسی اہم واقعے کا اخفا اگر چہ فریب کی نیت سے نہ کیا گیا ہو صداقت نامے کو باطل کر دیتا ہے۔

یہ ملحوظ رہے کہ قانون ہذا کے تحت assured کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اطلاع دہی کے اغراض کے لئے ان تمام حالات سے واقف ہے جن کو اسے عام کاروبار کے دوران میں جاننا چاہیئے اس قاعدے کا اطلاق اس کارندے پر بھی ہوتا ہے جو مالک کی جانب سے بیمہ کرتا ہے۔ کارندے کو چاہئے کہ ایسے ہر اہم واقعے کا انکشاف کرے جس کو وہ خود جانتا ہے یا جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جانتا ہے اور ہر اس واقعے کو بھی جس کا انکشاف کرنا اس کے مالک کا فرض ہے تا وقتیکہ کسی واقعے کا علم اس کے مالک کو اس قدر دیر سے ہو کہ وہ اپنے کارندے کو اطلاع نہ دے سکتا ہو۔

بیمہ آتش اس طرح اہم واقعات کے عدم انکشاف سے خواہ یہ سہو پر

اجبی کیوں نہ ہو بیمہ آتش کا صداقت نامہ بھی باطل ہو جاتا ہے ایک امر کی مقدمے میں۔ جس کا حوالہ جسٹس بلاک برن نے فیصلہ بحوالہ بالاس دیا ہے۔ شخصان نے کسی جائیداد کا بیمہ آتش کرایا تھا اور کمپنی کے صدر کو معلوم ہوا کہ جس شخص نے بیمہ کرایا ہے یا کم از کم اس نام کا کوئی شخص اس قدر بد قسمت ہے کہ متعدد بار ان کے سامان کو آگ لگ گئی اور ہر آتش زدگی کے بیمے کی رقم بہت کثیر تھی۔ مدعیان نے پھر مدعی علیہم کے پاس بیمے کرائے لیکن اس واقعے کی اطلاع نہیں دی سامان کو آگ لگ گئی۔ insured نے مدعیان پر حملہ کیا اور مدعیان نے مدعی علیہم پر، بیج نے جوری کو یہ ہدایت دی کہ مدعی کمپنی کے صدر کو جو اطلاع دی گئی تھی اگر وہ عمارت کو لگ گئی ہے تو اس بیمے کا صداقت نامہ باطل ہو جائے گا جو دوبارہ کیا گیا تھا جو اس نے مدعیان کے حق میں تجویز کی لیکن عند المرافعہ عدالت نے اس بنا پر از سر نو تحقیقات کا حکم دیا کہ ایک اہم واقعے کا اخفا کیا گیا تھا خواہ یہ عمارت ہو یا نہ ہو یہ بیمہ کو باطل کر دیتا ہے اس طرح جب کہ ایک شخص نے نقب زنی کے خلاف صداقت نامہ بیمہ حاصل کیا تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ مقدمے کے خاص حالات کے لحاظ سے یہ واقعہ کہ وہ ایک اجنبی تھا ایک ایسا واقعہ تھا جو

بمبہ کرنے والوں پر اس امر کا تصفیہ کرنے میں موثر ہوتا کہ آیا اس خطرے کو قبول کیا جائے اور زرینگی کسی قدر عائد کیا جائے اور چونکہ اس کو قومیت کے متعلق اطلاع نہیں دی گئی تھی اس لئے صداقت نامہ بمبہ منسوخ ہو سکتا ہے۔

جان کا بمبہ لندن انشورنس بنام قاتل من جان کے بمبہ کے صداقت نامہ کو اس بنا پر منسوخ کرنے کے لئے دعویٰ دائر ہوا تھا کہ بمبہ

کرانے والے فریق کی جانب سے اہم واقعات کا اخفا کیا گیا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا اور اس نے حسب ذیل سوالات کا جواب دیا۔

کیا دوسرے دفاتر پر تصاری جان کا بمبہ کرنے کی خواہش کی گئی تھی مگر کی گئی تو کہاں عام شرح پر بمبہ کیا گیا ہے۔

کیا اس کو عام پریس پر قبول کیا گیا تھا یا کثیر پریس پر یا اس سے اٹھارہ کیا گیا تھا۔

صداقت ناموں کا نفاذ گذشتہ سال ہوا۔

اس حد تک تو جواب صحیح تھا لیکن مدعی علیہ نے اس دفتر پر کثیر شرح بمبہ کرانے کی کوشش کی جہاں پیشتر ہی سے بمبہ ہو چکا تھا۔ اور دوسرے دفاتر پر بھی مزید بمبہ کرانے کی کوشش کی تھی ان تمام صورتوں میں اس کو نفی میں جواب ملا تھا۔ معاہدہ منسوخ کیا گیا اور Jessel. M.R. نے ایک عام اصول طے کیا جس پر اس کا فیصلہ مبنی تھا۔

”میں کوئی ایسا قانون بیان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں جو بمبہ کے ایک معاہدے کو دوسرے معاہدے سے مختلف کر دے خواہ بمبہ جان کا ہو یا آتش کا یا بحری میرے خیال میں تمام صورتوں میں نیک نیتی کی ضرورت ہے۔ گو بمبہ بحری کی خاص نوعیت کی وجہ سے چند ایسے حالات موجود ہو سکتے ہیں جن کے امتحان کی ضرورت ہوتی ہے اور جن کا اطلاق دیگر معاہدات بمبہ پر نہیں ہوتا میری رائے میں یہ اصول کے اطلاق کی ایک تشریح ہے نہ کہ اصول کا امتیاز“

لیکن جب (الف) زید کی جان کا بمبہ کرتا ہو اور زید اپنی زندگی اور عادات کے متعلق غلط بیانات دیتا ہے اور (الف) نیک نیتی سے ان بیانات کو دفتر بمبہ پر

روانہ کر دیتا ہے تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسے بیانات سے صداقت نامہ باطل نہیں ہوتا بلکہ فیصلہ یہ تھی کہ (۱) یہ بیانات ایسے شرائط نہ تھے جن کی صداقت پر معاہدہ مبنی ہو۔ اور (۲) یہ کہ زید صداقت نامہ کو نافذ کرانے کی غرض کے لئے (الف) کا کارندہ نہ تھا پس زید کے فریب کو اس قاعدے کے تحت (الف) سے منسوب نہیں کیا جاسکتا کہ مالک اپنے کارندے کے فریب کا ذمہ دار ہے۔ کیونکہ غلط بیانی کا نصفی چارہ کار عام ہو چکا ہے اس لئے یہ ممکن ہے کہ اگر ایسی صورت پیش آئے تو اس کا فیصلہ کسی اور طرح کیا جائے یہ صورت بالکل اس صورت سے مماثل ہے جس کو *Redgrave* بنام *Hurd* میں بیان کیا گیا ہے۔ جہاں ایک شخص نے ایسے بیان کے ذریعے ایک مفید معاہدہ کیا جو جس کو وہ اب غلط باور کرتا ہے اور معاہدے کو برقرار رکھنے پر مصر ہے لیکن ایک بعد کے مقدمے میں *Vaughan Williams* نے کمپبل کی اس رائے کی توثیق کی ہے جو اس نے *wheelton* بنام *Hardisty* میں ظاہر کی تھی کہ جب *assured* حقیقاً اوسع کوشش کرے کہ بیمہ کرنے والا اطلاع حاصل کر سکے اور اپنی یہ رائے قائم کر سکے کہ یہ اطلاع صحیح ہے تو بیمہ کرنے والا صداقت نامہ کو منسوخ نہیں کر سکتا بشرطیکہ بیمہ کرانے والے پر اس اطلاع کے متعلق کوئی الزام عائد نہ ہوتا ہو جو اس نے دی تھی اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب (الف) خود اپنی اغراض کے لئے زید کی جان کا بیمہ کرے تو مقدمے کے حالات اس شرط معنوی کی نفی کر دیتے ہیں کہ بیمہ کرنے والا (الف) کے ساتھ معاہدے کو اس غلط بیانی کی بنا پر منسوخ کر سکتا ہے جو زید کی جانب سے بیمہ کرنے والے سے نہیں بلکہ (الف) سے کی گئی تھی۔

(ب) زمین کی بیع سے متعلق معاہدات

اس قسم کے معاہدات معاہدات اعتمادی *uberrimae fidei* کے معنوں میں نہیں ہیں کہ بائع کا یہ فرض ہے کہ مشتری سے زمین کے متعلق ہر اہم واسطے کو

منکشف کر دے جو اس کے علم میں ہے غلط بیانی کی عدم موجودگی کی صورت میں خواہ یہ غلط بیانی سہوا ہو یا عمدہ آخر یہ خریدار ہوشیار باش کا قاعدہ مستعمل ہوتا ہے لیکن یہ بھی چند شرائط کے تابع ہے بائع کو چاہئے کہ اپنی حقیقت کے ہر ایک نقص کو منکشف کرے کیونکہ یہ ایسا امر ہے جس کے متعلق بائع ہی کو کامل علم ہوتا ہے اور اس پر یہ وجوب بھی عائد ہوتا ہے کہ زمین کی نوعیت کے متعلق کوئی ایسا پوشیدہ نقص ہو تو ظاہر کر دے اگر یہ نقص اس قدر اہم ہو کہ مشتری اس کے وجود سے واقف ہو جائے تو وہ معاہدہ ہی کرنے سے باز رہے۔

Flight بنام Booth میں مدعی علیہ نے جائیداد پر ٹھہ کو خریدنے کا اقرار کیا تھا پٹے میں مختلف تجارتی کاروبار چلانے کے خلاف قیود درج تھے اور تفصیل بیع میں صرف چند قیود کا ذکر تھا۔ چیف جسٹس ٹنڈل نے قرار دیا کہ مدعی معاہدے کو منسوخ کر کے اس رقم کو واپس لے سکتا ہے جو اس نے خریدی جائیداد کے بیچانے کے طور پر ادا کی تھی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس قاعدے کو اختیار کرنا مناسب ہے کہ جہاں غلط بیانی گویہ فریب پر مبنی نہ ہو کسی اہم اور اصل امر کے متعلق شے معہودہ کی حد تک اس قدر اثر ڈالتی ہے کہ معقول طریقے پر یہ خیال ہو سکے کہ اگر ایسی غلط بیانی نہ ہوتی تو مشتری ہرگز معاہدہ نہ کرتا۔ ان صورتوں میں معاہدہ بالکل کالعدم ہوتا ہے اور مشتری پابند نہیں ہے کہ ہر جے کی شرط کی طرف رجوع ہو ایسے حالات کے تحت مشتری کے متعلق یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس نے وہ شے نہیں خریدی ہے جو درحقیقت شے مبیعہ ہے۔“

Hawtrey molyneux بنام کا مقدمہ بھی عدم انکشاف سے متعلق ہے

مدعی نے مدعی علیہ کو ایک پٹہ بیع کیا تھا جس میں سخت اور غیر معمولی شرائط درج تھے بائع نے ان شرائط کو منکشف نہیں کیا تھا اور نہ مشتری کو معقول موقع دیا تھا کہ ان کے متعلق معلومات حاصل کرے اور معاہدہ نافذ نہیں ہو سکتا تھا۔

غلط بیانی کی وسعت اور نوعیت کے لحاظ سے بعضی چارہ کار اختیار کیا جاسکتا ہے اور اگر یہ امر محض تفصیل سے متعلق ہے تو مشتری تکمیل بیع پر اس شرط سے مجبور کیا جاسکتا ہے کہ

ہر جہاد کرے۔

فریقین معاہدہ بیع میں غلط بیانی کی صورت میں ہر جہ کی شرط رکھ سکتے ہیں اور یہ حق اگر اس کا اس طرح اظہار ہو تو دستاویز انتقال جائیداد میں ضم نہیں ہو جاتا بلکہ جائیداد کے منتقل ہونے کے بعد بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(ج) تملیقات اور انتظامات خاندان سے متعلق جو ابتدائی معاہدات ہیں ان کی خاص تشریح کی ضرورت نہیں۔

حصص کی خریداری (د) کمپنی کے حصص کی خریداری کے معاہدات۔

کسی کاروبار کے بانیوں کے اس فرض کے متعلق اس قاعدے کو کہ جب وہ عوام کو اس کاروبار میں شریک ہونے کی دعوت دیں تو مکمل بیان پیش کرنا چاہئے

kindersley, V. C. نے New Brunswick Rly. Co بنام Muggridge کے مقدمے میں نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے جس کی لاٹو چسفورڈ نے ایک

بعد کے مقدمہ دارالامرا میں توثیق کی ہے۔

جو لوگ کوئی دستور العمل Prospectus شایع کرتے ہیں جس میں عوام

کو یہ بتلایا جاتا ہے کہ جو اشخاص اس مجوزہ کاروبار میں حصہ خرید لیں گے ان کو بہت فائدہ ہو گا اور ان کو دعوت دیتے ہیں کہ ان بیانات کے اعتماد پر جو اس میں مندرج ہیں حصص خریدیں وہ پابند ہیں کہ ہر ایک چیز نہایت صحت کے ساتھ بیان کریں نہ صرف اس واقعے کو بیان کرنے سے اجتناب کریں جو واقعہ نہیں ہے بلکہ وہ کسی ایسے واقعے کو حذف نہیں کر سکتے جس کا وجود ان کے علم میں ان حقوق اور فوائد کی نوعیت یا وسعت پر کسی طرح اثر ڈالتا ہے جن کو پراپیکٹس میں اس طرح پیش کیا گیا ہو کہ حصص خریدنے کی ترغیب ہوتی ہے۔

لیکن ایسے پراپیکٹس میں جو خریدی حصص کی دعوت دیتا ہو انکشاف کا فرض بالکل وہی نہیں ہے جو ہمیشہ بھری کی درخواست کی صورت میں ہوتا ہے۔

prospectus میں ایسے واقعات کا محض عدم انکشاف جو ایک مہونے والے حصہ دار کی رائے پر اثر ڈال سکتا ہو بنائے منہج نہیں قرار دیا جاسکتا تاوقتیکہ ایسا ترک اس بیان کو واقعاً گمراہ کن نہ کر دے جو پیش کیا گیا ہو۔

ہیں بر بنائے عدم انکشاف منسوخ کرنے کے حق کو (۱) واقعی فریب کے چارہ کار سے اور (۲) چارہ کار بر بنائے مارٹ ٹائمز کرنا چاہئے جو بدایتہ دفعہ ۱۹۰۸ companies consolidation Act کے ذریعے ان اشخاص کے خلاف عطا کیا گیا ہے جو پراسپیکٹس کے اجزاء کے ذمہ دار ہیں جن میں اہم واقعات متروک ہوں اور ان اشخاص کے حق میں عطا کیا گیا ہے جو ایسے ترک سے مالی نقصان برداشت کرتے ہیں (قانون ماقبل کی ایک دفعہ کی پھر توضیح کی گئی ہے۔ اور (۳) معاوضے کے اس حق سے بھی ٹائمز کرنا چاہئے جو قانون ہذا کے دفعہ ۸۳ کے ذریعے ان اشخاص کو عطا کیا گیا ہے جو کسی کمپنی کے پراسپیکٹس کے ایک غلط بیان پر اعتماد کر کے حصص خرید کر نقصان برداشت کرتے ہیں قانون ذمہ داری قریب بابت ۱۸۸۷ء کی ایک دفعہ کی پھر توضیح کی گئی ہے۔

ضمانت اعتمادی (۵) ضمانت اور شرکت یہ دونوں بعض اوقات ایسے معاہدات تصور کئے جاتے ہیں جن میں ان تمام واقعات کے مکمل انکشاف کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان دونوں میں اس قدر مکمل انکشاف کی

ضرورت نہیں جس قدر کہ زمین فروخت کرنے یا حصص خریدنے کے معاہدے میں ہوتی ہے۔ ہونے والا ضامن یا شریک اس حفاظت کا دعویدار نہیں ہو سکتا جو ہمہ کرانے والے کو یا روپیہ جمع کرانے والے کو یا زمین خریدنے والے کو عطا کی جاتی ہے ان دو اصناف مقدمات میں بعض اوقات غلط سمجھت پیدا ہو جاتا ہے اس کی وجہ کچھ تو یہ واقعہ ہے کہ صحیح معنوں میں معاہدات ضمانت یعنی دوسرے شخص کے قرضہ عدم تعمیل یا فعل بے جا کے لئے ذمہ دار رہنے کا عہد اور معاہدات ہمہ میں یعنی اس نقصان کے معاوضے کا عہد جو دوسرے کی بددیتی سے عائد ہو عطا کوئی خط فاصلہ کھینچنا دشوار ہے۔

لیکن اگرچہ ضامن اور دائن کا معاہدہ ایسا معاہدہ ہے جس میں انکشاف کا عام وجوب نہیں ہے تاہم جب ایک بار معاہدہ ہو جائے تو ضامن متحق ہو جاتا ہے کہ کسی ایسے اقرار کے متعلق علم حاصل کرے جو دائن اور دیون کے تعلقات کو بدل دیتا ہو یا اس حالت سے واقف ہو جائے جو اس کو شیخ معاہدہ کا حق دیتی ہو۔

اس طرح (Foxall بنام Phillips) میں مدعی علیہ نے ایک ملازم کی دیانت داری کی ضمانت دی جو مدعی کے ہاں ملازم تھا اور ان ملازمت میں ملازم بددیانتی کا مجرم ثابت ہوا لیکن مدعی نے ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا اور مدعی علیہ کو اطلاع نہیں دی کی کہ کیا واقعہ ہوا تھا اس کے بعد ملازم سے مزید افعال بددیانتی صادر ہوئے۔ مدعی نے مدعی علیہ سے نقصان کی یا بجائی کے لئے کہا۔ یہ قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ ذمہ دار نہیں ہے اس اخفا نے ضامن کو نقصان مابعد کی ذمہ داری سے بری کر دیا یہ معلوم ہو گا کہ اگر ضامن کو یہ علم ہوتا کہ ملازم سے ایسے افعال بددیانتی صادر ہوئے ہیں جن سے اس کا اخراج حق بہ جانب ہو جاتا ہو تو وہ اپنی ضمانت کو فسخ کرنے کا مستحق ہو جاتا۔

شرکت کا بھی یہی حال ہے۔ شرکا کا باہمی تعلق مالک اور کارندے کا سا تعلق ہے۔ اس لئے ایک شریک شراکتی کاروبار کی حد تک فرم (کوٹھی) ذمہ دار بنا سکتا ہے پس جب معاہدہ شراکت تشکیل پاتا ہے ہر ایک شریک دوسرے شرکا پر تمام اہم واقعات منکشف کرنے اور شرکا کا کاروبار سے متعلق تمام چیزوں میں انتہا درجے کی انیک نیتی استعمال کرنے پر مجبور ہے۔

(۳) عہد اعلیٰ بیانی یا فریب

(۱) فریب کی تعریف

فریب ایک قابل ناش فعل ناجائز ہے۔ اس لحاظ سے اس کی نہایت صحت کے ساتھ تعریف کی جاسکتی ہے اور اسی لحاظ سے ہم یہاں اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ فریب جس سے دھوکا دہی کی ناشیں پیدا ہوتی ہے اس چال بازی اور نازیبا طرز عمل سے بالکل مختلف چیز ہے جو ایک عدالت نصفت کو تعمیل مختص کا چارہ کار یا معاہدے کو منسوخ کر کے دوسری عطا کرنے سے انکار کرنے کی طرف مائل کر دیتا ہے یہ اس نوعیت کی دھوکہ دہی ہے

جس میں فریق متضرر کو قانون عامہ کے مدلل اور منطقی فیصلوں نے ہر جے کا مستحق قرار دیا ہے۔

فریب واقعے کی غلط بیانی ہے جو اس کے غلط ہونے کے علم کے ساتھ یا بے احتیاطی سے اس کے صحیح ہونے کے یقین کے بغیر اس نیت سے کی جاتی ہے کہ مدعی اس پر عمل کرے اور اس پر عمل کرنے کی واقعا اس کو ترغیب ہوتی ہے۔ اب ہم ان خصوصیات پر تفصیل سے بحث کریں گے۔

اس میں ایک (الف) فریب ایک غلط بیانی ہے۔ یہ ایسے عدم انکشاف سے مختلف ہے جو (uberrimæ fidei) کے قسم کے معاہدے کو کا عدم کردیتا ہے اس میں دھوکا دینے کی عملی کوشش ایسے

بیان کے ذریعے سے ہونی چاہئے جو غلط ہو یا ایسے بیان کے ذریعے سے جو بات خود غلط نہ ہو بلکہ اس میں واقعات کا اس طرح اخفا کیا جائے کہ اس سے ایک گمراہ کن خیال پیدا ہو سکے اس قسم کے اخفا کو بعض اوقات فاعلی (aggressive active) (industrious) کہتے ہیں لیکن عدم انکشاف کے مقابلے میں خود اس لفظ سے دھوکے کے فاعلی عنصر کی طرف اشارہ نکلتا ہے جو فریبانہ غلط بیانی کا جزو ترکیبی ہوتا ہے۔ غلط بیانی بذریعہ عدم انکشاف صرف (uberrimæ fidei) معاہدات پر موثر ہو سکتی ہے اور اس غلط بیانی میں جس سے دھوکا دہی کی ناش پیدا ہوتی ہے جو فرق ہے اس کو Lord Cairns نے Peek بنام Gurney کے مقدمے میں وضاحت کے ساتھ بتلایا ہے۔

واقعات کا محض عدم انکشاف خواہ وہ اخلاقی نقطہ نظر سے کتنا ہی قابل ملامت ہو خواہ ایسا عدم انکشاف کسی صحیح کارروائی اور صحیح وقت پر خریدی یا منتقلی حصص کی منیج کے لئے کافی وجہ ہو سکتا ہو لیکن میری رائے میں ایسی ناش کی بنا نہیں قرار دیا جاسکتا جو ناش بر بنائے غلط بیانی کی نوعیت رکھتی ہو میرے خیال میں واقعے کی فاعلی غلط بیانی ہونی چاہئے یا ہر صورت واقعے کا ایسا جزوی بیان ہونا چاہئے کہ جو واقعہ بیان نہیں کیا گیا ہے اس کے اخفا سے وہ واقعہ بالکل غلط ہو جائے جو بیان کیا گیا ہے۔“

عدم انکشاف قریب خریدار ہوشیار باش معاہدے کا عام قاعدہ ہے بائع پر یہ وجوب نہیں ہے کہ وہ اپنے اسباب کے پوشیدہ نقائص کے وجود کی اطلاع دے تا وقتیکہ اس نے اپنے کسی فعل یا اشارے سے یہ بیان نہ کیا ہو کہ ایسے نقائص موجود نہیں ہیں۔

(Hobbs) نے ایک پبلک مارکٹ میں سور روانہ کئے جو اس کے علم میں میعادوی بخار میں مبتلا تھے اس حالت میں ان کو مارکٹ بھیجنا قانون تعزیری کی خلاف ورزی تھی وارڈ نے ان تمام نقائص کے ساتھ سو خرید سے ان کی حالت کے متعلق کوئی بیان نہیں کیا گیا تھا ان کی زیادہ تعداد دوسرے دوسرے سور جو وارڈ کے ملک تھے ان سے متاثر ہو گئے اور وہ میدان بھی متاثر ہو گئے جہاں یہ جرائی کے لئے چھوڑے گئے تھے یہ بحث کی گئی کہ ان حالات کے تحت سوروں کو مارکٹ میں لانا اس بیان کے مساوی تھا کہ وہ مرض متعدی سے پاک ہیں۔ یہ مقدمہ دارالامرا میں پیش ہوا جہاں Lord Selborne نے اس امر پر قانون کو حسب ذیل طریقے سے بیان کیا ہے۔

معنوی بیان کے سوال کے متعلق میں نے کبھی شبہ محسوس نہیں کیا ایسا بیان کبھی نہ کیا جانا چاہئے جب تک کہ اس کے ثبوت کے لئے واقعات نہ ہوں اور یہاں بجز اس کے کوئی اور واقعہ مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ ان جانوروں کو فروخت کرنے کے لئے بھیجنے سے ایک قانون تعزیری کی خلاف ورزی ہوئی۔ یہ کہنا کہ ہر ایک شخص کے متعلق یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار میں دوسرے لوگوں سے یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے علم کی حد تک کسی قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ایک شستہ طرز بیان ہے جو (ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کی غرض کے سوا) میرے خیال میں کسی شخص کو معقول نظر نہ آئے گا۔

بنام Lord cadogan Keates میں مدعی نے اس ہرجے کے لئے

دعویٰ کیا جو مدعی علیہ کے اس قریب سے پیدا ہوتا تھا جس کا ارتکاب اس نے مدعی کو مکان لے کر لے پر دیتے وقت کیا تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مکان فوری سکونت کے لئے

لے مکان چند سال کی مدت کے لئے لے کر لے پر دیا گیا تھا جب ایک آستہ مکان (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ورکار ہے اور اس نے اس امر کا انکشاف نہیں کیا کہ مکان ممکنہ حالت میں ہے یہ قرار دیا گیا کہ ایسا دعویٰ رجوع نہیں کیا جاسکتا۔

چیف جسٹس جروس کہتے ہیں کہ ”یہ ادعا نہیں کیا گیا ہے کہ کوئی صریح یا معنوی ضمانت نہیں تھی کہ یہ مکان فوری سکونت کے لئے موزوں ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ کیونکہ مدعی علیہ یہ جانتا تھا مدعی اس کو فوری سکونت کے لئے چاہتا ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ یہ غیر موزوں اور خطرناک حالت میں تھا اور اس واقعے کو مدعی پر منکشف نہیں کیا تھا اس لئے دھوکا دہی کی نالاش دائر ہو سکتی ہے اس بیان سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ مدعی علیہ نے غلط بیانی کی تھی یا یہ کہ وہ یہ فرض کرنے کی ضرورت رکھتا تھا کہ مدعی وہ نہ کرے گا جو ہر ایک صحیح المحو اس شخص کرتا ہے بیسے اچھی طرح تحقیقات کرے گا اور مکان میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے مکان کی حالت کے متعلق اپنے آپ کو مطمئن کرے گا۔ یہاں کوئی چیز فریب کی حد تک نہیں پہنچتی“

بیان واقعے سے متعلق
ہوتا چاہئے نہ کہ
اظہار رائے

ملائ قیمت ادائیگی ہے بہت بڑا فرق ہے اول الذکر ایک ماہ ہے جس کو مشتری اگر چاہے تو تسلیم کر سکتا ہے اور ثانی الذکر ایک واقعہ کا بیان ہے جو بائع کے علم میں غلط ہونے سے فریب کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

اور نہ اظہارِ نفیت

بقیر حاشیہ نمونہ گزشتہ ایک مختصر مدت کے لئے کرایہ پر لیا جائے London season کے لئے تو اس کا قانون مختلف ہے جیسے ایسی صورت میں فوری سکونت سہاگے کا اہم جزو ہے اگر مکان رہنے کے قابل نہ ہو تو کرایہ دار بری ہو جاتا ہے فریب کی بنا پر نہیں بلکہ اس کو ایسی چیز دی جا رہی ہے جو شے مہو دار سے بالکل مختلف ہے یا اس کے متبادل میں ہونے والے کرایہ دار کی جانب سے اس امر کا کوئی حاشیہ نہیں ہے کہ وہ کمال میں سکونت اختیار کرے کہ لیے ایک سائز تو مخصوص ہے Humphreys بنام

Miller (2K.B.122) (1917) قوانین الکٹریسیٹی ۱۹۱۷ء بمقام حکامات کی ایک خاص رائے سے کم کی صورت میں مکان کی صفائی کی شرط مقرر ہے۔

بیان واقعہ سمجھا جاسکتا ہے تا وقتیکہ کوئی شخص اپنی ذہنی حالت کے متعلق غلط بیانی نہ کرے پس ایسے اقرار میں جس کو کرنا چاہتا ہے اور ایسے اقرار میں جس کو شکست کرنا چاہتا ہے ایک فریق سے پہلی صورت میں وہ صحیح طور پر اپنی نیت ظاہر کرتا ہے کہ ایک چیز آئندہ وقوع میں آئے گی۔ دوسری صورت میں وہ یہی موجودہ نیت کے متعلق غلط بیانی کرتا ہے وہ نہ صرف ایسا اقرار کرتا ہے جو بالآخر توڑ دیا جاتا ہے بلکہ اقرار کرتے وقت وہ اپنی ایسی ذہنی حالت کو بیان کرتا ہے جو حقیقی حالت سے مختلف ہوتی ہے۔ پس یہ طے کیا گیا ہے کہ کوئی شخص اسٹیا خریدے اور خریدتے وقت یہ نیت کرے کہ ان کی قیمت ادا نہ کروں گا تو وہ ایسی غلط بیانی کرتا ہے جو فریب پر مبنی ہوتی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قانون کی عدا غلط بیانی سے دھوکا دہی کی ناش پیدا نہیں ہوتی اور نہ اس شخص کے خلاف معاہدہ ممکن الانفاخ ہو جاتا ہے جو ایسا بیان کرے اس موضوع کے متعلق براہ راست کوئی نظیر نہیں ہے لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ cooper بنام Phibbs میں عام قواعد قانون کی لاعلمی اور کسی حق کے وجود کی لاعلمی میں جو امتیاز کیا گیا ہے اس کا اطلاق ایسے مقدمے پر ہو سکے گا جس میں قانون کی غلط بیانی فریب پر مبنی ہوتی ہے اور یہ کہ اگر کسی شخص کے حقوق کو عدا مخفی رکھا جائے یا ان کے متعلق غلط بیانی کی جائے تو وہ اس شخص پر دھوکا دہی کی ناش کر سکتا ہے جو ایسا بیان کرے (King's Bench Division میں اس قسمی رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کسی دستاویز کے اثر کے متعلق برائے فریب غلط بیانی کی جائے تو اس پر بطور جواب دہی اس ناش میں استدلال کیا جاسکتا ہے جو اس دستاویز کی بنا پر دائر ہو۔

غلط ہونے کا علم (ج) یہ بیان اس کے غلط ہونے کے علم کے ساتھ یا اس کی صداقت کے تعین کے بغیر کیا جانا چاہئے جب تک کہ ایسا نہ ہو کسی غلط بیان سے فریق متضرر کو حق ناش عطا نہیں ہوتا ہونا چاہئے۔

ایک ٹیلیگراف کمپنی نے پیام رسانی میں غلطی کی جس کی وجہ سے مدعی نے بذریعہ ہزار ایک بڑی مقدار میں جو انگلستان روانہ کئے جن کی ضرورت نہ تھی اور بازار ملی

قیمت گر جانے سے ان کے متعلق کثیر نقصان برداشت کرنا پڑا یہ مسترد دیا گیا کہ اس بیان سے چونکہ یہ کھینچی کے علم میں غلط نہیں تھا دعویٰ کو حق نانش عطا نہیں ہوتا۔ (Bramwells L.J.) کہتے ہیں کہ قانون کا عام قاعدہ یہ ہے کہ محض کسی بیان کی بنا پر نانش نہیں ہو سکتی خواہ یہ غلط ہی کیوں نہ ہو اور خواہ اس پر عمل کرنے سے اس شخص کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچے جس سے یہ بیان کیا گیا ہو تا وقتیکہ اس شخص کے علم میں جو یہ بیان کرتا ہے یہ بیان غلط نہ ہو۔ اس قاعدے میں (Lord Herschell) کے ان الفاظ کا اضافہ ہونا چاہیے جو Derry بنام Peek میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

اولاً دھوکا دہی کی نانش کو قابل پیش رفت بنانے کے لئے فریب کا ثبوت ہونا چاہئے اور بجز اس کے کوئی چیز کافی نہ ہوگی۔ ثانیاً فریب اس وقت ثابت ہوتا ہے جب یہ ظاہر ہو کہ ایک غلط بیانی (۱) عمدتاً (۲) بنسبت اس کی صداقت پر یقین کئے یا (۳) بے احتیاطی سے اس امر کی تحقیق کے بغیر کی گئی ہو کہ آیا یہ صحیح ہے یا غلط اگرچہ میں نے دوسری اور تیسری صورت کو ملحوظ رکھا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تیسری صورت بھی دوسری صورت کی ایک مثال ہے کیونکہ جو شخص ان حالات کے تحت ایک بیان کرتا ہے اس کو اس شے کی صداقت کا کوئی حقیقی یقین نہیں ہوتا جس کے متعلق یہ بیان کرتا ہے۔

لہذا ایک شخص جو غلط بیانی کرتا ہے امڈنیک نیتی سے اس کو صحیح باور کرتا ہے اس کو فریب کے دعوے میں ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اگر تم اپنے متعلق یہ ظاہر کرو کہ تم کوئی یقین رکھتے ہو حالانکہ تم نہیں رکھتے تو یہ امر فریب کہہ مبنی ہوگا۔ بے احتیاطی سے واقعے کی غلط بیانی کے مقدمے میں امر بنائے ذمہ داری ہے یہ بیان کرنے والا اس معاملے کے متعلق اپنے قطعی علم کا اظہار کرتا ہے حالانکہ درحقیقت اس کا علم قطعی نہیں ہوتا وہ کہتا ہے کہ میں باور کرتا ہوں لیکن وہ حقیقت امید یا خواہش کرتا ہے۔

کسی شخص کا اپنی ذہنی حالت کے متعلق عمدتاً غلط بیانی کرنا اسی طرح فریب پر مبنی ہے جس طرح کہ کسی واقعے سے متعلق عمدتاً غلط بیانی کرنا (Bowen, L.J.)

کہتے ہیں کہ کسی شخص کی ذہنی حالت اُسی طرح ایک واقعہ ہے جس طرح اس کے ہاتھ کی حالت یہ سچ ہے کہ یہ ثابت کرنا بہت دشوار ہے کہ کسی خاص وقت پر کسی شخص کی ذہنی حالت کیا تھی اور اگر یہ متحقق ہو سکے تو یہ اور واقعہ کی طرح ایک واقعہ ہے۔ بے احتیاطی سے غلط بیانی کرنے کے متعلق لارڈ ہرشل نے جو قاعدہ طے کیا ہے وہ کسی طرح فریب کی تعریف کو وسیع نہیں کرتا۔

لیکن وقتاً فوقتاً یہ کوشش کی گئی ہے کہ فریب کے نتائج کو یقین کے معقول وجوہ کا نہ ہونا۔ وسیع کیا جائے اور لوگوں کو واقعہ یا یقین کے متعلق نہ صرف عدا غلط بیانی کے لئے ذمہ دار قرار دیا جائے بلکہ واقعہ کی ایسی غلط بیانی کے لئے بھی جس میں اس کی صداقت کے متعلق نیک نیتی سے یقین کیا گیا ہو لیکن یہ معقول وجوہ پر مبنی نہ ہو۔

۱۸۷۴ء میں قانون عامہ کی عدالتوں میں یہ قاعدہ طے کر دیا گیا تھا کہ کسی واقعہ کی غلط بیانی جس میں اس کی صداقت پر نیک نیتی سے یقین کیا گیا ہو وہ دھوکا دہی کی نالاش کی بنا پر نہیں ہو سکتی اور یہ کہ فریب قانونی ایک ایسی اصطلاح ہے جس کے مفہوم سے بنائے ذمہ داری ظاہر نہیں ہوتی۔

لیکن (Indicature Act) کے نافذ ہونے کے بعد ہی ایسے ججوں نے جن کو عدالت ہائے نصفت کا زیادہ تجربہ تھا۔ دھوکا دہی کی ایسی نالاش کی سماعت کرنا شروع کی جو قانون عامہ پر مبنی تھی اور اس پر وقتاً فوقتاً فریب کے ایسے تصورات کو منطبق کرنے لگے جو عدالت ہائے نصفت میں رائج تھے اور جن کی غلط تعریف کی گئی تھی Weir بنام Bell میں (cotton, L.J.) کے اختلافی فیصلے میں یہ قول سندرج ہے کہ ایک شخص دھوکا دہی کا ذمہ دار ہے بشرطیکہ وہ بے احتیاطی سے ایسے بیانات کرے جو درحقیقت غلط ہوں یعنی ان بیانات کو صحیح باور کرنے کے معقول وجوہ کے بغیر۔

دھوکا دہی کی ذمہ داری کے متعلق اس رائے کو اکثر عدالتوں نے تسلیم نہیں کیا ہے یہ ایک مشہور مقدمہ ہے جس میں (Bramwell L.J.) نے قانونی فریب کی اصطلاح کے استعمال پر بہت سخت نکتہ چینی کی ہے۔

کئی شخص کو فریب کا ذمہ دار قرار دینے کے لئے اس کے خلاف اخلاقی فریب ثابت ہونا چاہئے قانونی فریب میری سمجھ میں نہیں آتا میرے نزدیک قانونی گرمی یا قانونی سردی یا قانونی روشنی یا قانونی تاریکی کی طرح اس کا بھی کوئی مفہوم نہیں ہے۔

بہر حال استھم بنام کارک میں جسٹس کاٹن نے فریب کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے اس کو سر جی بل نے اختیار کر کے دست دی ہے یہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جو غلط بیانی بے اختیار اعلیٰ سے لیکن اس کی صداقت کے یقین کے ساتھ کی گئی اور دھوکا دینے کی کوئی نیت نہ ہو تو یہ غلط بیان کرنے والے کو دھوکا دہی کی ناش کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔

ایسی غلط بیانی میں جو تفریق معاہدہ کی وجہ ہوتی ہے اور ایسی غلط بیانی میں جو دھوکا دہی کی ناش کی بنا ہوتی ہے ہدایتہ ایک غلط بحث پیدا ہو رہا تھا۔
Derry بنام Peek میں بھی امر تصفیہ طلب تھا۔

مدعی علیہم ایک ٹراموے کمپنی کے نظام تھے جس کو ایک خاص قانون کے تحت ٹراموے بنانے کا اختیار حاصل تھا اور وہ مجلس تجارت کی رضامندی سے گھاڑیاں چلانے کے لئے بھانپ کی قوت استعمال کر سکتی تھی اس خاص قانون کے حصول کے لئے کمپنی کے تجاویز مجلس تجارت کی منظوری کے محتاج تھے اور نظام نے یہ فرض کر لیا کہ ان کے تجاویز کو مجلس تجارت نے اس قانون کے صدور سے پہلے منظور کر لیا ہے اس لئے بھانپ کی قوت استعمال کرنے کے لئے مجلس کی رضامندی یقیناً حاصل ہو جائے گی۔ حالانکہ ان کو قانون کے صدور کے بعد یہ رضامندی حاصل کرنا چاہئے تھی انھوں نے ایک پراسیکیوشن جاری کیا جس میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی کہ بھانپ کی قوت استعمال کرنے کا حق ان کے کاروبار کا ایک اہم جز ہے مجلس تجارت نے رضامندی دینے سے انکار کر دیا کمپنی بند کر دی گئی اور ایک حصہ دار نے نظام کے خلاف دھوکا دہی کی ناش دائر کی۔ جسٹس الٹرینگ نے یہ واقعاتی تجویز کی کہ مدعی علیہم اس یقین کی معقول وجہ رکھتے تھے۔ جو پراسیکیوشن میں ظاہر کیا گیا تھا اور یہ کہ وہ مندرجہ سے بری تھے۔

عدالت مرافعہ نے یہ تجویز کی کہ پراسیکیٹس سے نظامہ کا وہ تین ظاہر ہوتا ہے جو نیک نیتی پر مبنی تھا لیکن اس تین کے کوئی معقول وجوہ نہ تھے لہذا نظامہ ذمہ داریں دارالامرا نے عدالت مرافعہ کے فیصلے کو فسخ کر دیا لارڈ ہرشل کے فیصلے میں ان مقدمات پر جامع بحث کی گئی ہے اور جس نتیجے پر وہ پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

باور کرنے کی معقول ”میری رائے میں جو غلط بیانی احتیاط نہ برتنے کی وجہ سے وجہ کا نہ ہونا بنائے کی جاتی ہے وہ فریب سے ایک بالکل مختلف چیز ہے اور اس غلط بیانی کی نسبت بھی یہی کہا جاسکتا ہے جس پر نیک نیتی دعویٰ نہیں ہے۔“ اس سے یقین کیا جاتا ہے کہ یقین کے وجوہ ناکافی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ میں واضح طور پر رکھنا چاہتا ہوں کہ جب ایک غلط بیانی کی جاتی ہے تو یہ سوالات کہ آیا اس کو باور کرنے کے معقول وجوہ تھے اور بیان کرنے والے کو اس کے متعلق کیا ذرائع علم حاصل تھے غور و خوض کے لئے نہایت اہم امور ہیں وہ وجہ جس پر کوئی بیینہ یقین بنی کیا جاتا ہے اس کی حقیقت کو جانچنے کا بہت ہی اہم معیار ہے میں ایسے بے شمار مقدمات کا تصور کر سکتا ہوں جس میں یہ واقعے کے بیینہ یقین کی معقول بنیاد پر قائم نہیں تھا عدالت کو یہ باور کرانے کے لئے کافی ہوتا ہے کہ درحقیقت ایسا کوئی یقین ہی نہ تھا اور یہ کہ یہ بیان فریب پر مبنی ہے۔“ لہذا اس قاعدے کو مستحکم سمجھنا چاہیے کہ کوئی بیان جو اس کی صداقت پر نیک نیتی سے یقین کر کے کیا جائے۔ بیان کرنے والے کو دھوکا دہی کے ہر جہ کی ناش کا ذمہ دار نہیں قرار دے سکتا گو اس تین کے معقول وجوہ نہ ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ درحقیقت ایسا تین نہیں تھا۔ الفاظ دیگر جس شخص نے یہ بیان کیا ہے وہ اپنے آپ کو ایک تین کا حامل ظاہر کرتا ہے حالانکہ اس کو یہ تین نہیں ہے۔

لے ایک اہل سند کی بنا پر یہ کہا گیا ہے کہ ایک بیان جو ابتدائی صبح باور کیا گیا تھا لیکن بعد میں غلط ثابت ہو گیا تو وہی وقت فریب کی حد کو پہنچتا ہے جب کہ اس یقین کی بنا پر رسالے کو جاری رکھا جائے اگر اس کے یہ معنی ہیں کہ دھوکا دہی کی تلاش کی جاسکتی ہے تو اس بیان کے غلط ہونے کا علم جو جانے کے بعد کوئی ایسی بات کہی یا کی جاتی پانچ جس سے اس بیان کی توثیق ہوتی ہے۔

دور ان کاروبار میں اکثر یہ واقعہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو خود اپنے اغراض کے لئے اس چیز کے بیان کرنے کی ترغیب ہو جس کے صحیح ہونے کی یہ خواہش کرتا ہے اور جس کے غلط ہونے کا اس کو علم نہیں لیکن جس کے متعلق اس کو قوی شبہ ہوتا ہے کہ درحقیقت اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے اگر وہ ایسا بیان حتمی و اذعاناً یقین کے ساتھ کرے یا اگر اطلاع حاصل کرنے کے ان ذرائع کو فراوانش کر دے جن پر دسترس ہو سکتا تھا تو اس نے ایسا بیان اس کی صداقت پر نیک نیتی سے باور کر کے نہیں کیا ہے اس کو غیر موزوں واقعات سے واقف نہ ہونے کی احتیاط کرنی چاہئے تھی

کے مقدمے نے ہمیشہ کے لئے اس مناقشے کا تصفیہ کر دیا ہے جس نے اس امر کے متعلق بہت کچھ اختلاف رائے پیدا کر دیا تھا کہ آیا غلط بیانی بر بنائے غفلت کی ناش جو غلط بیانی بر بنائے فریب سے مختلف ہے قابل پیش رفت ہو سکتی ہے؟

فریب کا ایک دوسرا بھی پہلو ہے جس میں فریبانہ نیت موجود نہیں رہتی لیکن جو بیان کیا جاتا ہے اس کے غلط ہونے کا علم رہتا ہے Polhill منہام Walter کے مقدمہ محولہ بالا کی یہی صورت ہے۔

اگر بیان کے غلط ہونے کا علم ہو Peek نام Gurney میں Lord Cairns نے اس فیصلے کی تشریح کی ہے اس مقدمے میں مدعی نے ایک پراسیکیوٹر کے عقائد جس کو ایک کھجی نے جاری کیا تھا ابتدائی منتقلیہ سے حصص خریدے اور اس نے نظار کے خلاف دھوکا دہی کی ناش دائر کی۔ Lord Cairns نے بیانات مندرجہ پراسیکیوٹر کا متبادل کھجی کے ان حالات سے کیا جو کہ بیانات کے وقت پائے جاتے تھے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ واقعات سے ان بیانات کا جواز نہیں ملتا اس کے بعد وہ یہ بتلاتے ہیں کہ گو یہ بیانات غلط ہیں پھر بھی نظار نے یہ خیال کیا ہو گا اور غالباً یہ خیال کیا ہے کہ یہ کاروبار فائدہ بخش ہو گا۔

ممکن اس قسم کی دیوانی کارروائی میں یورلارڈ شپس کو جس سوال کی تحقیق کرنا ہے یہ ہے کہ آیا کسی امر واقعہ کے متعلق غلط بیانی ہوئی تھی یا نہیں اور اگر ہوئی تھی تو محرک کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو یورلارڈ شپس ان نتائج پر پہنچنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ جو صحیح طور پر امور صادر شدہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ قاعدہ بالکل صحیح ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو جسے یہ جانتا ہے یا اس کے غلط ہونے کا شبہ کرتا ہے اس امید سے غالباً یہ بار کر کے بیان کرے کہ نتیجہ بالآخر ایسا ہی ہوگا تو وہ اپنی نیک نیتی پر ان قدر قیاس و تائید سے بچنے کے لئے استدلال نہیں کر سکتا جو اس کے طرز عمل سے لازم آتے ہیں۔

(۵) بیان اس نیت سے کیا جانا چاہئے کہ فریق متضرر اس پر عمل کرے۔ ہم اس مسئلے کو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں (۱) فریق متضرر سے بیان کئے جانے کی ضرورت نہیں (۲) بہ اس نیت سے کیا جانا چاہئے کہ وہ اس پر عمل کرے۔

(۱) Levy نے ایک بندوق Langridge کے باپ کو خود اس کے اور اس کے بیٹوں کے استعمال کے لئے فروخت کی اور یہ بیان کیا کہ اس بندوق کو Nock نے تیار کیا تھا اور یہ ایک اچھی اور بے خطر بندوق ہے۔ Langridge نے بندوق کو استعمال کیا یہ پھٹ گئی اور اس کے ہاتھ کو اس قدر زخمی کیا کہ ہاتھ کو کاٹ دینا ضروری ہو گیا اس نے Levy پر غلط بیانی کی ناش کی جو ری نے یہ قرار دیا کہ بندوق غیر محفوظ تھی اور اس کو Nock نے نہیں تیار کیا تھا اور مدعی کے حق میں تجویز کی جو ری کی رائے کے اظہار کے بعد یہ بحث کی گئی کہ Levy اس بیان کے لئے Langridge کے مقابل میں ذمہ دار نہیں ہو سکتا جو اس سے نہیں کیا گیا تھا لیکن عدالت اچھکرنے پر یہ قرار دیا کہ چونکہ بندوق باپ کو اس لئے فروخت کی گئی تھی کہ بیٹے اس کو استعمال کریں اور بیٹے کو وقوع میں لانے کے لئے غلط بیانی کی گئی تھی اور چونکہ فریب اور نقصان وقوع میں آیا تھا اور اس فریب کا نتیجہ جو کسی فعل بعید سے بلکہ اس شرط سے پیدا ہوا تھا جو مدعی علیہ سے کی گئی تھی اس لئے جو بشرق مرکب فریب ہو وہ فریق متضرر کا ذمہ دار ہے۔

بلکہ اس نیت سے (۲) Peek بنام Gurney میں ایسے اشخاص نے نظارہ پر دعویٰ کیا جانا چاہئے کہ کیا جنھوں نے گھنٹی سے اس غلط بیانی پر اعتماد کر کے حصص خریدے تھے جو نظارہ کے جاری کردہ پراسپیکٹس میں مندرج تھے مدعیان وہ نہیں تھے جن کو گھنٹی کی ابتدائی تشکیل کے وقت حصص منتقل کئے گئے تھے انھوں نے اپنے حصص دوسرے منتقل الیہ سے خریدے تھے

یہ تجویز ہوئی کہ پراسیکیوشن کا خطاب ابتدائی درخواست گزار ان حصص سے تھا اور دھوکا دینے کی نیت ان کے سوا دوسروں تک وسیع نہیں ہوتی اور انتقال حصص کے بعد چونکہ پراسیکیوشن اپنا کام کر چکا تھا اس کے بعد ختم ہو گیا۔ ایک قابل مقدمے میں قانون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

ہر شخص کو اس غلط بیانی کے نتائج کا ذمہ دار قرار دینا چاہئے جو یہ دوسرے شخص سے کرتا ہے اور اس پر تیسرے شخص عمل کرنے سے اس کو مضرت یا نقصان پہنچا ہے بشرطیکہ یہ ظاہر ہو کہ ایسی غلط بیانی اس نیت سے کی گئی تھی کہ تیسرے شخص اس پر اس طرح عمل کرے کہ اس سے مضرت یا نقصان پہنچے۔ لیکن میرے خیال میں اس کو اصول کے تحت لانے کے لئے یہ مضرت ایسے بیان کا نوری نتیجہ ہونا چاہئے نہ کہ نتیجہ بعید۔

لیکن اگر کوئی پراسیکیوشن کسی ایسی فریبانہ تدبیر کا جز ہو جو غلط بیانات سے عمل میں لائی گئی ہو اخبار میں وقتاً فوقتاً عداوتیں ہوتی ہیں تو اس کا اثر حصص کی منتقلی ختم نہیں ہو جاتا اور اس کا جھوٹا ہونا منتقلی ایہم کے سوا دوسرے لوگوں کے لئے بھی دھوکا دہی کی ناکش کی وجہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس کل غلط بیانی کا نشانہ ایک کو حصص خریدنے کی ترغیب دینا اور ان کی قیمت کو بڑھانا تھا۔

(۵) بیانات سے واقف دھوکا دھوکا ہونا چاہئے۔

دھوکا دہی کی ناکش میں مدعی محض یہ ثابت کر کے کہ مدعی ایہم نے فریبانہ بیان دیا ہے دادرسی کا حق نہیں حاصل کر سکتا۔ اس کو یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اس بیان سے اس نے دھوکا کھایا اور اس پر عمل کر کے نقصان اٹھایا۔

تھامس نے Horsfall کی بندوق خریدی۔ بندوق میں ایک نقص تھا جس کی وجہ سے یہ بیکار ہو گئی تھی۔ اور Horsfall نے اس نقص کو پوشیدہ رکھنے کے لئے بندوق کے اس مقام پر ایک ڈاٹ لگا دی تھی جہاں یہ نقص موجود تھا۔ تھامس نے بندوق کا معاہدہ نہیں کیا اس نے اس کو قبول کر لیا اور اس کو اس غرض کے استعمال کرتے وقت جس کے لئے یہ خریدی گئی تھی بندوق چھوٹ گئی یہ قرار دیا گیا کہ فریب کی اس کوشش سے اس کے ذہن پر کوئی اثر نہیں پڑا

اس لئے وہ بندوق کی قیمت ادا کرنے سے بچ نہیں سکتا، اگر وہ ڈاٹ جو اس نقص کو بوشیدہ رکھنے کے لئے لگائی گئی تھی اگر یہاں نہ بھی ہوتی تو اس کی حیثیت وہی ہوتی چونکہ اس نے بندوق کا معاہدہ نہیں کیا اور اس کے اچھے ہونے کی نسبت کوئی رائے قائم نہیں کی تھی اس لئے اس کی حالت اس کو متاثر نہیں کرتی۔

اس فیصلے پر اعلیٰ حکام نے سختی کے ساتھ تنقید کی ہے لیکن یہ دلائل پر مبنی معلوم ہوتا ہے اور اس اصول کی ایک مابعد کے مقدمے میں تقلید کی گئی ایک Omnibus کمپنی نے ایک دوسرے Omnibus کے مالک کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ اس کو اپنے Omnibus اس طرح رنگنے اور ان پر اس طرح تحریر کرنے سے باز رکھا جائے جس سے عوام کو یہ باور کرنے کی ترغیب ہوتی ہے کہ یہ مدعیان کے Omnibus ہیں فاضل جج نے جس نے مقدمے کی تحقیقات کی دونوں کے Omnibuses کا معاہدہ کر کے مدعی علیہ کے خلاف اس بنا پر فیصلہ کیا کہ اس کے Omnibus کا رنگ عوام کو دھوکا دے سکتا ہے۔ لیکن عند المرافعہ ناش اس بنا پر خارج کی گئی کہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ عوام میں کسی شخص کو واقف دھوکا ہوا ہے۔

ہم ایک عام قاعدہ یہ بیان کر سکتے ہیں کہ ایسا دھوکا جو طرز عمل پر اثر نہ ڈالے ذمہ داریاں پیدا نہیں کر سکتا۔

(۲) فریب کا اثر اور اس کا چارہ کار

فریب کا اثر	اب ہمیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے یہ غور کرنا ہے کہ فریب کا اثر معاہداتی حقوق ex contractu پر کیا پڑتا ہے۔
فعل ناجائز کا چارہ کار	معاہدے سے قطع نظر جس شخص کو فریب سے مضرت پہنچے وہ ٹارٹ کی ناش کر سکتا ہے یعنی قانون عامہ کے تحت فریب کی ناش کر کے وہ ہرجہ وصول کر سکتا ہے جو اس نے برداشت کیا ہے (اسی کے مائل نصفیت میں ایک چارہ کار موجود ہے جہاں

مدعی کو کسی اور طرح دھوکا دہی کی علیحدہ علیحدہ متعدد دلائل کرنی پڑتی ہیں جیسا کہ نظمائے معنی کے فریب کی صورت میں ہوا کرتا ہے یا کسی وجہ سے قانونی چارہ کار سے محروم ہو جانا پڑتا ہے یہ چارہ کار اس فریب تک محدود نہیں ہے جو تکمیل معاہدہ پر اثر ڈالتا ہے ان کا اطلاق ہر ایسے فریبانہ بیان پر ہوتا ہے جس سے اس شخص کی حیثیت میں تبدیلی واقع ہو جس سے یہ بیان کیا گیا ہو۔

لیکن ہم کو فریب اور اس کے اثرات پر معاہدے کے تعلق سے غور کرنا ہے لہذا ہمیں یہ دریافت کرنا چاہئے کہ معاہدے کے متعلق اس شخص کے لئے کیا چارہ کار ہیں جسے معاہدے کو وقوع میں لانے کی بذریعہ فریب ترغیب دی جاتی ہے۔

چارہ کار معاہدہ (الف) معاہدے کو قابل پابندی تصور کر کے ان شرائط کی

تکمیل کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ جن سے اس کو دھوکا ہوا ہے یا اس ہر جے کا مطالبہ کر سکتا جو ان شرائط کی عدم تکمیل سے اس کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ اگر جائیداد زیر بار ہو اور یہ زیر باری فریبانہ طور پر مشتری سے مخفی رکھی گئی ہو تو بائع کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بیان کو صحیح ثابت کرے اور مواخذہ جات کو ادا کرے۔

اسی طرح وہ شخص جس کو فریب کی وجہ سے جائیداد منقولہ خریدنے کی ترغیب ہوئی ہو اس جائیداد کو روک رکھ کر اس نقصان کا دعویٰ کر سکتا ہے جو فریب کی وجہ سے برداشت کرنا پڑا ہو۔

لیکن اس حق کا استعمال معاہدے کی نوعیت پر مبنی ہوگا کوئی شخص حصہ دار باقی نہیں رہ سکتا۔ اور اس کمپنی پر دعویٰ نہیں کر سکتا جس کا یہ ایک رکن ہے گو اس کو نظار کے فریب سے حصص خریدنے کی ترغیب ہوئی ہو اور نہ کمپنی کے بندہ ہجائے کے بعد وہ اپنے آپ کو حصہ داروں کے زمرے سے علیحدہ کر سکتا ہے اور نہ دعویٰ کرنے کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

معاہدے کی (ج) چانسری ڈویژن میں چارہ کار اختیار کر کے تکمیل مختص کے دعوے میں یا اس سے متعلق ہر جے کی ناش میں معاہدے کو مسترد یا منسوخ کر سکتا ہے یا جو غلط اس کو فریب کا شبہ ہو

علم ہو جائے وہ تمام حقوق معاہدہ سے دست بردار ہو سکتا ہے۔
اگر ایک حصہ دار فریب کا شبہ کے مطالبات calls ادا کرنے سے انکار کر دے اور اس وجہ سے اس کے حصص ضبط ہو جائیں تو وہ کمپنی کا صرف مستفاد دار بن جاتا ہے اور قرضے کی ادائیگی سے فریب کی بنا پر انکار کر سکتا ہے۔

(ج) فریب سے آگاہ ہونے کے بعد اگر وہ اس امر کی اطلاع دینے میں ناکام رہے کہ اس کی نیت تنسیخ معاہدہ کی ہے تو اس کو توثیق یا تنسیخ کا اختیار نہیں رہتا وہ صرف دھوکا دہی کی ناش کر سکتا ہے۔

اولاً وہ اس اختیار کو اس وقت کھو دیتا ہے جب کہ وہ اس معاہدے کے تحت کوئی فائدہ اٹھائے یا کوئی ایسا عمل کرے جو توثیق کی حد تک پہنچا ہو۔

ثانیاً وہ اس اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے حالات اس حد تک بدل جائیں کہ فریقین اپنی پہلی حالت میں نہ آ سکتے ہوں ایک حصے دار جو کسی پراسیکشن کے غلط بیانات کی ترغیب پر حصص خریدتا ہے وہ معاہدے کو مسترد نہ کر سکے گا۔ اگر وہ کمپنی کے کئے جانے کی درخواست پیش ہونے تک یا کمپنی کے بند کرنے کا حکم صادر ہونے اور کمپنی کا اثاثہ سپرد ہونے تک خاموش رہے۔
شخص ثالث کے (یعنی منسوخ ہونے تک جائز ہوتا ہے) اس لئے اگر شخص ثالث حقوق

نیک نیتی سے قیمت ادا کر کے جائدا دیا ان اشیا میں حقوق قبضہ حاصل کرے جو بذریعہ فریب حاصل ہوئی ہوں۔ تو یہ حقوق فریب خوردہ فرقہ کے مقابلے میں جائز ہوتے ہیں۔

مروزرمانہ بذات خود فریب خوردہ فریق کے حقوق پر اثر نہیں ڈالتا لیکن جب اس کے ساتھ فریب کا علم شامل ہو جاتا ہے تو اس سے توثیق کرنے کی نیت کی شہادت دستیاب ہوتی ہے۔ بہر صورت تاخیر سے یہ موقع پیدا ہوتا ہے کہ فریقین اپنی حیثیت کو بدل لیں یا اشخاص ثالث حقوق حاصل کر لیں اور اس طرح حق تنسیخ زائل ہو جاتا ہے۔

فریب کے ان نتائج سے جن کو ہم نے بیان کیا ہے (یعنی ایسا فریب

جو معاہدے کو ممکن الانساخت بنا دیتا ہے) ہمیں اس فریب کو متمازن کرنا چاہئے جس میں بذریعہ تبلیغ یا اور طریقے سے کسی شخص کو اقرار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور یہ شخص اقرار کی نوعیت یا اس شخص کے متعلق غلطی میں مبتلا رہتا ہے جس سے کہ یہ معاملہ کر رہا ہے۔ ہم نے غلطی کے عنوان کے تحت ان صورتوں سے بحث کی ہے یہ ایسی صورتیں ہیں جن میں حقیقی رضا مندی ظاہر نہیں کی جاتی اور معاہدہ کا عدم ہوتا ہے اور جن میں ایک بے قصور شخص ثالث کو جس نے فریب دینے والے شخص سے بہ ادائی قیمت اشیا حاصل کی ہوں ان اشیا کے متعلق فریب خوردہ شخص کے مقابلے میں کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوتی۔

(۲) فریب نصفت کے نقطہ نظر سے۔

دارالامرا میں ایک مابعد کے مقدمے میں ان فیصلہ جات کی حقیقی درست اور اطلاق پر غور کیا گیا ہے جو Derry بنام Peek میں صادر ہوئے ہیں اور اس واقعے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ اس میں جو اصول طے کئے گئے ہیں وہ کسی طرح اس چارہ کار کو محدود نہیں کرتے جو عدالت چانسری نے پہلے ہی مقدمات میں عطا کئے ہیں جن پر اس کو ایک زمانے میں مکمل اختیار سماعت حاصل تھا اور گوان کو اس عدالت میں مقدمات فریب کے تحت رکھا گیا تھا لیکن ان سے لازمی طور پر فریب کا عنصر متضمن نہیں ہوتا تھا، ایسی صورتیں وہاں پیدا ہوتی ہیں جہاں کہ کسی ایسے خاص فرض کی خلاف ورزی کی گئی ہو جس کو عدالت چانسری تسلیم اور نافذ کرتی ہے خواہ یہ فریقین کے امانتی تعلق یا مقدمے کے خاص حالات سے پیدا ہو۔

Lord Haldane, L.C. کہتے ہیں کہ اس کو ایک ملہ امر سمجھنا چاہئے کہ

دھوکا دہی کی ناش کسے لئے کوئی چیز جو صحیح معنوں میں نیت فریب کا ثبوت نہ ہو کافی نہ ہو گا خواہ عدالت قانونی یا عدالت نصفت اپنے متفقہ اختیار سماعت کے استعمال میں کسی دعوے کی تحقیقات کرے یہی صورت ہوگی اور انھیں معنوں میں

لارڈ برام ول اور لارڈ ہرشل کا یہ کہنا بالکل قدرتی ہے کہ کوئی ایسا قانونی فریب نہیں ہے جو اخلاقی فریب سے متماثل ہو لیکن جب فریب کا ذکر ان وسیع معنوں میں کیا جاتا ہے کتابوں میں مندرج ہے اور چانسری میں ان مقدمات کی تشریح کے لئے متعلق ہے جو اس کے مکمل اختیار سماعت کے تحت ہوتے ہیں تو یہ خیال کرنا ایک غلطی ہے کہ دھوکا دینے کی واقعی ہمیشہ ثابت کی جانی چاہئے۔ ایک شخص اس وجہ کی وسعت کا غلط تصور کر سکتا ہے جو عدالت چانسری اس پر عائد کرتی ہے اس کا تصور یہ ہے کہ اس نے ایک ایسے وجہ کی خلاف ورزی کی ہے خواہ لا علمی ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو جس کے متعلق عدالت یہ سمجھتی ہے کہ اس کو اس کا علم تھا اور ان معنوں میں اس کا طرز عمل مبنی بر فریب کیا جاتا ہے پس اس طرح فریب تعبیری کا لفظ وجود میں آگیا اس امین پر جو جائیداد امانتی خریدتا ہے اور اس وکیل پر جو اپنے موکل سے معاملہ کرتا ہے بدیوں سے سہار دیا نہ کا لفظ منطبق ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اس کا حقیقی مفہوم اخلاقی فریب نہیں ہے بلکہ اس قسم کے وجہ کی خلاف ورزی ہے جس کو ایک ایسی عدالت نافذ کرتی ہے جو اپنے آپ کو ابتدا ہی سے عدالت قرضہ جات خفیہ تصور کرتی آئی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ قانون عامہ کے ان ماہرین جمعیتوں نے Derry بنام Peek کا فیصلہ کیا ہے کوئی ایسا شخص موجود ہوتا جو عدالت چانسری میں کام کر چکا ہے تو یہ بہت ممکن تھا کہ فیصلہ اس سے مختلف نہ ہوتا لیکن واضح طور پر ان اصناف مقدمات پر توجہ منعطف کرائی جاتی جن میں امانتی فرض کی بناء پر عدالت ہائے نصف نے چارہ کار عطا کیا ہے۔

Nocton بنام Ashburton کے مقدمے میں جس سے اقتباس بالا پیش کیا گیا ہے مرتب نے اپنے سالیٹر پر اس بیان سے دعویٰ کیا کہ سالیٹر نے ایک غلط مشورے سے اس کو اپنی کفالت کے ایک جزو سے دست بردار ہونے کی ترغیب دی جس کی وجہ سے کفالت ناکافی ہو گئی یہ کہ مشورہ نیک نیتی سے نہیں دیا گیا تھا بلکہ خود سالیٹر کی اس میں غرض تھی اور یہ کہ جب مشورہ دیا گیا تھا سالیٹر کو غیبی علم تھا کہ اس کی وجہ سے کفالت ناکافی ہو جائے گی۔ دارالامرانے قرار دیا کہ Derry بنام Peek

کی طرح یہاں فریبانہ غلط بیانی ثابت نہیں کی گئی لہذا دھوکا دہی کا ہر جہ وصول نہیں کیا جاسکتا لیکن انھوں نے یہ بھی تجویز کی کہ یہاں اس فرض کی خلاف ورزی کی گئی جو سالیسٹر پر اس تعلق سے پیدا ہوتا ہے جو اس کو اپنے موکل سے ہے۔ اس کی وجہ سے موکل اس دادرسی کا مستحق ہے جو عدالت چانسرری ایسے مقدمات میں عطا کرنے کی عادی ہے یعنی اس نقصان کا معاوضہ جو فرض کی خلاف ورزی سے اس کو برداشت کرنا پڑا ہے۔

اس مقدمے سے ان اصول کی توضیح ہوتی ہے جن پر ہمیں دابنا جائز کے عنوان کے تحت آئندہ غور کرنا پڑے گا۔ لیکن یہاں اس فریب میں جس سے دھوکا دہی کی نالاش پیدا ہوتی ہے (جب کہ اس کی تعریف Derry بنام Peek میں کی گئی ہے) اور اس فریب میں جس پر عدالت ہائے نصف کو اختیار سماعت حاصل ہے۔ جو امتیاز کیا گیا ہے اس کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے یہ فیصلہ Derry بنام Peek پر زور دیتا ہے اور اس کی توثیق کرتا ہے لیکن یہ بھی واضح کر دیتا ہے کہ دھوکا دینے کی نیت کا ثبوت نہ ہونے سے تمام مقدمات میں وہ شخص چارہ کلارتے محروم نہیں ہو جاتا جس نے درحقیقت اس دھوکے سے نقصان برداشت کیا ہے۔

(۴) جبر

جبر کس چیز پر مشتمل ہے | معاہدہ اس فریق کی مرضی سے ممکن الانفاخ بن جاتا ہے جو جبر کے تحت معاہدے کو وقوع میں لاتا ہے جبر اس وقت کہا جاتا ہے جب کہ واقعتاً تشدد یا مجبوس کیا گیا ہو یا اس کی دھمکی دی گئی ہو اور جبر خود معاہدہ کرنے والے فریق یا اس کی بیوی والدین یا اولاد پر کیا گیا ہو جبر معاہدے کے فریق ثانی کی جانب سے یا ایسے شخص سے عمل میں آیا ہو جو اس فریق کے علم سے اور اس کے نامدے کے کام کر رہا ہو۔

معاہدے پر اس کا اثر | کوئی معاہدہ جو شخص ثالث کو جبر سے بچانے کے لئے وقوع میں لایا گیا ہو وہ اس وجہ سے ممکن الانفاخ نہیں ہے گویا ایک ہونا چاہئے

معاہدہ جس کا بدلہ یہ ہو کہ معاہدہ شخص ثالث کو جس بیجاسے رہا کر دے نقدان بدلہ کی بنا پر کا عدم ہوتا ہے۔

اور نہ اقرار جس کا بدلہ روکے ہوئے سامان کو چھوڑ دیتا ہو بر بنائے جبر ممکن الانفاخ ہے اگر سامان کا روکتا بدائیہ ناجائز ہو تو یہ اقرار نقدان بدلہ کی بنا پر کا عدم ہے اگر سامان کو روک رکھنے کا جواز مشتبہ ہو تو مصالحت کے ذریعے اس اقرار کو برقرار رکھا جاسکتا ہے ناجائز طور پر روکے ہوئے مال کو چھڑانے کے لئے رقم ادا کی جائے تو واپس لی جاسکتی ہے کیونکہ جب کوئی شخص ایک دوسرے شخص کی رقم وصول کر لیتا ہے تو اس سے ایسا تعلق پیدا ہوتا ہے جو ہم شکل معاہدہ ہوتا ہے۔ عدالت مراغہ نے یہ قرار دیا ہے کہ اقرار جو اخلاقی دباؤ سے وجود میں آیا ہو جسے ایک قریبی رشتہ دار پر ناش کرنے کی دھمکی، ایسا نہیں ہے جس کو اس ملک کی عدالتیں نافذ کریں گی اس کی وجہ زیادہ تر یہ نہیں ہے کہ اس قسم کا اخلاقی دباؤ فریقین معاہدہ کی حقیقی رضامندی کے وجود کی نفی کر دیتا ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ مدعی کو ایک ایسے اقرار کی بنا پر ناش کرنے کی اجازت دینا جو ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو قانون کی مصلحت عامہ کے خلاف ہے۔

Judicature Act کے نفاذ کے بعد سے صحیح معنوں میں جبراً اس

غیر دیانت دارانہ طرز عمل میں امتیاز کرنا آسان نہیں ہے جس کو عدالت ہائے نصفت دباؤ ناجائز سے تعبیر کرتی ہیں اور جس سے ذیل میں بحث کی گئی ہے Kaufman بنام Gerson کا زیر بحث مقدمہ درحقیقت اس خطا فاصل کی تحدید کی مثال ہے جو ان دونوں کو جد کرتی ہے۔

(۵) دباؤ ناجائز

قریب قانون غیر موضوعہ | یہ بتلایا جا چکا ہے کہ فریب کی اصطلاح بہ نسبت قانون عامہ کی عدالتوں کے چانسری میں زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور نصفت کے | یہ استعمال اس چارہ کار سے لازم آگیا ہے جو علی الترتیب نقطہ نظر سے۔

عطا کرتی تھیں۔ قانون عامہ فعل ناجائز کا ہر جہ عطا کرتا تھا اور وہ احتیاط کے ساتھ اس فعل ناجائز کی تعریف کرنے پر مجبور تھا جس سے بنائے ناشر پیدا ہوتی ہے لیکن جب ایک فریق ناجائز طریقے پر عمل کرتا تو نصف معاہدے کی تعمیل مختص یا کسی معاہدے کو منسوخ کرنے یا معاوضہ عطا کرنے سے انکار کرتی تھی۔ قانون غیر موضوع میں فریب ایک ایسا غلط بیان ہے جس کی تشریح گزشتہ Section میں کر دی گئی ہے اور نصف میں فریب ایک غیر دیانت دارانہ فعل کے مفہوم میں اکثر استعمال کیا گیا ہے۔ داب ناجائز کا نصیحتی اس قسم کے طرز عمل کو عام طور سے داب ناجائز کا استعمال کیا گیا ہے یہاں اس موضوع کا صرف ایک خاکہ پیش کیا جاسکتا ہے اس امر کا انحصار کہ آیا کسی مقدمے میں داورسی عطا کی جاسکتی ہے یا نہیں۔

نظریہ

اس رائے پر ہونا چاہئے جو عدالت ایسے متعدد معاملات کی نوعیت کے متعلق قائم کرے جو عرصہ دراز سے پیش ہو رہے ہوں۔

لیکن ہمیں داب ناجائز کی تعریف معلوم کرنی چاہئے اور اس کے بعد ان حالات پر غور کرنا اور ان کو ترتیب دینا چاہئے جو اس کو وجود میں لاتے ہیں ہم کو ترتیب میں ان چند اصولوں سے مدد مل سکتی ہے جن کو عدالت نصف کے جھول نے عہود یا ایسے ہبہ کے نفاذ کے لئے مدون کیا ہے جو بلا بدل ہوتے ہیں یا ان میں بدل تھے مہود یا مہوبہ کی قیمت کے بالکل غیر متناسب ہوتا ہے۔

داب ناجائز کی تعریف

لارڈ سلبورن نے Earl of Aylesford بنام morris میں ایک تعریف پیش کی ہے۔ ان مقدمات پر بحث کرتے ہوئے جو لارڈ ہارڈوک کی زبان میں فریقین معاہدہ کے حالات فریب کا قیاس پیدا کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ۔

داب ناجائز کا قیاس یہاں فریب سے مراد دھوکا یا دغا نہیں ہے اس سے مراد اس قوت کا بددیانتی کے ساتھ استعمال ہے جو ان حالات اور شرائط سے پیدا ہوتی ہے جب فریقین کی حیثیت ایسی ہو کہ بادی النظر میں یہ قیاس پیدا کرے تو یہ معاملہ برقرار نہیں رہ سکتا تا وقتیکہ دھوکا جو اس سے مستفید ہونے کا ادا کرتا ہے اس کے خلاف شہادت پیش کر کے اس

قیاس

قیاس کو مسترد نہ کرے اور یہ ثابت نہ کرے درحقیقت یہ جائز اور معقول ہے۔
جن اصول کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں :-

(الف) یہ کہ نصف عہد بلا بدل کے تقبیل مختص کی ڈگری صادر نہ کرے گی
خواہ یہ عہد جہری اور رجسٹر شدہ ہی کیوں نہ ہو۔

(ب) یہ کہ ایسا ہبہ جو بلا بدل ہو اگر قبول کیا جائے تو قبول کرنے والے
شخص پر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ یہ معاملہ جائز تھا۔

(ج) یہ کہ بدل کا غیر متناسب ہونا داب ناجائز یا فریب کا قیاس پیدا کرنے والا
عنصر سمجھا جاتا ہے۔

(د) لیکن مختص بدل کا غیر متناسب ہونا (قانونی رائے کے قوی رجحان کے
لحاظ سے) کسی ایک کے ثبوت کی حد تک نہیں پہنچتا۔

پس جس سوال پر ہمیں بحث کرنا ہے اس کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔
جب کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کی حیثیت سے نصفی چارہ کار طلب کرتا ہے
تاکہ اس ہبہ یا عہد سے اہتمام کرے جو بلا بدل ہو یا بدل یا بالکل خیر متناسب ہو تو
داب ناجائز کے قیاس کو پیدا کرنے کے لئے اس کو اس کے علاوہ اور کیا ثابت
کرنا چاہئے۔

مقدمات کی تین تہائز اصناف میں تقسیم ہوتی ہے۔

(۱) ایسے مقدمات بھی ہیں جن میں عدالت اس معاملے کو بادی النظر میں ناجائز تصور کرتی ہے
اور اس شخص سے جس نے فائدہ اٹھایا ہے ثبوت طلب کرتی ہے کہ درحقیقت یہ جائز اور معقول تھا۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا Usury Laws مدیون کی حفاظت کرتے ہیں

اور حقوق عودی کو فروخت کرنے والے کی حفاظت ایک متاخرہ نصفیت سے
ہوتی تھی جس میں مشتری کو کسی وقت بھی یہ ثابت کرنا پڑتا تھا کہ اس نے اپنے معاملے

کی قیمت ادا کر دی ہے۔ Usury Laws منسوخ ہو چکے ہیں اور Sale

of Reversions Act 1867 کے ذریعے نصفیت کا وہ قاعدہ منسوخ ہو چکا ہے

جو حقوق عودی سے متعلق تھا لیکن Moneylenders Act 1914ء اور 1919ء

ہر عدالت کو (جس میں کوئٹہ کی عدالتیں بھی شامل ہیں) ہر کارروائی میں جو قرض دہندہ

قرضے کی داپسی کے لئے دائر کرے اس معاملے پر از سر نو تجویز کرنے کا اختیار دیتے ہیں بشرطیکہ اس کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اُس رقم پر جو واقعتاً قرض دی گئی تھی جو سود عائد کیا گیا ہے وہ کثیر ہے یا وہ رقم جو انحصار اجات تحقیقات جرمانہ bonus premium تجدید یا دیگر مصارف کے لئے عائد کی گئی ہے کثیر ہے اور یہ کہ ہر صورت میں یہ معاملہ بحیب اور سخت ہے یا اس قسم کا ہے کہ عدالت نصفیت اس کے لئے دادی عطا کرتی ہے۔

تعریف مندرجہ قانون ہذا کے مطابق قرضہ دہندہ ایک ایسا شخص ہے جو قرضہ دینے کا کاروبار بطور کاروبار کے چلاتا ہے نہ کہ کسی اور کاروبار کے ضمن میں (جیسے بنک کے کاروبار) اور یہ کہنا کافی ہے کہ عدالت کسی معاملے کو سخت اور بحیب تصور کر سکتی ہے اس وجہ سے نہیں کہ ایک فریق نے دوسرے فریق پر تشدد کیا یا اس سے فائدہ اٹھایا بلکہ اس وجہ سے کہ مقدمے کے تمام حالات کے مد نظر اور کفالت قرضہ کی نوعیت اور مالیت کے لحاظ سے شرح سود کثیر ہے قانون قرض دہندگان Moneylenders Acts کے قطع نظر ہمارے لئے عدالتوں کا عمل درآمد رہ جاتا ہے دو فریقین میں اس شخص کی حفاظت کرتے ہیں جس نے عمر علم یا حیثیت کے متعلق غیر مساوی شرائط پر دوسرے شخص سے معاملہ کیا ہے۔

داب ناجائز کا قیاس اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ کوئی ایک فریق غیر تعلیم یافتہ اور نا تجربہ کار ہوتا ہے یا جب کہ اس کو شدید ضرورت ہوتی جس کی وجہ سے اس کو آئندہ منفعت کو قربان کرنے کی ترغیب ہوتی ہے اس امر کا بار ثبوت کہ یہ قیاس بے بنیاد ہے اس فریق پر ہوتا ہے جس نے فائدہ اٹھایا ہے۔ عام مقدمات میں ہر فریق معاملہ کو اپنے حق کی حفاظت کرنی چاہئے اور یہ قیاس نہ لیا جائے گا۔ کہ کسی ایک جانب ناجائز فائدہ اٹھایا گیا یا مکت علی سے کام لیا گیا لیکن ”مستوقع وارث“ یا ایسے اشخاص کی صورت میں جو مناسب حفاظت کے بغیر کسی دباؤ میں رہتے ہیں اور ان معاملات کی صورت میں جو غیر تعلیم یافتہ اور جاہل اشخاص سے کیا جاتا ہے اس امر کا بار ثبوت کا معاملہ

بالکل جائز تھا اس شخص پر ہوتا ہے جو معاہدے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔“

(۲) دیگر مقدمات میں معاملہ بہ ظاہر ناجائز نہیں ہوتا جو فریق داد رسی کا طالب ہوتا ہے اس میں پوری قابلیت ہوتی ہے اچھا مشورہ حاصل کر سکتا ہے اور اس کو ایسی فوری ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ کسی ہوشیار کاروباری کے جسم کو کم پر منحصر ہو جائے۔ یہاں داب ناجائز کے استعمال کا قیاس نہ کیا جائے گا تا وقتیکہ فریقین میں بعض تعلقات جیسے پدری یا امانتی ثابت نہ کئے جائیں اور ہر امانتی تعلق سے ایسا قیاس پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ تعلق ایسا ہونا چاہئے جس سے داب ناجائز کا قیاس پیدا ہو سکے۔ لیکن جہاں ایسا تعلق موجود ہوتا ہے وہاں داب ناجائز کا قیاس پیدا ہوتا ہے اور اس کی تردید صرف اس ثبوت سے ہو سکتی ہے کہ معطل یا مقرر ایسی حالت میں تھا کہ بالکل رائے کسی اثر کے بغیر قائم کر سکتا تھا۔“

عدالت ایسے ہیہ یا اقرار کو لازماً منحہ نہ کرے گی جو لڑکے کی جانب سے اپنے والدین کو مومل کی جانب سے وکیل کو مریض کی جانب سے طبیب کو مامون لہ کی جانب سے امین کو نابالغ کی جانب سے ولی کو یا کسی شخص کی جانب سے اپنے روحانی مشیر کو دیا جائے۔ لیکن ایسے تعلقات اس امر کے ثبوت کا مطالبہ کرتے ہیں کہ جو فریق متنفید ہوا ہے اس نے اپنی حیثیت سے فائدہ نہیں اٹھایا Huguenin بنام Baseby میں جہاں ایک قانون نے بی جائداد ایک پادری کو منتقل کر دی جس پر اسے اعتماد تھا لارڈ الٹن نے کہا ہے کہ کٹوال یہ نہیں ہے کہ آیا وہ جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے یا اس نے کیا کیا کرنے والی ہے۔ بلکہ یہ کہ یہ ارادہ کس طرح پیدا ہوا۔

مابعد کے دو مقدمات کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔

Powell بنام Powell میں ایک نوجوان عورت نے اپنی سوتیلی ماں کے

اثر کے تحت ایک تملیک نامہ تحریر کیا جس کے ذریعے اس نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا جو عقد ثانی کے بعد پیدا ہوئے تھے یہ تملیک نامہ منسوخ کر دیا گیا گو سالیٹر نے مدعی کو مشورہ دیا تھا سالیٹر تملیک نامہ کے فریق ثانیان اور خود مدعی کے لئے کام کر رہا تھا اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اس معاملے کی نسبت ناراضی کا اظہار کیا لیکن وہ اپنی ناراضی کو عمل میں لا کر اپنے خدمات سے دست بردار نہیں ہوا۔

wright بنام carter میں جو قول طے کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے جہہ یا بیع کو جائز قرار دینا کس قدر دشوار ہے جو ایک موکل اپنے وکیل کے حق میں کرتا ہے جہہ کی صورت میں وکیل اور موکل کا تعلق ختم ہو جاتا ہے موکل کو معاملے کی ابتدا سے آزاد مشورہ حاصل کرنا چاہئے اور مشورہ ہر اہم حالت مکمل علم کے ساتھ دیا جانا چاہئے۔ بیع کی صورت میں موکل کو پوری طرح ہونی چاہئے کہ وہ کیا کر رہا ہے اس کو آزاد اور عاقل مشورہ حاصل کرنا چاہئے اور قیمت ایسی ہونی چاہئے جس کو عدالت جائز تصور کرے۔

(۳) جہاں فریقین کے مابین ایسے تعلقات نہ ہوں جو داب ناجائز کا قیاس پیدا کرتے ہوں تو معطی یا مقررہ اس امر کا بار ثبوت ہوگا کہ حقیقت داب ناجائز استعمال کیا گیا تھا اگر یہ ثابت ہو سکے تو عدالت دوسری عطا کر سکے گی۔ اس اصول کا اطلاق ہر ایسی صورت میں ہوتا ہے جہاں اثر حاصل کیا گیا اور اس کا برا استعمال ہوا ہو یا جہاں اعتماد نہ کیا گیا ہو اور دھوکا دیا گیا ہو وہ تعلقات جن سے عدالت نصفت کو عام طور پر سرکار ہے وہ امین اور مامون لہ وغیرہ کے جیسے تعلقات ہیں اس کا اطلاق خاص کر ایسی ہی صورتوں پر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اور بعض اس وجہ سے کہ ان تعلقات سے عدالت یہ قیاس کرتی ہے کہ اعتماد کیا گیا تھا اور اثر سے کام لیا گیا تھا لیکن دیگر تمام صورتوں میں جہاں یہ تعلقات موجود نہیں ہوتے اس اعتماد اور اثر کو بیرونی طور پر ثابت کرنا چاہئے اور جہاں بیرونی طور پر ثابت ہو جاتے ہیں تو عقل اندہم عام کے قواعد اور عدالت نصفت کے اصطلاحی قواعد کا ان پر اسی طرح اطلاق ہوتا ہے جس طرح کہ دوسری صورتوں پر۔ الفاظ مندرجہ بالا لارڈ کننگس ڈون کے ہیں۔ یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں

ایک نوجوان شخص نے جو ابھی بالغ ہوا تھا ایک معمر شخص کی حکمت عملی کی وجہ سے جس نے اس پر گہرا اثر قائم کر لیا تھا۔ مدعی کی ذمہ داریاں اپنے آپ عائد کر لیں یہ قرار دیا گیا کہ اس نوعیت کا اثر گواہ کو قطعی طور پر پدیری روحانی یا مانتی نہیں کہا جاسکتا مدعی کو عدالت کی حفاظت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

(Morley بنام Longhnan) ایک مابعد کے مقدمے کی نوعیت بالکل اسی کے مشابہ تھی اس میں منجانب مدعی اس رقم کی واپسی کے لئے دعویٰ کیا گیا تھا جس کو متوفی نے اس شخص کو ادا کیا تھا جس کے مکان میں یہ چند سال تک مقیم تھا جسٹس رائٹ مدعیان کے حق میں فیصلہ لکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس امر کا تصفیہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا متوفی اور (Longhnan) کے مابین آمانتی تعلقات تھے یا روحانی اثر کی وجہ سے ہیہ کیا گیا تھا۔ مدعی علیہ نے متوفی کی پوری زندگی پر تسلط حاصل کر لیا تھا اور ہیہ متوفی کے آزاد ارادے کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس اثر اور تسلط کا۔ ان معاہدات کو منسوخ کرنے اور ہیہ کو مسترد کرنے کا حق جو داب ناجائز کے تحت وقوع میں آئے ہوں بالکل ان معاہدات کو منسوخ کرنے کے حق کے مشابہ ہے جو بذریعہ فریب و قوع میں آتے ہیں۔

ایسے معاملات ممکن الانفساخ ہیں نہ کہ کالعدم جو بھی داسب ناجائز ہٹا لیا جاتا ہے شخص متاثر کے فعل یا ترک فعل پر اس تعبیر کا اطلاق ہوتا ہے کہ اس کی نیت اس معاملے کو منظور کرنے کی تھی

(Mitchell بنام Homfray) میں جوری نے یہ واقعی تجویز کی کہ ایک مریض نے جس نے اپنے طبیب کو ہیہ کیا تھا طبیب اور مریض کا اعتمادی تعلق ختم ہو جانے کے بعد بھی اس ہیہ کو برقرار رکھنے کا ہیہ کر لیا اور عدالت مریض نے یہ قرار دیا کہ اس ہیہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

(Alcard بنام Skinner) میں مدعیہ نے پانچ سال متوفی ہونے تک اس ہیہ کو مسترد کرنے کی کوشش نہیں کی جو اس نے اس (Sisterhood) کو کیا تھا جس سے وقت ہیہ علیحدہ ہو گئی تھی ان پانچ سال کے دوران میں وہ اپنے وکیل سے گفت و شنید کرتی رہی اور وہ اپنے حقوق کو جان سکتی اور استعمال کر سکتی تھی

اس مقدمے میں بھی عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ معطلی کا طرز عمل ہیہ کی توثیق کرتا ہے۔ لیکن یہ توثیق اس وقت تک جائز نہیں تا وقتیکہ وہ داب ناجائز بالکل ختم نہ ہو جائے جس کی وجہ سے معاہدہ یا ہیہ وقوع میں آتا ہے فریق متضرر کے ارادے کو اس تسلط سے پوری طرح آزاد کرانے کی ضرورت کو جس کے تحت اس نے عمل کیا ہے (Moxon نام Payne) میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

فریب یا دھوکا معاف نہیں اس عدالت میں اس حق جائداد کی توثیق نہیں ہو سکتی جو ان ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو۔ تا وقتیکہ تمام واقعات کا مکمل علم نہ ہو اور ان نصفتی حقوق کا مکمل علم نہ ہو جو ان واقعات سے پیدا ہوتے ہیں اور اس داب ناجائز سے کلیتہً آزادی حاصل نہ ہو جائے جس کے ذریعے سے فریب عمل میں لایا گیا ہو۔

اس اصول کا اس وقت بھی اطلاق ہوتا ہے جب کہ ایک شخص غربت سے مجبور ہو کر اور بغیر صحیح مشورے کے کسی قیمتی حق کو منتقل کر دیتا ہے تاخیر سے رنہا مندی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا اس کے خلاف یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ جس افلاس نے اس کو معاہدہ کرنے پر مجبور کیا تھا اسی نے معاہدے کو منسوخ کرنے سے باز رکھا ہے۔

باب ہفتم

جواز غرض

(LEGALITY OF OBJECT)

انعقاد معاہدہ کا ایک اور عنصر ہے جس پر غور کرنا باقی ہے۔ یعنی فریقین کی غرض۔ معاہدے کی آزادی پر قانون نے چند قیود اور تحدیدات عائد کئے ہیں اور معاہدے کی بعض اغراض کو ممنوع قرار دیا ہے اور بعض کو ناپسند۔ گو باقی تمام ضروریات میں انعقاد معاہدہ کی تکمیل ہو جائے، لیکن اگر فریقین کے ارادے میں بوقت معاملہ یہ اغراض پائے جائیں۔ تو قانون اسے نافذ نہیں کرے گا۔

اس موضوع کے متعلق دو امور زیر بحث ہوتے ہیں پہلے ان اغراض کی ماہیت و تقسیم جن کو قانون ناجائز سمجھتا ہے۔ دوسرے اس قسم کے اغراض کی موجودگی کا اثر ان معاہدات پر جن میں یہ پائے جائیں۔

فصل اول۔ عدم جواز معاہدہ کی ماہیت

عدم جواز سے کیا مراد؟ اغراض معاہدہ کو یا تو صریح قوانین موضوعہ کے ذریعے ناجائز قرار ہے

دیا جاسکتا ہے یا قانون غیر موضوعہ کے قواعد کے تحت۔ قانون غیر موضوعہ کے قاعدوں کو کم بیش صحت کے ساتھ متعین کیا جاسکتا ہے۔

اس موضوع کو یوں مرتب کیا جاسکتا ہے کہ کوئی معاہدہ اس لیے ناجائز ہو سکتا ہے کہ:-
(۱) قانون موضوعہ نے اس کے اغراض کو ممنوع قرار دیا ہے۔

(۲) اس کے اغراض قانون غیر موضوعہ کے لحاظ سے قابل مواخذہ تعدی (indictable offence) یا دیوانی فعل ناجائز پر مشتمل ہیں۔

(۳) قانون غیر موضوعہ اس کے اغراض کو خلاف مصلحت عامہ قرار دے کر حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

مگر دونوں آخر الذکر ممنوعات فی الحقیقت قانون غیر موضوعہ کے ممنوعات کی شکلیں ہیں جن میں سے ایک زیادہ اور ایک کم معین ہے۔ عام فرق معاہدات ممنوعہ قانون موضوعہ اور معاہدات ممنوعہ قانون غیر موضوعہ کا ہے۔ اور ہم اسی طرح اس موضوع پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) قانون موضوعہ کی خلاف ورزی میں کئے ہوئے (معاہدات)

قانونی ممانعت کا اثر | قانون موضوعہ حکم دے سکتا ہے کہ فلاں معاہدہ ناجائز یا کالعدم ہے۔
ایسی صورت میں کوئی شبہ نہیں رہتا ہے کہ مجلس وضع قوانین کا منشاء یہ ہے کہ ایسا معاہدہ نافذ نہ کیا جائے۔

”ناجاہز“ اور ”کالعدم“ کا فرق ضمنی معاہدات کی حد تک اہمیت رکھتا ہے۔ یقین کی حد تک تو بہر حال کوئی بھی قابل نفاذ نہیں۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ قانون کسی معاہدے کو ناجائز یا کالعدم قرار دینے بغیر اس معاہدے کے فریق پر کوئی سزا عائد کرے۔ ایسی صورت میں

ہمیں یہ دریافت کرنا ہوتا ہے کہ آیا مجلس وضع قوانین کا یہ ارادہ ہے کہ وہ معاہدے کو فریقین کے لیے گراں بنا کر حوصلہ شکنی کرے یا اسے کالعدم ہی کر دے تاکہ اس کے ذریعے سے فریقین کے کوئی قانونی حقوق نہ پیدا ہوں یا یہ کہ اس کا منشا اس کی قطعی منافعت ہے تاکہ اس کو آگے بڑھانے کے لیے جو کام بھی اختیار کیا جائے اس پر مقصد ناجائز کا دھبہ لگے۔

اگر سرکاری آمدنی (Revenue) کی حفاظت کے لیے سزاعائد کی گئی تھی تو یہ ممکن ہے کہ معاہدہ ممنوع نہ کیا گیا ہو۔ اور یہ کہ مجلس وضع قوانین کا منشا فقط یہ تھا کہ وہ جس حد تک آمدنی (Revenue) کے لیے بے نفع ہو اس حد تک اسے فریقین کے لیے گراں بنائے مگر اس اعتبار کی صحت پر شبہ کیا گیا ہے۔ استمرار سزایک بہتر معیار ہو سکتا ہے۔ اگر سزایک ہی بار ہمیشہ کے لیے عائد کی گئی ہے، اور اس قسم کے ممنوعہ معاہدات یکے بعد دیگرے کرنے سے وہ سزاکر لکر عائد نہیں ہوتی ہے، یا اگر دیگر حالات کے باعث معاہدے کو کالعدم کرنا ایک نامناسب سزا ہو تو یہ بحث کی جاسکتی ہے کہ ایسے معاہدات کو کالعدم نہیں قرار دینا چاہیے۔ لیکن جس صورت میں کسی قسم کے معاہدے کے کرنے پر ہر بار سزاکا بھی اعادہ ہوتا ہو تو ہم (علامہ سرکاری آمدنی کے مقدمات کے جن کے متعلق ابھی کچھ اور شبہ رہ سکتا ہے) یہ فرض کر سکتے ہیں کہ جو معاہدہ اس طرح قابل تعزیر قرار دیا گیا ہے، وہ مابین فریقین کالعدم کیا گیا ہے۔ یہ سوال تعبیر قانون سے تعلق رکھتا ہے کہ آیا وہ ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اور اس طرح ذیلی معاملات بھی داغدار سمجھے جائیں گے۔

ہمیں یہاں تفصیل سے ان قوانین، موضوعہ پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں، جن کی

۱۔ Brown بنام Duncan (10B. & C. 93)

۲۔ Cope بنام Rowlands (2M. & W. 158)

۳۔ Smith بنام Mawhood (14M. & W. 464)

۴۔ Bonnard بنام Dott (1ch. 740) ۱۹۰۶ء

۵۔ Brightman بنام Tate (1K. B. 463) ۱۹۱۹ء

۶۔ Thackes Richards Starck, (1911) بنام Hardy (4Q. B. D. 685, 695)

1 K. B. 296.

رہے بعض معاہدات ممنوع یا قابل تعزیر قرار دیئے گئے ہیں۔ یہ زیادہ تر جن امور سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) ضمانت آمدنی۔

(۲) عوام کی حفاظت بعض اشیاء تجارتی کے متعلق۔

(۳) یا بعض طبقات تجارت سے معاملہ کرنے کے متعلق۔

(۴) بعض اقسام کے کاروبار میں طرز عمل کا تعین۔

شرط کے معاہدات | البتہ ایک اور قسم معاہدات ہے جس کے متعلق بار بار قوانین وضع ہوئے ہیں اور اس کی خصوصی حالت کے باعث اس کی تشریح اور تائیدی تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہماری مراد شرط بد نے (Wager) سے ہے۔

شرط کی ماہیت | شرط اس بات کا عہد ہے کہ کسی غیر یقین واقعے کے تعین یا تحقق پر رقم یا اتنی مالیت دی جائے گی۔ اس قسم کے عہد کا بدل یا تو اس طرح

ہوتا ہے کہ فریق ثانی واقعے کے رونما ہونے کی ضمانت کے طور پر کوئی چیز دے دیتا ہے یا واقعے کے کسی خاص طور پر ہونے کی حالت میں دینے کا عہد کرتا ہے۔ بازی اور شرط کا

اصول یہ ہے کہ ایک فریق جیتتا ہو اور دوسرا کھوتا ہو اور یہ ہار جیت کسی ایسے واقعہ آئندہ پر موقوف ہو جو بوقت معاہدہ غیر یقین قسم کا ہو۔ یعنی اگر واقعہ ایک خاص طرح سے

ہو تو زید جیتے گا اور اگر دوسری طرح ہو تو وہ ہارے گا۔ اس لیے ہار جیت کے باہمی مواقع ہونے چاہئیں۔ مگر یہ ملحوظ رہے کہ واقعے کا عدم یقین نہ صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ واقعہ آئندہ ہے بلکہ اس لیے بھی کہ وہ ابھی تک کم از کم فریقین کے عد علم میں متحقق

نہیں ہو رہے۔ چنانچہ ہو سکتا ہے کہ سینٹ پال کے گرجے کے طول پر شرط باندھی جائے۔ یا کسی ایسے انتخاب کے نتیجے پر جو ہو چکا ہو۔ اگرچہ فریقین کو علم نہ ہو کہ کسی کو زیادہ رائیں

لے۔ جس شرط میں ایک طرف اتنے پونڈ ہوں اور دوسری طرف کچھ نہ ہو تو وہ مظاہرہ جہارت پر انعام کا ایجاب ہو سکتا ہے۔ مثلاً زید نے کسی چابک سوار سے سو پونڈ مقابل صفر کے شرط کیے کہ وہ اس شرط کو نہیں جیتے گا جو بکر

چاہتا تھا کہ وہ چابک سوار جیتے۔ یا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک عہد بلا بدل ہو جس میں کسی شرط میں رقم کی ادائیگی ہونے والی ہو مثلاً زید پانچ پونڈ مقابل صفر کی شرط کرے کہ جو میں گھنٹوں کے اندر بارش ہوگی۔

ملی ہیں۔ ایسی صورت میں عدم یقین صرف فریقین کے دل میں ہوتا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ ایسی صورت میں موضوع شرط ہر شخص کے اندازے کی صحت ہے۔ نہ کہ کسی خاص واقعے کا وقوع میں آنا۔

مگر فریقین کا یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ واقعہ غیر یقینہ ہی معاہدے کی واحد شرط ہے۔ اس طرح آسانی شرط بازی (Wager) اور مشروط عہد یا گیارنٹی (Guarantee) میں امتیاز کیا جاسکتا ہے۔

مگر شرط بازی کی مذکورہ بالا تعریف میں بعض مزید قیود اور تحدیدات کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کی موجودہ حالت میں بہت سے ایسے معاہدے آجائیں گے جو کسی طرح بھی معاہدات شرط بازی نہیں ہیں۔ مثلاً زید معاہدہ کرتا ہے کہ وہ بکر کے ہاتھ کچھ سامان بیع کرے گا۔ حوالگی اب سے تین ماہ بعد ہوگی۔ زرٹمن وہی ہو جو تاریخ حوالگی پر بازار کے نرخ کے لحاظ سے قرار پائے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ زید ایک واقعہ آئندہ یعنی بازار کے نرخ کے چڑھنے اور اترنے پر جو غیر یقین ہے نفع یا نقصان اٹھاتا ہے۔ مگر اتفاقات کا عنصر اس نئے معاہدے کے اندر محض ایک ضمنی امر ہے جو اس بات کے لیے ہے کہ بعض شرائط پر سامان بیع کیا جائے۔ مگر اس سے یہ معاملہ معاہدہ مشروط بازی نہیں ہو جاتا۔ شرط بازی میں غرض یہ ہوتی ہے کہ بلا کوشش نفع کمائیں۔ اور یہ محض کسی غیر یقین واقعے کے ظہور پر منحصر ہوتا ہے۔ ایک فریق اپنے علم ہمارت یا قسمت کی مسامت کو دوسرے کے علم ہمارت یا قسمت کے ساتھ بازی میں لگاتا ہے اصل شرط میں مسامت ساری یہی ہوتی ہے۔

اسی بنا پر ہمیں مشروط بازی کو بعض ایسے معاہدات سے ممتاز کرنا چاہئے جن میں فریقین کے نفع نقصان کے اتفاقات کسی غیر یقین واقعے کے یقین ہونے پر موقوف ہوں۔ مگر یہ اتفاقات اس غرض کے محض ضمن میں ہوں جو فریقین کے پیش نظر ہے۔

زید عہد کرتا ہے کہ وہ بکر کی تصویر اتارے گا۔ بکر عہد کرتا ہے کہ اگر مشروط عہد کا فرق محمود شہادت کو پسند کرے تو زید کو سو پونڈ دیئے جائیں گے۔ یہ ایک شے کی بیع کا مشروط معاہدہ ہے۔ زید راضی ہے کہ ایک کام انجام دے جس کے لیے اسے محمود کی پسندیدگی کے غیر یقین واقعے کے رونما ہونے کی

صورت میں رقم ادا کی جائے۔

اگر زید اس خواہش میں کہ کچھ نہ کچھ حاصل کرے، خالد سے ہمد کرتا ہے کہ اگر محمود تصویر کو پسند کرے تو زید خالد کو بینل پونڈ دے گا۔ اور اگر محمود پسند نہ کرے تو خالد زید کو دس پونڈ دے گا۔ یہ ایک شرط بازی ہے جو ایک غیر یقین واقعے یعنی محمود کی پسندیدگی پر موقوف ہے۔ زید خالد سے دو بمقابل ایک کی شرط کرتا ہے کہ محمود تصویر کو پسند نہ کرے گا۔

گیارہویں سے فرق اسی طرح زید چاہتا ہے کہ محمود کو پانچ سو پونڈ ادا کرے اور عہد کرتا ہے کہ تین ماہ بعد محمود ادا نہ کرے تو وہ خود زید (کرے گا۔ یہ ایک

شخص کے دین یا کوتاہی کی پابجائی کا عہد ہے۔

زید یہ چاہتے ہوئے کہ محمود کی ممکنہ نادہندی سے محفوظ رہے، خالد سے ہمد کرتا ہے کہ اگر محمود تین ماہ بعد اپنے دین کا ایفا کر دے تو وہ خالد کو سو پونڈ دے گا بشرطیکہ خالد اس کے بدل میں یہ ہمد کرے کہ اگر محمود اپنے دین کی پابجائی نہ کرے تو وہ زید کو ڈھائی سو پونڈ دے گا۔ یہ محمود کے دیوالیہ نہ ہونے پر شرط باندھنا ہے۔

بیمے سے فرق معاہدات بیمہ بھی ایک حد تک شرط بازی سے ملتا ہر مشابہت رکھتے ہیں مگر دراصل یہ ایک دوسری ہی قسم کے معاملات ہیں زید

اپنے جہاز کے اسباب کا بیمہ بکرے پاس کرتا ہے جو صامن فروخت (Under Writer)

ہے۔ یقینی وہ بکرے سے معاملہ کرتا ہے کہ اس کے پکانش پونڈ بطور پریمیم ادا کرنے کے بدل میں بکرہ ہمد کرے کہ کسی معینہ خطرے میں جہاز کا اسباب تباہ ہو جائے تو وہ زید کو پانچ سو پونڈ دے گا۔ بجز اس کے کہ الفاظ کو زبردستی کے معنی پہنائے جائیں، اس صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ زید نے اپنے اسباب جہاز کی حفاظت کے غلاف شرط باندھی۔ اس کی غرض یہ ہے کہ اپنے آپ کو اس جائداد کی تباہی کی صورت میں مالی نقصان سے محفوظ کر لے۔ غرض یہ نہیں کہ کسی غیر یقین واقعے کے کسی خاص طور پر پیش آنے کی صورت میں اسے نفع اور بکرے کو نقصان ہو، یہ معاملہ اس معاملے سے بالکل جدا ہے جس میں کوئی شخص خواہ اپنے ہی گھوڑے کی اس غرض سے (شرط باندھ کر) پشتینا ہی کرتا ہے کہ وہ ڈربئی کی ددڑ جیت جائے۔ اسی طرح یہ اس معاملے سے بھی جدا ہے جس میں کوئی شخص اپنے گھوڑے کے غلاف شرط باندھنے کا معاملہ کرے۔ کیونکہ کسی شخص کا جو معاد جائدادی اس کے گھوڑے میں

ہوتا ہے وہ ان دونوں میں کسی صورت میں بھی نفس معاملہ میں داخل نہیں ہوتا۔ اسپورٹس کے دائرے میں اگر ہم بکری بیمہ کے معاہدے کی نظیر تلاش کریں تو وہ غالباً اس صورت میں مل سکتی ہے جب کسی قیمتی گھوڑے کا بیمہ کرایا جائے، جسے ایک نشان سے دوسرے نشان تک شرط میں دوڑنا ہے۔ مگر یہ بیمہ شرط بازی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر زید اپنی جان کا بیمہ کرائے تو یہ کہنا محض حماقت ہو گا کہ وہ اپنی قلتِ عمر کے لیے بازی لگا رہا ہے وہ دراصل اپنے متعلقین کے لیے ایک انتظام آئندہ خریدنا ہے اور اس کا زرخن اس کی واقعی زندگی کی تعداد میں کے لحاظ سے مقرر ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں اگر وہ بہت طویل زندگی پائے تو یہ معاملہ مالی حیثیت سے بے فائدہ ہو گا مگر نفع نقصان کے اتفاقات تو تقریباً ہر تجارتی معاملے میں ناگزیر ہیں۔

اسی لیے ایک واقعی بیمے کے معاملے کو معاہدہ شرط بازی نہیں کہہ سکتے۔ اگرچہ بعض وقت یہ ہو سکتا ہے کہ جس معاملے سے بیمہ مقصود ہو وہ بالآخر شرط بازی (wager) ہی بن جائے جیسا کہ آگے بیان ہو گا اس سے بے جا فائدہ اٹھانے کا تدارک مجلس وضع قوانین نے کیا ہے۔ اور ”قابل بیمہ مفاد“ کی موجودگی و عدم موجودگی کو صحیح بیمے اور شرط بازی کا امتیاز قرار دیا ہے۔

شرط کی تاریخ قانون اس مقام پر شرط بازی کی تحلیل کو ہم ترک کرتے ہیں اور اب غیر موضوعہ میں معاہدات شرط کے قانون کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنا چاہتے ہیں غیر موضوعہ قانون کی رو سے تمام شرطیں جو کی جائیں قابل نفاذ تھیں۔ اور

اٹھارویں صدی کے آخری زمانے تک بھی ان کی حوصلہ شکنی اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ پلیڈنگ میں چند معمولی سی مشکلیں تھیں۔ چنانچہ ۱۷۷۴ء میں لارڈ مینسفیلڈ نے بلا تامل ایک ایسے مقدمے کی سماعت کی جس میں نیو مارکٹ میں دو نوجوانوں نے شرط بندی تھی کہ ”ان کے والدین کو باہم دوڑائیں (یہ وہاں کا محاورہ تھا) یعنی اس بات پر

۱۔ دیکھو تیار پانچ صفحات امد۔

۲۔ Jackson بمام Colegrave ۱۷۹۴ Carthew, 338

۳۔ March بنام Pigot (5 Burr. 2802)

شرط باندھی گئی کہ کس کا باپ زیادہ دن زندہ رہتا ہے۔ اتفاق سے ایک فریق کی لاطمی میں ان میں سے ایک کا باپ اس شرط سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ اور مقدمے میں بحث فقط اس امر کے متعلق تھی کہ آیا ایک شرط (Term) کا اطلاق ایسے معاہدے پر بھی ہو سکتا ہے جو بھری میے کی "مفقود یا غیر مفقود" (Lost or not lost) پالسی کے مشابہ ہو۔ مگر جب عدالتوں نے دیکھا کہ اس کے روبرو بغرض فیصلہ مہل یا ناشائستہ معاملات لائے جاتے ہیں، تو اس بات کے قاعدے قائم کئے جانے لگے کہ وہ شرط (Wager) ناقابل نفاذ ہوگی جس کا ثبوت صرف غیر مہذب شہادت سے مل سکتا ہو یا جس سے شخص ثالث کو ضرر پہنچے کا خیال ہوتا ہو۔ یا مفاد عامہ کے لحاظ سے جس شرط سے کسی شخص کو قانون کی خلاف ورزی کی ترغیب ہو وہ ناجائز ہے۔

شرطوں کی بنیاد پر ہونے والی مقدمہ بازی کی روک تھام کرنے کے لیے عدالتوں سے جو احکام صادر ہوئے وہ عجیب و غریب بلکہ مضحکہ خیز تھے۔ پولین کی مدت کے متعلق شرط کو عدالت نے اس بنیاد پر ناقابل نفاذ قرار دیا ایک تو اس سے ایک انگریز کی جلاوطنی میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے ایک غیر ملکی بادشاہ کو قتل کرنے کے خیال کی ہمت افزائی ہوتی ہے جس کے معنی خود اپنے بادشاہ کی ذات سے بدلہ لینے پر ابھارنا ہے۔ مگر یہ واضح ہے کہ جموں کے لیے اہل محرم یہ تھا کہ "عدالتوں میں اہل شرطیں آنے سے زحمتیں پیدا ہوں گی" اور یہ خیال کہ "یہ اصول مناسب ہوگا کہ اہل شرطوں کے مقدمات کو اس وقت تک ملتوی رکھا جائے جب تک عدالت کو دوسری مصروفیتیں رہیں"

مجلس وضع قوانین میں البتہ معاہدات شرط کے بعض صورتوں پر غور کیا گیا ("16 Car. II C. 7") کے ذریعے سے یہ قانون نافذ کیا گیا کہ زاید از سو پونڈ کی جو رقم بازیوں یا کھلاڑیوں پر لگا کر ہاری جائے وہ ناقابل وصول ہوگی۔ اور یہ کہ وہ تمام افسانیتیں جو اس قسم کی رقم کے متعلق دی جائیں وہ کالعدم ہیں "9 Anne, C.14"

کے ذریعے سے قانون کو ایک قدم اور آگے بڑھایا گیا اور وہ تمام ضمانتیں پوری طرح کالعدم قرار دی گئیں جو خواہ کھیل میں باری ہوئی رقم کے متعلق یا کھلاڑیوں پر شرط لگانے کے سلسلے میں دی جائیں یا جان بوجھ کر ان اغراض کے لیے ادا کر دی جائیں۔ اور وٹس پونڈ یا اس سے زیادہ رقم ہارنے والے کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اگر اس باری ہوئی رقم کو ادا کر چکا ہو تو اسے واپس پاوے۔ اس بازیابی کے لیے ادائیگی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ”قرضے کی نالاش“ دائر کرنی ہوتی تھی۔

کھیل اور ایہ دیکھا گیا ہو گا کہ یہ دونوں قوانین صرف کھیل اور وقت گزار کی وقت گزار کی شرطوں سے متعلق ہیں (جس میں گھوڑ دوڑ کی شرط شامل ہے) مگر دوسری قسم کی شرطیں بدستور رہیں مثلاً وہ شرط جو کسی انتخاب کے نتائج کے متعلق کی جائے۔ یہ آئندہ بیان کیا جائے گا کہ یہ امتیاز اب بھی اہمیت رکھتا ہے۔

بعض مقدمات سے ظاہر ہوا کہ یہ قانون سختی کا موجب ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ اس قسم کی ضمانتوں کو لوگ ان کی ماہیت سے ناواقفیت کی حالت میں ان کو خرید لیں۔ اور جب یہ لوگ ان ضمانتوں کی ضمانت دہندہ پر تعمیل کرنا چاہیں تو انھیں بعد از وقت معلوم ہو گا کہ انھوں نے ایک ایسے شخص کے لیے رقم ادا کی ہے جو کھیل میں ہارنے والے شخص کے مقابلے میں قانوناً قطعاً کالعدم تھا۔ چنانچہ ۱۸۳۲ء کے گیمنگ ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کی رو سے یہ قانون مقرر ہوا کہ ملکہ این کے قانون کی رو سے جو ضمانتیں کالعدم ہو جائیں ان کے متعلق اب آئندہ یہ بھی تصور کیا جائے گا کہ وہ جانبین سے ایک بدل ناجائز کے لیے کی گئی تھیں۔ ایسے تمسک کا قاضی اس کی ناجائز ابتدا کا ثبوت ملنے پر بھی اس کی تعمیل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ اس نے اس کی مالیت ادا کی تھی اور اس کی اہلیت سے بے خبر تھا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ اس مالیت کا ”نیک نیتی سے قابض“ ہے۔ دوسرا قدم یہ تھا کہ

۱۔ قانون بابت ۱۸۳۲ء کی دفعہ ۲۱ کا متا کھیل کے معاملات میں دی ہوئی ضمانتوں کے لیے قصور قانونوں کو مصیبت سے بچانا ہے۔ اور یہ نشا نہ تھا کہ کھیل میں جیتنے والے کو اس قانون کے نفاذ سے پہلے کی حالت کی نسبت زیادہ سہولت اس طور پر دی جائے کہ اسے ضمانت کو ایک بے قصور شخص ثالث کی جانب منتقل کرنے کی اجازت دی جائے۔ یا ہارنے والے کو اس حق سے محروم کیا جائے جو اسے پہلے جیتنے والے کے مقابل

ہر قسم کی شرطیں کا عدم قرار دی جائیں چنانچہ ۱۸۵۷ء کے گیمنگ ایکٹ دفعہ ۵۱ کے ذریعے سے یہ قانون بنایا گیا کہ :-

”تمام معاہدات یا معاملات جو خواہ زبانی ہوں یا تحریری اور خواہ بازی میں ہوں یا شرط میں سب لغو اور کا عدم ہیں اور یہ کہ کسی عدالت قانون یا عدالت نصفت میں کوئی مقدمہ نہ دائر ہو سکے گا نہ سنا جائے گا جو کسی ایسی رقم یا قیمتی شے کی بازیافت کے لیے ہو جس کے متعلق دعویٰ کیا جائے کہ شرط میں مبتلی گئی ہے۔ یا کسی شخص کے پاس اس غرض سے امانت رکھی گئی ہو کہ جس واقعے کے لیے شرط باندھی گئی تھی اس کے رد نما ہونے کی ضمانت کے طور پر رہے۔ واضح ہو کہ بہر صورت یہ قانون ان چندوں یا حصوں کے معاہدوں سے متعلق نہ ہوگا جو کسی جائز مقابلہ، کھیل، وقت گزاری یا ورزش میں ایک یا زائد جیتنے والوں کو پلیٹ یا انعام یا رقم عطا کرنے کے لیے یا اس کے سلسلے میں دیے جائیں۔“

مگر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ قانون مذکور اس فرق پر اثر نہیں ڈالتا جو مقابلوں یا وقت گزاریوں کے سلسلے میں بدی ہوئی شرطوں اور دیگر قسم کی شرطوں میں پایا جاتا ہے جس حد تک کہ یہ فرق ان کفالتوں سے متعلق ہے جو ان دونوں قسم کی شرطوں کے متعلق دی جائیں۔ مقابلوں یا وقت گزاریوں پر بدی شرطوں پر یا ان کے سلسلے میں قرض

بقعہ حاشہ صو گر سند۔ حاصل ہو سکتا تھا اور ادائی کے وقت بہ استدلال کیا جائے کہ ضمانت ناقابل نفاذ ہے اسی لیے دفعہ ۵۱ کی رو سے قرار دیا گیا کہ اگر بارے والے نے فی الواقع ضمانت کی تحریطی کا مستعملہ (INDORSEE) قاض یا محول البیہ (assignee) کو رقم ادا کر دی ہے تو وہ اس رقم کو اس شخص سے واپس یا سکے گا جس کو ضمانت اصل میں دی گئی تھی یہ ظاہر اس سے اسی اس بعد تک بھی مجسوس نہ کیا گیا کہ اس سے ان لوگوں کو جو شرطیں ہماری ہوئی رقم جک کے ذریعے ادا کرتے ہیں اس بات کی اعانت رہتی ہے کہ رقم ادا شدہ واپس پائیں کیونکہ ظاہر چک اسی شخص کو ادا کی جاتی ہے جو چک کی خرید نہری کا مستعملہ ہے یا جو اس کا قابض ہے یعنی بینک جس کے ذریعے وہ رقم صاف کی جاتی ہے۔ Sutters نام Briggas 1 A.C. 1 بار ان مجلس وضع قوانین نے مداخلت کی اور خواہ ایک عمومی صنعت کو تباہی سے بچانا مقصود تھا یا مفلس پشت بنان اسیاں کی تحریص کو تو ڈنا بہر حال ۱۸۵۷ء کے گیمنگ ایکٹ کے ذریعے یہ دفعہ منسوخ کر دی گئی۔“

دی ہوئی رقم پر جو کفالتیں دی جائیں وہ اب بھی (۱۸۳۵ء کے قانون کی رو سے) ایک ناجائز بدل پر دی ہوئی کفالتیں قرار دی جاتی ہیں مگر گیمنگ ایکٹ ۱۸۴۵ء کی رو سے جو کفالتیں دیگر شرطوں (Wagers) کے سلسلے میں دی جائیں وہ ایسے معاہدوں کے متعلق دی ہوئی سمجھی جائیں گی جن کو قانون نے کالعدم قرار دیا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ بغیر کسی بدل کے دی گئی ہیں۔

شرطوں کے متعلق | اب ان معاملات پر غور کرنا باقی رہ گیا جو شرطوں (wagers) سے پیدا ہوں یا ان کے لیے کئے جائیں۔ شرطیں چونکہ محض کالعدم ہی ہیں اس لیے عدم جواز کا کوئی وصف ان کے ضمنی معاملات (Collateral)

معاملات

(Transactions) کو نہیں لگتا۔ بجز ان صورتوں کے جب کفالت اس رقم کے لئے دی جانے جو بازی یا سامان تفریح کی شرطوں سے متعلق ہو۔ جو رقم شرط باندھنے یا اس کی ادائیگی کرنے کے لیے دی جائے اس کی واپسی کا مطالبہ ہو سکتا ہے اگرچہ یہ اشتباہ ہوتا تھا کہ جو کفالت اس رقم کے لیے دی جانے کو کھیلوں اور سامان تفریح پر شرط باندھنے کے لیے قسرض دی گئی ہو وہ گویا ناجائز بدل پر دی گئی ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص دوسرے کو اس لیے ملازم رکھے کہ وہ اس کی طرف سے شرطیں باندھے تو بھی یہ بالکل باقاعدہ ملازم اور آقا ہوں گے۔

گیمنگ ایکٹ ۱۸۹۲ء | اس قانون کی آخر الذکر شکل کی ترمیم ۱۸۹۲ء کے گیمنگ ایکٹ کے ذریعے سے ہوئی۔ ”کسی شخص کو ایسی رقم ادا کرنے کا صوبی یا معنوی

عہد جو کسی ایسے معاہدے کے تحت یا اس کے سلسلے میں کیا گیا ہو جس کو قانون (نشان ۸ وکٹوریہ سی ۱۰۹) نے کالعدم قرار دیا ہو یا ایسے معاہدے سے متعلق کچھ رقم بطور کمیشن اجرت یا انعام وغیرہ نیز اس بارے میں کسی خدمت کی بابت یا اس کے سلسلے میں سب باطل اور کالعدم ہو گا اور کوئی نالاش اس طرح کی رقم کی وصولی کے واسطے دائرہ ہو سکے گی اور نہ اس کی سماعت کی جائے گی۔“ اب کوئی شخص اس کمیشن یا انعام کے پانے کا مستحق نہیں ہے جس کا اس سے اس لیے عہد کیا گیا تھا کہ شرطیں باندھے یا اس کی ادائیگی کرے

نہ وہ کوئی ایسی قسم وصول کر سکے گا جو کسی اور شخص کی شرط کی ادائیگی کے لیے اس نے دی ہو۔ خواہ وہ ^{رہا} (betting Commissioner) ہو جسے اس غرض سے مامور کیا گیا تھا کہ شرطیں باندھے اور اگر بارے تو اس کی رقم ادا کر دے یا دبا دے اپنے کسی دوست کی درخواست پر اس رقم کو خود ادا کر دے جو اس کے دوست نے کسی گھوڑ دوڑ میں ہاری تھی۔ تو اس قسم کی ادا کردہ رقم کی بازیابی کے لیے نالاش کرنے پر وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

گیم کے قرضے | عدالت مراعات نے قرار دیا ہے کہ جو رقم جان بوجھ کر اس لئے دی جائے کہ اس سے شرط میں ہاری ہوئی رقم ادا کی جائے تو وہ ایسی رقم متصور

نہ ہوگی جو ایک ایسے معاہدے کے سلسلے میں ادا ہوئی ہے جسے قانون تمار بازی (Gaming Act 1845) کے تحت ناجائز اور کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ امر بھی تک فیصل نہیں ہوا کہ آیا وہ رقم بھی جو شرط باندھنے کی غرض سے دی جائے اسی ذیل پر آتی ہے۔ مذکورہ مقدمے میں جس امتیاز کو ("Cozen Hardy M. R.") نے "بنیادی" امتیاز Vital بیان کیا ہے وہ قانون بابت ۱۸۳۵ء میں تو واقعا اہمیت رکھتا ہے لیکن ۱۸۹۲ء کے قانون کے الفاظ ان قرضوں پر حاوی نہیں معلوم ہوتے جو ان اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے بھی دیئے جائیں۔ Fulton Saxby میں عدالت نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں ان سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ اگرچہ فیصلے کا دار و مدار اس امر پر تھا کہ رقم ایسے ملک میں تمار بازی کرنے کے لیے قرض دی گئی تھی جہاں تمار بازی جائز تھی اور اسی لیے رقم واجب الادا قرار دی گئی۔ مگر یہ واضح ہو کہ جو شخص جو کسی کی جانب سے شرط بدنے پر ملازم رکھا جائے وہ جیتی ہوئی رقم خود نہیں رکھ سکتا۔ یہ رقم دوسرے کی نیابت میں وصول کی ہوئی ہوتی ہے اور قانون

۱۹۱۱ء Mayer نام (1 K. B. 11.)

۱۹۱۰ء Re O' Shea (1911) 2 K. B. 981.

۱۹۰۹ء 2 K. B. at P. 282. (909)

۱۹۰۹ء - نیز مشرور ایسی کامیوں کا نوٹری ریو بوسٹ ۱۹۰۹ء (۳۰۴) میں دیکھو البتہ یہ یاد رہے کہ جو رقم ایسے کھیل کے لیے قرض دی جائے جو ناجائز اور ممنوع ہے جیسے (hazard) (اور جیسے اس قرض میں امتیاز کیا جائے جو گمنگ ایکٹ ۱۸۵۲ء کے تحت کالعدم قرار دی ہوئی شرط کے لیے دیا جائے) تو وہ بازیافت نہیں ہو سکتا اس پر پانچ صفحے بعد بحث کی گئی ہے۔

۱۹۰۸ء De Mattos نام 68 L.J. (Q. B.) 248 Benjamin.

مذکورہ بالا کے تحت نہیں آتی۔ جو رقم مہتمم جوے خانہ کے پاس بطور ضمانت شرط جمع کی جائے اس کا ادائیگی میں شمار نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ ادائیگی کے معنی کلیتاً بے باقی کے ہیں اور اس جمع شدہ رقم کو قبل تحقق معاملہ شرط اور ادائیگی جمع کرنے والا جس وقت چاہے واپس لے سکتا ہے۔

قوانین گیم کے عام اثرات ۱۸۲۵ء کے قانون نے چارلس دوم کے قانون کو پوری طرح اور این (Anne) کے قانون کو بڑی حد تک منسوخ کر دیا۔ چنانچہ علاوہ ان قوانین کے جن کے تحت لائری اور بعض دیگر بازیاں ممنوع قرار

دی گئی ہیں۔ اور ان قوانین کے جو بیسے کے متعلق ہیں۔ یہیں ایسے تین قانون ملتے ہیں جو شرطوں سے متعلق ہیں۔ (۱) گیمنگ ایکٹ ۱۸۳۵ء جو بعض قسم کی شرطوں میں باری ہوئی رقم کفالتوں سے متعلق ہے۔ (۲) گیمنگ ایکٹ ۱۸۴۵ء جو عام شرطوں سے متعلق ہے (۳) گیمنگ ایکٹ ۱۸۹۲ء جو ایسے ذیلی معاملات سے متعلق ہے جو شرطوں سے پیدا ہونیوالی کفالتوں کے علاوہ ہیں۔

کفالتیں یہ بتایا جا چکا ہے کہ جو کفالتیں شرط میں باری ہوئی رقم کے متعلق دی جائیں ان کی ابھی تک دو قسمیں باقی رہیں۔ کیونکہ ۱۸۳۵ء کے

گیمنگ ایکٹ نے گیم اور جی ہسٹائی کی شرطوں اور دیگر شرطوں میں امتیاز باقی رکھا۔ اس پر آئندہ بھی بحث کی ضرورت ہوگی۔

مجلس وضع قوانین نے ایسے تین تجارتی اہم معاملات سے بحث کی ہے جو سہولت معاہدات شرط میں مبدل ہو سکتے ہیں یعنی اشاک اسپلینج کے معاملات بحری بیمہ اور زندگی کے یا دیگر واقعات کے بیمے

سرجان برنارڈ ایکٹ ۱۹۳۵ء میں (Stockjobbing) کے مذموم طریقے اور خاص کر ان شرطوں کے متعلق جو مال کے نرخ کے متعلق کی جائیں یا نرخ کے تغیر کے

۱۹ Ashley بنام Buree اینڈ اسمتھ لیٹڈ ۱۹۱۹ء

۵+6 Will, 4. C. 41; 8+9 Vic. C. 109; 55 Vict, C. 9. ۵

۶۔ آگے دیکھو باب ۷ فصل (۲) (۴ باب)

پابجائی کے لیے ان سب کا ذکر تھایہ قانون اب منسوخ ہو چکا ہے۔ اس قسم کے معاہدے اگر خالصاً شرط Wagers ہوں تو قانون قمار بازی (Gaming Act) ۱۸۴۵ء کے تحت آتے ہیں۔

صرافے کے معاملات فرض کرو کہ زید بکر سے پچاس فرانسیسی بانڈ کی خرید کے متعلق معاہدہ کرتا ہے کہ ہر تلو پونڈ کے بانڈ کے (۷۸) پونڈ دے جائیں گے اور یہ معاہدہ آئندہ یوم تصفیہ حسابات کو نافذ ہو اگر اس تاریخ کو تسکون

کا نرخ بڑھ کر مثلاً (۸۰) پونڈ ہو جائے اور بکر کے پاس تمسکات نہ ہوں تو وہ مجبور ہوگا کہ (۸۰) پونڈ پر خرید کر (۷۸) پونڈ کو بیچے۔ اور اگر وہ اس کے قبضے میں ہوں تو وہ اس بات پر مجبور ہے کہ انھیں بازار کے نرخ سے کم پر فروخت کرے۔ اس کے برخلاف اگر تمسکات کا نرخ گھٹ جائے تو زید مجبور ہوگا کہ وہی قیمت ادا کرے جو معاہدے میں ٹھیکری ہے اور جو بازار کے نرخ سے زیادہ ہے۔

یہ امر بہ آسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس قسم کے معاملات محض شرط ہی ہوتے ہیں اور اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس بات پر شرط بانڈھنا ہوتا ہے کہ آئندہ دن نرخ کیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ تمسکات زیر بحث کو نہ زید خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ بکر بیع کرنے کا۔ اور ان کی غرض اس سے زیادہ کچھ نہ ہو کہ جیتنے والا ہارنے والے سے وہ فرق حاصل کرے جو معاہدے کی مقررہ قیمت اور بازار کے نرخ میں پایا جائے۔ اس کے برخلاف ہو سکتا ہے کہ زید خریدنے کا تو ارادہ رکھتا تھا مگر یوم معاہدہ اور یوم تقرر نرخ کے درمیان میں اسے رقم لگا دینے کا ایک اور ایسا اچھا موقع ملتا تھا کہ وہ تعمیل معاہدہ سے بچنے کی غرض سے بکر کو فرق ادا کرنا پسند کرے۔ اگر اصل میں معاملہ اس لیے ہوا ہو کہ فرق ادا کیا جائے۔ اور یہ امر واقعے کے طور پر ثابت ہو جائے تو معاملے کی نوعیت محض اس بنا پر نہیں بدل جائے گی کہ معاہدہ شرط میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر فرق تکمیل بیع کی خواہش کر سکے گا۔ ایسی قرارداد کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ ”یہ قرار داد جوے کے معاملے پر پردہ ڈالنے کی غرض سے

برٹھائی گئی ہے اور اس کا نشا صرف یہ ہے کہ جوئے کے دیون کے لیے فریقین ایک دوسرے پر دعوے دائر کر سکیں۔ جو رقم کسی فریق کو ایسے معاملے کی بنا پر واجب الادا ہوتی ہو اس کے لیے دعوے نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو کفالتیں کسی فریق کے پاس ان دیون کی پابجائی کے لیے امانت رکھی جائیں جو فرق ادا کرنے کے مسلسل معاہدات کی بنا پر پیدا ہوں تو ان کو امانت رکھانے والا اس بنا پر واپس پاسکتا ہے کہ امانت دہ پارٹ کا کوئی بدل نہ تھا کیونکہ وہ معاملات جن کی تعمیل کی کفالت دی گئی تھی خود کا لعدم تھے۔

بحری بیمہ | بحری بیمے کے متعلق اب ۱۹۰۹ء کا میراٹن انٹورنس ایکٹ نافذ ہے۔ اس کی رو سے جہاز کے یا اسباب تجارتی کے وہ تمام بیمے

کا لعدم ہیں جن میں بیمہ کرانے والا شے بیمہ شدہ سے کوئی واقعی یا شرط مفاد نہ رکھتا ہو یا پالیسی کے الفاظ ایسے ہوں جن سے مفاد کا ثبوت غیر ضروری ہو گیا ہو۔ اس قانون کی دفعہ ۷ (۲) میں ہے کہ بحری بیمے کے جس معاہدے میں بیمہ دار کا کوئی ایسا مفاد نہ ہو اس کے متعلق خیال کیا جائے گا کہ وہ بازاری یا شرط کا معاہدہ ہے۔ ایک بعد کے قانون میں اس بات کو ایک تعزیری جرم قرار دیا گیا ہے کہ کسی موضوع بیمے میں صحیح اور واقعی مفاد یا توقع مفاد کے بغیر بحری بیمے کا معاہدہ کیا جائے۔ جو چیز قابل بیمہ مفاد بن سکتی ہے یعنی وہ مفاد جس کے لیے کوئی شخص بیمہ کرانے کا حق رکھتا ہے، وہ قانون تجارت Mercantile Law کا مسئلہ ہے جس سے یہاں بحث نہیں اس کو Marine insurance کے دفعات (۵-۱۲) میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

عام بیمہ | قانون نشان (۱۲) جارج سوم سی (۴۸) میں یہ استثنائے بیمہ جات بحری عام بیمے سے بحث ہے۔ اور اس کی رو سے اس بات کی

۱۔ یونیورسل اسٹاک کمینج سام Strachan (173 A. C. ۱۸۹۶)

۲۔ آرنل ماگرایڈ کلینی سام Dyne (44. T.L. R. 497)

۳۔ دیکموبسلڈ Cronmire (2 Q. B. 883.) ۱۸۹۸ء

۴۔ 6 Edw. 7, C, 41. S. 4.

۵۔ 9 Edw. 7, C. 12.

ممانعت کی گئی ہے کہ کوئی شخص دوسرے اشخاص کی زندگی کا یا ایسے واقعات کا بیمہ کرانے جن سے اس کو کوئی واسطہ اور مفاد نہ ہو۔ مزید برآں وہ ضروری قرار دیتا ہے کہ اشخاص مفاد دار کا نام پالیسی میں درج کیا جائے۔ اور یہ کہ اسے کوئی ایسی رستم نہ دلائی جائے گی جو بوقت بیمہ دار شخص کے مفاد سے زیادہ ہو۔ ایک دائن اپنے مدیون کی زندگی کا بیمہ کر سکتا ہے تاکہ دین کی کفالت حاصل ہو جائے۔ مگر جان کے بیمے اور بحری یا آگ کے بیمے میں ایک اہم فرق ہے۔ آخر الذکر بیموں میں معاہدہ یہ نہیں ہوتا ہے کہ کسی خاص حادثے کے وقوع میں آنے پر کوئی معینہ رقم دی جائے گی بلکہ یہ کہ بیمہ دار کے اس نقصان کی ایک خاص حد تک تلافی کر دی جائے جس کے متعلق بیمہ کرایا گیا تھا۔ اس حد کے اندر رقم اد اطلب کی مقدار نقصان کے لحاظ سے کم و زیادہ ہو گی۔ مگر بیمہ دار کو یہ اجازت نہیں ہوتی کہ اپنی بد قسمتی سے نفع کماٹے۔ اسی لیے اگر وہ کسی اور ذریعے سے اپنے نقصان کی تلافی کر لے۔ تو بیمہ کنندہ اس سے اس حد تک رقم واپس لے سکے گا۔ اور اگر وہ ان حقوق سے استفادہ نہ کرے جن کے استفادے سے بیمہ کنندہ نقصان سے بچ جاتا تو اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا۔ کہ وہ بیمہ کنندہ (insured) کو ان حقوق کی پوری مالیت کا معاوضہ دے۔ جان کے بیمے اور دیگر آگ یا بحری خطرے کے خلاف بیمے کی پالیسیاں اس بات کا معاہدہ بیموں میں فرق ہیں کہ بیمہ دار معینہ اسباب سے جو نقصان برداشت کریں

۱۔ Darrell بنام Tibbitts (5 Q. B. D. 560)

۲۔ اس حق کو بیمہ کنندہ (insurer) کی حاشینی (Subrogation) مقابل حقوق بیمہ دار کہتے ہیں یہاں پر Castellain بنام Preston¹⁹⁷³ (11 Q. B. D. 380) میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے نیز ایک بدیدہ مقدمہ ایڈورڈسٹن اینڈ کمپنی بنام موٹریوین میں بیمہ کنندہ نہ صرف حقوق ارجاع دعوے کے نفاذ کے اغراض کے لیے بیمہ دار کا جانشین ہو جاتا ہے بلکہ ان تمام حقوق سے استفادہ کر سکتا ہے جن سے بیمہ دار اپنا نقصان گھٹاتا یا کھٹا سکتا ہے اس نظریے کا مقصد یہ ہے کہ معاہدات بیمہ کو اس بات سے بچایا جائے کہ وہ معاہدات تلافی کے سوا کچھ اور بنالیے جائیں۔

۳۔ ویسٹ آف انگلینڈ فائر کمپنی انسورنس کمپنی بنام Isaacs¹⁹¹⁴ 1 Q. B. 226

اس کی تلافی کی جائے۔ جب اس قسم کے نقصان کی تلافی دوسرے ذرائع سے ہو جائے تو شرکتیں اس نقصان کی ذمہ دار نہیں ہیں جو وقوع میں نہ آیا ہو۔ مگر جان کے بیمے میں ایسا کوئی لحاظ نہیں ہوتا پالیسی میں ان اسباب کا کوئی ذکر نہیں ہوتا جس پر وہ نافذ ہو گئی، وہ محض اس بات کا معاہدہ ہے۔ کہ ایک معینہ سالانہ ادائیگی کے بدلے میں کمپنی کسی آئندہ وقت ایک معینہ رقم ادا کرے گی جو ادا شدہ فی ریٹیم کی مالیت کے لحاظ سے مقرر ہوتی ہے اور اس طرح رقم موعودہ گویا کہ خریدی جاتی ہے^۱۔

اس طرح اگرچہ جان کے بیمے کی پالیسی میں بیمہ دار (assured) کے لیے ضروری ہے کہ بیمے کے وقت اس کے مد نظر کوئی مفاد ہو مگر وہ مفاد اس کے اور بیمہ کنندہ کمپنی کے مابین کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ پالیسی میں ان اسباب کا کوئی ذکر نہیں ہوتا جو اس کو وجود میں لائیں، بیمہ کنندہ عہد کرتا ہے کہ ایک معینہ واقعے کے ظہور پذیر ہونے پر ایک بڑی رقم اس بات کے بدلے کے طور پر ادا کرے گا کہ اسے اس واقعے کے ظہور پذیر ہونے تک باقسط چھوٹی چھوٹی رقمیں ادا کی جائیں۔ ہر فریق آئندہ نقصان کا جو کھم قبول کر لیتا ہے اور بیمہ دار کے مفاد کے اس شخص سے جس کا بیمہ کرایا گیا ہے (assured) کسی طرح وابستہ ہونے کی قانونی ضرورت جزو معاہدہ نہیں ہوتی۔

چنانچہ اگر کوئی دائن اپنے مدیون کی جان کا بیمہ کرائے اور بعد میں اس کا دین ادا ہو جائے اور پھر وہی پریمیم کے اقساط دیتا رہے تو دین کی ادائیگی کا واقعہ اس مطالبے کے مقابل میں کمپنی کی جانب سے بطور جوابدہی کے نہیں پیش ہو سکتا۔ لارڈیلن برا (Ellenborough)^۲ نے جان کے بیمے کو معاہدہ ابراہامی قرار دیا ہے۔ مگر مقدمہ (Dalby) بنام انڈیا اینڈ لنڈن لائف انشورنس کمپنی^۳ میں قاعدہ متذکرہ صدر بالآخر قطعی طور سے مسلم ہو گیا۔ دوسرے الفاظ میں آگ یا اس قسم کے دیگر بیموں میں

۱۔ مٹ قانون نشان (14 Geo. III, C. 48)

۲۔ Law بنام London Indisputable Life Policy Co., 1 K. & J. 228.

۳۔ Godsall بنام (9 East 72) Boldero

۴۔ 5 C. B. 365

اس بات کا معاہدہ ہوتا ہے کہ ایک ایسے واقعے کے ظہور پذیر ہونے پر رقم ادا کی جائے گی جو ممکن ہے ظہور پذیر ہو اور ممکن ہے کہ نہ ہو مگر جان کے بیچے میں ایک ایسے واقعے کے ظہور پذیر ہونے پر رقم کی ادائیگی کا معاہدہ ہوتا ہے جس کا جلد یا بدیر ظہور پذیر ہونا ناگزیر ہے۔ پہلی صورت میں عدم تیقن اس بات میں نہیں ہوتا ہے کہ واقعہ کب ظہور پذیر ہو گا بلکہ یہ کہ آیا وہ ظہور پذیر ہو گا بھی دوسرے میں عدم تیقن فقط اس بارے میں ہوتا ہے کہ وہ کب ظہور پذیر ہو گا۔

(۲) قانون غیر موضوعہ کے کالعدم معاہدات

(۱) اس بات کا معاملہ کہ ایک قابل الزام جرم یا قانون یوانی

کے فعل ناجائز کا ارتکاب کیا جائے گا



جرم یا فعل ناجائز یہ صاف ہے کہ عدالتیں ان معاملات کو نافذ نہیں کریں گی جو کسی کے ارتکاب کا جرم کے ارتکاب کے متعلق ہوں خواہ یہ جرم قانون غیر موضوعہ کا ہو یا موضوعہ کا۔ عدالتیں ان معاملات کو بھی نافذ نہ کریں گی جو کسی قابل ہر سرحہ تعدی و ثارٹ کے ارتکاب کے متعلق ہوں چنانچہ

حملہ (assault) کرنے کا معاملہ کالعدم قرار دیا گیا ہے چنانچہ (Allen) بنا (Rescous) میں فریقین میں سے ایک نے اس بات کا ذمہ لیا کہ ایک آدمی کو زور و کوب کرے۔ اسی طرح وہ معاملات کالعدم ہیں جن میں فریب شامل ہو۔ یا جن میں توہین کی اشاعت ہو حتیٰ کہ کسی مالک اخبار کا عہدکے طابعان اخبار کو ایک توہین کی اشاعت پر ان کے خلاف مقدمے کی ذمہ داری سے بری رکھے گاتے

۱۔ 3 Lev. 174

۲۔ Clay بنام Yates (1 H. & N. 73)

۳۔ Smith بنام Clinton (25 T. L. R. 84)

ایک دیون نے اپنے دائنوں سے چھ شلنگ آٹھ پنس فی پونڈ کی ادائیگی پر مصالحت کرتے ہوئے مدعی سے اس بات کا ایک ملحدہ معاہدہ کیا کہ اس کو (مدعی) اس کے دین کا ایک جزویہ راویدے گا۔ قرار دیا گیا کہ یہ دیگر دائنوں کے حق میں فریب ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے عہد کیا تھا کہ اگر دوسرے دائن بھی اپنے دیون کے ایک حصے سے دست بردار ہوں تو اس کے بدل میں یہ بھی اپنے دین کے اتنے ہی حصے سے دست بردار ہو جائیں گے۔ جب ایک دائن معاہدہ مصالحت (Composition) کے باوجود ازراہ فریب اپنے لیے ترجیح کا وعدہ لے لے۔ تو اس کا یہ وعدہ قطعاً کالعدم ہے، انھیں وجوہ سے عدالتیں کسی ایسے معاہدے کی شرط کی تائید نہ کریں گی جس کی رو سے ایک شخص کے دیوالیہ ہونے کی صورت میں اس کی جائیداد کی بعض اشیاء اس کے دائنوں سے لے کر معاہدہ کو دی جائیں۔

ایک کمپنی کو ترقی دینے کی تدابیر کے اندر ایک ایسا معاملہ بھی داخل تھا جس میں کارکنوں کی غرض حصہ داروں کو فریب دینا تھی، ایسے معاملے سے بنائے دعویٰ نہیں پیدا ہو سکتی۔ متعدد اشخاص میں اس غرض سے حصہ خریدنے کا معاملہ ہوا کہ لوگوں کو یقین ہو کہ حصص واقفاً قابل خرید ہیں اور یہ کہ حصے ایک صحیح پریسمر پر فروخت ہو رہے ہیں قرار دیا گیا کہ یہ ناجائز معاملہ ہے۔ اس پر سازش کا الزام قائم ہو سکتا ہے۔ اور ایسی سازشی خرید کے متعلق کوئی دعویٰ رجوع نہیں کیا جاسکے گا۔

اس عنوان کے تحت شاید ہم وہ معاملہ بھی درج کر سکتے ہیں جس میں مالکان اخبار نے یہ اعلان کیا کہ وہ اپنے اخبار میں کینیڈا کی اراضی کے خریداروں کے لیے صحیح مشورے دیں گے۔ مگر اس کے باوجود انھوں نے ایک قیمتی اعلان بدل کے وعدے

لے Mallalieu بنام Hodgson (16 Q. B. 689)

لے Ex Parte Barter, 26 Ch. D. 510

لے Begbie بنام Phosphate Sewage Co. (L.R. 10 Q.B., at P. 499)

لے Scott بنام Brown (2 Q. B. 724)

لے Neville بنام Dominion of Canada News Co. (8 K. B. 556)

کے عوض میں ایک شخص سے جو کینیڈا کی اراضی کی کمپنیوں سے وابستہ تھا عہد کیا کہ وہ کسی ایسی کمپنی پر تنقید نہ کریں گے جس میں وہ شریک ہو قرار دیا گیا کہ کوئی ایسا معاملہ عوام کو ایک پر فریب یا بے ایمانی کی ایک تم تک سے متنبہ کرنے سے باز رکھے ناقابل نفاذ ہو گا۔

فریب اور عدم جواز فریب ایک دیوانی جرم ہے اور ارتکاب فریب کا معاملہ فعل ناجائز کا معاملہ ہے لیکن اس فریب کو جو دیوانی فعل ناجائز ہو اس فریب سے الگ رکھنا چاہئے جو معاہدے کا باطل کرنے والا عنصر ہو۔

اگر بکرے فریب سے زید اس بات پر آمادہ ہوا ہو کہ بکرے معاہدہ کرے تو یہ ایک ممکن الانفاخ معاہدہ ہو گا کیونکہ زید کی رضامندی حقیقی رضامندی نہیں ہے اور اگر زید فریب پر بروقت مطلع نہ ہو اور معاہدہ کرنے سے باز نہ رہے تو بھی وہ ان نقصانات کے تحت ٹارٹ کا دعویٰ کر سکے گا۔ جو اسے برداشت کرنے پڑیں لیکن اگر زید و بکرے اس غرض سے معاہدہ کریں کہ محمود کو فریب دیا جائے تو معاہدہ کا عدم ہو گا کیونکہ زید و بکرے ایسی بات کا معاملہ کیا ہے جو ناجائز ہے سچی رضامندی اور جواز غرض دو مختلف چیزیں ہیں۔

(ب) اس فعل کا معاملہ جس سے قانون منع کرنے کی

پالیسی رکھتا ہے

مصلحت عامہ مصلحت قانون یا مصلحت عامہ کے الفاظ معاہدے کے جواز کے متعلق رائے قائم کرنے میں عموماً استعمال کیے جاتے ہیں۔ صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہ الفاظ کس طرح معرض وجود میں آئے۔ بہت ممکن ہے کہ جن معاملات سے تجارت میں رکاوٹ یا مقدمہ بازی میں اضافہ ہوتا ہو انھیں سے اولیٰ اصول قرار پایا ہو کہ عدالتیں ایسے معاہدات کو جائز قرار دیتے وقت مفاد عامہ کو مد نظر رکھیں گی۔

شرطیں باندھنا جب تک جائز رہا اکثر انھیں کے سلسلے میں عدالتوں کو اپنی فراست کے کام میں لانے کی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے جیسا کہ مقدمہ کلبرٹ

بنام ساگس سے (جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے) اچھی طرح واضح ہو گیا ہو گا۔ مگر یہ بات قرین قیاس نہیں معلوم ہوتی کہ نظریہ مصلحت عامہ اس غرض سے پیدا ہوا کہ شرائط کی پابند کرنے والی قوت سے چھٹکارا پانے کا کوئی حیلہ نکالا جائے غرض ابتدا اس کی کسی طرح بھی ہوئی ہو، اٹھارہویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی کی ابتدا میں اس کا اطلاق اکثر ہو اگو اس کے نتائج ہمیشہ خوشگوار نہ رہے۔ البتہ بعد کے فیصلوں سے گویہ امر تو برقرار رکھا گیا کہ فائدہ عامہ کا لحاظ رکھنا عدالت کا فریضہ ہے لیکن اس اختیار کے دائرے کو محدود کرنے کی جانب برابر میلان رہا۔ چنانچہ اس کے اصول کو (Jessel, M. R.) نے ۱۸۵۷ء میں یوں بیان کیا ہے: ”آپ کو اس اعلیٰ مصلحت عامہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ آپ معاہدات کی آزادی میں خفیف وجوہات پر مداخلت نہ کریں“ اور دراصل اس قسم کے مقدمات میں مشکل جو پیدا ہوتی ہے وہ اسی بنا پر ہوتی ہے کہ معاہدات کی آزادی کے ساتھ بعض اور اتنے ہی اہم سمجھے جانے والے معاہدات عامہ کے تطابق کی کوشش کی جاتی ہے۔

تاہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ قانون کا طرز عمل بعض امور کی حد تک اچھے خاصے معین اصول کی شکل میں آگیا ہے البتہ یہ امر ناگزیر ہے کہ ان اصول کا معین اشکال پر اطلاق کرتے وقت رائے عامہ اور معیار دیانت کے نشو و ارتقا کے ساتھ ساتھ فرق پیدا ہوتا جاتا ہے۔

مصلحت قانونی سے منافی ہونے کی بنا پر عدالتیں جن معاہدات کی تعمیل نہیں کراتیں ان کو چند عنوانوں کے تحت مرتب کیا جاتا ہے۔



۱۔ دس بارہ صفحے قبل بحوالہ (16 East, 150)

۲۔ Egerton - بنام Earl Brownlow (4 H. L. C. 1)

۳۔ یرمٹنگ کمپنی بنام Sampson (19 Eq. 465)

ایسے معاملات جو ہماری مملکت کے تعلقاً مالک غیر کے ساتھ بگاڑ دیں

اسکی دو صورتیں ہیں متخاصم مملکت سے دوستانہ تعلقات
اور حلیف مملکت سے محاصرانہ تعلقات

غیر ملکی دشمن سے معاہدہ غیر ملکی دشمن سے جو معاہدات ہوں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے یہ امر نا جائز ہے کہ
ایسے معاہدے کا انعقاد ہو یا جو معاہدہ قبل ابتدائے جنگ منعقد ہو چکا ہو
اس کی دوران جنگ میں تعمیل کی جائے۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر کسی معاہدے میں یہ شرط ہو کہ
دوران جنگ میں جملہ حقوق و فرائض تحت معاہدہ ملتوی رہیں تو ایسا معاہدہ بھی اس
اصول عام کی بنا پر کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس کے وجود کے برقرار رہنے ہی سے
دشمن ملک کے معاشی مفادات کی ترقی ہونے یا اپنے ملک کے معاشی مفادات کو نقصان
پہنچنے کا امکان ہے۔

حلیف سلطنت سے جو معاملہ اس غرض سے ہو کہ کسی حلیف سلطنت کے خلاف محاصرانہ فعل
انجام دیا جائے تو وہ ناجائز ہے اور اسے نافذ نہیں کیا جاسکتا چنانچہ
محاصمت رکھے اور اتنی ان اشخاص کی مدد نہیں کریں گی جو ایک حلیف سلطنت کی
رعایا کے لیے اس غرض سے قرضوں کا انتظام کریں کہ وہ اپنے مقتدر اعلیٰ کے خلاف

جنگ کر سکیں۔

لارڈ مینس فیڈ کا یہ قول بظاہر غیر مستند ہے کہ کوئی ملک کبھی دوسرے ملک کے قانون مالگزاری کا لحاظ نہیں کرتا اور یہ بات غلط مشتبہ سمجھی جانی چاہئے، کہ آیا وہ معاملہ اب بنائے نالش پیدا کرے گا جو کسی حلیف سلطنت کے مالگزاری کے یا دیگر قوانین کی خلاف ورزی کے لیے کیا جائے۔ ایک حالیہ مقدمے میں کہا گیا ہے کہ ”یہ ملک ہرگز دوسرے خود مختار ملک کے قوانین کی خلاف ورزی میں مدد یا رضامندی (Sanction) نہ دے“

ملازمت سرکاری کے لیے مضر معاملات

عہدہ فروشی

ملازمین سرکاری کا درست طور پر اپنے خدمات کو انجام دینا ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے عوام کا مفاد وابستہ ہے۔ اور وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ممکن الحصول موزوں ترین اشخاص ملازم مقرر کیے جائیں۔ عدالت ہائے قانون ایسے معاہدات کو ناجائز قرار دیتی ہیں۔ جن کی غرض عہدہ ہائے سرکاری کو فروخت کرنا یا ایسے عہدوں کی تنخواہوں کا تحویل کرنا ہو۔

(Card) بنام (Hope) غالباً ایک انتہائی صورت کا مقدمہ ہے اس میں ایک ایسی دستاویز کا عدم قرار دی گئی تھی جس کی رو سے ایک جہاز کے حصوں کی اکثریت کے مالکوں نے اپنے حصوں کا ایک جزو فروخت کر دیا اور خریدار نے جہاز کی افسری اپنے لیے

۱۔ De Wutz بنام Hendricks (3 Bing. 816)

۲۔ Holman بنام Johnson (Cowp. 843)

۳۔ Ralli بنام Compania Noviera (1920, 2 K.B. 287, 300, 304)

۴۔ 3 B. & C. 661

حاصل کر لی نیز یہ کہ آئندہ افسروں کی نامزدگی کا حق ایسے منتظمین وصیت (Executors) کے لیے حاصل کر لیا یہ جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کی خدمت میں تھا اور یہ اس بات کا مترادف قرار دیا جا چکا تھا کہ وہ لازمت سرکاری میں ہے مگر فیصلہ اس بناء پر صادر ہوا کہ عوام کو اس بات میں دخل دینے کا استحقاق ہے کہ کسی جہاز کے مالک اس کے لیے افسر بہترین منتخب کریں۔ عوام کو اس مطالبے کا حق ہے کہ کوئی شخص ہرگز محض ذاتی نفع کو پیش نظر رکھ کر سرکاری خدمت کو نہ اختیار کر سکتا ہے اور نہ اس سے احتراز کر سکتا ہے۔

چنانچہ ”مصلحت قانونی“ کبھی ایسے معاہدے کی تائید نہ کرے گی۔ جس میں کوئی شخص یہ معاملہ کرے کہ وہ اپنے اثر و حیثیت کو کام میں لا کر حکومت سے کوئی فائدہ حاصل کر دے گا۔ یا کسی جائیداد کا اس شرط پر عطیہ کیا جائے کہ اس کا قابض ہرگز سرکار کی بحری یا فوجی لازمت میں شریک نہ ہو۔ یا کوئی معاملہ جس کے تحت ایک ممبر پارلیمنٹ کسی سیاسی جماعت سے تنخواہ کے بدل میں معاملہ کرے کہ وہ ہر معاملے میں اس شخص کے ہدایات کے مطابق رائے دے گا یا کوئی معاملہ جس میں ایک شخص کچھ عطیہ خیرات کے لیے اس عہد کے بدل میں دیتا ہے کہ اسے ”سر“ کا خطاب دلایا جائے۔

تحويل تنخواہ | عہدہ سرکاری کی تنخواہ کے تحويل کرنے کی ممانعت کا قاعدہ کسی قدر مختلف اصول پر مبنی ہے۔ لارڈ (Abinger) نے (Wells) بنام (Foster) میں کہا کہ یہ مناسب ہے کہ سرکاری عہدہ داروں کو اچھی طرح گزر بسر کے ذرائع حاصل رہیں تاکہ انھیں افلاس کے باعث بری ترغیبیں نہ پیدا ہوں اس مقدمے میں (Parke. B.) نے وہ حدود معین کیے ہیں جن کے اندر

۱۔ Blachford بنام Preston (8 T. R. 89)

۲۔ 5 & 6 Ed. 6, C. 16, 49 Geo. 3. C. 126

۳۔ Montefiore بنام Munday Motor Co. (1918. 2 B. K 241)

۴۔ Osborne بنام Amalgamated Soc. of Railway Servants (1910 A. C. 87)

۵۔ Parkinson بنام کالج آف ایلمنٹس (19۲۵) (2 K. B. 1)

۶۔ 8 M. & W. 151

وظیفہ کی تحویل ہو سکتی ہے۔ کوئی شخص ہمیشہ اپنا وظیفہ جو خدمات ماضی کے باعث ملا ہو تحویل کر سکتا ہے۔ ”مگر“ جب وظیفہ محض خدمات ماضی ہی کی بنا پر نہ عطا ہوا ہو بلکہ کسی جاری فریضے یا خدمت کے بدل کے طور پر ہو تو اس وقت اگرچہ اس کی مقدار ان خدمات کی مدت سے متاثر ہو سکتی ہے جو ایک فریق اب تک انجام دے چکا ہو مگر یہ مصلحت قانون کے خلاف ہے کہ اسے قابل تحویل قرار دیا جائے۔“

معاملات جو انصاف سانی کو غلط راہ پر لگانے

کے لیے ہوں

تعزیری کارروائی یہ صورت اکثر اس طور سے پیش آتی ہے کہ فوجداری نالش کو روکنے کی بندش کے لیے معاملے کیے جائیں۔ ان کے متعلق لارڈ ویسٹ بیٹی کے الفاظ ہیں کہ ”تم جرائم کی تجارت نہیں کر سکتے جب تک میں علم ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ تو تم اس جرم کو اپنے لیے ذریعہ نفع یا فائدہ نہیں بنا سکتے۔“

استثنا اس قاعدے کا استثناء اس وقت ہوتا ہے جب بیک وقت دیوانی اور فوجداری دونوں چارہ ہائے کار پائے جائیں۔ اس صورت میں

استغاثے میں مصالحت کی اجازت ہے۔ استثنا اور اس کے حدود مقدمہ (Keir) بنام

(Leeman) میں یوں بیان ہوئے ہیں:-

یہ قاعدہ بنا نا غالباً صحیح ہو گا کہ قانون ان تمام جرائم میں مصالحت کی اجازت دیتا ہے جن میں اگرچہ فوجداری استغاثہ ہو چکا ہو مگر جن کے متعلق یہ ہو سکتا تھا کہ فریق متضرر نالش کر کے ہرجہ حاصل کر سکتا ہو۔ اکثر صورتوں میں یہی وہ واحد طریقہ ہوتا ہے جس سے معاوضہ

مل سکتا ہے۔ لیکن اگر جرم مغفرت عامہ کا ہو تو ایسا کوئی معاملہ جائز نہ ہوگا جس کا بدل استغاثے کو رد کیا ہو۔ اس بیان قانون کو ۱۸۹۹ء میں عدالت مراقصہ نے (Windhill Local Board) بنام (Vint) میں اختیار کیا تھا۔

اس قسم کے معاملات کی ایک اور قسم وہ ابرا (Indemnity) ہے جو ایک ملزم کی ضمانت دینے والے کو دی جائے۔ خواہ یہ ابرا خود قیدی کرے (جیسا کہ (Hermann) بنام (Jeuchner) میں ہوا) کوئی شخص ثالث اس کی جانب سے دے (جیسے (Consolidated Explection Co.) بنام (Musglane) کا مقدمہ) مابعد میں ہوا۔

دیوانی کی کارروائیاں | جھگڑوں کو ثالثی کے سپرد کرنے کے معاملات کے متعلق یہ قرار دیا گیا کہ اذہ عدالت کے اختیار سماعت کو چھین لینے کی کوشش ہے۔ اسی لیے عدالتی فیصلوں نے ان کے عمل کو محدود کر دیا ہے مگر رفع اختلافات کے اس سہولت بخش طریقے نے مجلس وضع قوانین کی توجہ اس طرف منططف کرائی اور اب ۱۸۸۹ء کا آر بی ٹریشن ایکٹ اس کی حوصلہ افزائی کرتا اور اس کے متعلق طریقے بتاتا ہے۔ ثالثی کو منظور کرنے کے معاہدے کی تعمیل کئی طور سے ہو سکتی ہے۔ مگر اس قانون کی دفعہ ۷ کی رو سے عدالتوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ کسی مدعی کو ثالثی پر مجبور کرنے سے انکار کر دیں۔ بشرطیکہ ان کی رائے میں مقدمہ ایسا ہو کہ کسی نہ کسی وجہ سے (مثلاً قریب کا الزام ہونے پر) وہ اس بات کا مستحق ہو کہ کسی جج یا جیوری کی امداد کی استدعا کرے۔

بے جا قانونی کارروائی کے معاملات | اعانت مقدمہ بازی بلا معاوضہ (Maintenance) اور امداد ثالث بشرط معاوضہ (Champerty) کے قدیم ناموں سے دو ایسے معاملات کی توضیح کی جاتی ہے جن کو قانون ناجائز قرار دیتا ہے

۱۔ 45 Ch. D, 351

۲۔ 15 Q. B. D. 561 (C, A.)

۳۔ 1Ch, 87 (1900)

۴۔ Scott بنام Avery (5 H. L. C. 811)

وہ ایسی مقدمہ بازی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو نیک نیتی سے نہیں ہوتی بلکہ محض توقعات پر مبنی ہوتی ہے۔ اس بات کو اچھا نہیں سمجھا جاتا کہ کوئی شخص دوسرے کے جھگڑے میں کوئی مفاد خریدے یا اقرار ہائے امداد کے ذریعے سے مقدمہ بازی پر اکسائے جن کا معاوضہ ملنے کی اسے توقع ہو۔

جب کوئی شخص کسی ناش یا نزاع کے اخراجات برداشت کر کے اعانت مقدمہ بازی کسی حق میں غلغلہ اندازی کرے یا اس میں حائل ہو۔ اسے اعانت مقدمہ بازی (Maintenance) کہا جاتا ہے۔ (امداد ناش

Champerty) اس وقت ہوتی ہے جب وہ شخص دوسرے کی مقدمہ بازی میں اس شرط سے امداد کرتا ہے کہ اراضی یا دین قنازعہ میں حصہ حاصل کرے۔

اعانت مقدمہ بازی (Maintenance) ایک دیوانی جرم ہے جو قانون معاہدہ میں اکثر نظر نہیں آتا۔ لارڈ (Haldane) نے (Neville) بنام لنڈن لکچر میں اس کے متعلق پورا قانون بیان کیا ہے۔ اور اس کی تعریف بھی کی ہے جو یہ ہے:۔
”غیر متعلق شخص کے لیے یہ ناجائز ہے کہ کسی دوسرے شخص کو رقمی یا اور طور پر ضرورت سے زیادہ امداد ایسے مقدمے میں استغاثے یا جواب دہی کے لیے دے جس میں اس شخص ثالث کو خود کوئی قانونی مفاد حاصل نہ ہو۔“

چنانچہ یہ امر اعانت مقدمہ بازی (Maintenance) ہو گا کہ کسی مجرم کو ایسے اخراجات سے بری رکھا جائے جو کسی قانون تعزیری کے نفاذ کی کوشش میں برداشت کرنے پڑیں۔ جو شخص ایسا برا عطا کرتا ہے۔ اس پر وہ شخص ہر جے کا دعویٰ کر سکتا ہے جس کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اعانت یا بکا مدعی یا مدعی علیہ کی حیثیت سے مقدمے میں کامیاب ہونا ہر جے کے دعوے میں بطور جواب دہی پیش نہیں ہو سکتا۔ گوعموماً ایسی صورت میں سوائے برائے نام ہر جے کے کچھ زیادہ وصولی کی

۱۔ Com. Dig. vol. v. p.22. Re a Solicitor (1912) I. K. B.

۲۔ (1919) A. C. 369, 390.

۳۔ Bradlaugh. بنام (11 Q. B. D. 5) Newdegate

امید نہیں ہوتی۔ مگر یہ امر ناجائز نہ ہوگا کہ کسی غریب کو مقدمہ دائر کرنے کے اخراجات ہیا کیے جائیں۔ خواہ یہ خیرات بے جا اور دعویٰ بے بنیاد ہی کیوں نہ ہو۔ شرط صرف اتنی ہے کہ ایسی اعانت بے غرض ہو۔ اسی اصول کا زیادہ شدت کے ساتھ رشتہ دار یا ملازم کی اعانت پر اطلاق کیا جاتا ہے۔

(Champerty) امداد نالاش بشرط معاوضہ یا اعانت مقدمہ بازی کر کے دگری کی وصول شدہ رقم میں حصہ دار بننا اعانت مقدمہ بازی ہی کی ایک قسم ہے۔ اور بارہا اس کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ جو معاملہ اس غرض سے کیا جائے گا کہ عدم ہوگا۔ اس میں کوئی ناجائز بات نہیں معلوم ہوتی مگر ایسی اطلاع بہم پہنچائی جائے جس سے حصول جائداد ممکن ہو اور اطلاع دہی کا بدل کوئی حصہ جائداد محصلہ قرار دیا جائے۔ مگر اس سے زیادہ کوئی امداد رقم یا اثر کے ذریعہ سے نالاش کرانے میں دینا امداد نالاش بشرط معاوضہ (Champerty) ہے۔

یہ سوال آئندہ حقوق ارجاع نالاش (Choses in action) کی تحویل کے سلسلے میں زیر بحث آئے گا کہ آیا کسی حاصل شدہ حق ارجاع نالاش کو خریدنا امداد نالاش بشرط معاوضہ (Champerty) کے قواعد کے خلاف ہے۔

اخلاق حسنہ کے ادا لیت ہائے قانون صرف ایک قسم کے معاملات خلاف اخلاق سے بحث معارض معاملات کرتی ہیں اور وہ حرام کاری کے معاملات ہیں اس کے متعلق قانون ابھی بیان کیا جائے گا۔

آئندہ ناجائز ہم بستری کے بدل میں کیا ہو اہم بدل بد اخلاقی قرار دیا گیا ہے۔ اور چاہے وہ زبانی ہو یا مہری بہر حال ناجائز ہے۔

۱۔ نیول بام لندن اکبرسل ۱۹۱۱ء - سی - ۳۶۸

۲۔ (Harris بنام Brisco (17 Q. B. D. 504)

۳۔ Oram بنام Hutt (1914. 1 Ch. 98)

۴۔ Stanley بنام Jones (7 Bing. 369)

۵۔ Rees بنام de Bernady (1896. 2 Ch. 447)

۶۔ Ayerst بنام Jenkins (16 Eque. 275)

سابقہ ناجائز ہم بستری کے بدل میں کیے ہوئے عہد کے متعلق یہ نہیں قرار دیا جائے گا کہ وہ بدل ناجائز پر مبنی ہے بلکہ وہ محض عہدِ بلا بدل (gratuitous promise) ہے اور اگر مہری ہو تو قابلِ پابندی ہوتا ہے ورنہ نہیں لیتے۔

کوئی معاملہ اگر اپنی حد تک پاک صاف ہو لیکن اگر وہ کسی ایسی غرض بد اخلاقی کی تکمیل میں حصہ لینے کے لیے کیا گیا ہے جس کا فریقین کو علم بھی ہے تو ایسا معاملہ بے اثر ہو جائے گا۔

معاملات جو آزادی یا حفاظت ازدواج پر یا فرائض پدرانہ کی مناسب انجام دہی پر مشتمل ہوں



ازدواج میں کاوش ایسے معاملات کی جو آزادی ازدواج میں رکاوٹ ڈالیں اس بنا پر حوصلہ شکنی کی جاتی ہے کہ وہ شہریوں کی اخلاقی بہبودی کے لیے مفید چنانچہ وہ مہری عہد کا عدم قرار دیا گیا۔ جو اس بات کے لیے کیا گیا تھا کہ معاہدہ کے سوا کسی سے نکاح نہ کیا جائے گا۔ ورنہ ایک ہزار پونڈ جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ کا عدم قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ کسی فریق نے نکاح کا عہد نہ کیا تھا بلکہ معاملہ محض اقناعی تھا۔

اسی طرح مشہور کا وہ معاملہ کا عدم قرار دیا گیا جس میں ایک شخص نے دوسرے سے شرط کی تھی کہ وہ ایک معینہ مدت کے اندر نکاح نہ کرے گا اس سے ایک فریق کو اس کے تجرد سے رتی مفاد حاصل ہوتا تھا۔

۱۔ Gray - بنام Mathias (5 Ves. 285 a.)

۲۔ Beaumont - بنام Reeve (8 Q. B. 483)

۳۔ Pearce - بنام Brooks (L. R. 1 Ex. 213)

۴۔ Lowe - بنام Peers (4 Burr, 2 225)

۵۔ Hartley - بنام Rice (10 East 22)

آزادی

نکاح کی دلالی کے معاہدات یعنی بدلے کر اس بات کا عہد کرنا کہ کسی کا نکاح کرایا جائے گا۔ ناجائز قرار دیے جائیں گے کسی خاص معاملے یا کسی خاص شخص کے لحاظ سے نہیں بلکہ عامۃ الناس کے فائدے کے واسطے۔ اس قانون کا منشا یہ ہے کہ ازدواجات صحیح بنیادوں پر ہوں۔

اسی لیے ایک شخص کا دوسری صنف کے شخص سے اس غرض سے تعارف کرانے کا معاملہ کہ ان کے درمیان شادی ہو جائے ناجائز ہو گا خواہ اس بات کی اجازت ہو کہ کئی اشخاص میں سے انتخاب کیا جائے اور یہ کوشش نہ ہو کہ ایک ہی شخص سے شادی کی جائے۔

اگر کوئی شادی شدہ مرد ایک عورت سے جو اس کے شادی شدہ ہونے کو جانتی ہے عہد کرتا ہے کہ وہ اس سے اس کی بیوی کی وراثت کے بعد نکاح کرے گا۔ ایسا عہد اگر توڑ دیا جائے تو ناقابل ناثب ہے۔ ایسا معاہدہ نہ صرف اس الفت کے منافی ہے جو زن و شو میں ہونی چاہئے بلکہ وہ بدکاری کی صریح ترغیب سمجھا جاتا ہے۔

معاہدات افتراق

امیاء بیوی کی جدائی کے معاملات جائز ہیں اگر فوری افتراق کے متعلق ہوں۔ لیکن اگر ان کا منشا آئندہ ممکنہ افتراق سے ہو تو جائز نہیں۔ کیونکہ

اس طرح وہ فریقین کو اس بات کی ترغیب دیتے ہیں کہ ”وہ فرائض جن کو انجام دہی سے سوسائٹی کا مفاد وابستہ ہے“ بجا نہ لائیں۔

فرائض الدین

اور انھیں وجہ سے وہ معاملہ ناجائز قرار دیا گیا جس کی رو سے ایک ماں اپنے ناجائز بچے کے متعلق اپنے حقوق و فرائض کسی اور پر منتقل کرے۔

کیونکہ قانون ماں پر بچے کے متعلق اور بچے کے فائدے کے لیے فرائض عائد کرتا ہے۔ مناسب صورت میں البتہ اب عدالت سے تنفیث کی اجازت اڈاپشن آف چلڈرن ایکٹ بابت ۱۹۲۶ء کی رو سے

۱۔ Cole بنام Gibson (1 Ves. Sen. 503)

۲۔ Hermann بنام Charlesworth (1905. 2 K. B. 181)

۳۔ Wilson بنام Carnley (1908. 1 K. B. at P. 740)

۴۔ Cartwright بنام Cartwright 3 D. M. and G, 989

۵۔ Humphrys بنام Polak ۱۹۰۱ء 2 K. B. 385

حاصل کی جاسکتی ہے۔

کاروبار کی ممانعت کے معاملات

کاروبار کے امتناع کے متعلق قانون حالات کے تغیر کے لحاظ سے دو تینا فوٹتا بدلتا رہا لیکن یہ تمام تبدیلیاں مجموعی طور پر ایک عام اصول تفریعات اور ارتقائی شکلیں ہیں۔

قدیم فیصلے یہ رجحان ظاہر کرتے ہیں کہ وہ تمام معاہدے کا عدم قرار دیے جائیں، جو کسی کے لیے کسی جائز کاروبار سے کسی وقت یا کسی جگہ ممانعت یا رکاوٹ پیدا کریں۔ کیونکہ یہ امر ”مفاد عامہ کے خلاف“ ہے۔ مگر جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ اس صورت میں مفاد عامہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جب ایک شخص جو اپنے کاروبار کی مقبولیت عامہ (Goodwill) فروخت کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس بات کا بھی پابند کر لے کہ اس (مقبولیت عامہ) کے مشتری سے فوراً [اسی طرح کے کاروبار کے ذریعے] مقابل نہیں شروع کرے گا چنانچہ (Rogers) بنام (Parry) میں قرار دیا گیا کہ کوئی شخص دوسرے کو اس بات کا پابند نہیں کر سکتا کہ وہ اس قسم کا کاروبار کلیتہً کرے ہی نہیں۔ ”البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی معین وقت یا معین مقام میں کوئی شخص کسی کو پابند کر دے۔ اور اس پر اس قسم کے کاروبار میں پابندیاں عاید کرے۔“ جائز پابندیاں اس طرح ایک قاعدہ بن گیا کہ جو معاہدات کلیتہً کسی کاروبار سے روکیں وہ ناجائز ہیں البتہ جن پابندیوں کے معاہدات کو

روا رکھا جائے گا۔

مگر جوں جوں کاروبار وسیع پیمانے پر ہونے لگے اور کسی شخص کا لین دین اس کے مسکن میں محدود نہ رہا تو کلی اور جزئی امتناع کے امتیاز کی بجائے کسی مقام پر امتناع قطعی مقامی اور امتناع قطعی زمانی کی شکل پیدا ہو گئی اور اس کے بعد یہ قرار پایا کہ کوئی شخص

لے Colegate Bacheler (Cro. Eliz. 872, 1596)

لے Bulstrode (156, 1618)

اس بات کا معاہدہ نہیں کر سکتا کہ وہ کسی مقام پر بھی دس سال کے اندر کاروبار نہ کرے گا۔ البتہ وہ یہ معاہدہ کر سکتا ہے کہ وہ مثلاً لندن سے دس میل کے اندر کاروبار کے حق سے ہمیشہ کے لیے دست بردار ہو جائے گا۔

مصلحت عامہ | قاعدہ مذکور الیحد کاروبار کے جدید حالات پر منطبق نہیں ہو سکتا تھا۔
کی بنا پر توسیع | کسی مقبولیت عامیہ یا ازہائے کاروباری کی بیع سے سابقہ زمانوں میں مشتری کی ان محدود اقتاعات کے ذریعے سے کافی حفاظت ہو جاتی تھی جو بائع پر اشخاص یا مقام معینہ کی حد تک عائد ہوتی تھیں۔ یہ اس صورت میں کارآمد نہیں ہو سکتا جب ایک فرد یا کمپنی پوری متمدن دنیا کو اشیا فراہم کرے کھلی اور جزئی اقتناع کے متعلق جدید امتیاز

اچھی طرح مقدمہ (The Maxim-Nordenfelt Gun Co.) بناؤ (Nordenfelt) میں واضح کیا گیا ہے :-

نارڈن فیلٹ توپ اور سامان حرب کا بنانے والا اور موجود تھا۔ اس نے اپنا کاروبار کمپنی کے ہاتھ (۱۸۵۰ء) پونڈ میں فروخت کر دیا اور بعد کیا کہ پچیس سال تک وہ توپیں یا توپ کی گاڑیاں بار دیا سامان حرب بنانے سے یا ایسا کاروبار کرنے سے باز رہے گا جس سے اس کاروبار سے مقابلہ ہونے لگے جو اس زمانے میں کمپنی کر رہی تھی۔ اسے یہ حق باقی تھا کہ بارود کے سودیگر بھگ سے اڑنے والے مادے تیار پیڈو آبدوز کشتیوں اور دھات کی ڈھلانی اور گھڑائی کا کاروبار کرے۔

چند سال بعد نارڈن فیلٹ ایک اور توپوں اور سامان حرب کی کمپنی سے ہار دیا کرنے لگا۔ مدعیوں نے اسے اس کام سے باز رکھنے کے لیے عدالت سے حکم اقتناعی حاصل کرنا چاہا۔

دارالامر نے عدالت مرافعہ سے اتفاق کرتے ہوئے اظہار خیال کیا ہے :-
(۱) اس بات کا معاہدہ کہ کمپنی جو بھی کاروبار کرے اس میں مقابلہ نہ کیا جائے کاروبار سے کئی امتناع ہے اور یہ امتناع غیر معقول حد تک وسیع ہے اور اسی لیے کالعدم ہے لیکن یہ جزو باقی معاہدے سے ممتاز ہے اور اس سے علیمہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲) کاروبار کی بیع مع اس عہد کے کہ بائع اس قسم کے کاروبار سے دستکش ہو جائے گا کالعدم نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ فریقین کی مدت تک معقول ہو اور عوام کے لیے مضر نہ ہو۔

یہ اقتناع فریقین کی مدت تک مناسب اور معقول تھا کیونکہ مارڈن فیلٹ کو نہ صرف ایک بہت بڑی رقم ملی بلکہ اس بات کی کافی گنجائش باقی رہی جس میں وہ اپنی ایجاد اور صناعی کی قابلیت کو کام میں لائے۔ کاروبار جس قدر وسیع تھا اس کے لحاظ سے ضروری تھا کہ مدعیوں کی حفاظت کے لیے اتنی ہی وسیع رکاوٹ ہو۔ علاوہ بریں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ معاملہ مفاد عامہ کے لیے مضر تھا کیونکہ اس سے ایک انگریزی کمپنی کو یہ حق منتقل کیا گیا۔ کہ غیر مالک کے لیے توپ اور اسلحہ سازی کرے۔

دارالامرانے جملہ مستند بیانات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ امر واضح کیا کہ اقتناع تجارت کے معاملات کو دو قسموں یعنی اقتناع کلی اور اقتناع جزوی میں تقسیم کرنا (جب کہ اول الذکر کا بہر صورت کالعدم ہونا ضروری ہو اور دوسری کا صرف اسی وقت جب وہ نامعقول یا مفاد عامہ کے لیے مضر ہو) اب درست نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ قانون غیر موضوعہ کا قاعدہ ہی کیوں نہ رہا ہو۔

لارڈ کننگٹن کا اسی سلسلے میں (صفحہ ۵۶۵) پر بیان ہے :-

”اس وقت میرے خیال میں صحیح نقطہ نظر یہ ہے کہ عامۃ الناس و نیز افراد کا مفاد اس امر سے وابستہ ہے کہ ہر شخص اپنا کاروبار تجارت آزادی کے ساتھ چلائے۔ تجارت کے متعلق انفرادی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت بذات خود اگر مداخلت کے سوا کچھ اور نہ ہو۔ تو بھی مصلحت عامہ کے خلاف ہے۔ اور اسی لیے کالعدم ہے۔ عام قاعدہ تو یہی ہے البتہ اس کے مستثنیات ہیں۔ کاروبار پر پابندیاں۔ اور انفرادی آزادی عمل میں مداخلت یہ دونوں خاص حالات میں درست ہو سکتے ہیں۔ جو ان کے لیے یہ کافی ہے اور حقیقتہً یہی ایک سبب جو از ہے۔ کہ پابندی معقول ہو۔ معقول سے مراد یہ ہے کہ فریقین معاملہ و نیز عامۃ الناس کے مفاد کے لحاظ سے اس کی اس طرح تشکیل کی گئی ہو اور احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہو کہ جس فزوق کے حق میں اس کا نفاذ ہوتا ہو اس کو کافی تعفیلات بھی حاصل ہو جائیں اور عامۃ الناس کے لیے کسی طرح مضر بھی نہ ہو۔“

لارڈ کننگٹن کا یہ فیصلہ کاروباری پابندیوں کے مسئلے پر پورے جدید قانون کا

سنگ بنیا ہے۔ اس کے دین بعد کے مقدمات کے نتیجے کے طور پر جس میں اس کی توضیح ہوتی ہے ہم چند قانونی پلٹے پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) جملہ کاروباری یا بندیاں ان مخصوص حالات کی عدم موجودگی میں جو باعث جواز ہوں، مصلحت عامہ کے خلاف ہیں۔ اور اسی بنا پر کالعدم ہیں۔ یہ تجویز جیسا کہ (لارڈ جسٹس نیگر (Younger, L.J.) نے بیان کیا ہے، ایک طویل سلسلہ نظائر کے خلاف تھی جن میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ جزوی امتناع بادی النظر میں درست اور صحیح ہے مگر اس تجویز پر دارالامرانے بار بار اصرار کیا ہے۔ اور اب ناقابل انکار ہے۔

(۲) یہ قانونی سوال ہے جس کا فیصلہ عدالت کو کرنا ہوتا ہے کہ آیا حالات متذکرہ پابندی کو درست اور جائز قرار دیتے ہیں۔

(۳) پابندی صرف اسی وقت جائز قرار دی جاسکتی ہے جب وہ معقول ہو:-

(ا) فریقین معاہدہ کے مفاد کے لحاظ سے بھی اور۔

(ب) عامۃ الناس کے مفاد کے لحاظ سے بھی۔

(۴) اس امر کا باری ثبوت کہ پابندی فریقین کی حد تک معقول ہے، اس شخص پر ہوگا جو اس کے معقول ہونے کا ادا کرتا ہو۔ یعنی معاہدہ پر اور یہ ثابت کرنے کا بار کہ پابندی کو فریقین کی حد تک معقول ہے لیکن عامۃ الناس کے لیے مضر ہے اور اسی لیے کالعدم ہے، اس فریق پر ہوگا جو اس کے اس طرح مضر ہونے کا ادا کرے اور یہ کہا گیا ہے کہ ”اگر عدالت کو کہیں یہ اطمینان ہو جائے کہ پابندی فریقین کی حد تک معقول ہے تو [امر دیگر کے] بار ثبوت سے عمدہ برآ ہونا آسان نہ ہوگا“ معقولیت کی جو جواز امتناع کا معیار قرار دی گئی ہے مزید توضیح کی ضرورت ہے۔

۱۔ Attwood v. Lamont, (1920) 3 K. B. at P. 587

۲۔ Mason بنام Provident Clothing Co. (1918. A. C. 724)

۳۔ Morris بنام Saxelby (1916. 1 A. C. 688)

۴۔ Morris' Case اور لارڈ انگلسن صفحہ ۷۰۰

۵۔ A. G. of Australia بنام Adelaide S. S. Co. ۱۹۱۳ء سی صفحہ ۷۱۹ (۱۹۱۳ء) این ڈبلیو سٹو

۱۔ سی صفحہ ۷۱۲ (۱۹۱۲ء) N. W. Salt Co. بنام Electrolytic Alkali Co.

پابندی صرف معاہدہ کے حق میں نہیں بلکہ دونوں فریق کے لیے معقول ہونی چاہئے
 بظاہر یہ معلوم ہوگا کہ چونکہ ہر پابندی معاہدہ کے تحفظ کے لیے ہوتی ہے اس لیے وہ معاہدہ
 کے خلاف ہونی چاہئے۔ لیکن اگر معاملے کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ ایسا
 ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کسی کاروبار کو فروخت کرنے والا اس بات کا عہد نہ کرے کہ وہ
 مشتری سے مقابلہ نہ کرے گا تو اس کے کاروبار کی قیمت کم آئے گی۔ اگر کوئی ملازم اس بات کا
 پابند نہ ہو کہ وہ راز ہائے کاروبار کو اپنے آقا کے حریف سے نہ بیان کرے گا تو ملازم
 کے لیے ایسی ملازمت کا حصول مشکل ہو جائے گا جس میں اعتبار کا کام ہو یا جس میں آئندہ زندگی
 کے لیے تربیت حاصل کرنا ہو۔ ”جب تک وہ رکاوٹ جو وہ اپنے اوپر عائد کرتا ہے اس سے
 زیادہ وسیع نہ ہو جتنی کہ اس شخص کے مناسب تحفظ کے لیے جس کے حق میں وہ کی جاتی ہے
 ضروری ہے تو اس وقت تک خود اس کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان باتوں پر
 فائدوں کی خاطر پابند کرے جو اس طرح اسے حاصل ہو سکیں گے“

مزید برآں معقولیت کا معیار فریقین کے لیے یکساں ہے۔ یہ عدالت کا کام نہیں ہے
 کہ ”ان فائدوں کا موازنہ جو معاہدے کے تحت معاہدہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ ان
 نقصانات سے کرے جو اسے امتناع کے باعث برداشت کرنے پڑتے ہیں“ دوسرے
 الفاظ میں عدالت اس بدل کے مناسب یا نامناسب ہونے پر غور نہ کرے گی جو اس نے
 حاصل کیا ہے۔ یہ امر معقول ہے کہ معاہدہ ایسی پابندیوں کا مطالبہ کرے جو اس کے
 تحفظ کے لیے کافی ہوں مگر زائد نہیں اسی طرح یہ بھی معقول ہے کہ معاہدہ اپنے لیے صرف
 اتنی ہی پابندیاں قبول کرے اس سے زائد نہیں۔

مگر اس معیار کے اطلاق کی تعیین دو سوالوں کے جواب پر منحصر ہے: وہ کیسا
 چیز ہے جس کے تحفظ کا معاہدہ مستحق ہے؟ اور وہ کیا چیز ہے جس کے خلاف وہ تحفظ
 کا مستحق ہے؟

مقدمہ نارڈن فیلڈ میں لارڈ کنسٹن کی تجویز ہے کہ بہ نسبت آقا اور غلام کے

معاہدے کے کسی کاروبار کے بائع و مشتری کے معاملے میں زیادہ آزادی دی جاسکتی ہے۔ یہ اقیانوس بعد کے نظائر میں زیادہ نمایاں کر دیا گیا ہے خاص کر (Mason) اور (Morris) کے مقدمات میں اور یہ امر اب طے شدہ سمجھا جاسکتا ہے کہ کسی کاروبار کے بائع کا مقابلہ نہ کرنے کا معاہدہ اس وقت معقول ہوگا جب وہ انھیں حدود میں محدود ہو، جن میں مقابلہ کاروبار بیعہ کے مشتری کے لیے مضر ہو۔ لیکن لازم کا یہ معاہدہ کہ وہ اپنے آقل سے اس وقت مقابلہ نہ کرے گا۔ جب ان کے تعلقات لازم متقطع ہو جائیں عموماً غیر معقول ہوگا۔ لارڈ (Shaw) نے اس اقیانوس کے وجوہات یوں واضح کئے ہیں :-

جب کوئی بائع کسی ایسے کاروبار کو فروخت کرتا ہے جسے ممکن ہے اس نے درختیں پایا ہو یا اسے خود قائم کیا ہو۔ تو وہ یہی چاہتا ہے کہ اس حصہ جائداد کی قیمت حاصل کرے اور اسے مشتری بھی ایک ایسی ہی شرط پر ملتا ہے جس کے بغیر پورا معاملہ بے کار ہے۔ وہ اسے فروخت کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خود مقابلہ نہ کرے گا۔ قانون ایسے معاملے کی تائید کرتا ہے۔ بائع کو اس بات کی اجازت دینے سے انکار کرتا ہے کہ وہ اپنے غلطی سے پھر جائے مفاد عامہ کا یہ تقاضہ نہیں کہ اس معاملے کو بالکل بے اثر کر دیا جائے۔ ایسا کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ مفاد عامہ کے نظریے کو جائداد کی تباہی کے لیے کام میں لایا جائے تجارتی دلولے اور سرگرمی کا اس اصول سے بڑھ کر کوئی مانع نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذخیرہ کردہ نتائج کی منتقلی سوائے ایسے شرائط کے نہیں ہو سکتی جس سے مشتری غیر محفوظ رہے۔

”کسی کارگیر کے کسب معاش کے مواقع پر پابندی عائد کرنے کے معاملے میں دوسری طرح کے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ [اس صورت میں] موجودہ قابض آئندہ قابض کو کوئی واقعی شے بیع یا حوالے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسا معاہدہ ایک شہری کے جوش عمل اور سرگرمی و کارکردگی پر ایک قید عائد کرتا ہے اور اس پر ممانعت عائد کرنے سے اس کے مفاد کے ساتھ ہی مفاد عامہ بھی متاثر ہوتا ہے، کیونکہ ایک طرف اسے اپنی روزی کمانے کے موقع سے روکا جاتا ہے اور دوسری طرف عامۃ الناس کو سماج کے ایک مفید رکن کے عمل اور خدمات سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس موخر الذکر صورت میں کسی ایسی چیز کا معاملہ نہیں ہوتا جو اس وقت متحقق ہو چکی ہو اور دوسرے کے حوالے اس کی منفعت

کے لیے کی جاسکے بلکہ ایک ایسی شے ہوتی ہے جس کا پیدا ہونا ترقی پانا اور کار گزار کے انفرادی فائدے اور بحیثیت مجموعی قوم کے استعمال کے لیے دیا جانا باقی ہوتا ہے۔^۱ اسی لیے دونوں صورتوں میں وہ معیار جس سے معقولیت کا تعین کیا جاسکے کہاں ہوگا۔ اگرچہ اطلاق ضرور مختلف ہوگا۔ معاہدہ مستحق ہے کہ اس کے ملوکہ اشیاء کی حفاظت کی جائے مگر یہ نہیں کہ وہ معاہدے سے ایسا فائدہ حاصل کرے جس کا اسے حق نہیں ہے۔ مشترعی کاروبار ایک ایسے کاروبار کا مالک ہوتا ہے جو حالات کی نوعیت کے لحاظ سے اب تک اس بات سے مامون تھا کہ اس کا بائع اس سے مقابلہ کرے۔ لہذا بائع کے مقابلے سے اس کاروبار کو محفوظ کر دینے کا اختیار بالکل معقول ہے مگر کاروبار بحیثیت کاروبار اس بات سے مامون نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگ جو اس میں ملازم ہیں اس سے مقابلہ کرنے لگیں۔ اور یہ معقول بات نہیں ہے کہ آقا ان سے ایسی حفاظت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ برعکس اس کے کہ بعض اوقات کاروبار کے جز کے طور پر تجارتی تعلقات اور تجارتی راز شامل ہوتے ہیں اور ملازم دوران ملازمت میں ان پر مطلع ہو جاتا ہے۔ اگر امتناع نہ کیا جائے تو ملازم بعد ختم ملازمت اس کاروبار کی قدر گھٹانے کا باعث ہو سکتا ہے اسی لیے یہ معقول بات ہے کہ آقا اپنے اس قائم شدہ مفاد کی حفاظت کے لیے اس بات کا معاہدہ لے کہ اس کا ملازم ان معلومات کا استعمال نہ کرے گا جو بوجہ اعتماد سے حاصل ہوں اور نہ ان خریداروں کو توڑنے کی کوشش کرے گا [جن سے وہ بوجہ ملازمت آگاہ ہوا ہو]۔ ”ملازم پر اس پابندی کے عائد ہونے کی تائید کرنے کی وجہ اور واحد وجہ یہ ہے کہ آقا کو خواہ کاروباری تعلقات کے طور پر یا کاروباری رازوں کی صورت میں چند جائدادی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور ملازم کے فرائض کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر ان حقوق کی حفاظت کے لیے ایسی پابندی لگانا فی معقول طور پر ضروری ہے ایسے امتناع کی جہاں تک مجھے علم ہے اس صورت میں کبھی تائید نہیں کی گئی۔ جب وہ محض مقابلے کو روکنے یا اس شخص مہارت اور علم کے استعمال سے باز رکھنے کی غرض سے ہو“

۱۔ مقدمہ مارس صفحہ (۷۱۳)

۲۔ مقدمہ مارس از لارڈ یارکر صفحہ (۷۱۰)

جو ملازم نے آقا کے کاروبار کے سلسلے میں حاصل کی ہو۔“

یہ کہنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا کہ آیا کوئی معاہدہ کاروباری تعلق کی حفاظت کے لیے کیا گیا ہے یا مقابلے سے روکنے کے لیے کیونکہ بعض صورتوں میں دونوں ملامت ایک ہی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ دارالامرانے ایک ایسے معاہدے کی تائید کی ہے جو غیر محدود زمانے کے لیے تھا اور جس میں ایک شخص نے جو ایک وکیل (سالیٹر) کے پاس منشی کی حیثیت سے کام کرتا تھا اپنے آقا سے معاہدہ کیا کہ مقام ٹام ورتھ سے سات میل کے اندر بحیثیت وکیل (سالیٹر) کے کام نہ کرے گا۔ یہ بتایا گیا کہ کسی سالیٹر کا انتظامی منشی (Managing Clerk) اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں ضرور اس پیشے کے معاملات اور نوکلوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس کے باعث اگر اس کو پابند نہ کیا جائے تو وہ اپنے آقا کی مقبولیت عام کو بری طرح صدمہ پہنچانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ پابندی کے متعلق قرار دیا گیا کہ وہ اس سے زیادہ نہیں جس کی ضرورت اس کی حفاظت کے لیے معقول سمجھی جاسکے۔

ایسی صورتیں عام طور سے پیش نہیں آتیں جن میں پابندی فریقین کی حد تک تو معقول ہو مگر ان کو اس بنا پر کالعدم قرار دیا گیا ہو کہ وہ مفاد عامہ کے لیے معقول نہیں ہیں۔

کسی معاہدے میں ناوابج اجارہ پیدا کرنا مقصود ہو یعنی اجارہ اس غرض سے ہو کہ قیمتیں نامعقول حد تک چڑھا دی جائیں تو ایسا معاہدہ بہ ظاہر مفاد عامہ کے لحاظ سے غیر معقول ہو گا۔ مگر مقدمہ (North western salt Co.) بنام (Electrolytic

Alkali Co.) سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی معاہدے کو اس بنا پر کالعدم کرنا عملاً آسان نہیں

کیونکہ جیسا لارڈ ہالڈین نے اس مقدمے میں بتایا ہے کہ ایک جماعت کا اس غرض سے قیام ہو کہ فراہمی سامان کو منظم کرے اور قیمتوں کو گرنے نہ دے۔ ضروری نہیں کہ وہ عوام کے لیے مضر ہی ہو۔

جو معاملات فریقین کی حد تک معقول ہوں مگر مفاد عامہ کے لحاظ سے غیر معقول ہوں

ان کی ایک مثال قانون ہونومینس (“Auctions Bidding Agreements Act.”)

۱۔ Fitch بنام Dewes (1921 2 A. C 158)

۲۔ A. G. of Australia بنام Adelaide S.S. Co. ۱۹۱۳ء۔ سی۔ ازلارڈ پارکر صفحہ (۷۶)

۳۔ ۱۹۱۲ء۔ اے۔ سی۔ (۴۶۱)

بابت ۱۹۲۱ء میں مٹی ہے اس کی روسے وہ معاملہ قابل سزا قرار دیا گیا ہے جسے ("Knock Out") (ملی جھگٹ) کہتے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ ہر اجی سامان کے لین دین کرنے والے باہمی مسابقت سے بچنے کے لیے ساجھا کر لیتے ہیں کہ ان میں صرف ایک بولی لگائے اور خرید شدہ اسباب دونوں میں تقسیم ہو جائے۔ اس قانون کی روسے اس امر کو اب مسئلہ قاعدہ بنا دیا گیا ہے جس کے لیے Scrutton, L. J. نے مقدمہ Rawlings بنام General Trading Co. میں اختلافی فیصلے کے اندر زور دیا تھا۔

عموماً اقناع کاروبار کی شکایت کرنے والا وہی فسخ یق ہوتا ہے جس پر امتناعی عائد کیا جاتا ہے۔ مگر مقدمہ (Joseph Evans & Co.) بنام (Heathcote) سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فریق جو امتناع سے فائدہ اٹھاتا ہے اسے بھی اس بات سے ممنوع نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی غیر معقولیت ظاہر کرے مدعی (جوزف ایوانس اینڈ کمپنی) (Cased Tube Association) نامی ایک شرکت کے رکن تھے جو نرخ مقدر کرتی تھی۔ اس شرکت کے قواعد کے تحت ہر رکن کی مصنوعات کا تعین کیا جاتا تھا۔ اور یہ قاعدہ تھا جس رکن کی مصنوعات کسی ماہ میں مقدار مقررہ سے زیادہ ہوں تو وہ زیادتی کا منافع ایک مشترکہ خزانے (Pool) میں داخل کر دیں۔ اور جس ممبر کی مصنوعات مقدار معینہ سے کم ہو جائے تو وہ مشترکہ خزانے سے ایک معینہ رقم لینے کا مستحق ہوگا اس شرکت میں بعض قاعدے کاروبار کے لیے غیر معقول طور پر رکاوٹ پیدا کرنے والے تھے خصوصاً یہ کہ ارکان مجاز نہ تھے کہ سوائے پانچ فرموں (Firms) کے کسی کے ہاتھ کچھ فروخت کریں اور یہ فرم مجبور نہ تھے کہ ان سے کچھ خریدیں۔ اور اس معاملے سے علیحدگی کا بھی اختیار نہ تھا۔ مدعیوں (جوزف ایوانس اینڈ کمپنی) نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ انھیں مشترکہ خزانے سے وہ رقم دلانی جائے جس کے وہ مستحق ہیں اس سلسلے میں قرار دیا گیا ہے کہ مدعا علیہم رجوع شرکت کے باقی رکن تھے اور اس طرح یہی وہ لوگ تھے جنھوں نے اس رکاوٹ سے فائدہ اٹھایا تھا جو مدعی پر عائد کی گئی تھی (ادائی سے

انکار میں معاہدے کے عدم جواز کو بطور حجت پیش کر سکتے ہیں۔ مدعی گو ایک دوسری بنیاد پر مقدمہ جیت گئے مگر معاہدے کے تحت نہ جیت سکے۔

شخصی آزادی | کسی معاہدے کے وہ اقرار جو عام طور پر شخصی آزادی پر پابندیاں عائد کرتے ہیں ان پر عموماً انھیں اصول کا اطلاق ہوگا، جو کاروبار کی آزادی سے متعلق ہیں۔ ایک کلرک نے ایک سالہ کار سے معاہدہ کیا

میں کا وٹ

جس کا اثر حاکم عدالت مرافعہ (Master of the Rolls) کے الفاظ میں یہ تھا کہ اسے تقریباً پوری طرح ایک ایسا زرعی بیگار (villein) بنادیتا تھا، جو بطور تابع اراضی (adscriptus glebæ) زمین کے ساتھ منتقل ہو سکے۔ قرار دیا گیا کہ معاہدہ کا لعدم ہے۔ کیونکہ وہ کلرک کی شخصی آزادی اور حسب دل خواہ محنت کرنے کی قابلیت پر نامناسب طور پر قیود عائد کرتا ہے۔ اس مقدمے کے ساتھ ایک اور مقدمے کا تقابل مفید ہوگا، جس میں ایک مسافر شخص نے اپنے باپ سے (جس نے اس کے دیون ادائیگے تھے) وعدہ کیا کہ لندن سے ایک خاص مسافت کے اندر سکونت نہ اختیار کرے گا اور نہ وہاں اپنے باپ کی تحریری اجازت کے بغیر جائے گا۔ قرار دیا گیا کہ ان حالات میں اس کی حریت اور آزادی عمل پر متعول طور سے پابندی عائد کی گئی ہے جو اسی کے فائدے کے لیے ہے اور یہ کہ معاہدہ صحیح اور قابل پابندی ہے۔

فصل دوم

معاہدے پر عدم جواز کا اثر

عدم جواز کا اثر | معاہدے میں پائے جانے والے عدم جواز کا جو اثر معاہدے کی صحت پر

پڑتا ہے اس کا حالات کے لحاظ سے مختلف ہونا ضروری ہے۔ یہ ممکن ہے کہ پورا معاہدہ اس سے متاثر ہوتا ہو یا اس کا محض ایک جزو جائز حصہ ناجائز حصے سے علیحدہ کیا جاسکتا ہو و نیز یہ کہ فریقین میں سے ایک فریق معاہدے کے ناجائز مقصد سے ناواقف ہو یا دونوں ناواقف اور بے خطا ہوں۔ بعض صورتوں میں ممکن ہے معاہدہ کرنے کی ان معنوں میں حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے کہ قانون اس کا نفاذ نہ کرے اور بعض صورتوں میں اس طور پر ممانعت ہو سکتی ہے کہ ان سے وہ ذیلی معاہدات اور رکھائیں بھی متاثر ہو جائیں۔ جو ناجائز معاملہ انجام دینے کے لیے پیشگی دی ہوئی رقم کے متعلق ہوں یا ناجائز معاملے سے پیدا ہونے والے مطالبے کو پورا کرنے کے لیے ادا کردہ رقم کے عوض دی گئی ہوں۔

ان قواعد کے بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن سے قانون کے اس دشوار باب پر روشنی پڑ سکے۔

(۱) ناجائز معاہدے کا جدا ہو سنا

ایک ہی معاہدے میں ہو سکتا ہے کہ جائز اور ناجائز دونوں شرائط پائے جائیں۔ اور ایسی صورت میں ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا معاہدے کے جائز حصے کو ناجائز حصے سے جدا کر کے نافذ کیا جاسکتا ہے یا پورا معاہدہ ہی لغو ہے۔

سابق میں جموں نے اس خوف سے کہ کہیں قوانین موضوعہ نظر انداز نہ ہو جائیں، ایک امتیاز قائم کر رکھا تھا۔ اور قانون موضوعہ کی رد سے جو معاہدات ناجائز ہوتے تھے ان میں اور قانون غیر موضوعہ کے تحت ناجائز معاہدات میں وہ فرق کرتے تھے۔ اور انھوں نے بیان کیا تھا کہ ”قانون موضوعہ ایک حاکم جابر کی طرح ہے کہ جہاں آتا ہے سب کو کالعدم کر دیتا ہے اور قانون غیر موضوعہ ایک مربی باپ کے مانند ہے اور صرف اسی حصے کو کالعدم کرتا ہے جس میں نقص ہو اور باقی کو برقرار رکھتا ہے“^۱

یہ امتیاز اب بہر حال باقی نہیں ہے اور اس کے متعلق قاعدہ جدید صورت میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ”جس صورت میں معاہدے کے ناجائز جزو کو جائز جزو سے علیحدہ نہ کیا جاسکے وہاں پورا معاہدہ کالعدم ہے۔ لیکن جہاں ان کو جدا کیا جاسکتا ہے خواہ عدم جواز قانون موضوعہ کا پیدا کیا ہو، امویا قانون غیر موضوعہ کا۔ وہاں ناجائز جزو کو نظر انداز کر کے جائز جزو کو باقی رکھ سکتے ہیں۔“ مگر اس قاعدے کا اطلاق کوئی آسان کام نہیں کیونکہ اس میں وہ حالات بیان نہیں ہوئے ہیں جن میں کسی معاہدے کے جائز اور ناجائز اجزاء ایک دوسرے سے جدا کیے جاسکتے ہیں ایک بات البتہ صاف ہے اگر کسی عہد کے بدل کا کوئی جزو ناجائز ہو تو وہ عہد نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ بدل کے جائز اور ناجائز جزو کا تجزیہ نہیں کیا جاسکتا۔

مشکل البتہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب جائز بدل ایسے عہد کی تائید کرتا ہو، جن میں سے بعض جائز ہوں اور بقیہ ناجائز تو ایسی صورت میں یہ کہنے کے لیے ہمارے پاس سند ہے کہ جائز عہد محض اس وجہ سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے کہ معاہدے نے اسی معاہدے میں دیگر ایسے عہد بھی کیے ہیں جو ناجائز ہیں یہ ایک قدیم قاعدہ ہے اور کوکس رپورٹ (Coke's Reports) میں بیان کیا گیا ہے کہ ”اگر کسی ہری معاہدے کے بعض عہد دیا ان شرائط میں سے بعض جو کسی تمسک کی تحریر نظری میں ہوں خلاف قانون ہوں اور بعض درست اور جائز ہوں تو ایسی صورت میں وہ عہد و شرائط جو خلاف قانون ہوں خود بخود ابتدا ہی سے کالعدم ہوں گے اور باقی درست سمجھے جائیں گے،“

بعض حالیہ قانونی فیصلے اس اصول کی تائید کرتے معلوم ہوتے ہیں جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”اگر بدل یا اس کا کوئی جزو ناجائز ہو تو ہر وہ عہد بھی جو معاملے میں کیا گیا ہو ناجائز ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں بدل کا ہر جزو عہد کا بدل ہوتا ہے۔ مگر فرض کرو بدل میں کوئی چیز ناجائز نہیں اور اس صحیح بدل پر مختلف عہد یا ذمہ داریاں ہوں اور ان کا ایک جزو اپنی حد تک ناجائز ہو تو وہ عہد قائم نہیں رہ سکتا اس لیے نہیں کہ

۱۔ از Willes, J. مقدمہ Pickering (L. R. 8 C. P. 250) Ifracombe Railway

۲۔ Lound بنام Grimwade 89 Ch. D. 605

۳۔ Pigot کا مقدمہ (II Co. Rep 27b)

بدل ناجبائز ہو گیا بلکہ اس لیے کہ عہد خود ناجائز ہے۔ یہ عہد صحیح نہیں ہے اور اس کی بدل کے ذریعے سے تائید نہیں ہو سکتی۔ اور دیگر عہد وجوہی نفعہ درست اور جائز ہوں باقی رہیں گے۔ اور بدل درست ان کی تائید کرے گا۔

تاہم اس قاعدے کا کوئی واضح جدید اطلاق ملنا آسان نہیں بجز ان صورتوں کے جب کہ معاہدے میں پایا جانے والا عدم جواز اس قسم کا ہو کہ جس سے بد اطواری پیدا نہ ہوتی ہو۔ اور مثلاً یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے کہ عدالتیں کسی جائز عہد کو اس عہد سے جدا کریں گی جو مجرمانہ ہو یا صنعتی بدکاری کے فعل کے لیے ہو اور اسی معاملے میں شامل ہو اور اسی بدل کے تحت ہو۔ فی الحقیقت عہد کے تجزیے کے متعلق جدید نظائر کا بڑا حصہ افتتاح کاروبار کے معاہدات ہی پر مبنی ہے۔

ان صورتوں میں بھی عہد کے قابل علمدگی ہونے کا معیار شبہ سے خالی نہیں کیونکہ حالیہ نظائر سے مختلف عدالتی آرا ظاہر ہوتے ہیں۔

(Attwood) بنام (Lamont) میں لارڈ (Sterudale) نے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ معاہدے کا اس وقت تجزیہ کیا جاسکے گا جب کہ اس کے اجزا مستقل ہوں اور ایک دوسرے پر موقوف نہ ہوں اور اس طرح جدا کیے جاسکیں کہ اس سے بقیہ جز کے معنوں پر اثر نہ پڑے۔ اس نے کہا ہے ”ہمیں یہ غور کرنا پڑے گا کہ آیا عہد فی الحقیقت متعدد عہد پر مشتمل ہے اور پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ آیا جدائی اصلی معنی کو تبدیل کرتی ہے۔ اور معاہدہ متاثر ہوتا ہے یا صرف اس کے عمل کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے“ (Goldsoll) بنام (Goldman) میں ان عہد کی مثال ملتی ہے جو اس قاعدے کے تحت

۱۔ Kearney بنام White haven Colliery Co. (1 Q. B. at P. 711) ۱۸۹۳ء

۲۔ یہ نظائر کو کثیر التعداد ہیں Moller نے Voluntary Covenants in Restraint of Trade کے صفحہ ۵۵۵ء میں تفصیل اور عقیدے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۔ ۱۹۲۳ء ریکس نیچ صفحہ ۵۱۱ء

۴۔ ہائٹ رائے کے لیے Putsnam بنام Taylor (1 K. B. 639) ۱۹۲۴ء

۵۔ ۱۹۱۳ء (1 Ch. 583)

ایک دوسرے سے جدا کیے جاسکتے ہیں :-

چنانچہ ایک کاروبار کا بائع اصلی یا نقلی جو ہر قسم کے جواہرات کا لین دین کرنے سے روکا گیا تھا چونکہ مدعی کا کاروبار صرف مصنوعی جواہرات کا تھا اس لیے یہ امتناع غیر معقول طور پر وسیع تھا۔ عدالت نے ”اصلی با“ کے الفاظ ساقط کر دیئے اور بقیہ عہد کی تعمیل کرائی۔

(Younger, L. J.) نے چانسیری ڈویژن میں اہلاس کرتے ہوئے یہ بیان

کیا ہے کہ جدائی کا اصول ان شرائط کے سوا کسی پر منطبق نہیں ہوتا جو رقبے یا موضوع معاملہ یا خریداروں کے طبقات کے متعلق قیود عائد کرتے ہوں۔ ایک کاروبار کے بیع کرنے والوں نے عہد کیا کہ اتنے سال تک راست یا بالواسطہ برطانیہ کے کسی حصے میں سرٹکوں کی تیز کاری کے سامان (reinforcements) کے بنانے یا فروخت کرنے کا کاروبار نہ تو خود انجام دیں گے نہ بحیثیت منتظم کام کریں گے نہ اس سے تعلق اور واسطہ رکھیں گے نہ کسی ایسے شخص کی خدمت کرتے ہوئے کام انجام دیں گے جو اس سے تعلق یا دلچسپی رکھتا ہو۔ جہاں تک اسباب پختہ کاری کے بنانے اور تیار کرنے کا مسئلہ تھا ”قرار دیا گیا کہ اس میں ضرورت سے زائد وسعت ہے۔ حج بنانے یا“ کے الفاظ ساقط کر دیتا اور اس طرح موضوع معاملے کی حد تک تفریق عمل میں آتی لیکن اس نے یہ بھی قرار دیا کہ عہد اس امتناع کے بارے میں بھی ضرورت سے زیادہ وسیع تھا ”جو خدمت کرتے ہوئے“ ہونے کے متعلق تھی۔ مگر چونکہ یہ الفاظ رقبے یا موضوع معاملہ یا خریداروں کے طبقات کے متعلق رکاوٹ پیدا کرنے والے نہ تھے اس لیے وہ ایک پورے عہد کا جزو لاینفک تھے۔ اس کے برخلاف لارڈ (Moulton) نے مندرجہ ذیل اقتباس میں جو خیال ظاہر کیا ہے وہ اصول تجزیہ کے اطلاق کو تنگ تر محدود میں جکڑ دیتا ہے۔ اگرچہ یہ اس مقدمے کے فیصلے کے لیے ضروری نہ تھا جس میں بیان ہوا ہے :-

”کوئی شبہ نہیں کہ عدالت تحدید کاروبار کے عہد کے کسی جزو کی تعمیل کر سکتی ہے اور بعض صورتوں میں بھی خواہ بحیثیت مجموعی معاہدہ معقولیت سے

متجاوز ہو کر میرے خیال میں یہ قیصل جزئی صرف اس صورت میں ہونی چاہئے جب ایسا جزو واضح طور پر قابل جدائی ہو اور یہ بھی صرف انہیں صورتوں میں جب کہ تجاوز معمولی اہمیت رکھتا ہو یا محض (اصطلاحی) ہو اور شمول کے اصل مقصد اور مفہوم کا جزو نہ ہو۔ یہ میرے خیال میں بہت بری نظیر (Pessimi exempli) ہوگی کہ اگر کوئی آقا ایسا عہد کرائے جس میں عہد اغیر معقول مدت تک وسیع شرائط رکھے گئے ہوں، تو عدالت اس کی مدد کو تیار ہو جائے اور اپنی لمبا عی اور قانونی معلومات کو کام میں لا کر اس کا عدم عہد سے زیادہ سے زیادہ وجہ جس چیز کا مطالبہ کر سکتا تھا اسے نکال کھڑی کرے۔ یہ یاد رہے کہ ان عہد کا حقیقی فاس خوف اور مصارف مقدمہ بازی ہیں اور اس بارے میں ملازم آقا کے متول کی وجہ سے ہمیشہ نقصان ہی میں رہتا ہے۔

قانون کے متعلق اس نقطہ نظر کو (Younger و L. J.) نے ایک فیصلے میں بیان کیا ہے جس میں (Atkin, L. J.) بھی متفق الرائے تھا مقدمہ (Attwood) بنام (Lamont) کے سلسلے میں قبول کیا ہے۔ مگر لارڈ مولٹن کی طرح تجزیے کے متعلق اس کے ملاحظات (ریکارڈ) بھی فیصلے کی قوت نہیں رکھتے۔ کیونکہ صحیح معیار کو کسی طرح بھی منطبق کیا جائے، اس مقدمے میں عہد قابل تجزیہ نہ تھا۔ لارڈ جسٹس نیگر کا خیال تھا کہ لارڈ مولٹن کا نقطہ نظر عدالتوں کے سابقہ طرز عمل سے مختلف تھا۔ مگر مقدمات (Mason) اور (Morris) کے مقدمات میں پابندی کو غیر معقول ثابت کرنے کا بار معاہدہ پر عائد کیا گیا تھا۔ اس کا ضروری اثر یہ تھا کہ ”ان نظائر کو بے اثر قرار دیا جائے جن میں عدالتوں نے ان افتناعی عہد کو بایہ سمجھ کر تجزیہ کیا ہے کہ جب وہ بادی النظر میں جائز ہیں تو اب ان (عدالتوں) کا فیضہ ہے کہ معاہدہ کو جہاں تک ہو سکے ان (عہود) کا پابند کرائیں“ مگر اس نے یہ بھی لکھا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نظائر اب بھی ان عہود سے متعلق ہیں جو بائع و مشتری میں ہوں، کیونکہ ان عہود کے متعلق قانون کا سابق میں جو مفہوم لیا جاتا تھا۔ اس میں لفظی رد و بدل سے

۱۔ Mason بنام Provident Clothing Co. (1913. A. C at P. 745)

۲۔ ۱۹۳۰ء سول کنکلس پنچ صفحہ ۵۹۳۔

۳۔ وٹس بارہ صفحہ پہلے دیکھو۔

زیادہ کوئی تبدیلی عمل میں نہیں آئی۔

(۲) کالعدمی اور عدم جواز کے اثرات کا مقابلہ

اس کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مجوزہ معاملتوں کے متعلق قانون کا کیا رجحان تھا اور پھر یہ کہ فریقین کے تصورات قانون کے متعلق کیا تھے قانون جن معاہدات کی حوصلہ شکنی کرنا چاہتا ہے ان کے مقابل میں مندرجہ ذیل طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرتا ہے:-

(۱) معاہدے کو کالعدم کیے بغیر کوئی سزا مقرر کرے۔

(۲) معاہدے کو کالعدم کرے۔

(۳) کالعدم کرے سزا دے یا ممنوع قرار دے۔

اس آخری صورت میں ”سزا“ دینے سے مراد نہ صرف کوئی تعزیری سزا عائد کرنا ہے بلکہ کسی فعل ناجائز کی بنا پر ہر جے کی ذمہ داری عائد کرنا یا جرم کی سزا دینا بھی شامل ہیں۔ قانون موضوعہ کی مقرر کردہ سزا سے مانعت کا محض لگان ہوتا ہے۔ ہر معاملے کے لیے یہ امر ہمیشہ تعبیری ہو گا کہ آیا وہ مانعتی ہے یا نہیں۔

اس طرح ہم فرض کر سکتے ہیں کہ سلطنت ان تینوں قسم کے معاملات کے متعلق فریقین سے کہتی ہے کہ:-

تعزیری کی (الف) اگر تم چاہتے ہو تو معاہدہ کرو مگر تمہیں اس کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

کالعدم (ب) اگر تم چاہتے ہو، تو معاہدہ کرو مگر عدالتیں اس کی تعمیل نہیں کرائیں گی۔

ممنوع (ج) اگر قانون تمہیں روک سکتا ہے تو تمہیں ہرگز معاملہ نہیں کرنا چاہئے۔

پہلی صورت سے ہمیں بحث نہیں وہ صحیح معاہدہ ہے اگرچہ وہ فریقین کو گراں پڑے۔

دوسری اور تیسری صورتوں میں مشکلات محض ضمنی معاملات کی حد تک پیدا ہوتی ہیں، کیونکہ خود معاہدے کو تو کسی صورت میں بھی نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ فریقین کی نیت کی بحث فی الحال ملتی رہی جاتی ہے۔ یہ فرض کرنا چاہیے کہ وہ قانون جانتے ہیں۔

ناجائز معاملات | یہ بات نہایت آسانی سے کہی جاسکتی ہے کہ وہ معاملات جو محض کالعدم ہوں اور جو ناجائز ہوں ان میں بین فرق ہے۔ ایک وہ ہیں جن کے

متعلق قانون مدد نہیں کرتا اور ایک وہ ہیں جن کو ممنوع قرار دینا قانون کا منشا ہے۔ یہ امتیاز دونوں کی صحت کا موازنہ کرتے وقت نہیں پیدا ہوتا کیونکہ دونوں کالعدم ہیں بلکہ ان میں امتیاز اس اثر کی بنا پر ہے جو ان کی مخصوص نوعیت کی وجہ سے ذیلی معاملات پر پڑتا ہے۔ ناجائز معاملات کوئی معاہدہ اپنی حد تک خواہ کتنا ہی بے ضرر ہو جائز نہ سمجھا جائے گا اگر وہ کسی ناجائز معاملے کی تکمیل کے لیے کیا گیا ہو۔ عدم جواز خواہ قانون غیر موجود کا اثر

کا پیدا کردہ ہو خواہ قانون موضوعہ (Pearce) بنام (Brooks) میں ایک بگی ساز (کوچ بلڈر) نے ایک طوائف پر ایک بردہام کے کرایے کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ بردہام یہ جانتے ہوئے اسے کرایے پر دی گئی تھی کہ اسے وہ اپنے اخلاق سوز پیشے کے سلسلے میں استعمال کرے گی۔ قرار دیا گیا کہ بگی ساز کرایہ نہیں پاسکتا۔ اسی طرح ایک زمیندار نے ایک عمارت ایک عورت کو کرایے پر دی۔ زمیندار کے کارندے کو علم تھا کہ وہ ایک شخص کی داشتہ ہے جو اس کے پاس وہاں آیا جایا کرتا ہے زمیندار کو اپنا کرایہ پانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

میک کنیل نے رابنس کو کچھ رقم ہیزرڈ (Hazard) کا جو کھیلنے کے لیے قرض دی اور اسے علم تھا کہ رقم اسی کام میں صرف کی جائے گی۔ ہیزرڈ (Hazard) کی رنیز بعض دیگر کھیل مثلاً (Pharaoh 'Ace of Hearts) در (Basset) کی بھی مانعت ہے۔

۱۔ L. R. 1. Ex, 218.

۲۔ Upfill بنام Wright (1911. 1 K. B. 506)

۳۔ McKinnell بنام Robinson (3 M. & W. 484)

۴۔ قانون مثلاً جارج دوم سی ملکی روئے (Roulet یا roly poly) کی بھی مانعت اور تسمیر ہے۔

اور اس کے کھیلنے والوں پر قانون نشان^{۱۲} جارج دوم^{۱۳} عسی کے ذریعے (جو مافقی اور تعزیری قانون موضوعہ ہے) تعزیر مقرر ہے۔ قرار دیا گیا کہ قرض دہندہ اپنی رقم وصول نہیں کر سکتا۔
 نہ وہ معاہدہ ہی درست ہو گا، جو کسی ممنوع معاملے کو سرانجام دینے کے لیے کیا جائے۔
 کنعان^{۱۴} ایک دیوالیہ کا محول الیہ (Assignee) تھا۔ اس نے (Bryce) پر اس اسباب کی قیمت کے لیے دعویٰ کیا جو دیوالیہ نے اسے ایک تمسک کے جزئی ایفامیں دیا تھا۔ اور خود تمسک دیوالیہ نے برائس کو اس رقم کی ادائیگی کی کفالت میں دیا تھا جو برائس نے اس ان نقصانات کی تلافی کے لیے قرض دی تھی جو اسے (دیوالیہ کو) بازار کے نرخ کے جوئے (Stock-Jobbing) کے معاملات میں برداشت کرنے پڑے تھے۔ سر جان برنارڈ کا ایکٹ نہ صرف نرخ اسباب پر شرط باندھنے کو ممنوع قرار دیتا ہے بلکہ ان رقوم کی تقدیم کو بھی جن کا مصرف ایسے معاملات سے پیدا ہونے والے نقصانات کی پابجائی ہونے والا ہو۔ اور برائس نے یہ جانتے ہوئے رستم قرض دی کہ وہ ایسے ہی نقصانات کی پابجائی کے لیے لی جا رہی ہے اس بنا پر اس کا وہ تمسک کا لعدم تھا اور اس کے ایفامیں جو اسباب دیا گیا اس کی ملکیت اس کی طرف منتقل نہیں ہوئی۔ اور کنعان ان کی قیمت واپس پانے کا مستحق قرار دیا گیا۔
 کا لعدم معاملات | عدم جواز اور کا لعدمی کا فرق اس وقت واضح ہوتا ہے جب ہم ان معاملات کو دیکھتے ہیں جو شریطیں باندھنے سے پیدا ہوتے ہیں :-

لارڈ جسٹس فیرویل نے مقدمہ (Hyams) بنام (Stuart King) میں بیان کیا کہ ”حقیقتہً ہاری ہوئی شرط کے سلسلے میں رقم ادا کرنا یا وصول کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ کیونکہ قانون کا شرط باندھنے والوں کی حماقت میں مدد دینے سے انکار کرنا اور بات ہے اور ہارنے والے کو اپنے قول کو پورا کرنے کی ممانعت کرنا بالکل اور بات ہے۔“
 اس مقدمے میں مدعی علیہ مدعی کا مدیون تھا۔ یہ دین شرائط بدنے کے چند معاملات کے نتیجے میں ہوا تھا۔ مدعی علیہ نے اس کی ادائیگی کے لیے مہلت مانگی ۱۸۵۵ء کا گیمنگ ایکٹ

۱- Cannan بنام Bryce (8 B. & Ald. 179)

۲- قانون ہٹ خارج دوم سی ۹ دفعہ ۷ (اد پر ماب ۷۷ فصل ۷ میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔)

۳- 2 K. B. at P. 725 (1908)

دین کے سلسلے میں قانونی کارروائی میں جواب دہی کے کام آسکتا تھا مگر مدعی نے دھمکی دی کہ وہ مدعی علیہ کے بد معاہدہ ہونے کی تہنیر کرے گا۔ اس لیے مدعی علیہ نے چند دن میں رقم کے ادا کرنے کا عہد کیا بشرطیکہ وہ دھمکی پر عمل نہ کرے۔ اس جدید عہد اور بدل کی بنا پر مدعی علیہ کو ذمہ دار قرار دیا گیا۔ اس کی جانب سے بحث کی گئی کہ اس کے اور مدعی کے درمیان جو اصلی معاہدے ہوئے تھے وہ ناجائز تھے اور رقم کی ادائیگی کا عہد خواہ وہ کسی نئے بدل ہی پر کیوں نہ مبنی ہو اس شرط کے عدم جواز کے سبب سے جس سے وہ پیدا ہوا تھا داغ دار ہو چکا تھا۔ مگر عدالت مرافعہ نے کثرت آراء سے قرار دیا کہ شرط صرف کالعدم تھی اور اسی بنا پر عدم جواز کا کوئی داغ مدعی علیہ کے بعد کے عہد کو نہیں لگتا۔ مگر اس فیصلے کی قوت میں (Fletcher Moulton, L. J.) کے زبردست اختلافی فیصلے کے باعث کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جدید بینہ معاہدہ محض بناوٹی ہے اور وہ عہد جس کی بنا پر مدعی علیہ پر دعویٰ دائر کیا گیا وہ درحقیقت شرط کی ادائیگی کا ہی عہد ہے اور اسی بنا پر تحت قانون ۱۸۹۲ء کالعدم ہے۔

اسی طرح گو ۱۸۹۲ء کے قانون قمار بازی نے شرط لگانے پر مامور کرنے والے

اور ہتھم شرط (betting commissioner) کے تعلقات کے متعلق اس خاص صورت میں قانون کو بدل دیا مگر اس قانون سے پہلے مامور کنندہ اور شرط کے لیے مامور شخص (Employed) کے معمولی تعلقات بہر صورت درست قرار دیئے گئے تھے بشمول اس کے کہ مامور کنندہ اپنے مامور شدہ شخص کو اس نقصان یا خطرے سے بری رکھے گا جو معمولی کاروبار ماموری میں پیدا ہوں۔ اگرچہ ماموری اسی غرض سے تھی کہ کالعدم معاہدات کرائے جائیں۔

(Read) بنام (Anderson) میں مامور کنندہ (Employer) اس بات

پر مجبور کیا گیا کہ ہتھم شرط کو وہ رقم ادا کرے جو اس نے اپنے مامور کنندہ کے دیون کی ادائیگی میں صرف کی تھی۔ باوجودیکہ مامور کنندہ نے اس اختیار کو فسخ کر دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اگر ہتھم شرط ان کو ادا نہ کرتا تو اسے بد معاہدہ مشہور کیا جاتا اور اس کا کاروبار خراب ہو جاتا۔ اس کا مامور کنندہ ذمہ دار تھا کہ اسے (ہتھم کو) اس خطرے سے بری رکھے یہ

اسی اصول پر (Seymour) بنام (Bridge) کا فیصلہ ہوا ایک سرمایہ لگانے والے نے ایک دلال کو اس لیے مقرر کیا کہ اس کے لیے اسٹاک اسپیشینج کے قواعد کے موافق حصے خریدے۔ اسٹاک اسپیشینج اپنے اراکین کو ایسے معاملات جو (Leeman's Act) کے خلاف ورزی میں ہوتے تھے لانا انجام دینے کا حکم دیتا تھا اور عدم تعمیل کی صورت میں رکنیت سے خارج کر دیتا تھا مذکورہ ایکٹ کی وجہ سے بینک کے حصص فروخت کرنے کے معاہدے میں اگر حصص کا نشان شمار یا رجسٹری شدہ مالک کے نام کا اندراج نہ ہوتا تو معاہدہ کا عدم قرار پاتا تھا۔ برج کو یہ دستور معلوم تھا مگر اس کے باوجود اس نے کوشش کی کہ خرید حصص سے اس بنا پر انکار کر دے کہ وہ قانون موضوعہ کے احکام کے مطابق نہیں تھی۔ قسار دیا گیا کہ اس پر (Read) بنام (Anderson) کا فیصلہ منطبق ہوتا ہے آقا پابند ہے کہ لازم کو ملازمت کے معلومہ خطرات سے بری رکھے۔ اگر خطرات سے فریقین کو آگاہی نہ ہو اور آقا کو آگاہی نہ ہونا قرین عقل سمجھائے تو وہ پابند نہ ہوگا۔ چنانچہ اسی طرح ایک سرمایہ لگانے والے کو اس رواج کا علم نہ تھا تو اس کے متعلق قسار دیا گیا کہ ان حالات میں جو اور طور پر سیمور بنام برج کے بالکل مطابق تھے وہ حصص کی قیمت ادا کرنے کا پابند نہیں ہے۔



بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ (15 Q. B. D. 363) میں قسار دیا گیا تھا کہ ہتسم شرط وہ رقم ادا کرے جو اس نے شرطوں کے سلسلے میں اسے مامور کنندہ کی جانب سے جیت کرنی الحقیقت حاصل کی۔ مگر آقا اپنے لازم کے خلاف نقصانات کے مطالبے کا حق دار نہ ہوگا اگر ملازم خلاف شرائط ملازمت کوئی شرط باندھے ہی نہیں۔ (cheshire) بنام (Vaughan) ۱۹۲۰ء (8 K. B. 240) کیونکہ ایسے معاہدات کی خلاف ورزی سے جو قانوناً کا عدم اور باطل معاہدات کرانے کے لیے ہوں کوئی ہرجہ واقعی یا برائے نام ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۴ - 14 Q. B. D. 400

۱۵ - 80 & 81 Vict. C. 39.

۱۶ - Perry بنام Barnett (15 Q. B. D. 888.)

(۳) فریقین کا ارادہ

ارادہ غیر اہم اگر موضوع معاہدہ ناجائز فعل ہو تو معاہدہ کا عدم ہوگا اگرچہ فریقین کو یہ نہ معلوم ہو کہ ان کا فعل ناجائز ہے یا یہ کہ انھوں نے قانون شکنی کا ارادہ نہ کیا ہو۔

لیکن اگر معاہدے کی تعمیل کی جاسکتی ہو اور وہ جائز طور پر تعمیل پا جائے تو ایسی صورت میں فریقین کے ارادے کو اہمیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ قانون شکنی کا ارادہ نہیں رکھتے تھے اور قانون شکنی فی الحقیقت ہوئی بھی نہیں ہے تو جو رقم معاہدے کی وجہ سے واجب الادا ہوئی ہو وصول کی جاسکے گی خواہ وہ تعمیل جس کا اصل میں ارادہ تھا قانون شکنی کی موجب ہوتی۔

(Morris) نے (Waugh) کے ایک جہاز کو تحریری طور پر مجاز کیا کہ (Trouville) سے لندن گھاس لیجائے بعد یہ طے ہوا کہ گھاس جہاز کے بازو سے دریا ہی میں اتار دی جائے اور (Deptford Creek) میں ایک اسباب اتارنے کی جگہ پر پہنچائی جائے۔ فریقین کو علم نہ تھا کہ کونسل کے ایک ٹھکم کے ذریعے سے اس بات کی مانعیت کی گئی ہے کہ فرانسیسی گھاس اتاری جائے۔ ماریس کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے خشکی پر لگائے بغیر اسباب جہاز کے بازو سے اتار لیا اور دوسرے ملک کو روانہ کر دیا۔ جہاز اس سے زائد مدت تک رکھا جا جس میں مال اتارا جاسکتا تھا۔ (Waugh) نے اس ہرجے کا دعویٰ کیا جو تاخیر سے پیدا ہوا۔ ماریس نے جواب دعویٰ میں کہا کہ معاہدے (Charter-Party) الکی غرض ایک فعل ناجائز یعنی فرانسیسی گھاس کا سائل پر اتارنا تھا جس کی کونسل کے حکم سے مانعیت کی جا چکی تھی۔ لیکن یہ جواب مسموع نہ ہوا کیونکہ:—

۱۔ Waugh بنام Morris (L. R. 8 Q.B. 202)

۲۔ تحت ۳۲-۳۳ و کثوریہ سی منٹا دفعہ ۷۷۔

جب معاہدہ کسی ایسے فعل کے کرنے کے لیے ہو جو قانون شکنی کے بغیر تعمیل نہیں پاسکتا تو وہ کالعدم ہے خواہ فریقین قانون سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ مگر ہمارے خیال میں کسی ایسے معاہدے کو جو جائز طور سے تعمیل پاسکتا تھا اگر اعتبار کالعدم کرنا ہو کہ اس کی ناجائز طور پر تعمیل کرنے کی نیت پائی جاتی تھی تو یہ ظاہر کرنا ضروری ہو گا کہ قانون شکنی کی نیت تھی۔ ایسی حالت میں قانون سے آگاہی بڑی اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔^۱

علاوہ ازیں جب صرف ایک فریق قانون شکنی کا ارادہ رکھے تو عام قاعدے میں ترمیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت صرف اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب معاہدہ کسی ایسے کام کے لیے جو فی نفسہ بے ضرر اور جائز ہو مگر وہ کسی ناجائز غرض کی تکمیل کے لیے کیا جائے۔ ہم شاید باطمینان مندرجہ ذیل قاعدے پیش کر سکتے ہیں :-

بے قصور فریق کا اگر بے قصور فریق کو یہ بالکل معلوم نہ ہو کہ معاملے میں شروع سے غرض حق معاہدہ کو ناجائز کار فرما ہے، تو وہ اپنی واجب الادائے کا مستحق ہے اگر کالعدم کرنے کے (Pearce) بنام (Brooks) میں مدعی کو اپنے گاہک کے اطوار کا کچھ علم نہ ہوتا تو یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ وہ اپنے بردہام کا کرڈینڈ پاسکتا۔ جب فریق بے قصور کو معاملے کے مکمل ہونے سے پہلے یا اس کے دوران

ہی میں اس کی غرض کے عدم جواز کا علم ہو جائے تو وہ معاہدے کو کالعدم کر سکتا ہے۔ بلورن نے کاؤن کو چنڈ کر کے کچھ دنوں کے لیے کرائے پر دیئے بعد میں اسے معلوم ہوا کہ کاؤن ان کمروں کو ایسی تقریروں کے کام میں لانا چاہتا ہے جو ناجائز تھیں کیونکہ (۱۷۱۹) ولیم سوم سٹی کے تحت طحانہ تھیں۔ اس نے معاہدے کے باقی رکھنے سے انکار کیا۔ قرار دیا گیا کہ وہ انکار کا حق رکھتا ہے۔

۱۔ رپورٹ مقدمہ کے صفحہ (۲۰۸) پر ملاحظہ ہو۔

۲۔ L. R. 1 Ex. 213

۳۔ (Cowan) Milbourn (L.R. 2 Ex 230)

۴۔ جس حد تک کاؤن سام بلورن نے فیصلہ کیا کہ مجوزہ پتھر تحت قانونی (۱۷۱۹) ولیم سوم سٹی طحانہ ہونے کے باعث ناجائز ہیں اس حد تک اس کی تسخیر Bowman بنام Secular Society طحانہ ۱۹۱۷ء سے سٹی سے ہوتی ہے مگر یہ تسخیر اس اصول کی وقعت کو متاثر نہیں کرتی جو قس میں بیان کیا گیا ہے۔

واقفیت کا اثر اگر فزقی بے قصور ناجائز غرض کو معاہدے کے عمل میں لائے جانے سے قبل دریافت کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ معاہدے کو تعمیل پانے دے تو معاہدے کی بنا پر وصول کرنے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور کاؤن بنام بلورن کا مدعی علیہ اپنے کمردن کا کرایہ نہ پا سکتا اگر وہ مدعی کے ارادے پر ناجائز واقفیت کی حالت میں کمرے کرائے پر دیتا اور پھر اپنے کرایہ دار کی ناجائز غرض کے ارادے سے آگاہ ہونے کے بعد بھی معاملت کو باقی رہنے دینا۔

(۴) ناجائز اغراض کی بنا پر جو رقم واجب الادا ہو اس کی کفالتیں

کسی ناجائز اور کالعدم معاملے کی بنا پر واجب الادا یا واجب الادا ہونے والی رقم کی ادائیگی کی کفالت کے لیے جو تمسکات یا دستاویزات قابل بیع و شرا دیے جائیں ان کا حوالہ کالعدم اس اقیاز پر مبنی نہیں ہوتا جو ہم نے معاملات ناجائز اور معاملات کالعدم میں قائم کیا ہے۔

گزر را، ہوا معاملہ کفالت بعض وقت کسی ایسے معاملے کے لیے دی جاسکتی ہے جو پوری طرح گزر را ہوا ہو یا وہ ابتدائی قاعدہ موثر ہوتا ہے کہ عموماً بلا بدل قابل پابندی نہیں جب تک وہ مہری نہ ہوں۔ اس قاعدے کا اطلاق تمسکات اور دستاویزات قابل بیع و شرا پر کر کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک مہری تمسک جو کسی گزرے ہوئے معاملے کے لیے لکھ دیا گیا ہو وہ ایک صحیح ہمد سمجھا جائے گا اور چونکہ وہ بلا بدل ہے اس لیے کچھ محرکات (Motives) پر مبنی ہوگا۔ لہذا عدالتیں یہ دریافت نہیں کریں گی کہ ان محرکات کی نوعیت کیا تھی اس طرح وہ تمسک جو سابقہ ناجائز ہم بستری کے بدل میں دیا گیا ہو وہ قابل پابندی ہوگا کیونکہ وہ مہری ہے۔ اس کے برخلاف جو دستاویز قابل بیع و شرا ایسے بدل کی بنا پر دی جائے وہ فریقین کی حد تک باطل ہوگی مگر اس لیے نہیں کہ بدل ناجائز تھا

بلکہ اس لیے کہ بدل تھا ہی نہیں۔

معاطلہ آئندہ | ان معاملات کے متعلق جو زیر تعمیل یا مجوزہ ہوں یہیں ایک بے اصول سے امتیاز سے دوچار ہونا پڑتا ہے جس کی رو سے ہمارے اغراض موجودہ

کے لیے کفالتوں کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔

(۱) یہیں اولاً مہری کفالتوں سے بحث کرنی چاہئے :-

کفالت مہری

اگر وہ کسی ممنوعہ معاملے کے متعلق دی گئی ہوں تو وہ کالعدم ہیں۔ فشر نے اراضی بریجیس کے نام منتقل کی تاکہ وہ لائبریری کے ذریعے سے مکر بیع کی جائے۔ اس طرح کے معاملے کو قانوناً جارج دوم سٹی نے ممنوع قرار دیا ہے اور اس کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔ انہی کے انتقال کے بعد بریجیس نے عہد کیا کہ زر خرید کا ایک جز و فلاں تاریخ تک ادا کر دے گا۔ ورنہ ششما ہی اقساط میں ادا کرے گا۔ اکیسویں جیمس نے کوئٹس پہنچ کے فیصلے کو منسوخ کر کے قرار دیا کہ اس عہد کی تعمیل نہیں کرانی جاسکتی کیونکہ وہ ایک ایسی ادائیگی کی کفالت میں دیا گیا ہے جو ایک ناجائز معاہدے کے نتیجے میں واجب الادا ہوئی تھی اور تمسک اس غرض کی ناجوازی کی وجہ سے داغدار تھا جس کا انجام دینا پیش نظر تھا۔

کفالت معاملہ مہری | یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی معاملہ صرف اس معنی میں ناجائز ہو کہ وہ کالعدم ہے۔

اور معاملے کا **کالعدم ہونا** | ایسی صورت میں جو کفالت اس کے متعلق دی جائے۔ اس کا وہی اثر ہو گا جو ایسے معاملے کی کفالت کا ہوتا ہے۔ جو پوری طرح گزرا ہوا ہو۔ اگر وہ مہری ہو تو صحیح ہے ورنہ اصل فریقین کی حد تک کالعدم۔

چنانچہ ایک مجلس بلدیہ نے زمین کے ذریعے سے رقم قرض حاصل کی مگر پہلے سے لارڈس آف ٹریژری کی اجازت نہیں حاصل کی۔ اسے میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت ناجائز قرار دیا گیا مگر چونکہ اس نے رقم وصول کر لی تھی اور ادائیگی کا وعدہ مہری تمسک کے ذریعے سے کر لیا تھا اس لیے اسے اس کے عہد کا پابند قرار دیا گیا اور عدالت نے لکھا :-

کیا اس ایکٹ میں کوئی ایسی چیز ہے جو کسی مجلس بلدیہ کو اس بات سے روکتی ہو کہ اپنے جائز دیون کی ادائیگی کا عہد کرے؟ یہ استدلال کیا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱ کے تحت ایسا عہد کا لعدم ہے۔ مگر حقیقتہً دفعہ ۱۱ میں نو صرف یہ کہا گیا ہے کہ مجلس بلدیہ کا کسی اراضی کو رہن کرنا جائز نہ ہو گا۔ بجز اس کے کہ لارڈس آف ٹریژری اسے منظور کریں اس مقدمے میں منظور کی حاصل نہیں کی گئی تھی۔ تو گورنر کا لعدم ہو سکتا ہے مگر اس کے سبب سے یہ نہیں ہو سکتا کہ بلدیہ اپنے اس عہد کی ذمہ دار نہ ہو جو اس نے زر رہن کی ادائیگی کے متعلق کیا ہے۔

غیر مہری کفالتیں (ب) اب ہم دستاویزات قابل بیع و شرا سے بحث کرتے ہیں۔ ان کی بحث میں ہمیں اس نقص کے اثر پر غور کرنا چاہئے جو ان (دستاویزات) کی اصل ترتیب میں ہو۔ اور یہ معلوم کرنا ہے کہ اس نقص کا اثر نہ صرف فریقین اصلی کی حد تک بلکہ خود ان دستاویزات کے قابض مابعد پر کیا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حسب ذیل قاعدے قرار دیئے جاسکتے ہیں :-

ابتدائی فریقین (۱) جو دستاویزات قابل بیع و شرا کسی کا لعدم یا ناجائز معاملے کی کفالت میں کا لعدم کے لیے مرتب کی جائے یا دی جائے وہ بہر صورت ابتدائی فریقین کے مابین کا لعدم ہے۔

چنانچہ ایک پرایمری نوٹ اس شرط کی ادائیگی میں دیا گیا جو ۱۸۵۴ء میں محصول (Hop duty) کی مقدار کے متعلق بدی تھی یہ شرط گیمنگ ایکٹ بابت ۱۸۵۴ء کے تحت کا لعدم تھی اور عدالت نے واضح طور سے قرار دیا کہ تحریری عہد (نوٹ) اصلی یا ابتدائی فریقین کے مابین بھی کا لعدم سمجھی جائے۔ شرط کے بارے پر کوئی (قانونی) ذمہ داری عائد نہ ہوتی تھی۔ اور اسی بنا پر تحریری عہد کی ادائیگی کی کفالت کے لیے کوئی قانونی بدلہ موجود نہ تھا۔ اس شخص کی حیثیت جس کے حق میں تحریر ظہری لکھی گئی (Indorsee) اور جس نے دعویٰ دائر کیا تھا اب بیان کی جاتی ہے :-

حق قابض مابعد (۲) اگر دستاویز اس رقم کی ادائیگی کی کفالت میں دی جائے، جو

لہ (Payne) بنام Mayor of Brecon (3 H. & N. 579)

لہ Fitch بنام Jones (5 E & B. 245)

کسی ناجائز معاملے کی بنا پر اد اطلب ہو چکی ہو یا ہونے والی ہو، تو قابض مابعد دستاویز است قابل بیع و شرا کے اس قاعدے کے فائدے سے محروم رہے گا کہ اس وقت تک بدل کا موجود ہونا فرض کر لیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔ اور اس سے یہ ثابت کرنے کے لیے کہا جاسکتا ہے کہ بدل یا خود وہ یا کوئی اس سے پہلا قابض اد اکر چکا اور یہ کہ وہ اس کے عدم جواز سے مطلق انکاہ نہیں تھا۔ بغیر ان امور کے ثبوت کے وہ در رقم وصول نہ کر سکے گا۔

لیکن اگر دستاویز کی اہلیت ایسا ندرسی پر مبنی ہو تو اس کا لکھنے والا یا قبول کرنے والا جواب دہی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تجربہ ہر سی ناجائز بدل کے لیے کی گئی تھی جب تک وہ یہ نہ ثابت کرے کہ اس پر اس معاملے سے مضر اثر پڑا ہے جو سکار نے والے اور اس شخص کے درمیان ہوا ہے جس کی دستاویز سکاری گئی سے یہ

(۳) اگر دستاویز اس رقم کی ادائیگی کی کفالت میں دی جائے جو کسی کا عدم معاملے کی بنا پر واجب الادا ہو چکی ہو یا ہونے والی ہو تو وہ ابتدائی فریقین کے مابین تو کا عدم ہے، مگر ایک قابض مابعد پر محض اس وجہ سے برا اثر نہیں پڑ سکتا کہ اصلی معاملہ قانون موضوعہ کی بنا پر کا عدم تھا۔

چنانچہ مقدمہ (Fitch) بنام (Jones) (متذکرہ بالا) میں دعویٰ اس شخص نے دائر کیا تھا جس کے حق میں ایک (پرائمری نوٹ) سکارا گیا تھا (indorsee) یہ نوٹ اس شرط کی ادائیگی میں دیا گیا تھا جو محصول کی مقدار کے متعلق (Hopduty) بدی تھی۔ اصلی سوال عدالت کے سامنے یہ تھا کہ آیا مدعی نوٹ کی اہلیت کے ثبوت کے بعد یہ ثابت کرنے کا ذمہ دار ہے کہ اس نے نوٹ کے لیے بدل ادا کیا تھا۔ یا یہ امر مدعی علیہ پر واجب ہو گا کہ وہ ثابت کرے کہ مدعی نے کوئی بدل ادا نہیں کیا۔

اسی کے متعلق لارڈ (Campbell) نے کہا سمیرے خیال میں زیر بحث تحریری عہد نوٹ شروع ہی سے اس عدم جواز کا حامل نہیں سمجھا جاسکتا جو قاعدے میں مذکور ہے۔ نوٹ اس غرض سے دیا گیا تھا کہ ایک معاہدہ شرط بازی کی رقم کی ادائیگی کے لیے

کفالت ہو اگر وہ ناجائز نہیں تھی چنانچہ اس طرح کی شرط پر کوئی سزا مقرر نہیں، یہ نہ تو کسی قانون موضوعہ کی خلاف ورزی میں ہے نہ قانون غیر موضوعہ کی البتہ محض کالعدم ہے۔ لہذا بدل کوئی ناجائز بدل نہ ہو گا بلکہ قانوناً اس بات کے مترادف ہو گا کہ کوئی بدل تھا ہی نہیں“

(ج) یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ۱۸۳۵ء کے گینگ ایکٹ کا اثر ان کھالتوں پر جو ”کھیلوں اور لہو و لعب“ کی شرطوں کے متعلق دی گئی ہوں کیا ہوتا ہے۔ ایسی کھالتوں کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ ناجائز بدل کے عوض دی گئی ہیں۔ اور اسی وجہ سے شبہ طوں کی اس قسم کو ایک خاص حیثیت دی گئی ہے۔ شرط باندھنا فی نفسہ ناجائز نہیں بلکہ وہ محض کالعدم ہے۔ لیکن جو کھالتیں ایسی رقم کی ادائیگی کے متعلق دی جائیں جو چند مخصوص قسم کی شرطوں کی بنا پر واجب الادا ہوتی ہیں ان کی حیثیت خود شرطوں کے مقابل میں بہت بڑی ہوتی ہے چنانچہ ان کا بدل ناجائز سمجھا جاتا ہے اور اس طرح وہ نہ صرف کالعدم ہیں بلکہ ابتدائی فریقین کے مابین ناجائز بھی ہیں اور عدم جواز کا دھبہ قابض مابعد کو بھی متاثر کر دیتا ہے۔ اور اگرچہ اصل معاملہ صرف کالعدم ہوتا ہے مگر قابض مابعد کو ثابت کرنا پڑتا ہے کہ کفالت کا بدل دیا گیا ہے اور اس کے باوجود بھی ممکن ہے کہ وہ رقم کا مستحق نہ قرار دیا جائے تا آنکہ وہ یہ نہ ثابت کر دے کہ وہ اس کفالت کی ابتداء کے عدم جواز سے قطعاً ناواقف تھا۔ اگر اس کے برخلاف کفالت کسی ایسی شرط (Wager) پر دی گئی ہو جو کھیل اور لہو و لعب کے علاوہ کسی شے سے متعلق ہو۔ تو یہ امر غیر اہم ہے کہ قابض مابعد جس نے بدل دے کر است

۱۔ باب بذ کی فصل اول میں بانچ سات صفحوں بعد۔

۲۔ ۵-۶-۷ ولیم چارم سی۔

۳۔ یاد ہو گا کہ ابتدائی ایکٹ آف این (۱۸۹۰ء) میں سی ۱۱ نے ان کو پوری طرح کالعدم کر دیا تھا اور تحریر طہری کا بے قصور قتل البیہ۔ Indorsee جو بدل دے کر اس تحریر کو حاصل کرے بری طرح متاثر ہو مانتھا اور دفعہ

Betting and Loans (Infants) Act بابت ۱۸۹۲ء کے تحت ایسی سختی سے ان لوگوں کو بھی دجاڑ دیا گیا تھا جو کسی ایسی کفالت کے قابض ایک سیٹ ہوں جو کسی شخص نے نہیں دیا ہے ہونے معاہدہ قرض کی ادائیگی کے معاملے میں دی ہو جسے قانون نے کالعدم قرار دیا ہے۔

۴۔ Tatam - Haslar (23 Q. B. D 349)

۵۔ Lilley بنام Rankin (56 L. J. Q. B. 248)

حاصل کیا ہو اس کی ابتدا اور اہلیت کے حالات سے واقف تھا یا نہیں۔

(۵) کیا وہ شخص جو معاہدے کے ناجائز ہونے

سے واقف تھا اس سے برکی الذمہ قرار

دیا جاسکتا ہے

عدم جواز کا علم ابتدا ہی میں اس امر پر غور کرنا باقی ہے کہ آیا کسی ناجائز معاہدے کا کوئی ذریعہ رہنا اسے کالعدم کرنے کی وجہ نہیں بن سکتا

حکم دیا جائے نہ وہ کوئی ایسا مقدمہ دائر کر سکتا ہے جس میں اسے لازماً یہ بتانا پڑے کہ اس کے مطالبے کی اصل بنیاد ایک غرض ناجائز ہے۔ یہ قاعدہ اس صورت میں بھی برقرار رہے گا۔ جب فریقین میں سے کوئی شخص بھی اس بات کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ قانون شکنی کی جائے۔ یہ قاعدہ اس قانونی کلیے کی شکل میں بیان ہوا ہے کہ "In pari delicto potior est conditio defendentis" (یعنی مساوی تعدی میں مدعی علیہ کی حالت مقدم ہوگی) مگر بعض مستثنیٰ صورتیں ایسی ہیں جن میں کسی شخص کو ایک ناجائز معاہدے سے جو اس نے کر لیا ہو نجات دلائی جاسکتی ہے یہ وہ صورتیں ہیں جن میں مذکورہ بالا کلیہ منطبق نہیں ہوتا۔ چنانچہ :-

جب مدعی بھی مساوی مجرم ہو اس کی تین قسمیں ہیں (۱) معاہدہ اس قسم کا ہو کہ قانون موضوعہ نے

۱۔ Harse بنام Pearl Life Assurance Co., 190۲ (1 K. B. 558)

۲۔ Taylor بنام Chester (L. R. 4 Q. B. 809)

ایک خاص طبقہ اشخاص کے (جس سے مدعی تعلق رکھتا ہے) معاہدے کے مد نظر ناجائز قرار دیا ہو (۲) مدعی کو فریب یا سخت دباؤ کے ذریعے سے معاہدے پر آمادہ کیا گیا ہو۔ (۳) غرض ناجائز کا کوئی جزو اس وقت تک عمل میں نہ لایا گیا ہو جب کہ اس کی تکمیل کے لیے ادائ شدہ رقم یا حوالہ کردہ اسباب کی بازیافت کی درخواست دی گئی تھی۔

(۱) قانون قرضہ دہندگان (Moneylenders Act) بابت ۱۹۰۰ء میں پہلی قسم کی صورتیں بتائی گئی ہیں کسی ایسے ساہوکار سے معاہدہ کرنا جس نے تحت قانون اپنی رجسٹری نہ کرائی ہو۔ ناجائز اور کالعدم ہوگا ساہوکار اسی بنا پر رقم قرضہ نہیں وصول کر سکتا۔ مگر چونکہ قانون ان اشخاص کی حفاظت کے لیے منظور ہوا تھا جو ساہوکاروں سے لین دین کرتے ہیں۔ اسی لیے ایک ناجائز معاہدہ کرنے کے باوجود مدیون ان کفالتوں کو واپس پاسکتا ہے۔ جو اس نے ساہوکار کے حوالے کی تھیں۔ البتہ اسے قرض لی ہوئی رقم کی ادائیگی کے شرائط کا پابند کیا جاسکتا ہے۔

(ب) دو مقدمات کے فیصلے دوسری قسم کی توضیح کر دیں گے (Reynell) بنا (Sprye) میں سرٹاسٹ رینل کو اسپر آئی نے فریب سے اس بات پر آمادہ کیا کہ ایک ایسے معاملے کی پیش رفت میں جو شروط امداد نالاش (Champerty) کے تحت ناجائز تھا کچھ جائداد منتقل کرے۔ اس نے چانسری میں درخواست دی کہ انتقال نسخ کیا جائے۔ بحث میں اس بات پر زور دیا گیا کہ فریقین مساوی حیثیت کے مجرم تھے اور اسی بنا پر مدعی کو نالاش میں ناکام ہونا چاہیے۔ مگر عدالت پر ثابیت ہو گیا کہ امیرائی نے معاہدہ کرنے پر مدعی کو فریب سے آمادہ کیا تھا۔ لہذا وہ گلو خلاصی کا مستحق سمجھا گیا اور عدالت نے لکھا کہ:۔

”اگر کسی معاہدہ خلاف مصلحت عامہ یا ناجائز کے فریقین مساوی حیثیت سے

۱۔ Bonnard - نام Dott (1906. 1 Ch. 740)

۲۔ Lodge نام National etc. Co. (1907. 1 Ch. 300)

۳۔ 1 D. M. & G. P. 660

۴۔ رپورٹ مقدمہ - صفحہ ۶۶۹۔

مجرم نہ ہوں (اور وہ ہمیشہ ہوتے بھی نہیں ہیں) اور جب مصلحت عامہ اس بات کی مقتضی سمجھی جائے کہ فسخ معاہدہ کے لیے درخواست دینے کی فریقین میں سے ہر ایک کو یا کم از کم اس فریق کو اجازت دی جائے جو دونوں میں زیادہ قابل معافی ہو تو اس طرح کا انفساخ عمل میں لایا جاتا ہے۔“ (Atkinson) بنام (Denby) میں مدعی نے جو ایک مادیوں تھا اپنے دائیں سے پانچ شنگل فی پونڈ پر مصالحت کا ایجاب کیا۔ ڈبئی ایک با اثر دائن تھا اور اس کا قبول یا انکار دیگر متعدد دائنوں کی رائے کو متاثر کر سکتا تھا۔ ڈبئی نے مصالحت کو منظور کرنے سے انکار کیا بجز اس کے کہ انگلنسن اسے مزید پچاس پونڈ دیگر دائینوں کو فریب دے کر ادا کرے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور مصالحت کا انتظام ہو گیا۔ اب انگلنسن نے پچاس پونڈ کی بازیافت کا اس پر دعویٰ دائر کیا۔ اور دلیل یہ پیش کی کہ اس نے یہ رقم جس کے تحت اور دیگر دائنوں کو فریب دے کر دی تھی۔ قرار دیا گیا کہ وہ رقم واپس پاسکتا ہے۔ عدالت اس پیکر چیمبر نے عدالت اس پیکر کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے خیال ظاہر کیا کہ:۔

”یہ بیان کیا گیا ہے کہ دونوں فریق مساوی مجرم ہیں۔ اس میں شک نہیں دونوں نے فعل ناجائز کیا ہے کیونکہ یہ فعل دیگر دائین سے فریب ہے، مگر یہ مساوی فعل ناجائز (par delictum) نہیں ہے کیونکہ ایک کو ہدایات دینے کا اختیار حاصل تھا اور دوسرے کے سوائے تعمیل کے چارہ نہ تھا۔“

پشیمانی کا موقع (رج) تیسرا استثناءان مقدمات سے متعلق ہے جن میں رقم کی ادائیگی یا اسباب کی حوالگی کسی غرض ناجائز کے لیے ہوتی ہے اور وہ پوری نہیں ہوتی۔ اس امر کے متعلق قانون قابل اطمینان طور پر طے نہیں ہوا ہے۔ بہ حالت موجودہ اس کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔ (Taylor) بنام (Bowers) میں لارڈ جسٹس (Mellish) نے بیان کیا ہے کہ:۔

”اگر رقم کی ادائیگی یا اسباب کی حوالگی کسی غرض ناجائز کے لیے ہوئی ہو تو اس طرح ادا کرنے والا یا حوالے کرنے والا شخص غرض ناجائز کی تکمیل سے قبل اس کی بازیافت کا

مستحق ہے۔ لیکن اگر وہ غرض ناجائز کی تکمیل تک خاموش رہے یا ناجائز معاملے کی تعمیل چاہتا ہو تو ان میں سے کسی صورت میں بھی اس کے دعوے کی سماعت نہیں کی جائے گی۔ جس مقدمے پر ان الفاظ کا اطلاق ہوا تھا اس میں دائیوں کو فریب دینے کے لیے اسباب کی فرضی تحویل کی گئی تھی۔ مجوزہ فریب سرانجام نہیں پایا اور مدعی نے اسباب اس شخص سے واپس لینا چاہا جس کے نام وہ بعد میں ایک بیعنامے کے ذریعے سے منتقل ہوا تھا۔ قرار دیا گیا کہ وہ اس کا مستحق ہے۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ فرضی تحویل سوائے غرض ناجائز کی جزئی تعمیل کے، کچھ اور تھی۔ اور یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ آیا وہ اصول جو (Taylor بنام Bowers) میں بیان ہوا تھا، وہ اس مقدمے کے واقعات پر صحیح طور سے منطبق بھی کیا گیا۔

ناجائز معاہدات کے مقدمات سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ کی جزئی تعمیل کے مقدمات (Kearley) نام (Thomson) میں سرزٹامسن نے (جو ایک وکلا کی فرم تھی) عرض گزار کی جانب سے جو (Clarke) نامی ایک دیوا لیے کا دائی تھا، کام کرتے ہوئے (Kearley)

سے رجو کلارک کا ایک دوست تھا) معاملہ کیا کہ اخراجات کی ادائی کے بدل میں وہ (وکلا کی فرم) کلارک سے عدالت میں سوالات کرنے نہیں آئے گی اور نہ اس کی رہائی کے حکم کی مخالفت کرے گی فرم نے معاملے کے جز اول کو سرانجام دیا مگر کلارک کی رہائی کی درخواست دیے جانے سے قبل (Kearley) نے اس رقم کی بازیافت کا دعویٰ کیا جو اس نے ادائی تھی۔ وجہ یہ ظاہر کی کہ وہ ایک ایسے عہد کا بدل تھی جو انصاف رسائی کو رد کرنے کے لیے تھا اور یہ کہ معاہدے کے پوری تعمیل نہیں ہوئی عدالت مرافعہ نے اپنے فیصلے میں ٹیلر بنام باورس کے فیصلے کی صحت پر شبہ طے ہر کرتے ہوئے قرار دیا کہ وہ اس کی بازیافت کا مستحق نہیں اور لارڈ جسٹس (Fry)

۱ Q. B. D. 291 لے۔

24 Q. B. D. 742 لے۔

لے۔ - دیکھو رپورٹ مقدمہ صفحہ (۷۶)

نے کہا کہ فرض کر دیکر کو ایک سو پونڈ اس معاہدے پر ادا کرے کہ موخر الذکر خالد اور محمود کو قتل کر ڈالے اس نے خالد کو قتل کر دیا مگر محمود کو نہیں کیا رقم کی بازیافت ہو سکتی ہے؟ میرے خیال میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھتا ہوں اس مثال سے موجودہ مقدمے کی توفیق اور تعیین ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک اور مقدمے میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اس کی ضمانت کر لے بشرطیکہ وہ رقم ضمانت اپنے ضامن کے حوالے کر دے تاکہ اس کی ممکنہ بد معاملگی کے خلاف اطمینان حاصل ہے۔ اس نے اپنے ضامن پر اس بنا پر دعویٰ دائر کیا کہ معاہدہ ناجائز تھا اور یہ کہ کسی غرض ناجائز کو سرانجام نہیں دیا گیا ہے (کیونکہ وہ حاضری سے قاصر نہیں رہا) اور یہ کہ رقم ابھی تک بدستور موجود ہے۔ اور یہ کہ وہ اس کو واپس پانے کا مستحق ہے۔ عدالت مداخلت نے (ایک سابقہ فیصلے کو منسوخ کرتے ہوئے) قرار دیا کہ غرض ناجائز کی اسی وقت تکمیل ہو گئی جب مدعی کی جانب سے ضامن کے حق میں ادائیگی عمل میں آئی جس کے سبب سے ضامن اس بات پر نظر کرنے سے بالکل بے نیاز ہو گیا کہ (مدعی کی جانب سے) اقرار نامہ کی پابندی ہوگی یا نہیں۔

لہذا صحیح قاعدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی ناجائز معاہدے کی جزئی تکمیل ہو جائے تو اس کی تکمیل کے لیے جو رقم ادا کی جائے یا جو اسباب حوالے کیا جائے، وہ واپس نہیں مل سکتا۔ مگر اس کا ایک صحیح اور ایک ظاہری استثنائے جس کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ از دواج کی (۱) اس کی ایک اچھی مثال میں (گو اس استثنائے کا سبب بعد از ہم دلالی کے ہے (Hermann) بنام (Charlesworth) میں ہے ایک قانون نے ایک اخبار کے مالکوں کو کچھ رقم ادا کی تاکہ وہ از دواج کا معاہدے۔

ایجاب حاصل کریں۔ اشتہارات چھپنے کے بعد مگر از دواج کی کسی قرارداد سے پہلے اس نے رقم کی بازیافت کا دعویٰ دائر کیا۔ مدعی علیہ کی جانب سے یہ

۱۔ دیکھو رپورٹ مقدمہ صفحہ (۷۷۷)

۲۔ Hermann بنام Jenchuer (15 Q. B. D. 561)

۳۔ ۱۹۰۵ء (2 K. B. 123)

بحث کی گئی کہ چونکہ معاہدے کی جزئی تفصیل جو سچی ہے اس لیے دعویٰ درست نہیں قرار دیا جاسکتا ہے مگر اسٹراف دی رولس کالنس (Collins, M. R.) نے کہا:۔

”قانون غیر موضوعہ میں شاید ایک سو برس پہلے تک اس قسم کے معاملوں پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ مگر عدالتِ نصف نے مختلف نقطہ نظر اختیار کیا۔ نتیجہ عدالت ہائے قانون غیر موضوعہ نے بھی اس معاملے میں اپنی رائے بدلی اور اسی کے مطابق اپنا طرز عمل معین کیا۔ نصف کی یہ رائے تھی کہ اس خاص قسم کے معاہدے پر اگر ناجوازی کا دھبا ہو، تو محض بدل کی قطعی غیر موجودگی کی صورت میں وادرسی کی استدعا پر غور کیا جائے۔ لارڈ (Hardwicke) نے مقدمہ (Cole) بنام (Gibson) میں بتایا ہے کہ نصف اپنے لیے ہر فوٹ پر مداخلت کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ جب معاہدے کی جزئی تفصیل میں کچھ کام بھی انجام دیا جا چکا ہو نیز اس وقت بھی جب اندواج ہو چکا ہو۔“

چنانچہ اس عام اصول کی بنا پر مدعیہ اس بات کی مستحق قرار دی گئی کہ وہ رقم جو اس نے ادا کی تھی واپس پائے۔

مہتمم قمار خانہ (۲) ایسے بہت سے مقدمات ہیں جن میں رقم جوئے خانے کے مہتمم کو دی ہوئی رقم (Stakeholder) کے پاس رکھوا دی جاتی ہے تاکہ نتیجہ شرط کی پابندی کی ضمانت رہے ایسی صورتوں میں قرار دیا گیا ہے کہ رقم

جوئے خانے کے مہتمم سے واپس لی جاسکتی ہے خواہ نتیجہ شرط متعین ہو چکا ہو یا نہ ہو نیز اس وقت بھی جب رقم حقیقہ والے کو ادا لی جا چکی ہو بشرطیکہ قرض ادائیگی رقم کو دیس طلب کرنے والا فریق اس کی ادائیگی سے مہتمم کو منع کر چکا ہو۔

یہ امر کچھ اہمیت رکھتا نہیں معلوم ہوتا کہ جو شرط باز دی گئی وہ کسی ناجائز معاملات کے نتیجے پر مبنی تھی یا نہیں۔ کیونکہ فریقین کی مدت تک شرط ایک معاملہ کا عدم سے بڑھ کر نہیں ہوتی اور نہ اس کا گیمنگ ایکٹ فریقین کے حقوق کو متاثر کرتا ہے۔ اس بارے میں جو قانون ہے اس کی دو نظائر سے وضاحت ہو جائے گی:۔

ہیمپڈن نے پانچ سو پونڈ وائش کے ہاتھ میں دیئے تاکہ زمین کے چھپے ہونے کی شرط کے نتیجے کی ضمانت رہے۔ وہ شرط ہار گیا مگر رقم ادا ہونے سے پہلے اس نے وائش سے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا وائش نے وہ رقم جیتنے والے کے حوالے کر دی مگر وہ ہیمپڈن کو رقم واپس کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔

پیرسن نے ایک لائری جاری کی جس کا نام ”نامعلوم لفظ کا مقابلہ“ (Missing word) Competition تھا۔ ایک جملہ شائع کیا گیا جس کا آخری لفظ نہیں لکھا گیا تھا اور عام اعلان کیا گیا کہ جو شخص ایک شلنگ کے ہمراہ ایک موزوں لفظ جملے کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے تجویز کر کے بھیجے اور وہ لفظ صحیح ہو تو وہ (اور ایسے تمام لوگ) اس رقم میں جو اس طرح جمع ہوگی حصہ دار رہیں گے۔

صحیح لفظ کا تعین بالکل غیر یقین کر دیا گیا تھا۔ متعدد بند لفظ جن میں اس لفظ کے متعلق اپنے اپنے خیالات ظاہر کیے گئے تھے ان میں سے ایک کو یونہی اتفاق سے مقابلہ بند ہونے کے بعد کھولا گیا اس میں مطلوبہ لفظ درج تھا۔

اس قسم کی لائری (۲۲) جارج سوم۔ سی۔ (۱۱۹) کی رو سے ناجائز اور قابل تعزیر تھی مگر مختلف مقابلہ کنندوں کی حد تک وہ ایک سادہ جو اتھا جس میں شخص نے ایک ایک شلنگ ہمت قمار خانہ کے پاس جمع کر دیا تھا۔ تاکہ اس کے مجوزہ لفظ کے صحیح ہونے کے متعلق ضمانت کے طور پر کام آئے۔

ایک مقابلے میں (۶۳) ہزار پونڈ جمع ہوئے اور صحیح لفظ بتانے والوں کی تعداد ایک ہزار تین سو اٹھاون تھی مگر قبل اس کے کہ ان کا حصہ انھیں ادا کیا جاتا مقابلے کے ناجائز ہونے کا دعویٰ کیا گیا۔ اور رقم عدالت میں داخل کر دی گئی۔ (Stirling J.) جسٹس اسٹرلنگ کی رائے میں معاملہ لائری ہونے کی بنا پر ناجائز تھا اور اسی لیے عدالت اس فنڈ کی تقسیم میں مدد نہیں دے سکتی تھی۔ البتہ ہر شریک اپنا شلنگ پیرسن نے واپس لے سکتا تھا جسٹس اسٹرلنگ نے پوری رقم پیرسن کو واپس دلانے کا حکم دیا تاکہ

۴ Hampden - بنام Walsh (1 Q. B. D. 169)

۵ Barclay - بنام Pearson (1893. 2 Ch. 154)

وہ جائز مطالبات کی باجائی کر سکے

یہ نظائر ریڈ نام انڈرسن یا کرے بنام ٹامسن کے اصول کے معارض نہیں ہیں۔ ان مقدمات میں رقم گویا ایک کارندے کے حوالے کی جاتی ہے تاکہ اصل (Principal) کی ہدایت کے مطابق تقسیم کرے۔ جس شخص سے یہ کام متعلق کیا جاتا ہے اس کی حیثیت محض ایک ہتہتم (Btakeholder) کی ہوتی ہے اور وہ اس وجہ سے نقصان نہیں اٹھا سکتا کہ اس کا اختیار فسخ کر دیا گیا۔ اور خود شرط موضوع معاملہ ہے وہ صرف کالعدم ہے نہ کہ ناجائز۔ اس لیے شرط اس لائبرے کے عدم جواز سے متاثر نہیں ہوگی جو تمام مقابلہ کرنے والوں کو شرط کے لیے یکجا کرنے کا موجب ہوئی۔ ۱۸۹۲ء کا گیمنگ ایکٹ بھی ہتہتم (Btakeholder) کی ذمہ داریوں کو متاثر نہیں کرتا۔

(۶) معاہدات جو مقام انعقاد میں جائز مگر انگلستان میں ناجائز ہوں۔

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جو معاہدہ اپنے مقامی قانون (Proper law) کے تحت صحیح ہو انگلستان کی عدالتوں میں قابل ارجاع مالش ہو سکتا ہے۔ تاہم ایک معاہدہ غلاموں کی خرید و حوالگی کا برازیل میں کیا گیا تھا جس کی تعمیل بھی وہیں ہوتی تھی۔ دوجوں کے اختلاف کے باوجود غلبہ آرا قرار دیا گیا کہ انگلستان میں یہ معاہدہ قابل ارجاع مالش ہے کیونکہ مقام انعقاد میں جائز تھا اور انگریزی قانون میں اس کی صریح حمانعت موجود نہ تھی۔

۱۔ Hastelow بنام Jakson (8 B. and C. 225)

۲۔ Burge بنام Ashley and Smith (1 Q.B. 744) (1900)

۳۔ Santos بنام Illidge (8 C. B., N. S. 861)

مگر جن ججوں نے یہ رائے اختیار کی انھوں نے بیان کیا کہ اگر معاملہ قانون انگلستان میں جرم ہوتا اور پارلیمنٹ کے ایکٹ کی رو سے اس کی مانعیت کی گئی ہوتی تو ایسی صورت میں اس کی تعمیل نہیں کرائی جاسکتی تھی خواہ فریق ثانی اپنے ملک کے قانون کی رو سے اس طرح کا معاہدہ کیوں نہ کر سکتا ہو۔ اس جانب اشارہ نہیں کیا گیا کہ غلطی خلاف اخلاق اور اتنا سخت جرم ہے کہ اس کی خرید اور حوالگی کے کسی معاملے پر انگریزی عدالتیں غور نہیں کر سکتیں ہیں کی سند موجود ہے کہ قانون موضوعہ کی مانعیت سے کم درجے کے شرائط کی موجودگی میں بھی انگریزی عدالتیں ایک ایسے معاہدے کی تعمیل سے انکار کریں گی۔ خواہ وہ اپنے مقامی قانون (Proper law) کے لحاظ سے صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

ہوپ بنام ہوپٹ میں ایک معاملہ فرانس میں اس غرض سے کیا گیا تھا کہ سازش کے ذریعے سے طلاق حاصل کی جائے۔ طلاق کی کارروائی انگلستان میں کرائی جانے والی تھی۔

بنام (Grell) بنام (Levy) میں ایک معاملہ جو فرانس ہی میں کیا گیا تھا اس غرض کے لیے ہوا کہ ایک اثاثہ دارنی جو انگلستان میں وکالت کر رہا تھا اپنے موکل کا دین بھول کرے اور آدمی رقم خود لے لے۔

دونوں صورتوں میں عدالت نے معاملے کے نفاذ سے انکار کیا۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ہر ایک صورت میں معاملہ انگلستان میں تعمیل پانے والا تھا اور ایک میں انصاف بھائی میں مزاحمت ہوتی تھی اور دوسرے میں نہ صرف امداد نامش بشرط معاوضہ (Champerty) کا ارادہ تھا بلکہ انگلستان کے ایک افسر عدالت لے گیا تھا۔

اس کے برخلاف (Saxby) بنام (Fulton) میں قرار دیا گیا مونٹی کارلو میں جو اکھیلے کے لیے (جہاں جو جائز ہے) جو رقم قرض دی گئی تھی اسے انگلستان میں واپس حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مختلف انگریزی قوانین موضوعہ سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

۱۔ 8 D. G. & M. 781.

۲۔ 16 C. B., N. S. 78.

۳۔ 2 K. B. 208

”مجلس وضع قوانین کا مشایہ ہے کہ رجمان کار بازی کے بعض مخصوص مظاہرات کے مقابل میں سخت گیری کرے۔ لیکن اس نے کوئی مستقل مصلحت عامہ نہیں قائم کی ہے جو ہر اس معاملے سے جس کا تعلق شرط یا بازی سے ہو مجرد ہوتی ہو۔“ مگر عدالت کے گیمنگ ایکٹ کے تحت کسی ایسے چمک کی بسا پر کوئی نالاش نہیں ہو سکے گی، جو غیر مالک میں جوے میں ہاری ہوئی رقم کی ادائیگی کے لیے لکھا گیا ہو۔ خصوصاً اس وقت جب کہ چمک انگلستان میں اد اطلب ہو۔ حالانکہ اگر نالاش محض بر بنائے بدل کی جاتی یعنی رقم قرضہ کے لیے تو یہ ظاہر کیا جابی ہو جائے نتیجہ کسی قدر متناقض معلوم ہوتا ہے۔“

(kaufman) بنام (gereson) کا مقدمہ زیادہ مشکل ہے۔ مدعی علیہا سنر گر سن کا شو ہر فساد اس میں رہتا تھا اور وہاں وہ اس رقم میں تصرف کر کے ذاتی استعمال میں لے آیا جو اسے اور کسی غرض کے لیے دی گئی تھی اور قانون فرانس کی رو سے اس پر تعزیری کارروائی کی جاسکتی تھی۔ کاوف مان نے استغاثے کی دھمکی دی اور سنر گر سن نے عہد کیا کہ اگر وہ اپنی دھمکی کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ اسے ایک معینہ رقم دے گی۔

اس قسم کا معاملہ قانون فرانس کی رو سے صحیح ہے۔ مگر عدالت مرافعہ انگلستان نے قرار دیا کہ اس کی رو سے جو رقم واجب الادا ہوئی تھی وہ انگلستان میں ناقابل ممول ہے کیونکہ جو اخلاقی دباؤ وجہ پر ڈالا گیا اس کا منشا ان کارروائیوں سے مصالحت کرنا تھا جن سے اس کے شوہر کی بدنامی تو ہوتی مگر آجبن کا عدالت میں چلنا ”اصل مفاد عامہ یا مفاد اخلاق کے لیے ضروری خیال کیا جاتا ہے“

یہ صحیح ہے کہ جو معاملہ اس قسم کے اخلاقی دباؤ سے حاصل کیا جائے جو مذکور بالا معاملے میں ڈالا گیا ہے، وہ اگر انگلستان میں اور انگریزی استغاثے کو روکنے کی غرض سے کیا جائے تو درست نہ قرار دیا جائے گا۔ مگر جس فوجداری کارروائیوں سے زیر بحث معاملے کے

۱۔ Moulis بنام Owen (1 K. B. 746)

۲۔ Societe Anonymes des grands Baumgart بنام (96 L P K B 789) Etabhsments

۳۔ 1 K.B. (C. A.) 591 - 1904.

۴۔ William بنام Pay ley (L. R. 1 H.L. 200)

ذریعہ مصالحت کی گئی وہ فرانسیسی عدالت کی کارروائیاں تھیں جو جس رقم کی ادائیگی کے واسطے کیا گیا تھا وہ انگلستان میں وصول کی جانے والی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی عدالتیں بہ صورت اپنے لیے اس بات کے فیصلے کا حق محفوظ رکھیں گی کہ آیا کسی مدعی کا طرز عمل ایسا ہے کہ وہ اس معاہدے کے نفاذ کا مستحق نہ قرار دیا جائے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ نامناسب ذرائع سے کیا گیا ہے۔ اس سے بحث نہیں کہ اس معاملے میں غیر مالک کے قانون کی کیا رائے ہے۔ مگر ”اصلی مفاد عامہ یا مفاد اخلاق“ کا سوال جو کاؤف مان بنام گرسن میں پیدا ہوا تھا وہ یقیناً اس سے بہت کم معلوم ہوتا ہے جو سائٹوس بنام ایلیج میں پیدا ہوا جس میں غلاموں کی خرید و فروخت تھی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ مغز الذکر مقدمہ اب اگر پیش ہو تو انگلستان میں اس پر شاید مختلف فیصلہ ہوگا۔

اس طرح بحیثیت مجموعی یہ کہنا غالباً غلط نہ ہوگا کہ جو معاہدہ مقام انعقاد معاہدے کے قانون اور مقام تعمیل معاہدے کے قانون کے لحاظ سے درست ہو تو انگلستان میں اس کی تعمیل کی درخواست دی جاسکتی ہے بجز اس صورت کے کہ وہ مصلحت عامہ یا اخلاق عامہ کے انگریزی تصورات کے معارض ہو۔ لیکن اگر معاہدے کی تعمیل انگلستان میں ہونے والی ہو تو انگریزی امر وجہ قاعدے موثر ہوں گے۔



حصہ سوم معاہدے کا اثر

—————

اب ہم بحث کریں گے کہ ایک معاہدہ مجائز کے تشکیل پانے کے بعد اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں اور یہ دریافت کریں گے کہ وجہ کس پر عائد ہوتا ہے معاہدے کے تحت حقوق و ذمہ داریاں کس پر عائد ہوتی ہیں۔

اس کے بعد مزید سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ حقوق اور ذمہ داریاں معاہدے کے ابتدائی فریقین کے سو کسی اور پر منتقل کی جاسکتی یا منتقل ہو سکتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں ہم دو عام قاعدے پیش کر سکتے ہیں:-

(۱) فریقین معاہدہ کے سو کوئی اور شخص نہ اس کا پابند ہو سکتا ہے اور نہ اس کے تحت کوئی اتخفاف رکھ سکتا ہے۔

(۲) بعض حالات کے تحت وہ حقوق اور ذمہ داریاں جو معاہدے سے پیدا ہوتی ہیں اصلی فریقین کے سو کسی اور شخص یا اشخاص پر (الف) فریقین کے فعل سے (ب) یا قاعدہ ہائے قانون کے ذریعے سے جو چند موقعوں پر اثر کرتے ہیں منتقل ہو سکتی ہیں۔

پہلی نظیر میں معلوم ہوتا ہے کہ چند متنیات کو چھوڑ کر یہ دو قاعدے ایک ہی قاعدہ ہیں لیکن یہ درحقیقت مختلف ہیں۔ فریقین اپنے اقرار کے ذریعے سے اپنے سو کسی اور شخص پر اس اقرار کے متعلق کوئی حقوق یا ذمہ داریاں عاید نہیں کر سکتے لیکن وہ چند طریقوں سے اور چند حالات کے تحت اس وجہ سے جو اس طرح پیدا ہوتا ہے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ اور یہ وجہ ان اشخاص پر عاید ہو جاتا ہے جو معاہدے کے تحت ان کے حقوق اور ذمہ داریاں قبول کر لیتے ہیں۔

چنانچہ (۱) اگر زید کوئی معاہدہ کرے کرتا ہے تو ان کا معاہدہ خالد پر نہ تو کوئی ذمہ داری عاید کرتا ہے اور نہ حقوق عطا کرتا ہے۔

(۲) لیکن بعض حالات ایسے ہیں جن کے تحت زید یا بکر اپنی جگہ بحیثیت ایک فریق معاہدہ کے خالد کو قائم مقام کر سکتے ہیں اور بعض حالات ایسے ہیں جن کے تحت اس قائم مقامی کو نافذ کرانے کے لیے قانون عمل کرتا ہے۔

باب مشتم

معاہداتی وجوب کے حدود

معاہدہ شخص ثالث کو
حقوق عطا نہیں کرتا

یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ ایک شخص جو فریق معاہدہ نہیں ہے وہ ان حقوق اور فائدہ داریوں میں شریک نہیں کیا جاسکتا جو معاہدے سے پیدا ہوتی ہیں روئے نہ دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ اس پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔) اور یہ قاعدہ ہمارے تصور معاہدہ کا جزو لاینفک ہے۔ معاہدہ دو یا زیادہ اشخاص کے مابین ایک ایسا اقرار ہے جس سے ایک وجوب پیدا ہوتا ہے اور یہ اشخاص اس کے پابند ہو جاتے ہیں اگر وجوب کی یہ صورت ہو کہ الف ب سے یہ وعدہ کرے کہ وہ ج کو کوئی فائدہ عطا کرے گا تو ج کے تعلقات اس وجوب سے غیر متاثر رہیں گے وہ اس وعدے کا فریق نہیں تھا اس لئے وہ اس اقرار کے ذریعے پیدا شدہ رشتہ قانونی (vinculum juris) کا بھی پابند نہیں ہے اور اس قانونی تعلق کی خلاف ورزی اس فریق کے حقوق کو متاثر

نہیں کر سکتی جو اس میں کبھی شریک نہ کیا گیا ہو۔

اور نہ الف اور ب کے مابین جو اقرار ہو اس کے
اور نہ ذریعہ سے ج پر ذمہ داری عاید کی جا سکتی ہے وجوب کی
دوسری صورتوں کے مقابل میں معاہدہ انفرادی آزادی پر
عاید کرتا ہے جو قید عاید کرتا ہے وہ رضامندی پر مبنی ہوتی ہے اور اس کو

وہی لوگ عائد کرتے ہیں جو معاہدے کے تابع ہوتے ہیں یعنی یہ اقرار کی بدوار ہے
اصل اور کارندے کے تعلق کو ایک حیثیت سے ان قواعد کا استثنائے

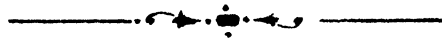
دیا جاسکتا ہے بہر حال اس پر بحث کرنے کے لئے ایک علیحدہ باب کی ضرورت ہے۔

معاہدے کی طرح امانت میں بھی یہ امر مشترک ہے کہ یہ بھی عموماً
امین اور مومن لے اقرار سے پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اور اغراض کے اس کی ایک
غرض وجوہات کا پیدا کرنا ہوتا ہے اگر ہم امانت کو کلیتہً معاہدے

کی بنا پر قائم کر سکتے تو ہم یہ کہہ سکتے کہ یہ اس قاعدہ کلیہ کا ایک اصلی اور حقیقی مستثنیٰ
ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے اس میں شک نہیں کہ امانت کو وجود میں لانے والا
اور امین بذریعہ اقرار ایسے حقوق کو وجود میں لاتے ہیں جن کو ایک شخص ثالث یعنی
مومن لے، نافذ کر سکتا ہے لیکن اس بحث سے امانت کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے
کیونکہ معاہدے میں اور اقرار کی دوسری صورتوں میں یہ فرق ہے کہ معاہدے کا براہ راست
اور واحد مقصد وجوب کو پیدا کرنا ہوتا ہے۔ معاہداتی وجوب میں اور وجوب کی
دوسری صورتوں میں خاص فسخ یہ ہے کہ یہ ان فسخین کے ارادی فعل
سے پیدا ہوتا ہے جن پر کہ وجوب عائد ہوتا ہے۔ امانت اور وہ
وجوب جو امانت سے پیدا ہوتا ہے ان خصوصیات میں سے کسی کا حامل نہیں۔

جس اقرار کے ذریعے سے امانت پیدا ہوتی ہے اس کے مقاصد وجوہات پیدا
کرنے کے علاوہ اور بھی ہوتے ہیں اور ان مقاصد میں انتقال جائیداد اور منتقلی بائد
بھی شامل ہوتے ہیں۔ امین اور مومن لے کے مابین جو وجوب پایا جاتا ہے وہ اس کے
فریقین کے فعل سے وجود میں نہیں آتا۔ معاہداتی اور امانتی وجوب کی مشابہت
کو معلوم کرنے کے بعد آخر الذکر کو بحث سے خارج کر دینا بہتر ہے۔

(۱) کسی شخص پر اس معاہدے کے تحت ذمہ داریاں
عائد نہیں ہوتیں جس کا وہ فریق نہیں تھا؛



معاہدہ شخص ثالث پر
ذمہ داری عائد نہیں کرتا

دو اشخاص اگر باہم کوئی معاہدہ کریں تو وہ اس کے ذریعے
کسی تیسرے شخص پر ذمہ داریاں نہیں عائد کر سکتے۔
مسٹر زتھا ملٹن نے الف کو جو دلاؤں کی ایک کوٹھی ہے۔
لندن سے اسٹرٹوم سامان منتقل کرنے کے لئے ملازم رکھا

(الف) نے ایشمالنگ سے معاہدہ کیا کہ بار داری کا پورا کام اس کے ہاتھ میں دیدیگا۔
ایشمالنگ نے اپنا کام انجام دے کر مسٹر زتھا ملٹن پر اپنے اخراجات اور کمیشن کے لئے
دعوئی کیا۔ قراہ دیا گیا کہ مسٹر زتھا ملٹن ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ ان میں اور ایشمالنگ
میں کوئی معاہداتی تعلق نہیں تھا یعنی کوئی ایسی تحریر، اسناد یا طرز عمل نہیں تھا جو
ان میں اور ایشمالنگ میں اس معاملے کی نسبت تعلق پیدا کرتا۔ اس کل کاروبار کو انجام
دینے کے لئے انھوں نے (الف) کو مقرر کیا تھا اور اس کا کسی نے دعوئی نہیں کیا
تھے کہ مدعی علیہم نے کبھی اس کاروبار کو انجام دینے کے لئے انھیں کسی اور شخص کو
مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا۔ مدعی علیہم صرف (الف) سے اس کام کی انجام دہی
کی توقع کرتے تھے اور (الف) کو یہ حق تھا کہ مدعی علیہم سے معاوضے کی توقع کرے
اور کسی اور شخص کو یہ حق نہ تھا؛

کوئی معاہدہ کسی ایسے شخص پر وجوب عائد نہیں کر سکتا جو فریق
معاہدہ نہ ہوتا باہم دیگر اشخاص پر جو کہ وہ اس وجوب سے
خارج رہتے ہیں، یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہر کسی کا فی
وجہ کے معاہدے کی تعمیل میں مداخلت نہ کریں۔ فرض
سے مراد ایک ضرورت ہے۔ جو ان حقوق کے احترام کے متعلق جن کو قانون منظور کرتا ہے

کیا معاہدہ شخص ثالث پر
کوئی فرض عائد کرتا ہے۔

تمام اشخاص پر یکساں مائد ہوتی ہے اور ہم ”وجوب“ کی اصطلاح کو اس خاص تعلق کے لئے مخصوص کر سکتے ہیں جو کسی جماعت کے متعین افراد کو ایک دوسرے کے مقابل میں ذمہ دار بناتا ہے؛

لئے نے جو ایک ناچ گھر کا منتظم تھا ایک گانے والی کو اپنے تعین میں لگانے کے لئے ملازم رکھا۔ کہیں اور اس کو گانے کی اجازت نہ تھی۔ گائی نے اس کو معاہدہ شکنی کی ترغیب دی۔ بنا برآں نالاش کی گئی اور یہ بحث کی گئی کہ ایک فرتق معاہدہ کسی ایسے شخص پر نالاش کر سکتا ہے جو دوسرے فرتق کو معاہدہ شکنی کی ترغیب دے۔ اور یہ کہ اگر یہ عام قاعدہ قابل قبول نہ ہو سکے تو بھی ملازم کو اپنے آقا کی طاعت ترک کرنے کی ترغیب دینے کے متعلق نالاش ہو سکتی ہے؛

مالک اور ملازم کے تعلق سے ہمیشہ مالک کو ایسے شخص کے خلاف حق نالاش حاصل ہوتا رہا ہے جو اس کے ملازم کو بہرہ کا لے کر جالنے لہذا عدالت کو دو سوالات کا جواب دینا پڑا: کیا معاہدہ شکنی کا باعث ہونے پر نالاش دائر ہو سکتی ہے؟ اگر نہیں تو مالک اور ملازم کے معاہدے پر جو خاص قاعدہ منطبق ہوتا ہے کیا وہ کچھ بڑے کے منتظم اور ایکٹروں پر بھی منطبق ہو سکتا ہے جن کو یہ مقرر کر رہا ہے؟

عدالت کی اکثریت نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیا ہے اور یہ ۱۸۵۳ء کا واقعہ ہے۔

۱۸۵۳ء تک اس قسم کا کوئی مقدمہ دائر نہیں ہوا تھا جب کہ باورن بنام ہال کا مقدمہ عدالت مرا فحہ کے روبرو پیش ہوا اس میں تصفیہ طلب امور بالکل وہی تھے جو لیلے بنام گائی میں تھے عدالت کی اکثریت نے اس سوال سے قطع نظر کر کے کہ آیا مالک

۱۸۵۳ Lumby v Gye 2 E, & B. 216

۱۸۵۳ جسٹس کوارج بے جو مفصل اختلافی فیصلہ لکھا ہے اس میں اس نے اس استثناء سے بحث کی ہے جو بنامہ قانون آقا و ملازم نے انگلستان کے قانون غیر موضوعہ (کامن لا) میں پیدا کر دی ہے اور ایک مفصل تاریخی بحث میں اسے قانون مزدوران (statutes of Labourers) سے حاطایا ہے اور اسے ناکام کے تماشہ کرنے والوں سے غیر متعلق قرار دیا ہے۔

اور ملازم کا تعلق فریقین کے حقوق پر مشتمل ہوتا ہے، یہ قرار دیا کہ جب کوئی شخص فریقین میں سے ایک کو معاہدہ شکنی کی اس نیت سے ترغیب دیتا ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچے یا اپنے لئے کوئی فائدہ حاصل کرے تو وہ قابل نالاش فعل ناجائز کا مرتکب ہوتا ہے

معاہدہ شکنی کی ترغیب

اُن دونوں صورتوں میں وجہ تحریک کا سوال پیدا کیا گیا اور معاہدہ شکنی کی ترغیب کو قابل نالاش بنانے کے لئے ججوں نے نقصان پہنچانے کی نیت کو ضروری سمجھا ہے اس رائے سے کوئن بنام لیڈم (Quinn v. Leatham) میں اختلاف کیا گیا ہے جہاں لارڈ میکناٹن (Lord Macnaghten) نے قانون کو حسب ذیل طریقے سے بیان

کیا ہے :- ”جو فیصلہ لئے بنام گاٹی (Lumby v. Gye) میں صادر ہوا ہے وہ اس بنا پر صحیح نہ تھا کہ بد نیتی کا قصد پایا گیا تھا (میرے خیال میں نالاش کا یہ نشا نہ تھا) بلکہ اس بنا پر کہ عدا کسی قانونی حق کی خلاف ورزی کرنا ایک بنائے دعویٰ ہے اور یہ کہ ایسے معاہداتی تعلقات میں مداخلت کرنا جس کو قانون تسلیم کرتا ہو قانونی حق کی خلاف ورزی ہے بشرطیکہ ایسی مداخلت کے لئے کوئی کافی وجہ اجاز نہ ہو“ (فیصلہ صفحہ ۱۰۸)

South Wales Miners Federation v. Glamorgan Coal Co.

کے مقدمہ میں کوئی بد نیتی یا بدحوہی نہیں بتلائی گئی تھی اور مدعی انجمن نے ایسے حالات کے تحت جن کو وہ نیک نیتی سے اگرچہ غلطی کی بنا پر کافی وجہ سمجھتی تھی متعدد دکان کھولنے والوں کو معاہدہ شکنی کا مد مشورہ دیا اور اس پر عمل کرایا۔

یہ قرار دیا گیا کہ وہ قابل نالاش فعل ناجائز کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس مقدمہ برائٹن لو بنام کیاٹن میں یہ قرار پایا کہ معاہداتی تعلقات میں دخل دہی کے مستقول وجوہ پائے جاتے تھے۔

(الف) کو یہ ترغیب دینا کہ وہ (ب) سے معاہدہ شکنی کرے اور (ب) کو یہ ترغیب دینا کہ وہ (ب) سے معاہدہ نہ کرے ان دونوں میں ایک بین فرق ہے۔ کوئی شخص جو دوسرے شخص کو معاہدہ شکنی کی ترغیب دیتا ہے گویا وہ ایسے فعل کی ترغیب دیتا جو بذات خود قابل نالاش ہے لیکن چونکہ معاہدہ کرنے سے انکار کیا جائے تو کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی

کی ترغیب دینا

اس لئے جب (الف) کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ (ب) سے معاہدہ نہ کرے تو اس ترغیب کو قابل نالش ہونے کے لئے ناجائز ہونا چاہئے۔ جیسے جبر اور تنویف یا جب کہ ایک سے زیادہ اشخاص کسی ایک شخص کو مضرت پہنچانے کی سازش کریں کیونکہ ”متحدہ اشخاص“ دقت کر سکتے ہیں اور جبر کر سکتے ہیں خواہ ایک تنہا شخص ایسا نہ کر سکتا ہو۔^۱ بہر حال یہ موضوع قانون ٹارٹ کا جزو ہے نہ کہ قانون معاہدہ کا۔

لیکن قانون نزاعات تجارتی (Trade Dispute Act) اور قانون نزاعات تجارتی

و انجمن ہائے پیشہ وران ۱۹۲۶ء (Trade Dispute and Trade Unions Act)

کے اثرات اس سلسلے میں قابل ملاحظہ ہیں۔

لیکن ملحوظ رہے کہ جب (الف) نزاع تجارتی کے خیال سے یا اس کو ترقی دینے کے لئے (ب) کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ وہ (ج) سے معاہدہ شکنی کرے تو یہ قابل ارجاع نالش نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ نزاع مقاطعہ یا اخراج جماعت کی شکل میں ہو جو قانون انجمن ہائے پیشہ وران ۱۹۲۶ء کے ذریعے سے خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ بہر حال نزاعات تجارتی کے علاوہ دوسری صورتوں میں قانون حسب بیان بالا برقرار رہتا ہے۔

(۲) کوئی شخص ایسے معاہدے کے تحت حقوق

حاصل نہیں کر سکتا جس کا وہ فریق نہیں ہے۔

معاہدے سے شخص ثالث کو اس قاعدے کے مقابل میں جس پر ہم ابھی بحث کر رہے تھے قاعدہ ہذا کی زیادہ تشریح کی ضرورت ہے۔ لارڈ ہالڈین نے دغلاپ بنام سلفرج میں کہا ہے ”مافی لارڈس حقوق عطا نہیں کیے جاسکتے“^۱ قانون انگلستان میں چند اصول بنیادی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ صرف وہی شخص جو فریق معاہدہ ہے بر بنائے معاہدہ دعویٰ کر سکتا ہے ہمارا قانون شخص ثالث کے حق نالش (Jus Quaesitum textio) ہے نابلد ہے جو معاہدے

کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ ایسا حق بائداد کی طرح عطا ہو سکتا ہے مثلاً امانت کے تحت، لیکن ایسے شخص کو جو معاہدے سے تعلق نہیں رکھتا یہ حق عطا نہیں ہو سکتا کہ وہ معاہدے کی تعمیل بالتخصیص (in personam) کرائے۔

یہ امر خلاف عقل ہے کہ (ج) اس معاہدے کا پابند قرار دیا جائے۔ جو (الف) اور (ب) کے مابین منعقد ہوا ہو، لیکن اگر (الف) اور (ب) ایک معاہدہ کریں۔ جس میں (ب) (ج) کو کچھ فائدہ پہنچانے کا عہد کرے اور تینوں رضامند ہو جائیں کہ ایک واقعی فریق معاہدہ کے حقوق (ج) کو حاصل ہو جائیں یا اگر (الف) اور ایک مجموعہ اشخاص جن کو ہم (ب) سے تعبیر کرتے ہیں ایک معاہدہ کریں تو یہ مناسب ہو گا کہ (ج) ان تمام اشخاص کی جانب سے دعویٰ کر سکے جو (ب) کہلاتے ہیں۔ اگر (الف) (ب) سے ایک عہد کرے جس کا بدلہ یہ ہو کہ ج کو (ب) کی جانب سے فائدہ پہنچایا جائے تو اس سے (ج) کو حق مالش حاصل نہیں ہو گا اگر زری قانون کا یہی قاعدہ ہے۔

ایسٹن نے (الف) سے عہد کیا کہ اگر (الف) اس کا کام انجام دے گا تو وہ کچھ رقم پرائس کو عطا کرے گا یہ کام انجام پایا گیا اور پرائس نے رقم کے لئے ایسٹن پر دعویٰ کیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ وہ رقم حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ فریق معاہدہ نہیں تھا۔ عدالت کوئنس بینچ (Queen's Bench) کے ججوں نے اپنے فیصلے میں انہی وجوہ کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے چیف جسٹس لارڈ ڈنمان نے کہا کہ مدعی نے اس عہد کے لئے ”کوئی بدل نہیں بتلایا جو اس کی طرف سے مدعی علیہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو“ جو اس کی جانب سے مدعی علیہ سے کیا گیا تھا۔ لٹل ڈیل جج نے کہا کہ مدعی اور مدعی علیہ میں کوئی تعلق معاہدہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا جس جج نے کہا ہے کہ ”اس امر سے مطابقت رکھتا ہے جو بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مدعی اس معاملے سے بالکل لاعلم رہا ہو گا جو (الف) اور مدعی علیہ کے مابین ہوا ہے“ اور ایسٹن جج نے کہا ہے کہ ”مدعی سے کوئی عہد نہیں ہوا تھا۔“

اس فیصلے کے اصول کو بعد میں (M.C. Gruther v. Pitcher) کے مقدمے پر

منطبق کیا گیا ہے ایک سیٹلڈ اسٹائل تجارتی کے مالک کے اجازت یافتہ شخص نے اپنے اجازت نامہ کے تحت ہر ایک ڈبے کے اندر ایک مطبوعہ کاغذ چسپاں کر دیا جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ بیع کی ایک شرط یہ ہے کہ اس شے کو ایک مخصوص قیمت سے کم پر فروخت نہ کیا جائے اور یہ کہ ”اگر کوئی خریدار ان اشیاء کو قبول کر لے تو منظور ہوگا کہ یہ اشیاء انھی شرائط کے مطابق اس کے ہاتھ فروخت کی گئی ہیں اور یہ کہ وہ بائع سے یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ ان شرائط کا پابند رہے گا۔“ ایک خریدار نے جس نے کارخانہ دار کے کارندے سے ان اشیاء کو خرید لیا تھا چلر فروش میں اس مخصوص قیمت سے کم پر فروخت کیا اور کارخانہ دار نے اس کو اس فعل سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ یہ قرار دیا گیا کہ دعویٰ اس وجہ سے ناکام رہتا ہے کہ کارخانہ دار یہ نہیں ثابت کر سکا کہ اس میں اور اس چلر فروش میں کوئی معاہدہ ہوا تھا۔

مقدمہ میک گروٹھر نام پچر کا مدعی کسی سیٹلڈ دار کی حیثیت سے اس بات کا دعویٰ نہیں کر رہا تھا کہ اس کے سیٹلڈ کی خلاف ورزی کو روکنے کے لئے کوئی حکم اتنا ہی صادر کیا جائے بلکہ وہ صرف ایک ایسا شخص تھا جسے ایک سیٹلڈ شدہ سامان کو بنانے اور بیچنے کا اجازت نامہ حاصل تھا۔ اسی لئے اسے یہ ضرورت تھی کہ وہ اس امر پر تکیہ کرے کہ اس نے اس سامان کی فروخت ثانی پر ایک شرط لگانی چاہی تھی اور یہ کہ مدعی علیہ اس سامان کے خریدنے کے وقت اس شرط سے باخبر ہو چکا تھا۔ مگر جیسا کہ لارڈ جسس رومر (Romer L. J.) نے کہا: ”کوئی بائع اپنے اسباب کی کامل و مکمل فروخت پر اس طرح کوئی شرط نہیں عائد کر سکتا اور اسباب کے کسی حصے پر یا اس کے ڈبے پر اس نام بہاد شرط کے چھاپ دینے سے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس اسباب کا ہر خریدار بالبعد اس شرط کی پابندی پر مجبور ہے اور یہ کہ اگر وہ اس کی پابندی نہ کرے تو اس پر بائع اصلی مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ یہ علانیہ طور سے غلط ہے۔ کوئی شخص شرائط کو اسباب کے ساتھ اس طرح سے جاری و ساری نہیں کر سکتا۔“ اگر سیٹلڈ دار مدعی ہوتا تو وہ اس شرط کے نافذ کرانے میں کامیاب ہو سکتا مگر یہ بھی ایک ایسی بنا پر جس سے قانون معاہدے کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک سیٹلڈ دار کو قانون نے اس امر کا حق دیا ہے کہ بلا شرکت غیر سے اپنی ایجاد کی ساختگی، استفادہ، استعمال اور فروخت عمل میں لائے۔ موجد کی اجازت کے بغیر کوئی اور شخص اس سیٹلڈ شدہ سامان کو بیچنے کا

حق نہیں رکھتا۔ اور موجد اس اجازت میں جو شرطیں چاہے عائد کر سکتا ہے۔ اس طرح کا معاملہ ایسی کسی شہد پر منحصر نہیں ہوگا جو اسباب کے ساتھ جاری و ساری رہے یا اس کے ساتھ ملحق رہے۔ اس کا انحصار صرف اس اجازت نامہ کے حدود پر ہوگا جو سپینٹ دار نے اسباب سے ابتداءً علیحدہ ہوتے وقت عطا کیا ہوگا۔

حقیقت میں مقدمہ میگ گرو تھرس نام بچہ کے فیصلے کے اصول اور پریو ہی کو تسلسل کی جوڈیشل کمیٹی کے حوالے میں ملے گئے ہوئے مقدمہ اسٹراٹ کوٹا اسٹیٹیم شپ کمپنی بنام ڈومینین کول کمپنی کے فیصلے اصول میں کوئی واقعی تضاد نہیں ہے۔ مقدمہ آخر الذکر میں اس مقولے کی توثیق کی گئی جو مقدمہ (Dr. Mattos v. Gibson) میں لارڈ جسٹس ناٹ بروس نے بیان کیا تھا جو یہ ہے۔

معقولیت اور انصاف کا تقاضا معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک عام قاعدے کی حد تک، اگر کوئی شخص بہت یا خرید کے ذریعے کسی سے کوئی جائیداد حاصل کرے اور اسے اس سابقہ معاہدے کا بھی علم ہو جو جائز طور پر اور ایک قیمت رکھنے والا بدل دے کر اس نے کسی تیسرے سے کیا ہو جس کا مقصد یہ ہو کہ جائیداد ایک خاص غرض کے لئے اور ایک خاص طریقے سے ہی کام میں لائی جائے، تو جائیداد کا حاصل کرنے والا معاہدے کے خلاف اور معاہدے کے منافی اس شخص ثالث کو مادی نقصان پہنچاتے ہوئے اس جائیداد کو اس طور سے کام میں نہیں لائے گا جو دینے والے یا بیچنے والے کے لئے درست نہ ہونا ہو گا۔

مقدمہ اسٹراٹ کونامیں ڈومین کمپنی نے ایک طویل عرصے کے لئے ایک جہاز کرایہ پر لے لیا تھا۔ مالکوں نے وہ جہاز اسٹراٹ کونامپنی کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اس نے اسے کرایہ نامہ کی اطلاع کے ساتھ خرید کیا۔ مگر اس کا عندیہ تھا کہ چونکہ ایس میں اور ڈومین کمپنی میں کوئی معاہداتی تعلق نہ تھا اس لئے کرایہ نامہ کی تعمیل اس پر واجب نہیں جو ڈیش کمپنی نے

واضح کیا کہ اسٹراٹ کو ناکمپنی جہاز کے خریدتے وقت اس امر کو اچھی طرح سمجھ چکی تھی کہ یہ نامہ کا احترام اس پر واجب ہے یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس میں اسبابِ فروخت شدہ کے استعمال پر اثر انداز ہونیوالے ایک معاہدہ کے وجود کی صرف اطلاع رہی ہو بلکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں اس نے جائیداد کو صراحت کے ساتھ تحت شرائط (Sub-conditional) قبول کیا تھا جو ڈیشل کمیٹی نے اس کے بعد یہ بتایا کہ یہ معاملہ اس نظر سے دیکھا جائے کہ اس کے تحت آتا ہے جو استعمال اراضی کے متعلق مقدمہ (Tulk) نامہ (Moxhay) کے ذریعے قائم ہو چکا ہے اور یہ کہ چاہے معاملہ اراضی کا ہو یا اشیا کا، اصول ایک ہی ہے۔ ”اس چارہ کا میں تصنعی اغراض کے لئے یہ چارہ کار ہوتا ہے کہ ان افعال کے خلاف حکم اتناعی جاری کیا جائے جو اس معاہدہ کے خلاف ہوں جس کی اطلاع کے ساتھ اراضی حاصل کی گئی ہو۔“ جو ڈیشل کمیٹی نے کہا کہ یہ نامہ کی اطلاع کے ساتھ جن لوگوں نے جہاز خرید کیا وہ صاف طور پر یہ حیثیت رکھتے تھے کہ معنوی طور پر وہ امین ہیں اور ان پر ایسے واجبات عائد ہیں جن کے متعلق کوئی عدالت نصفت یہ اجازت نہ دے گی کہ ان کی خلاف ورزی کی جائے۔ اور جو ڈیشل کمیٹی نے ایک حکم اتناعی صادر کر کے اسٹراٹ کو ناکمپنی کو کرایہ نامہ جہاز کی مدت نفاذ میں جہاز کے ایسے استعمال سے روک دیا جو اس استعمال کے منافی ہو جس کا ذکر کرایہ نامہ جہاز میں کیا گیا تھا۔

اس مقدمہ اور مقدمہ میک گرو تھ ہنام پچیر کی قسم کے مقدمات میں فرق ہے۔ اول تو نالاش کسی ایسے بالغ نے نہیں دائر کی جس نے اپنی جائیداد کو مکمل طور پر بیچ دی ہو اور ایک تحدید قائم کرنے والا بیان اس کے استعمال کرنے والے پر عائد کرنے کی کوشش کی ہو۔ بلکہ نالاش ایک ایسے فریق نے دائر کی جو جائیداد کی بیع سے قبل اس بات کا متفق ہو چکا تھا کہ اسے اس جائیداد میں ایک باقی اور جاری رہنے والا مفاد حاصل رہے۔ یہ فرق اصولی ہے۔ کیونکہ سوال چاہے کسی اراضی کے استعمال کرنے والے کا ہو یا کسی شے کے، ”بہ ضروری ہے کہ موضوع معاہدہ میں ایک مفاد باقی رہے تاکہ مذکورہ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں کسی کے خلاف حکم اتناعی جاری کیا جاسکے۔“ دوسرے، جس چارہ کار کی خواہش کی گئی تھی، وہ صرف یہ تھا کہ ایک حکم اتناعی جاری کر کے استعمال کنندہ جائیداد کو ایسی چیز سے روکا جائے جو پہلے سے پائے جانے والے ایک ایسے مفاد کے منافی ہو

جس کے تحت بائع نے اس جائیداد کو بیع کیا تھا، اور مشتری نے اسے خرید لیا تھا۔ اس میں تعین غرض کی کوئی کوشش نہ تھی نہ ہی ہر جہ برائے نقض معاہدہ کسی ایسے شخص سے طلب کیا جا رہا تھا جو فروق معاہدہ نہ تھا۔ خریدار کی حیثیت حقیقت میں یہاں ویسی ہی تھی جیسی بیٹے میں منتقل الیہ عودی کی ہوتی ہے جو اراضی کو کسی موجودہ بیٹے کے تابع ہی خرید سکتا ہے۔

اس قاعدہ پر شبہات ظاہر کئے گئے ہیں کہ دو صورتوں میں کوئی شخص

مجوزہ ترمیمات

ایسے معاہدے کے تحت حقوق حاصل نہیں کر سکتا جس کا وہ خود فرق نہ ہو ہم ان دونوں پر غور کریں گے اور ہم دیکھیں گے کہ اصل قاعدہ ہر حال قائم رہتا ہے۔

(الف) ایک زمانہ میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اگر وہ شخص جس کو معاہدے کے تحت

فائدہ پہنچتا ہے، معاہدہ سے قریبی خونی رشتہ نہ رکھتا ہو تو اس کو حق ناش حاصل ہوگا۔

اس رائے کے خلاف میں (Tweddle v. Atkinson) کا مقدمہ قطعی ہے۔

(الف) اور (ب) نے نکاح کیا اور نکاح کے بعد (ج) اور (د) یوں علی الترتیب

ان دونوں کے باپ تھے یہ معاہدہ ہوا کہ ہر ایک کچھ رقم (الف) کو ادا کرے اور (الف)

کو اس رقم کے لئے دعویٰ کرنے کا حق رہے گا۔

(ج) اور (د) کی وفات کے بعد (الف) نے (د) کے منتظمین ترکہ پر قسم

معهودہ کے لئے دعویٰ کیا یہ تجویز ہوئی کہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا (Whitman) نے کہا کہ۔

”چند قیم فیصلہ جات سے اس اصول کی تائید ہوتی نظر آتی ہے کہ کوئی شخص جس کو بدل معاہدہ

سے کوئی تعلق نہ ہو وہ برائے معاہدہ دعویٰ جوع کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس فرق کا قریبی رشتہ دار ہو

جس نے بدل ادا کیا ہے اور یہ کہ وہ بدل کا فرق تصور کیا جاسکتا ہے ان میں سے قوی ترین نظریہ ہے

جس کا حوالہ بورن نام میں دیا گیا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک طبیب کی بیٹی اس عہد کی بنا پر

دعویٰ کر سکتی ہے جو اس کے باپ سے اس امر کے متعلق کیا گیا ہو کہ اگر وہ کسی خاص مرض کا ازالہ کر دے تو

اس کی بیٹی کو کچھ رقم دی جائے گی لیکن اس اصول کی تائید میں کوئی جدید نظریہ موجود نہیں ہے اس کے برخلاف

یہ اب تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کوئی شخص جو بدل معاہدہ سے تعلق نہ رکھتا ہو معاہدے سے مستمع نہیں

ہو سکتا خواہ یہ معاہدہ اسی کے فائدہ کے لئے کیا گیا ہو۔“

لہذا نظر یہ (ب) بعفت کے ججوں نے بعض اوقات صریح الفاظ میں یہ بیان کیا ہے کہ

جب کوئی رقم بجانب (الف) (ب) کے فائدے کے لیے قابل ادا ہو تو اس معاہدے کے تحت (ب) اسی طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ گویا معاہدہ خود اس سے ہوا ہے۔^۱ یہ سوال زیادہ تر ایسی صورتوں میں پیدا ہوا ہے جہاں کسی ایسی کمپنی کی جانب سے معاہدہ کیا گیا ہو یا کام انجام دیا گیا ہو جو ابھی وجود میں نہ آئی ہے اور کمپنی تکمیل پانے کے بعد (ان وجوہ کی بنا پر جن سے آگے باب ۱۹ میں بحث کی گئی ہے) ایسے معاملات کو منظور نہ کر سکتی ہو تو کمپنی کو یا بند کرنے کے لیے قیام کمپنی کے شرائط میں ایک فقرے کا اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ نظام کو یہ اختیار حاصل ہو جائے کہ وہ شرائط معاہدہ کی تکمیل کریں یا ان لوگوں کو رقم ادا کریں جنہوں نے کام انجام دیا ہے یا کمپنی کو وجود میں لانے کے لیے رقم دی ہے۔

قانون غیر موضوعہ کے تجویز نے ہمیشہ یہ ہی قرار دیا ہے کہ جس شرط سے جس شخص ثالث کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے اسے کوئی حق نالاش حاصل نہیں ہوتا اور ان کے فیصلہ جات نے اس امر کو اصولی حیثیت سے واضح کر دیا ہے کہ ایک شخص ثالث کو دعویٰ کر سکتا ہے اور کمپنی کر سکتا ہے۔ ایک کمپنی کے قیام کے شرائط میں یہ مندرج تھا کہ مئی کو اس کے مدعی مشیر قانونی کی حیثیت سے لازم رکھا جائے اس لئے کمپنی پر یہ دعویٰ کیا کہ اس کو لازم نہ رکھنے سے نقص معاہدہ ہوا۔

اس قسم کے مقدمے پر غور کرتے وقت ہم کو شرائط قیام کمپنی میں اور یادداشت شراکت میں امتیاز کرنا چاہئے۔ یادداشت میں وہ شرائط مندرج ہوتے ہیں جو کمپنی کو جماعت سند یافتہ کے اختیارات عطا کرتے اور ان کو محدود کرتے ہیں شرائط قیام کمپنی سے اس کے مابین کے باہمی حقوق کو منقطع کرتے ہیں (Lord Cairns) نے کہا کہ شراکت کے مابین وہ ایک اقرار ہے اور اس رائے

کے مطابق اگر تہید می الفاظ کا فقرہ ۱۱ پر اطلاق کیا جائے تو یہ فریقین کے مابین ایک معاہدہ بن جاتا ہے کہ وہ مدعی کو لازم رکھیں گے۔ اب جس حد تک اس کا تعلق ہے یہ معاملہ اشخاص غیر کے مابین ہوا اور مدعی اس کا تعلق نہیں ہے یہ فقرہ

1. Tourche v. Metropoletan, Ware-Hansing, Co. B. Ch. 671.

2. Spiller v. Paris Skating Rink, 7 Ch. D. 368.

3. Melhado v, Porto Alegre Railway Co, L. R. 9 C, P. 508,

4. Eley v, Positive Assurance Co, 1 Ex. D. 88.

5. Ashbury Carriage, Co, v. Riche, L. R. 7 H. L. at p. 667.

یا تو ایک شرط ہے جو اراکین کو پابند کرتی ہے یا نظما کے لئے ایک حکم ہے ہر صورت میں یہ معاملہ نظما و اور حصہ داروں کے مابین ہوا ہے نہ کہ ان کے اور مدعی کے مابین یہ لہذا شرائط قیام کمپنی صرف فریقین شرائط کو پابند کرتے ہیں اور مدعی رقم حاصل نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ (Jessel M. R.) نے اپیرس انجینیئرنگ کمپنی کے مقدمے میں شخص ثالث صرف موتمن لہ تو بیع کی ہے کہ یہ خیال کہ ایک شخص جس کو فائدہ حاصل ہونا چاہئے بر بنائے معاہدہ نصیحتی حقوق حاصل کرتا ہے اس واقعے سے پیدا ہوتا ہے کہ دو شخصوں میں ایک ایسا اقرار وقوع میں آئے کہ ان میں سے ایک فریق شخص ثالث کے لئے امین بن جائے۔

کی حیثیت سے مستحق ہے

پس کرایہ نامہ جہاز میں عام طور پر یہ شرط مندرج رہتی ہے کہ کچھ کمیشن اس دلال کو ادا کیا جائے گا جس کے ذریعے سے یہ کرایہ نامہ تکمیل پایا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ خود دلال بھی مالک جہاز سے علمدہ معاہدہ کرتا ہے اور اس کے شرائط کے متعلق کرایہ نامہ سے شہادت دستیاب ہو سکتی ہے لیکن وہ اس معاہدے کی بنا پر دعویٰ نہیں کر سکتا ہے جو کرایہ نامہ جہاز میں مندرج ہے بہر حال یہ ایک علمدہ آمد ہے جس کی بنا پر ایک جہاز کو کرایہ لینے والے نے مالک جہاز پر دلال کے امین کی حیثیت سے دلال کے زیر کمیشن کا دعویٰ کیا تھا (Affreteur Reunis v. Walford) میں داد الامر انے اس کی توثیق کی (Murray v. Flavell) اور (Rotheram Alum Co.) کے مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہو سکے گا کہ اس سوال کا تفسیر کسی خاص مقدمے میں امانت قائم کی گئی ہے یا نہیں محض تعبیر پر منحصر ہے۔ غیر منصفانہ کمپنیوں اور ایسی جماعتوں کی صورت میں جو اپنے تمام اراکین کے نام سے تلاش کرنے سے اجتناب کرنا چاہتی ہیں اس قاعدہ کلیہ کو توڑنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اس مقصد کے لیے وہ اپنے معاہدات میں یہ شرط مندرج کرتی ہیں کہ ان کے حقوق ناش ان کے منجربا کارند کے حاصل ہوں گے (Gray v. Pearson) میں ایک (Mutual Assurance Co.) کے منجربوں کو جو اس کمپنی کے اراکین نہیں تھے کمپنی کے اراکین نے بذریعہ مختار نامہ مجاز کیا تھا کہ وہ ان معاہدات کی بنا پر دعویٰ کریں جن کو وہ کمپنی کی جانب سے حیثیت کارندوں کے وجود میں

لائے تھے۔ انھوں نے ایک معاہدے کی بنیاد پر جو اس طرح وجود میں لایا گیا تھا دعویٰ کیا۔ قرار دیا گیا کہ وہ نالاش نہیں کر سکتے محض اس وجہ سے کہ (یہ ایک ایسی وجہ ہے جس کا اطلاق نہ صرف اس ملک میں بلکہ ہر صیغہ مضابطے پر ہوتا ہے) حق نالاش حقیقتہً اسی شخص کو حاصل ہے جس کے حق کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔

اس قسم کی جماعتوں کو جو دشواریاں پیش ہوتی ہیں ان کا اضعاف قانون (پارلیمنٹ) نے اکثر صورتوں میں ازالہ کر دیا ہے۔ بعض کمپنیاں اور جماعتیں کسی شخص کو ناپزد کر سکتی ہیں اور اسی شخص کے نام سے دعویٰ کر سکتی ہیں اور اسی شخص کے نام سے ان پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے اور جو ڈینیچر ایکٹ کے عطا کردہ اختیارات کے تحت (Supreme Court) نے جو قواعد مرتب کئے ان میں مندرج ہے کہ جب کسی ایک معاملے میں متعدد اشخاص کا مفاد مشترک ہو تو ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص دعویٰ کر سکتے یا ان پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے یا عدالت ان کو مجاز کر سکتی ہے کہ وہ اس طرح مفاد رکھنے والے تمام اشخاص کے فائدے کے لئے یا ان کی جانب سے اس معاملے میں جواب دہی کریں۔

اس قاعدے کے تحت کوئی ایسا شخص قائم مقام کی حیثیت سے دعویٰ کر سکتا ہے جسے خود بھی وہی حق یا وہی تنکایت ہو جو ان اشخاص کو ہے جن کی قائم مقامی کا یہ دعویٰ ہے مثلاً متعدد اشخاص (Covent Garden Market) میں میوے کی کاشت کرنے والوں کی حیثیت سے ایک خاص قانون کے تحت دوکان لگانے کے حقوق مرجع کا ادا کرتے تھے یہ فرار دیا گیا کہ ویدیوے کی کاشت کرنے والوں کی کل جماعت کی جانب سے دعویٰ کرنے کے مجاز ہیں اس قاعدے کا مقصد عدالت چانسر کے گزشتہ عملدرآمد کو عدالت حالیہ کے

لے ایچس Willes برصغیر

۷۔ اس طرح کے قوانین یہ ہیں :-

7. Geo. IV. c. 46 relating to Joint Stock Banking Companies.

7. Will, IV and Vict. c. 78 relating to Chartered Companies.

34 & 35 vict. c. 81 relating to Trade Unions.

39 & 40 Vict. c. 25, relating to Friendly Societies;

اور متعدد صورتوں میں جو کمپنیاں پارلیمنٹ کے خصوصی قوانین کے ذریعے قائم ہوئی ہیں ان کو بھی قانوناً یہ حق حاصل رہا ہے۔

۷۔ آرڈر نمبر ۱۶ رول نمبر ۹۔ ۱۰. A.C. [1901] Duke of Bedford V. Ellis

ہر شعبہ میں جاری کرنا تھا اور یہ ایسے اشخاص تک محدود نہیں ہے جو کوئی مشترکہ حق استفادہ مالکانہ رکھتے ہیں۔

لیکن گو (الف)، (ب) سے معاہدہ کر کے (ج) کو نہ حقوق عطا کر سکتا ہے نہ اس پر ذمہ داریاں عائد کر سکتا ہے۔ پھر یہی (الف)، (ج) کی قائم مقامی اس معاہدہ ملازمت کی بنا پر کر سکتا ہے جو ان دو قوتوں کے مابین وقوع میں آیا ہے تاکہ وہ اس کے قائم مقام یا نمائندہ کی حیثیت سے (ب) سے گفت و شنید کر سکے۔ قائم مقامی کے لیے ایسا نذر معاہدہ کارندگی کہلاتا ہے۔ آئندہ ایک باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ قانون معاہدہ کی کتاب میں کارندگی کو ایک موزوں جگہ دینے میں کس قدر دشواری ہے اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ قائم مقامی کے ذریعے سے معاہداتی وجوب کی توسیع کی گئی ہے لیکن یہاں اس پر بحث ایک غیر موزوں جملہ معترضہ ہو جائیگی لہذا اس موضوع کو خاتمہ کتاب پر اٹھا رکھنا مناسب ہے۔



باب نہم

انتقال معاہدہ

انتقال معاہدہ ہم یہ معلوم کر چکے ہیں کہ معاہدہ بجز اُن اشخاص کے کسی پر موثر نہیں ہوتا جو اس کے فریق ہوتے ہیں لیکن بعض حالات کے تحت یہ فریقین معاہدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں اور دوسرے لوگ اُن کی جگہ لے لیتے ہیں اب ہم یہ دریافت کرنا ہے کہ کس طرح اولاً خود فریقین کے یا کسی ایک فریق کے فعل سے اور ثانیاً قانونی احکام کے اثر سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

فصل اول۔ انتقال معاہدہ فریقین کے فعل سے

اس موضوع کا یہ حصہ بھی دو اقسام میں منقسم ہو جاتا ہے ذمہ داریوں کی منتقلی اور حقوق کی منتقلی۔ ہم ان سے اسی ترتیب کے ساتھ بحث کریں گے۔

(۱) ذمہ داریوں کی منتقلی

ذمہ داریاں منتقل نہیں ہو سکتیں | معاہدہ اپنی ذمہ داریوں کو جو معاہدے کے تحت پیدا ہوں منتقل نہیں کر سکتا۔

یا اُس کے برعکس معاہدہ کو معاہدہ یا شخص ثالث مجبور نہیں کر سکتا کہ معاہدے کو سوا کوئی اور شخص معاہدے کی تعمیل کرے تو اُس کو قبول کر لے۔

یہ قاعدہ عقل سلیم اور سہولت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص کو یہ جاننے کا حق ہے کہ معاہدے کے تحت اپنے حقوق کی تکمیل کی کس سے توقع رکھے۔ رابسن اینڈ شارپ بنام ڈرومنڈ کے مقدمے میں اس کی تشریح کی گئی ہے۔ شارپ نے ڈرومنڈ کو ایک گاڑی سالانہ کرایہ پر پانچ سال کے لیے دی اور ہر سال اس کو رنگنے اور مرمت کرنے کا وعدہ کیا۔ رابسنی درحقیقت شارپ کا حصہ دار تھا لیکن ڈرومنڈ نے صرف شارپ سے معاہدہ کیا تھا۔ تین سال کے بعد شارپ کا روبر سے علیحدہ ہو گیا اور ڈرومنڈ کو اطلاع دی گئی کہ آئندہ سے گاڑی کی مرمت کا ذمہ دار رابسن ہو گا اور وہی رقوم وصول کرے گا۔ اُس نے رابسن سے معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا اور گاڑی واپس کر دی یہ قرار دیا گیا کہ رابسن اس قاعدے کی وجہ سے ایسا کرنے کا مجاز تھا اور لارڈ ٹنٹرڈن (Tenterden) نے کہا:

”میں علیہ کو ممکن ہے معاہدہ کرنے کی اس لیے ترغیب

ہوئی ہو کہ اس کو شارپ پر ذاتی اعتماد تھا

ہندو شارپ کے یہ کہے سے کہ معاہدے کی تعمیل اس سے

ناممکن ہے، میں علیہ کو یہ حق تھا کہ اگر کوئی اور شخص

تعمیل کرے تو اُس پر اعتراض کرے اور وہ یہ کہنے کا

مجاز ہے کہ اُس نے صرف شارپ سے معاہدہ کیا تھا

یہ کہ کسی اور شخص سے“

اس قاعدے کے چند مستثنیات بھی ہیں چنانچہ فرقی مقدار

کی رضا مندی سے ذمہ داری منتقل کی جاسکتی ہے۔

یہ درحقیقت ایک معاہدے کی تسخیر ہے اور اُس کی جگہ

اس قاعدے کے نمایاں مستثنیات

ایک جدید معاہدے کی تشکیل، جس میں وہی افعال مختلف فریقین انجام دیتے ہیں، اُس کو

تجدید Novation کہتے ہیں اور یہ فریقین کے باہمی اقرار سے وقوع میں آسکتی ہے۔ تجدید بھی جبری نہیں ہو سکتی۔

یا اسی طرح اگر (الف) (ب) کے لیے کچھ کام کرنے کا وعدہ کرتا ہے جس میں

کسی خاص مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ بھی ظاہر نہ ہوتا ہو کہ (الف) کو کسی ذاتی قابلیت کی بنا پر منتخب کیا گیا ہے۔ اور (الف) کسی اپنے برابر ہی قابل شخص سے یہ کام لیتا ہے تو (ب) کو کوئی عذر نہیں ہو سکتا لیکن اگر یہ کام اچھی طرح انجام نہ دیا گیا ہو تو (الف) ذمہ داری سے بکدوش نہیں ہو سکتا اور نہ (الف) کے سوا کوئی اور شخص معاوضے کے لیے دعویٰ کر سکتا ہے۔

لہذا ایسے معاہدات کی بنا پر جو دعویٰ رجوع ہوں

ان میں ابتدائی معاہدہ کو بھی فریق ہونا چاہیئے۔

یہی وجہ ہے کہ جن معاہدات میں معاہد کی خاص

قسم کی ذاتی قابلیت کی ضرورت ہو ان کے

متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ منتقل نہیں کیے جاسکتے گو

شاید یہ کنہیت زیادہ صحیح نہ ہو بہر حال منتقل

نہ کیے جاسکتے کا مطلب یہ نہیں جس طرح ان معاہدات کو

منتقل نہیں کیا جاسکتا جن میں خصوصی اور شخصی واجبات

عائد ہوتے ہیں اسی طرح ان معاہدات کو بھی جن میں

شخصی اور خصوصی واجبات نہ ہوں، منتقل نہ کیا

جاسکتے یعنی واجبات کا بار ایک شخص کی جگہ کسی دوسرے

قائم مقام معاہدہ پر نہ ڈالا جاسکے۔ بلکہ مطلب صرف

یہ ہے پہلی صورت میں (جہاں شخصی اور شخصی مہارت کی

ضرورت نہ ہو) معاہداس بات پر نکتہ کر سکتا ہے کہ

کسی اور شخص کے فعل کو خود اپنی تعمیل سمجھ لے۔

اس کے برخلاف دو سری صورت میں (جہاں

خصوصی مہارت کی ضرورت ہو) ایسا نہیں کر سکتا۔

ایسی صورتوں میں بادی نظر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ

ابتدائی فریق معاہدہ نے معاہدے کو منتقل کر دیا ہے

لیکن درحقیقت وہ کسی اور شخص کے ذریعے

معاہدے کی نیابتی تعمیل کرتا ہے لیکن لفظ "انتقال" کو عموماً نے فریقین معاہدہ کے اس قسم کے معاملے کے قانونی اثر کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ ابتدائی فریق معاہدہ اپنے معاہدے کا اب بھی ذمہ دار رہتا ہے اور اس کو ہمیشہ اس مالش کا فریق بننا ہوتا ہے جو اس معاہدے کی بنا پر دائر ہو۔

اسی بنا پر رابسن بنام ڈرومنڈ میں عدالت نے خیال کیا کہ نیابتی تعمیل کے بالمقابل شخصی تعمیل فریقین میں منعقد شدہ معاہدے کا اصل اصول ہوتی ہے۔ لیکن ایک بعد کے مقدمے میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ رابسن بنام ڈرومنڈ میں اس قاعدے کا اطلاق کرنے میں عدالت نے اس کی اس انتہائی حد تک توسیع کی ہے جتنا ممکن تھا۔ اس مقدمے میں پارک گیٹ واگن کمپنی نے (جو مالش میں شریک مدعی تھی) اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ مدعی علیہ کو واگنوں کی ایک تعداد کرایہ پر دے گی اور ان کی مرمت بھی کر دیا کرے گی پارک گیٹ کمپنی برخاست ہو گئی اور اس نے مذکورہ اقرار برٹش کمپنی پر منتقل کر دیا مدعی علیہم نے دعویٰ کیا کہ وہ معاہدے کو ختم شدہ قرار دے سکتے ہیں چنانچہ انھوں نے برٹش کمپنی کے خدمات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا عدالت نے مقدمہ رابسن بنام ڈرومنڈ میں اور اس مقدمے میں اس بنا پر امتیاز کیا کہ مقدمہ ہذا میں مدعی علیہم اس بات کو کوئی خاص اہمیت نہیں دے سکتے کہ مرمت کا کام پارک گیٹ کمپنی ہی انجام دے۔ جب تک پارک گیٹ کمپنی باقی رہے اور برٹش کمپنی کے ذریعے واگنوں کی مرمت

British Wagon Co. v. Lea 5 Q.B.D. 149. ۱

Griffith v. Tower Publishing Co. [1897] 1 Ch. 21 ۲

British Waggon Co v. Lea 5 Q.R.D. at p 149 ۳

کے متعلق اپنی ذمہ داری کو انجام دینی ہے اس وقت تک
ہماری رائے میں معنی تعلیم کا یہ عذر سنا نہیں جاسکتا کہ
اول الذکر کمپنی کو اس بات کا حق نہیں پیدا ہوتا کہ یہ
معاہدے کی تفصیل کریں

جس صورت میں نہایت تفصیل ممکن قرار دی گئی ہے اس کی ایک اور مثال
مقدمہ (Tolhurst) بنام (Associated Cement Manufacturers) میں
ملتی ہے۔ مقدمہ (Griffith) بنام (Tower Publishing Co.) اور مقدمہ (Kemp)
بنام (Bærselman) میں اس کے برخلاف یہ قرار پایا تھا کہ شرائط معاہدہ کے تحت
شخصی تفصیل ناگزیر تھی۔

جب کسی اراضی کا حق منتقل کیا جاتا ہے تو اس حق سے متمتع ہونے سے متعلق جو ذمہ داریاں
عائد ہوتی ہیں وہ بھی منتقل ہو جاتی ہیں لیکن یہ چیز ان وجوہات کی مخصوص نوعیت سے پیدا
ہوتی ہے جو اراضی سے متعلق ہیں؛ اس پر یہاں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) انتقال حقوق

(الف) قانون غیر موضوعہ میں

معاہدے کے مفاد کا قانون رواجات تجارتی سے قطع نظر قانون غیر موضوعہ میں کسی
قابل انتقال ہونا معاہدے کے فائدے کو یا ان حقوق نالش کو جو معاہدے سے پیدا ہوتے
ہیں اس طرح منتقل نہیں کیا جاسکتا کہ منتقل الیہ کو اس کی بنا پر خود اپنے
نام سے نالش کرنے کا اختیار حاصل ہو سکے گا اگر منتقل کنندہ نے اس کو مجاز کیا ہو تو منتقل الیہ منتقل کنندہ
کی طرف سے نالش کر سکتا ہے۔ اس قاعدے کو بعض اوقات ان الفاظ کے ذریعے سے ظاہر کیا گیا ہے کہ
”دعوئی قابل ارجاع نالش قابل انتقال نہیں ہے“

”دعوئی قابل ارجاع نالش (Chose in action)“

۱. [1903] B. C. 414.

۲. [1897] 1 Ch. 21.

۳. Powles v. Inves, 11 M. & W. 10.

۴. [1906] 2 K.B. 604.

ایک اصطلاح ہے جس کا اطلاق جائیداد سے متعلق ان تمام شخصی حقوق پر ہوتا ہے جن کا مطالبہ یا نفاذ صرف نالش کے ذریعہ ہو سکتا ہے جسمانی قبضہ حاصل کر لینے کے ذریعہ نہیں۔“

اس طرح اس میں متعدد ایسے حقوق شامل ہو جاتے ہیں جو معاہداتی نہیں ہیں۔ مثلاً حقوق پیشیت، کاپی رائٹ لیکن یہاں نہیں صرف معاہداتی حقوق کی منتقلی سے بحث ہے۔ قانون غیر موضوعہ کا قانون غیر موضوعہ میں معاہداتی حقوق کی منتقلی کا واحد طریقہ صرف یہ رہتا ہے کہ جدید اقرار یا تجدید عمل میں لائی جائے تخیل کے ذریعہ مطلق نہیں۔

اگر الف پر ایک سو پونڈ ب کے واجب الادا ہوں اور ب پر ایک سو پونڈ ج کے واجب الادا ہوں تو ان تینوں میں یہ قرار دیا ہو سکتی ہے کہ الف بجائے (ب) کے (ج) کو رقم ادا کرے گا اور اس طرح وہ اپنے قانونی تعلقات کو ہر کسی فریق سے منقطع کر لیتا ہے۔ ایسی صورت میں الف کے عہد کا بدل ب کی جانب سے بری کیا جاتا ہے اور ب کی جانب سے الف کے بری کیے جاتے ہیں کہ بدل ب کا ج کے قرضے سے سبکدوش ہونا ہے اور ج کے عہد کا بدل ب کے بجائے الف کی ذمہ داری کا قائم ہونا ہے۔ اگر مڈیون شخص ثالث کو رقم ادا کرنے کا عہد کرے گو دائن اُس کو بعد میں منظور کرے تو بھی شخص ثالث رقم مہودہ کے لیے نالش نہیں کر سکتا۔

اسی طرح اگر دائن کی جانب سے مڈیون کو یہ تحریری اختیار دیا جائے کہ وہ شخص ثالث کو نقد قرضہ ادا کرے اور گو مڈیون اس اختیار مطیعہ کو بذریعہ تحریر قبول کرے تب بھی شخص ثالث اس رقم کے لیے نالش کرنے کا مجاز نہ ہو گا چنانچہ (Martin B.) نے کہا کہ یہ دو قانونی اصول ایسے ہیں جن سے جہاں تک مجھ کو علم ہے کبھی انحراف نہیں کیا گیا ایک تو یہ کہ قانون غیر موضوعہ میں کوئی قرضہ مجوز ساویز قابل بیع و خریدی کے اس طرح منتقل نہیں کیا جاسکتا کہ

Torkington v. Magre, [1902] 2 K.B. 427 per Channell 1.

Fairlie v. Denton, 8 B. & C. 400.

Cuxon v. Chadley, 3 B. & C. 591.

Laversidge v. Broadbent, 4 H. & N. 008.

۶۱۰ برصغیر

منتقل الیہ کو خود اپنے نام سے نالاش کرنے کا حق حاصل ہو سکے اور جب قانون یہ ہے تو یہ بالکل واضح ہے کہ ب اس قرضے کو جو اسے مدعی علیہ واجب الوصول ہے مدعی پر منتقل نہیں کر سکتا۔ اس نالاش کو قابل پیش رفت قرار دینے سے جس دوسرے اصول کی خلاف ورزی ہوگی یہ وہ قاعدہ قانونی ہے کہ محض وعدہ بنائے نالاش نہیں ہو سکتا۔

پس یہ ظاہر ہے کہ کوئی معاہدہ یا حق نالاش جو معاہدے سے پیدا ہو بوجہ صورت ہائے ذیل کے قانون غیر موضوعہ میں منتقل نہیں ہو سکتا (۱) ابتدائی فریقین معاہدہ اور مجموعہ منتقل الیہ کے باہمی اقرار کے ذریعے سے اور یہ اُن تمام قواعد کے تابع رہے گا جو ایک معاہدہ جائز کی تشکیل سے متعلق ہیں یا (۲) قانون تجارتی کے قواعد کے ذریعے سے ایسے حالات کے تحت جن پر ہم ابھی غور کریں گے۔

(ب) نصفت میں

انتقال معاہدہ
نصفت میں
نصفت حقوق ارجاع نالاش کے جن میں قرضہ جات اور دیگر معاہداتی حقوق بھی شامل ہیں انتقال کی اجازت دیتی ہے خواہ یہ حقوق قانونی ہوں یا نصفتی، اگر یہ حقوق ارجاع نالاش نصفتی ہوں (یعنی ایسے حقوق جو صرف عدالت نصفت میں قابل مفاذ ہوں) مثلاً

رقم امانت میں حصہ تو نصفت منتقل الیہ کو اپنا مقدمہ خود اپنے نام سے عدالت نصفت میں دائر کرنے کی اجازت دے گی اور منتقل کنندہ کو بجز اس صورت کے کہ مقدمے سے اس کا مفاد وابستہ ہو فریق مقدمہ بننے کی ضرورت نہیں۔ اس طرز عمل پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ ایسی صورت میں عدالت قانون میں کوئی دعوئی نہ ہو سکتا تھا اور اس طرح رقم کے امنا کو یہ اندیشہ نہ ہو سکتا تھا کہ ان پر منتقل کنندہ کی جانب سے ایک اور منتقل الیہ کی طرف سے ایک دعوئی ہو سکیں گے۔ لیکن جب حق نالاش قانونی ہو مثلاً حق تحت معاہدہ، تو نصفت کو بہت احتیاط سے عمل کرنا ہوتا تھا۔ اگر نصفت منتقل الیہ کے حقوق کا خود نفاذ کرتی تو منتقل کنندہ کے لیے دوبارہ عدالت قانونی میں نالاش کرنے

کے لیے کوئی امر مانع نہ ہوتا اور مدیون کے لیے یہ رحمت ہوتی کہ وہ عدالت نصفت ہی میں درخواست کرے کہ منتقل کنندہ کو نالاش کرنے سے باز رکھا جائے کیونکہ عدالت نصفت میں وہ اس مطالبے کو حاصل کر چکا ہے۔ لہذا عام حالات میں نصفت منتقل الیہ کے حقوق کا نفاذ نہیں کراتی تھی۔ وہ صرف اتنا کرتی تھی کہ انتقال کی بنیاد پر منتقل کنندہ کا اس صورت میں جب اسے خرچے سے براہوت تمامہ حاصل ہو جائے (یہ فرض تصور کرتی کہ وہ منتقل الیہ کو اپنے (منتقل کنندہ) کے نام سے عدالت قانون میں دھوئی دائر کرنے کی اجازت دے اور عند الضرورت وہ اس فرض کی ادائیگی بھجور کراتی تھی۔ اس طرح جوڈیکچر ایکٹ کے نفاذ تک جب کبھی کوئی معاہداتی حق نصفت میں قابل انتقال قرار دیا جاتا (کوئی دوسری صورت اس کے قابل نفاذ ہونے کی تھی بھی نہیں) تو عدالت قانون میں مقدمہ منتقل کنندہ کے نام سے دائر کرنا ضروری ہوتا تھا۔ یہ امر اصل میں اس فریق کے فائدے کے لیے تھا جس پر ذمہ داری ہوتی تھی تاکہ ایک نالاش کے نتیجے کے منتقل کنندہ اور منتقل الیہ دونوں پابند ہو جائیں۔ ایک حد تک اس میں منتقل کنندہ کے لیے بھی فائدہ تھا چنانچہ وہ اگر چاہتا تو انتقال کے متعلق اعتراض کر سکتا تھا۔

نصفی انتقال کے لیے کسی خاص ضابطے کی ضرورت نہ تھی حتیٰ کہ اس کا تحریر میں ہونا بھی لازم نہ تھا۔

”صرف اتنی بات ضروری ہے کہ مدیون کو یہ اطلاع دی جائے کہ دائن نے فرض کسی شخص ثالث کے حق میں منتقل کر دیا ہے اگر مدیون اس اطلاع کو نظر انداز کر دے تو خود نقصان اٹھائے گا“

لیکن وہ حقوق جو بطریق بالا قابل انتقال ہیں ان میں تمام حقوق تحت معاہدہ داخل نہیں ہیں جن کو اصطلاح (Chose in action)

بعض دعویٰ قابل ارجاع نالاش منتقل نہیں کیے جاسکتے

۱۔ Brandt's v. Dunlop, [1905] A.C. per Lord Macnaghten, at p. 462.

۲۔ Durham Bros. v. Robertson [1998] 1 Q.B. 765, per Chitty, L.J.

(حق قابل ارجاع نانش) کے اندر شامل کیا جاسکے۔

اولاً یہ کہا گیا ہے کہ آمد و نانش اور اعانت مقدمہ بازی کے خلاف جو قواعد ہیں ان کی رو سے محض ہر جے کی نانش کرنے کا حق منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ ہر پر یوی کو نسل کے ایک فیصلے کے جس کی انگریزی عدالتیں لازمی طور پر پابند نہیں ہیں عام طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ڈارٹ کی نانش کا حق ناقابل انتقال ہے نقض معاہدہ کے محض حق نانش کے انتقال میں اور ایسے حق نانش کے انتقال میں جو ان حقوق جائیداد کی بنا پر یا ان کے ضمن میں پیدا ہوا ہو جو جائیداد کے ساتھ منتقل ہوں، امتیاز کیا گیا ہے چنانچہ ایک جائیداد کے خریدار کو اگر ایہ دار پر ایسے بقایائے گراہی نسبت دعویٰ کرنے کی اجازت دی گئی جو بد وقت خریداری واجب الادا تھا اسی طرح ایک جہاز کے خریدار کو جہاز ساز پر اس نقض معاہدہ کے ہر جے کی نانش کرنے کی اجازت دی گئی جو پہلے ہی صادر ہو چکا تھا لیکن محض حق مقدمہ بازی کے انتقال کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ یہ بحث کی جاتی ہے کہ یہ عجیب بات ہوگی کہ ایک سلسلہ قرضہ منتقل کیا جاسکے لیکن ایسا قرضہ جس کی ادائیگی سے مدیون نے انکار کر دیا ہو اس لیے منتقل نہ کیا جاسکتا ہو کہ اس طرح وہ محض ایک حق ارجاع نانش ہو جاتا ہے (Country Hotel v. L. J. N. W.)

(Railway) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ قاعدہ قانون غیر موضوع میں حق ارجاع نانش کے ناقابل انتقال ہونے سے گہرا تعلق رکھتا ہے اور یہ کہ انتقال کے معاملے کے اولاً نفعت میں اور بالآخر جو ذیکچر ایکٹ کے تحت تسلیم کیے جانے سے اس قاعدہ کی بنیاد باقی نہیں رہی ہے۔ اس قاعدے کی صحیح وسمت کا قطعی طور پر غالباً تعین نہیں ہوا ہے لیکن صرف دارالامرایہ قرار دے سکتا ہے کہ یہ قاعدہ اب باقی نہیں رہا۔

شمالیہ جب کسی معاہدے کے تحت باہمی وجوہات قابل نفاذ ہوں اور یہ کہنا ممکن نہ ہو کہ کل بدل تعمیل کی ہو چکی ہے تو معاہدہ ان متوں میں قطعاً منتقل نہیں کیا جاسکتا کہ

۱. May v. Lane, 64 L. J. Q. 286.

۲. کنگ بنام وکٹوریہ بیمہ کمپنی ۱۸۹۱ء A. C. 250

۳. Dawson v. G. N. & City Rly [1905] 1 K. B. 260

۴. Ellis v. Torrington, [1920] 1 K. B. 399.

۵. [1918] 2 K. B. 251, 258. ۱. Williams, v Prothroe, 5 Bing, 309.

استدائی معاہدہ کو سبکدوش کر کے شخص قائم مقام سے کوئی تعلق یا ہم شکل تعلق پیدا کیا جائے۔
 ثانیاً جب کوئی معاہدہ اصل میں اس لیے ہوا ہو کہ فریقین میں باہم اعتماد تھا یا شخصی قابلیتوں کو دخل تھا کوئی فریق اپنے اس حق کو منتقل نہیں کر سکتا جو دوسرے پر تعمیل کی ذمہ داری عائد کرنے کے متعلق اسے حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی کی رضا مندی کے بغیر اس کی ذمہ داری میں اضافہ یا تبدیلی کر دی جائے۔ اگر مثلاً ب نے معاہدہ کیا کہ وہ ج کو ایک سال تک پیشہ ورانہ ضرورت کے سلسلے میں جینے انڈے درکار ہوں گے، مہیا کرے گا، تو ج اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ اس وقت تک کسی دوسرے انڈے نہ خریدے جب تک ب اُن کے مہیا کرنے پر آمادہ ہو۔ اور ج مجاز نہ ہوگا کہ انڈے حاصل کر سکنے کے اپنے حق کو دے کے نام منتقل کر دے کیونکہ ب نے جو ذمہ داری لی تھی وہ صرف یہ تھی کہ ج کو جتنے انڈے درکار ہوں مہیا کرے گا نہ یہ کہ ج کے سوا کسی اور کی ضرورتیں پوری کئے گا اگرچہ اپنے اس طرح کے معاہداتی حق کو منتقل کرنے کی کوشش کرے تو اس کے معنی حقیقت میں یہ ہوں گے کہ وہ ب پر ایک ایسی ذمہ داری عائد کرنی چاہتا ہے جو تحت معاہدہ اس نے قبول نہیں کی تھی۔
 اس کے برخلاف جہاں نوعیت معاہدہ سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس میں کسی خاص شخصی قابلیت کو دخل نہ تھا اور فریق ذمہ دار کے لیے اس بات میں کوئی فرق نہ ہوتا ہو کہ اس نے تعمیل اس فریق معاہدے کے لیے کی یا کسی اور کے لیے تو ایسی صورت میں ذمہ داری کی تعمیل کرانے کا حق منتقل کیا جاسکتا ہے۔
 لیکن یہاں چند ایسے امور پر غور کرنا چاہیے جو منتقل الیہ کے حقوق پر موثر ہوتے ہیں۔

(الف) کسی نصفی انتقال کا بدلہ ایک مشکل مسئلہ ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے مابین اگر کسی حق ارجاع نامہ کی منتقلی کا محض اقرار ہوا ہو تو دیگر معاہدات کی طرح اس میں بھی ایک بدلہ کی ضرورت ہوگی کیونکہ مفت خور کی نصفیت تائید نہیں کرے گی لیکن بہر حال ممکن ہے کہ کوئی حق ارجاع نامہ نہ لیا جائے یعنی اس کا بلا بدلہ انتقال عمل میں لایا جائے بشرطیکہ اس خاص حق کی منتقلی کے لیے جس طریقے کی ضرورت ہے اسی کے مطابق انتقال کی تکمیل ہوئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اعلان امانت کے ذریعے کسی استفادے کے حق کو منتقل کیا جائے، اگرچہ اس صورت میں بھی نصفیت مفت خور کی

۱۔ Kemp V Baersehman (1906) 2 K. 604

۲۔ Tolharats case (1909) A, C, 414

۳۔ Collyer Innes 19 ch D, at P. 351

مد نہیں کرے گی اور یہ فرار نہیں دے گی کہ کوئی نامکمل سچی منتقلی ایک اعلان امانت ہے۔
”مزید براں جب کوئی مکمل منتقلی عمل میں آجائے تو عملاً اس کے معنی عام طور پر یہ ہوں گے کہ اس
قسم کی منتقلی عمل میں آئی ہے جسے جوڈی کیپرائٹ روارکمنٹا ہے اور جس کے لیے بدل کی ضرورت
نہیں ہوتی، جیسا کہ آگے دیکھا جائے گا۔

اب صرف یہ ممکنہ صورت باقی رہتی ہے کہ منتقلی مکمل تو ہو چکی ہو مگر وہ محض نصفی ہو۔
یہ بہت ہی شاذ صورت ہے اور ایسی کوئی مستند اور صاف صورت نہیں ملتی جس میں
اس سے بحث کی گئی ہو۔ یہ ممکن ہے کہ بدل نہ ہونے کے باوجود اسے روارکھا جائے لیکن
محفوظا تر یہ ہوگا کہ عدالت نصفت کے دو نہایت فاضل ججوں کے خیالات کی پیروی
کی جائے جنہوں نے عام الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ہر خالص نصفی منتقلی میں بدل کا ہونا
ضروری ہے۔ اس میں بظاہر انہوں نے کسی اقرار منتقلی اور مکمل شدہ منتقلی میں کوئی
فرق کرنا نہیں چاہا ہے۔ مولف کتاب کی بھی پوزیشن ور رائے یہی تھی۔

ہر حال جب کسی مدیون کو دائن کی ہدایت دے کہ وہ قرضہ شخص ثالث کو ادا کرے
اور وہ ایسا کرے تو وہ پوری طرح بری الذمہ ہو جاتا ہے اور اسے اس سوال سے کوئی تعلق
نہیں ہوتا کہ شخص ثالث نے اس منتقلی کا کوئی بدل دیا تھا یا نہیں۔

(ب) منتقلی دین کا مدیون اس وقت تک پابند نہیں ہوتا جب تک اسے
اس کی اطلاع نہ دی جائے۔ اطلاع کا تحریری ہونا ضروری نہیں لیکن منتقلی کے ساتھ فوراً ہی
منتقل کنندہ منتقل الیہ اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔

(ج) منتقل الیہ کو حقوق تحت نصفت ہی حاصل ہوں گے یعنی وہ ان تمام عذر داریوں
کا تابع ہوگا جو منتقل کنندہ کے خلاف پذیرا ہوئی ہوں۔ دوسرے الفاظ میں منتقل کنندہ کسی کو اس سے
بہتر حق عطا نہیں کر سکتا جتنا خود اسے حاصل ہوا ان آخری دو قاعدوں کی چند مثالیں ضروری ہوں گی۔

اطلاع

اس شخص کے لیے جو ذمہ دار ہے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس کے مقابل میں

Glegg v. Bromley, [1912] 8 K, B. per Parker J. at p. 491. لہ

Re Westerton, [1919] 2 Ch. per Sargant J. at p. 111.

Brandts v. Dunlop, [1905] A.C. 454, 462. - لہ

ذمہ دار ہے اگر اس کو اس کی اطلاع نہ ملے کہ وہ اس فریق کی بجائے جس سے اس نے ابتداً معاہدہ کیا تھا کسی اور کے مقابل میں ذمہ دار ہے تو وہ ہر ایسی ادائیگی سے فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے جو وہ ابتداً ہی دائن کو کرے۔ اس کی ایک اچھی مثال زر رہن پر سود ادا کرنے کے معاہدات سے مل سکتی ہے اگر مرہن راہن کو اطلاع دیے بغیر رہن کو منتقل کر دے اور بعد میں راہن مرہن کے کارندہ بھاج کو سود ادا کرے تو جو رقم اس طرح ادا کی جاتی ہے وہ اگرچہ منتقل الیہ کو واجب الادا ہوتی ہے مگر اس کو وہ مدیون سے وصول نہیں کر سکتا۔

لارڈ جسٹس ٹرنر نے اسٹاکس بنام ڈب ٹین میں اس قاعدے کی حسب ذیل توجیہ کی ہے۔

”مدیون قانوناً قرضے کے منتقل کنندہ کے مقابل میں ذمہ دار ہوتا ہے اور اگر منتقل کنندہ اس رقم کا دعویٰ کرے تو قانوناً اسے منتقل کنندہ کو رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کو ناش کیے بغیر ادائیگی کرنی چاہئے۔ مدیون کا منتقل کنندہ کو رقم ادا کرنا قانوناً قرضے کو بے باق کر دیتا ہے۔ منتقل الیہ کو کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہوتا اور وہ صرف منتقل کنندہ کے نام سے ناش کر سکتا ہے۔ اگر قرضہ ادا کر دیا گیا ہوتا تو وہ کس طرح ناش کر سکتا؟ اگر عدالت نصفت یہ قاعدہ طے کر دے کہ جس مدیون کو منتقلی کی کی اطلاع نہ ہو وہ منتقل الیہ کا امین رہے تو کسی مدیون کے لیے یہ نامکن ہو جائے گا کہ اپنے دائن کو بے خطر قرضہ ادا کر سکے۔ لہذا عدالتی قانون نے اس امر کو ضروری قرار دیا کہ منتقل الیہ کے حق کو مکمل کرنے کے لیے مدیون کو اطلاع دی جانی چاہئے“

یہی مقدمہ اس قاعدے کے لیے بھی ایک سند ہے کہ نصفتی حقوق کو اطلاع کے تقدم کے مطابق تقدم حاصل ہوتا ہے۔ ”کسی وجہ کے لیے بعد دیگرے چند منتقل الیہ ہوں تو

Williams v. Sorrel 4 Vessey, 389. ۱

4 D. M. and G. 15. ۲

at p. 15. ۳

Merchant v. Morton, Down & Co (1901) 2 K.B. 829. ۴

ان کے حقوق کی ترتیب ان تاریخوں کے لحاظ سے نہیں ہوتی جن میں انہوں نے اپنے حقوق ان کو علی الترتیب منتقل کیے ہوں بلکہ ان تاریخوں کے اعتبار سے ہوتی ہے جن پر اس فریق کو اطلاع دی گئی ہو جو ذمہ دار قرار دیا جانے والا ہے۔

حق

منتقل الیہ نصف حقوق کا قانون غیر موضوعہ اور نصفت کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی شخص حق رجوع ناش یا کسی جائیداد میں کوئی اور حق اس شخص سے تاجع ہوتا ہے۔

حاصل نہیں کر سکتا جس کو خود کوئی حق حاصل نہ ہو۔ اور مزید یہ کہ اگر کسی شخص کے نام حق رجوع ناش منتقل کیا جائے تو منتقل الیہ کو صرف اسی فرد اور اسی حد تک اس سے استفادے کا حق ہے جس قدر کہ منتقل کنندہ کو حقوق حاصل تھے۔

مقدمہ آخر الذکر کے واقعات کسی قدر پیچیدہ ہیں اور یہ قاعدہ اس قدر صاف ہے کہ ایک پیچیدہ مثال اس کو واضح تر کر سکے گی۔ یہ کافی ہے کہ معاہداتی حقوق کا منتقل الیہ اس امر کے دریافت کرنے میں احتیاط کرے کہ ان حقوق کی صحیح نوعیت اور وسعت کیا ہے۔ کیونکہ منتقل کنندہ جس قدر حق عطا کر سکتا ہے وہ اس حق سے زیادہ نہیں لے سکتا اور نہ ان معاملات کے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے جن کے ذریعے منتقل کنندہ نے حقوق منتقل میں تخفیف کی ہو یا ان کو بے اثر کر دیا ہو۔ مثلاً اگر دو فریقین میں سے ایک کو بر ذریعہ فریب انعقاد معاہدہ کی ترغیب دی گئی ہو اور فریب دینے والا فریق اپنے حقوق معاہدہ کو بدل لے کر دب کے حق میں منتقل کر دے اور دب اس فریب سے بالکل لاعلم رہے تو فریب خوردہ فریق نصف میں اس معاہدہ کی منہج کر سکتا ہے گو اس معاہدے کا انتقال ایک بے قصور فریق کے قبضے میں ہوا ہو۔

لیکن بدیون ایک فریب سے لاعلم منتقل الیہ پر کوئی ایسا دعوے نہیں کر سکتا جس کی نوعیت بالکل شخصی ہو اور جو صرف منتقل کنندہ کے مقابلے میں کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً بر ذریعہ فریب معاہدہ کرنے کی ترغیب دینے کے متعلق ہر جے کا دعوے۔ اس کا استحقاق صرف

اُن دعاوی کی حد تک محدود ہے جو خود معاہدے سے پیدا ہوتے ہیں اور معاہدے سے علیحدہ کوئی وجود نہیں رکھتے۔

”جب کوئی حق نالش خود اس معاہدے سے پیدا ہو جس کے تحت قرضہ پیدا ہوا تھا اور یہ دعوے اُس شے کی قیمت یا مالیت پر موثر ہو جس کو ایک فریق معاہدہ بوصول قیمت منتقل کرنا چاہتا تھا تو اگر منتقل الیہ بعد میں نالش کرے تو دوسرا فریق معاہدہ اس انتقال کو بطور جواب دہی پیش کر سکتا ہے جس سے اُس شے کی قیمت میں تخفیف یا تنسیخ ہو جاتی ہے جس کے متعلق منتقل الیہ انتقال کے تحت اپنے حقوق کا ادا کرتا ہے۔“

(۳) بذریعہ قانون موضوعہ

جہاں تک محض انتقال معاہدہ کا تعلق ہے اس امر پر غور کرنا باقی رہ جاتا ہے کہ قانون غیر موضوعہ کے اس قاعدے کے کہ حق نالش ناقابل انتقال ہے قانون موضوعہ نے کیا مستثنیات قرار دیے ہیں۔

(الف) جوڈیکیپر ایکٹ بابت ۱۸۷۳ء کی دفعہ ۲۵ (۶) نے کسی قرضے یا قانونی حق ارجاع نالش کے منتقل الیہ کو اس کا قانونی حق اور جملہ قانونی و دیگر چارہائے کار عطا کیے ہیں اور اس طرح اسے اس امر کا مجاز کیا ہے کہ خود اپنے نام سے دعوے کرے۔ لیکن (۱) منتقل الیہ نصف کے تابع حقوق حاصل کرتا ہے (۲) یہ انتقال بالکل قطعی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ بطور مواخذہ کے اور (۳) منتقلی تحریری اور منتقل کنندہ کے دستخط سے ہونا چاہیئے (۴) بذریعہ تحریر صریح اطلاع اُس فریق کو دی جانی چاہیئے جس پر ذمہ داری عائد کی جا رہی ہو اور منتقل الیہ کا حق تاریخ اطلاع سے شروع ہوتا ہے۔

۱۔ Stoddart v. Union Trust. [1913] 1 K.B. 181, 198.

۲۔ یہ احکام اب منسوخ کر دیے گئے ہیں لیکن قانون جائداد بابت ۱۹۲۵ء میں بڑی حد تک دوبارہ ان کو قانون موضوعہ کی صورت دی گئی ہے۔ البتہ قدیم اصطلاح (Chose in action) (حق ارجاع نالش) کی بجگہ

ذیلی دفعہ میں نصیحتی انتقال معاہدہ سے یا ان حقوق سے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں کوئی بحث نہیں کی گئی ہے۔

”ذیلی دفعہ میں محض ذریعہ کار بتایا گیا ہے یہ منتقل الیہ کو ان مقدمات میں ایسے نام سے نالش کرے کہ مجاز کر دینی ہے جس میں اس کو پہلے منتقل کنندہ کے نام سے نالش کرنی پڑی تھی لیکن یہ اجازت صرف انہیں مقدمات کی حد تک محدود ہے“

اسی بنا پر قرضہ منتقلہ تمام اغراض کے لیے منتقل الیہ کا قرضہ بن جاتا ہے۔ اور اگر دیون منتقل الیہ کے مقابلے میں کسی اور استحقاق کی بنا پر نالش کرے تو منتقل الیہ قرضہ منتقلہ کو ایسے دعوے میں مجرأ دے سکتا ہے۔

دفعہ ۲۵ (۶) کے الفاظ قرضہ یا دیگر قانونی حق ارجاع نالش کے قرضہ یا دیگر حق ارجاع نالش مفہوم پر متعدد مقدمات میں غور کیا گیا ہے۔ یہ صرف ایسے حقوق نالش تک محدود نہیں ہے جو قانون غیر موضوعہ کی عدالت میں قابل نفاذ ہیں جیسا کہ بادی النظر میں گمان ہو گا بلکہ اس میں:

”ایسا قرضہ یا حق بھی شامل ہے جس کو قانون غیر موضوعہ ایک

حق ارجاع نالش ہونے کی وجہ سے قابل انتقال سمجھا ہے۔

لیکن عدالت نصف اس کو قابل انتقال تصور کرتی ہے“

یعنی ایسے تمام حقوق جن کی منتقلی کو قانون یا نصف کی عدالت جو دیگر ایکٹ کے نفاذ سے پہلے جائز تصور کرتی ہے۔

لیکن قانون موضوعہ کے عطا کردہ جارہ کار کا اطلاق اب بھی بہ نسبت نصیحتی جارہ کار کے

محدود تر ہے۔ اس ایکٹ کا مقتضا یہ ہے کہ یہ منتقلی ”قطعی“ ہو نہ کہ بطور مواخذہ کے

اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ کسی شرط کے تابع نہ ہو اور یہ ایسی رقم کی منتقلی ہو جو

واجب الادا ہو یا واجب الادا ہونے والی ہو اور ایسی رقم نہ ہوئی چاہے جس کا تعین

منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے باہمی حسابات کے ناقص ہونے سے ہونے والا ہو۔

ایک نئی اور بدنام اصطلاح (Thing in action) گھڑی اور چلائی گئی ہے۔

Per Channel, J., Torkington v. Magee, [1902] 2 K. B., at pp. 430 & 435.

Bennett v. White, [1910] 2 K.B. 648.

Torkington v. Magee, [1902]. 2. K. B. 427. 430.

In Re Pam, (1919) 1 ch 38, 44.

اصل مدیون کی ذمہ داری منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے باہمی حسابات کی حالت کے کسی سوال پر مبنی نہ ہونی چاہیئے۔
چنانچہ اگر کوئی منتقلی مندرجہ ذیل الفاظ میں ہوئی ہو تو اس پر دفعہ کا اطلاق نہ ہو سکے گا:۔

”اس رقم کے بدل میں جو وقتاً فوقتاً دی جاتی رہی ہے ہم بدلیہ ہذا
ایک ہزار اسی پونڈ کی رقم کا جو ایک تعمیری معاہدے کے باعث
منتقل کنندہ کے حق میں واجب الادا ہونے والی تھی، مواخذہ
قائم کرتے ہیں تاکہ قرض دی ہوئی رقم کی کفالت کا کام دے
اور ہم بدلیہ ہذا اپنے اس حق کو منتقل کرتے ہیں جو مذکور بالا

رقم میں ہیں حال ہیے آں کہ رقم قرض مع سود آپ کو واپس نہ ہو جائے۔“
اسی طرح دفعہ کا اطلاق اس صورت میں بھی نہیں ہوتا ہے جب کہ منتقل کنندہ اپنی تنخواہ کا
اس قدر حصہ منتقل کرے جو قرض میں دی ہوئی رقم کی ادائی کے لیے ضروری ہو۔ یہ امر بھی متعین
نہیں ہو سکا ہے کہ آیا کسی موجودہ قرض کے کسی معین حصے کی منتقلی کو ”قطعی“ منتقلی تصور کیا
جائے یا کل قرض پر محض ایک ”مواخذہ“ جسٹس ڈارلنگ نے اسے ”قطعی“ منتقلی قرار دیا ہے
لیکن جسٹس برے (Bray J.) نے اس فیصلے کی اتباع سے انکار کیا ہے۔ فیصلہ مابعد سے
ایک بہتر رائے معلوم ہوتی ہے کیونکہ اول الذکر فیصلہ:۔

”اصل دائن کے ہاتھ میں یہ اختیار باقی رکھتا ہے ایک قانونی
بنائے نالاش کے جتنے چاہئے ٹکڑے کر ڈالے۔“

اور اس طرح بدلیہ مدیون کی حیثیت کو نقصان پہنچائے اس طرح کی منتقلیاں چاہے وہ
”قطعی“ نہ ہوں اور بنا برآں دفعہ کے اثر سے خارج ہوں لیکن بعض منتقلیوں کی حیثیت سے وہ بہر حال بالکل درست ہوں گی۔
لیکن اگر منتقلی بہ طریق رہن ہو اور اس سے منتقل کنندہ کو قرض میں جو مفاد
ماصل تھا وہ کلیتہً منتقل کر دے تو وہ ”قطعی“ ہو سکتی ہے خواہ اس میں یہ شرط ہی کیوں نہ ہو کہ
قرض کی ادائی میں انفکاک اور منتقلی مکرر ہو سکے گی اس طرح کے معاملے سے مدیون کو

Durham, v. Robertson, [1898] 1. Q.B. 772. ۱

Durham v. Robertson ۲

Jones v. Humphreys, [1902] 1. K. B. 10. ۳

Skipper v. Holloway, [1910] K.B. 630. ۴

Froster v. Baker, [1910] 1 K.B. 696. ۵

Durham v. Robertson, per Chitty, L. J. at p. 774. ۶

Tancred v. Delagoa Bay, Ry. Co, 25 Q.B.D. 239. ۷

نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اسے اولاً منتقلی کی اطلاع ملے گی اور اس کے بعد منتقلی مکرر کی اور اس طرح ہمیشہ وہ شخص متعین رہے گا جسے وہ قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

نصفی انتقال کے مقابلے میں قانونی انتقال کے ضابطے سے متعلق اس ایکٹ کی ضروریات بہت سخت ہیں کیونکہ انتقال اور اطلاع دونوں کے لیے تحریر کی ضرورت قرار دی گئی ہے۔ یہ ضرورت بالکل قطعی ہے کیونکہ ایک مقدمے میں جہاں مدیون انڈیٹر تھا اور اسی لیے اسے تحریری اطلاع دینی بے سود سمجھی گئی تھی، گو دستاویز انتقال اس کو پڑھ کر سنائی گئی تھی اور وہ اس کو سمجھ چکا تھا۔ لیکن یہ قرار دیا گیا کہ قانونی انتقال عمل میں نہیں آیا البتہ تحریری اطلاع کا کسی خاص نمونے پر ہونا ضروری نہیں بلکہ بشرطیکہ منتقلی کا واقعہ اس سے کافی طور پر سمجھ میں آجاتا ہو۔ لیکن اس امر کو نہیں بھولنا چاہیے کہ اس ایکٹ میں جو طریقہ انتقال مقرر کیا گیا ہے وہ ان طریقوں کی جگہ مقرر نہیں کیا گیا ہے جو پیشتر ہی سے موجود تھے بلکہ یہ ان پر ایک اضافہ ہے اس دفعہ کا منشا صرف ضابطے کو بدلنا تھا تا قابل منتقلی چیزوں کی نوعیت یا وسعت میں تبدیلی پیدا کرتی نہیں۔ اسی بنا پر اگر دفعہ کا لسان خارجہ لیا جائے تو مستقل المیہ کو اس کی ضرورت نہیں رہنی کہ دہری کارروائی کرے اور اولاً انصفت سے درخواست کر کے مستقل کنندہ کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ اپنا نام استعمال کرنے کی اجازت دے اور پھر مستقل کنندہ کے نام کے ساتھ قانونی کارروائی کرے۔ مزید برآں ایسا انتقال جو قانون مذکور کے ایک یا زیادہ ضروریات کے مطابق نہ ہو وہ پھر بھی کامل طور پر درست اصطلاحاً نصفی انتقال ہو سکتا ہے اور وجہ قابل نفاذ رہ سکتا ہے قانون مذکور کے تائید ہونے پر بغیر سے فائدہ اٹھانے کے صرف یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ مستقل کنندہ کو اب بھی فرق ناٹ بنانا چاہیے لیکن اب یہ اس طور پر بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پسند کرے تو اسے شریک مدعا بنانے کے لیے درخواست کرے کہ کارروائی کی جائے اس کا نام جبراً استعمال کر سکتے ہیں علیحدہ کارروائی کی ضرورت نہیں۔ بالفاظ دیگر یہ ایکٹ ایک آسان طریقہ انتقال ان لوگوں کے لیے پیش کرتا ہے جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

ایسے انتقال کے لیے جو تحت جوڈیکل پچر ایکٹ دفعہ ۲۵ (۶) عمل میں آئے مستقل کنندہ اور بدل | مستقل المیہ کے مابین اس کو جائز بنانے کے لیے یا مستقل المیہ کو اپنے نام سے

Hockley v. Goldstein, 90 L.J.K.B. 111. ۱

Denny v. Conklin, [1918] 3 K. B. 177. ۲

Brandts v. Dunlop, [1905] A. C. pp. 461, 462. ۳

Performing Right Society v. London Theater of Varieties ۴

[1924] A C. 1, 81.

دعوے کرنے کا مجاز کرنے کے لیے کسی بدل کی ضرورت نہیں ہے۔

ایسا انتقال جو نصفت یا جو ڈبیکچر ایکٹ کے قواعد کے مطابق عمل میں آیا ہو وہ فریق ذمہ دار کی رضا مندی کے بغیر موثر ہوتا ہے برائے بنا م بینسٹر میں (جو ایک نصفتی انتقال کا مقدمہ تھا) مدعی علیہ کو اس قرضے کے انتقال کی صریح اطلاع دی گئی تھی جو اُس کی جانب سے منتقل کنندہ کے حق میں واجب الادا تھا۔ اُس نے اس منتقلی کا پابند ہونے سے انکار کیا اور اپنا قرضہ منتقل کنندہ کو ادا کر دیا پھر بھی وہ رقم منتقلہ کے متعلق منتقل الیہم کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔

(ب) قانون صداقت نامہ جات بیمہ بابت ۱۸۶۷ء کے ذریعے سے جان کے بیمے کے صداقت نامے اس ضابطے کے مطابق قابل انتقال قرار دیے گئے ہیں جو قانون مذکور نے متعین کیا ہے تاکہ منتقل الیہ خود اپنے نام سے دعوے کر سکے۔ منتقل الیہ کی جانب سے بیمہ کمپنی کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ اور وہ اُن عذر داریوں کے تحت حقوق حاصل کرتا ہے جو اس کے منتقل کنندہ کے مقابلے میں جائز ہو سکتی ہیں۔

جان کے بیمے کے
صداقت نامہ جات

(ج) قانون بیمہ بحری بابت ۱۹۰۶ء کے ذریعے صداقت نامہ جات بیمہ بحری بھی اسی طرح قابل انتقال قرار دیے گئے ہیں لیکن اس قانون میں اطلاع کے متعلق کوئی ٹکم نہیں دیا گیا ہے۔

بحری بیمے کے
صداقت نامہ جات

(د) (Companies Clauses Act.) بابت ۱۸۴۵ء اور

(Companies Consolidation Act.) بابت ۱۹۰۸ء کے

احکام کے ذریعے سے کمپنی کے حصص قابل انتقال قرضے دیے گئے

حصص شرکت

(ه) (Mortgage Debenture Act.) بابت ۱۸۶۵ء کے مطابق جو تمسکات رہن کسی کمپنی نے جاری کیے ہوں اُس طریقے کے مطابق

رہن کے ڈبچر

قابل انتقال ہیں جو قانون مذکور نے مقرر کیا ہے۔

بیع و شری کے قابل ہونا

منتقل ہو سکے اور قابل بیع و شری ہونے میں فرق یہاں تک تو ہم نے قانون غیر موضوع

نصفت، اور قانون موضوعہ کے قواعد کے مطابق انتقال معاہدات پر بحث کی ہے اور یہ معلوم ہو گا کہ نہایت ہی موافق حالات کے تحت کسی معاہدے کا انتقال اُس فریق کو جو منتقل الیہ کے مقابل میں ذمہ دار ہے اُس وقت پابند کر دیتا ہے جبکہ اُس کو اطلاع دی گئی ہو اور یہ امر ہمیشہ اس قاعدے کے تابع رہتا ہے کہ کوئی شخص اُس حق سے بہتر حق نہیں دے سکتا جو خود اُس کو حاصل ہے۔

اب ہم کو معاہدات تحریری کی ایک ایسی صنف پر بحث کرنی ہے جس کا متع ایک ایسے طریقے سے منتقل کیا جاسکتا ہے کہ متع کا منتقل الیہ معاہدہ کو پیشتر سے اطلاع دیے بغیر اور اُن عذرات سے دوچار ہونے کا خطرہ لیے بغیر جو اس عہد کے منتقل کنندہ کے مقابلے میں درست ہوتے ہیں اس عہد کو نافذ کرالے۔ یہ الفاظ دیگر ہم کو معاہدات قابل انتقال کی ایک خاص صنف پر غور کرنا ہے جو دستاویزات قابل بیع و شری سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

خصوصیات دستاویزات قابل بیع و شری کی لازمی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔
اولاً اس کی حقیقت بذریعہ حوالگی منتقل ہو جاتی ہے۔

ثانیاً جو معاہدہ تحریری اس میں مندرج ہوتا ہے، وہ قابض دستاویز کو دوران قبضہ میں حق نالاش عطا کرتا ہے خواہ معاہداس سے اور اُس کے قبضے سے لاعلم ہی کیوں نہ رہے۔

ثالثاً قابض کو (بشرطیکہ وہ قابض نیک نیت یا دائی بدل ہو) منتقل کنندہ کی حقیقت کے نقائص سے کوئی مضرت نہیں پہنچتی۔ وہ نصفت کے تابع بھی قابض نہیں ہوتا۔ لہذا فریق ذمہ دار کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں اور منتقل کنندہ کی حقیقت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

رواج کی بنا پر تاجروں کے اُس رواج کے مطابق جس کو عدالتیں تسلیم کرتی ہیں، چند دستاویزات قابل بیع و شری ہیں جیسے غیر ملکی اور نوآبادیاتی تمسکات جن کو صراحت سے بذریعہ حوالگی قابل منتقلی ظاہر کیا گیا ہو اور ان کے رجسٹریشن (Scrip Certificates) جو حامل کو ان دستاویزات کا قابض بننے کا مستحق کر دیتے ہیں یا کسی کمپنی کے حصص اور

شاید وہ دیگر دستاویزات بھی جن کو تاجروں کا رواج وقتاً فوقتاً قابل بیع وشری بناتا ہے اور اس رواج کا عدالت کو قابل اطمینان ثبوت بہم پہنچایا جائے (اس کا مزید ذکر چند صفحوں بعد ہوگا)۔

بربنائے قانون موضوعہ | ہنڈی کو قانون تجارت نے قابل بیع وشری قرار دیا ہے۔ پیرامیری نوٹ قانون ۱۸۳۳ اور ۱۸۳۴

(C. 9 Anne, C.) کے ذریعے سے قابل بیع وشری قرار پائے۔ ان دستاویزات کی دونوں قسمیں قانون ہنڈی (Bills of Exchange Act.) بابت ۱۸۱۸ء کے تاج میں چیک بھی ایک ہنڈی ہے جو بینکر کے نام لکھا جاتا ہے لیکن اس میں چند خصوصیات ایسی ہیں جو تمام ہنڈی کی دیگر قسموں میں مشترک تھیں۔ بینک آف انگلینڈ کا نوٹ ایک پیرامیری نوٹ ہے جو بذریعہ قانون موضوعہ سکا رائج الوقت قرار پایا ہے لیکن خود بینک کے لیے وہ سکا رائج الوقت نہیں ہے۔

(Bills of Lading) (مالک جہاز کے دستخطی عہدہ کہ جو

سامان جہاز کے ذریعے سے بھیجا جا رہا ہے حفاظت سے پہنچے گا) جو قانون تجارت اور قانون موضوعہ دونوں سے متاثر ہوئی ہیں اپنے اندر چند خصوصیات رکھتے ہیں جن پر علمہ غور کرنا پڑے گا۔ ہنڈی اور پیرامیری نوٹ قانون معاہدہ میں ہمیشہ نمودار رہتے ہیں اور ان سے بیع وشری کی نوعیت کی بخوبی تشریح ہوتی ہے۔ اسی لیے ہم ان کے اہم خصوصیات پر ابھی غور کریں گے۔

ہنڈی | ہنڈی ایک غیر مشروط تحریری حکم ہوتا ہے جو (الف) کی جانب سے (ب) کو لکھا جاتا ہے اور (ب) کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ رقم کسی نامزد کردہ شخص کو یا حامل کو ادا کی جائے عموماً طور پر یہ نامزد کردہ شخص ایک شخص ثالث (ج) ہوتا ہے۔ لیکن (الف) خود اپنے لیے بھی (ب) کے نام ہنڈی تحریر کر سکتا ہے جس پر فرض کرنا چاہئے کہ یہ حکم (ب) کو لکھا گیا ہے یا تو اس وجہ سے کہ اس کے قبضے میں (الف) کی رقم ہے یا وہ (الف) کو قرض دینے کے لیے آمادہ ہے چونکہ ہم یہاں ہنڈیوں پر محض اس لحاظ سے بحث کر رہے ہیں کہ ان سے بیع وشری کی نوعیت کی تشریح ہو جاتی ہے لہذا اہم مثال کے لیے ایک باطل

۸ & 4 Will. 4, C. 98

18 & 19 Vict. III

Bills of exchange Act 1882, S. 3 (1)

۸۷۷ کے لیے ملاحظہ ہو ضمیمہ ۵

عام صورت اختیار کریں گے جو بالکل آسان بھی ہے۔

اجرائی (الف) (ب) کو ہدایت کرتا ہے کہ ایک رقم جج کو یا اس کے حسب الحکم ادا کرے یا جج یا حامل کو ادا کرے۔ (الف) ہنڈی کا تحریر کنندہ کہلاتا ہے اور اُس تحریر کے ذریعے سے عہد کرتا ہے کہ ایک معینہ رقم جج کو یا ہنڈی کے کسی قابض مابعد کو ادا کرے گا بشرطیکہ (ب) اس کو نہ سکارے یا سکارے کے بعد ادا نہ کرے۔

سکارنا (ب) جس کے نام ہنڈی لکھی جاتی ہے ہنڈی کا مکتوب الیہ کہلاتا ہے لیکن جب وہ رقم معینہ ادا کرنے کا اقرار کرتا ہے تو اس کو ہنڈی کا سکارنے والا کہتے ہیں۔

ایسی منظوری ہنڈی پر سکارنے والے کی تحریر سے یا صرف دستخط سے ظاہر ہونی چاہیئے۔ ہنڈی کا تحریر کنندہ اس ہنڈی کو ”سکارے“ جانے سے پہلے منتقل کر سکتا ہے اور اس صورت میں منتقل الیہ کا یہ کام ہے کہ اس کو ہنڈی کے مکتوب الیہ کے پاس سکارے جانے کے لیے پیش کرے۔ وہ اُس ہنڈی کے غیر مشروط طریقے پر سکارے جانے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ چاہے تو ایسی ہنڈی قبول کر سکتا ہے جس میں مقدمہ رقم وقت اور مقام کے متعلق شرائط ہوں۔ لیکن اس سے ہنڈی کا تحریر کنندہ یا وہ شخص ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے جس نے پہلے عبارت ظہری تحریر کی ہے۔ بجز اس کے کہ وہ شرائط کو قبول کر لیں۔

اگر ہنڈی جج کو یا حامل کو قابل ادا ہو تو وہ ایک قابض سے دوسرے قابض کے حق میں محض حوالگی سے بھی منتقل ہو سکتی ہے اگر وہ جج کو یا اس کے حسب حکم قابل ادا ہو تو پہلے اس پر عبارت ظہری تحریر کی جانی چاہیئے تا وقتیکہ اس پر عبارت ظہری نہ لکھی جائے یہ مکمل دستاویز قابل بیع و شری نہیں ہے۔

سادہ عبارت ظہری اگر یہ عبارت ظہری صرف جج کی دستخط پر مشتمل ہو تو کہا

۱۔ یہ البتہ یاد رہے کہ بلس آف اسپینج ایکٹ کی وامن (۲) ج کی رو سے شرط متعلق بہ مقام کو مشروط سکارنا نہیں کہا جاسکتا جب تک وہ مراحت سے یہ نہ بتائے کہ ہنڈی کی رقم صرف وہیں ادا کی جاسکتی ہے کسی اور جگہ نہیں۔ اسی لیے یہ مرہوم فقرہ مشروط سکارنا نہیں ہے کہ ”سکارا گیا اور فلاں بینک میں قابل ادائی ہے“۔

جاتا ہے کہ ہنڈی پر سادہ عبارت ظہری تحریر کی گئی ہے اس وقت یہ حال ہنڈی کو قابل ادا ہو جاتی ہے یعنی صرف حوالگی کے ذریعے سے قابل منتقلی ہے کیونکہ جج نے اپنا حکم دے دیا ہے گو یہ حکم کسی خاص شخص کو نہیں دیا گیا۔ درحقیقت اس ہنڈی پر عبارت ظہری ہر اس شخص کے لیے لکھی گئی ہے جو اس کا قابض بنے۔

خاص عبارت ظہری اگر یہ عبارت ظہری میں یہ حکم ہو کہ وہ ڈ کو ادا کی جائے۔ وہ حکم ہنڈی پر ہی لکھا جائے اور اس پر جج کے دستخط ہوں تو

اس کو خاص عبارت ظہری کہتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہے کہ اگر ہنڈی پہلے ہی سکاری نہ گئی ہو تو (د) پر یہ حق منتقل ہوتا ہے کہ ہنڈی کے مکتوب الیہ سے اس کے سکارے جانے کا مطالبہ کرے یا اگر ہنڈی سکاری ہو گئی ہے لیکن اس کی ادائیگی نہیں ہوئی ہے اور ادائیگی کا وقت آچکا ہو تو ادائیگی کا مطالبہ کرے اگر ہنڈی سکاری نہ جائے یا اس کی ادائیگی نہ کی جائے تو ڈ کو دو ہر چارہ کار حاصل ہے یعنی وہ اس رقم کا جو ہنڈی میں معین کی گئی ہے، ہنڈی کے ابتدائی تحریر کنندہ سے یا جج سے جو عبارت ظہری کا تحریر کنندہ ہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ جج ہر طرح ایک نیا تحریر کنندہ ہنڈی ہے۔ لہذا ہر وہ شخص جو ہنڈی پر عبارت ظہری تحریر کرے قابض ہنڈی کے قابض الوقت کے لیے ادائیگی کا ایک مزید ضامن بن جاتا ہے۔

پیرامیٹری نوٹ ایک پیرامیٹری نوٹ ایک تحریری وعدہ ہے جو (الف) اس امر کی نسبت (ب) سے کرتا ہے کہ وہ کچھ معینہ رقم ایک مقررہ وقت پر

یا عند الطلب (ب) کو یا اس کے حسب الحکم کسی شخص کو یا (ب) کو یا حامل کو ادا کرے گا۔ (الف) جو اس نوٹ کا تحریر کنندہ ہے بالکل وہی حیثیت رکھتا ہے جو ہنڈی کے سکارے والے کی ہوتی ہے۔ اور انتقال بذریعہ حوالگی یا عبارت ظہری کے جو قواعد میں وہ بالکل ملے تو اہل کے مائل ہیں جو ہنڈی سے متعلق ہیں۔

۱. O. O. بادی النظر میں پیرامیٹری نوٹ سے مشابہ معلوم ہو گا۔ مگر اسے قانوناً کوئی دستاویزی حیثیت حاصل نہیں۔ وہ محض اس صلیب کا ثبوت ہے جو وہاں مندرج ہو مزید تفصیل آگے باب (۲۲) میں آئے گی۔

منتقل ہو سکتے اور اس نوعیت کی دستاویزات کی تمثیل سے ہم اُس فرق کو ظاہر قابل بیع و شریعی کرنے کی کوشش کریں گے جو منتقلی اور بیع و شریعی کے مابین پایا جاتا ہے۔ ہونے میں فرق

فرض کرو کہ (الف) ایک ہنڈی (ب) کے نام لکھتا جو خود اُس کو یا اس کے حسب الحکم قابل ادا ہے اور (ب) کے اس ہنڈی کو سکارسے کے بعد وہ اس پر (د) کے حق میں عبارت ظہری لکھتا ہے۔ جب ادائی کا وقت آ جاتا ہے (د) اس ہنڈی کو (ب) کے سامنے جو اس کا سکارسے والا ہے، ادائی کے لیے پیش کرتا ہے اور عدم ادائی کی بنا پر اس پر نالش کرتا ہے۔

دستاویزات قابل بیع و شریعی کی صورت میں یہ فرض کیا جاتا ہے کہ بدل اور اطلاع بدل ادا ہو چکا ہے نا وقت تک اس کے خلاف ثابت نہ ہو اور منتقلی کی اطلاع (جیسا کہ عام حق ارجاع نالش کی صورت میں ضروری ہے) دینے کی ضرورت نہیں۔ لہذا (د) کو اس کے سوا کچھ اور ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہنڈی پر سکارسے کے جو دستخط ہیں، وہ (ب) کے ہیں۔ باقی ہر ایک چیز اُس کے حق میں خود ہی فرض کر لی جاتی ہے۔

فرض کرو کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ ہنڈی کو (ب) نے اس لیے سکارسے اس کے ذمے الف کا قمار بازی کا قرضہ واجب الادا تھا یا اس سے رضامندی بذریعہ قریب حاصل کی گئی تھی تب (د) کی حیثیت اس حد تک تبدیل ہو جاتی ہے۔

ج اور (ب) کے مابین معاملے کی نوعیت کے لحاظ سے ہنڈی کا عدم یا قابل انفساخ ہو جائے گی۔ لیکن اس سے (د) کے حقوق یا قابض مابعد یا اُن اشخاص کے حقوق کا متاثر ہونا ضروری نہیں جو اپنا حق (د) سے حاصل کرتے ہیں۔

قابض مابعد کی حیثیت ہنڈی کا ہر ایک قابض بادی النظر میں قابض جائز تصور ہوتا ہے یعنی یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس نے

نیک نیتی سے اور بغیر اس علم کے قیمت ادا کی ہے کہ اس شخص کی حقیقت میں کوئی نقص ہے جس نے اس کو بیع کیا ہے۔ لیکن ہنڈی کی بنا پر دعویٰ کیے جانے کی صورت میں اگر یہ شہادت دی جائے کہ ہنڈی کا سکارسے یا تحریج کرنا یا بعد میں بیع

کرنا فریب یا کسی قسم کی بے ضابطگی پر مشتمل تھا، تو یہ قیاس قائم نہیں رہ سکتا۔ بارش جوت الٹ جاتا ہے اور ہنڈی کے قابض کو ثابت کرنا پڑتا ہے کہ بیٹھ فریب یا بے ضابطگی کے بعد ہنڈی کی قیمت نیک نیتی سے ادا کی گئی ہے گو یہ ضروری نہیں کہ خود اس نے ادا کی ہو۔ اگر وہ ایسا ثابت کر سکے گا تو وہ مقدمے میں کامیاب ہو سکے گا۔ خواہ ہنڈی کے ابتدائی حالات کچھ ہی ہوں بشرطیکہ وہ بیٹھ فریب یا بے ضابطگی کا خود فریق نہ رہا ہو۔ ایسا قابض جو فریب یا بے ضابطگی کا فریق رہا ہو کامیاب نہیں ہو سکتا، لیکن اگر وہ اپنی حقیقت ایسے شخص سے حاصل نہ کرے جس کی حقیقت میں خود نقص رہا ہو بلکہ ایسے شخص سے جو خود صحیح طور پر قابض ہو اور تو محض اس کا علم اس کی حقیقت کو ناجائز نہیں کر دیتا۔

عبارت ظہری کے بدل ناجائز کے اثر پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جس کے حق میں عبارت ظہری لکھی جاتی ہے وہ عبارت ظہری کے لکھنے والے کسی ایسے ناجائز معاہدے کی بناء پر نانش نہیں کر سکتا جو ان کے مابین منعقد ہوتا ہے، لیکن وہ سکارنے والے پر اور غالباً اس شخص پر نانش کر سکتا ہے جس نے عدم جواز سے پہلے عبارت ظہری لکھی ہے۔

ایک دلال نے اپنے موکل کے تسکات جو رواج تجارت کی بنا پر قابل بیع و شری تھے ایک بینک میں مکفول کر دیے تاکہ اس رقم کی ضمانت دے جو اس نے فرض لی تھی۔ بینک کو اس کی اطلاع نہ تھی کہ یہ تسکات خود اس کے نہیں ہیں یا یہ کہ اس کو مکفول کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ دیوالیہ ہو گیا۔ بینک نے اس کے قرضے کی پابجائی کے لیے تسکات فروخت کر دیے اور دلال کے موکل نے بینک پر دعویٰ کیا۔ دارالامرائے یہ تجویز کی کہ وہ تسکات حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ (۱) یہ تسکات قابل بیع و شری تھے اور (۲) قابل بیع و شری ہونے کی وجہ سے۔

”دستاویز قابل بیع و شری کی ماہیت ہی یہی ہے کہ تم اس کے قابض کے متعلق یہ تصور کر سکتے ہو کہ اسے اس کے بیع کرنے کا اختیار ہے خواہ وہ کارندہ ہو یا نہ ہو، تاوقتیکہ تم اس کے خلاف علم نہ ہو تمہیں درست حقیقت حاصل کرنے کے لیے قابض کی

حقیقت یا اس کے اختیار کی وسعت کی نسبت تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس کا مقدمہ سابق میں (Crouch v. Credit Foncier of England) اس قاعدے کی سند سمجھا جاتا تھا کہ انگلستان میں انگریز تاجر یعنی قسم کی دستاویزیں لکھ سکتے ہیں ان میں دستاویزات قابل بیع و شری کی فہرست زیر ہو چکی ہے اب اس میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اور رواج کا ثبوت دینے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا جب تک قانون تجارت نے اس خاص زیر بحث دستاویز کا قابل بیع و شری ہونا نہ قرار دیا ہو۔ اسپیکر جیمز کی عدالت نے گڈون بنام روبرٹس کے مقدمے میں اس امر کے متعلق نظیر محال بالاک کی سند پر اعتراض کیا ہے اور (Bechuanaland Exploration Co. v. London Trading Bank) میں جسٹس کنڈی نے یہ قرار دیا ہے کہ گڈون بنام روبرٹس کے مقدمے نے اس نظریہ کو مسوخ کر دیا ہے۔ اس نے چند ٹریڈنگس کو جو انگلستان میں کسی انگریز کمپنی کی جانب سے جاری ہوئے تھے اور حامل کو قابل ادا تھے، جدید تجارتی رواج کی بنیاد پر جو کافی طور پر ثابت ہو چکا تھا قابل بیع و شری بنانے کی اجازت دی اگرچہ ان کی نوعیت کسی ایسی دستاویز سے ملتی نہ تھی جو قانون تجارت یا قانون موضوعہ کے تحت قابل بیع و شری قرار دی گئی تھی۔

اس مقدمے کے فیصلے کی جسٹس گھم (Eddstein v. C. Schuler Bigham) نامی ایک بعد کے مقدمے میں پیر دی کی اور اس کی پُر زور توثیق کی۔ اس مقدمے میں یہ طے کیا گیا کہ قانون تجارت کو بے حرکت اور غیر متغیر تصور نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف تجارتی کاروبار کی کثرت کی وجہ سے بہ نسبت گزشتہ صدی کے اب قانون تجارت میں سرعت کے ساتھ تبدیلی ہو سکتی ہے اور ان تمسکات و بیچر کے متعلق جو حامل کو قابل ادا ہوں عدالتوں کا قیاس یہ ہو گا کہ وہ قابل بیع و شری ہیں۔ اس موضوع کو ختم کرنے سے پہلے اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ بدل کا نظریہ دستاویز قابل بیع و شری پر اس طرح متعلق نہیں ہوتا جس طرح کہ عام معاہدات پر قابل بیع و شری چنانچہ کسی ہنڈی کے ذریعہ بیع کے دبیے ہنڈی کا سکارے والا اور ہنڈی کی ادائیگی

بدل اور دستاویزات قابل بیع و شری

L.R. 10 Ex. at p. 846. ۲

L.R. 10 Ex. 337 ۳

[1902]. 2. K. B. 144 ۴

L.R. 8 Q. B., 374. ۱

[1898] 2 Q.B. 658. ۳

۵۔ برٹو ۶۷۵۔

پانے والا) مابین بالعموم کوئی بدل نہیں ہوتا۔ ہنڈی کے تحریر کنندہ اور مکتوب البیظہری کے مابین اُس وقت کسی بدل کی ضرورت نہیں جبکہ ہنڈی کا سکار نے والا اس کو سکار نے یا قبول کرنے سے انکار کر دے اور ہنڈی کے تحریر کرنے والے کی طرف رجوع کیا جائے۔

اُس کے سوا یہ ممکن ہے کہ (الف) جس نے ہنڈی کی قیمت ادا نہیں کی ہے، (ب) جس نے کوئی رقم وصول نہیں کی رقم حاصل کرے بشرطیکہ (الف) اور (ب) کے مابین کسی درمیانی قابض نے قیمت ادا کی ہو اگر ہم کسی (Accommodation Bill) (ضمانتی تحریر یعنی بل جو بینک کو بطور ضمانت ایک دوسرے شخص کو رقم دینے کے لیے دیا جائے) پر غور کریں تو یہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

(الف) کو ایک سو پونڈ کی ضرورت ہے۔ اور اُس کا اعتبار ایسا نہیں ہے کہ وہ خود کہیں سے قرض لے سکے لیکن ج اس کو یہ رقم دینے کے لیے تیار ہے بشرطیکہ (د) جو (الف) کا دوست ہے اس رقم کو مثلاً تین ماہ کے اندر واپس کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔ یہ معاہدہ ایک ضمانتی تحریر (Accommodation Bill) کے ذریعے سے طے پایا۔ (الف) نے (د) کے نام ایک ہنڈی تحریر کی جو خود اُس کو یا اس کے حسب الحکم اس تاریخ سے تین ماہ کے بعد قابل ادا تھی۔ (د) ہنڈی کو سکار تا ہے اور اس طرح میعاد پوری ہوتے ہی ہنڈی کی رقم اُس شخص کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے، جو اس وقت قابض رہے (الف) ایک ہنڈی عبارت ظہری لکھ کر حج کو فروخت کر دیتا ہے اور حج اس کو ڈسکاؤنٹ وضع کر کے ایک سو پونڈ نقد ادا کرتا ہے حج جس نے قیمت ادا کی ہے، (د) پر جو ہنڈی کا سکار نے والا ہے اور جس نے کوئی قیمت حاصل نہیں کی، دعویٰ کر سکتا ہے۔ لیکن ہم اس معاملے میں ایک قدم اور آگے بڑھائیں گے۔

۱۔ Bills of Exchange Act, 1882, لے۔

۲۔ غالباً (الف) نے ذکر کیا وعدہ کر کے ہنڈی کے سکار نے یا زادہ کیا ہو گا کہ ہنڈی کی رقم ادا ہونے کے وقت وہ اسے اتنی رقم دیدے گا۔ اگر (الف) بروقت رقم ادا کرنے سے قاصر رہے اور (د) کو وہ رقم اپنی جیب سے دینی پڑے تو صورت اصل میں یوں ہوگی کہ (الف) کی درخواست پر (د) نے رقم حج کو ادا کی اور قانون یہ تصور کرتا ہے کہ (الف) نے دے دیے یہ اقرار کر لیا ہے کہ وہ اسے بری الذمہ رکھے گا۔

(ج) جس نے قیمت ادا کی ہے اس ہنڈی کو (دھ) کے نام عبارت ظہری تحریر کرتا ہے۔ اور (دھ) جس نے کوئی قیمت ادا نہیں کی ہے بطور تحفہ کے حاصل کرتا ہے۔ یہ معلوم ہوگا کہ ایک بار قیمت ادا کر دی جائے تو ہر قابض مابعد ہنڈی کے سکارنے والے پر یا ایسے شخص پر جو قیمت ادا ہونے سے پہلے ہنڈی کا فریق تھا، دعویٰ کر سکتا ہے۔ پس (دھ) جس نے کوئی رقم ادا نہیں کی ہے (د) پر جس نے کوئی رقم حاصل نہیں کی ناش کر سکتا ہے۔

(Milnes v. Dawson) کے مقدمے سے اس کی ایک مثال دستیاب ہو سکتی ہے۔ جہاں ایک ہنڈی کے تحریر کنندہ نے ایسے شخص (مدعی) کے نام عبارت ظہری لکھی جس کے ذمے اس کی کوئی رقم نہ تھی۔ اس نے اپنے حقوق کو جو ہنڈی سے حاصل ہوئے تھے، گویا بدل تھے، منتقل کرنے کے بعد مدعی علیہ یعنی ہنڈی کے سکارنے والے سے ایسے ہنڈی کے منتقل ایک دستاویز حاصل کی۔

(Park, B.) نے کہا کہ،

”یہ قرار دینا کہ عبارت ظہری تحریر کرنے والا اس جائیداد کو منتقل کرنے کے بعد جو دستاویز میں مندرج ہے، اس کی قیمت وصول کر کے منتقل الیہ تحریر ظہری کے حقوق پر اثر ڈال سکتا ہے، ان دستاویزات کے قابل بیع و شری ہونے کے بالکل متناقض ہوگا۔ جب جائیداد منتقل ہو جاتی ہے تو ہنڈی کی بناء پر ناش کرنے کا حق بھی منتقل ہو جاتا ہے ہنڈی ایک مال منقولہ ہے اور انتقال بذریعہ حوالگی اس وقت مکمل ہو جاتا ہے جب منتقلی کی نیت اس کے ساتھ ہو“

بیع و شری کے قواعد تاجروں کے رواج سے وجود میں آئے جس میں یہ فرض کیا گیا تھا کہ ہنڈی یا حوث کا تحریر کرنا ایک کاروباری معاملہ ہے۔ دستاویز کی تکمیل کے بعد قیمت کسی نہ کسی وقت ادا کی جانی ہوتی تھی۔ لیکن اس امر پر

ہنڈیوں کا مقصد
قدیم زمانے میں

اصرار کرنا کہ بدل، قابض کی طرف سے مدعی علیہ کو ضرور ادا کیا گیا ہو، اس مقصد کے منافی ہوگا جس کے لیے یہ دستاویزات وجود میں آئی ہیں۔ کیونکہ ہنڈی کا مقصد

یہ تھا کہ ایک تاجر جو انگلستان کے ایک حصے میں رہتا ہے کسی دائن کو جو انگلستان کے کسی اور حصے میں یا باہر رہتا ہے، اپنا زر قرضہ بھنبہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو روانہ کیے بغیر ادا کر سکے (الف) جو لندن میں رہتا ہے اس پر (ب) کے ایک سو پونڈ واجب الادا ہیں جو پیرس میں مقیم ہے۔ (الف) سونے کے سکے یا نوٹ فرانس کو روانہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور پیرس میں اُس کا کوئی کارندہ بھی نہیں ہے، اور نہ کسی شخص سے وہاں اُس کا لین دین ہے جس کے ذریعے سے وہ رقم ادا کر سکے۔ لیکن ج جو لندن کا ایک اور تاجر ہے (د) سے جو مقیم پیرس ہے لین دین کرتا ہے اور (د) اُن کا رو باری شرائط کے مطابق جو اس کے اور الف کے مابین طے پائے ہیں اس رقم کو ج کے حساب میں اُس کی ہدایت کے مطابق ادا کرنے کی ذمہ داری لے سکتا ہے۔ لہذا (الف) (ج) سے استدعا کرتا ہے کہ اُس شرح مبادلہ کے مطابق جو لندن اور پیرس کے مابین ہے (د) کے نام ایک سو پونڈ ادا کرنے کا حکم دے۔ اس بنا پر ج مطلوبہ رقم کے لیے (د) کے نام ایک ہنڈی (الف) کے حق میں تحریر کرتا ہے۔ (الف) اس ہنڈی پر عبارت ظہری لکھ کر اپنے دائن (ب) کے پاس روانہ کرتا ہے۔ (ب) اس ہنڈی کو (د) کے پاس سکا رہے جانے کے لیے پیش کرتا ہے اور اگر تمام امور درست ہوں تو (د) اس ہنڈی کو سکا رہتا ہے اور مقررہ وقت کے اندر رقم ادا ہو جاتی ہے۔

سرایم چامرس نے ہنڈیوں کی اصلی غرض اور انگلستان میں اُن کے موجودہ استعمال کا اس طرح موازنہ کیا ہے:-

”ہنڈی ابتداءً ایک ایسی دستاویز تھی جس کے ذریعے سے کوئی تجارتی قرضہ جو ایک مقام سے واجب الادا ہوتا وہ دوسرے مقام پر منتقل کر دیا جاتا۔ یہ صرف نقد رقم کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرنے کی ضرورت کو رفع کر دیتی تھی۔ اس نظریہ کو فرانسیسی قانون ہمیشہ مد نظر رکھتا ہے۔ انگلستان میں ہنڈیوں نے نشو و نما پا کر ایک مکمل سکہ و ترطاس کی صورت حاصل کر لی ہے۔ فرانس میں ہنڈی سے ایک تجارتی مالک کا اظہار ہوتا ہے اور انگلستان میں یہ محض ایک دستاویز قرضہ ہے۔“

(کتاب 'Bills of Exchange' آٹھواں ایڈیشن دیباچہ صفحہ ۵۳)
دستاویز باربرداری بحری | اب اس دستاویز پر غور کرنا چاہیے جو بل آف لیڈنگ (Bills of Lading) کے نام سے موسوم ہے،

ملاحظہ فرمائیے (ب)

گو اس میں قابل بیع وشرعی ہونے کی خصوصیات نہیں ہوتیں۔ بل آف لیڈنگ پر تین مختلف پہلوؤں سے غور کیا جاسکتا ہے (۱) یہ ایک رسید ہے جو جہاز کا کپتان اس امر کی نسبت دیتا ہے کہ جو مال اس بل (Bill) میں بتلایا گیا ہے، وہ جہاز میں لا دیا گیا۔ (۲) یہ ایک دستاویز ہے جس میں محل و نقل مال کا وہ معاہدہ درج ہوتا ہے جو مال کے لادنے والے اور مالک جہاز کے مابین جس کا جہاز کا کپتان کارندہ ہوتا ہے منعقد ہوتا ہے اور (۳) یہ مال کی حقیقت کا دستاویز ہے۔ اس دستاویز حقیقت کی مدد سے اسباب کے متعلق اس کا مالک جبکہ اسباب ابھی جہاز پر یا سمندر پر ہی ہوتا ہے کوئی معاملہ کر سکتا ہے۔

بالعموم دستاویز باربرداری بحری (Bill of Lading) کی تین نقلیں کی جاتی ہیں اور ہر ایک پر کپتان کے دستخط ہوتے ہیں۔ ایک نقل فرسندہ مال کے پاس ہوتی ہے ایک کپتان کے پاس اور ایک مرسل الیہ کو روانہ کی جاتی ہے جو عام طور پر اس نقل کے وصول ہوتے ہی اس مال میں حقیقت حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ حقیقت صرف اس وقت زائل ہو سکتی ہے جبکہ بائع اثنائے راہ میں مال کو روکنے کے تصفیٰ حق کو استعمال کرے۔ لیکن اگر بل آف لیڈنگ کا مرسل الیہ اسے عبارت ظہری لکھ کر کسی قابض بادائی بدل کو منتقل کر دے تو ایسے قابض کو اس مال میں حقیقت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یہ حقیقت بائع کے اثنائے راہ میں مال روکنے کے حق پر غالب آ جاتی ہے۔ اور

۱۔ اثنائے راہ میں روکے کا حق زرشن نہ پانے والے بائع کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اسے خریدار کے مفلس ہونے کا علم ہو اور خریدار کے قبضے میں مال کے پہنچنے سے پہلے بائع مال کو واپس لے سکتا ہے۔ اس حق کا تاریخی تذکرہ مقدمہ Gibson v. Lord Abinger, C. B., Carruthers, 8 M.W., 899 کے فیصلے میں ملے گا۔ (دیکھو)

مرسل الیہ کے مفلس ہو جانے اور نتیجتاً فرسیندہ مال کے اپنے زر ثمن سے محروم ہو جانے کے باوجود اس مال کا استحقاق رکھتا ہے۔

بہر حال اس کا حق جو اس خصوصیت میں قانون تجارت کی بنا پر حاصل ہوتا ہے، محض ایک حق ملکیت ہے۔ بل آف لیڈنگ کی منتقلی سے اس مال میں حق عطا ہوتا ہے۔ لیکن قانون غیر موضوعہ میں اس معاہدے کی بنا پر حق ناش پیدا نہیں ہوتا جو بل آف لیڈنگ میں مندرج ہوتا ہے۔

قانون بل آف لیڈنگ بابت ۱۸۵۵ء یہ حق عطا کرتا ہے۔ بل آف لیڈنگ کی منتقلی کے ذریعے سے منتقل الیہ پر نہ صرف اس مال کی ملکیت منتقل ہوتی ہے بلکہ تمام حقوق ناش اور اس مال کے متعلق تمام ذمہ داریاں بھی منتقل ہو جاتی ہیں گویا کہ جو معاہدہ بل آف لیڈنگ میں مندرج ہے وہ خود منتقل الیہ سے کیا گیا ہے۔

لیکن ایک بل آف لیڈنگ اس دستاویز قابل بیع و شری سے مختلف ہوتا ہے جس سے ہم ابھی بحث کر رہے تھے۔ اس کی منتقلی سے حقوق بالتعمیم یعنی اس خاص مال کے حقوق منتقل ہوتے ہیں۔ اور یہ حقوق ایک مفہوم میں ان حقوق سے وسیع ہوتے ہیں جو منتقل کنندہ کو حاصل تھے۔ کیونکہ مرسل الیہ اتنا راہ میں مال روکنے کے حق کو زائل کر سکتا ہے، اس طرح بل آف لیڈنگ دستاویزات قابل بیع و شری سے مختلف ہے کیونکہ ان سے حقوق بالتخصیص عطا ہوتے ہیں۔

جو منتقل الیہ منتقل کنندہ کی ذمہ داریوں میں سے کسی ایک ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتا ہے لیکن وہ منتقل کنندہ کی حیثیت سے بے نیاز ہو کر کوئی مالک حقوق حاصل نہیں کرتا۔ اگر بل آف لیڈنگ چوری جائے یا شخص مجاز کی اجازت کی بغیر منتقل کیا جائے تو اس سے نیک نیت منتقل الیہ بذریعہ تحریر نہری کو کوئی حق عطا نہیں ہوتا۔ اسی طرح قانون موضوعہ جو معاہداتی حقوق عطا کرتا ہے وہ اس صراحت کے ساتھ عطا کرتا ہے کہ حقوق مذکورہ تابع نصف ہوں گے۔ اسی بنا پر بل آف لیڈنگ ایک معاہدہ ہے جو بلا اطلاع قابل انتقال ہے۔ اس حد تک وہ دستاویز انتقال جائداد سے وہ اس حد تک مشابہ ہے کہ وہ جائداد میں حق عطا کرتا ہے لیکن وہ اس حق سے منتقل کنندہ کو حاصل ہوتا ہے کوئی بہتر حق خواہ مالکانہ ہو یا معاہداتی عطا نہیں

۱. Lickbarrow v. Mason, 1 Sm. L. C, 12 Ed. 728.

۲. Gurney v. Behrend, 3 E. & B. at p. 634. ۱۵ & 19 Vict C, 111.

کر سکتا۔ لیکن یہ ہمیشہ اس استثناء کے تابع رہتا ہے کہ وہ شخص جو مستقل کنندہ سے جسے جائز حق حاصل ہوتا ہے کوئی حق حاصل کرتا ہے تو وہ بائع کے اثنائے راہ میں مال کے روکنے کے حق کی پابندی سے سبکدوش ہو جاتا ہے گو مال روکنے کا حق ابتدائی مرسل الیہ کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہو۔

فصل (۲) معاہداتی حقوق اور ذمہ داریوں کا انتقال بذریعہ عمل قانون

یہاں تک تو ہم نے معاہدے کے تمتع اور ذمہ داریوں کی اس منتقلی سے بحث کی ہے جو فریقین معاہدہ کی رضامندی سے وقوع میں آتی ہے لیکن احکام قانونی کے اثر سے بھی یہ حقوق اور ذمہ داریاں ایک شخص سے دوسرے شخص پر منتقل ہو سکتی ہیں۔ اگر الف خریداری یا بیع کے ذریعے سے ب کی جائیداد میں ان شرائط کے مطابق حق حاصل کرے جو اُن پر اُن کے مفادات کے متعلق معاہداتی وجوہات ماید کرتے ہیں اور ان میں سے ایک فریق اپنے حق کو بیع پر منتقل کر دے تو چند حدود کے اندر یہ وجوہات بیع پر منتقل ہو جاتے ہیں۔

حقوق متعلق اراضی کی منتقلی سے وجوہات کی منتقلی کے موضوع کا قانون لکیت پر جدید قانون سازی کی وجہ سے اس شعبے کی مخصوص کتب میں بہتر طریقے سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے اس لیے اس کو یہاں ترک کیا جاتا ہے۔

ازدواج کی وجہ سے زوجہ کے حقوق اور ذمہ داریاں مشروط طریقہ پر ازدواج [شوہر پر منتقل ہوتی تھیں لیکن ایکٹ ۱۸۸۲ء کے بعد سے

اب اس کا کوئی اثر نہیں رہا۔

قائم مقامی کسی شخص کے فوت یا دیوالیہ ہونے سے قائم مقامی کی صورت میں اس کے حقوق اور ذمہ داریاں متوفی کے منتظمان ترک یا دیوالیہ کے متولیوں پر منتقل ہو جاتی ہیں لیکن یہ منتقلی متوفی یا دیوالیہ کے قانونی وجود کو چند اغراض کے لیے جاری رکھنے کا محض ایک ذریعہ ہے معاہدے کے منتقل الیہم

اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور ان کے خلاف اس کو نافذ کرنے سے انہیں ذاتی طور پر کوئی نقصان نہیں ہوتا یہ ابتدائی فریق معاہدہ کی جائداد کی حد تک اس کی قائم مقامی کرتے ہیں اور ہیں۔
(۱) معاہداتی وجوب کا انتقال بوجہ ازدواج

اس شخص میں ازدواج کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اگر زوجہ کی ذاتی جائداد اس کے ان معاہدات کے جو قبل ازدواج کیے گئے ہوں نا کافی ہو تو شوہر اس جائداد کی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے جس کا وہ اپنی زوجہ کے توسط سے مستحق بن جاتا ہے۔
(۲) معاہداتی وجوب کا انتقال وفات کے ذریعے سے

عام طور پر متوفی کے تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو معاہدے سے پیدا ہوتی ہیں نیز حقوق ارجاع نالش جو خلاف ورزی معاہدہ کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں اس کے قائم مقاموں پر منتقل ہو جاتے ہیں لیکن ایسے معاہدات جو متوفی کی شخصی خدمت یا مہارت پر مبنی ہوں ان کی اس کے قائم مقاموں سے تعمیل نہیں کرائی جاسکتی اور نہ وہ ایسی تعمیل کو خود پیش کر کے (قبول کیے جانے) پر اصرار کر سکتے ہیں کہ وہ اس رقم کے لیے دعویٰ کر سکتے ہیں جس کا متوفی مستحق ہو چکا ہو لیکن اس کی وفات تک ادا نہ کی گئی ہو شخصی خدمت کے معاہدات کسی ایک فریق کی موت پر ختم ہو جاتے ہیں۔ کارآمد موزی کا معاہدہ معلم کے فوت ہونے پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کا منظم ترکہ کارآمد موزے سے کسی خدمت کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔
اور نہ منتظران ترکہ اس نقص معاہدہ کی بنا پر دعویٰ کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے خالص شخصی نقصان ہوا ہو جیسے لین بنام ولیمسٹن میں منظم ترکہ نے متوفیہ سے نکاح کرنے کے عہد کی خلاف ورزی کی بناء پر دعویٰ کیا تھا۔ موصیہ کی زندگی ہی میں عہد کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور حق نالش پیدا ہو گیا تھا لیکن

Married Woman's Property Act, 1882, ss. 13, 14. لے

Stubbes v. Holywell Ry. Co. L.R. 2 Exch. 811. لے

Baxter v. Burfield, 2 Str. 1266. لے

2 M. & S. 408. لے

عدالت نے یہ قرار دیا کہ قائم مقاموں کی جانب سے ایسی نالاش نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ امر یقینی نہیں ہے کہ نقص معاہدہ سے جائداد کو کوئی نقصان پہنچا ہو۔ گو از دو وجہ کے متعلق یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ اس سے ایک فریق کو ذاتی آسائش کی حد تک دنیاوی فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ اس سے قابل انتقال شخصی جائداد میں کوئی اضافہ ہوتا ہے۔ ”فصل بنام چرٹی میں اس کے برعکس حکم دیا گیا تھا۔ اور عدالت نے یہ تجویز کی تھی کہ کسی ایسے شخص کے منتظران ترکہ کے خلاف جس نے اپنی زندگی میں معاہدہ نکاح کی خلاف ورزی کی ہے، نالاش نہیں کی جاسکتی۔ اور کوک بنام ٹامسٹن میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ ایسے خاص ہرجے کا دعویٰ جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہو کہ اس قسم کی نالاش میں مدعی نے برداشت کیا ہے قابل پذیرائی نہیں۔

(۳) دیوالیہ ہونے سے معاہداتی وجوب کی منتقلی

دیوالیہ پن قانون دیوالیہ بابتہ ۱۹۱۴ء کے تابع ہے جس کے ذریعے سے اس موضوع کے متعلق اس وقت کے مردہ قوانین موضوعہ کی تسخیر کر کے بعد ترمیم و اضافہ نئے قواعد نافذ کیے گئے ہیں۔ دیوالیہ کی کاروائی اس وقت شروع ہوتی ہے جبکہ عدالت دیوالیہ میں یا تو دائن کی جانب سے مدیون کے خلاف دیوالیہ قرار دینے کی درخواست پیش ہو یا خود مدیون اس بیان کے ساتھ درخواست دے کہ وہ اپنے قرضہ جات ادا کرنے کے ناقابل ہے۔ بجز اس کے کہ بد درخواست بے بنیاد ثابت ہو، عدالت منظم جائداد مقرر کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور ایک سرکاری منظم مقرر کرتی ہے جو مدیون کی جائداد کا جائزہ حاصل کرتا ہے اور دائین کا ایک جلسہ منعقد کرتا ہے۔

اگر دائن راضی نامہ منظور نہ کریں بلکہ مدیون کو دیوالیہ قرار دینے کا تصفیہ کر لیں تو اس کو دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے اور ایک متولی مقرر کیا جاتا ہے۔

متولی (منظم) پر دیوالیہ کی وہ جائداد منتقل ہو جاتی ہے جو اس کے قبضے میں دیوالیہ قرار دینے کے وقت موجود ہو۔ یا برات سے قبل اس کو حاصل ہو اور

متولی کو ایسی جائیداد کی نسبت کارروائی کرنے کا بھی اختیار حاصل ہو جاتا ہے لیکن متولی (منظم) کے حقوق اور ذمہ داریوں کے متعلق ہم کو جن امور پر غور کرنا چاہیے وہ صرف یہ ہیں کہ:—

(۱) جب دیوالیہ کی جائیداد کو کوئی جزو حقوق ارجاع نالاش پر منتقل ہو تو یہ تصور کیا جائے گا کہ یہ متولی پر منتقل ہو گئے ہیں۔

(۲) وہ اپنے تقرر سے بارہ ماہ کے اندر غیر مفید معاہدات کو مسترد اور منسوخ کر سکتا ہے۔

(۳) اسے غالباً ایسے شخصی مضرتوں کی بنا پر نالاش کرنے سے باز رکھا گیا ہے جو نقض معاہدہ سے پیدا ہوتی ہیں، مثلاً علاج یا ازواج کے معاہدات خواہ ایسی شخصی مضرت کے نتیجے کے طور پر شخصی جائیداد کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچا ہو۔

لیکن متولی (منظم) جو دیولے کے حقوق نالاش کا از روئے قانون موضوعہ منتقل الیہ ہے وہی حیثیت نہیں رکھتا جو عام منتقل الیہ بادی بدل کی ہوتی ہے۔ وہ دیوالیہ ہونے کی تاریخ سے حقوق نالاش کو نصفی تقیدات کے تحت حاصل کرتا ہے۔

لہذا اگر دیوالیہ قرار دیے جانے سے قبل کوئی حق نالاش بادی بدل منتقل کیا گیا ہے، اور کوئی اطلاع مدیون کو نہیں دی گئی ہے تو متولی (منظم) کو منتقل الیہ پر کوئی تقدم پہلے اطلاع دینے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا۔



حصہ ہمام

تعبیر معاہدہ

معاہدہ کی تعبیر | اس امر پر ہم نے غور کر لیا کہ تشکیل معاہدہ کے لازمی اجزاء کیا ہیں اور کسی معاہدے کا اثر ان اشخاص پر جو ابتداً اس کے تحت حق رکھتے ہیں اور ان اشخاص پر جن کے حقوق مستقل ہوتے ہیں کیا پڑتا ہے۔ اب دوسری چیز یہ بحث طلب ہے کہ جب یہ معاہدہ مقدمہ بازی کے سلسلے میں عدالت میں پیش ہوتا ہے تو اس سے کس طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔ تعبیر معاہدہ پر غور کرتے وقت ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ اس کے شرائط و مندرجات کس طرح ثابت کیے جاتے ہیں اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ فیصلہ تحریر میں لائے گئے ہیں تو اس تحریر سے قطع نظر خارجی شہادت سے ان میں کس حد تک تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ ان شرائط کے معنوں کی تعبیر کرنے کے لیے جب وہ عدالت کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو کون سے قواعد اختیار کیے جاتے ہیں۔

یہ موضوع دو قسم کے قواعد میں منقسم ہو جاتا ہے: ایسے قواعد جو شہادت سے متعلق ہیں اور ایسے قواعد جو تعبیر سے متعلق ہیں۔ پہلے عنوان کے تحت ہمیں ان ماعدوں پر غور کرنا پڑے گا جن سے فریقین کی مشترکہ نیت کے اظہار کو متحقق کر سکیں۔ دوسرے عنوان کے تحت ہم کو ان قواعد پر غور کرنا پڑے گا جن کے ذریعے سے مستقل شدہ الفاظ سے نیت کی تعبیر کی جاتی ہے۔

باب دہم

قواعد متعلقہ شہادت

عدالت اور جوری اگر کسی معاہدے کے ایسے شرائط کی نسبت نزاع پیدا ہو جو زبانی طور پر کیے گئے ہوں، تو اولاً یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کیا کہا گیا تھا، اور وہ حالات کیا تھے جن کے تحت یہ معاہدہ منعقد ہوا تھا؟ یہ امر واقعہ کے سوالات ہیں جن کا تصفیہ جوری کو کرنا چاہیئے۔ جب جوری بطور امر واقعہ کے یہ تجویز کرے کہ فریقین نے کیا کہا تھا اور یہ کہ وہ معاہدہ کرنے کی نیت رکھتے تھے تو عدالت کو یہ تصفیہ کرنا چاہیئے کہ جو کچھ انھوں نے کہا ہے آیا وہ معاہدے کی مدت تک پہنچتا ہے اور اگر ایسا ہے تو اس کے کیا اثرات ہوں گے؟ جب کسی شخص کے خلاف یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے زبانی معاہدہ کیا ہے تو وہ یہ بیان کرنے کا مجاز نہ ہوگا کہ اس کا وہ منشاء نہ تھا جو اس نے کہا ہے۔

تحریری معاہدات پر بھی اسی قاعدے کا اطلاق ہوتا ہے۔ جب لوگ اپنے معاہدے کے ایک جز کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں تو وہ شہادت لسانی کے ذریعے سے اس تحریر کو بدل نہیں سکتے۔ جب وہ اپنے پورے معاہدے کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں تو وہ شہادت لسانی کے ذریعے سے اس میں اضافہ یا ترمیم نہیں کر سکتے۔

زبانی معاہدے معاہدات جو بالکل زبانی ہوتے ہیں ہمارے موضوع بحث سے بالکل

خارج ہیں۔ کیونکہ زبان سے کیے ہوئے معاہدے کا ثبوت عام قانون شہادت کا ایک جزو ہے۔ اس سوال کا جواب کہ آیا جو بیان کہ ثابت کیا گیا ہے وہ ایک جائز معاہدے کی حد تک پہنچتا ہے تشکیل معاہدہ کے حوالے سے دیا جانا چاہیئے۔ جب ایسے معاہدے کا منعقد ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی تعبیر جن قواعد کے تحت ہوگی ان سے ذیلی بحث کی جاتی ہے:-

ہمیں یہاں ان حالات کو متحقق کرنا ہے جن کے تحت معاہدات تحریری اور معاہدات مہری کے متعلق خارجی لسانی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے ایسی شہادت کی تین قسمیں ہیں:-

تین بخت طلب امور (۱) اس واقعے کی شہادت کہ ایک دستاویز ہے جس سے کسی معاہدے یا جزو معاہدہ کا انعقاد ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) اس امر کی شہادت کہ سیدہ معاہدہ درحقیقت وہی ہے جو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں کسی ایسے عنصر کا فقدان ہو سکتا ہے جو تشکیل معاہدہ کے لیے لازمی ہے یا وہ ایسی لسانی شرط کے تابع ہو سکتا ہے جس پر بحیثیت معاہدہ اس کا وجود مبنی ہوتا ہے۔ (۳) شرائط و مندرجات معاہدہ کی نسبت شہادت۔ یہ شرائط نامکمل بھی ہو سکتے ہیں جن کی تکمیل اس امر کے لسانی ثبوت سے ہو سکتی ہے کہ دیگر شرائط موجود ہیں یا یہ مبہم بھی ہو سکتے ہیں اور اسی مذکورہ طریقے سے ان کی تشریح ہو سکتی ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی عمل درآمد سے متاثر ہوں جس صورت میں اس عمل درآمد کی نوعیت ثابت کرنی پڑتی ہے۔ پس ہمیں حسب ذیل امور پر غور کرنا پڑتا ہے:-

(۱) کسی دستاویز کے وجود کی نسبت شہادت۔

(۲) اس امر کی نسبت شہادت کہ یہ دستاویز ایک معاہدہ ہے۔

(۳) اس کے شرائط کی نسبت شہادت۔

مہری اور سادہ معاہدے ہم کو یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ معاہدات مہری اور معاہدات سادہ میں ایک فرق جو کچھ عرصے پہلے نکالا گیا ہے اس کی تشریح ان قواعد شہادت سے ہوتی ہے جو ان دونوں قسم کے معاہدات سے متعلق ہیں۔

معاہدہ مہری اپنا جواز اس صورت (فارم) سے حاصل کرتا ہے جس میں کہ یہ ظاہر کیا

جاتا ہے۔ لہذا اگر دستاویز ثابت کر دی جائے تو معاہدہ بھی ثابت ہو جاتا ہے تا وقتیکہ یہ ثابت نہ ہو کہ اس کی تکمیل ایسے حالات کے تحت ہوئی ہے جو تشکیل معاہدہ کے مانع تھے یا یہ دستاویز ایسے شرائط کے تحت حوالے کی گئی تھی جن کی تکمیل نہیں ہوئی لہذا یہ دستاویز ایک معطل دستاویز (Escrow) کے سوا کچھ نہیں۔

لیکن ایک تحریری معاہدہ جو مہری نہ ہو وہ بذات خود معاہدہ نہیں بلکہ معاہدہ کی صرف شہادت اور داخلہ ہے۔ جب اس تحریر کی قانونی ضروریات موجود ملجی ہوں جیسا کہ قانون فریب کے تحت ہوتا ہے تو یہ تحریر کسی گزشتہ یا موجودہ اقرار کی شہادت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایک تحریری ایجاب جس میں معاہدہ کے تمام شرائط درج ہوں اور اس پر الف کے دستخط ہوں اور تب اس کو تعمیل کے ذریعے سے قبول کرے تو اس دفعہ کے تحت تب مجاز ہوگا کہ الف پر نالاش کرے۔ اور جب تحریر کی ایسی ضرورت نہ ہو تو فریقین کو یہ اختیار ہے کہ اپنی رضا مندی کو زبانی الفاظ سے، فعل سے یا تحریر سے ظاہر کریں یا ان میں سے جزو ایک طریقہ اور جزو دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

لہذا یہ ہمیشہ ممکن ہے کہ معاہدہ معاہدہ کی فریقین معاہدہ کے الفاظ، افعال اور نیز تحریر میں تلاش کرنی پڑے۔ لیکن جس حد تک وہ اپنے منشا کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں تو وہ اس کی تردید یا تبدیلی کے متعلق شہادت پیش نہیں کر سکتے۔ وہ اس چیز کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں جو انہیں پابند کرتی ہے پس تحریری دستاویز ان کے مابین ایک قطعی شہادت ہے۔

(۱) دستاویز کا ثبوت | معاہدہ مہری کو اس پر مہر لگانے اور حوالے کیے جانے کی شہادت سے ثابت کیا جاتا ہے۔ سابق میں جب کسی

معاہدہ مہری کی تصدیق کی جاتی تھی تو گو اہان تصدیق میں سے کسی ایک کو طلب کرنا ضروری تھا۔ لیکن اب قانون موضوعہ کے تحت اس کی ضرورت نہیں، بجز ان استثنائی صورتوں کے جن میں معتادینز کے حجاز کی تصدیق ضروری ہو۔ چنانچہ (Warrant of Attorney) اور اقبال دعویٰ (Cognovit) ایسے دستاویزات کی مثالیں ہیں جس کی تصدیق ضروری ہے۔

معاہدہ سادہ کو ثابت کرنے کے لیے اس امر کی لسانی شہادت ہمیشہ ضروری ہے کہ جس فریق پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ ایسا فریق ہے جس نے معاہدہ کیا ہے اور جو اس کا پابند ہے۔ جب تحریر صرف معاہدے کے ایک جز، پر مشتمل ہو تو اس تحریر کی تکمیل کے لیے لسانی شہادت ضروری ہے مثلاً الف آکسفورڈ سے جج کو جو لندن میں ہے یہ تحریر کرتا ہے کہ:-

”میں تمہارے گھوڑے کے لیے پچاس پونڈ دوں گا اگر تم قبول

کرتے ہو تو اسے دوسری ٹرین سے آکسفورڈ بھجوا دو (دستخط الف)“

اس معاہدے کے انعقاد کو ثابت کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ گھوڑا روانہ کیا گیا۔ اسی طرح اگر الف ایک اقرار کے شرائط کو تحریر یا ایجاب کے ذریعے سے پیش کرتا ہے جس کو ب زبانی الفاظ سے قبول کر لیتا ہے یا جب کوئی تحریر ضروری نہ ہو اور وہ شرائط کے ایک جز کو ضبط تحریر میں لائے اور باقی شرائط کا تصفیہ ب زبانی طور پر کرے تو ان دونوں صورتوں میں اس امر کو ثابت کرنے کے لیے لسانی شہادت دینی پڑے گی کہ ان شرائط کو ب کے قبول کرنے پر معاہدہ منعقد ہوا تھا۔

نیز اسی طرح جب کوئی معاہدہ متعدد دستاویزات پر مشتمل ہو اور ان کے باہمی تعلق کو ثابت کرنے کے لیے لسانی شہادت کی ضرورت ہو تو ان کے تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے ایسی شہادت دی جاسکتی ہے۔ اس قاعدے کو ان معاہدات کی حد تک کسی قدر مشروط کرنا پڑے گا جن میں قانون فریب کے تحت یادداشت تحریری کو ضروری

لے۔ عمل ہوتا ہے کہ فریقین معاہدہ تحریری معاہدات عام طور سے پلیدنگ ہی میں تسلیم کر لیتے ہیں یا اس وقت جب ایک فریق دوسرے کو اس طرح کی دستاویز کے تسلیم کرنے کی نوش دے۔ اس طرح کے اقبالات سے قواعد عدالت اعلیٰ کا حکم متعلق ہوتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک فریق دوسرے سے چند دستاویزات کے پیش کرنے کا مطالبہ کرے جب وہ اس سے قاصر رہے اور دستاویزات پیش کرنے کی نوش کے دیے جانے کا ثبوت دیا جائے تو مطالبہ کنندہ فریق اس دستاویز کے مندرجات کی شہادت منقولہ پیش کر سکتا ہے۔

قرار دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ایک یا دونوں دستاویزات میں دوسری دستاویز کا حوالہ ہونا چاہیے تاکہ اس حوالے کی توجیہ اور ان کے تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے لسانی شہادت قابل ادخال قرار دی جاسکے۔

ایسے معاہدات میں جو قانون موضوعہ سے باہر ہوتے ہیں داخل حوالے کے بغیر دستاویزات کا تعلق ظاہر کرنے کے لیے لسانی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ جسٹس برٹ نے کہا تھا کہ:—

”اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس امر کو ثابت کرنے کے لیے کیوں لسانی شہادت کو قبول نہ کیا جائے کہ فریقین کا منشا کن دستاویزات سے معاہدہ بیمہ کو منعقد کرنے کا تھا“

بعض حالات ایسے ہیں جن کے تحت مضمون دستاویز کی نسبت لسانی شہادت دی جاسکتی ہے جیسے تحریری معاہدے کا گم یا دست ریس سے باہر ہو جانا۔ لیکن یہ عام قانون شہادت کا ایک جزو ہے اور وہ قواعد جو اس قسم کی شہادت کے ادخال سے متعلق ہیں ان کتابوں میں دستیاب ہو سکتے ہیں جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔

(۲) واقعہ اقرار کی یہاں تک ہم نے اس دستاویز کو جس میں اقرار یا اقرار کا جزو درج ہوتا ہے عدالت میں پیش کرنے کے طریقے سے بحث کی ہے۔ لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے خارجی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے کہ یہ دستاویز درحقیقت ایک جائز اقرار نہیں ہے۔

اس قسم کی شہادت سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ یہ معاہدہ بدل کے نہ ہونے کسی ایک فریق کے ناقابل ہونے حقیقی رضامندی کے نہ ہونے یا غرض کے جائز نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ یہاں خارجی شہادت اقرار کے منشا کو بدلنے کے لیے نہیں بلکہ یہ ثابت کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا اقرار ہی نہیں ہوا تھا جس کو قانون نافذ کر سکے۔

خارجی شہادت سے یہ بھی ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایک زبانی شرط سے معاہدے کا عمل ملتوی کر دیا گیا ہے۔ پس یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایک دستاویز کسی واقعے کے وقوع یا فعل کے انجام دینے کی شرط پر حوالے کی گئی تھی۔ تا وقتیکہ یہ واقعہ

وقع پذیر نہ ہو یا فیصل انجام نہ پائے یہ دستاویز ایک معطل دستاویز (Escrow) کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ شرائط جن کے مطابق یہ دستاویز حوالے کی گئی تھی ایسی لسانی یا دستاویزی شہادت سے ثابت کئے جا سکتے ہیں جو دستاویز مہری سے خارج ہو۔ اسی طرح ایک تحریری معاہدے کے فریقین یہ اقرار کر سکتے ہیں کہ تا وقتیکہ وہ حالات وقوع میں نہ آجائیں جو ضبط تحریر میں نہیں لائے گئے ہیں، یہ معاہدہ غیر موثر رہے گا۔

(Campbell) نے (Messrs. Pym) سے ان کی ایک ایجا دے کے منافع کا ایک جزو خریدنے کا اقرار کیا۔ انھوں نے اس اقرار کی ایک یادداشت تحریر کی اور اس لسانی شرط کے ساتھ اس پر دستخط کئے کہ یہ اس وقت تک ان پر قابل پابندی نہ ہوگا جب تک کہ ایک شخص مسمی (Abernethie) اس کو پسند نہ کرے (Abernethie) نے اس ایجا د کو پسند نہیں کیا اور (Campbell) نے معاہدے کو مسترد کر دیا۔ (Pym) نے یہ بحث کی کہ یہ اقرار قابل پابندی ہے اور یہ کہ لسانی شرط تحریری معاہدے کے شرائط کو بدلنے کی ایک کوشش تھی۔ عدالت نے تجویز کی (اور اس فیصلے کی ایک مابعد کے مقدمے میں توثیق کی گئی) کہ اس شرط کے متعلق شہادت قابل ادخال ہے اس کے وجود کو (Erle, J.) نے اس طرح بیان کیا ہے:-

”جو امر پیش کیا گیا ہے یہ ہے کہ یہ ایک تحریری اقرار ہے جو بادی النظر ہی میں بالکل قطعی ہے اور یہ کہ شہادت اس امر کے ثبوت کے لیے قبول کی گئی تھی کہ یہ مشروط ہے۔ اور یہ کہ اگر ایسا ہوتا تو یہ غلط ہوتا لیکن میری یہ رائے ہے کہ شہادت سے یہ ظاہر ہو گیا کہ حقیقت کوئی اقرار ہی نہیں ہوا تھا فریقین نے باہم صریح طور پر شرائط کو بیان کیا۔ اور اگر انھوں نے یادداشت شرائط پر سہولت کی خاطر دستخط کئے لیکن (Abernethie) کے مشورے کے بغیر وہ اس پر بطور ایک اقرار دستخط نہیں کرنا چاہتے تھے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ بلاوجہ موجودگی ایسی جوابدہی کے پیش ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے

اور میں اتفاق کرتا ہوں کہ جو ری کو ہمیشہ ایسی جو ابد ہی پر مشتبہ نظر سے غور کرنا چاہیے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا فذ پر اس صریح نیت کے ساتھ دستخط کیے گئے ہوں کہ اسے کوئی اقرار تصور نہ کیا جائے تو فریق ثانی ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے دستخط کیے ہیں اس کو کوئی عہد قرار نہیں دے سکتا۔

امر قانونی یہ ہے کہ تحریری اقرار کے شرائط کو بدلنے کے لیے شہادت قابل ادخال نہیں ہے لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت قابل ادخال ہو سکتی ہے کہ کوئی اقرار نہیں ہوا تھا۔

(۳) شرائط معاہدہ کے جب ہم اس خسار جی شہادت پر غور کرتے ہیں جو شہادت معاہدہ پر موشر ہوتی ہے تو ایسی شہادت کا قابل ادخال ہونا محدود نظر آتا ہے۔ کیونکہ

”انگلستان کے عام قانون کے مطابق تحریری معاہدے میں کوئی ترمیم یا اضافہ اس امر کی لسانی شہادت کے ذریعے سے نہیں کیا جاسکتا کہ فریقین کا منشا کیا تھا۔“

ظاہر ہے کہ اس قاعدے کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہوتا جب اصل معاہدے کے فریق ایک معاہدہ یا بعد کے ذریعے سابقہ معاہدے کے شرائط بدل دیں۔

آرتھر ایک تھیٹر کا پٹہ دار تھا اس نے دستاویز پٹہ میں سہ ماہی کرایہ پیشگی دینے کا معاہدہ کیا۔ قبل اس کے کہ پٹہ نافذ ہو، فریقین نے زبانی معاہدے کے ذریعے سے یہ طے کر لیا کہ آرتھر ہر سہ ماہی کو ایک سہ ماہی بل کے ذریعے سے ادائیگی کرے۔ آرتھر نے اس کے مطابق پیش کش کی لیکن پٹہ دہندہ نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا۔ پٹہ دہندہ نے کرایے کا دعویٰ کیا۔ آرتھر نے بیان کیا کہ اس نے لسانی اقرار کے مطابق کرایہ ادا کر دیا ہے۔ عدالت مراجعہ نے قرار دیا کہ اس دستاویز کا منشا نقد ادائیگی سے تھا۔ بل کے ذریعے سے ادائیگی نقد کی ادائیگی نہیں ہے اور یہ کہ لسانی اقرار سے شرائط پٹہ کی تردید ہوتی ہے اس لیے اس کے متعلق شہادت ناقابل ادخال ہے۔

مستثنیات

اس قاعدے کے مستثنیات حسب ذیل ہیں :-
(الف) جب ایک معاہدے کو مکمل کرنے کے لیے جس کا باقی حصہ تحریری ہو مکمل کنندہ یا ضمنی شرائط کو شہادت میں قبول کیا جائے۔

(ب) جب شرائط معاہدہ کی توجیہ کی ضرورت ہو۔

(ج) جب رواجات کو معاہدے میں شامل کیا جائے۔

(د) جب غلطی کی صورت میں خاص تصفیعی چارہ کار قابل اطلاق ہو۔

(الف) جس صورت میں فریقین معاہدہ تمام شرائط کو ضبط تحریر میں نہ لائیں تو مکمل کنندہ شرائط کی نسبت

شہادت قابل اذخال ہے مگر اس کا مقصد معاہدہ تحریری کی ترمیم نہیں بلکہ تکمیل ہوتی ہے۔

(Jervis) نے اقرار کیا کہ وہ الف سے اراضیات خریدنے کا معاہدہ (Berridge) کو منتقل کر دے گا۔ یہ منتقلی چند شرائط پر مبنی تھی اور اس معاملے کی ایک یادداشت ضبط تحریر میں لائی گئی جس میں سے (Berridge) کی استدعا پر چند شرائط حذف کر دیے گئے تھے۔ درحقیقت یہ یادداشت اس غرض سے تیار کی گئی تھی کہ الف سے اراضیات حاصل کی جائیں جب یہ ہو چکا ہو اور (Berridge) نے قبضہ بھی حاصل کر لیا تو اس نے ان شرائط متروکہ کی تکمیل کرنے سے انکار کر دیا جو (Jervis) کے حق میں مفید تھیں۔ جب نائش کی گئی تو اس نے اس کے ثبوت کی اس بحث کے ساتھ تردید کی کہ لسانی شہادت سے اس یادداشت میں کوئی اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال لارڈ سبکرن نے یہ قرار دیا کہ یہ یادداشت :

مختص ایک آلہ ہے جس کو معنی علیہ نے ایک لسانی اور حقیقی اقرار کے اغراض کے لیے اور اس اقرار کے ضمن میں ایسے حالات کے تحت حاصل کیا ہے جس کا استعمال اگر ایسی غرض کے لیے کیا جائے جو اس اقرار کے علامات ہو تو یہ بددیانتی اور فریب پر مبنی ہو جاتا ہے۔

اسی طرح، ایسے لسانی اقرار کی بھی شہادت دی جاسکتی ہے جو ثابت شدہ معاہدے میں متضمن ہو۔ پس جو شرط تحریری اقرار میں داخل کی جائے وہ اس کے عام منشا کے خلاف نہ ہونی چاہیئے۔ ایک کاشتکار نے پیٹ دہندہ کے اس عہد کی بناء پر پٹے کی تکمیل کی کہ اس کی اراضی پر جو شکار ہو وہ مار دیا جائے۔ وہ اس نقصان کے معاوضے کا مستحق قرار دیا گیا جو لسانی اقرار کی خلاف ورزی سے اس کی فصل کو پہنچا ہے گو شرائط پٹے میں اس کا کوئی حوالہ نہیں تھا (Mellish, L.J.) نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا کہ :-

”اُس میں شک نہیں کہ اگر فریقین کسی معاملے کے شرائط کی نسبت گفت و شنید کریں اور بعد میں اس کو ضبط تحریر میں لائیں تو بطور ایک حکم قانونی کے اس اقرار میں مزید شرائط کا اضافہ کرنے کے لیے لسانی شہادت قابل ادخال نہیں ہوگی لیکن یہ بھی ایک صورت ہے جسے اقرار ضمنی کہتے ہیں جس میں فریقین کسی پٹے کا یا کسی اور دستاویز مہر کی اقرار کرتے ہیں۔ ایسا اقرار ضمنی کسی فریق نا فذ کنندہ دستاویز کے بدل کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے بجز اس کے کہ ایسے اقرار سے خود اصل دستاویز کی تردید ہوتی ہو“

تشریح شرائط (ب) شرائط کی تشریح کی شہادت فریقین معاہدہ کی شناخت کی شہادت ہو سکتی ہے۔ مثلاً جب کہ ایک ہی نام کے دو اشخاص ہوں یا جب ایک کارندہ خود اپنے نام سے لیکن اپنے مالک کی جانب سے معاہدہ کرتا ہے جس کے نام اور وجود کو وہ منکشف نہیں کرتا۔ یا یہ شے مہودہ کے تفصیلی بیان سے متعلق ہو سکتی ہے، الف نے ب سے کچھ اون خریدنے کا اور کیا جس کو تمھاری اون سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اس اون کی مقدار اور نوعیت کے متعلق ب کے شہادت پیش کرنے کے حق پر اعتراض کیا گیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ شہادت قابل ادخال ہے۔ یا ایسی شہادت کسی ایسے لفظ کی تشریح سے متعلق ہو سکتی ہے جس میں

شے معہودہ کی تو تشریح نہ کی گئی ہو بلکہ اس ذمہ داری کی جس کو کوئی ایک فریق شرائط معاہدہ کی نسبت قبول کر لیتا ہے جب کسی جہاز کے متعلق سمندر کے قابل ہونے کی ذمہ داری لی گئی ہو یا کسی مکان کو قابل سکونت رکھنے کا عہد کیا گیا ہو یا کسی چیز کو ایک معقول طریقے سے انجام دینے کا اقرار کیا گیا ہو تو ایسی شہادت قابل ادخال ہے جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ ان فکروں کا اطلاق شے معہودہ پر ہوتا ہے تاکہ فریقین کی نیت معلوم کی جاسکے۔

(Burgess v. Wickham) میں ایک جہاز جو گنگا (Ganges) کے نام سے موسوم تھا اور جو دریائے سندھ پر جہاز رانی کی غرض سے تیار کیا گیا تھا، سمندر کے سفر کے لیے ہندوستان روانہ کیا گیا۔ اور اس کو عارضی طور پر مستحکم کیا گیا تھا تاکہ بحری سفر کے خطرات کا مقابلہ کر سکے۔ اس جہاز کا بیمہ کرایا گیا اور بیمہ بحری کے ہر ایک صداقت نامے میں بیمہ کروانے والے کی جانب سے ایک معنوی شراہیہ ہوتی ہے کہ یہ جہاز سمندر کے قابل ہے۔ جہاز گنگا (Ganges) ان معنوں میں سمندر کے قابل نہیں تھا جن معنوں میں کہ یہ اصطلاح سمندر میں چلنے والے جہاز پر منطبق ہوتی ہے۔ لیکن بیمہ کروانے والے جہاز کی نوعیت سے واقف تھے۔ اور گو یہ ہم عام سمندر کے جہاز سے زیادہ خطرناک تھی لیکن اس کو اسی طرح سمندر کے قابل بنایا گیا تھا جس طرح کہ اس قسم کا کوئی جہاز معقول طریقے پر بنایا جاسکتا ہے۔ بیمہ کروانے والوں نے واقعات کے مکمل علم کے ساتھ معمولی پری میم سے زیادہ پر اس کا بیمہ کرایا۔ گنگا (Ganges) ڈوب گیا اور مالک جہاز نے بیمہ کروانے والوں پر دعویٰ دائر کیا۔ انھوں نے اس بنا پر اس نالش کی جوابدہی کی کہ یہ جہاز سمندر کے سفر کے ناقابل تھا۔ اور انھوں نے اس امر کی شہادت کے قابل ادخال ہونے پر اعتراض کیا کہ اس خاص جہاز اور سفر کی حد تک سمندر کے قابل ہونے سے معمول سے بدلا ہوا ایک جداگانہ مفہوم لیا گیا تھا۔ شہادت ان وجوہ پر قابل ادخال قرار دی گئی جن کو جسٹس بلاک بلڈ نے نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔

”تحریری معاہدے کو منطبق کرنے اور یہ بتلانے کے لیے کہ شے معہودہ کیا ہے ہمیشہ خارجی شہادت دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔“

جب شرائط معاہدہ ایسے الفاظ میں ظاہر کیے جائیں جو بقول منطقیوں کے عام نہیں بلکہ خاص اضافی معنوں میں سمجھے

(Simpliciter sed Secundum quid)

جائے ہوں تو لسانی شہادت سے جسے مسعودہ کا جوتھیں ہوگا اس کے لحاظ سے اس وجہ میں بہت کچھ تغیر ہو جائے گا جو فریق پر عائد ہوتا ہے لیکن اس سے معاہدے کی تردید یا تنہیم نہیں ہوتی۔ مثلاً اس عہد کے ساتھ ایک مکان کی منتقلی ہوئی کے مکان کو قابل سکونت حالت میں رکھا جائے تو یہ معلوم کرنے کی غرض سے کہ آیا کرایہ دار نے عہد کی پابندی کی ہے یا نہیں یہ دریافت کرنا جائز ہے کہ آیا یہ کوئی پرانا مکان ہے جو (St. Gills) میں واقع ہے یا ایک نیا محل ہے جو (Grosvenor-square) میں واقع ہے کیونکہ اس قسم کے مکان میں جو چیز مرمت ہلاکتی ہے وہی چیز دوسری قسم کے مکان میں مرمت نہیں سمجھی جاسکتی دلاحظہ ہو (Payne) بنام (Haine) ہے۔

اس قسم کی صورتوں میں یہ دریافت کرنا بالکل جائز ہوگا کہ جسے معاہدہ کیا ہے۔ اس کے بعد شرائط اور ان کا مفہوم عام (Simpliciter) نہیں بلکہ خاص اضافی (Secundum quid) لیا جائے گا چنانچہ مذکورہ بالا رائے کے مطابق سمندر کے قابل ہونا ایک اصطلاح ہے جو ہم کی نوعیت کے مطابق ہوگی۔ اسی لیے اسے عام نہیں بلکہ خاص اضافی مفہوم میں لیا جائے گا۔

ابہام خفی و جلی | اس قسم کے مقدمات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ابہام خفی کے مقدمات ہیں۔ ابہام خفی اور ابہام جلی میں احتیاط سے

فرق کرنا چاہیے۔ چنانچہ ابہام جلی کی صورت میں الفاظ یا تو حذف کر دیے جاتے ہیں یا ایک دوسرے کے متناقض ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مقدمات میں تشریحی شہادت

قابل ادخال نہیں ہوتی ہے جب ایک ہنڈی میں الفاظ "میلوڈوسو پونڈ کے لیے" تحریر کیا گیا ہو لیکن ہنڈیوں میں ۲۴ پونڈ لکھے گئے ہوں تو یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت قبول نہیں کی گئی کہ فریقین کی نیت کا اظہار ہنڈیوں سے ہوتا ہے۔

رواج (ج کسی پیشے یا مقام کا رواج ثابت کیا جاسکتا ہے اور ایسی شہادت سے تحریری معاہدہ میں کسی شرط کو شامل کیا جاسکتا ہے یا اس کے شرائط کے خاص معنی لیے جاسکتے ہیں۔

کسی رواج کی لسانی شہادت جس سے تحریری معاہدہ میں ایک شرط کا اضافہ ہوتا ہے اس اصول پر قابل ادخال ہے کہ :-

”قیاس یہ ہے کہ اسے معاملات میں فریقین کا متنازل معاہدہ کو

ضبط تحریر میں لانا نہیں تھا جس سے وہ پابند ہونا چاہتے تھے

بلکہ وہ متعارف رواجات کے مطابق معاہدہ کرنا چاہتے تھے۔“

تجارتی رواج کی تمثیل کے لیے ہم قابل سمندر ہونے والی شرط کو پیش کرسکتے ہیں جو ہمیشہ بیمہ بحری کے صداقت نامے میں مضمر سمجھی جاتی ہے گو اس کا خاص طور پر ذکر نہ کیا جائے۔

مقامی رواج کی مثال میں ہم ایسے کاشتکار کو لے سکتے ہیں جس نے (Candlemas) یا کرسمس کی عید کے وقت اپنا کھیت چھوڑ دیا ہو لیکن اس فصل کو کاٹنے کا حق رکھتا ہے جو گزشتہ خریف میں بوئی گئی تھی۔ یہ ایسا حق ہے جس کو اس ملک کا رواج اس کے پٹے میں شامل کر دیتا ہے گو یہ پٹہ مہری رہا ہو اور اس میں ایسی کوئی شرط مندرج نہ رہی ہو۔

معاہدات کے ایسے فقروں کی تشریح کے لیے جو تجارتی، زراعتی یا کسی اور متعارف رواجات سے متعلق ہو، رواج کی لسانی شہادت اس اصول پر قابل ادخال ہے کہ :- ”الفاظ جو اپنے عام معنوں میں بالکل غیر مبہم ہوتے ہیں

۱۔ لچوزا رہے کہ قانون ہنڈی بابت ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۴ میں جب الفاظ "ہنڈیوں میں فرق ہونا ادا لڈ کو قابل رکھا گیا

۲۔ Sanderson v. Piper, 5 Bing. N. C. 425. کہ

۳۔ Hutton v. Warren, 1 M.W. 466. کہ

۴۔ Wigglesworth v. Dallison, 1 Sm. L. C. 12th ed. 613. کہ

ان کو فریقین معاہدہ ایک مختلف مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں شہادت تحریری معاہدہ میں نہ تو اضافہ کرتی ہے نہ اس کو مشروط کرتی ہے اور نہ ہی اس کی تردید کرتی ہے۔ بلکہ یہ زبان کی تشریح کر کے مفہوم کو متعین کرتی ہے۔

چنانچہ ایک کرایہ نامہ جہاز میں مال اتارنے کا دن کا شمار اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ جہاز منزل مقصود کی بندرگاہ میں پہنچا ہے۔ اگر برعکس رواج پہنچنے سے مراد بندرگاہ کے ایک خاص مقام پر پہنچنا ہے تو اس امر کی شہادت دی جاسکتی ہے کہ بندرگاہ پر پہنچنے کے عام طور پر کیا معنی ہیں۔

اسی طرح جبکہ ایک خرگوش کے شکار گاہ کے پیٹہ دار نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ شکار گاہ پر دس ہزار خرگوش چھوڑے گا تو اس امر کی لسانی شہادت قبول کی گئی کہ مقامی رواج کے مطابق ایک ہزار سے ایک ہزار دوسو مراد ہے۔

جب کسی دستاویز میں کسی فن کی اصطلاحات یا اصطلاحی فقرے استعمال کیے جاتے ہیں تو ماہرین کی شہادت کا قابل ادخال ہونا اس اصول سے قریبی تعلق رکھتا ہے کہ رواج محادروں کی توجیہ کرتا ہے۔

لیکن جب اس طرح کوئی رواج ثابت ہو جاتا ہے تو اس کو کسی معاہدے کی توجیہ یا توجیہ کرنے کے لیے دلائل کی تکمیل کرنی پڑتی ہے چنانچہ اس کو معقول اور قانون کے عام احکام کے مطابق ہونا اور شرائط معاہدہ کے متناقض نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ کوئی رواج قانون غیر موضوعہ یا قانون موضوعہ کے کسی قاعدے پر غالب نہیں آسکتا اور فریقین کو ہمیشہ یہ اختیار ہوتا ہے کہ صریح الفاظ سے رواج کو خارج کر دیں یا معاہدے کو اس طرح مرتب کریں کہ وہ رواج کے اثر کے

۱۔ Brown v. Byrne, 8 E. & B. 716.

۲۔ Norden v. Steam Co. v. Dempsey, C.P.D. 658.

۳۔ Smith v. Willson, 8 B. & Ad. 728.

۴۔ Hills v. Evans, 81 L. J. Ch. 457.

۵۔ Per Erle, C.J. in Mayer v. Dressers 16 C. B., N.S. 660.

۶۔ چہرچہ اگر کسی شخص کا رواج اس کے اہلکار کے معاہدات کے لیے کر کے پر مجبور کرتا ہو تو یہ قانون موضوعہ کے کالعدم قرار دیا ہو تو اس رواج میں ایک جو حکم نکارتا ہے جس کے متعلق وہ شخص جس کو ایسے معاہدے کیا کرتے پر مامور کیا جائے اپنے مامور کنندہ سے تلافی کرانے کا درجہ اس صورت میں جب کہ وہ انوں اس رواج سے واقف ہوں۔

منافی ہو۔ چنانچہ (Palgrave) بنام (S. S. Turid) میں ایک کرایہ نامہ جہاز میں یہ طے ہوا تھا کہ جہاز ہمیشہ تیرتی ہوئی حالت میں اسباب حوالہ کرے گا اور اسباب جہاز کے پہلوؤں پر سے کرایہ دار اپنے جو کھم پر اور اپنے مصارف سے اتردائیں جیسا کہ رواج ہے۔ جہاز گودی سے تیرہ فٹ سے کم مسافت پر ہمیشہ تیرتی ہوئی حالت میں نہیں رہ سکتا تھا۔ اور بند گاہ کا رواج یہ تھا کہ ایک لکڑی کا پل بنایا جائے جس پر سے اسباب مالکان جہاز کے مصارف پر لیجا کر گودی میں پانی کے کنارے سے چند فٹ کے فاصلے پر ڈال دیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ مالک جہان نے محسوس کیا کہ اس طرح مصارف اس سے زیادہ ہو جاتے ہیں جتنا جہاز کی بیل پر اسباب کے حوالہ کرنے میں بنابر اس نے ناش دائر کی اور افسر اریا یا کہ کرایہ نامہ جہاز کے صریح شرائط اور مقامی رواج میں مطابقت ممکن نہیں کیونکہ اس میں طے ہوا تھا کہ کرایہ دار اسباب کو جہاز کے پہلوؤں پر سے اپنے مصارف پر اتردائیں گے اور اسی وجہ سے ناش کی جوابدہی قبول نہیں کی جاتی۔ یہ واضح ہے کہ رواج سے تحریری معاہدے میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہونا چاہئے اور ان معنوں میں وہ اس میں ترمیم کرتا ہو یہ دریافت کرنے کا صحیح معیار کہ آیا یہ تحریر کے منافی یا متناقض ہے اس سوال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا رواج سے جس چیز کا اضافہ کیا گیا ہے وہ اس نوعیت کی ہے کہ اگر اس کا معاہدے میں اظہار کیا جاتا تو وہ مہمل معلوم ہوتی یا معاہدے کے متناقض ہوتی۔

غلطی اور تعمیل مختص (د) نصفی چارہ کار کے اطلاق کے لیے اور تعمیل مختص کو منظور یا نامنظور کرنے کے لیے دستاویزات تفصیل و اصلاح یا تسخیر کرنے کے لیے خارجی شہادت آسانی سے قبول کی جاتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے ایک آدمی اگرچہ عام طور پر اس ایجاب کے شرائط کا پابند ہوتا ہے جو غیر مبہم طور پر پیش اور قبول کیا گیا ہو۔ لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت قبول کی گئی کہ یہ ایجاب غفلت سے کیا گیا تھا اور نیک نیتی سے قبول نہیں کیا گیا (Webster v. Cecil) کی نظیر یہاں متطبق ہوتی ہے اس میں الف نے ب سے متعدد قطعات اراضی کو ایک اجمالی رقم پر فروخت کرنے کا ایجاب کیا لیکن ایجاب روانہ کرنے کے بعد ہی اس کو معلوم ہو گیا کہ اس نے ان قطعات کی قیمتوں کو جمع کرنے میں غلطی کی اور اس قیمت سے کم کا ایجاب

کیا جو وہ چاہتا تھا۔ اس نے بغیر تاخیر کے اس غلطی کی اطلاع تب کو دی لیکن یہ اطلاع تب کے معاہدے کو قبول کرنے سے پہلے نہیں پہنچی۔ تعمیل مختص میں مزاہمت کرتے وقت اس کو ان حالات کے ثابت کرنے کی اجازت دی گئی جن کے تحت ایجا بک کیا گیا تھا۔ اسی طرح جب کوئی لسانی معاہدہ ضبط تحریر میں لایا جائے یا ارضیات کی بیع یا پٹے کے معاہدے کی تعمیل پٹے کے نفاذ یا ارضی کی منتقلی کے ذریعے سے کی جائے تو یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت قبول کی جاسکتی ہے کہ معاہدے کی ایک شرط کے متعلق فریقین کی حقیقی رضامندی نہیں ہے اور یہ دوا غراض کے لیے اور دو قسم کے حالات کے تحت کیا جاتا ہے۔

اصلاح و تصحیح دستاویز | جب کوئی معاہدہ ضبط تحریر میں لایا جائے یا کوئی دستاویز کسی باقبل معاملے کے سلسلے میں تعمیل کی جائے اور

یہ تحریر یا دستاویز فریقین کی باہمی غلطی کی وجہ سے فریقین کے منشا کو ظاہر کرنے میں ناکام رہے تو عدالت چانسری فریقین کے اصلی منشا کے مطابق اس تحریری دستاویز کی اصلاح کرے گی۔ یہ اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب کہ فریقین اس حیثیت کو دوبارہ حاصل نہ کر سکتے ہوں جو ان کی انعقاد معاہدہ کے وقت حاصل تھی نیز اس وقت بھی جب غلطی کسی دستاویز انتقال جائیداد میں مندرج ہو گئی ہو۔ اگر فریقین کے ابتدائی اقرار کے شرائط مبہم ہوں تو فریقین کا اصلی منشا معلوم کرنے کے لیے خارجی شہادت اور اگر ضرورت ہو تو لسانی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔ لیکن اقرار کا حقیقی ہونا ضروری ہے اور اس کے شرائط باہمی غلطی کے تحت ظاہر کیے گئے ہوں اور لسانی شہادت اگر صرف ہی ایک شہادت ہے ایسی ہونی چاہئے جس کی تردید نہ ہوئی ہو۔

جب غلطی باہمی نہ ہو تو خارجی شہادت صرف ایسی چند صورتوں میں قبول کی جاتی ہے جن میں بہ ظاہر یہ خیال کیا گیا تھا کہ ان میں فریب کا کوئی عنصر پایا جاتا تھا اور یہ شہادت اس غرض سے قبول کی جاتی ہے کہ اس فریق کو جو اس غلطی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس بات کے انتخاب کا موقع دیا جائے کہ یا تو تصحیح شدہ معاہدے کا یا بند ہو جائے ورنہ اس کو منسوخ کر دیا جائے گا۔

Earl Beauchamp v. Winn, L.R. 6 H.L. at p. 282. ۱۹۰۱ء

Craddock v. Hunt, [1923] 2 Ch. 186 U.S.A. v. Motor Trucks, Ltd. [1924] ۱۹۲۴ء

A.C. 196.

Murray v. Parker, 19 Beav. 305. ۱۸۴۰ء

Mackenzie v. Coulson, 8 Eq. 375, Fowler v. Fowler, 4 D. & J. 250. ۱۸۵۰ء

۳۹ تا ۲۷ صفحات (طبع نہم) ۲۹ تا ۲۷

ایسی صورتوں کی مثالیں (Garrad v. Frankel) یا (Paget v. Marshall) ہیں جن کا حوالہ غلطی کے باب میں دیا گیا ہے۔ یہ ایسے مقدمات ہیں جن میں ایجاب یافتہ (Offeree) یہ جانتا تھا کہ ایجاب اس سے ایسے الفاظ میں کیا گیا ہے جن کا مفہوم ایجاب کنندہ کے مفہوم سے زیادہ ہے اور فوراً اس کو قبول کر کے غلطی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ معلوم ہوگا کہ ایسی صورتوں میں اصلاحی اختیارات اس وقت استعمال نہیں کیے جاتے۔ تا وقتیکہ فریقین ایسی حالت میں نہ لائے جاسکیں کہ گویا معاہدہ منعقد ہی نہیں ہوا تھا۔

(Judicature Act.) کے ذریعے سے عدالت عالیہ کی چانسلری ڈویژن کے لیے یہ اختیار مختص کر دیا گیا ہے کہ دستاویزات یا دیگر تحریرات کی اصلاح، اخراج یا تفسیح کرے۔



باب یازدہم

اصول وقواعد تعبیر

فصل اول عام قاعدے

اب تک ہم نے اس بات ہی پر غور کیا ہے کہ کسی معاہدے کے شرطوں کا کس طرح تعین و تحقیق کیا جائے۔ اب ہم ذیل میں ان اصول پر غور کریں گے جو ان شرائط کی تعبیر کے کام آتے ہیں۔ یہ امر پہلے ہی سے ملحوظ رہے کہ تعبیر معاہدہ ہمیشہ ایک امر قانونی ہوتا ہے جو صرف عدالت سے متعلق ہوتا ہے۔

(۱) الفاظ اپنے سادہ اور لغوی معنوں میں لیے جائیں | الفاظ اپنے معمولی معنوں میں لے جائیں | اس قاعدے سے دو نتائج بھی نکل سکتے ہیں جو فریقین کے پیش نظر ہی نہ تھے۔ اسی لیے اس قاعدے کے آخر میں یہ کہا جاتا ہے کہ ”البتہ اس بات کی ہمیشہ اجازت رہیگی کہ اس شہادت کو پیش کر کے جو قابل ادخال ہو یا یہ ثابت کیا جائے کہ فلاں رواج کے باعث الفاظ

اپنے معمولی معنوں میں نہیں برتنے گئے ہیں۔

(۲) ”کسی اقرار کی صرف ایسی تعبیر کی جانی چاہئے جو فریقین کی نیت کو جامعہ عمل پہناسکے اور یہ نیت اقرار سے من حیث الکل استنباط کی جائے۔“ زیادہ لحاظ فریقین کی واضح نیت کا کیا جائے نہ کہ ان مخصوص الفاظ کا جو انھوں نے اپنے منشا کے اظہار کے لیے برتنے ہوئے۔

بظاہر ان دونوں قاعدوں میں تضاد نظر آئیگا۔ مگر ان دونوں کے معنای اصل میں صرف اتنے ہوتے ہیں کہ کسی آدمی کے متعلق یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ بالکل وہی چاہتا تھا جو اس نے کہا تھا بجز اس کے کہ دستاویز کے پورے رجحان سے کوئی ایسے معین معنی اخذ کیے جاسکتے ہوں جو مخصوص الفاظ کو اس سے وسیع تر مفہوم عطا کر سکیں جتنا لغوی معنوں میں لینے سے ان کو حاصل ہوتا ہے۔ عدالت یہ نہیں کریگی کہ فریقین کے لیے کوئی اقرار مرتب کرے۔ عدالت کا کام صرف یہ ہے کہ ان کے کئے ہوئے اقرار کے عام منشا سے ورنہ اس کے الفاظ کے لغوی معنوں سے یہ بتائے کہ اقرار اصل میں کس بات کا تھا۔

ان عام قاعدوں کی ذیل میں متعدد دیگر قاعدے بھی ہیں اور ان سب کا مقصد بھی ایک ہی ہے کہ جس حد تک فریقین کے منشا کا پتہ چل سکے اس پر عمل کرایا جائے۔

املا یا صرف و نحو کی کوئی بدیہی غلطی ہوگئی ہو تو عدالت اس کی اصلاح کر دیگی۔ عام الفاظ کے معنوں کو خاص اور محدود کرنے کے لیے موضوع معاملہ کا مختص یا معین تذکرہ بھی باعث بن سکتا ہے لیکن یہ قاعدہ بھی جسے (Ejusden generis) کہتے ہیں صرف ایک طریقہ تعبیر ہے، جس کا منشا یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ فریقین معاہدہ کا منشا اور نیت کیا رہے ہوں گے۔ یہ کوئی قانونی حکم نہیں ہے اور

۱. Mallan v, May, 13 M. & W. 517.

۲. Ford v Beech, 11 Q.B. 866.

۳. Thorman v, Dowgate S.S. Co., [1910] 1 K.B. 410.

اسی لیے فریقین کی اصل نیت کے تابع ہے یہ نہیں کہ نیت اس کی تابع ہو۔ اور اس کا اطلاق اس وقت بالکل نہیں ہوگا جب معاہدہ کی بحیثیت مجموعی مساحت پر یہ ظاہر ہوتا ہو کہ فریقین کی نیت اس سے بالکل جدا تھی جب ان کے برتنے ہوئے الفاظ سے معلوم ہوتی ہے۔

جن الفاظ کے دو معنی ہو سکتے ہیں ان کو وہی معنی دیے جائیں گے جن سے دستاویز صیح ہو سکے۔ چنانچہ ایک دستاویز میں صراحت تھی کہ وہ مدعیوں کو جس کے ہاتھ تمھارے پیشگی بیعانہ دینے کے بدل میں "دی جائیگی" اس پر بحث یہ کی گئی کہ اس سے ایک ایسے بدل کا پتہ چلتا ہے جو دیا جا چکا ہو۔ لیکن عدالت نے یہ قرار دیا کہ لفظ سے متوقع بیعانہ بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے معنی یہ ہونگے کہ "تمھارے پیشگی بیعانہ دینے کی صورت میں" یا "شرطیکہ تم پیشگی بیعانہ دے چکے ہو"۔

کسی تحریر کی تعبیر عام طور سے تحریر کنندہ کے خلاف ہی کی جائے گی۔ یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ ہر شخص خود اپنی تحریر کے اہامات کا ذمہ دار ہے اور اسے حق نہیں کہ کسی کو اس کے ساتھ معاہدہ کرنے کی ترغیب دے اور ایسے الفاظ استعمال کرے جن سے فریق ثانی تو ایک مطلب سمجھتا ہو اور آں حالیکہ خود یہ شخص یہ توقع کرتا ہو کہ عدالت اس کی کچھ اور تعبیر کرے گی جس سے اسے زیادہ فائدہ ہوگا۔

فصل دوم۔ قانون اور نصفت کے احکام

مدت اور سزاؤں کے متعلق



مدت | ایک معاہدہ میں وہ مدت مقرر کر دی گئی تھی جس میں معاہدے کے

۱. Haigh v. Brooks 10 W. & E. 309.

۲. Fowles v. Manchester, Assurance, Association, 3 B. S. at p. 929.

ایک فریق کو اپنی ذمہ داری کی تکمیل کرنی تھی۔ عدالت قانون غیر موضوعہ نے قرار دیا کہ یہ معاہدہ کا بنیادی عنصر ہے۔ اگر مدت مقررہ میں کام انجام نہ پائے تو فریق ثانی کو اختیار ہوگا کہ معاہدہ کو شکستہ اور ختم شدہ تصور کرے۔

نصف نے مدت کے متعلق شرط کو اتنی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ اس کا سوال یہ ہوتا ہے کہ فریقین نے جب مدت کا تعین کیا اس وقت ان کا منشا کسی معقول مدت میں تکمیل کا تھا یا اس سے بھی کچھ زیادہ۔ اگر پتہ چلے کہ معقول مدت ہی مراد تھی تو اس صورت میں معاہدہ کو شکستہ نہیں قرار دیا گیا جب اس فریق نے جو معینہ مدت میں کام انجام دینے کا پابند تھا، اسے ایک معقول مدت میں انجام دیدیا ہو۔

(Judicature Act) نے یہ قرار دیا ہے کہ مدت کے متعلق جو قرارداد ہوئی ہو اس کی ”جلد عدالتوں میں وہی تعبیر کی جائے گی جو اب تک نصف میں ہوتی رہی ہے“ (ف ۲۵ ضمن ۷)

معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون سازی سے صرف وہ معاہدات متاثر ہوئے ہیں جو (Judicature Act) کے نفاذ سے قبل عدالت چانسر میں آتے تھے۔ اور یہ قرار دیا گیا کہ اس کا اطلاق تجارتی معاہدات پر بھی کرنا غیر معقول ہوگا۔ اس طرح کے معاہدات کے متعلق بجز اس کے کہ کوئی اور قرارداد ہو گئی ہو، عام قاعدہ یہ ہے کہ مدت سے متعلق قراردادیں (بجز وقت ادائی کے) اہم عنصر سمجھی جائیں گی۔

جب کسی معاہدے میں یہ شرط ہو کہ عدم تکمیل پر ایک معینہ رقم ادا کی جائے گی تو یہ ایک تعبیری مسئلہ ہوگا کہ آیا اس رقم کو ”سزا“ قرار دیں یا ہرجائے معینہ یا سزا اس صورت میں نمایاں ہو جاتا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

جیسا کہ آئندہ دیکھا جائے گا نقص معاہدہ کے ہر لحاظ سے اس نقصان کی تلافی کے لیے دئے جاتے ہیں جو فریق متضرر کو پہنچا ہو۔ یہ نہیں کہ معاہدہ توڑنے والے

فریق کو کوئی سزا دی جائے۔ اس کے برخلاف نقص معاہدہ سے پہنچنے والے ہر جے غیر یقینی ہوں تو بعض وقت اس میں سہولت ہوتی ہے کہ فریقین ان ہرجوں کو معین کر دیں یعنی خود معاہدے کے اندر کسی مقررہ رقم کی تخصیص کر کے اپنی حد تک ہرجوں کو یقینی بنادیں۔ اگر مقرر کردہ رقم متوقعہ ہر جے کی دیانت دارانہ پیش قیاسی ہو تو نقص معاہدہ کی صورت میں وہ دلائی جاسکے گی خواہ نقص معاہدہ سے جو نقصان ہوا وہ نقصان کی توقع سے زیادہ رہا ہو یا کم۔ اس کے برخلاف اگر مقررہ رقم متوقع نقصان کے مناسب اندازے پر مبنی نہ ہو بلکہ محض ڈرانے کے لیے ہو تو وہ نہیں دلائی جائے گی اور جتنا ہر جے فی الواقع ہوا ہے اس کا عادی طور پر تعین کیا جائیگا۔ لفظ "سزا" اور "ہر جائے معینہ" کی تعبیر کرتے وقت کوئی حاکم عدالت فریقین کے شجرہ کے الفاظ کا پابند نہ ہوگا۔ اور چاہے دستاویز میں "ہر جائے معینہ" ہی لکھا ہوا کیوں نہ ہو، اگر عدالت کی رائے میں وہ سزا معلوم ہوتا ہو تو عدالت حسب عمل کرے گی۔ اس قاعدے کی ایک اچھی مثال معاہدات کرایہ جہاز میں ملتی ہے جن میں عموماً یہ فقرہ ہوتا ہے کہ "اقرار ہذا کی عدم تکمیل کی سزا، جو مصارف حل و نقل کا اندازہ"۔ ایسی صورتوں میں صرف اتنی ہی رقم دلائی جائے گی جتنا واقعی ہر جے ہوا ہے مصارف حل و نقل چاہے کچھ ہی ہوں۔ اسی بنا پر اس فقرے کو (Brutum fulmen) کہا جاتا رہا ہے۔ ایک مقدمے میں ایک فقرہ یوں لکھا گیا تھا "اقرار ہذا کی عدم تکمیل کی سزا، ثابت شدہ ہر جے اندازہ کردہ مصارف حل و نقل سے زیادہ نہ ہو" قرار پایا کہ یہ فقرہ سزا کی غرض سے تھا اور جتنا نقصان واقعی پہنچا ہے دلا یا جائیگا خواہ وہ اندازہ کردہ مصارف حل و نقل سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

وثیقہ (باند) صورت میں تو ایک وعدہ ہوتا ہے جو عموماً اس وثیقے میں درج یا بیان شدہ معاہدہ یا اقرار کی عدم تکمیل کی صورت میں بطور سزا ایک رقم ادا کرنے کے متعلق

۱. Dunlop v. New Garage Co. [1915] A. C. 79.

۲. Godard v. Gray, L. R. 6 Q. B. 189, 148.

۳. Watts v. Mitsui, [1917] A. C. 237.

ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کے وعدے کی صورت اختیار کر لے کہ وثیقہ میں بیان کردہ فعل یا افعال کے باعث پیدا ہونے والے ہرجوں کی تلافی کے لئے کوئی رقم ادا کی جائے گی۔ اس قسم کے شرائط پر مشتمل وثیقوں یا معاہدوں میں یہ قرار دے دیا گیا ہے کہ عدالت کو ہر معاہدے کے جملہ حالات پر نظر ڈالنی چاہئے۔ کہ فریقین کا عمل کیا رہا اور نیز کیا الفاظ برتے گئے۔ اور ان کی بنا پر طے کرنا چاہئے کہ فریقین کی نیت کیا تھی۔ لیکن قواعد ذیل کا بیان کیا جانا ضروری ہوگا۔

(۱) اگر کوئی معاہدہ کسی ایسے امر کے متعلق ہو جس کی مالیت غیر متعین ہو اور اس کی کسی ایک یا زائد شرطوں کی خلاف ورزی پر کوئی معین رقم ادا طلب قرار دی گئی ہو تو یہ رقم ہر جائز معینہ کے طور پر دلائی جاسکے گی۔ لیکن معاملے کے جملہ حالات کے لحاظ سے ایسی مقررہ رقم غیر معقولی یا حد سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ ورنہ وہ سزا بن جائے گی۔

(۲) اگر کوئی معاہدہ کسی ایسے امر کے متعلق ہو جس کی مالیت متعین ہو اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں جو رقم ادا طلب قرار دی گئی ہو وہ اس مالیت سے زیادہ ہو تو وہ سزا سمجھی جائے گی ہر جائز معینہ نہیں ہے۔

(۳) اگر کسی معاہدے میں متعدد شرائط ہوں جن میں سے چند کی مالیت متعین ہو اور چند کی متعین نہ ہو یا یہ کہ چند کی مالیت بڑی ہو اور چند کی بہت ہی حقیر اور ان شرائط میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی پر کوئی مقررہ رقم ادا طلب ہو تو قیاس یہ ہے کہ

Strickland v. Williams, [1899] 1 Q. B. 382. لے

Pye v. British Automobile Syndicate, [1906] 1 K. B. 425. لے

Webster v. Bosanquet [1912] A.C. 394. لے

Dunlop v. New Garage Co. [1915] A.C. 79: لے

Astley v. Weldon, 2 B. & P. 346. لے

Kemble v. Parren, 6 Bing, 147. لے

Dunlop v. New Garage, Co. [1915] 79, 87. لے

یہ سزا کی صورت ہے۔

قاعدہ ۷ کی مثال معاہدات تعمیر میں ملتی ہے جن میں دیری پر ہفتہ وار یا روزانہ ایک مقررہ رقم دینے کی شرط ہوا کرتی ہے یا کسی قحبہ خانہ کے کرایہ دار کی صورت میں مالک مکان کو اس صورت میں ایک معینہ رقم دینی ہو جب اسے قانون قحبہ خانہ جات کی خلاف ورزی کے جرم میں سزا دی جائے۔

قاعدہ ۷ کی مثال : یہ وعدہ کیا جائے کہ کسی معینہ تاریخ پر ایک خاص رقم ادا نہ کی جائے تو اس سے زیادہ رقم ادا کی جائے گی۔ یہ قاعدہ سخت ہے کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی متوقعہ ادائیگی کی عدم وصولی پر کسی شخص سے سخت نقصان پہنچے تاہم اسے وہی چھوٹی رقم دلائی جاسکے گی۔

اس کے برخلاف یہ شرط کوئی سزا نہیں سمجھی جائے گی کہ اگر بہ اقساط ادا طلب قرض کی صورت میں کسی ایک قسط کے بھی ادا نہ کئے جانے کی صورت میں جملہ باقی رقم فوراً ادا طلب ہو جائے گی۔ یا یہ شرط کہ زرین کا بیعنا ضبط کر لیا جائے گا اگر ایک یا زائد اقرارات کی خلاف ورزی ہو جن میں سے چند اہم اور چند حقیر ہوں۔

قاعدہ ۷ کی مثال (Kemble v. Farren) میں ملتی ہے۔ فیارن نے اقرار کیا تھا کہ وہ مسلسل چار سیٹاتوں میں کاؤنٹ گارڈن ٹھیٹر میں اداکاری کے فرایض انجام دے گا اور ٹھیٹر کے جملہ قواعد کی پابندی کرے گا۔ کمپل نے وعدہ کیا کہ اسے اس زمانے میں جب کہ ٹھیٹر کھلی رہے، ہر رات تین پونڈ چھ شلنگ آٹھپنس کے حساب سے تنخواہ دے گا نیز ہر بیقات میں ایک رات کی پوری آمدنی اسے دی جائے گی۔ اور یہ قرار پایا کہ فریقین میں سے جو بھی ان شرائط میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی کرے تو وہ فریق ثانی کو ایک ہزار پونڈ دے گا۔ فریقین نے

Ward v. Monaghan, 11 T.L.R. 529. لے

Protector Loan Co. v. Grice, 5 Q.B.D. 502. لے

Wallis v. Smith, 21 Ch. D. at p. 257. لے

6 Bing, 141. لے

صراحت سے یہ بھی بیان کیا تھا کہ یہ رقم سہر جائے معینہ ہوگی، سہرا یا سہرایا نہ رقم یا سہرا کی نوعیت کی نہ ہوگی۔ فیاریان نے معاہدہ ٹوٹ دیا۔ جوری نے (۷۵۰) پونڈ ہرجب مقرر کیا اور عدالت نے پورے ہزار پونڈ دلانے سے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ :-

”اگر ایک طرف مدعی تین پونڈ چھ شلنگ اٹھ پینس

روزانہ کی خواہ میں سے کسی ایک دن کی رقم ادا نہ کرے

یا دوسری طرف مدعی علیہ بیٹری کے عام قواعد میں سے

کسی ایک کی بھی پابندی سے (چاہے وہ کتنا ہی

معمولی یا غیر اہم قاعدہ کیوں نہ ہو) انکار کرے

تو یہ بحث کی جاتی ہے کہ ہر صورت مذکورہ شرط کے تحت

ایک ہزار پونڈ کا مقررہ ہرجب ادا طلب ہو جائے گا۔

لیکن کسی حقیر رقم کی عدم ادائیگی ایک بہت بڑی رقم کا

فورا ادا طلب ہو جانا اور اس بڑی رقم کو سہرا نہ قرار

دیا جاسکتا، باہم متضاد باتیں معلوم ہوتی ہیں۔“

لیکن یاد رہے کہ یہ قاعدے فریقین کی نیت کے متعلق محض قیاسات ہیں اور

یہ حقیقت مجموعی پورے معاہدے کی روشنی میں اگر دوسری نیت کے ہونے کا ثبوت دیا جائے تو ان قیاسات کی تردید بھی ہو سکتی ہے۔



حصہ پنجم

اختتام معاہدہ

اں عناصر کا ذکر ہو چکا جن سے معاہدہ منعقد ہوتا ہے، جن سے بعد انعقاد معاہدہ کا عمل ہوتا ہے اور جن سے بوقت نزاع تعبیر اور ترجمانی کی جاتی ہے، اب اس بات پر غور کرنا باقی ہے کہ کس کس طرح معاہداتی پابندیوں سے چھٹکارا حاصل کیا جاتا ہے۔ اور فریقین ان حقوق اور ذمہ داریوں سے جو معاہدے کے تحت ان کو حاصل ہوئی ہوں آزادی حاصل کرتے ہیں۔ اس حصہ موضوع سے بحث کرتے ہوئے نہ صرف اس امر پر غور کرنا مناسب ہو گا کہ کس طرح اصل معاہدے کا اختتام ہوتا ہے بلکہ یہ بھی کہ اگر وہ خلاف ورزی کے باعث ختم ہوا ہے تو کس طرح اس خلاف ورزی سے پیدا ہونے والے حق ناش کو ملحوظ کیا جاسکتا ہے۔

معاہدے کے اختتام کے طریقے یہ ہیں:-

۱۔ اسی طریقے سے اختتام ہو جس سے انعقاد ہوا ہو یعنی باہمی معاملے کے

ذریعے سے۔

۲۔ اس کی تعمیل کی جائے اور فریقین میں سے ہر ایک نے معاہدے کے

ذریعے سے جو فرایض اپنے ذمے لیے ان کی انجام دہی عمل میں آئے اور حقوق ادا کیے جائیں۔

۳۔ اس کو توڑا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں فریقین میں باہم ایک نیا وجوب

پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک فریق کو دوسرے کے خلاف حق ناش حاصل ہوتا ہے۔
 ۴۔ بعض حالات کے تحت (اس کی تعمیل) محال ہو جائے۔ ایسی صورت میں
 فریقین اپنے متعلقہ وجوہات سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اس کا آئندہ بھی تذکرہ ہوگا کہ
 یہ حقیقت میں نمبر (۱۱) ہی کی ایک قسم ہے یعنی اختتام بذریعہ معاملہ باہمی۔ مگر یہ کچھ
 ایسی خصوصیت رکھتا ہے کہ اس کا مستقل عنوان کے تحت تذکرہ کرنا سہولت کا باعث
 ہوگا۔

۵۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُسے بعض خاص حالات کے تحت (جن کا آئندہ ذکر
 ہوگا) عمل قانونی کے ذریعے ختم کیا جائے۔



باب دہم

اختتام معاہدہ بذریعہ معاملہ باہمی

معاہدہ فریقین کی معاہدت پر مبنی ہوتا ہے۔ چونکہ ان پر پابندی انہیں کا معاملہ عائد کرتا ہے، اس لیے اس سے آزادی بھی ان کے سمجھوتے کے ذریعے سے ہو سکے گی۔ اس قسم کا اختتام صرف تین طرح پر ہو سکتا ہے۔

(۱) دست برداری

(۲) معاہدہ کی جگہ دوسرا معاہدہ۔

(۳) شرطاً مابعد

{ فصل اول دست برداری (Waiver) یا تسخ (Reseission) }

معاہدے کا اختتام اس طرح ہو سکتا ہے کہ فریقین اس کے آئندہ پابندی عائد نہ کرنے کا معاملہ کریں۔ اسے دست برداری یا تسخ معاہدہ کہتے ہیں۔

اس قسم کا معاملہ باہمی عہد کے ذریعے سے طے ہوتا ہے۔ ادھر فریق کے عہد کا بدلہ یہ ہوتا ہے کہ فریق دیگر اپنے حقوق تحت معاہدہ کو ترک کر دیتا ہے۔ یہ قاعدہ اکثر بیان کیا جاتا ہے کہ ”کسی سادہ معاہدے کی اگر خلاف ورزی نہ ہوئی ہو تو بغیر متساویز

او۔ بعیر بدل کے اس سے دست برداری دی جاسکتی ہے یا اسے ختم کیا جاسکتا ہے ؟
مگر اس سے فقط یہ سمجھنا چاہئے کہ جن صورت میں معاملہ تکمیل شدنی ہو تو معاملہ تینیسخ
کے لیے سوائے اس کے کسی مزید بدل کی ضرورت نہیں کہ ہر فریق کو دوسرا فریق اس کی
ذمہ داریوں سے بری کر دے۔

یہ کہنا غیر متعین معلوم ہوتا ہے کہ اگر معاہدے کو ایک فریق نے نافذ کیا ہو تو وہ
خلاف ورزی سے قبل بلا بدل ختم کر دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً جب زید نے وہ تمام امور
انجام دیدیے ہوں جن کا وہ پابند تھا اور ابھی کر کی انجام دہی کا وقت نہیں آیا ہے تو
زید کا محض اپنے مطالبے سے دست بردار ہونا بکر کو بری کر دے۔

قانون انگلستان کی رو سے کسی معاہدے کی تکمیل کرانے کا حق صرف اسی طرح
ترک کیا جاسکتا ہے کہ دستاویز مہری (تحریر) کے ذریعے سے بری الذمہ قرار دیا جائے
یا بدل ادا کیا جائے۔ قدیم نظام پلڈنگ کے تحت دست برداری کی ضروری (plea)
سے فریقین میں دستبرداری معاہدے کا ایک نیا معاملہ پیدا ہونا سمجھا جاتا تھا۔ اس میں
ماہمی عہد ہوتے تھے۔ ظاہر ہے اس کا بدل یہ ہوتا ہے کہ ہر معاہدہ اپنے غوق سے
دست بردار ہو جاتا تھا۔ دست برداری کے ذریعے سے اختتام پر پیر یا نو مطالبات سے
باہم دست برداری کی یا ایک نئے بدل کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ کسی تکمیل شدنی معاہدے کے فریقین مجاز ہیں
کہ باہمی معاملے کے ذریعے سے بلا کسی بدل کے اس
معاہدے کے وجوب کا اختتام کر دیں۔ مگر کوئی
تکمیل شدہ معاہدہ اختتام نہیں پاسکتا جب
تک کہ مہری دستاویز کے ذریعے سے ابراہمی
کارروائی نہ ہو۔ یا وجوب کی تکمیل نہ کی جائے۔
مثلاً بذریعہ ادائیگی جب کہ وجوب کی تکمیل رقم کی

ادائی کے ذریعے سے ہوتی ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ
پرامیٹری نوٹ اور بل آف کیسینج کی حیثیت مادہ معاہدے
کے مقابل کچھ اور ہی ہے۔

آخری فقرے میں ہمارے اوپر بیان کردہ اصول کا ایک استثناء ہے کہ بل
قانون تجارت (Law Merchant) کا ایک قاعدہ تھا جسے
قانون غیر موضوع نے اختیار کر لیا کہ کسی بل آف کیسینج یا پرامیٹری
نوٹ کا قابض اپنے حقوق سے دست بردار ہو سکتا یا ان کو
ختم کر سکتا ہے۔

بل آف کیسینج اور
پرامیٹری نوٹ
کی خصوصیت

بلس آف کیسینج ایکٹ بابت ۱۸۸۲ء دفعہ ۶۲ نے قانون تجارت کے اس
قاعدے کو اس گنجائش کے تحت قانونی مرتبہ دیدیا ہے کہ یا تو دست برداری تحریری ہو
یا بل (ہینڈ وی) قبول کنندہ کے حوالے کر دیا جائے۔

فصل دوم

معاہدے کی جگہ دوسرا معاہدہ

کسی معاہدے کا اختتام اس کے شرائط میں اس طرح تبدیلی سے ہو سکتا ہے کہ
قدیم معاہدے کی جگہ نیا معاہدہ لے لے، قدیم معاہدے سے صراحتہً جدید معاہدے
میں دست برداری دی جاسکتی ہے یا نئے شرائط یا نئے فریق پیدا کرنے سے
دست بردار ہونا معنی سمجھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اختتام کا یہ طریقہ (قدیم معاہدے کی)
ایک طرح کی تلخیص ہے جس میں ایک جدید معاہدہ قائم کر دیا جاتا ہے۔

مگر کوئی معاہدہ تحریر میں لایا گیا ہو تو قانون غیر موضوع
کے عام قاعدوں کے تحت اس بات کی اجازت

نہ دی جائے گی کہ فریقین میں دستاویز کے تحریر ہونے سے پہلے یا اس کی تیاری کے لیے دوران میں جو کچھ گزرا اس کے متعلق زبانی شہادت اس غرض سے دہل کی جائے کہ تحریری معاہدے میں کسی چیز کا اضافہ کیا جائے یا اس سے کوئی شے خارج کی جائے یا کسی اور طور پر اس میں تبدیلی کی جائے یا اسے مشروط کیا جائے، لیکن معاملے کو تحریر میں لائے جانے کے بعد فریقین مجاز ہیں کہ اس کی خلاف ورزی کے قبل کسی وقت بھی کسی نئے معاہدے کے ذریعے سے جو تحریریں نہ بھی آیا ہو سابقہ معاملات سے پوری طرح دست برداری یا ان کو کالعدم (Dissolve) یا منسوخ کریں یا کسی اور طور پر اس میں اضافہ یا اس سے اخراج یا اس کی تبدیلی کریں یا شرائط میں قیود لگائیں اور اس طرح ایک نیا معاہدہ وجود میں لائیں۔ اس کا ثبوت کچھ تو تحریری معاملے کے ذریعے سے ہو گا اور کچھ ابعد زبانی شرائط سے جن کا تحریری معاملے کے باقی ماندہ حصے میں پیوند لگایا جاتا ہے۔

نئے شرائط (Merris) بنام (Baron) میں ایک معاہدہ بیع پارچہ پر نزاع پیدا ہوئی مقدمہ رجوع ہو گیا تھا مقدمے کی تجویز (Trial) شروع ہونے کے قبل فریقین نے ایک زبانی تصفیہ کیا جس کے اہم شرائط یہ تھے کہ مقدمہ اور دعویٰ علی (counterclaim)

۱۷ Goss بنام (5 B. & Ad) Lord Nugent از لارڈ (Denman) چیف جسٹس

صفحہ ۶۴۔

۱۷۹۱۸ [A. C. I.]

واپس لے لیے جائیں۔ مشتری کو اس رقم کی ادائی (credit) کی مدت میں توسیع دی جائے جو سابقہ معاہدے کے تحت واجب الوصول تھی اور اس اسباب کے بقایا کے متعلق (جس کے متعلق معاہدہ ہوا مگر سوانگی نہیں ہوئی) لازمی معاہدہ بیع کے عوض مشتری کو اختیار دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو اسے خریدے۔ دارالامرا نے قرار دیا کہ ان حالات میں یہ قرار دینا ناگزیر ہے کہ فریقین نے سابقہ معاہدے کو منسوخ کرنے اور اس کی جگہ ایک دوسرے معاہدہ قائم کرنے کا معاملہ کر لیا تھا۔

اسی طرح فریقین میں جدید اشخاص کا اضافہ معاً
نئے فریق کسی معاہدہ موجودہ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ نیا معاہدہ

قائم کر سکتا ہے۔

چنانچہ اگر زید نے بکر اور محمود سے معاہدہ کیا اور بکر و محمود دونوں نے باہم معاملہ کیا کہ زید کے معاہدے سے محمود علیگی اختیار کرے گا اور ذمہ دار نہ رہے گا۔ زید (۱) یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ محمود کی ذمہ داری باقی رہے یا (۲) وہ معاہدے کو شکستہ اور ختم شدہ قرار دے سکتا ہے یا (۳) بکر سے معاملت باقی رکھتے ہوئے محمود کی علیحدگی سے آگاہ ہونے کے بعد اس بات کے لیے نیا معاہدہ کر سکتا ہے کہ فقط بکر ہی ذمہ دار ہو۔ ایسی صورت میں وہ محمود سے اصلی معاہدے کی بنیاد پر مواخذہ نہیں کر سکتا۔

اگر ایک شریک کسی فرم سے علیحدہ ہوا دوسرا اس کی جگہ آئے تو سابقہ فرم کے دیون تینوں فریقوں — — — — — و ان سابقہ فرم اور جدید فرم — — — — — کی رضامندی سے جدید فرم پر منتقل کیے جاسکتے ہیں اور یہ رضامندی خواہ الفاظ یا تحریر میں ظاہر نہ کی گئی ہو، مغایرہ عمل سے مستنبط کی جاسکتی ہے۔

کسی موجودہ معاہدہ کا نسخہ ظاہر کرنے کے لیے جس ضابطے
طریقہ اختتام بذریعہ معاملہ کی ضرورت ہے اس کے متعلق یہ عام قاعدہ تھا کہ معاہدہ

اسی طریقے سے نسخ کیا جائے جس طرح وہ معرض وجود میں آیا تھا۔ قانون غیر موضوعہ کی رو سے معاہدہ ہنری کا اختتام صرف ہنری معاملے کے ذریعے سے ہو سکتا تھا۔

زبانی معاہدہ زبانی طور پر ختم کیا جاسکتا تھا۔ اگرچہ قانون غیر موضوعہ کے تحت تحریری دستاویز کے فریقین اپنے وجوہات کا اختتام تحریری دستاویز ہی کے ذریعے سے کر سکتے تھے مگر وہ مجاز تھے کہ زبانی معاہدے کے ذریعے سے ایسے وجوہات پیدا کریں جو اصل دستاویز سے جدا اور مختلف ہوں۔ (مثلاً) حق ناش عطا کریں جس کے متعلق دستاویز میں کوئی جواب دہی نہ ہو یا تعمیل کے ذریعے سے ایسی نصیحتی جو اب ہی فراہم کریں جو ناش بر بنائے دستاویز کے متعلق ہو۔ جو ڈی کچر ایکٹس کے بعد سے قاعدہ نصف جاری ہو گیا ہے اور سی عمل شدہ زبانی معاہدے کے ذریعے سے دستاویز کا اختتام ہو سکتا ہے۔

زبانی یا سادہ معاہدے کو خواہ وہ تحریری ہو یا نہ ہو تحریر بارمانی الفاظ کے ذریعے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ فریقین کی معامت کی شہادت اس تحریر لے ذریعے سے ملتی ہے جس میں معاملہ قلمبند کیا گیا ہو۔ شرائط معاملہ تحریر ہو چکنے کے بعد زبانی (غیر مکتوبہ) الفاظ کے ذریعے سے نہیں بدلے جاسکتے۔ مگر معاملہ بحیثیت مجموعی فریقین کے ظاہر کردہ ارادے پر مشتمل ہوتا ہے اس تحریر پر نہیں جو اس کے اظہار کا ذریعہ ہو۔ اور اس معاملے کا اختتام اس بنا پر کہ ہر

”eo ligamine quo ligatum est“ اس طریقے سے ہو سکتا ہے کہ اس کو ختم کرنے کے ارادے کا صحیح طور پر اظہار کیا جائے۔ جس معاملے کے متعلق قانون کا حکم ہے کہ تحریری ہونا چاہئے اس کا اختتام بھی مابعد زبانی معاملے کے ذریعے سے ہو سکتا ہے کیونکہ دفعہ ۲۷ قانون ذیب

(Statute of Frauds) اور دفعہ ۲۷ قانون بیع اشیا (Sale of Goods Act)

کی رو سے چند معاہدات ایسے ہیں جن کے متعلق صرف یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر وہ تحریری نہ ہوں تو ان کا ناش کے ذریعے نفاذ نہیں کرایا جاسکتا۔ مگر ان دونوں قانونوں میں کوئی چیز اس بات کو ضروری نہیں قرار دیتی کہ مذکورہ معاہدات کا

اختتام عہد تحریری طور سے ہی ہو (Morris) بنام (Baron) میں بعد میں کیا ہوا معاہدہ جو پہلے کی جگہ لے رہا تھا، وہ خود اس بنا پر ناقابل نفاذ تھا کہ وہ دفعہ سیل آف گڈس ایکٹ کے شرائط پر پورا نہیں اترتا تھا۔ مگر پھر بھی اس نے سابقہ معاہدے کو ختم کر دیا اور مشتری نے گویکے بعد دیگوے دعویٰ کیا کہ اسے اصلی ورنہ قائم مقام معاہدے کی رو سے اسباب حوالے کیا جائے مگر وہ دونوں طریقوں سے ناکام رہا۔

نیت اختمت م
واضح ہونی چاہئے

مگر پہلے معاہدے کو ختم کرنے کا ارادہ واضح ہونا چاہئے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ فریقین نے جو دوسری قراردادیں کی ہیں ان کا مقصد فقط یہ ہو کہ اصلی معاہدے کے شرائط میں ترمیم کریں نہ کہ اس کی تیغ کر کے اس کی جگہ ایک بالکل نیا معاہدہ قائم کریں۔ ایسی صورت میں اصلی معاہدہ مرمہ حالت میں پوری طرح موثر اور نافذ رہتا ہے۔

محض تبدیل شرائط
کافی نہیں

زید نے بکر کے لیے ایک عمارتی تعمیر کا کام انجام دینا منظور کیا۔ اسے ایک خاص تاریخ تک تکمیل پانا لازمی تھا ورنہ تعویق کا رقی معاوضہ دینا ہوتا تھا۔ دوران کار میں فریقین میں کچھ مزید کام کے متعلق معاملے ہو جس کے باعث یہ نامکن تھا کہ جگہ کام مقرر شدہ وقت میں انجام پاسکے۔

(Byles, J.) نے بتایا کہ اصلی معاہدہ ایسا نہ تھا کہ اس کا تحریری ہونا ضروری ہوتا۔ اسی لیے اس کی زبانی ترمیم ہو سکتی تھی۔ اگرچہ معاملہ ثانی سے پوری طرح منسج عمل میں نہیں آئی مگر اس نے اس حد تک تبدیلی کر دی جس حد تک تعویق پر رقی معاوضہ دہن سلاطے ہوا تھا۔

لیکن اگر ایسی ترمیم زمانی معاملے کے ذریعے سے ہونی ہو اور معاہدے کے لیے

لے ۱. A. C. (1918)

لے ۲. (British & Benningtons Ltd, v N. W Cachar Tea Co. Ltd.,

(1928) A. C. 48.

لے ۳. (Thornhill v Neals, 8 C. B., N. S. 881)

قانوناً تحریری ہونا ضروری ہو تو ترمیم بے اثر ہوگی۔ چنانچہ (Goss) بسنام لارڈ (Nugent) میں یہی ہوا۔

ایک تحریری معاہدے کے ذریعے سے مدعی نے اس بات کا معاہدہ کیا تھا کہ مدعی علیہ کو آراضی کے متعدد قطعے فروخت کرے گا۔ اور ان کی پوری حقیقت عطا کرے گا۔ بعد میں یہ دریافت ہوا کہ ان قطععات میں سے ایک پر پوری حقیقت نہیں حاصل ہو سکتی۔ اور مدعی علیہ نے زبانی معاہدے کے ذریعے سے اس قطعے کی حد تک حقیقت سے دست برداری منظور کر لی تھی۔ مدعی علیہ نے بعد میں ناقص حقیقت کی بنیاد پر زمین ادا کرنے سے انکار کیا اور یہ قرار دیا گیا کہ معاہدہ مرمہ کی جبری تعمیل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ پوری طرح تحریری معاہدہ نہ تھا، امر صرف ہر مقدمے کے واقعات کی بنا پر طے ہو سکتا ہے کہ آیا شرائط صرف تبدیل کیے گئے ہیں یا منسوخ ہوئے ہیں اور اس کا تعین اکثر آسان نہیں ہوتا۔ لیکن لارڈ (Dunedin) نے یہ معیار تجویز کیا ہے۔

پہلی صورت (تبدیلی) میں معاملہ ابعد کسی ایسے تکلیف شدنی دفعات پر مشتمل نہیں ہوتا جس سے نقطہ اسی کی بنا پر سابقہ معاہدے کے بغیر مقدمہ دائر کیا جاسکے۔ دوسری صورت (تصحیح) میں صرف دوسرے معاہدے کی بنا پر مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے اور پہلا معاہدہ اس بنا پر بیکار ہو جاتا ہے کہ یا تو اس غرض کے لیے صریح الفاظ موجود ہوتے ہیں یا اس لیے کہ دوسرا معاہدہ بھی اسی امر سے متعلق ہوتا ہے جس سے پہلا البتہ ایک دوسرے طریقہ پر اور یہ نا ممکن ہوتا ہے کہ دونوں کی تعمیل ہو سکے

صرف دوسرے کی بنا پر مقدمہ دائر کر سکنے کا نفاذ
یہ نہیں کہ پہلے کا حوالہ بھی نہ دیا جاسکے یہ ایسا ہے
جیسا قیمت کو کسی قدرست یا قیمت نامے کے ذریعے
سے مقرر کیا جائے۔ مگر معاہداتی قوت مندرجہ ثانی
میں بطور خود پائی جاتی ہے۔

محض التوا تعمیل بھی کافی نہیں

پہلے معاہدے کو ختم کرنے کے ارادے کے واضح اظہار کی
مثال بغض اور قسم کے مقدمات سے بھی ملتی ہے۔ چنانچہ محض
التوا سے تعمیل سے جو کسی فریق کی سہولت کی غرض سے ہو تو

معاہدہ ختم نہیں ہوتا۔

یہ سوال اکثر ان معاہدات کے سلسلے میں پیدا ہوا ہے جو فروخت اور حوالگی اشیا
کے متعلق ہوتے ہیں اور جن میں حوالگی کی میعاد میں ایک خاص مدت پر پھیلی ہوئی
ہوتی ہے۔ مشتری، حوالگی کی التوا کی درخواست کرتا ہے۔ پھر اسباب کی قبولیت
سے قطعاً انکار کرتا ہے۔ اور پھر ادعا کرتا ہے کہ معاہدہ وقت تعمیل کی تبدیلی کے باعث
ختم ہو گیا، اور اس طرح ایک نیا معاہدہ پیدا ہو اور یہ کہ نیا معاہدہ اسی بنا پر ناقابل
نفاذ ہے کہ اس میں ضابطے کے متعلق قانونی ضروریات کی تعمیل نہیں ہوتی ہے۔

مگر عدالتوں نے یہ امر ہمیشہ تسلیم کیا ہے کہ "ایک معاملے کی جگہ دوسرے
معاہدے کے آنے اور فریق ثانی کی درخواست پر حوالگی سے اپنی مرضی سے اجتناب
کرنے میں فرق ہے" اور عدالت نے آخر الذکر صورت کو اس سے زیادہ نہیں خیال
کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے معاہدے کے متعلق تعمیل کے التوا کی درخواست کرتا ہے
تو خطرے کی ذمہ داری اس کے سر آتی ہے کیونکہ اسباب کا نرخ بازار جو اس نے
سابقہ تاریخ پر قبول کیا تھا، اگر تاریخ مابعد پر بدل جائے تو مقدار نقصان اس سے
جمع کرائی جاسکے گی، خواہ اس وقت جب تعمیل کو وقوع میں آتا تھا مگر عدم تعمیل سے

۱۰۰ Hickman v. Haynes, L. R. 10 C. P. 606

۱۰۱ (Levey & Co. v. Goldberg, (1922) 1 K. B. 688

معاہدہ ٹوٹ کیا گیا یا اس وقت جب بائع بالآخر ہزار ہو جائے اور تعمیل سے پوری طرح انکار کر دے۔

فصل سوم

طریقہ اختتام کاغذ و معاہدے میں ذکر ہونا



ہو سکتا ہے کہ کسی معاہدے میں خود اس کے اختتام کے عناصر شامل ہوں۔ خواہ بطور صریح تذکرے کے خواہ معنوی۔ تاکہ ان کے ذریعے سے خاص خاص حالات میں اس معاہدے کو ختم کیا جاسکے یہ حالات یہ ہو سکتے ہیں شرائط ماقبل کی عدم تکمیل بشرط مابعد کا وقوع؛ اس اختیار کا استعمال جو کسی فریق کو تحت شرائط معاہدہ اختتام معاہدے کے متعلق حاصل ہو۔

ان تین صورتوں میں سے پہلی اس بات سے بہت مشابہ ہے کہ معاہدہ شکنی کے باعث اختتام ہو۔ اس کا تذکرہ بعد میں آئے گا مگر اس عدم تعمیل میں جس کے متعلق پہلے سے فریقین پیش بینی کر کے پہلے ہی سے متحد ہوتے ہیں کہ اس کے وقوع پر معاہدہ کسی فریق کی مرضی پر ختم ہو سکے اور اس معاہدہ شکنی یا عدم تعمیل میں جس کا پہلے سے ارادہ نہ تھا فریقین نے اس کا تذکرہ کیا تھا فرق ہے۔

چنانچہ ہیڈ نے (Tattersall) سے ایک گھوڑا خریدا۔ معاہدہ بیع میں علاوہ اور شرائط کے یہ دو شرطیں تھیں: کہ گھوڑا (Biscester hounds) کے ساتھ

۱۔ (Ogle v Earl Vane, L. R. 2 Q. B. 275, & 3 Q. B. 272)

۲۔ (Heds v Tallersall, L. R. 7 Ex 7.)

شکار میں رہ چکا ہے اور یہ کہ اگر وہ مطابق تذکرہ نہ ہو تو مشتری اسے ایک معینہ تاریخ کی شام تک واپس کر سکے گا۔ گھوڑا مطابق تذکرہ نہ نکلا۔ اور وہ بائسٹر ہاؤنڈز کے ساتھ شکار میں شریک نہ ہوا تھا۔ وہ تاریخ معینہ پر واپس کر دیا گیا مگر اس اشنائیں اس کے چوٹ آگئی تھی مگر اس میں تھپڑ کا کوئی قصور نہ تھا (Tatterss) کو تھپڑ کے گھوڑے کو واپس کرنے کے حق سے اختلاف تھا لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔

(Cleasley, B.) نے کہا کہ معاہدے کا اثر یہ تھا کہ

ملکیت جائیداد مشتری کو اس شرط کے تحت حاصل ہو جائے

کہ ایک خاص واقعے کی صورت میں معاہدے کی تسخیر

ہو سکے گی اور گھوڑے کی ملکیت مکرر بائع کو حاصل

ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت میں شخص

بالآخر غصے کی کیفیت حاصل کرتا ہے، اسی کو وہ نقصان

برداشت کرنا چاہئے جو کسی ایسے حادثے سے

جس میں کسی کا قصور نہیں، قیمت میں آئے۔ یہاں

درعی علیہ ہی وہ شخص ہے جسے سے دوبارہ ملتی ہے

اور اسی کو نقصان برداشت کرنا چاہئے۔“

دوسری صورت میں فریقین یہ قرار دیتے ہیں کہ کسی شرط کی تکمیل یا کسی امر کے وقوع سے کسی ایک یا دونوں فریقوں پر اس معاہدے کے تحت مزید ذمہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔

ایسے انتظام کو ”شرط مابعد“ کہا جاتا ہے اس کی بھی مثال ایک تسک ہے جو ایک عہد ہے جو شرط مندرجہ تسک کے تحت

واقعہ خصوصی کا
پیش آنا

شرط تسک

یا اس کی بنا پر باطل ہو جاتا ہے۔

چند حدود کے اندر اس کی مثال چارٹر پارٹی کی محدود ذمہ داری (Excepted risks) سے بھی ملتی ہے

مالک جہاز اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ شرائط مندرجہ معاہدہ پر سفر کرے جو یہ ہیں۔ ”خدا کا کرنا“ بادشاہ کے دشمنوں کا کام“

چارٹر پارٹی کی
مستثنیٰ ذمہ داری کا
خطہ

لے دیکھو پیشہ الف

حکمرانوں اور بادشاہوں کی پابندیاں آتشزدگی اور تمام اور جملہ خطرات و حوادث بحرو دریا و سفر خواہ کسی نوعیت یا قسم کے ہوں مذکورہ سفر کے دوران میں ہمیشہ ذمہ داری سے مستثنیٰ ہوں گے، اگر دوران میں جہاز کسی خطرہ بحری سے ڈوب جائے اور مالک جہاز معاہداتی وجوہات پورا نہ کر سکے تو اس پر نقص معاہدہ کے ارتکاب کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اثناے مندرجہ معاہدہ کی بنیاد پر محفوظ ہے۔ صورت بالا میں معاہدہ ظاہر ہے کہ ختم ہو جائے گا، اور فریقین بری ہو جائیں گے۔ مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطرہ مستثنیٰ صرف جزو تعمیل کو متاثر یا متوی کرے یا اس میں رکاوٹ ڈالے مثلاً جہاز کو موسم کی خرابی کی وجہ سے نقصان پہنچے اور وہ مرست کے لیے روک رکھا جائے۔ مالک جہاز پر تعویق کی بنا پر ہر جے کا دعویٰ دائر نہیں کیا جاسکتا۔ مگر معاہدہ ختم نہیں ہوگا و بجز اس کہ کے تعویق اتنی زیادہ ہو کہ ہم کا پورا مقصد فوت ہو جاتا ہو اور مالک جہاز اس کی تعمیل مرست کی تکمیل پر جلد سے جلد دوبارہ شروع کر دے۔ اسی بنا پر کسی مستثنیٰ خطرے کے پیش آنے سے پورا معاہدہ ختم ہو جانا لازمی نہیں گواہ ہو سکتا ہے۔

برندہ کی ذمہ داری کا محدود ہونا
اختتام کی معنوی شرح کی مثال کے طور پر خاص صورتوں میں ہم اس معاہدے کا ذکر کر سکتے ہیں جو ایک برندہ معلم (Common carrier) لئے کیا ہو۔ ایسے برندے پر

قانون غیر موضوعہ کی ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو نوعیت کاروبار کی بنا پر ہوتی ہے۔ اور وہ ضمانت یا یقین دلاتا ہے کہ اسے جو اسباب سپرد کیا گیا ہے وہ صحیح سلامت حوالے کریگا۔ اس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ وہ اس بات کا عہد کرتا ہے کہ اسباب کو منزل مقصود تک صحیح سلامت پہنچائے گا ورنہ اس کے تلف یا متضرر ہونے پر اس کے مالک کو ہرجہ دیگا۔ چاہے اس میں اس کا قصور ہو یا نہ ہو مگر یہ عہد اس صورت میں لغو ہو سکتا ہے جب کوئی مستثنیٰ خطرہ وقوع میں آئے۔ "خدا اکا کرنا"، بادشاہ کے دشمن، اور نیز وہ نقصانات جو لیجائی جانے والی شے کی ذلت سے

خود پیدا ہوتے ہوں۔ یہ شرائط ہر اس معاہدے میں معائنہ جاتے ہیں جو برندہ عام سے کیا جائے۔ اور ان خطروں کے پیش آنے پر نقصان کی ذمہ داری سے برندہ بری ہو جاتا ہے۔

”خدا کا کرنا“
کے معنی

”خدا کا کرنا“ ایک محاورہ ہے جس کی توضیح ضروری ہے

(Nugent) بنام (Smith) میں مدعا علیہ نے جو ایک

بحری برندہ عام تھا، مدعی سے ایک گھوڑی وصول کی تاکہ

اسے لندن سے ابرو میں پہنچایا جاسکے۔ اثنائے سفر میں جہاز خراب موسم سے

دو چار ہوا۔ گھوڑی نے ڈر کر سخت کشمکش کی جس سے اسے ایسا ضرر پہنچا کہ وہ مگر

مدعا علیہ کے خلاف کوئی غفلت ثابت نہ کی جاسکی۔

یہ استدلال پیش کیا گیا کہ موسم کو خراب تھا مگر نہ اتنا سخت یا غیر معمولی کہ

”خدا کا کرنا“ قرار دیا جائے۔ اور یہ کہ گھوڑی کا کشمکش کرنا اس بات کا کافی ثبوت

نہیں کہ اس کو اپنے ذاتی عیب کی وجہ سے چوٹ آئی، مگر عدالت مرافعہ نے

(عدالت کا من پلیر کے فیصلے کو بدلتے ہوئے) قرار دیا کہ مدعا علیہ ذمہ دار نہیں۔

”لارڈ جسٹس جس نے کہا ”خدا کا کرنا“ اصل میں غلط ہے

صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ایک برندہ عام اس حادثے

کے لمحہ ذمہ دار نہیں جس کے متعلق وہ ثابت کر سکے کہ

وہ راست اور صرف فطری اسباب کی بنا پر انسانی غلط

کے بغیر ہوا۔ اور یہ کہ کتنی ہی ممکنہ اور معقول پیشینگی

اور مشقت اور احتیاط برقی جاتی نتیجہ بدستور رہتا۔

اس مقدمے میں مدعا علیہ نے یہ ثابت کیا ہے

لارڈ جسٹس Mellish نے کہا ”کوئی برندہ

الحہ Lister بنام لکٹا شائر ایڈیٹریارک شائر لیوے کمپنی ۱۹۰۳ء 1 K. B. 878

الحہ 1 C. P. D. 423.

الحہ صفحہ ۴۴۴۔

الحہ صفحہ ۴۴۱۔

اقبال قدرت یا خود شے بروہ کی اپنی خایوں کے
خلاف ذمہ داری نہیں لیتا۔ مگر جواب وہی کے لیے
اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ خواہ ہر سب کو الگ لیا جائے
یادوں کو مجموعی طور پر وہی نقصان کا راست سبب تھا
اور نیز یہ کہ وہ ایسا سبب تھا جس کو روکا نہ جاسکتا تھا!

اس بنا پر برندہ عام اس صورت میں بری ہو جاتا ہے جب کوئی خطہ سرہ مستثنیٰ
وقوع میں آجائے بشرطیکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ نقصان کسی معقول احتیاط کے باوجود
بھی ان حالات میں روکا نہ جاسکتا۔

ذمہ داری سے مستثنیٰ ہونے کی یہ صورت برندہ عام کے معاہدے میں
ایک معلوم و مضمر شرط ہوتی ہے۔ اسے ایک معنوی شرط قرار دیا جاسکتا ہے
مگر شاید یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ یہ ایک ایسی شرط ہے کہ جس کو قانون نے
برندہ عام کے معاہدے میں شلک کر دیا ہے۔ البتہ کسی معاہدے میں
شرط کا معنوی طور پر ہونا یا تو اس بنا پر ہو سکتا ہے کہ تحریری معاہدہ اس کے
بغیر بے معنی ہو۔ یا اس بنا پر کہ اس کے بغیر سریقین کے ارادے
کو یوری طرح جامہ عمل پہنانا ناممکن ہو۔ یہ امر آئینہ بنایا جائے گا کہ
جن مقدمات کو اس بنا پر ختم قرار دیا جاتا ہے کہ ایک مابعد عدم امکان پیدا ہوا
جس کے خلاف معاہدے میں کوئی صراحت نہ تھی ان میں حقیقت میں یہ
شرط معائنہ لی جاتی ہے کہ چند حالات میں معاہدے کو ختم
خیال کیا جائے گا۔ اس موضوع پر تعمیل کے عدم امکان کے
عنوان کے تحت بحث کی جائے گی۔

اختیاری اختتام | تیسری صورت کسی نافذ معاہدے میں اس کی گنجائش
بذریعہ اطلاع وہی رکھی جاسکتی ہے کہ چند شرائط کے تحت کوئی فریق اسے ختم
کر سکے گا۔ خانگی لازمت کے معمولی معاہدات میں ہمیشہ یہ شرط
فرض کر لی جاتی ہے۔ ملازم ایک ماہ قبل اطلاع دے کر معاہدہ ختم کر سکتا ہے

اور آقا ایک ماہ قبل اطلاع یا ایک ماہ کی تنخواہ دے کر۔ آقا و ملازم کے دیگر معاہدات میں بھی اسی قسم کے شرائط داخل کیے جاسکتے ہیں۔ خواہ صراحتاً یا یہ کہ اس کاروبار ہی میں اس کارواج ہو۔ بلکہ اس وقت بھی جب کہ کوئی تحریری معاہدہ بادی النظر میں غیر مبین اور غیر محدود مدت کے لئے ہو یہ شرط نوعیت معاہدہ کی بنا پر بعض وقت معنادار داخل معاہدہ سمجھی جائے گی۔



۱۷ (Parker v. Ibbetson, 4 C. B., N. S., 347.)

۱۸ Crediton Gas Co. v. Crediton U. D. C., [1928] 1 Ch

باب سیزم

اختتام معاہدہ بذریعہ تعمیل

اقسام تعمیل

ہیں اس تعمیل میں جو فریقین معاہدہ میں سے ایک کو ان ذمہ داریوں سے بری کرتی ہے اور اس تعمیل میں جو

وجوب کو کلاً ختم کرتی ہے، فرق اور امتیاز کرنا چاہئے۔

بدل تکمیل شدہ
عہد کے عوض
عہد

جب کسی تکمیل شدہ بدل کے عوض کوئی عہد کیا جائے تو عہد کنندہ کا اپنے عہد کی تکمیل کرنا معاہدہ کو ختم کر دیتا ہے کیونکہ فریقین نے اپنے جملہ معاہداتی فرائض پوری طرح انجام دیدیئے ہیں۔

عہد کے عوض
عہد

جب کسی عہد کے عوض کوئی عہد کیا جائے تو ایک فریق کی تعمیل سے صرف تعمیل کنندہ بری ہوتا ہے۔ اختتام وجوہات (solutio obligationis) کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک

نے اپنا فریضہ انجام دیدیا ہو۔ چنانچہ اگر ایک اپنا فرض انجام دے لے اور دوسرا نہیں تو معاہدہ پھر بھی باقی رہتا ہے اور طریقہ ہائے متذکرہ میں سے کسی کے ذریعے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی فریق اس بات کا دعویٰ کرے کہ اس نے اپنے فرائض کی تکمیل کر دی ہے اور فریق متعلقہ کے بری ہونے یا نہ ہونے کا سوال پیدا ہو تو پہلے تو معاہدے کی تعبیر

متعین کرنی ہوگی تاکہ معلوم کیا جائے کہ تعمیل سے فریقین کی کیا مارتھی اور پھر واقعات کو دیکھا جائیگا تاکہ معلوم کیا جائے کہ آیا یہ امر سر انجام دادہ اور چھوڑ دہ کے مطابق ہے۔ مگر وہ اسام تعمیل پختہ غور کرنا ضروری ہے۔ ادائی اور ٹنڈر (Tender)

فصل اول

ادائی

فریقین میں جو اصل معاہدہ ہوا ہے اس کے یا اس معاہدے کی جگہ لینے والے معاملے کے اختتام کا ایک ذریعہ ادائی بھی ہو سکتی ہے۔

تعمیل کی ایک قسم
ادائی ہے

زید و بکر کے معاہدے میں بکر پر یہ ذمہ داری تھی کہ ایک خاص طریقے سے یا ایک خاص وقت کچھ رقم ادا کرے۔

اصلی معاہدہ

ایسی ادائی سے بکر تعمیل معاملہ کے باعث بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

قائم مقام معاملہ

یا اگر بکر کو معاہدے کے تحت متعدد افعال کرنے ہوں اور وہ ان کی بجائے کچھ رقم ادا کرنی چاہتا ہے یا کچھ رقم ادا کرنی تو تھی لیکن وہ اسے اس طریقے سے ادا کرنی چاہتا ہے جو شرائط معاہدہ کے مغاثر ہے، تو ایسی صورت میں اسے زید سے اس بات کا معاملہ کرنا چاہیئے کہ وہ بجائے اس ادائی کے جس کا اصل معاہدے کے تحت وہ مستحق ہے اس مجوزہ ادائی کو قبول کر لے۔ جدید معاہدہ قدیم معاہدے کو ختم کر دیتا ہے اور جدید معاہدے کے تحت بکر کا فریضہ رقم کی ادائی سے تعمیل پاتا ہے اور اس طرح وہ بھی الذمہ ہو جاتا ہے۔

پھر اگر فریقین میں سے ایک اپنے حصہ معاہدہ کی تعمیل میں قصور کرے اور اس سے فریق ثانی کو خفیہ نااش پیدا ہو تو اس طرح پیدا شدہ وجوب یا بھی انفساق اور تلافی (accord and)

نقص معاہدہ
کے اثرات

کے ذریعے سے ختم ہو سکتا ہے۔ یہ ایک معاملہ ہوتا ہے جس کا

satisfaction)

بدل عموماً (گولڈن رائیس) ایک رقمی ادائی ہوتی ہے جو اس فریق کی جانب سے ہوتی ہے جس کے خلاف حق پیدا ہوا تھا اور جسے فریق ثانی اپنے حق کے عوض قبول کر کے اسے بری الذمہ کرتا ہے۔

ادائی تعمیل ہے چنانچہ ادائی کے ذریعے سے جن معاہدات کی تعمیل ممکن ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ کوئی اصلی معاہدہ

۲۔ کوئی قائم مقام معاہدہ

۳۔ وہ معاہدہ جس میں ادائی کو دست برداری حق نالاش کا بدلہ مقرر کیا گیا ہو۔

دستاویز قابل بیع و شری اس رقم کی ادائی میں دی جاسکتی ہے جو واجب الادا ہو خواہ تعمیل معاہدہ کے طور پر یا نقص معاہدہ کی تلافی میں۔ کسی رقم مشخصہ (liquidated) یا غیر مشخصہ کے (unliquidated) مطالبے کی ادائی میں ایسی دستاویز کا دینا دراصل قدیم معاملے کی جگہ نئے کو قائم کرنا ہے۔ مگر اس سے فریقین کے تعلقات پر دو امور میں سے کوئی نہ کوئی اثر انداز ہوتا ہے یہی دستاویز کا عطا کر کے والا اپنے سابقہ وجوب سے یا تو مطلقاً یا مشروط طور پر بری الذمہ ہو جائے گا۔

برائے مطلق زید بل یا نوٹ لیتا ہے اور اس کے بدل میں صراحتاً یا معنیاً عہد کرتا ہے کہ وہ بکر کو اس کی موجودہ ذمہ داریوں سے پوری طرح بری الذمہ کر دے گا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ان حقوق پر اعتماد کرتا ہے جو اسے بذریعہ دستاویز حاصل ہوتے ہیں اگر اس کی پابندی نہ کی جائے [یعنی دستاویز پر رقم ادا نہ ہو] تو اس کی بنا پر دعویٰ دائر کرنا چاہئے۔ اصل بنائے نالاش کی طرف محدود نہیں کیا جاسکتا۔ مگر دستاویز قابل بیع و شری کو بہ عوض ادائی رقم قبول کیا جائے

۱۔ باب ۱۷ الف میں تفصیل آئے گی۔

Sard v. Rhodes. 1 M. & W. 153. ۲۔

تو اس سلسلے میں مفروضہ یہ ہوتا ہے کہ فریقین اس سے صرف مشروطی ابراء چاہتے ہیں۔
ان کی حیثیت اس وقت یہ ہوتی ہے زید کو بکر کے خلاف چند حقوق حاصل ہیں۔
برائے مشروط | زید فوری ادائی یا فوری استعمال حق نانش کے عوض ایک

دستاویز قابل بیع و شری لے لیتا ہے اس حد تک بکر نے زید کے
مطالبے کی تکمیل کر دی۔ لیکن اگر وقت مقررہ پر بل کی ادائی نہ ہو تو زید کے عہد کا بدل
بالکل بے کار ہو جاتا ہے اور اس کے اصلی حقوق اسے دوبارہ حاصل ہو جاتے ہیں۔
معاملہ شرط مابعد کی بنا پر قابل الغاء ہے۔ بکر کی جانب سے ادائی جو زید کے عہد کے
بدل میں ہوئی تھی قطعی نہیں تھی بلکہ ہو سکتا ہے کہ محض عدم ادائی ہی ثابت ہو۔

اسی لیے تعمیل اس طرح ہو سکتی ہے کہ اصلی یا قائم مقام معاہدے کی تعمیل یا تو
بذریعہ حوالگی رقم ہو یا دستاویز قابل بیع و شری حوالے ہو جس میں حق وصولی رقم عطایا گیا ہو
اس آخری صورت میں ادائی یاب (payee) نے ہو سکتا ہے کہ دستاویز لے کر اپنے
حق سے مطلقاً بری کر دیا ہو یا اس شرط کے تحت وجہ شہادت مخالف کی غیر موجودگی میں
فرض کر لی جائے گی۔ کہ اگر ادائی دستاویز کی تاریخ معینہ پر عمل میں نہ آئے تو فریقین اپنے
اصلی حقوق کی جانب عود کریں گے۔ خواہ یہ حقوق جہاں تک کہ ادائی یاب (payee)
کا تعلق ہے حقوق تعمیل معاہدہ ہوں یا حقوق تلافی بصورت نقض معاہدہ ہوں۔

فصل دوم

سڈر (اقدام تعمیل)

سڈر کے اقسام | سڈر سے مراد تعمیل کا اقدام ہے اس کا اطلاق اقدام تعمیل کی

Re Romer & Haslam, [1893] 2 Q. B. per Lord Esher, M. R.,
at p. 296.

Sayer v. Wagstaff, 5 Beav 423

Robinson v. Read, 9 B. & C. at p. 455.

Sayer v. Wagstaff, 5 Beav. 423.

دو قسموں پر ہوتا ہے جن کے نتائج الگ الگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کا اطلاقی کسی کام کے کرنے کے متعلق عہد یا کسی چیز کی ادائیگی کے متعلق عہد کی تعمیل پر ہوتا ہے۔ بہر صورت تعمیل اس فریق کے نفل سے بیکار ہو جاتی ہے جس کے فائدے کے لیے اسے عمل میں آنا تھا۔

اشیاء کا سٹنڈر بیع اشیاء کے معاہدے میں اگر بائع حوالگی کے متعلق جملہ ضروریات معاہدہ کی تکمیل کر دے اور پھر بھی مشتری اشیاء کے

قبول کرنے سے انکار کرے تو بائع اس اقدام تعمیل کے ذریعے سے بری الذمہ ہو جاتا ہے اور نقض معاہدہ کے متعلق کامیاب دعویٰ دائر کر سکتا یا کامیاب جواب دی کر سکتا ہے۔

پیشکش ادائی لیکن جب مطلوبہ تعمیل کسی مقدار رقم کی ادائیگی پر مشتمل ہو تو دیون کی جانب سے پیشکش اگرچہ دائن کی ناش کی اچھی جوابدہی بن سکتی ہے لیکن یہ دین ہے اپراء کا باعث نہیں بنتی۔

دیون پابند ہے کہ اولاً دائن کا پتہ چلائے اور وقت مسبینہ پر اسے دین ادا کرے، اگر دائن پیشکش کے وقت ادائی کو قبول نہ کرے تو پھر بھی دیون کو ہمیشہ اس بات پر تیار اور آمادہ رہنا چاہئے کہ دین ادا کرے۔ ایسی صورت میں اگر اس پر ناش دائر کی جائے تو وہ یہ استدلال کر سکتا ہے کہ اس نے ادائی کا پیشکش کیا تھا۔ مگر اسے ساتھ ہی رقم کو عدالت میں داخل کرنا چاہئے۔

اگر وہ اپنا بیان ثابت کر سکے تو مدعی کو سہارے اس رقم کے اور کچھ نہیں ملے گا جو ادائش کی گئی تھی اور مدعی علیہ کو اخراجات جوابدہی دلائے جائیں گے۔ اور اسی حالت میں قرار دیا جائے گا جس میں کہ وہ پیشکش ادائی کے وقت تھا۔ پیشکش کو مذکورہ حد تک درست تعمیل ہونے کے لئے وہ تمام خصوصی شرائط

Startup v. Macdonald, 6 M. & B. 598. ۱۰

56 & 57 Vict. c. 71, S. 97. ۱۱

Walton v. Mascall, 13 M. & W. 458. ۱۲

Dixon v. Clarke, 5 C. B. 377. ۱۳

تحت معاہدہ ذمہ لیا تھا۔ معاہدہ شکنی گناہ بھی ہو سکتی ہے جزا بھی اگر جزا نقض عہد ہوا ہو تو ہو سکتا ہے کہ اتنا اہم ہو کہ اس سے ابراہم میں آجائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اتنا اہم نہ ہو۔ یا اگر وہ ایسا اہم ہو تو متضرر فریق ہو سکتا ہے کہ اسے نقض نہ خیال کرنا پسند کرے اور معاہدے کو انجام دیتا رہے اور اپنے لیے لاحق شدہ نقصانات کے ہرجے کی ناش کا حق محفوظ رکھے۔ یہ معلوم کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے کہ آیا کسی شرط معاہدہ کے نقض سے فریق متضرر بری الذمہ ہو گیا یا نہیں۔

بری الذمہ ہونے سے نہ صرف یہ مراد ہے کہ فریق ثانی کی عدم تعمیل شرائط کے باعث بر بنائے معاہدہ ناش دائر کرنے کا حق حامل ہو اس حال میں کہ معاہدہ بھی برقرار ہے بلکہ یہ سمجھنے کا حق بھی کہ وہ تحت معاہدہ کسی مزید تعمیل کی پابندی سے چلکارا پا گیا یعنی یہ خیال کرنے کا حق کہ تحت معاہدہ جو رشتہ بائے قانونی پیدا ہوئے تھے وہ پوری طرح ختم ہو گئے۔

اسی لیے یہ دریافت کرنا ہے کہ کن حالات میں یہ حقوق اور ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں؟ اس نقض کی ماہیت کیا ہے جو ابراہم کی حد کو پہنچتا ہے؟

فصل دوم

طریقہ ہائے ابراہم بذریعہ نقض

نقض کے ذریعے مہادات مندرجہ ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طرح پوری طور پر ختم ہو جاتے ہیں: ایک فریق معاہدہ (۱) اپنی معاہداتی ذمہ داریوں سے انکار کرے (۲) اپنے ذاتی فعل سے ان کی تکمیل کو نامکن بنا دے (۳) پوری طرح یا بڑی حد تک اپنے عہد کی

یہ حقوق کس طرح پیدا ہوتے ہیں

تعمیل سے قاصر رہے۔ معاہدہ اس لئے ختم ہو جاتا ہے کہ ان تینوں صورتوں میں سے ہر ایک میں اس نے اپنے معاہداتی وجوہات سے انکار کر دیا ہے۔ پہلی صورت میں اس نے ان سے صراحتہ انکار کیا ہے، دوسرے میں طرز عمل کے ذریعے اور تیسرے میں پوری طرح یا بڑی حد تک ان کی تعمیل سے قاصر رہ کر انکار کیا ہے۔ اگر اس کا یہ تصور عمداً اور بالارادہ نہ بھی ہو تو بھی اس پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ تعمیل میں واقع نقص کی ان تین صورتوں میں سے پہلی نہ صرف دورانِ تعمیل میں واقع ہو سکتی ہے بلکہ اس وقت بھی جب کہ معاہدہ ابھی پورے کا پورا تکمیل شدنی ہو یعنی قبل اس کے کہ کسی فریق کو اس بات کا حق پیدا ہو کہ فریقِ ثانی سے اس کے کیے ہوئے عہد کے ایفاء کا مطالبہ کرے۔ آخری صورت البتہ صرف تعمیل معاہدہ کے وقت یا اس کے دوران میں پیدا ہو سکتی ہے۔

(۱) ابراہ بذریعہ انکار

انکار قبل وقت مقررہ
برائے تعمیل
یا تو اس وقت واقع ہو سکتی ہے جب کہ تعمیل کا وقت آگیا ہو یا خود دورانِ تعمیل میں۔

(الف) جو معاہدہ ابھی پوری طرح تکمیل شدنی ہو اس کے فریقین کو نہ صرف وقت پر تعمیل کا بلکہ اس سے کچھ زیادہ کا حق ہے۔ چنانچہ انھیں حق ہے کہ معاہداتی رشتہ اس وقت تک قائم رہے نیز اس بات کا بھی حق ہے کہ وقت پر اس معاہدے کی تعمیل ہو۔

تعمیل کا وقت آنے سے پہلے کوئی ایک فریق معاہدے کی منسوخ کر دے تو اس سے خود بخود معاہدہ ختم نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ انقطاع (rescission) کے لیے دو فریق ہونے ضروری ہیں لیکن اس سے دوسرا اگر چاہے تو بری الذمہ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کو حق پیدا ہو جاتا ہے۔

کہ نقص کی بنا پر نانش دائر کرے۔ معاہدہ وقت انعقاد سے ہی معاہدہ ہوتا ہے نہ کہ صرف اس وقت سے جب کہ تعمیل کرنی ہو۔

(Hochster) بنام (Delatour) اس موضوع پر خاص نظر ہے۔

اس میں زید نے بکر کو ۱۲ اپریل کو ملازم رکھا تھا تاکہ وہ زید کی پیام رسانی کیا کرے اور اس کے سفر میں ہمراہ رہے۔ ملازمت یکم جون ۱۸۸۵ء سے شروع ہونی تھی۔ ۱۱ مئی کو زید نے بکر کو تحریری اطلاع دی کہ اسے اب اس کے خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔ بکر نے فوراً مقدمہ دائر کیا اگرچہ تعمیل کا وقت نہیں آیا تھا عدالت نے قرار دیا کہ بکر کو اس کا حق ہے۔

اس قاعدے کا مفہوم بہت واضح طور سے چیف جسٹس

(Cockburn) نے ایک مقدمے میں جو (Hochster)

اختتام اگرچہ تعمیل
مشروط ہو

بنام (Delatour) سے بھی آگے بڑھتا ہے، بیان کیا ہے۔

چنانچہ اس میں تعمیل کا ایک وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے آنے سے پہلے بدعنی علیہ نے معاہدے سے انکار کر دیا۔ مگر فراسٹ بنام ناٹ کے اس مقدمے میں تعمیل ایک ایسی شرط پر مبنی تھی جو ممکن ہے فریقین کی زندگی میں واقع ہی نہ ہوتی۔

چنانچہ زید نے ہندو سے عہد کیا کہ اپنے باپ کی وفات پر اس سے نکاح کرے گا۔ مگر اس نے اپنے باپ کی زندگی ہی میں اس معاہدے سے انکار کر دیا۔

ہندو کو اس بات کا متحقی قرار دیا گیا کہ اصول متذکرہ صدر کی بنا پر نانش دائر کرے۔

چیف جسٹس کا کہہ بن نے کہا معاہدہ لہا کو اس بات کا اصولاً حق حاصل ہے کہ معاملے کی

تعمیل کرائے۔ یہ حق اس وقت کمل ہو جاتا ہے جب تعمیل کا وقت آئے۔ اس وقت

کے آنے تک اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ معاہدہ باقی اور موثر رہے۔ اس

معاہدے کے اثر کا محفوظ اور بحال رہنا معاہدہ لہا کے مفاد کے لئے ضروری ہو سکتا ہے۔

اس قاعدے پر دو تحدیدات عائد ہیں :-

انکار پوری تعمیل سے ہو

پہلے یہ کہ انکار اس پوری تعمیل سے متعلق ہو جو معاہدے کے باعث معاہدہ پر واجب ہے۔ یہ ممکن ہے کہ معاہدہ اپنے اس ارادے کا اعلان کرے کہ وہ معاہدے کے اتنے جز یا اتنے اہم

حصے کو توڑنا چاہتا ہے کہ جس سے معاہدہ یہ قرار دے سکے کہ اس کا یہ فعل فی الحقیقت پوری تعمیل سے انکار کے مرادف ہے۔ لیکن کسی مقدمے میں جزئی انکار کو متوقعہ نقض قرار دے کر فوری حق ارجاع نالاش عطا نہیں کیا گیا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر معاہدہ انکار (renunciation) کو

اور اختتام سمجھا جائے

قبول کرنا نہ چاہے اور اس بات پر اصرار کرے (جس کا اسے

حق ہے) کہ عہد کی تعمیل ہو تو معاہدہ برقرار رہتا ہے اس سے فریقین کو استغاثہ کا حق حاصل رہتا ہے، اور خطرے کا جو حکم بھی دونوں کو لگا رہتا ہے۔ اور اگر کوئی مابعد امر اسے دوسرے اسباب سے ختم کرے تو معاہدہ جس کے انکار کو قبول نہ کیا گیا تھا پھر حال اس اختتام سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

چنانچہ (Avery) بنام (Bowden) میں زید نے بکر سے چارٹر پارٹی

کے ذریعے سے معاملہ کیا کہ اس کا جہاز بڑیا روانہ ہوا اور وہاں بکر کے کارندے

سے اسباب حاصل کر کے اسے مقررہ دنوں میں بار کر لے۔ جہاز بڑیا پہنچ گیا

اور اس کے مالک نے اسباب کا مطالبہ کیا مگر بکر کے کارندے نے اسباب ہمایا

کرتے سے انکار کیا۔ اگرچہ وہ مدت جس میں زید کو اسباب بار کرانے کا حق تھا

ختم نہیں ہوئی مگر یہ ممکن تھا کہ اس کا کارندہ یعنی مالک جہاز اس انکار کو معاہدے

کا رد کرنا قرار دیتا اور روانہ ہو جاتا۔ اس وقت زید کو حق ہوتا کہ فوراً برائے معاہدہ

ارجاع نالاش کرتا۔ مگر مالک جہاز نے اسباب کا مطالبہ جاری رکھا اور تعمیل اس کے کہ

Mersey Steel and Ironco, V. Naylor, 9 App. Co. P. 442

Rhymanney Railway Co v, Brecon Railway Co., (1900) 69 L. J.

5 E. & B. 714.

دن گزر جاتے۔ اور اس طرح عدم تعمیل کے باعث نقص وقوع میں آتا۔ برطانیہ اور روس میں جنگ پھڑکنی۔ اور تعمیل معاہدہ قانوناً ناممکن ہو گئی۔ بعد میں زید نے چارٹر پارٹی کے نقص کی بنا پر دعویٰ دائر کیا مگر یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ جنگ پھڑکنے سے پہلے تعمیل میں کوئی واقعی قصور نہیں ہوا (کیونکہ ایام مقررہ ختم نہیں ہوئے تھے) اور چونکہ کاوند نے انکار کو قبول نہیں کیا تھا اس لیے ہر اس بات کا مستحق ہے کہ اعلان جنگ سے معاہدے کے ختم ہو جانے سے فائدہ اٹھائے۔

(ب) انکار | اگر دورانِ تعمیل میں فریقین میں سے کوئی ایک قولاً یا فعلاً اپنے حصے کی تعمیل کو جاری رکھنے سے قطعاً انکار کر دے تو فوراً فریقِ ثانی مزید تعمیل سے بری ہو جاتا ہے اور اس کو حقِ ناش پیدا ہو جاتا ہے۔

سٹیم (Cort. Railway Company) بس نام (The Ambergate) میں کارٹ نے مدعا علیہ کمپنی سے معاہدہ کیا کہ تین ہزار ٹون سوٹن ورنی ریلوے کرسیاں ایک خاص نرخ پر کمپنی مذکور کو فراہم کرے گا اور یہ مینہ مقداروں میں مندرجہ تاریخوں پر حوالے کی جائیں گی۔ (۱۸۷۷ء) ٹن کی حوالگی عمل میں آنے کے بعد کمپنی نے کہا کہ کارٹ مزید فراہمی بند کر دے۔ کیونکہ اب ضرورت نہیں رہی۔ اس نے ایک دعویٰ بر بنائے معاہدہ رجوع کیا اور ثابت کیا کہ وہ اپنا حصہ انجام دینے کو تیار اور آمادہ تھا اور یہ کہ اسے کمپنی نے ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔ اس کے حق میں ایک فیصلہ صادر ہوا۔ پھر کمپنی نے اس بنا پر بھی تجدید کی خواہش ظاہر کی کہ کارٹ کو محض تیاری اور آمادگی پی نہیں بلکہ واقعی حوالگی بھی ثابت کرنی چاہئے تھی مگر اس پر عدالت نے قرار دیا کہ جب ایک فریق نے معاہدے کی تکمیل سے انکار کر دیا تو پھر دوسرے فریق کو محض یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ وہ اس کی تعمیل پر آمادہ تھا۔

جب کوئی تکمیل شدہ معاہدہ اس عرض سے ہو کہ اسباب تیار کر کے وقتاً فوقتاً فراہم کیا جائے گا

اور اس کی قیمت جو اگلی کے بعد ادا ہوگی۔ اور
 مشتری معاہداتی اسباب کا ایک جز قبول کرتا اور
 قیمت ادا کرتا ہے مگر اس کے بعد بائع کو اطلاع
 دیتا ہے کہ اسباب کی مزید تیاری عمل میں نہ آئے
 کیونکہ اسے اس کی ضرورت نہیں اور وہ اس کو
 نہ تو قبول کرے گا اور نہ کوئی قیمت ادا کرے گا۔ اور
 بائع معاہدے کی تکمیل کا خواہاں اور تعمیل پر قادر ہے
 تو ایسی صورت میں وہ مجاز ہے کہ بقیہ اسباب تیار
 اور پیش کیے بغیر مشتری کے خلاف نقض معاہدہ کی
 ٹالس دائر کرے۔ (صفحہ ۱۴۰)

اسی طرح (General Bill-posting Co.) بنام (Atkinson) میں
 مدعی علیہ نے معاہدہ کیا کہ کمپنی کی لازمت کرے گا اور اختتام لازمت کے بعد
 ایک خاص مدت تک اس سے کاروباری مقابلہ نہ کرے گا۔ دارالامر نے قرارداد کیا کہ
 اگر کمپنی اسے غلط طور سے بلا اطلاع سابق خدمت سے برطرف کر کے معاہدہ منسوخ
 کر دے تو معاہدہ پر مقابلہ نہ کرنے کی پابندی باقی نہیں رہتی۔

(۲) اختتام اس وجہ سے کہ ایک فریق معاہدہ
 کے فعل تعمیل نامکن ہوگئی ہے

یہاں بھی عدم امکان یا تو تعمیل کا وقت آنے سے پہلے پیدا کیا گیا ہو
 یا دورانِ تعمیل میں۔

(۱) عدم امکان قبل وقت تکمیل پیدا کیا جائے

اگر زید تعمیل کا وقت آنے سے پہلے یہ بات ناممکن کر دیتا ہے کہ وہ اپنے عہد کی تکمیل کر سکے تو اس کا اثر وہی ہوگا جو معاہدے کی تکمیل سے انکار کرنے سے ہوتا ہے۔

چنانچہ زید نے عہد کیا کہ وہ تاریخ عہد سے سات سال کے اندر بکر کو اپنے جملہ حقوق پہ منتقل کر دے گا۔ سات سال کے ختم سے پہلے زید نے اپنا پورا حق ایک اور شخص کی جانب منتقل کر دیا۔ قرار دیا گیا کہ بکر کو مقدمہ رجوع کرنے کے لئے سات سال کے ختم ہونے تک انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔

مدعی علیہ سے مدعی کو یہ کہنے کا حق ہے کہ تم نے خود اپنے کو ایسی حالت میں پہنچایا ہے کہ تم اپنے عہد کا ایسا نہیں کر سکتے۔ تم نے عہد کیا تھا کہ سات سال کے عرصے میں تم اس بات کے لئے تیار ہو گے کہ اس عرصے میں کسی وقت بھی میں تم پیش کروں اور منتقلی کی درخواست کروں۔ اور امید رکھوں کہ تم اس کے لئے تیار ہو گے۔ لیکن اب اگر میں تمہیں رقم پیش کروں تو تم تیار نہیں ہو گے۔ یہ ایک نقض معاہدہ ہے۔

زید بکر کو ایک جہاز کے متعلق چارٹر دیتا ہے۔ جہاز فی الوقت حکومت کے قبضے میں تھا۔ جوں ہی وہ فارغ ہو اسے بکر کے تصرف میں دیدیا جائے گا۔ اس کی فراغت سے پہلے زید نے اسے ایک اور شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ اس نے بکر سے تعمیل معاہدہ کو اپنے اختیار سے باہر کر دیا ہے اس لیے معاہدہ ختم ہو گیا اور بکر فوراً ہرجے کا دعویٰ رجوع کر سکتا ہے۔ یہ استدلال کیا گیا تھا کہ زید کا وقت مقررہ کے اندر جہاز کو واپس لانا اور بکر کے حوالے کرنا ممکن تھا۔

Lovelock v. Franklyn, 8 Q. B. 371. ۱۵

Omniund Entrprises V. Sutherland [1919] I. K. B. 618. ۱۷

مگر قرار دیا گیا کہ یہ امکان اتنا بعید ہے کہ اس کا لحاظ نہیں کیا جاسکتا۔
 (ج) عدم امکان
 دوران تعمیل میں
 فریق نے دوران تعمیل میں خود اپنے فعل سے تکمیل تعمیل کو ناممکن بنا دیا ہو۔

چنانچہ جاپانی حکومت کے ملوکہ ایک جنگی جہاز پر ایک انگریز کو اس لئے نوکر رکھا گیا کہ ٹین سے یو کو ہا تا تک سفر میں وہ فائرمین کا کام انجام دے۔ دوران سفر میں حکومت جاپان نے چین کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا۔ اور انگریز کو اطلاع دی گئی کہ اگر وہ تعمیل معاہدہ کرے گا تو اسے اجنبیوں کی فوج میں بھرتی ہونے کے قانون کے تحت سزا ہو سکے گی۔ قرار دیا گیا کہ وہ جہاز چھوڑ کر جاسکتا ہے اور مقررہ تنخواہ کے لئے دعویٰ کر سکتا ہے۔ کیونکہ جاپانی حکومت کے فعل نے اس بات کو قانوناً ناممکن بنا دیا ہے کہ وہ معاہدے کی تعمیل کرے۔

(Ogdens Ltd.) بنام (Nelson) کا بعد کا مقدمہ اس تجویز کے لئے مزید سند ہے کہ اگر کسی صورت میں کسی خاص کام کو خاص وقت تک کرنے کی ضرورت ہو اور معاہدے نے تکمیل تعمیل عہد کو اپنے اختیار سے باہر کر دیا ہو تو اس پر فوراً ہرجے کے لئے دعویٰ دائر کیا جاسکتا ہے۔

(۳) اختتام بوجہ قصور تعمیل

نقص سے اختتام
 ہو سکتا ہے۔
 جب ایک فریق معاہدہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنا کام

لے یہ یاد رہے کہ اس مقدمے میں مشتری کو بوقت بیع چارٹر پارٹی کی کوئی اطلاع نہیں تھی اگر اطلاع ہوتی تو بظاہر مدعی چارٹر پارٹی کو مشتری کے خلاف باصول مقدمہ Strathcona (باب نمبر ۱۰۰)

اتباع نافذ کر سکتا۔ A. C. 108 [1926]

۱۔ O'Neal v. Armstrong [1895] 2 Q. B. 418.

۲۔ [1905] A. C. 109.

انجام نہ دے گا یا کوئی ایسا فعل کرتا ہے جس میں اس کام کا انجام دیا جانا ناممکن ہو جائے تو اس طرح وہ فریق ثانی کو معاہدے اور اس کے وجوہات سے بری کر دیتا ہے۔
 فریقین میں سے ایک کو اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ تعمیل کا اقدام اس وقت بھی کرے جب فریق ثانی نے فعلاً یا قولاً یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ اسے قبول نہ کرے گا یا نہیں کر سکتا یا وہ کام نہیں کرے گا یا نہیں کر سکتا جس کے معاوضے میں تعمیل کا عہد ہوتا تھا۔
 مگر فریقین میں سے ایک اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ گو اس نے معاہدہ کلاً یا جزئاً توڑ دیا ہے مگر اس طرح اس نے اسے ختم نہیں کیا ہے نہ فریق ثانی ہی کو اس کی ذمہ داریوں سے بری کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں یہ دریافت کرنا ہوتا ہے کہ آیا فریق متضرر کا عہد اس شرط پر کیا گیا تھا کہ فریق ثانی وہ اس چیز کی تعمیل کرے جس میں قصور ہوا ہے۔ اگر ایسا ہو تو وہ عہد سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ تھا تو اسے اپنے عہد کی تعمیل کرنی چاہئے اور فریق ثانی کے قصور سے پیدا شدہ ہرجے کے خلاف تاش رجوع کرے۔

یا نقص سے صرف
 حق ناش پیدا
 ہو سکتا ہے

مستقل عہد میں اور ان عہد میں جو ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں، یہی منسوق ہے۔ باہم محتاج عہد سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اتنے قریبی طور سے وابستہ ہوتے ہیں کہ ایک کی تعمیل دوسرے کی تعمیل پر موقوف ہوتی ہے۔

مستقل اور شروط
 عہد

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قصور تعمیل سے اختتام معاہدہ کی صورت میں تین قسم کے سوالات پیدا ہوتے ہیں:۔

۱۔ ہم وقوع (concurrent) کی تعمیل ایک ہی وقت لی کر ہو یا کم از کم ہر ایک اس بات پر تیار اور آمادہ ہو کہ اپنے عہد کی تعمیل اسی وقت کرے گا۔

۲۔ جب کہ دوسرا تو ایسی صورت میں ہر ایک عہد کی تعمیل مستعدی اور آمادگی کی اس ہم وقوعی (concurrency) پر موقوف ہوگی یعنی شرائط ہم وقوع میں چنانچہ

ایک بیع اشیاء میں جب کہ ادائی کا کوئی وقت مقرر نہ ہو، مشتری کو ادائی اور بائع کو حوالگی ایک ہی وقت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ عہود ایک دوسرے پر موقوف ہیں اور ایک دوسرے کی شرط۔ چنانچہ اگر زید حوالگی میں ناکام رہے تو بکر نہ صرف ہرجے کی ناش کر سکتا ہے بلکہ ادائی سے انکار بھی کر سکتا ہے۔

اختتام بوجہ معنوی قصول بدل

(ج) ہو سکتا ہے کہ کسی معاہدے میں قابل انقسام عہد ہو یعنی اس بات کا عہد ہو کہ متعدد کام یکے بعد دیگرے کیے جائیں گے، یہ اس طرح نہ صرف پوری طرح تعمیل پا سکتا ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کم یا زیادہ سنہ تعمیل پائے۔ اگر بکر کسی جز کی تعمیل سے قاصر رہے تو زید کو حق ناش حاصل ہوگا مگر یہ ضروری نہیں کہ زید بھی لازماً اپنے وجوہات تحت معاہدہ کی تعمیل سے بری الذمہ ہو جائے۔ اسی لئے ہم کو یہ دریافت کرنا ہوتا ہے کہ بکر کا کتنی حد تک قاصر رہنا زید کو یہ کہنے کا حق دے گا کہ جس بدل کے عوض اس نے عہد کیا تھا وہ فی الحقیقت پوری طرح ناکام رہا ہے اور وہ نہ تو چاہتا ہے اور نہ پابند ہے کہ اس چیز کی تعمیل کرے جس کا اس نے ذمہ لیا تھا۔

شرط اور ضمانت

(ج) یہ ہو سکتا ہے کہ کسی معاہدے میں ایک سے زائد مختلف اہمیتوں کے شرائط پائے جائیں اور ایسی صورت میں یہ دریافت کرنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا ایسی کوئی شرط ہے جسے فریقین بنیادی اور اصلی قرار دیتے ہیں اور اگر ہے تو کونسی۔ دوسرے الفاظ میں ہیں بہ طور ایک نمبر ہی امر کے دریافت کرنا ہوتا ہے کہ جس امر کی خلاف ورزی ہوئی ہے وہ آیا شرط غنئی یا محض ضمانت۔

۱۔ اگر زید کا عہد اس شرط پر موقوف ہے کہ پہلے بکر اپنے ذمے کا کام انجام دے تو بکر کا عہد اکثر مع شرط ماقبل کہلاتا ہے۔ لیکن طالب علم کو التباس سے بچانے کے لئے ہم اسے صرف ”مشرط“ کہیں گے۔ یعنی معاہدے کا ایک اصلی امر (term) کہ جس کے نقض سے معاہدہ ختم ہو جاتا ہے اس کے برخلاف دار غنئی (ضمانت) ہے کہ جس کے نقض سے صرف حق ناش پیدا ہوتا ہے (بائے فصل ۳۰۰ سابق)۔ کیونکہ شرط ماقبل کی ایک اور قسم ہے مثلاً زید بکر سے عہد کرتا ہے کہ وہ کسی ایسے

ان تینوں پر مزید تفصیل پیش کی جاسکتی ہے۔

(۱) مستقل اور مشروط عہود

یہاں مقابلہ ایک دوسرے سے بالکل بے نیاز اور مستقل عہود اور آن عہود کا ہے جو ہم وقوع شرائط (concurrent conditions) کی قسم کے ہیں۔ اور ان میں سے ایک کی تعمیل بوقت واحد دوسرے کی تعمیل پر موقوف ہوتی ہے۔ عہد مستقل یا عہد مطلق سے مراد یہ ہے کہ زید بکر سے اس کے زید سے کئے ہوئے ایک عہد کے عوض میں عہد کرتا ہے۔ اور اس طرح پر کہ اگر ایک عہد کی تعمیل میں پوری طرح تصور بھی ہو جائے تو معاہدہ بری الذمہ نہیں ہوتا۔ اسے اپنے عہد کی تعمیل یا تعمیل کے لئے آمادگی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اور اس ہرجے کی نالیش کرنی چاہئے جو اس سے کیے ہوئے عہد کے نقض سے لاق ہو۔ چنانچہ تقریباً زوجین کی ایک دستاویز میں اگر طلاق اور امور کے اس بات کا قرار تھا کہ شوہر ایک مقدار رقم سالانہ ایک امین کو زوجہ کے لئے ادا کرے۔ اور یہ کہ زوجہ شوہر کو پریشان نہ کرے۔ عدالت مرافعہ نے یہ قرار دیا کہ اگر زوجہ پریشان نہ کرنے کے عہد کو توڑ دے تو وہ اس نالیش کی جوابدہی نہیں بن سکتا جو زوجہ نے سالانہ رقم کی عدم ادائی کے باعث دائر کی ہو۔ دونوں اقرار مطلق اور مستقل تھے۔ اگر یہ ارادہ ہوتا کہ شوہر صرف اسی وقت تک ادائی کرتا رہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) واقعے کے پیش آئے پر جو ممکن ہے فریقین کے اختیار سے باہر ہو، کوئی کام کرے گا یا کوئی ادائیگی میں لائے گا۔ جب تک وہ واقعہ پیش نہ آئے معاہدہ معلق (Suspended) رہتا ہے۔ اس شرط قبل کے برخلاف ایک شرط مابعد ہے چنانچہ اگر وہ فریق اس بات پر معاہدہ کریں کہ ایک معاملے کے وقوع میں آجائے پر ایک فریق کا عہد قابل تنسیخ (defeasible) ہے یا اسے کالعدم کیا جاسکتا ہے اور جب تک وہ واقعہ پیش نہ آئے عہد قابل پابندی رہے گا۔

جدید فیصلوں کا رجحان

جب تک کہ بوی اسے پریشان نہ کرے تو [دستاویز میں] ایسا ہی لکھا جاسکتا۔
جدید فیصلوں کا میلان اس جانب ہے کہ عہود کی تعبیر کر کے انہیں ایک دوسرے سے بے تعلق اور مستقل نہ قرار دیا جائے۔
اگر ایک عہد کی تعمیل کا وقت قطعی ہو تو مفرد ہو اور دوسرے شخص کی تعمیل کی کوئی تاریخ نہ دی گئی ہو۔ اگر زید اور بکر میں اس بات کا معاملہ ہو کہ زید بکر کی جائیداد خریدے گا اور اس کی قیمت ایک خاص دن ادا کی جائے گی اور بکر کی جانب سے انتقال جائیداد کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بکر بومعینہ پر ادائیگی میں تصور ہو تو نالاش کر سکتا ہے اور یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے اراضی کا انتقال یا پیشکش انتقال کیا تھا۔ مگر عموماً یہ کہنا درست ہو گا کہ اگر کوئی واضح بیان خلاف میں نہ ہو تو ان عہود کو جن میں سے ہر ایک دوسرے کا مکمل بدل ہوں، ہم وقوع شرائط قرار دیا جائے گا۔ جو مطلق یا مستقل عہود کے بالکل برعکس ہیں۔
ہم وقوع شرائط بیع اشیاء کے معاہدے میں قانون غیر موضوعہ کا قاعدہ جوابیل آف گڈس ایکٹ میں شامل کر دیا گیا ہے، یہ تھا کہ جب تک اس کے خلاف معاملہ نہ ہو اور حوالگی اشیاء اور ادائیگی ٹن ہم وقوع شرائط ہوں۔

چنانچہ (Morton) نے (Lamb) سے غلے کی ایک مقدار ایک معینہ قیمت پر خریدنے کا معاملہ کیا۔ غلہ ایک مہینے میں حوالے کیا جانا تھا۔ وہ حوالے نہیں کیا گیا اور مارٹن نے یہ کہتے ہوئے ہرجے کی نالاش دائر کی کہ وہ غلے کو وصول کرنے کے لیے ہر وقت تیار اور آمادہ تھا۔ مگر عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ امر بنائے نالاش پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اسے یہ کہنا چاہئے تھا کہ وہ

Mattock v. Kinglake, 10 A. & E 50. ۱۰

Kidner v. Stimpson, 35 T L. R 68. ۱۱

56 & 57 Vict. c. 71. S 28. ۱۲

Morton v Lamb, 7 T. R 125 ۱۳

ہر وقت غلے کا زرخن ادا کرنے کے لئے تیار اور آمادہ تھا۔ استدلال میں جو کچھ امور بیان کئے گئے ہیں ان کی بنا پر مدعی علیہ کو اس بنا پر بری کیا جاسکتا ہے کہ مدعی ادائی کے لئے تیار نہ تھا۔

چنانچہ جسٹس (Rayley) نے (Bloxham) بنسام (Sanders) ^۱ میں کہا ہے۔

”جب اشیاء بیع کی گئی ہوں لیکن وقت حوالگی یا وقت ادائی کا کوئی ذکر نہ کیا گیا ہو اور بائع کو جو کچھ کرنا ہے وہ مکمل ہو تو جائداد کی حقیقت مشتری کو حاصل ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اشیاء کو کوئی خطرہ پیش آئے تو اس کی ذمہ داری مشتری ہی پر ہوتی ہے اور بائع پر یہ ذمہ داری ہے کہ جب کسی رقم کی ادائی کے ساتھ ان کا مطالبہ کیا جائے تو حوالے کرے۔ مگر مشتری کو اشیاء کے قبضے کا کوئی حق پیدا نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ زرخن ادا نہ کرے“

(ب) قابل انتقام عہود: تعمیل میں کتنا قصور
معاہدے کو ختم کرتا ہے؟

قابل انتقام عہود | اب ان امتدات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں ایک فرق معاہدہ

ادعا کرتا ہے کہ وہ اپنے حصہ معاہدہ کی تعمیل سے بری الذمہ ہو گیا ہے کیونکہ فریق دیگر اپنے حصے کی تعمیل میں یا تو پوری طرح یا اس حد تک قاصر رہا ہے کہ اغراض معاہدہ فوت ہو جاتے ہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اگر زید اس فعل سے پوری طرح قاصر رہے جو بکر کے عہد کا کال بدل تھا اور بکر کی تعمیل واجب ہونے سے پہلے اس کو سرانجام پانا تھا تو ایسی صورت میں بکر بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ زید نے کچھ کام کیا ہو، گو کام کی تکمیل نہ کی ہو یا کسی معاہدے کی تعمیل ایک خاصے وقت پر پھسل ہوئی ہو اور اس اشنا میں دونوں کو بعض امور انجام دینے ہوں، مثلاً حوالگی اشیاء ادائی زرن بنذریعہ اقساط۔ یہاں ہم حد اور درجے سے بحث کریں گے۔ کیا کسی فریق نے اتنی کوتاہی کی ہے کہ اس کے باعث وہ بدل جس کے معاوضے میں فریق ثانی نے عہد کیا تھا، ناکام ہو گیا؟

قابل انقسام عہد کی بہترین مثالیں ان معاہدات میں حوالگی اور ادائی باقسط ملتی ہیں جو اشیاء کے وصول کرنے اور باقسط ادائی کرنے کے متعلق ہوں۔ اگر یہ متعدد دہوں اور ایک طویل عرصے پر

پھیلے ہوئے ہوں تو محض حوالگی یا ادائی میں قصور سے یہ ضروری نہیں کہ معاہدہ ختم ہو جائے مگر بہر صورت حق ناش ہر جہ ضرور پیدا ہوگا۔

(Simpson) بنام (Crippin) میں یہ معاملہ ہوا تھا کہ

پچھتر ہزار سے آٹھ ہزار ٹن تک کونلم بارہ ماہ وار قسطوں میں حوالے کیا جائے جس کی وصولی کے لئے مشتری داگن بھیجے گا۔

مشتری نے صرف ۱۵۸ ٹن کے لئے پہلے ماہ ڈبے بھیجے۔ بائع کو اس بات کا متحی نہیں قرار دیا گیا کہ معاہدہ منسوخ کر دے۔

(Freeth) بنام (Burr) میں لوہے کی متعدد اقساط

کی حوالگی میں سے ایک کاٹن ادا کرنے میں اس مبنا پر

قبولیت میں
کوتاہی

ادائی میں
کوتاہی

قصور ہو کہ غلطی سے مشتری نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اسے اس بات کا حق ہے کہ قسط اسباب کی ایک سابقہ عدم حوالگی کے ہر جے میں ادائیگی کو بطور ایک مجرائی (Sett-off) کے روک لے۔ (Mersey steel and Iron Co.) بنام (Naylor) میں بھی ایک قسط کے زرشن کی ادائیگی میں اس خیال سے کوتاہی ہوئی تھی کہ مرائع شرکت (appellant company) برخاست ہو گئی ہے اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے تاریخ معینہ پر رقم ادا کرنا درست ہو۔ ان دونوں مقدموں میں سے کسی میں بھی بائع کو اس بات کا مستحق نہیں ٹھہرایا گیا کہ بوجہ قصور معاہدے کو کالعدم قرار دے۔

اس کے برخلاف ایک مقدمے میں لوہے کی ایک مقدار حوالگی میں قصور چار قسطوں میں حوالے کرنی تھی۔ ہر قسط تقریباً ڈیڑھ سو ٹن پر مشتمل تھی۔ پہلے ماہ میں اکیس ٹن سے زیادہ حوالگی نہ کر سکنے پر قرار دیا گیا کہ مشتری بری الذمہ ہو گیا۔

اسی طرح اور ایک مقدمے میں دو ہزار ٹن لوہا تین ماہوار قسطوں میں حوالے کرنا تھا۔ پہلے ماہ میں مشتری نے مال بالکل قبول نہ کیا اس پر بائع کو بری الذمہ قرار دیا گیا۔

درجے کا سوال دوسری صورتوں میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک چارٹر پارٹی میں اس بات کا عہد تھا کہ ایک پورا جہاز اسباب سے لادا جائے گا۔ معاہدہ محض اس بنا پر کالعدم نہ ہو گا کہ لادا ہوا اسباب جہاز کو نہیں بھرتا۔

اسی طرح ایک چارٹر پارٹی میں یہ امر مذکور تھا کہ ایک جہاز ایک خاص

9 App Ca 434

Hoare v Rennie, 5 H. & N. 19

Honck v. Muller, 7 Q. B. D. 92.

Ritchie v Atkinson, 10 East, 308

Freem v. Taylor, 8 Bing. 124.

مقام پر ایک خاص دن حاضر ہو۔ یا اس بات کی تمام ممکنہ کوششیں کرے کہ جلد سے جلد آئے۔ اس میں یہ ممکن ہے کہ تعمیل میں قصور کم یا زیادہ درجے کا ہو۔ اور بہ لحاظ حالات ایسا قصور چارٹر کو ختم کرے یا نہ کرے۔

ان تمام مقدمات میں جس سوال کا جواب دینا ہے وہ حل طلب سوالات | واقعاتی ہے۔ اس کا جواب ہر مقدمے میں شرائط معاہدہ اور

حالات پروقوف ہوگا۔ سوال ان دو میں سے ایک طور پر ہو سکتا ہے۔ کیا تعمیل میں قصور کو تاہی کرنے والے کی جانب سے منسوخی کی حد کو پہنچتا ہے؟ کیا وہ قصور معاہدے میں اتنا اصولی امر ہے کہ اس سے فرقی ثانی یہ کہنے کا مستحق ہو کہ ”اس معاہدے سے مجھے جس چیز کی حاجت تھی وہ سب جاتا رہا۔ مزید تعمیل سے سابقہ کو تاہی کی تلافی نہیں ہو سکتی“؟

سوال کا جواب فریقین خود ہیما کر سکیں گے۔ کو تاہی کرنے والا فرقی اس طرح فصل انجام دے سکتا ہے کہ اس سے اس بات میں کوئی شبہ باقی نہ رہے کہ وہ معاہدے کی پوری تعمیل نہیں کرے گا یا نہیں کر سکتا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تعلق فریقین صراحت کے ساتھ یہ معاملہ کریں کہ اگرچہ فریقین کے اقرارات اپنی اپنی جگہ قابل انعام ہیں، مگر ایک جانب اس وقت تک کوئی ادائیگی نہیں کرے گا جب تک کہ ایک جانب ثانی سے کمال تعمیل وقوع پذیر نہ ہو جائے ایسی صورت میں عدالتیں تعمیر کی زحمت سے بچ جاتی ہیں۔

لیکن اگر فریقین نے جواب ہیما نہ کیا ہو تو ہم واقعاتی سوال کی طرف محدود کریں گے کہ آیا انقض معاہدہ اتنا اہم ہے کہ وہ پورے معاہدے کو متاثر کرتا ہو؟ یا کم از کم وہ ایسا ہے کہ اس سے انعام معاہدہ کا ارادہ مستبٹ ہو سکے؟ یہ قاعدہ نہایت وضاحت سے جسٹس (Bigham) نے مقدمہ (Millar's Karri Co.)

Withers v. Reynolds, 2 B & A 882 لہ

Bloomer v. Bernstein, L R. 9 C. P 588 لہ

Cutter V Powell. 6 T R. 820 لہ

بنام (Weddel) میں بیان کیا ہے۔ اس مقدمے میں باقسط حوالگی کا معاہدہ ہو آگیا۔

”اگر نقص اس قسم کا ہے یا ان حالات میں وقوع پذیر ہوتا ہے کہ اس سے معقول طور سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اسی قسم کے نقص کے ارتکابات مابعد حوالگیوں کے سلسلے میں بھی ہوں گے، تو پورے معاہدے سے فوراً انکار سمجھا جاسکتا اور وہ منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ اگر مثلاً مشتری ایک حوالگی کی قیمت کے ادا کرنے سے ایسے حالات میں قاصر رہتا ہے، جن سے یہ مستنبط ہوتا ہو کہ وہ آئندہ حوالگیوں پر ادائیگوں کے قابل نہیں ہوگا۔ یا اگر بائع ایسے اشیاء حوالے کرتا ہے جو ضروریات معاہدہ سے مختلف ہیں اور یہ ایسے حالات میں ہوتا ہے جن سے یہ استنباط کیا جاسکے کہ وہ آئندہ اس کے سوا کسی اور قسم کا اسباب حوالے نہیں کریگا یا نہیں کر سکتا تو ان صورتوں میں مشتری ثانی پر اس بات کا کوئی وجوب نہیں ہے کہ آئندہ واقعات کا انتظار کرے بلکہ وہ فوراً معاہدے کو منسوخ اور اپنے آپ کو مشکلات سے رہائی دلا سکتا ہے۔“

اگر ایک فریق کا نقص ایسا ہے کہ اس سے فریق ثانی کو ختم پیدا ہوتا ہے کہ معاہدے کو ختم شدہ سمجھے خواہ فریق ثانی کا ایسا کرنا کافی بنیادوں پر معلوم ہو۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے ملازم کو کسی ایسی وجہ سے برطرف کرے جو نا کافی ہو اور

بعد میں معلوم ہوا کہ ملازم نے چوری یا بدستی کی تھی تو وہ اس پر اس صورت میں تکلیف کر سکتا ہے جب ملازم اس پر ناجائز برطرفی کی بنا پر مقدمہ دائر کرے۔

(ج) شرائط اور ضمانتیں (وارنٹی)

ان عہود کا ذکر ہو چکا جن کی کم یا زیادہ تعمیل ہو سکتی ہو۔ اگر قصور ایک جانب سے ہو تو اس بات کا تعین عدالت کو کرنا چاہئے کہ آیا اس قصور سے قصور کنندہ کی جانب سے معاہدہ سے انکار کرنا قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں، یا یہ کہ وہ قصور اغراض معاہدہ کو اتنا صدمہ پہنچاتا ہے کہ فریق متضرر اپنی ذمہ داریوں سے بری ہو جاتا ہے۔

گر معاہدات میں اکثر دونوں جانب سے مختلف بیانات اور عہود دئے جاتے ہیں جو نوعیت اور اہمیت میں باہم مختلف ہوتے ہیں۔ فریقین ان میں سے بعض کو اصلی قرار دے سکتے ہیں اور بعض کو اصل غرض معاہدہ کے تحت ذیلی یا ضمنی (Collateral)۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا نقض ہو تو عدالت کو چاہئے کہ انداز معاہدہ یا فریقین کے صراحت کردہ ارادے سے یہ دریافت کرے کہ آیا شرط نقض شدہ اصلی تھی یا نہیں۔ یہ معلوم کرنا ہمیشہ عدالت کا کام ہے۔ اسے واقعاتی سوال کے طور پر حیوری کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔

اگر فریقین اسے اصلی امر قرار دیں تو اسے شرط کہا جائے گا۔ اس میں قصور معاہدے کو ختم کر دے گا۔ اگر وہ اسے اصلی نہ قرار دیں تو وہ وارنٹی (ضمانت) ہو گا۔ اس میں قصور سے صرف اس ہرجے کے دعوے کا حق پیدا ہوتا ہے جو خاص اس امر میں قصور کے باعث برواہت کرنا پڑا ہے۔

وارنٹی اور شرط ہر دو معاہدے کے حصے اور صرف حصے ہوتے ہیں اور متعدد امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ضروری بیان | عہد ہوتی ہے کہ فلاں شے موجود ہے اور بعض وقت اس بات کا

سورت میں کہ فلاں شے ہوگی۔ اول الذکر کی عمدہ مثال (Behn) بنام (Burness) میں ملتی ہے۔ اس میں معاہدہ چارٹر پارٹی میں ایک جہاز کے متعلق بیان کیا گیا تھا "اب بندرگاہ آسٹریٹوم میں ہے" مگر اس واقعے نے کہ معاہدے کی اس تاریخ پر جہاز وہاں نہ تھا چارٹر پارٹی کو ختم کر دیا۔

ضروری عہد | شرط کی دوسری قسم مقدمہ (Glaholm) بنام (Hays) میں ملتی ہے۔ ایک جہاز کو چارٹر پارٹی کی رو سے انگلینڈ سے

تری اسٹے (Trieste) جانا اور وہاں اسباب بار کرنا تھا۔ چارٹر پارٹی میں یہ فقرہ تھا کہ "جہاز انگلینڈ سے آئندہ فروری کی چوتھی کو یا اس سے قبل روانہ ہوگا"۔ جہاز نہ۔ فروری کے چند دن بعد تک روانہ نہ ہو سکا۔ اس کی تری اسٹے آمد پر چارٹر دار نے اسباب بار کرنے سے انکار کیا اور معاہدے کو لغو قرار دیا۔ فیصلہ عدالت یوں صادر ہوا۔

مہم ایکسی چارٹر پارٹی کا کوئی خاص فقرہ ایک ایسی شرط قرار دیا جائے گا کہ اس کی ایک فریق کی جانب سے عدم تعمیل پر فریق ثانی کو اختیار ہے کہ معاہدے کو ترک کر دے اور اسے ختم شدہ خیال کرے؛ یا وہ محض معاہدہ قرار دیا جائے گا کہ جس کے نقص کی تلافی ناش ہر جہ کے ذریعے سے ہو سکتی ہے؟ اس کا جواب فریقین کے ارادے پر

موقوف ہے جو ہر مقدمے میں اس کے شرائط اور مندرجات سے اور نیز اس موضوع معاہدہ سے معلوم ہو سکتا ہے جس کے متعلق وہ معاہدہ ہوا ہے۔۔۔ تمام امور پر نظر کرنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاہدے کے فریقین کا ارادہ کافی طور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاز کی روانگی زیادہ سے زیادہ ۴۔ فروری کو ہو۔ اس کے نفاذ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس زیر بحث فقرے کو شرط ماقبل قرار دیا جائے یہ

شرط اور وارنٹی کا فرق

بتما بل شرط، وارنٹی کی نوعیت مقدمہ (Bettini) بنام (Gye) سے واضح ہوتی ہے۔ بیٹینی نے (Gye) سے جو لندن کے اطالوی اور پیرا کا ناظم تھا معاہدہ کیا کہ صرف اسی کے خدمات بطور گویے کے (Operas) اور ناچوں کو ایک خاصے عرصے تک متعدد شرائط کے تحت حاصل کی جائیں گی۔ ان شرطوں میں سے ایک یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنی ملازمت کے شروع ہونے سے کم از کم چھ دن پہلے لندن آجائیگا تاکہ پیش مشقیوں (rehearsals) میں شریک ہو سکے۔ وہ تاریخ ملازمت سے صرف دو دن پہلے آیا اور اسی لئے (Gye) نے معاہدہ منسوخ کر دیا۔

جسٹس بلاک برن نے فیصلہ عدالت مناتے ہوئے بتایا کہ ایسے شرائط کے صیح معنی دریافت کرنے کا کیا طریقہ کار ہو۔ چنانچہ اس کی رائے میں پہلے یہ سوال ہوگا کہ آیا معاہدے سے فریقین کے ارادے کی کوئی اطلاع ملتی ہے؟

یہ ہو سکتا ہے کہ فریقین کسی معاملے کو جو بظاہر بہت معمولی اہمیت کا ہو نہایت ضروری خیال کریں۔

اگر وہ اپنے اس ارادے کی کافی صراحت کریں کہ اس معاہدے کی لفظ بہ لفظ تعمیل شرط ماقبل ہوگی تو ایسا ہی ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی امر کی تعمیل جو بظاہر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہو، اور بادی النظر میں شرط ماقبل ہو اسے وہ ضروری نہ خیال کریں اور اس کی ہرجے کے ذریعے سے تلافی ہو سکتی ہو۔ اگر وہ اس کے متعلق ارادے کی کافی صراحت کریں تو وہ شرط ماقبل نہ رہے گا۔

بیج موصوف کو معاہدہ ڈیزبجٹ فریقین کے ارادے کی ایسی کوئی صراحت نہ ملی۔ اسی بنا پر نزاری شرط کے الفاظ کی تعبیر عدالت کے سپرد کی گئی۔ عدالت نے بتایا کہ اگر ملازمت صرف اوپر اس گانے کے متعلق ہوتی یا صرف چند مرتبہ گانے کے متعلق تو پیش مشقیوں (رہرسل) میں شرکت کا ضروری ہونا معقول ہو سکتا۔ مگر اس خاص معاہدے کے جملہ حالات کو دیکھنے پر عدالت نے قسار دیا کہ وہ شرط نہیں ہے۔ اس کا نقض اسی بنا پر اختتام کا عمل نہیں کرتا اور اس کی تلافی ہرجوں کے ذریعے سے ہو سکتی ہے۔

اس مقدمہ کا مقابلہ (Poussard) بنام (Spiers & Pond) سے کیا جاسکتا ہے۔ اس میں بھی موضوع معاہدہ اسی قسم کا تھا جو بیٹنی بنام گئی میں۔ مگر اس میں پیش مشقیوں میں شرکت سے قاصر رہنا اور ایک نئی چیز کو پہلی بار گانا نقض شرط قرار دیا گیا۔

واریٹی سے مراد کم و بیش ایک ایسا غیر مشروط عہد ہے جو کسی معاہدے کے خاص خاص امور کی تعمیل میں قصور کرنے کے خلاف ابرا کے لئے ہوتا ہے۔ اس اصطلاح کی توضیح ریلے نے بھی کی اور اس کے مسافروں کے معاہدے سے ہوتی ہے۔ بعض وقت کہا جاتا ہے کہ ریلے نے بھی جو ایک برزہ عام ہے مسافر کے اسباب کی

حفاظت کی وارنٹی دیتی ہے البتہ اپنے وقت نامے کے مطابق مسافر کے ٹھیک وقت پر سنٹرل مقصود کو پہنچنے کی وارنٹی نہیں دیتی۔ لفظ "وارنٹی" کے صحیح معنوں کے لحاظ سے جو شرط سے متنازع ہے، کمپنی حفاظت سامان کی بھی اتنی ہی وارنٹی دیتی ہے جتنی بروقت پہنچانے کی۔ ہر صورت میں وہ ایک عہد کرتی ہے جو پورے معاہدے کے ضمن میں ہوتا ہے لیکن اسباب کی صورت میں اس کے عہد پر صرف یہ قید ہوتی ہے کہ برآمدہ عام کے معاہدے میں جو مستثنیٰ خطرے ہوتے ہیں وہ اس سے بھی متعلق ہوں گے۔

وقت نامے کی صورت میں عہد کے معنی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہیں کہ وقت کی پابندی ہونے کے لئے معقول اور مسلسل کوشش کی جائے گی۔ آیا کوئی عہد وارنٹی ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب اس کم یا زیادہ مسلسل کوشش پر موقوف نہیں ہے جو اس کی تفصیل کے لئے طلب کی جاتی ہے یا اس کا ذمہ لیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اس طریقے پر موقوف ہے جس سے اس کے نقص کی صورت میں فریق ثانی کی ذمہ داریاں متاثر ہوتی ہیں۔

یہ خیال کرنا صحیح ہے کہ لفظ وارنٹی مختلف اور کثیر معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ انشورنس لا (قانون بیمہ) میں "وارنٹی" اور "شرط" میں اکشر تمیز نہیں کی جاتی ہے۔ اسی طرح (Marine Insurance Act) بابت ۱۹۰۶ء میں اس اصطلاح کا استعمال ہوا ہے۔ مگر میں یہ عرض کروں گا کہ اس لفظ کے ابتدائی معنی یہی ہیں جو اوپر دیے گئے۔ وارنٹی کسی چیز کا صریح یا ضمنی بیان ہے جس میں اس چیز کے متعلق فریق ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ معاہدے میں

۱۔ Richards V. L. B & S. C. Railway Co., 7 C. B. 889

۲۔ Le Blanche v. L. & N W Railway Co., 1 C. P D 286.

۳۔ لفظ "وارنٹی" کے معنوں کے متعلق اس بات کے آخر میں نوٹ ملاحظہ ہو۔

۴۔ دفعت ۴۲ تا ۴۱۔

۵۔ Lord Abinger, C B, in Chanter v Hopkins, 4 M. & W. 404.

شامل ہوگی۔ اور گو وہ معاہدے کا جز ہوگی لیکن اس کے مقصود صریح کے ضمن میں۔ اگر وہ تعریف لیں جو ایک جدید تر مقدمے میں دی گئی ہے تو اس لفظ کے صحیح معنی قانون انگلستان میں ایک ایسے معاملے کے ہیں جو موضوع معاہدہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اور وہ معاہدے کا جز ضروری تو نہیں ہوتا۔ (نو طبعاً بذریعہ معاملہ) بلکہ وہ ایسے معاہدے کی غرض اصلی کے ضمن میں ہوتا ہے۔

نقص شرط سے اس کا وارنٹی میں تبدیل ہونا

لفظ وارنٹی کے استعمال میں التباس کا اندیشہ جس سبب سے ہوتا ہے وہ یہ قاعدہ ہے کہ تعمیل معاہدہ کے دوران میں شرط اپنی نوعیت گویا بدل سکتی ہے۔ جو شرط نقص کی صورت میں معاہدہ کے فوراً چاہئے پر معاہدے کو ختم کر سکتی تھی وہ شرط

شرط نہیں رہتی اگر معاہدہ معاہدے کو باقی رکھے اور اس کے تحت کوئی فائدہ اٹھا لے اسے ضمانت بر بنائے امر واقع شدہ (Warranty ex Post facto) کہتے ہیں۔

شرط کی ایسی صورت حال کی مقدمہ (Pust) بنام (Dowie) سے اچھی طرح توضیح ہو جاتی ہے۔ ایک جہاز کو چارٹر پارٹی دیا گیا کہ گڈنی کا سفر کرے۔ چارٹر دار (charterer) نے عہد کیا کہ (۱۵۵۰) پونڈ یکمشت استعمال جہاز کی بابت دیگا بشرطیکہ وہ ہزار ٹن سے کم وزن اور ناپ کا بار نہ لے اسے جہاز کے حسب معاملہ استعمال کا حق تھا مگر جہاز اتنا بار نہیں اٹھا سکتا ہے جو معاہدے میں بطور شرط مندرج تھا۔ اس نے معاملہ شدہ رقم کی ادائیگی سے انکار کیا اور استدلال یہ کیا کہ اس شرط کا نقص عمل میں آیا ہے۔ معاہدے میں وزن اور ضمانت بار کے متعلق جو الفاظ تھے ان کے متعلق قرار دیا گیا کہ وہ شروع ہی سے ایک شرط تھے جس بلاک برن نے کہا۔

جب معاملہ تکمیل طلب حالت ہی میں تھا اگر

۱۔ Lord Haldane in *Dawsons v. Bonnin*, [1922] 3 A. C. 418, 422.

۲۔ *Graves v Legg*, 9 Ex, 717.

۳۔ 32 L. J. Q. B, 179.

اس وقت چارٹر دار (Charterer) کوئی اسباب
جہاز بر بار کرنے سے اس بنا پر انکار کرتا کہ جہاز میں
وہ گنجائش نہیں ہے جس کا معاہدہ ہوا تھا تو میں
یہ نہیں کہتا کہ وہ معاہدے کو پوری طرح مسترد
کرنے میں حق بجانب نہ ہوتا اور اس صورت میں
شرط پوری طرح شرط ماقبل ہوتی۔

اس کے بعد اس نے کہا:۔

کیا یہ ایک ایسا مقدمہ نہیں ہے جس میں بدل کا بڑا
حصہ وصول ہو گیا ہے؟ اور یہ کہنا کہ صرف
ایک ٹن میں ناکام ہونا جو استدلال کے لئے
کافی ہے، مدعی علیہ کو اس بات سے روکنا
ہے کہ اس کو کچھ بھی ادا کرنے پر مجبور کیا جائے
تو ایسا فیصلہ اس استثنائے معارض ہو گا جو مقدمہ
(Behn) بنام (Burness) میں پیدا کیا گیا۔

۱۸۹۳ء کا سیل آف گڈس ایکٹ اس قانون کو مدون کرتا ہے جو

بیع اشیا

بیع اشیا کے معاہدے سے متعلق ہے۔ اس میں شرط امد و ادائیگی
نوعیت اور امتیاز کی اہمیت کی مفید وضاحت ملتی ہے اس کے احکام کا چونکہ ہمیشہ اطلاق ہوتا
رہتا ہے اس لئے یہاں ان کا کسی قدر تفصیلی ذکر مناسب ہے اگرچہ یہ کتاب مرد معاہدے کے
عام اصول سے متعلق ہے نہ کہ خاص معاہدات کے قانون سے۔

دفعہ ۱۱) بیع اشیا کی اصطلاح میں ایک سے زائد معنوں کا امکان ہے
معاہدے میں تھوڑی سی پیچیدگی اس بنا پر پیدا ہوتی ہے کہ "معاہدہ

کیونکہ اس کی تعریف یہ کی گئی ہے: "ایک معاہدہ جس کے ذریعے سے بائع ملکیت اسباب
مشتري کے ہاتھ بہ عوض بدل رقمی جسے زر مشن کہتے ہیں منتقل کو تیا کرنے کا معاملہ
کو تیا ہے خط نسخ میں لکھے ہوئے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ معاہدہ بیع سے ہو سکتا ہے کہ
ملکیت اسباب مشتري کی طرف منتقل ہو یا نہ ہو۔ اگر قبض معاہدہ بائع کی جانب سے ہوا ہو تو

مشری کے چارہ کاری حد اور وسعت بعض وقت اس بات پر موقوف ہوگی کہ آیا ملکیت اس کی طرف منتقل ہوئی ہے یا نہیں۔ جب ملکیت منتقل ہوگئی ہو تو معاہدہ کو بیع کہیں گے۔ جب منتقل نہیں ہوئی ہے تو اسے "اقصد البیع" (agreement to sell) کہیں گے۔

دفعہ ۳۱ مضمن (۳۱) مزید برآں چونکہ ملکیت کا مشری کی جانب منتقل ہونا حوالگی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور بغیر بھی اس لئے "بیع" میں معاملہ اور بیع

(Baragain and sale) ہر دو شامل ہوتے ہیں یعنی وہ معاہدہ بھی جس میں ملکیت بغیر حوالگی کے منتقل ہوتی ہے اور وہ بھی جس میں بیع مع حوالگی ہو۔

الفاظ "شرط" اور "دارنٹی" اس قانون میں ان مفہوموں میں استعمال ہوئے ہیں جن کا ذکر چند صفحات قبل "ج" کے تحت ہوا۔ یعنی شرط ایک اقرار (stipulation) ہے جس کا نقض اس بات کا حق پیدا کرتا ہے کہ معاہدے کو مسترد سمجھا جائے۔ اور دارنٹی وہ اقرار ہے جس کے نقض سے حق مطالبہ ہر جہ تو پیدا ہوتا ہے مگر اسباب کو رد کرنے اور معاہدے کو مسترد سمجھنے کا حق نہیں پیدا ہوتا۔ رہا یہ امر کہ آیا کوئی اقرار پہلی قسم کا ہے یا دوسری قسم کا اس کا دار و مدار ہر مقدمے میں تعبیر معاہدہ پر ہوتا ہے مگر یہ قرار دیا گیا ہے کہ وقت ادائی کے متعلق جو اقرارات ہوں، جب تک کہ کوئی دوسرا ارادہ ظاہر نہ ہو وہ معاہدے کے اصل اور ضروری اجزاء نہیں سمجھے جائیں گے۔ دیگر اقرارات جو وقت کے متعلق ہوں وہ عموماً شرائط ہوں گے۔ تجارتی معاملتوں میں تو بہر حال وہ شرائط ہی ہوں گے۔

ابھی ابھی یہ بتایا گیا ہے کہ دورانِ قریب معاہدہ میں شرط کے لئے اپنی نوعیت کا بدلنا ممکن ہے اور یہ کہ اس کے نقض سے جس قدر پرہیز ہو وہ بعض وقت اپنے اس حق سے محروم ہو جاتا ہے کہ معاہدے کو مسترد سمجھے اور وہ اس کی تلافی کے لئے

لے۔ دفعہ ۲ مضمن (۱) ب نیو دفعہ ۶۲ - Richard v. L. B & S. C. Railway Co.,

لے۔ دفعہ ۱۰ - 7 C. B. 630.

لے۔ Chalmers کی کتاب سیل آف گڈس ایکٹ و سول ایڈیشن صفحہ (۳۳)۔

لے۔ دو چار صفحے قبل۔

ہر جوں پر قناعت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، وہ نقص شرط کو محض نقص دانٹی قرار دے سکتا ہے۔

دارنٹی برہنائے دفعہ میں تین صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں یہ چیز معاہدہ بیع اشیاء میں امر واقع شدہ پیش آسکتی ہے۔

(۱) جب کوئی معاہدہ بیع ایسی شرط کے تحت ہو جس کا پورا کرنا بائع کے ذمے ہو تو مشتری شرط سے دستبردار ہو سکتا ہے یا یہ پسند

ع ۱۱۱ الف

کر سکتا ہے کہ اس کا نقص، نقص دارنٹی ہو، یہ نہ ہو کہ اس کی بنا پر معاہدے کو مسترد سمجھا جائے۔

(۲) جب کوئی معاہدہ بیع ناقابل تقسیم (severable) ہو اور دفعہ الضمن (۱۱۱) ج مشتری اشیاء یا ان کے کسی جز کو قبول کرے۔

(۳) یا جب معاہدہ اشخاص (specific) اشیاء کے متعلق ہو جن کی ملکیت مشتری کی

جانب منتقل ہوگئی ہو، تو ایسی شرط کا نقص جس کا پورا کرنا بائع کے ذمے ہو، صرف نقص دارنٹی

سمجھی جائے گی، نہ یہ کہ اس بات کی بنا پر اشیاء کو رد کر دیا جائے اور معاہدے کو

مسترد سمجھا جائے، بجز اس کے کہ معاہدے کے کسی لفظ مرعج یا منصوبی سے ایسا ثابت ہو۔

تفصیل معاہدہ میں قسم دوم کے مقدموں کے متعلق دو نکات کی توضیح ضروری ہے

ع ۱۱۱ الف

(الف) قبولیت کے یہاں وہ معنی بالکل نہیں جو دفعہ ۱۱۱ میں

قبولیت

ہیں جس قبولیت سے اشیاء کو رد کرنے کا حق زائل ہو جاتا ہے

وہ اس وقت وقوع میں آتی ہے جب مشتری بائع کو اطلاع دیتا ہے کہ اس نے ان کو

قبول کر لیا ہے یا اگر اشیاء کی حوالگی غل میں آچکی ہو تو وہ ان کے متعلق کوئی ایسا کام کرتا ہے جو

بائع کی ملکیت کے منافی ہے۔ یا جب منقول وقت گزر جائے اور وہ بائع کو اشیاء کے

رد کر دینے کی اطلاع نہ دے اور ان کو اپنے ہی پاس رکھ لے۔

(ب) یہ واضح رہے کہ قبولیت سے یہ اثر پیدا ہونا لازمی نہیں

لے۔ دفعہ ۱۱۱، ضمن (۱) الف۔

لے۔ کیچ بایڈ، فصل ۱۱، سیکشن ۱ آن گڈس ایکٹ کی دفعہ ۱۱۔

لے۔ دفعہ (۳۵)۔

اگر معاہدہ قابل تقسیم ہو۔ یعنی جب حوالگی اشیاء پر اقساط ہونی ہو، ایسی صورت میں قانون یہ حکم دیتا ہے کہ اگر بائع ایک یا زائد اقساط کے متعلق ناقص حوالگیوں میں لائے، یا مشتری غفلت کرتا یا کسی ایک یا زائد حوالگیوں کو لینے یا ان کی قیمت ادا کرنے سے انکار کرتا ہے تو یہ سوال ہر مقدمے میں الفاظ معاہدہ اور حالات مقدمہ پر موقوف ہو گا کہ آیا نقص معاہدہ پورے معاہدے کو مسترد کرتا ہے یا وہ ایک قابل انفصال نقص ہے جس سے مطالبہ تلافی کا حق پیدا ہوتا ہے مگر پورے معاہدے کو مسترد سمجھنے کا حق نہیں پیدا ہوتا۔ جو مقدمات اس سمجھنے کی توضیح کرتے ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ (دیکھو باب ۱۲ "ب")۔

ملکیت اشیاء کا منتقل ہونا وہ تیسری صورت جس میں نقص شرط سے اشیاء کو مسترد کرنے کا حق زایل ہو جاتا ہے، ایسی ہے جس کے متعلق ان حالات پر تھوڑا سا غور کرنا ضروری ہے جن میں اشیائے بیعہ کی ملکیت بائع سے مشتری کی جانب منتقل ہو جاتی ہے:-

دفعہ ۱۶ اس مقدمے کی نوعیت کے لحاظ سے جب کہ اشیائے غیر متعینہ (unascertained) کی بیع کا معاہدہ ہو، کوئی ملکیت اشیاء

مشتری کی جانب منتقل نہیں ہوتی بجز اس کے اوستا و قتیکہ اشیاء متعین نہ ہو جائیں۔ لیکن جب اشیاء مشخص (specific) یا متعین ہوں تو عام قاعدہ دفعہ ۱۷ یہ ہے کہ ان کی ملکیت اس وقت منتقل ہوتی ہے جب فریقین اس کے

انتقال کا ارادہ کریں۔ ان کا ارادہ الفاظ معاہدہ، طرز عمل فریقین اور حالات مقدمہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ البتہ قانون اس عام قاعدے کے ابہام کو اس طرح مقید کرتا ہے کہ چھ قاعدے بتاتے ہیں جن سے اس وقت فریقین کا ارادہ معلوم کیا جاسکتا ہے جب کہ معاہدے سے کوئی اور مختلف ارادہ نہ ظاہر ہوتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان قاعدوں کو پورا پورا درج کیا جائے۔
دفعہ ۱۸ قاعدہ ۱۔ جب شخص اور قابل حوالگی

اشیاء کی بیع کا غیر مشروط معاہدہ ہو تو ملکیت اشیاء
مشتري کی جانب اس وقت منتقل ہوتی ہے
جب معاہدہ منعقد ہو۔ یہ کوئی اہمیت نہیں
رکھتا کہ وقت ادائیگی یا وقت حوالگی یا دونوں
ملتی ہو کر دیے جائیں۔

قاعدہ ۲۔ جب شخص اشیاء کی بیع کا معاہدہ ہو
اور بائع پر اشیاء کے متعلق کچھ کرنے کی پابندی ہو
تاکہ وہ قابل حوالگی نہیں تو ملکیت منتقل نہیں ہوتی
جب تک وہ کام نہ کیا جائے، اور مشتري کو اس کی
اطلاع نہ دی جائے۔

قاعدہ ۳۔ جب شخص اور قابل حوالگی اشیاء کی
بیع کا معاہدہ ہو مگر تعین ثمن کی غرض سے بائع پر
یہ پابندی ہو کہ اشیاء کے متعلق وزن و ناپ،
آزمائش یا کوئی اور فعل یا امر کرے تو ملکیت
منتقل نہیں ہوتی جب تک ایسا فعل یا امر نہ کیا
جائے اور مشتري کو اس کی اطلاع نہ دی جائے۔

قاعدہ ۴۔ جب اشیاء، مشتري کے حوالے
کئے جائیں اور یہ حوالگی پسند ناپسند یا خرید و یا
واپس کرو یا ایسے ہی شرائط کے ساتھ ہو تو
ان کی ملکیت مشتري کی جانب اس وقت
منتقل ہوتی ہے:۔

(الف) جب وہ اپنی پسند یا قبولیت کا
بائع سے اشارہ کرتا ہے یا کوئی اور فعل معاملے کو
منظور کرنے کا کرتا ہے۔

(ب) اگر وہ اپنی پسند یا قبولیت کا

باعث سے اشارہ نہیں کرتا مگر مسترد کرنے کی اطلاع دیے بغیر اشیاء کو رکھ لیتا ہے تو ایسی صورت میں اگر واپسی اشیاء کی مدت مقرر ہو تو اس مدت کے اختتام پر، ورنہ معقول مدت کے گزرنے پر معقول مدت کسے کہیں گے یہ ایک واقعی سوال ہے۔

قاعدہ ۷۔ جب اشیاء غیر متعینہ کی یا اشیاء مستقبلہ (future) کی بذریعہ بیان شکل و صورت و اوصاف (description) بیع ہو اور اس شکل و صورت کے قابل حوالگی اشیاء غیر مشروط طور سے معاہدے سے یا تو بائع برضا مندی مشنہ ہی مخصوص کر دے یا خود مشنہ ہی بائع کی رضا مندی سے، تو اس عمل کے ساتھ ہی ان اشیاء کی ملکیت مشتری کی جانب منتقل ہو جاتی ہے۔ ایسی رضا مندی صریح ہو سکتی ہے یا معنوی اور تخصیص سے پہلے بھی ظاہر کی جا سکتی ہے بلکہ بھی۔ (۲) جب یہ اجرائی معاہدہ، بائع اشیاء مشتری یا برندے یا کسی دوسرے شخص کو ملدار (bailee) کے حوالے کرے (خواہ اس کو پیداوار کو مشتری کی جانب سے نامزد کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو) تاکہ وہ اشیاء مشتری کے پاس ایجاٹے اور قطعی حوالگی کا حق (disposal) محفوظ نہ رکھے تو خیال کیا جائے گا کہ بائع نے غیر مشروط طور سے اشیاء کو معاہدے سے مخصوص کیا ہے۔“

معنوی شرائط معاہدہ بیع اشیاء کے فریقین بے شبہ معاہدے میں ایسے الفاظ

داخل کر سکتے ہیں (خواہ وہ شرائط ہوں یا وارنٹیاں) جن پر وہ متفق ہوئے ہیں مگر معاہدہ ایک ایسا واقعہ روزمرہ ہے اور عموماً ان قانونی نتائج کا جو یقین پیدا کرنے کے خواہاں ہیں اتنا کم بحفاظت رکھ کر منعقد ہوتا ہے کہ اگر ان کے حقوق و وجوہات کا تعین و تحدید محض ان کے بوقت انعقاد معاہدہ کے یا کئے ہوئے امر سے کیا جائے تو ان کے معقول توقعات اکثر بر نہ آئیں۔ اسی لئے کسی معاہدہ بیع میں قانون موضوعہ نے بعض شرائط اور وارنٹیوں کو معنوی طور سے ہونا تسلیم کر لیا ہے۔

دفعہ ۱۳ جب معاہدہ صورت شکل کے بیان سے ہو تو یہ شرط معنوی طور پر ہوتی ہے کہ اشیاء بیان کردہ صورت شکل اور اوصاف کے مطابق ہوں گے۔

دفعہ ۱۵ (۲) جب معاہدہ نمونے (sample) کے ذریعے سے ہو تو یہ شرائط معنوی طور پر ہوتے ہیں کہ (الف) فرمائش پر جو سامان پیش کیا جائے وہ سب نمونے سے کیفیت میں مماثل ہو گا (ب) اور مشتری کو معقول حد تک متوقع ملے گا کہ تمام سامان کا نمونے سے مقابلہ کرے (ج) اور اشیاء ہر ایسے نقص سے پاک ہوں گی جن سے وہ ناقابل تجارت ہو جائیں اور یہ نقص معقول آزمائش اور تلاش پر نمونے سے ظاہر نہ ہو۔

دفعہ ۱۳ اگر فروخت نمونے اور بیان صورت و شکل دونوں کے ذریعے سے ہو تو یہ بات کافی نہیں ہے کہ اشیاء فرمائشی صفت نمونے سے مشابہ ہوں اور بیان کردہ صورت شکل سے مشابہ نہ ہوں۔

بیع بذریعہ بیان صورت و شکل کی مثال مقدمہ Varley بنام Whipp) ہے۔ وارلے نے ایک کھیت کاٹنے کی مشین کی بیج کا اور وہپ نے اس کی خرید کا معاملہ کیا۔ وہپ نے اسے نہیں دیکھا تھا مگر وارلے نے بیان کیا کہ وہ سال گزشتہ بالکل نئی تھی اور صرف پچاس یا ساٹھ ایکڑ کے کھیت کاٹنے کے کام میں لائی گئی ہے۔ مشین حوالے کی گئی اور معلوم ہوا کہ پرانی ہے وہپ نے

اسے واپس کر دیا اور وارے نے زرخین کے لئے ناش دار کی۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ بیج بذریعہ بیان اوصاف ہے اور اسی لئے اس میں یہ شرط معنوی طور پر تھی کہ مشین اس بیان کے مطابق ہو جو وارے نے دیا تھا۔ حکام عدالت نے بتایا کہ اگرچہ اس لفظ کا نہایت عام اور معمولاً استعمال غیر مخصوصہ اشیاء پر ہوتا ہے مگر وہ ان تمام مقدمات پر جن میں مشتری نے اشیاء نہ دیکھی ہوں اور صرف بیان صورت و شکل پر اعتماد کیا ہو "حاوی ہے۔

عدالت کو مزید اس مسئلے سے بحث کرنی تھی کہ آیا وھپ کو اس بات کا حق تھا کہ مشین کو شکستہ حالت میں ہونے کے باعث واپس کر دے۔ دفعہ ۱۱ (ج) کے لحاظ سے اس کو اس کا حق نہ ہو گا اگر اس نے اسے قبول کر لیا ہو، یا معاہدہ اشیاء بمعینہ کے متعلق ہو اور مشین کی ملکیت اس کی جانب منتقل ہو گئی ہو۔ ان امکانوں میں سے پہلی صورت کے متعلق، واقعات میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو قبولیت سمجھی جائے۔ دوسرے کے متعلق، دفعہ ۱۱ کے قاعدہ ہائے ۷ و ۷ میں انتقال جائیداد بصورت اشیاء مخصوصہ کا ذکر ہے۔ مگر وہ واحد قاعدہ جس کے تحت یہ سوال آئے وہ ۷۔ ہونا خیال کیا جاسکتا ہے۔ اور عدالت نے قرار دیا کہ وہ اس کے تحت نہیں آتا کیونکہ معاہدہ غیر مشروط نہ تھا۔ اسی لئے قانون نے وقت انتقال ملکیت کے متعلق فریقین کے ارادے کو معلوم کرنے کے لئے جو قاعدے بنائے ہیں وہ اس مقدمے پر منطبق نہیں ہوتے۔ اور دفعہ ۷ کے تحت جہاں تک ممکن ہو سکے گا ارادہ خود عدالت کو دریافت کرنا پڑا۔ حکام عدالت نے خیال کیا کہ اس مقدمے کے حالات میں ملکیت کے متعلق یہ ارادہ تھا کہ وہ صرف قبولیت پر منتقل ہو سکے گی۔ مگر چونکہ کوئی قبولیت عمل میں نہ آئی اس لئے وھپ کو حق تھا کہ مشین واپس کر دے۔

مقدمہ (Wallis) بنام (Pratt) میں نمونے اور بیان اوصاف دونوں کے ذریعے سے بیج عمل میں آئی تھی۔ بیجوں (seeds) کا ایک نمونہ یہ بیان کر کے پیش کیا گیا کہ وہ معمولی انگریزی (Sainfoin) ہیں مگر وہ درحقیقت "giant sainfoin" تھے۔

آخر الذکر کو گواہوں کی صورت شکل سے ممتاز نہیں کیا جاسکتا مگر وہ اول الذکر سے کم درجے کے ہوتے ہیں۔ بائع نے (giant sainfoin) کے بیج حوالے کئے اور مشتری نے یہ خیال کر کے کہ وہ انگریزی (sainfoin) ہیں ان کو قبول کر لیا پھر اس نے انھیں دیگر فریقوں کے ہاتھ بیچ کر دیا جنھیں اسے غلطی کا ہرجہ دینا پڑا مگر غلطی اسی وقت دریافت ہوئی جب بیج آگ آئے۔ اس طرح دفعہ ۱۱ میں جو معنوی شرط ہے اس کی صاف خلاف مندی ہوئی۔ اور مشتریوں کو حق ہوتا کہ اگر غلطی وقت پر معلوم ہو جاتی تو بیج واپس کر سکتے۔ مگر انھوں نے اشیاء کو قبول کر لیا اسی لئے دفعہ ۱۱ ضمن (۱) (ج) کے لحاظ سے وہ نقض شرط کو صرف نقض وارنٹی قرار دے سکتے تھے اور معاہدے میں اس کا صریح تذکرہ تھا کہ بائع بیج کے اگنے، مشابہ ہونے یا کسی دیگر امر کی بھی کوئی صریح یا معنوی ضمانت نہیں دیتا۔ دارالامراء نے قرار دیا کہ اگرچہ مشتری نقض شدہ شرط کو یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ وارنٹی تھی مگر اس طرح وہ شرط، وارنٹی نہیں ہوتی جلتی کہ اس دفعے سے خارج ہو جائے۔ اسی لئے مشتریوں کو حق ہے کہ نقض شرط کا ہرجہ دلا پائیں نیز وہ رقم جو انھوں نے فریقین بیع ثانی کو بیجوں کے متعلق ادا کی تھی۔

دیگر معاہدات کی طرح معاہدہ بیع کا عام قاعدہ بھی خریدار ہو سیار باش (caveat emptor) ہے۔ اسی لئے عام طور پر اشیائے مبیعہ کی کیفیت یا کسی خاص مقصد کے لئے موزوں ہونے کے متعلق کوئی معنوی شرط یا وارنٹی نہیں ہوتی۔ مگر قانون میں اس اصول کے چند قیود ہیں جن میں سے ایک دفعہ ۱۱ (۲) (ج) میں آچکی ہے۔ دیگر یہ ہیں۔

دفعہ ۱۱ (۱) جب مشتری صراحتاً یا منہاً بائع کو وہ مقصد معلوم کرتا ہے جس کے لئے اشیاء مطلوب ہیں تاکہ یہ ظاہر کرے کہ وہ (مشتری) بائع کی مہارت یا سپند پر تکیہ کرتا ہے اور اشیاء اس قسم اور اوصاف کے ہیں جن کو بائع اپنے کاروبار کے سلسلے میں مہیا کرتا ہے
دخواہ وہ ان کو خود تیار کرتا ہو یا نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں یہ معنوی شرط ہوگی کہ اشیاء معقول طور پر اس مقصد کے لئے موزوں ہوں۔ مگر یہ ملحوظ رہے کہ

جب کسی خاص چیز کی بیچ کا دوا اپنے پیٹنٹ یا دیگر
تجارتی نام سے فروخت ہوتی ہو، معاہدہ ہو تو
ایسی کوئی معنوی شرط نہ ہوگی کہ وہ کسی خاص مقصد
کے لئے موزوں ہو۔۔۔

مقدمہ (Chaproniere) بنام (Mason) میں اس دفعہ کے معنی واضح
کئے گئے ہیں مدعی نے مدعی علیہ کی دوکان سے ایک (bath bun) (روٹی خریدی۔
جب اس نے اسے دانتوں سے توڑا تو اس کا ایک دانت پتھر پر لگ کر ٹوٹ گیا۔ یہ واضح
ہے کہ نان فروش سے جو شخص بن خریدتا ہے وہ معنوی طور پر یہ واضح کرتا ہے کہ وہ
اُسے کھانے کے خاص مقصد کے لئے مطلوب ہے۔ اور یہ کہ وہ ایسی صورت میں مشتری
نانبائی کی مہارت یا قوت فیصلہ پر تکیہ کرتا ہے، اور یہ کہ نانبائی اپنے کاروبار کے
سلسلے میں جو بن پیدا کرتا ہے وہ اچھے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس مقدمے میں یہ معنوی شرط تھی کہ
بن کھانے کے لئے معقول طور پر موزوں ہو۔ عدالت مرافعہ نے تجویز کر رکھا کہ دیتے ہوئے
فیصلہ تو نہ کیا البتہ خیال ظاہر کیا کہ باقی بن میں پتھر کا پایا جانا اس بات کی قوی شہادت ہے
کہ بن کھانے کے لئے معقول طور پر موزوں نہیں ہے۔

دفعہ ۱۱ (۲-۳-۴) جب اشیاء
بذریعہ بیان اوصاف ایک ایسے بائع سے خریدے
جائیں جو اس صورت و شکل کے اشیاء کا کاروبار
کرتا ہو (خواہ وہ خود ان کو تیار کرتا ہو یا نہ کرتا ہو) تو یہ معنوی
شرط ہوگی کہ اشیاء قابل تجارت کیفیت رکھتے ہوں۔
مگر یہ ملحوظ رہے کہ اگر مشتری نے اشیاء کی جانچ
کر لی تو ان نقائص کے متعلق معنوی شرط باقی نہ رہے گی
جو ایسی جانچ پر واضح ہو جاتے ہیں۔
(۳) کسی خاص مقصد کے لئے موزوں نیت

یا کیفیت کے متعلق معنوی وارنٹی یا شرط بہکاؤ رواج کا رد
ملحق ہو سکے گی۔

(۴) کسی صریح وارنٹی یا شرط سے اس وارنٹی یا
شرط کی نفی نہیں ہو جاتی جسے قانون ہڈانے معنوی طور سے
ہونا تسلیم کیا ہے جبراً اس کے کہ وہ اس کے معارض ہو۔

مقدمہ (Wren) بنام (Holt) میں مدعی علیہ نے "بیر شراب خانہ" کھولا تھا اور
مدعی کو آگاہی تھی کہ اس میں صرف بکر کی بیر فراہم کی جاتی ہے۔ جو بیر میا کی گئی تھی اس میں
سنگسٹا (arsenic) شامل تھی اور اس کے پینے سے مدعی کی صحت کو نقصان پہنچا جو پوری
واقف کی حد تک اس نتیجے پر پہنچی کہ مدعی نے مدعی علیہ کی مہارت یا فیصلے پر تکیہ نہیں کیا تھا
اسی لئے یہ مقدمہ دفعہ ۱۱۱۱ کے تحت نہیں آتا۔ مگر یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ مدعی نے بکر کی
بیر طلب کی تھی اس لئے مقدمہ دفعہ ۱۱۱۲ کے تحت آتا ہے۔ بیر بند ریو بیان اوصاف
ایک ایسے بائع سے خریدی گئی جو اس قسم کی بیر کا کاروبار کرتا تھا وہ قابل تجارت کیفیت کی
نہ تھی اور یہ نقص جانچ سے معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر چونکہ مدعی نے بیر کو قبول کر لیا تھا
اس لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نقص شرط کو نقص وارنٹی سمجھے۔ چنانچہ اسے بیچاس پونڈ ہرجہ
دلا گیا۔

وارنٹی کے مختلف معنوں کی توضیح پرایک نوٹ

معاہدہ بیع اشیاء کے اغراض کے لئے وارنٹی کے دو معنی جو اس باب میں
مستعمل ہوئے ہیں وہیل آن گڈس ایکٹ بابت ۱۸۹۳ء دفعہ ۶۲ میں اختیار کئے گئے ہیں۔
مگر یہ شاید بیان کرنا مفید ہو کہ رپورٹوں میں یہ لفظ کن معنوں میں برتنا گیا ہے۔
(۱) اس کا استعمال شرط ماقبل کے مترادف کے طور پر
ہوا ہے یعنی ایک بیان اوصاف سے مطلوبہ جو معاہدے کے لئے

ضروری ہو۔ (Behn) بنام (Burness) (8 B & S. 751)

(۲) اس کا استعمال شرطاً ماقبل کے مترادف کے طور پر

اس معنی میں ہوا ہے کہ وہ ایک عہد ہے جو معاہدے کے لئے ضروری ہے
(Behn) بنام (Burness)

(۳) اسے اس معنی میں برتا گیا ہے کہ وہ ایک شرط ہے جس کا

نقص ہونے کے باوجود اسے قبول کر لیا گیا ہو۔ اس سے بنائے نالاش تو
پیدا ہوتی ہے مگر اختتام نہیں (مقدمہ مذکور)۔

(۴) بیچ اشیا کے سلسلے میں وہ اس معنی میں مستعمل ہوا ہے کہ وہ ایک

مستقل ذیلی عہد ہے جو معاہدے کی غرض اصلی کے ضمن میں (collateral)
ہوتا ہے اور جس کے نقص سے مطالبہ ہر جہ کا حق تو پیدا ہوتا ہے مگر اشیا کو

مسترد کرنے کا حق نہیں پیدا ہوتا (Chanter) بنام (Hopkins) (4 M. & W. 404)
ہمارے خیال میں یہ لفظ کا صحیح استعمال ہے۔

(۵) بیچ اشیا کے سلسلے میں وارنٹی کے معنی ایک صریح عہد کے ہیں کہ

کوئی خاص چیز کسی خاص معیار کیفیت کے مطابق ہوگی۔ یہ عہد
بیچ کے مکمل ہونے تک شرط رہتا ہے اور تکمیل کے بعد وارنٹی ہو جاتا ہے
(Street) بنام (Blay) (2 B. & A. 456) (گھوڑے کی بیچ جس کے تندرست
ہونے کی وارنٹی دی جاتی ہے)۔

(۶) معنوی وارنٹی ایک لفظ ہے جو اکثر اس معنی میں استعمال

ہوتا ہے کہ فریقین معاہدے میں سے ایک کی صریح ذمہ داری کی

معنوی طور پر تکرار سمجھی جائے (Jones) بنام Just (L. R. 3 Q. B. 197)

چنانچہ ایک تکمیل شدہ معاہدہ بیچ میں قرار دیا گیا کہ

اس بات کی معنوی وارنٹی پائی جاتی ہے کہ اشیا صورت و شکل

بیان کردہ کے مطابق ہوں گے اور قابل تجارت ہوں گے۔

یہ اب ایک معنوی شرط ہے۔ سیل آف گڈس ایکٹ و نفاذ

بحری سفر کے قابل ہونے کی معنوی وارنٹی اسی نوعیت کی مشروط ہے۔ یہ ایک ذمہ داری ہے جو بحری سفر کی ہر پالیسی میں معنوی طور پر ہوتی ہے کہ بیمہ کردہ جہاز مقول طور پر بوقت روانگی "مرمت، ضروریات، ملاحوں اور دیگر امور کی حد تک سفر کے ان خطرات معمولی کے لئے جن کے خلاف بیمہ کرایا گیا ہے" تیار ہو Dixon بنام Sadler (5 M. & W. 414) میں رابن اشورٹس ایکٹ ۱۹۰۹ء دفعہ ۳۹۔ حقیقت کی معنوی وارنٹی ایک تکلیف دہ سوال رہا ہے اور اس کے متعلق

متعارض مقدمات پائے جاتے ہیں (Eichboz) بنام Bannistes (17 C B, N., S. 708) اور (Baguely) بنام Hawley (L. R. 2 C. P. 625) بیع اشیاء کے معاہدے میں حقیقت کی ذمہ داری اب ایک معنوی مشروط ہے۔ دیکھو سیل آف گڈس ایکٹ ۱۸۹۳ء دفعہ ۱۲۔

اقتدار کی معنوی وارنٹی ایک ذمہ داری ہے جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اسے ایسا شخص جسے کارندہ مجاز ہونے کا دعویٰ ہے اس فریق کو دے سکتا ہے جس سے وہ معاہدہ کر رہا ہے کہ اسے اس بات کا اقتدار ہے اور اس کا اسے دعویٰ ہے۔ امکان کی معنوی وارنٹی کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری ہے کہ فلاں عہد کی تکمیل ناممکن نہیں۔ (Collen) بنام Wright (7 E. & B 301; 8 E & B. 647)

اور cohlford بنام Watts (L. R. 5 C P. 577)

لاحظہ فرمائیے
قائم وچ

یہ بھی ملحوظ رہے کہ خود بحری نیکی کی پالیسیوں میں جن کو بطور قاعدہ عام کے لفظ "وارنٹی" ان معنوں میں برتنا جاتا ہے جو عام طور پر "شرط" کے ہیں، اس کے برخلاف نظریں ملتی ہیں جتنا پختہ خاص اوسط سے بری ہونے کی وارنٹی دی جاتی ہے کے معنی صرف یہ نہ ہوتے ہیں کہ اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ پالیسی کے تحت کسی جزئی نقصان کا احتمال کلی نقصان کے مدعوئی نہ کیا جائے۔



باب پانزدہم

عدم امکانِ تعمیل

عدم امکانِ تعمیل، ہو سکتا ہے کہ معاہدے میں کھلا نظر آتا ہو، یا موجود تو ہو مگر بوقت انعقاد معاہدہ فریقین کو معلوم نہ ہو، یا معاہدہ ہو چکنے کے بعد پیدا ہو۔ اس آخری قسم سے ہی ہمیں بحث ہے۔

بدل کا غیر واقعی ہونا جب طبعی عدم امکانِ ظاہر ہو، یا قانونی عدم امکان عہد میں کھلا نظر آتا ہو تو کوئی معاہدہ وقوع میں نہیں آتا کیونکہ ایسا عہد اس کے معاوضے میں کئے ہوئے عہد کا کوئی واقعی بدل نہیں ہوتا۔

غلطی جو عدم امکان اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ موضوع معاہدہ موجود ہی نہیں ہے تو اس سے معاہدہ کا عدم ہو جاتا ہے۔ اسے باہمی غلطی پر مبنی سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ فریقین نے اس مفروضے پر معاہدہ کیا کہ کوئی موضوع معاہدہ موجود ہے مگر یہ مفروضہ غلط ثابت ہوا۔

جو عدم امکان معاہدے کے ہو چکنے کے بعد پیدا ہوتا ہے اسے عدم امکانِ مابعد عام طور پر عدمِ تعمیل کا عذر نہیں سمجھا جاتا تاہم یہی حد تک اس میں شک نہیں کہ یہ ایک عام قاعدے کے طور پر کسی زمانے میں درست تھا۔ اور نظریہ کی

حد تک کہہ سکتے ہیں کہ یہ اب بھی ایسا ہی ہے۔ تاہم موجودہ زمانے میں جو استثنا قائم کئے گئے ہیں (جن پر آئندہ بحث ہوگی) وہ اس میں کچھ اس طرح پیوست ہو گئے ہیں کہ وہ خود قاعدے سے زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔

”شرط مابعد“ اور مستثنیٰ خطرات کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس وقت جو بیان ہوا تھا وہ اس بیان ہونے والے قاعدے کی تشریح میں کام آ سکتا ہے۔ اگر معاہدہ اپنے عہد کی تعمیل کو اس شرط سے مشروط کرتا ہے کہ معاہدہ اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ تعمیل کا امکان باقی رہے، تو خطرہ معاہدہ اپنے سر لیتا ہے۔ اگر تعمیل ناممکن ہو جائے تو نقصان معاہدہ کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اگر معاہدہ عہد غیر مشروط طور سے کرتا ہے تو ذمہ دار قرار دیے جانے کا خطرہ اسی کو برداشت کرنا ہوگا خواہ تعمیل ایسے حالات کی وجہ سے ناممکن ہو جائے جن پر اسے قابو نہ ہو۔

(Paradine) نے (Jane) پر ایک کرایے کی بابت مقدمہ دائر کیا۔ جین نے استدلال کیا کہ ”ایک جبرین شہزادہ جس کا نام روپرٹ تھا، جو غیر ملکی تھا اور بادشاہ اور مملکت کا دشمن تھا، اس نے سلطنت پر ایک معاند فوج کے ساتھ حملہ کیا اور اس فوج کے ساتھ مدعی علیہ کے مقبوضے پر داخل ہوا اور اسے وہاں سے خارج کر کے قبضے سے بے دخل کر دیا۔ . . . اسی لئے وہ منافع نہیں لے سکتا۔ فرض خلاصہ استدلال یہ تھا کہ کرایہ اس لئے ادا طلب نہیں ہے کہ کرایہ دار (lessee) ان حالات کے باعث جو اس کے اختیار سے باہر تھے، ان منافع سے محروم کر دیا گیا تھا جن سے کرایہ حاصل ہونا تھا۔ مگر عدالت نے قرار دیا کہ یہ کوئی قابل قبول عذر نہیں ہے۔

اور یہ فرق قبول کیا گیا کہ جب قانون کوئی

فریضہ یا مواخذہ (charge) پیدا کرے

اور فریق متعلق اس کی تعمیل کے ناقابل ہو جائے

اور اس میں اس کا کوئی قصور نہ ہو اور کوئی یا دیگر کار

نہ رکھتا ہو تو قانون اسے معذور رکھے گا۔

چنانچہ تباہی (Waste) کی صورت میں اگر کوئی گھر طوفان سے یا دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائے تو کرایہ دار (lessee) معذور سمجھا جائے گا۔۔۔۔۔

مگر جب فریق خود اپنے معاہدے سے اپنے پر کوئی فریضہ یا صواب اخذ لا عائد کوئے تو اس کی تلافی ممکن ہو تو اس پر اس کی پابندی عائد ہوگی خواہ ناگزیر ضرورت ہی سے کوئی حادثہ کیوں نہ پیش آیا ہو کیونکہ اس کے لئے وہ معاہدے میں شرط کر سکتا تھا۔ اور اسی لئے اگر کرایہ دار (lessee) اقرار کرتا ہے کہ گھر کی مرمت کرے گا تو خواہ بجلی سے جل جائے یا دشمن اسے منہدم کر دیں اس پر اس کی بہر حال مرمت واجب ہے۔

اقتباس بالا کے آخر میں جس صورت کا امکان ظاہر کیا گیا ہے وہ فی الواقع گزشتہ جنگ میں پیش آئی۔ ایک گھر کو دشمن کے ہوائی جہاز سے گرائے ہوئے بم کے باعث نقصان پہنچا اور قرار دیا گیا کہ پیارا ڈین بنام جین کے فیصلے کے لحاظ سے کرایہ دار (Lessee) پر مرمت واجب ہے۔

اس قاعدے کی نئی مثالوں کے سلسلے میں وہ عہد ہے جو کسی جہاز کا چارٹر دار (charterer) مالک جہاز سے کرتا ہے کہ جہاز کا بار ایک خاص تعداد ایام میں اتار لیا جائے گا ورنہ ہر ہفتہ تعویق (demurrage) ادا کرے گا۔ (دیکھو ضمیمہ الف کا نوٹ کتاب کے آخر میں)۔

چنانچہ ایک جہاز پر لکڑیاں بار تھیں۔ معاملہ یہ ہوا تھا کہ افسر جہاز ان کے
بندل بنائے گا اور چارٹر دار (چارٹرر) اس حالت میں ان کو اتارے گا۔ طوفان کے

باعث افسر جہاز اپنا کام انجام نہ دے سکا مگر اس کے تصور سے چارٹر دار کو اپنے اس عہدے برائت نہیں حاصل ہو گئی کہ معینہ وقت میں جہاز پر سے بار اتار لے۔ اسی طرح ایک بندر گاہی ہڑتال سے اگر مالک جہاز اور چارٹر دار کے مقرر کردہ مزدور متاثر ہوں تو بھی آخر اندک بری الذمہ نہیں ہوتا۔ وہ ایک قطعی معاہدہ کرتا ہے کہ جہاز پر سے بار ایک خاص مدت میں اتار لے گا اسی صورت میں تاجر کو ذمہ دار ٹی خطرہ برداشت کرنی پڑتی ہے۔ فریقین اگر چاہیں تو معاہدے میں مراحت سے ایسے خطروں کے متعلق احکام درج کر سکتے ہیں اور فی الحقیقت وہ ایسا عموماً کرتے ہی ہیں جدید چارٹر پارٹیوں میں رجحان یہی ہے کہ مستثنیٰ خطروں کی فہرست کو ہمیشہ وسیع کرتے جائیں۔

البتہ ایک اور قسم کے مقدمات ہیں جن میں (بعض حالات میں) عدم امکان تعمیل سے معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق قانون اس زمانے میں تیزی سے ترقی کر گیا ہے اور ابھی مزید اضافہ ممکن ہے۔ جن اصول پر وہ مبنی ہے، ان کو عرصے تک سمجھنا گیا۔ مگر اب ان کی توضیح ایک سلسلہ فیصلہ جات سے ہو رہی ہے جو گذشتہ جنگ اور معاہداتی وجوہات پر اس کے اثر کے باعث پیدا ہوئے ہیں۔

لارڈ ایلن برائے Atkinson بنام Ritchie (۱۸۹۰ء) میں وضع کیا گیا کہ پاراڈین بنام جین کا فیصلہ اس امر پر مبنی ہے کہ جس معاہدے کی مراحت خود فریقین کر سکتے تھے اس میں کوئی امر معنوی طور پر نہیں لیا جائے گا چنانچہ قانون ہی رہا تا آن کہ مقدمہ (Taylor) بنام (Caldwell) (۱۸۹۲ء) پیش آیا۔ اس میں مدعی علی نے یہ معاملہ

۱۔ Thus v Byers 1 Q. B. D. 244.

۲۔ Budgett v Binnington (1891) 1 Q. B. 35.

۳۔ اس کا موازنہ اس مقدمے سے کر دجس پر چارٹر پارٹی بار اتارنے کا وقت معین نہیں کرتی Hulthen بنام Stewart (۱۸۹۹ء) A. C. 389 ایسی صورتوں میں معقول وقت دیا جاتا ہے اور بندر گاہی ہڑتال کا واقعہ یا کوئی اور مانع جو چارٹر دار کے قابو سے باہر ہوں وقت کو اتنی تو وسیع دلائیں گے جو معقول معلوم ہو۔

۴۔ (10 East. 580)

۵۔ 3 B. & S. 526

کیا تھا کہ مدعی کو ایک نایاب کے لئے ایک کمرہ موسیقی استعمال کے لئے دے گا۔ تاریخ تعمیل سے پہلے کمرہ موسیقی ایک آتش زدگی کے باعث تباہ ہو گیا۔ اور ٹیکر نے کالڈویل پر مقدمہ دائر کیا تاکہ کالڈویل سے نقص معاہدہ کی بنیاد پر (جس میں اس کا کوئی تصور نہ تھا) ہرجہ حاصل کرے کیونکہ اب تعمیل معاہدہ ناممکن تھی۔ قرار دیا گیا کہ ایسے معاہدے کے متعلق خیال کیا جانا چاہیئے کہ وہ اس معنوی شرط کے تحت ہیں کہ فریقین معذور سمجھے جائیں گے اگر نقص سے پہلے تعمیل اس وجہ سے ناممکن ہو جائے کہ وہ شے معاہدہ کے کسی تصور کے بغیر تلف ہو گئی۔

معنوی شرط کے نظریے کے مطابق ایک مابعد عدم امکان تعمیل کے ذریعے سے معاہدہ ختم ہو سکتا ہے۔ اگر اس نظریے کو قبول کر لیں تو یہ سوال پیدا ہو گا کہ کس قسم کے حالات میں ایسی شرط کا معنوی طور سے لے سکتے ہیں یا لینا چاہیئے آیا یہ نظریہ مرن ٹیلر بنام کالڈویل کی طرح کے مقدموں کی مدد تک محدود تھا اس کا زیادہ عام اطلاق ہو سکتا ہے؟ لارڈ لوربرن (Loreburn) کا فیصلہ (Tamplin) بنام (Anglo-Mexican Co.) میں اس

نظریے اور ان وجوہات کی توضیح کرتا ہے جن پر وہ مبنی ہے:-

عدالت کے لئے مرن ٹیلر کی جگہ اسے چاہیئے بھی کہ

معاہدے کی اور ان حالات کی جن میں وہ منعقد ہوا
جایز کرے مگر اس کو بدلنے کے لئے نہیں بلکہ اس کی
توضیح و تشریح کے لئے تاکہ یہ معلوم ہو کہ آیا اس
معاہدے کی نوعیت ہی کے لحاظ سے فریقین نے
اس بنیاد پر معاملہ کیا ہے یا نہیں کہ کوئی خاص
شے یا حالات اشیاء باقی و جاری رہیں گے اگر
انہوں نے ایسا کیا تھا تو اس غرض کے لئے
ایک شرط کا معنوی طور پر ہونا تسلیم کیا جائے گا
اگرچہ وہ معاہدے میں صراحتہ موجود نہ ہو...
بعض وقت یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ تعمیل ناممکن ہو گئی ہے

اور یہ کہ فروتن متعلقہ نے اس بات کا عہد نہیں کیا تھا کہ ناممکن کی تعمیل کرے بعض وقت یہ کہا جاتا ہے کہ فسریقین نے یہ توقع کی تھی کہ کوئی خاص صورت حال ہو مگر وہ تہہ ہو سکی اکثر صورت میں یہ کہا جاتا ہے کہ معاہدے میں ایک معنوی شرط تھی جس نے فریقین کو اس کی تعمیل سے بری کرنے کا عمل کیا۔ اور میرے خیال میں سب صورتوں کی تہ میں یہی اصول تھا جس پر عدالت کار بند ہوئی۔ میرے خیال میں یہ صحیح اصول ہے کیونکہ کسی عدالت کو از خود بری الذمہ کر دینے کا حق نہیں لیکن وہ نوعیت معاہدہ اور اس کے محیط حالات سے یہ استنباط کر سکتی ہے کہ وہ شرط جس کا صراحتہ اظہار نہ کیا گیا تھا بنیاد معاہدہ تھی۔ . . . کیا متبادلہ حالات ایسے تھے کہ اگر انھوں نے ان کا خیال کیا ہوتا تو وہ ان سے ضرور فائدہ اٹھاتے، یا ایسے تھے کہ ایک ہمیدہ آدمی کی طرح وہ کہتے کہ ”اگر فلاں واقعہ پیش آئے تو بے شک ہمارا سب معاملہ ختم ہو جائے گا؟“ اور فی الحقیقت معاہدے کے صحیح معنی کیا تھے؟

ان عام اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جن صورتوں میں عدالت نے ایک شرط کو معنوی طور پر فرض کیا اور عدم امکان تعمیل کی بنا پر معاہدے کو ختم کیا، وہ پانچ قسم کی ہیں :-

(۱) جب تعمیل یا تبدیل قانون باعث ناممکن ہو جائے

(Baily) بنام (De Crespigny) میں سٹی ایک قلعہ ارض کا (۸۹) سال کے لئے

وکر لیسینی کا کرایہ دار (lessee) تھا۔ وکر لیسینی نے مستقل اراضی قبضے میں باقی رکھی۔ اور اقرار کیا کہ ایک مہندسہ معاملے پر جو مستقل کردہ خطہ اراضی کے محاذی تھا نہ تو وہ خود اور نہ اس کے محول الیہ (assigns) مدت معاہدہ میں کوئی عمارت تعمیر کریں گے سوائے اراضی سکائوں کے ایک ریلوے کمپنی کو پار لیمان نے اختیار دیا کہ ان حصوں کو جبرائے لے اور ان پر اسٹیشن تعمیر کرے۔ بتیلی نے وکر لیسینی پر برہنہ معاہدہ مقدمہ دائر کیا۔ قرار دیا گیا کہ جو عدم اسکان قانون نے پیدا کیا وہ اسے اپنے معاہدے کو ملحوظ رکھنے سے معذور رکھتا ہے۔

پار لیمان نے اسے مجبور کیا ہے کہ اپنی زمین ریلوے کمپنی کو دے دے جسے وہ کسی اقرار معاملے کے ذریعے سے اس طور پر پابند نہیں کر سکتا جس طرح خود اپنے پسند کردہ محول علیہم (assignee) کو کر سکتا ہے۔ اس طرح پار لیمان نے ایک نئی قسم کی نچوئل پیدا کی ہے جس کا بوقت انقضاء معاہدہ فریقین کے دل میں کوئی تصور نہ تھا۔ ایسے محول علیہ کے فعل کا مدعی علیہ کو جوابدہ قرار دینا اس بات کے مترادف ہے کہ فریقین کے لئے ایک بالکل نیا معاہدہ تیار کریں۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی نتیجہ اس صورت میں بھی پیدا ہوگا جب کسی معاہدے کی غیر ملک میں تعمیل ہونی ہو اور وہ اس وجہ سے ناممکن التعمیل ہو جائے کہ اس اجنبی ملک کے قانون نے اس کی تعمیل کو ناجائز قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ:۔

جب کسی معاہدے سے یہ مطلوب ہو کہ کوئی فعل ایک اجنبی ملک میں انجام دیا جائے تو نہایت خصوصی حالات کی غیر موجودگی میں یہ معنوی شرط فرض کی جائے گی کہ یہ مترادف برابر باقی رہے کہ

جس فعل کا اجنبی ملک میں کیا جانا مطلوب ہے وہ اس ملک کے قانون کے لحاظ سے ناجائز نہ ہو۔

(۲) عدم امکان تفصیل اس خاص شے کے اتلاف کی بنا پر جو تفصیل معاہدہ کے لئے ضروری ہے

مقدمہ ٹیلر بنام کالڈ ویل کا بھی ذکر ہوا۔ وہ اس عنوان کے تحت فیصلہ کن نظیر ہے۔

یہی اصول (Appleby) بنام (Myers) میں منطبق کیا گیا چنانچہ مدعیوں نے ذمہ لیا تھا کہ ایک خاص کل مدعی علیہ کی عمارت میں جوڑ دیں گے اور اس کی دو سال تک مرمت کر لیا کریں گے۔ کام کے جاری رہنے کے دوران میں عمارت آتش زدگی سے پوری طرح تباہ ہو گئی۔ قرار دیا گیا کہ اس بات کا مائیس نے کوئی قطعی عہد نہیں کیا تھا کہ اس کی عمارت ایبل بی کے لئے کارآمد حالت ہی میں رہے۔ یہ کہ آتش زدگی ایک بد قسمتی تھی جو فریقین کو متاثر کرے گی اور یہ کہ معاہدہ ختم ہو گیا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ شے کی تباہی قطعی اور مکمل ہو۔ یہ کافی ہے کہ وہ موجودہ حالت میں اس مقصد کے لئے کارآمد یا قابل حصول نہ ہو جس کے لئے معاہدے میں ارادہ کیا گیا تھا (Nickoll) بنام (Ashton) میں مدعی علیہم نے ایک جہاز کا بار مدعیوں کے ہاتھ بیچ کیا۔ اس بار کو ایک متعین جہاز میں لانا تھا۔ مگر مدعی علیہم کے کسی قصور کے بغیر جہاز کو خشکی پر چڑھ جانے سے اتنا نقصان پہنچا کہ وہ مقررہ وقت کے اندر لادے جانے کے ناقابل ہو گیا اور عدالت نے قرار دیا کہ ان حالات میں معاہدے کے

۳ B. & S. 826. لے

L. R. 2 C. P. 651 لے

گم۔ 2 K.B. 126. [1901]

متعلق یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ختم ہو گیا۔
ایک اور مقدمے میں حکومت نے قانون کے عطا کردہ اقتدارات کے تحت
لیورپول کے اسباب خانے (warehouse) میں پڑے ہوئے گیموں کے ایک پارسل کو
جنگی ضروریات کے لئے (requisitioned) لے لیا۔ زید نے معاہدہ کیا تھا کہ یہ پارسل
بکر کے ہاتھ بیچ کرے گا۔ قرار دیا گیا کہ بائع اپنی حوالگی کے وجوب سے بری الذمہ ہو گیا۔

(۳) عدم امکان تعمیل بوجہ حالت خاص جس وجود یا

استمرار پر معاہدہ بنی تھا مگر جواب باقی نہیں رہی

اس قسم کے مقدمات پر ان معاہدات کے سلسلے میں بڑی بحث ہوئی جو ۱۹۱۹ء کی
تاج پوشی کی رسموں کے سلسلے میں کئے گئے تھے مگر شاہ ایڈورڈ کی علالت کے باعث
بیکار ہو گئے۔

مقدمہ (Krell) بنام (Henry) میں مدعی علیہ نے اس بات کا معاملہ کیا کہ
مدعی کا گھر ۲۶ اور ۲۷ جون کو کراہے پر لے معاہدے میں جلوس تاج پوشی کا کوئی اشارہ
نہ تھا مگر انھیں دنوں میں جلوس نکلنے والے اور اس گھر کے سامنے سے گزرنے والے تھے۔
جب جلوس متوہی کئے گئے تو اس وقت تک کرایہ ادا طلب نہیں ہوا تھا اور عدالت مرافعہ نے
قرار دیا کہ مدعی کو اس کے دلا پانے کا حق نہیں:۔

لارڈ جسٹس (Vaughan Williams) نے کہا:

میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اصول... انھیں مقدموں تک
محدود نہیں ہے جن میں تعمیل کو ناممکن بنانے والا
واقعہ "نباہی" یا شے موضوع معاہدہ یا شرط یا دیگر

حالات کی جن کو صراحتہ شرط قرار دیا گیا ہر عدم موجودگی ہو۔
گو یہ ضروری نہیں کہ الفاظ معاہدہ ہی سے معلوم
کیا جائے بلکہ اگر ضرورت ہو تو ضروری اس بنا طے ہو
محیط حالات سے کہا گیا ہو اور جسے دونوں معاہداتی
فریقین جانتے ہوں اور لائبریری رائے میں یہ معلوم
کرنا چاہیے کہ معاہدے کی بنیاد کہا ہے اور اس وقت
بہ سوال کیا جائے کہ آیا اس بنیادی معاہدے کے
قیام کے لئے اس بات کے فرض کرنے کی ضرورت
ہے کہ کوئی خاص صورت حال موجود ہے؟

لیکن اگر کسی خاص صورت حال کا موجود ہونا محض اس بات کی وجہ تحریک
(motive) یا ترغیب (inducement) ہو کہ ایک فریق معاہدے میں شریک ہو۔
اور یہ نہ کہا جاسکے کہ اس حالت کا وجود ہی وہ بنیاد تھی جس پر معاہدہ کیا گیا تو ایسی
صورت میں اس قاعدے کا کوئی اطلاق نہ ہوگا۔ تا جب پوشی کے رویہ کو دیکھنے اور
بیڑے کے اطراف چہانیں بیٹھ کر سیر کرنے کے لئے بہانہ کے چارٹر کے متعلق قرار
دیا گیا کہ وہ اسی قسم کا معاہدہ ہے۔ دیکھو مقدمہ (Herne Bay SS. Co.) بمام
(Hutton) لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کا امتیاز پیدا کرنا اکثر بہت مشکل ہوتا ہے
مزید برآں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ مقدمہ کرل بنام ہنری کے پہلے فیصل ہوا ہے۔
یہ کہنا شاید مبہومو مطابق واقعہ نہ ہو کہ کرل بنام ہنری میں معاہدہ شاہ ایڈورڈ کی
علاقت کے باعث ناممکن التعمیل ہو گیا۔ کیونکہ گھر پھر بھی ہنری کے اعتبار میں رہا۔
شاید یہ ہو سکتا ہے کہ اس مقدمے کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ایک معنوی
شرط مابعد کی وجہ سے ختم ہوا۔ بجز اس کے کہ یہ کہا جائے کہ کرل کا معاہدہ ہی

۱۔ بر صفحہ (۴۹)۔

۲۔ بر صفحہ (۵۰۱)۔

۳۔ 2 K B 688 (1903)

۴۔ 2 K. B. 339 (1903)

ایک ایسا گھر مہیا کرنے کے لئے تھا جہاں سے ایام مقررہ میں جلوس دیکھا جاسکے۔

(۴) جب غیر متوقعہ حالات کے باعث وقت یا طریقہ مقررہ فریقین میں تعمیل ناممکن ہو جائے

اگر غیر متوقعہ حالات جن کے باعث تعمیل ناممکن ہوگئی، ایسے میں کہ فریقین نے بدانتہا اس بنیاد پر معاہدہ کیا ہو کہ ان حالات کے پیش آنے پر اساس و مقصد معاہدہ ختم ہو جائے تو ایسی صورت میں ان حالات کا پیش آنا معاہدے کو ختم کرنے کا عمل کرے گا۔ محض غیر متوقعہ تاخیر کافی نہیں ہے۔ رکاوٹ اتنی طویل ہو کہ ”دوبارہ شروع کرنے پر سائبفہ اور نئے کام یا خدمت میں یکساں نہ رہ سکے“ اس کو بعض وقت یوں تعبیر کرتے ہیں کہ غیر متوقعہ حالات سے معاہدہ ختم ہو جاتا ہے جب کہ وہ اسے ”تجارتی حیثیت سے بے کار“ کر دیں۔ مگر تجارتی معاہدوں اور دیگر معاہدوں کے قاعدے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ گویہ کہنا عموماً نہ یا مشکل نہیں ہوتا ہے کہ کب تجارتی معاہدے کا مقصد فی الحقیقت بے کار ہو گیا۔ یہ قاعدہ تمام قسم کے معاہدوں کے لئے عام ہے۔

مندرجہ ذیل نین مقدموں سے ان کی توضیح ہوتی ہے۔ البتہ دارالامرائے (Bank Line) بنام (Capel) میں جو فیصلہ کیا اس کی جانب خاص کر لارڈ (Sumner) کے فیصلے کی جانب اشارہ ان اصول پر بحث کرنے کے لئے ضروری ہے جو اس قاعدے اور اس کے مختلف مقدموں کے مختلف حالات پر منطبق

۱۔ Jackson v. Union Marine, L. R. 10 C. P 148.

۲۔ Metrop. Water Board v. Dick, Kerr, (1918) A. C. 118, 128

۳۔ Lord Loreburn in Tamplin v. Anglo-Mexican Co., (1906) 2 A.C. 397 404

۴۔ (1909) A. C 435.

کرنے کے طریقوں کی اساس ہیں۔

(Geipel) نے ایک جہاز کو جو (Smith) کا ملوک تھا چارٹر دیا کہ گودی پر جائے اور گوئڈ بار کر کے وہاں سے ہامبورگ جائے۔ فرانس اور جرمنی میں جنگ چھڑ گئی اور بندرگاہ ہامبورگ کا فرانسیسی بیڑے نے محاصرہ کر لیا۔ قرار دیا گیا کہ معاہدہ ختم ہو گیا۔

(Messrs. Dick, Kerr & Co.) نے ٹریڈ لینڈس وائرلورڈ سے معاہدہ

کیا کہ چھ سال کے اندر ایک مخزن آب تیار کرے گی۔ دورانِ تعمیر میں وزیر اسباب جنگ نے قانونی عطا کردہ اقتدارات کے تحت کمپنی سے کہا کہ وہ کام روک دے اور اپنی مشین لے جائیں۔ اس بات کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا کہ وزیر اسباب جنگ کا حکم کب تک موثر رہے گا اور دارالامرا نے قرار دیا کہ ممانعت کے ذریعے سے پیدا کی ہوئی رکاوٹ اس نوعیت اور مدت کی تھی کہ اگر اس کے بعد معاہدے کا کام دوبارہ شروع کیا جاتا تو فی الحقیقت وہ ایک نیا معاہدہ ہوتا اور یہ کہ اس لئے پہلی معاہدہ ختم ہو گیا۔ ایک مالک جہاز نے ایک ملاح کو ان شرائط سے ملازم رکھا کہ وہ دو برس تک کام انجام دے گا۔ ابھی مدت ماقی و جاری ہی تھی کہ جرمن افسروں نے جہاز کو ایک بلجیجی بندرگاہ میں گرفتار کر لیا۔ اور ملاحوں کو غیر محدود مدت کے لئے نظر بند کر دیا۔ قرار دیا گیا کہ معاہدہ ختم ہو گیا اور یہ کہ مالک جہاز پر اس بات کا کوئی وجوب نہیں کہ ملاح کی تنخواہ کی ادائیگی جاری رکھے۔

فریقین کی بنیاد معاہدہ ان تمام صورتوں میں یہ ہوا کہ ایک ایسی شے میں خرابی واقع ہوئی جو فریقین کے دل اور ارادے میں بنیاد معاہدہ تھی۔ ایک ہی مفروضہ ہو چنانچہ ہامبورگ میں داخلے کی آزادی، مخزن آب کی تیاری میں آزادی جس میں حکومت کی من مانی مداخلت کا نہ ہونا دو سال تک بغیر راحت یا رکاوٹ کے بحری سفر کا حق۔ یہ امور فریقین ان معاہدات میں

۱۔ Geipel v. Smith, L. R. 7 Q B. 404.

۲۔ Metrop. Water Board v. Dick, Kerr, (1918) A. C. 118.

۳۔ Horlock v. Beal, (1916) 1 A. C. 486.

جس میں وہ فرداً فرداً داخل ہوئے بطور بنیاد کے فرض کرتے رہے ہوں گے۔ مگر معاہدہ اکثر اس وجہ سے بھی ناممکن التعمیل بن سکتا ہے کہ کوئی ایسا غیر متوقعہ واقعہ پیش آئے جو ایک فریق کے ذہن میں مطلق نہ آیا ہو۔ پنا پچہ اس طرح ایک بائع کے لئے وہ اسباب حاصل کرنا ناممکن ہو سکتا ہے جس کی بیع کا اس نے معاہدہ کیا کیونکہ دمثلاً، جنگ کے چھڑ جانے سے کوئی ذریعہ فراہمی جس سے استفادے کا اس نے ارادہ کیا تھا منقطع ہو گیا۔ مگر مشتری کو بائع کے اس بارے میں ارادوں کا کوئی علم نہ ہو اور اگر اس نے خیال بھی کیا تو، یہ فرض کر لیا ہو کہ اسباب بائع اپنے ذخیرے میں سے فروخت کرے گا مشتری کا ارادہ رکھنا کہ اسباب ایک ایسے ملک سے حاصل کرے، جس کی راہ جنگ کی وجہ سے منقطع ہو گئی ہو، یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ فریقین کے دلوں میں بنیاد معاہدہ میں نہ تھا اور بائع کو ایسی صورتوں میں اپنا معاملہ ایفا کرنا چاہیے ورنہ ہر جہاد کرنا ہو گا۔

(د) شخصی خدمات کا معاہدہ معاہدہ کی موت یا ناکارہ

کرنے والی بیماری کے باعث ناممکن التعمیل ہو جائے۔

یہ بات ہر کسی کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ کس آسانی سے ایسی کوئی شرط شخصی خدمت کے معاہدے میں معنوی طور سے فرض کر لی جاسکتی ہے۔ اور غالباً اسی قسم کے مقدموں میں پہلا استثناء (جو اگرچہ عدالتوں نے جان بوجھ کر نہیں کیا) (Atkinson) بنام (Ritchie) کے عام قاعدے میں پیدا کیا گیا۔

(Stubbs) بنام (Holywell Ry. Co.) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ شخصی خدمت کا معاہدہ اس فریق کی موت پر ختم ہو گیا جسے خدمات انجام دینی تھیں (Martin, B) نے کہا آدمی کی زندگی اس معاہدے کی ایک معنوی شرط تھی۔

(Robinson) بنام (Darrison) میں ان ہرمیوں کے لئے نالش دائرہ کی گئی تھی جو ایک مشہور پیانو فورٹ باز (Pianoforte player) کی معاہدہ شکنی کے باعث برداشت کرتے پڑے۔ اس نے ایک جلسے میں باجہ بجانے کا عہد کیا تھا مگر ایک خطرناک بیماری نے اسے اس سے روک دیا۔ فیصلہ اس بنا پر مدعی علیہ کے حق میں صادر ہوا کہ مدعی علیہ کی صحت کا اچھا رہنا ایک شرط تھی جو ”معاملے سے ملحق تھی“۔ اس سلسلے میں ایک دوا اور امور پر غور کرنا باقی ہے۔

پہلے یہ محسوس ہو گا کہ مذکورہ بالا جملہ مفدمات، سچ پوچھے تو اعتماد بذریعہ معاملہ کی مثالیں ہیں کیونکہ اختتام معاہدے ہی کی ایک معنوی شرط کے باعث وقوع میں آتا ہے اور فرض کیا جاتا ہے کہ اس معنوی شرط کے متعلق فریقین کا ارادہ اور اتفاق تھا کہ وہ ان کے معاملے کا جز بنے۔

دوسرے یہ یاد رہے کہ کوئی ایسی معنوی شرط نہیں لی جائے گی جو معاہدے کی کسی صریح شرط کے مغائر ہو۔ معنوی کے مقابلے میں سے ہم آہنگ ہو

صریح کو ترجیح ہے (Expressum facit cessare tacitum)۔ مگر یہ امر ہمیشہ تعبیری سوال رہے گا کہ آیا مجوزہ معنویت، صریح شرط کے مغائر تو نہیں۔ اگر موقت چارٹر دار (time-charterer) چارٹر پارٹی کو اس بنا پر مختلف سمجھنا چاہے کہ ایک سرکاری ممانعت کے باعث جو کئی ماہ کے لئے جہاز پر عالمہ کی گئی، وہ جہاز سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا اس صورت میں مالک جہاز کا تکلیف مزاحمت حکمرانوں کے استثناء پر تھا اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے صرف ان خدمات کا عہد کیا تھا جو ان مزاحمتوں کی موجودگی میں ممکن ہوں اور مطالبہ کیا کہ چارٹر دار برابر کرایہ ادا کرتا رہے۔ عدالت نے اس خیال کو نظر انداز کر دیا: معاہدہ ایک مبہم کے ارادے سے تھا جس کی تعمیل میں استثناء کا اطلاق ہونا تھا۔ مگر جب ایک

وجہ ظاہر کے باعث ہم نامکن ہو گئی، تو پورا معاہدہ بشمول استثنائے بیان کردہ اس معنوی شرط کے باعث ختم قرار دیا گیا کہ ایسی صورت میں اسے ایسا ہی ہونا چاہئے۔

حقوق محصلہ متاثر نہ ہوں گے
تیسرے معاہدہ لمحہ اختتام تک درست اور برقرار رہے گا اور جتنے حقوق اس وقت تک حاصل ہوئے وہ نافذ کرائے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ مقدمات تاج پوشی میں سے ایک کھڑکی کا بیٹنگی کرایہ ادا ہونا تھا

اور مدعی نے اس کے لئے علی الحساب سو پونڈ ادا کر دیے تھے۔ قرار دیا گیا کہ وہ صرف رقم ہی واپس نہیں پاسکتا بلکہ اسے بقیہ رقم بھی ادا کرنی چاہئے۔ اس امر کے متعلق جو قانون لارڈ (Dunedin) نے ایک جگہ بتایا ہے جس سے فیصلے کی صحت کسی قدر مشتبہ ہو جاتی ہے، اس پر دارالامرا نے اب تک غور نہیں کیا ہے۔

چوتھے معاہدے کو بیکار کرنے والے واقعے کے پیش آنے پر معاہدہ فوراً ختم ہو جاتا ہے اور اس کے تحت کوئی حقوق یا وجوہات نہیں پیدا ہوتے۔ چنانچہ ایسی صورتوں میں، اگر کسی شخص کو ایک ثالثی نامے کے ذریعے سے ثالث قرار دیا جائے تو بھی اس کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا کیونکہ جو معاہدہ ختم ہو چکا ہو وہ ایسا ہی ہے گویا کہ وہ وجود میں ہی نہیں آیا تھا۔ اس سے کوئی اختیار متعلق نہیں ہوتا۔



۱۔ Bank Line v. Capel, (1919) A. C. 435

۲۔ Chandler v. Webster, (1904) 1 K. B. 493.

۳۔ Hirji Mulji v. Cheong Yue S. S. Co., (1926) A. C. 497.

باب شانزدہم



اختتام معاہدہ بوجہ عمل قانونی



چند کلیات قانون ہیں جو بعض خاص حالات میں معاہدے کو ختم کر دیتے ہیں ان پر مختصر غور کیا جاتا ہے۔

ادغام جب کسی چھوٹی کفالت کی جگہ بڑی کفالت قبول کی جائے تو جو کفالت قانون کی نظر میں عمل کرنے کی کثرت رکھتی ہے وہ خود بخود بڑی میں مدغم ہو کر غائب ہو جاتی ہے خواہ فریقین کا کچھ ہی ارادہ ہو۔

اس کی ایک مثال تو وہ فیصلہ ہے جو ادغام کے ذریعے سے حق ناش بر بنائے نقص معاہدے کو ختم کر دیتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی سادہ معاہدے کے دو فریق مندرجات معاہدے کو ایک دوسرا میں جسے دونوں نافذ کریں، لکھیں تو معاہدہ سادہ اس پر ختم ہو جاتا ہے۔

اس کارروائی کے متعلق جو قاعدہ ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

(الف) دونوں کفالتیں اپنے قانونی عمل میں باہم مختلف ہوں اور ان میں سے ایک کے لئے ضروری ہے کہ دوسری سے زیادہ موثر ہو بلکہ ایک دوسری اسی نوعیت کی

کفالت کا اگر اضافہ کیا جائے تو اس سے اس کے جوار پر انزہ نہیں پڑتا بجز اس کے کہ
 مابعد معاہدت کے ذریعے سے اختتام عمل میں آئے۔
 (ب) دونوں کفالتوں میں ایک ہی شے دی گئی ہو۔
 (ج) فریقین وہی ہوں۔

کسی معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے حقوق و وجوہات اس صورت میں
 غائب ہو جاتے ہیں جب وہ تخلیل یا کسی اور طور پر اسی شخص کو حاصل ہو جائیں
 کیونکہ کوئی شخص اپنے آپ ہی سے معاہدہ نہیں کر سکتا۔ جب کچھ مدت فوری
 مالک ورنہ (immediate reversioner) کو حاصل ہو جائے تو وہ اس عود میں
 مدغم ہو جاتی ہے اور حصے معاہدے اس سے متعلق تھے وہ سب غائب ہو جاتے ہیں،
 خواہ قاعدہ نفقت کے ذریعے سے (جو جوڈیکیم ایکٹ کے بعد سے تمام عدالتوں میں
 منطبق ہوتا ہے) ارادہ فریقین ادغام کے وقوع کو روکنے کا عمل کرے۔ اسی طرح
 بل آف آپسینج ختم ہو جاتی ہے، اگر قبول کنندہ ہی بالآخر اس کا مالک ہو جائے۔

تحریری دستاویز میں تبدیلی یا اس کا ضائع ہو جانا

اگر کوئی دستاویز یا تحریری معاہدہ کچھ اضافہ کرنے یا مٹانے
 کے ذریعے سے تبدیل کر دیا جائے تو وہ تحت قواعد مندرجہ ذیل
 ختم ہو جائے گا:-

(الف) تبدیلی کوئی فریق معاہدہ کرے یا کوئی اجنبی اس وقت کرے جب کہ
 دستاویز فریق معاہدہ کے قبضے میں ہو اور اس کے فائدے کے لئے کیا جائے۔

۱۔ - Holsms V. Bell, 8 M. & C. 218.

۲۔ - Capital and Counties' bank V. Rhodes (1903) 1 ch. 681.

۳۔ - Nash v. De Ferville, (1909) 2 Q B. 72.

۴۔ - Pattinson v. Luckley, L. R. 10 Ex 330.

تبدیلی کسی مادے یا غلطی سے ایسے حالات میں واقع ہو کہ ارادے کا خیال ثابت نہ ہو تو اس سے دستاویز کا عدم نہ ہوگی یہ
(ب) تبدیلی فریق دیگر کی منظوری کے بغیر کی جائے ورنہ وہ نئی دستاویز کا سا عمل کرے گی۔

جزواہم (ح) تبدیلی (معلوم ہوتا ہے کہ) اہم حصے کے متعلق ہونا چاہیے۔

جزواہم کیا ہے؟ اس کا جواب لازماً نوعیت دستاویز پر موقوف ہوگا اور نوعیت دستاویز کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ ایسی تبدیلی سے متاثر ہو جائے جو راست معاہداتی حقوق کو مس نہیں کرتی۔ بینک آف انگلینڈ کے ہر نوٹ میں یہ عہد ہوتا ہے کہ اس کی رقم بینک ادا کرے گا یہ عہد، نوٹ کے نمبر میں تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ بینک کا نوٹ سکھ جا رہا ہے کہ ایک جز ہے اور نوٹ پر کے نمبر بینک کے لئے جعل اور چوری کی نقیشت میں اہم کام دیتے ہیں، اس لئے نمبر میں کسی تبدیلی کو اہم جز خیال کیا جائے گا اور نوٹ کو بے کار کر دے گا۔

اسی لئے معاہدے کو ختم کرنے والی تبدیلی کے لئے بے قدروری، جس میں معاہدے میں تبدیلی کرے بلکہ یہ کہ اس سے دستاویز میں اہم طور پر تبدیلی ہوئی ہو۔ بلس آف ایسیج ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۴ میں اس بات کا حکم ہے کہ معمولی طور پر کوئی بل اس کے قابض کے مقابل کا عدم نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ اہم امور کی حد تک بدل دیا گیا ہو بشرطیکہ تبدیلی نظر نہ آتی ہو۔ اور قابض اس کی ادائی پر اصل معاہدے کے مطابق جبر کر سکتا ہے (دفعہ ۱۹) اس قانون کے جو احکام بلوں سے متعلق ہیں وہ ضروری تو میموں کے ساتھ پرامیٹری نوٹوں سے بھی

۱۔ Wilkinson v. Johnson, 3 B. & C. 428.

۲۔ مقدمہ (Croockewit) بنام (Fletcher, 1 H. & N. 893, 912) میں معلوم ہوتا ہے کہ قاعدہ ایسے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جن سے یہ معنے لئے جاسکتے ہیں کہ کسی تبدیلی سے بھی اختتام عمل میں آجائے گا۔ مگر یہ غیر معقول معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ Suffell v. Bank of England, 9 Q. B. D 555.

۴۔ Leeds Bank v Walker, 11 Q. B. D 84.

متعلق ہوتے ہیں۔ ان خط کشیدہ الفاظ کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ وہ بک آن انگلینڈ کے نوٹوں کو خارج از بحث کر دیتے ہیں اور اسی لئے (Suffell) کے مقدمے کے فیصلے کو متاثر نہیں کرتے۔

کھوجانا کسی تحریری دستاویز کے کھوجانے سے فریقین کے حقوق پر صرف اسی قدر اثر پڑتا ہے کہ اس کے ثبوت میں مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔

مگر اس قاعدے کا ایک استثناء بلس آن اسپینج اور پرائمری نوٹوں کی صورت میں ملتا ہے۔ اگر مالک اسے کھودے تو اس کے متعلق اپنے حقوق سے محروم ہو جاتا ہے۔ بجز اس کے کہ وہ اس فریق کو جو اس کے تحت سب سے پہلے ذمہ دار گردانا جائے گا، ممکنہ مطالبات سے بری رکھنے کے لئے آمادہ ہو۔

دیوالیہ ہونا دیوالیہ ہونے سے قانوناً ان دیون اور ذمہ داریوں سے جو دیوالیہ پن کے تحت ثابت کی جاسکتی ہیں رہائی مل جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ

عدالت سے ایک حکم برائت حاصل کرے۔ اس طریقہ اختتام کی جانب صرف توجہ کو منعطف کرانا کافی ہے۔ دیوالیہ پن کی نوعیت و اثرات یا احکام بیا نک ریٹھی ایکٹ بابت ۱۹۱۴ء کے سابقہ قوانین پر حاوی ہے، بحث کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی شخص دیوالیہ ہو جائے تو اس کی جائیداد ایک امین کی طرف منتقل ہو جاتی ہے جو اس حد تک جس حد تک حقوق معاہداتی (Ex contractu) کا تعلق ہے (میں کسی اور چیز سے بحث نہیں) حقوق دیوالیہ کا استعمال کر سکتا ہے اور وہ بعض ایسے امور بھی کر سکتا ہے، جو دیوالیہ خود نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ معاہدات کو باقی

۱۔ جب دستاویزوں کا کھوجانا ثابت کر دیا جائے تو اس قرضے کی دہن قانون میعاد سامت کے لحاظ سے خارج ہو جاتا ہے) تحریری رسید کے مندرجات کے متعلق زبانی شہادت دی جاسکتی ہے۔ (Haydon v. Williams, 7 Bing. 163) قانون فریب (اسٹاپوٹ)

آئن فرانس کے تحت میورٹم کا معاملہ مان نہیں ہے (Nichol v. Bestwick, 28 L. J. Ex. 4.)

۲۔ Hansard v. Robinson, 7 B. & C. 90.

۳۔ Conflans Quarry Co. v. Parker, L. R. 8 C. P. 1.

رکھنے سے انکار کر سکتا ہے اگر وہ غیر مفید نظر آئیں۔
 جب دیوالیہ حکم برائت حاصل کرے تو وہ ان تمام دیون سے بری ہو جاتا ہے جو دیوالیہ بن کے تحت ثابت کئے جاسکتے ہیں خواہ وہ ثابت کئے گئے ہوں یا نہ کئے گئے ہوں اور خواہ دائن دیوالیہ کی کارروائی سے بے خبر ہی کیوں نہ ہو (دفعہ ۷۷)۔ مگر دیوالیہ کی برائت بھی چند شرائط کی تابع ہے۔ (دفعہ ۷۹ ضمن ۷۱) عدالت یہ امر ضروری قرار دے سکتی ہے کہ وہ اس بات کو منظور کرے کہ فیصلہ اس کی تائید پر غیر دا شدہ قرضوں کی بابت اس کے خلاف مندرج کیا جائے؛ اور عدالت کے حکم سے ایسے فیصلے کا حکمنامہ تعمیل جاری کیا جاسکے گا۔
 کسی صورت میں بھی دیوالیہ اس ذمہ داری سے بری نہیں ہوتا ہے جو اس کے فریبانہ محض امانت کے باعث پیدا ہوتی ہو۔ (دفعہ ۷۸ ضمن ۷۱)۔



حکم ششم

نقض معاہدہ کے چارہائے کار

باب ہفتم

نقض معاہدہ کے چارہائے کار

فصل اول

نقض کے چارہ ہائے کار کی نوعیت

ہم ان قواعد کو دریافت کرنے کی کوشش کر چکے ہیں جو امتتام معاہدہ
نقض کا چارہ کار | بوجہ نقض پر مشتمل ہیں۔ اب ان مختلف چارہ ہائے کار کو دیکھنا
باقی ہے جو نقض سے متضرر ہونے والے شخص کے لئے ممکن ہیں خواہ نقض اس قسم کا
ہو کہ معاہدے کو ختم کر دے یا نہ ہو۔
جب کسی معاہدے کا نقض عمل میں آئے تو متضرر کو تین مستقل حق حاصل ہوتے

یا ہو سکتے ہیں: (۱) ایک حق (بعض حالتوں میں) مزید قیصل سے براہت کے متعلق۔ (۲) اگر اس نے تحت معاہدہ کچھ کام انجام دیا ہے تو مطابق مقدار کار (quantum meruit) نالش کا حق۔ یہ بنائے نالش اصل معاہدے سے بالکل الگ اور ممتاز ہے اور ایک نئے معاہدے پر مبنی ہے جو فریقین کے طرز عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ (۳) نقص شدہ معاہدہ یا بشرط معاہدہ کی بنا پر نالش کا حق۔

(۱) ایک سابقہ باب میں اس بات سے کافی بحث ہو چکی ہے کہ کس قسم کے نقص معاہدہ سے پورا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں مزید بحث غیر ضروری ہے۔

(۲) ممکن ہے کہ فریق متضرر نے کوئی کام جو اس کو تحت معاہدہ کرنا تھا انجام دے لیا ہو اگرچہ پورا نہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر نقص اختتام کی حد تک پہنچے تو وہ نقص کی بنا پر عائد ہونے والے ہرجوں کا دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ یا مقدار کار کی بنا پر یعنی اس کام کا معاوضہ جو وہ کر چکا ہے۔

”اگر کوئی شخص معاملہ کرے کہ مجھے ایک سو کو اڑ ڈیپانہ غلہ حوالے کرے گا اور دس کو اڑ وصول کرنے کے بعد میں مزید مقدار لینے سے انکار کر دوں تو ہر حال میں اسے حق ہے کہ مجھ سے میرے وصول کردہ دس کو اڑ کی قیمت وصول کرے۔“

نقص معاہدہ ان صورتوں میں سے صرف ایک ہے جن سے مطالبہ بر بنائے مقدار کار کر دگی پیدا ہوتا ہے۔ ایسا مطالبہ اس عام وسیع اصول پر مبنی ہے کہ جب کسی شخص نے کسی سے صریح یا معنوی طور سے درخواست کی کہ اس کی کوئی خدمت کرے اور معاوضہ متعین تو نہ کیا گیا ہو لیکن حالات درخواست سے معنوی طور پر فرض کیا جاتا ہے کہ خدمت کا معاوضہ دیا جائے گا، تو ایسی صورت میں قانون یہ فرض کرے گا کہ مقدار کار کر دگی کے لحاظ سے معاوضہ ادا کرنے کا عہد کیا گیا ہے یعنی اتنی مقدار معاوضہ جس کا فریق خدمت گزار مستحق ہوا ہے۔ یا جیسا ہم عموماً کہتے ہیں: ایک معقول رقم۔ ایسا مطالبہ اس مطالبے کے بالکل مماثل ہے

جو بلا صریح قرار داد میں اسباب کے بیچ و شرعی سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس صورت میں Sale of Goods Act (دفعہ ۱۲۱) کا حکم ہے کہ مشتری معقول زر خرید ادا کرے۔ قدیم طریقہ بحث میں اس پر مقدار معاوضہ مطابق قیمت (quantum valebant) یعنی اشیاء کی مالیت کے مطابق ادائیگی کی پابندی تھی یہ طالبہ برائے مقدار کارکردگی اسی لئے اس صورت میں ایک بے مدعا م مطالبہ ہے جب کام انجام دیا گیا ہو لیکن اس کے معاوضے کے تعین کے متعلق کوئی خاص یا صریح معاہدہ نہ ہو اور یہ بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ قانون فریب کی بنا پر جو معاہدہ ناقابل تعمیل قرار دیا گیا ہو اگر اس کے تحت کچھ خدمات انجام دی گئی ہوں تو بھی اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہی اصول اس صورت میں بھی چارہ کار بن سکتا ہے جب کسی صریح معاہدے کے تحت کرنے کے کام کی جزئی تعمیل (Part performance) میں کام انجام دیا جائے یا کام ایسے معاہدے کی تعمیل کے نام سے تو انجام دیا جائے مگر وہ شرائط مقررہ سے ہو جو مطابق نہ ہو یہ ظاہر ہے کہ اگر کسی معاہدے کے مطابق زید کو کوئی خاص کام کسی یکمشت مقدار رقم (lump sum) کے معاوضے میں انجام دینا ہو اور کسی نہ کسی وجہ سے وہ اس کام کا صرف ایک جزا انجام دیتا ہے یا معاہدے سے جو کام مطلوب ہے اس سے مختلف کام انجام دیتا ہے تو وہ اس معاملہ سے کہ تحت کسی چیز کا بھی اپنے کئے ہوئے کام کے عوض مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کچھ بھی مطالبہ کر سکتا ہے تو وہ دوسری بنیاد پر یعنی اسے معاوضے کا مطالبہ انجام دہ کام کی مقدار کے لحاظ سے کرنا چاہیے۔ اور ایسا کرنے کے لئے اسے بتانا پڑے گا کہ اس نے فی الواقع جو کچھ کیا ہے اس کا معاوضہ دینے کا معنوی عہد ہوا تھا۔

ایک جدید معاہدہ

اسی لئے مقدار خدمت کے مطابق معاوضے کا مطالبہ مل معاہدے کی بنا پر کیا ہوا مطالبہ نہیں ہے (جیسا کہ مطالبہ ہر جہہ ہو سکتا ہے)

لے۔ Scott v. Pattison, (1928) 2 K. B. 728.

لے۔ باب فصل ۳۔

لے۔ Appleby v Myers, L. R. 2 C. P. at p. 661.

بلکہ فی الحقیقت ایک نئے اور ممتاز معاہدے کی بنا پر ہے جو فریق نالاش کنندہ کے کئے ہوئے کام کے ایجاب سے اور فریق ثانی کے اس کو قبول کرنے سے وقوع میں آتا ہے یہ کہنا زیادہ محفوظ اور زیادہ صحیح ہوگا کہ وہ نقص کے موقع پر پیش آتا ہے نہ کہ اس کا چارہ کار ہے۔

اس کی بنا پر کب نالاش اس طرح فریق متضرر کا اصل معاہدے کے تحت انجام دیے ہوئے دائر ہو سکتی ہے؟ کام کے معاوضے میں مقدار خدمت کے مطابق معاوضے کی نالاش کرنی اکثر ادھر پر زور طور سے اس بات پر موقوف قرار دی گئی ہے کہ اصل معاہدہ ختم ہو گیا ہو۔

اسے ایک غیر تغیر پذیر صحیح کلیہ قرار دیا جاتا ہے کہ جب کبھی کسی غیر مہری تحریر ہی معاہدے کا ایک فریق ایک غیر مشروط انداز میں اپنے حصہ معاہدہ کی تعمیل سے انکار کر دے یا خود اپنے فعل سے اپنے آپ کو اس کی تعمیل کا ناقابل بنادے تو دینی دیگر کو یہ حق ہے کہ اسے منسوخ کرنا پسند کرے اور اس کے ایسا کرنے پر وہ فوراً اپنے اس انجام دادہ کام کے معاوضے میں جو منسوخی سے پہلے اس نے کیا تھا مقدار کار کے مطابق معاوضے کی نالاش دائر کرے۔

یہ ممکن ہے کہ زید نے معاہدے کے سلسلے میں کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کی قیمت کا رقمی تخمینہ کیا جاسکے۔ ایسی صورت میں اگر نقص اختتام کی حد کو پہنچتا ہے تو زید کا واحد چارہ کار یہ ہے کہ اپنے برداشت کئے ہوئے نقصانات کی بابت اصل معاہدے کے تحت نالاش دائر کرے۔ مگر بے شبہہ وہ اس تعمیل سے بری ہو جاتا ہے جو اس پر ابھی تک واجب ہو۔

لیکن اگر یہ ممکن ہو کہ زید نے جو کچھ تحت معاہدہ کام انجام دیا ہے اس کا رقمی تخمینہ ہو سکے اور وہ فریق ثانی کے ناجائز فعل کے باعث تکمیل تکمیل سے روکا گیا ہو، اور اس طرح رقم مقررہ معاہدہ کو طلب کر سکتا ہو تو ظاہر ہے کہ اس کو اس بات کا بھی مستحق قرار دینا ظلم ہوگا کہ وہ اس فعل کا معاوضہ طلب کرے جسے اس نے انجام دے دیا ہے اور جس کی تکمیل پر اگر اسے موقع دیا جاتا تو وہ آمادہ تھا۔

مقدار کارکردگی کے مطابق معاوضے کا (quantum meruit) بعض وقت اس فریق کو بھی مطالبہ کرنے کا حق ہوتا ہے جس نے شرائط معاہدہ کے مطابق کچھ کام کرنے کے بعد خود معاہدہ توڑ دیا ہو۔ یہ صورت اس اصول کی اچھی توضیح کرتی ہے جس پر مطالبے کو ہمیشہ جنی ہونا چاہیے یعنی کام ایسے حالات میں انجام دیا گیا کہ اس کے معاوضے کی ادائیگی معنوی طور پر فرض کی جاسکتی تھی۔

(Sumpter) بنام (Hedges) میں مدعی نے معاہدہ کیا تھا کہ مدعی علیہ کی اراضی پر یکمشت رقم لے کر عمارت تعمیر کر دے گا اس نے عمارت آدھی بنا کر کام چھوڑ دیا۔ مدعی علیہ نے پھر خود عمارت کی تکمیل کی اور اس غرض سے چند ایسی چیزوں سے استفادہ کیا جو مدعی نے زمین پر چھوڑ دی تھیں۔ مدعی نے مندرجہ ذیل مطالبات کے دلاپانے کا دعویٰ کیا:۔

(الف) اس نے جو کام انجام دیا تھا اس کا معاوضہ۔

(ب) ان اشیاء کا معاوضہ جو مدعی نے برتنے تھے۔
توڑ دیا گیا کہ مدعی پہلے مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔
(A. L. Smith, L. J.) نے کہا:۔

ان حالات میں مالک عمارت کیا کر سکتا ہے؟

وہ اپنی ارانی پر ایک نامکمل عمارت کو ہمیشہ باقی نہیں رکھ سکتا۔ قانون یہ ہے کہ جب کوئی کام یکمشت رقم (lump sum) کے معاوضے میں کرنا ہو تو جب تک کام مکمل نہ ہو جائے زرِ ضمن نہیں دلا یا جائے گا۔ اسی لئے مدعی اہل معاہدے کی بنا پر رقم نہیں پاسکتا مگر یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے انجام دادہ کام کا معاوضہ مقدار کارکردگی کے مطابق پاسکتا ہے مگر اس کے لئے اس بات کی شہادت کی ضرورت ہے کہ انجام دادہ کام کا معاوضہ دینے کے لئے نیا معاہدہ ہوا تھا۔

مگر مدعی کا دوسرا مطالبہ دوسری ہی نوعیت رکھتا تھا۔ مدعی نے اس بات پر مجبور نہ تھا کہ مدعی کا سامان کام میں لائے۔ مگر اس نے ایسا کرنا پسند کیا اور اس طرح اس نے مدعی کے اسباب کا معنوی ایجاب قبول کیا اور اس بات کا معنوی عہد کیا کہ اس کا معاوضہ ادا کرے گا۔ مطالبے کے اس حصے میں البتہ مدعی کامیاب ہوا۔

وہ اصول یکساں ہیں جن کی بنا پر تحت معاہدہ انجام دادہ کام پر جو ہو بہو مطابق شرائط معاہدہ نہ ہو، ادائی کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

کسی مدعی علیہ کو اس بات کا حکم نہیں دیا جاسکتا کہ وہ ایسے کام کا معاوضہ ادا کرے جو شرائط معاہدہ کے مطابق نہ ہو اور جس کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اس کو موقع نہ ملا ہو۔ ایک جہانوں کے مرمت کرنے والے نے معاملہ کیا کہ ایک یکمشت رقم کے عوض ایک جہاز کی مرمت کر دے گا۔ اس نے جو کام انجام دیا وہ نہ صرف معاملہ کئے ہوئے طریقے سے اہم امور میں مختلف تھا بلکہ مالک جہاز سے

اختیار حاصل کئے بغیر اس نے مقررہ کام سے بہت کچھ زیادہ انجام دیا۔ قرار دیا گیا کہ وہ کچھ بھی نہیں پائے گا۔ اسے تحت معاہدہ کچھ بھی نہیں دلایا جاسکتا کیونکہ اس نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ نہ قائم مقام معاہدے ہی کے تحت اس کو کچھ مل سکتا ہے کیونکہ مالک جہاز نے کسی قائم مقام تعمیل کو منظور نہیں کیا تھا۔ نہ مدعی علیہ کے جہاز واپس لے کر رکھ لینے سے ہی کسی معاملے کا ہونا مستند ہو سکتا ہے جہاز اسی کی جائیداد تھی۔ اسے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ مدعی نے جہاز کو جس حال میں چھوڑا ہے اسی حال میں واپس لے اور ان حالات سے جو اس کے کسی تصور کے بغیر پیدا ہوئے تھے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھائے۔

چارہ ہائے کار بلا لکھا خط (۳) آخر میں ہمیں غور کرنا ہے کہ اس شخص کے لئے کیا آپس کے کہ معاہدہ ختم چارہ ہائے کار ہیں جسے اس سے کئے ہوئے معاہدے کے نقص سے ضرر پہنچا خواہ اس نقص سے معاہدہ ختم ہو گیا ہو ہوا یا نہیں۔

یا نہ ہوا ہو۔

ہر جے وغیرہ چارہ ہائے کار دو قسم کے ہیں: یا تو پہنچے ہوئے ضرر کا ہر جے پائے۔ یا فرق ثانی کے معبودہ افعال یا ترک افعال کی تعمیل یا بندش کے لئے تعمیل محقق تھی ڈگری یا حکم انتہائی حاصل کرے۔

گران دونوں چارہ ہائے کار میں فرق ہے۔ ہر نقص معاہدہ سے فرق متفرک ہر جے پائے کا حق پیدا ہوتا ہے خواہ وہ برائے نام ہو۔ البتہ چند خاص معاہدات میں خاص حالات کے تحت تعمیل محقق کی ڈگری یا حکم انتہائی حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ بحث ہماری کتاب سے صرف سرسری طور سے متعلق ہے تاہم ان دونوں چارہ ہائے کار کے متعلقہ اساسی قواعد مختصراً بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

فصل دوم ہر جے

جب کسی معاہدے کا نقص وقوع میں آئے اور اس کی بنا پر دعویٰ دائر کیا جائے۔

جب ہر جہ غیر مشخصہ ہو یعنی شرائط معاہدہ میں اس کا تعین نہ ہو۔ تو وہ مقدار رقم کیسے معلوم کی جائے جو مدعی کا میانی کی صورت میں پائے کا مستحق ہوتا ہے؟

(۱) قانون غیر موضوعہ کا قاعدہ ہے کہ جب ایک فریق نقض معاہدہ کے باعث نقصان اٹھاتا ہے تو جہاں تک رقم کے ذریعے سے ممکن ہے وہ ہر جہ کے متعلق اسی حالت میں رکھا جائے گا گو یا کہ معاہدے کی تعمیل ہوگئی یا

جب نقض معاہدہ سے کوئی نقصان وقوع میں نہیں آتا تو ہر جہ ضرر کی پھر بھی مدعی حکم عدالتی (verdict) کا مستحق ہے کہ اسے ہر جہ

نمائندگی کرے

دلایا جائے جو برائے نام ہو گا۔ برائے نام ہر جہ کے فی الحقیقت معنی یہ ہیں کہ ایک مقدار رقم ہو جس کا ذکر تو ہو سکے مگر جو کمیت کے نقطہ نظر سے وجود نہ رکھتی ہو اور اسی طرح عدم ادائی دین کی نالیش میں اگر دین پر کسی سود کے ادا کرنے کا عہد نہ ہو تو سو ایسے اصل ادا طلب رقم کے پچھ اور نہیں دلایا جائے گا کیونکہ دائن کو اپنی رقم سے جدا رہنے سے جو ممکنہ نقصان ہوا ہے وہ عطاءے ہر جہ کے وقت جووری کے پیش نظر نہیں رہنے دیا جاتا بجز اس کے کہ قرض دیتے وقت ہی وہ صراحت سے فریقین کے ادا دے میں بیان ہوا ہو یا فریقین کے مہائے سے سود کی ادائی کا اقرار مستند کیا جاسکے۔ اس کے الٹ چند مستثنیات قانون نے مقرر کئے ہیں۔ سول پروسیجر ایکٹ (۱۸۵۲ء) (فنا بطلہ دیوانی) بابت ۱۸۳۲ء کی رو سے جووری ہر اس صورت میں بطور ہر جہ کے نرخ جاریہ کے مطابق سود دل سکتی تھی جب کہ کوئی دین یا رقم معینہ کسی تحریری دستاویز یا انشورنس پالیسی کی بنا پر ادا طلب ہو یا اگر یوں ادا طلب تو نہ تھی مگر اس تحریری اطلاع کے ساتھ اس کا مطالبہ کیا گیا ہو کہ تاریخ مطالبہ سے سود طلب کیا جائے گا۔

۱۔ Parke, B., in Robinson v Harman, 1 Ex. 855.

۲۔ Maule, J., in Beaumont v. Greathead, 2 C B. 490.

۳۔ In re Marquis of Anglesey, (1901) 2 Ch. (C. A.) 548.

۴۔ 8 & 4 Will. 1v, C 42, ss 28, 29

اور دفعہ ۵۸۲ قانون بیس آن سپینج بابت ۱۸۸۲ء کی رو سے کسی غمیدہ شدہ بل کی نائش میں سود طلب کیا جاسکتا تھا مگر قدیم عملدرآمد کے لحاظ سے عدالت بحریہ جو عدالت ہائے قانون غیر موضوعہ سے اس بارے میں مختلف ہے، ان ہرجوں پر سود دلاتی ہے جن کے اس عدالت میں دلانے کا حکم ہوا ہو۔ مگر یہ نائشیں بر بنائے ضرر ہیں نہ کہ بر بنائے معاہدہ۔

فریقین کا ارادہ (Parke. B) نے راجسن بنام ہارمن میں جو قاعدہ مقرر کیا اس کو عملاً چھم تحدیدات کے تحت لینا چاہیے کیونکہ (Hadley) بنام (Baxendale) کا قاعدہ پیش نظر رکھنا ہوگا:۔

جب دو فریق کوئی معاہدہ کریں جن میں سے ایک اسے توڑ دے تو فریق ثانی کو اس نقض کے متعلق جو ہرجہ ملنا چاہیے وہ ایسا ہونا چاہیے کہ اس کے متعلق یا تو مناسب اور معقول طور سے یہ خیال کیا جائے کہ وہ طبعاً پیدا ہوا ایسے خود اس نقض معاہدہ سے اشیاء کی معمولی رفتار کے مطابق، یا ایسا ہو کہ اس کے متعلق معقول طور سے سمجھا جاسکے کہ بوقت انعقاد معاہدہ اس کا ممکنہ نتیجہ نقض ہونا فریقین کے ذہن میں تھا۔ اب، اگر ان خاص حالات سے جن میں معاہدہ فی الواقع منعقد ہوا تھا، مدعیان مدعی علیہم کو مطلع کریں اور اس طرح دونوں فریق اس سے باخبر ہو جائیں تو ایسے معاہدے کے نقض سے (جس کے امکان کی فسر فریقین

معقول طور سے پیش بینی کر سکتے تھے، جو ہر جہ ہوگا۔
وہ اس ضرر کی مقدار کے مطابق ہوگا جو عام طور پر
ان حالات میں اس طرح اطلاع دادہ اور
معلوم کردہ معاہدے کے نقص سے پہنچ سکے۔

نقص معاہدہ سے ایسے نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں جن کی کسی فریق نے
پیش بینی نہ کی ہو اور نہ کوئی بوقت انعقاد معاہدہ کر سکتا ہو۔ ایسی صورت میں وہ
ہر جہ جن کا مدعی مستحق ہے اس سے زیادہ نہ ہوں گے جن کی فریقین بطور ایک
طبیعی نتیجہ نقص معاہدہ توقع کرتے ہوں۔ ہر جہ کا تعین کرنے میں۔ معاہدے کے
معنی متعین کرنے کی طرح۔ جب کہ فریقین نے معاملے کو مشتبہ چھوڑ دیا ہو، ہم یہ
دریافت کریں گے کہ کوئی معقول آدمی بوقت انعقاد معاہدہ اس کے نقص کا کیا
ممکن نتیجہ اپنے ذہن میں فرض کرتا؟

کوئی خصوصی نقصان جو طبعاً یا بدلتہ نقص سے نہ پیدا ہو، اگر
غیر معمولی نقصان اس کا معاوضہ دلانا ہو تو بوقت انعقاد معاہدہ اس کا
صراحت سے ذکر ہونا چاہیے۔

(Horne) بنام، ڈ لیٹڈ ریلوے کمپنی میں مدعی پر تحت معاہدہ وجہ تھا کہ
ایک خاص دن ایک غیر معمولی بڑے ٹرین پر جو تے لندن میں حوالے کرے
اس نے جو تے منزل مقصود کو روانہ کرنے کے لئے مدعی علیہم کے حوالے کر دیے
انھیں معاہدے کے سلسلے میں صرف تاریخ حوالگی کی اطلاع تھی جو تے لیجانے میں
تاخیر ہو گئی۔ اور اسی لئے خواہاں خریداروں نے انھیں متروک کر دیا۔ مدعی نے
بالش دائر کی کہ اسے نہ صرف معمولی ہرجہ تعویق دلایا جائے بلکہ وہ فرق بھی
جو فروخت شدہ قیمت اور ٹھیک وقت پر حوالگی کی صورت میں فروخت شدنی

۱۔ Agius v G. W. Colliery Co., (1899) 1 Q. B. 413.

۲۔ Hammond v. Bussey, 30 Q. B. D. 79.

۳۔ L. R. 8 C. P. 131.

قیمت میں تھا۔ قرار دیا گیا کہ یہ نقصان نہیں دلیا جاسکتا بجز اس کے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ کمپنی کو اس غیر معمولی نقصان کی اطلاع دی گئی تھی جو بے وقت حوالگی سے مدعی کو پہنچتا اور کمپنی نے اس کی ذمہ داری لے لی تھی۔

اسی طرح (British Columbia Sawmills) بنام (Nettleship)

میں مدعیوں نے مدعی علیہ کے سپرد چند مشین کے ڈبے کئے تاکہ مدعی علیہ ان کو اپنے جہاز میں بار کر کے لے جائے۔ یہ شہر وانکوور میں آرہے کشتی کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے تھے۔ مدعی علیہ ایک ڈبہ حوالے کرنے سے قاصر رہا مگر اسے اس کا علم نہ تھا کہ اس ڈبے میں مشین کا ایک اہم حصہ تھا جس کے بغیر آرہے کشتی کا کارخانہ قائم ہی نہ ہو سکتا تھا۔ مدعیوں نے نہ صرف مفقودہ اجزاء کی دستیابی کے ہرجے کا مطالبہ کیا بلکہ اس نقصان کا بھی جو مفقودہ اجزاء کی غیر موجودگی سے بقیہ مشین کے بے کار پڑنے کے زمانے میں کام کے رُکے رہنے سے ہوا۔ قرار دیا گیا کہ ہر حصہ صرف اس بات کے لئے ہو گا کہ مفقودہ کل وانکوور میں لادی جائے۔ عدالت نے کہا:۔

مدعی علیہ ایک بزنس ہے نہ کہ ان اشیاء کا بنانے والا
جو ایک خاص مقصد کے لئے مہیا کی گئیں۔۔۔
اسے ان ہرجوں سے زیادہ کا ذمہ دار نہیں قرار
دیا جائے گا جن کے متعلق مناسب طور سے
فرض کیا جاسکے کہ بوقت انعقاد معاہدہ فریقین کے
ذہن میں تھے۔ وہ ایک ایسی چیز ہو جس کی
پیش بینی اور معقول توقع کی جاسکتی ہو اور
جس پر اس نے انعقاد معاہدہ کے
ذریعے سے صراحتاً یا معناراً رضامندی
ظاہر کی ہو۔

ہر جہ نقص معاہدہ پر ہے (۳) نقص معاہدہ پر جہ دلا یا جاتا ہے وہ تلافی کے طور پر ہوتا ہے سزا کے لئے نہیں۔ اسی لئے مدعی کو سوائے اس رقی نقصان کے کچھ اور نہیں دلا یا جاتا جو اسے پہنچا ہو اور نہ کہ بطور سزا

فریقین کا تعین رقم کرنا

(۴) فریقین معاہدہ اکثر اس ہر جے کی رقم کا تعین کر دیتے ہیں جس پر وہ ایک یا دونوں کی جانب سے نقص عہد کا تخمینہ کرتے ہیں، اور اپنے اس تعین کا ذکر معاہدے میں کرتے ہیں۔

ان حالات میں تعزیر (penalty) اور ہرجہ متعینہ میں فرق ہوتا ہے جس پر ہم "تعبیر معاہدہ" پر غور کرتے ہوئے بحث کر چکے ہیں (باب ۱ فصل ۱)۔

(۵) تعین ہر جہ میں وقت ہونے سے مدعی اس حق سے محروم نہیں ہو جاتا کہ وہ اس کے تعین کی کوشش کرے۔ بجز اس کے کہ وہ ہر جہ بعید اور غرضی امکانات پر موقوف ہو۔

مشکلات تعین میں
جیوری فیصلہ کے

ایک کارگر کی عادت تھی کہ اپنے سامان کے نمونے زرعی نامشعل میں
بھیجا کرتا تھا۔ اور اس طرز عمل سے اس نے فائدہ اٹھایا۔
اس نے ایسا کچھ سامان ایک ریلوے کمپنی کے سپرد کیا جس نے

Addis v. Gramophone Co . (1909) A. C. 488 at p. 491. -

Finlay v. Chirney, 20 Q. B. D at p. 498. ۱۰

Robinson v. Harman, 1 Ex. 855. et

Sapwell v Bass, (1910) 2 K. B. 486. 

مدعی سے عہد کیا کہ اسباب ایک خاص شہر میں خاص دن حوالے کرے گی۔ کمپنی کا عہد ایسے حالات میں ہوا تھا کہ اسے مدعی کے مقصد کی اطلاع ہو جانی چاہیے تھی۔ اسباب وقت مقررہ پر حوالے نہیں کیا گیا اور اسی لئے وہ تاخیر کے باعث نمائش میں پیش نہ کیا جاسکا۔ قرار دیا گیا کہ اگرچہ یقین ہر جہہ مشکل اور قیاسی تھا مگر یہ مشکل اس بات کی وجہ نہیں بن سکتی کہ کوئی ہر جہہ دلایا ہی نہ جائے۔

مزید برآں، مدعی اس نقصان آئندہ کے پانے کا مستحق ہے جو مدعی علیہ کے ایک معاہدے کی (جس سے مدعی نفع کما سکتا تھا) تعمیل سے انکار پر پیدا ہو، چنانچہ مدعی کو اگر کوئی ملکہ ماہوار افساد میں مہیا کرنے کا معاہدہ مدعی علیہ سے کرے اور نقص وقوع میں آئے اور آخری قسط کی حوالگی کی تاریخ آنے سے قبل نمائش دائر کی گئی ہو تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر جہ کی مقدار اتنی ہی ہوگی جو ہر قسط کی حوالگی کی تاریخ پر معاہداتی ٹرمن اور بازاری نرخ میں فرق ہو۔ اور یہ کہ آخری قسط کی عدم حوالگی کے نقصان کا بھی اسی بنیاد پر قیاس کیا جائے اگرچہ اس کی حوالگی کا وقت نہ آیا تھا۔ یہ قاعدہ کہ معاہداتی ٹرمن اور بازاری نرخ کا فرق ایسی صورت میں معاہدہ ہر جہ ہے، اس صورت میں بھی متعلق ہوتا ہے جب مشتری نے نرخ بازار سے کم پر مکرر فروخت کرنے کا انتظام کرتے ہوئے فی الحقیقت اس فرق کا اندازہ نہ کیا ہو جو معاہدے کی تعمیل بائع کر دیتا تو ہوتا۔ کیونکہ نقص کے بعد مشتری کو مجبور ہونا پڑتا کہ نرخ بائع پر خرید کر وہ حیثیت حاصل کرے کہ گویا اس نے معاہدہ پورا کر دیا ہے۔ مگر اس قاعدے پر یہ قید عائد ہے کہ اگر کسی شخص کا معاہدہ توڑ دیا جائے

۱۔ Simpson v. L. & N. W. Railway Co., 1 Q.B. D. 274.

۲۔ Chaplin v. Hicks, (1911) 2 K. B. 786.

۳۔ Roper v. Johnson, L. R. 8 C. P. 167.

۴۔ Brown v. muller, L. R. 7 Exch. 319.

۵۔ William v. Agius (1914) A. C. 310

تو اسے چاہیے کہ معقول طرز عمل اختیار کرے اور اگر اسے موقع ہو کہ نقص معاہدہ سے جو نقصان اس کو پہنچا ہے یا جس کے پہنچنے کا امکان ہے اس کو کم کرے، تو اس کا فریضہ ہے کہ ایسا کرے اس طرح جو حوالگی اشیاء کے معاہدے کے نقص میں معیار ہر جہہ وہ فرق ہے جو حوالگی کے لئے مقررہ تاویج پر ضمن معاہدہ اور نرخ بازار میں ہو، تاہم اگر مدعی اپنا نقصان گھٹانے مثلاً غیر حوالہ شدہ اشیاء کی جگہ لینے کے لئے دیگر اشیاء فوراً کم نرخ پر خرید لے یا مدعی علیہ کے اس ایجاب کو قبول کرے جو حصہ نقصان کی تلافی کے متعلق ہو، تو اس کا تعین ہر جہہ میں لحاظ کیا جانا چاہیے۔ ہر مقدمے میں یہ ایک واقعی سوال ہو گا کہ آیا اس نے اسی طرح عمل کیا ہے جس کی ایک معقول آدمی سے توقع کی جاتی ہے۔

فصل سوم تعمیل مختص اور حکم امتناعی

بعض حالات میں کسی کام کے عہد کا جبری نفاذ تعمیل مختص کی ڈکری کے ذریعے سے اور کسی ترک فعل کے صریح یا معنوی عہد کا حکم امتناعی کی ڈکری کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔

تعمیل مختص مہربانی ہے۔ یہ چارہ ہائے کار ایک زمانے میں صرف چانسری عدالت عطا کرتی تھی۔ جو ہر جہہ بطور چارہ کار قانون غیر موضوعہ ولاتا تھا اس کا اس سے نکلنا ہوتا تھا۔ اور اس کی عطا چانسلر کے اختیار میں تھی جو بادشاہ کی مہربانی کا منتظم ہوتا تھا۔

اس سے کب انکار کیا جائے گا ان دونوں چارہ ہائے کار کے دو خاص خصوصیات کی یہاں توضیح کافی ہو گی کہ ایک تو وہ نیچلے کے لئے ہیں اور دوسرے

وہ معاہدہ پر موقوف ہیں۔
(۱) جب ہر جے سے کافی تلافی ہو جاتی ہے تو تعمیل مختص کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

تعمیل مختص کا چارہ کار جس کا یہ اختیار اطلاق ہو ہے، ایسے حالات کے لئے ایجا دیا گیا جن میں ہر جے کی ڈکری کے معمولی چارہ کار سے نقص معاہدہ کی کافی تلافی نہیں ہوتی۔ تعمیل مختص پر مجبور کرنے کا اقتدار عدالتی ہمیشہ معاہدہ پر موقوف اور مشہور قواعد میں محدود سمجھا گیا ہے۔

کسی قطعہ اراضی کے انتقال میں نقص معاہدہ ہو تو ہر جہ دلانا بہت ناکافی چارہ کار ہو سکتا ہے۔ خریدنے کا ارادہ کرنے والے شخص نے ممکن ہے اس مقام کا انتخاب نفع، صحت، سہولت اور ہمسایہ داری گرد پیش کے حالات کے لحاظ سے کیا ہو۔ ہر جہ عموماً تلافی کے لئے دلایا جاتا ہے مثلاً سامان مہیا نہ کرنے کے معاوضے میں ہر جہ دلایا جاسکتا ہے۔ سامان کی بیع کے معاملے میں جانسی عدالت تعمیل مختص کی ڈکری صرف اس صورت میں عطا کرتی تھی جب اشیاء میں خاص حسن، ندرت یا دلچسپی ہو، لیکن اب قانوناً کسی مختص (specific) یا متعین (ascertained) سامان کی حوالگی کے معاہدے کا نقص ہو تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ معاہدے کی تعمیل مختص ہو اور بائع کو اختیار نہ ہوگا کہ سامان روک رکھے اور ہر جہ ادا کرے۔ (۲) جب عدالت نفاذ معاہدہ کی نگرانی نہ کر سکتی ہو تو تعمیل مختص کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

اگر عدالت کسی معاہدہ ملازمت یا سامان کی باقیا حوالگی کے معاہدے کی تعمیل کرانی چاہے تو ظاہر ہے کہ ایک سلسلہ احکام اور ایک عام نگرانی کی ضرورت ہوگی جو کوئی عدالت باسانی اپنے ذمے نہیں لے سکتی۔ اور یہ کہ عدالت صرف اسی وقت عمل کرتی ہے جب وہ خود معاملہ شخص کی اصل شے کی تعمیل کر سکتی ہو۔ (۳) بجز اس کے کہ معاہدہ مستطین، مناسب اور منصفانہ ہو، تعمیل شخص کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

یہی وہ موقع ہے جہاں اس چارہ کار کا معاہدہ پر یونفون ہونا نہایت نمایاں طور پر ملحوظ میں آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تعمیل شخص کا اس وقت بھی حکم دیا جائے کہ جب خواہ کوئی معاہدہ قانون غیر موضوعہ کے تحت بھی قابلِ ناث ہو اور خواہ ہر جہہ کافی معاوضہ نہ ہوتا ہو، عدالت معاملے کی عام معقولیت پر غور کرے گی اور اس چارہ کار کے دلانے سے انکار کرے گی اگر مدعی پر چالاکانہ کا شبہ ہو۔

اسی اصول کے مانند یہ مطالبہ بھی ہے کہ فریقین میں باہمیت (mutuality) بھی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوقت انعقاد معاہدہ، دونوں جانب بدل یا عہود ہوں جن کی فریقین باہم جبری تعمیل کر سکیں۔ اسی وجہ سے بلا بدل ہری عہد کی تعمیل شخص کا حکم نہیں صادر کیا جائے گا نہ کوئی نابالغ بچہ ہی اس چارہ کار کے ذریعے سے معاہدے کو نافذ کر سکے گا اس کا عہد خود اسی کے مقابل نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگرچہ وہ اس کی بنا پر ناث ہر جہہ عدالت عالیہ کی (King's Bench Division) میں دائر کر سکتا ہے مگر عدالت ہائے نصفت کا یہ عام اصول ہے کہ صرف اسی وقت

۱. Wolverhampton Railway Co. v. L. and N. W. Railway Co., L.R. 16 Eqr 489.

۲. Webster v. Cecil, 30 Beav. 62.

۳. Kekewich v Manning, 1 D m. & g. at p 188.

۴. In re Lucan 45 Ch D. 470.

۵. Flight Bolland, 4 Russ 298.

مانعت کریں جب چارہ کار، باہمی ہو۔

حکم امتناعی | حکم امتناعی کا استعمال معاہدہ سادہ یا عہد ترک فعل (اجتناب) کے نفاذ کے ذریعے کے طور پر ہو سکتا ہے۔ تعمیر کے معاہدے اور جائیداد کے ایک معین طریقے کے سوا اور طور پر استعمال کی

مانعت کی صورت میں بھی یہی ہوگا۔

حکم امتناعی | یا ہو سکتا ہے کہ یہ اس معاہدے کی جبری تعمیل کے نفاذ کا واحد ذریعہ ہو جس میں ہرجہ، ناکافی چارہ کار ہو در اس حالیکہ معاہدے کی جبری تعمیل میں ایسی عام نگرانی کی ضرورت لاحق ہوتی ہو جو عدالت اپنے ذمے نہیں لیتی چنانچہ ایک مالک ہوٹل نے

ایک مکان کو ایسے پر لیا اور معاہدہ کیا کہ وہ بیر شراب صرف اس کو مکان کو کرایے پر دینے والے اور اس کے محلوں (assigns) سے خریدے گا۔ چنانچہ مالک ہوٹل کو اپنا عہد پورا کرنے کے لئے حکم امتناعی جاری کیا گیا اور اسے کسی اور سے بیر شراب خریدنے سے روکا گیا۔

(Lumley) بنام (Wagner) اس اصول کی ایک انتہائی مثال ہے۔ مس دانر نے معاملہ کیا کہ ملے کے تھیر میں گائے گی اور ایک خاص زمانے میں کہیں اور نہ گائے گی۔ بعد ازاں اس نے ایک اور شخص سے ایک اور تھیر میں گانے کا معاہدہ کیا اور جو معاہدہ ملے سے کیا تھا اس کی تعمیل سے انکار کیا عدالت نے اس سے قوا کر کیا کہ مس دانر کی ملے کی تھیر میں گانے کے مثبتہ اقرار (Positive engagement) کی جبری تعمیل کرے البتہ اسے اس عہد کی تعمیل پر ایک حکم امتناعی کے ذریعے سے مجبور کیا گیا کہ کہیں اور نہ گائے۔

حکم امتناعی | یہاں ایک صریح منفی عہد تھا جسے عدالت نافذ کر سکتی تھی اور کب انکار کیا جائے گا اور یہ استدلال کیا گیا ہے کہ کسی صریح مثبت (positive)

عہد سے اس بات کی منفی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو اس عہد کی تعمیل میں خلل انداز ہو۔ مگر شخصی خدمات کے معاہدوں میں عدالتوں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ سوائے صریح منفی اقراروں کے کسی اور امر کی جبری تعمیل کرائیں کیونکہ وہ اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ ملے بنام واکز کے اہول کو اور آگے بڑھائیں۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ایک بے اصول چیز ہے گو اس کی پیروی ماحمل مقدمات میں تو ہونگی مگر اس بے اصولی کو مزید وسعت دینا خطرناک ہے۔

فی الحقیقت یہ قاعدہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ بطور ایک عام قاعدے کے شخصی خدمات کے معاہدوں میں نہ تو تعمیل مختص کا حکم دیا جائے گا نہ امر امتناعی کا۔ ایک کمپنی نے ایک میجر کو ملازم رکھا اور اس نے معاملہ کیا کہ وہ اپنا پورا وقت کمپنی کے کاروبار کے لئے دے گا۔ بعد میں اس نے اپنے وقت کا کچھ حصہ ایک رقیب کمپنی کو دیا۔

Lindley, L. J نے کہا ”یرے خیال میں شخصی خدمات کے مقدموں میں عدالتیں تعمیل مختص کی ڈکری صادر کر سکتی ہیں تو اس سے بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں جو معاملات کو یوں ہی چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا۔ اور خواہ ان معاہدات کو تعمیل مختص کے ذریعے سے راست نافع کرنے کی کوشش کی جائے یا حکم امتناعی کے ذریعے سے بالواسطہ، یہ میرے نزدیک غیر عام ہے اس بنیاد پر کہ بہر حال ایک فریق کو بے وجہ

۱۔ Fry, Specific Performance, ss. 860-862.

۲۔ Mortimer v Beckett, (1920) 1 Ch 571.

۳۔ Whitwood Chemical Co. v Hardman, (1891) 2 Ch. 428.

نقصان پہنچے گا، عدالتیں اس قسم کے مقدمات میں
حکم امتناعی صادر کرنے سے انکار کرتی ہیں اور
متضرر فریق کو وہ چارہ کار دلاتی ہیں جو حکم امتناعی
کے غیر معمولی چارہ کار کے سوا ممکن ہے۔

اسی اصول پر عمل کیا جائے گا خواہ کوئی اقرار جس کا منشا ابتدائی ہونے کی صورت میں
مرتب کیا گیا ہو۔ ایک آقا نے اپنے منظم (منجبر) سے معاملہ کیا کہ وہ اس خدمت سے
الگ ہونے کی درخواست نہیں کرے گا، بجز چند خاص حالات کے۔ قرار دیا گیا کہ
اس قسم کی ذمہ داری کی جبری تعمیل اس طور سے نہیں کرائی جاسکتی کہ آقا کو منظم کی
برطرفی سے روکنے کے لئے حکم امتناعی جاری کیا جائے۔

لئے بنام واگنر کے اصول کی دست کا محدود ہونا دوبند کے مقدموں سے
معلوم ہوتا ہے۔

ایک مسافر نے عہد کیا کہ وہ ایک کمپنی کی دس سال تک خدمت کرے گا
اور اس مدت میں "اپنے آپ کو کسی اور کاروبار میں مصروف یا ملازم نہیں کرے گا۔"
اس بات سے انکار کیا گیا کہ اسے ایک اور ملازمت کے قبول کرنے سے روکنے کے لئے
حکم امتناعی صادر کیا جائے اور بتایا گیا کہ لے بنام واگنر کو اس بنا پر خصوصیت
حاصل ہے کہ اس کے مہمودہ خدمات خاص نوعیت کی تھیں۔ لیکن اگر کسی مدت
کے لئے خدمات کا معاہدہ خاص نوعیت کا ہو مثلاً منشی صیغہ راز جس کے قبضے میں
اسرار تجارت ہوں تو ضرورت ہو تو اس بات کا حکم امتناعی صادر ہو سکتا ہے کہ
اسے دیگر ملازمت کو قبول کرنے سے روکا جائے کیونکہ اس ملازمت سے پہلے
آقا سے غداری یا اس کو ضرر پہنچانے کا ارادہ ہو سکتا ہے۔
شخصی خدمات کے معاہدے کو عدالتیں چارہ کار ہذا کی حد تک دیگر

۱۔ Davis v Foreman, (1894) 3 Ch 654

۲۔ Ehrman v Bartholomew, (1898) 1 Ch. 671.

۳۔ Robinson v. Heuer, (1898) 2 Ch. 451.

معاہدات سے متاثر خیال کرتی معلوم ہوتی ہیں۔
چنانچہ دی مٹریا لیڈن الیکٹرک سپلائی کمپنی (The Metropolitan Electric Supply C. (Ginder) بنام) میں مدعی علیہ نے صریح عہد کیا تھا کہ مذکورہ کمپنی ہی سے اپنی پوری برقی قوت خرید کرے گا۔ اس کے متعلق قرار دیا گیا کہ اس میں اس بات کا منفی عہد ہے کہ وہ کسی اور سے کچھ نہ لے گا اور اسی بنا پر ایک حکم امتناعی صادر کیا گیا۔
دو امور قابل لحاظ ہیں:-

(۱) جب معاہدہ خود ایک مقدار رقم ہر جہ کے طور پر مقرر کرے تو نقض معاہدہ سے ضرر اٹھانے والا فریق ہر جہ اور حکم امتناعی دونوں کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اسے دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہوگا۔

(۲) کسی تصفیعی مطالبے یا مطالبہ عکسی کو عدالت عالیہ کی کسی بھی شاخ میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ مگر جو مقدمات ”جائیداد غیر منقولہ“ (real property) کے ہاتھوں اور مشتریوں میں ہوں ان کی نیز معاہدات پٹہ کی تمیل مختص چانسری ڈویژن کے حوالے کی گئی ہے کہ وہ اس کام کا خاص شعبہ ہے اس قسم کی نالاش اگر چانسری کے سولے کسی اور شاخ میں دائر کی جائے تو حکم عدالت کے ذریعے سے چانسری میں منتقل کر دی جائے گی۔

فصل چہارم نقض معاہدہ سے پیدا ہونے والے حق نالاش کا اختتام

حق نالاش کا اختتام | نقض معاہدہ سے جو حق نالاش پیدا ہوتا ہے وہ ان میں سے

۱۔ - (1901) 2 Ch at p 807

۲۔ - General Accident Corporation v Noel. (1902) 1 K. B. 377.

۳۔ - 36 & 37 Vict c 66 s 34 sub-s 3

کسی ایک طور پر ختم ہو سکتا ہے :-
 (الف) فریقین کی رضامندی سے -
 (ب) عدالت مجاز سماعت کے فیصلے سے -
 (ج) وقت گزر جانے سے

(الف) اختتام بذریعہ رضامندی فریقین

یہ یا تو بری کرنے (Release) سے ہو سکتا ہے یا رضامندی و تلافی (Accord and Satisfaction) سے۔ ان دونوں طریقہ ہائے اختتام میں امتیاز کرنے کے لئے ہمیں اس ابتدائی قاعدہ معاہدہ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کہ جو عہد بلا بدل کیا گیا ہو اس کے قابل پابندی ہونے کے لئے مہری ہونا ضروری ہے۔ ابرا (Release) ایک دست برداری (waiver) ہے جو شخص مجاز اپنے اس حق کے متعلق دیتا ہے جو اسے اس سے کئے ہوئے عہد کے نقض کی بنا پر حاصل ہوتا ہے۔

دست بردار ہونے والے پر دست برداری کی پابندی عائد کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مہری ہو۔ ورنہ وہ اس بات کے عہد بلا بدل سے زیادہ نہ ہوگا کہ ایک حق کے استعمال سے اجتناب کیا جائے۔

بلس آف اسپیج اور پرا میسری نوٹ اس قاعدے کے مستثنیات ہیں۔ یہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان دستاویزات کے واجب الادا ہونے کے قبل زبانی طور سے دست برداری (waiver) دی جاسکتی ہے جس شخص کو کسی بل یا نوٹ کی بنا پر حق ناش حاصل ہوا ہو وہ اسے ایک غیر مشروط بلا بدل الغاء (renunciation) کے ذریعے سے تحریری طور پر یا خود بل کو قبول کنندہ کے حوالے کر کے ختم کر سکتا ہے۔

رضامندی و تلافی (Accord and satisfaction) ایک معاملہ ہے

جس کا تجربہ ہو نا ضروری نہیں۔ اس کا اثر یہ ہے کہ فریقین معاملہ میں سے ایک کو جو حق ناش تھا وہ ختم ہو جائے۔

پہلے تلافی (Satisfaction) سے مراد یہ لی جاتی تھی کہ اختتام کرنے کے بدل کی ادائیگی کی جائے۔ قانون جدید میں اصل بنائے ناش کو نہ صرف ایک نئے عہد کی تعمیل ختم کرے گی بلکہ خود اس کا ایک نیا عہد بھی یعنی اصل معاہدے کے ذریعے سے مدیون جس چیز کی تعمیل کا پابند تھا اس سے ایک مختلف چیز کا عہد بھی بنائے ناش کو ختم کرے گا، بشرطیکہ یہ بات واضح ہو کہ یہ ارادہ تھا کہ عہد، تلافی میں شمار کیا جائے۔

دب، اختتام، عدالت مجاز سماعت

کے فیصلے کے ذریعے سے



اگر کوئی عدالت مجاز سماعت المدعی کے حق میں فیصلہ کرے تو نقص معاہدہ سے جو حق ناش پیدا ہوا تھا وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح حق و وجوب کی زیادہ سنجیدہ و باوقار صورت میں مدغم ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق ہم کہیں اور ذکر کر آئے ہیں یہ نام نہاد معاہدات مثل عدالت (ڈکارڈ) کی ایک قسم ہے۔ کسی معاہدہ شکستہ پر جو قانونی کارروائی ہوگی اس کا نتیجہ اثر ارجاع ناش [مختصر آ یہ ہے۔]

محض ارجاع ناش سے حق ارجاع ناش ختم نہیں ہو جاتا۔ دوسری ناش اسی بنا پر دوسری عدالت میں دائر کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ ایسی

۱۔ باب فصل ۴ نمبر (۲) معاہدہ شکستہ۔

۲۔ Morris v Baron, (1918) per Lord Atkinson at p. 35.

صورت میں عدالتوں کے سرسری و قطعی اختیار سماعت سے درخواست کرنے پر ایسی نالش کی کارروائیاں روک دی جاسکتی ہیں اگر وہ محض ستانے کے لئے ہوں۔ تاہم اگر ایک ہی بنا پر نالش انگریزی اور خارجہ عدالت دونوں میں دائر کی جائے تو مدعی علیہ پر آخر الذکر میں نالش ہونے کا واقعہ اس کی اس حیثیت پر کسی طرح بھی محین یا اثر انداز نہیں ہو سکتا جو اسے اول الذکر میں حاصل ہوگی۔

لیکن جب کسی نالش کا فیصلہ صادر ہو جائے خواہ رضامندی سے اثرات فیصلہ یا حکم عدالت سے، تو ام مانع تقریر مخالف کے ذریعے سے وجوب ختم ہو جائے گا۔ مدعی دوسری نالش اسی بنا پر

دائر نہیں کر سکتا جب تک کہ فیصلہ باقی ہو۔ فیصلہ صادر شدہ مراغے میں بدل سکتا ہے اور اس کے موافق ہو سکتا ہے، یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عدالت مراغہ تجویز جدید کا حکم دے کر فریقین کو ان کی اصل حیثیت میں دوبارہ لے آئے۔

لیکن ایسا امر مانع تقریر مخالف صرف ایک مخالف فیصلے سے اثرات امر مانع پیدا ہو گا اگر وہ مقدمے کے اہم امور کی تحقیقات قائم کر کے ختم ہوئے ہوں۔ اگر کوئی شخص اس بنا پر ناکام رہے کہ اس نے غلط حیثیت سے نالش کی مثلاً وصی (executor) کی جگہ

منصرم وصیت (administrator) بنا یا غلط وقت پر نالش کی جیسے کسی شرط معاہدہ کے پورے ہونے سے پہلے نالش دائر کی مثلاً بیع استبا میں مدت ادائی کے ختم ہونے سے پہلے جو مخالفت فیصلہ ان بنیادوں پر مبنی ہو گا وہ اس بات سے مانع نہ ہو گا کہ فریق کسی مابعد نالش میں کامیاب ہو۔

اگر فیصلہ مدعی اپنے حق میں پائے تو حق نالش ختم ہو جاتا ہے اور ایک

۱۔ R. S. C Order 25 r 4.

۲۔ Ex parte Bank of England, (1895) 1 Ch 37.

۳۔ Conger v Boot, (1928) 2 K. B. 336.

۴۔ Palmer v Temple, 9 A & E 508

نیا وجوب دینے نام نہاد معاہدہ مثل عدالت کی ایک صورت (پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کہنا باقی ہے کہ جو وجوب فیصلہ عدالت سے پیدا ہو وہ اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب زر ڈکری ادا کر دیا جائے یا دائن اپنے مدیون کی جائیداد سے بذریعہ قسمل ڈکری دین کی یا بجائی کرالے۔

(ج) وقت کا گزر جانا

قانون غیر موضوعہ کی رو سے دقت کے گزر جانے سے معاہداتی حقوق پر اثر نہیں پڑتا۔ ایسا حق مدامی اور ناقابل شکست نوعیت کا ہوتا ہے مجزاس کے کہ وہ نوعیت معاہدہ یا الفاظ معاہدہ کی رو سے محدود المیعا ہوں۔

اگر یہ حقوق میں یہ نوعیت و دامن پائی جاتی ہے لیکن ان کی غلطی و زری سے جو چارہ کار پیدا ہوتے ہیں وہ مختلف احکام قانون موضوعہ کی رو سے ایک خاص مدت کے گزر جانے کے بعد واپس لے لئے جاتے ہیں۔ مفاد عامہ کے لئے ضروری ہے کہ مقدمہ بازی ختم کی جائے۔ غرض چارہ کار ممنوع ہو جاتے ہیں گو حقوق ختم نہیں ہوتے۔

”21 Jac I c 16. B. 3“ کے ذریعے سے یہ قانون وضع کیا گیا کہ ہر

سادہ معاہدہ | حساب فہمی کی تمام نالشیں اور مطالبات کے
دعوے . . . تمام نالش ہائے دین جو

قرضے یا معاہدہ بلا مہر می پر مبنی ہوں، تمام ناشیں
جو کرا یہ باقی ہونے کی بنا پر ہوں۔ . . . ایسی
بنائے ناش کے چھ سال یا اس کے اندر
نہ کہ اس کے بعد شروع اور

4 & 5 Anne, c 16. s 12

Per Lord Selborne, Llanelly Railway Co. v. L. & N. W. Railway
Co., L. R. 7 H L 567

٤

داڑ کی جائیں گی۔

”مطالبات کے دعوئے (Action up on the case) میں خلاف ورزی عہد کی نالیشیں (action of Assumpsit) بھی شامل ہیں جیسا کہ ایک سابقہ فصل میں بتایا گیا۔ لیکن حساب فہمی کی نالیشیں جو دو تاجروں یا ان کے کارکنوں یا ملازموں میں ہوں ان کو صراحت کے ساتھ ایکٹ آف جیس کے ذریعے سے مستثنیٰ کیا گیا تھا اور ان سے چھ سال کی مدت بعد میں (Merchantile Law Amendment Act) بابت ۱۸۵۶ء دفعہ ۹ کے ذریعے سے متعلق کی گئی۔

غالبہ یو ای بی بابت ۱۸۳۳ء دفعہ ۳ ان مقدمات کے ارجاع کی مدت جو معاہدہ پھری کی بنا پر ہوں، بنائے نالیش کے پیدا ہونے کے میں سال بعد تک محدود کرتا ہے۔
عمل قانون کا تعطل | میعاد سماعت کا زمانہ بنائے نالیش کے پیدا ہونے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر ایسے حالات ہو سکتے ہیں جن میں اس کا عمل ملتوی ہو جائے۔ اسٹاچوٹ آف جیس اول، ۱۸۵۲ء کی رو سے بنائے نالیش کے پیدا ہونے کے وقت اگر مدعی

۱۷۔ 21 Jac 1 c 16

۱۸۔ 19 & 20 Viet c 97

۱۹۔ جوڈی کیچر ایکٹ سے پہلے صرف چند قوانین میعاد سماعت، یعنی مطالبات سے مراد متعلق ہوتے تھے مثلاً ۱۸۳۳ء کا (Real Property Lmitation Act 3 & 4 Will, 4, c 27)

۲۰۔ دیکھو Greaves, 1 Ch D 554) مگر نصفی عدالتوں نے تمثیل و قیاس کے ذریعے دیگر قوانین میں جو میعاد بے سماعت مقرر تھے ان کو ان صورتوں میں بھی قبول کر لیا جب کوئی قانونی حق زیر بحث ہو اور ان میں (1 ch 502) قوانین میعاد سماعت کی اب ہر عدالت پر متعلقہ مقدمے میں پابندی لازم ہے۔ دوسرے مقدمات میں ان کا اطلاق اب بھی قیاساً عدالت ہائے نصفت میں ہوتا ہے۔ بحرا اس کے کہ چارہ کار مستدعیہ، ہم وقوع (concurrent) قانونی جارہ کار سے بالکل غیر مطاب ہوں مثلاً بائع کے حق گرفت کا نفاذ غیر ادا شدہ زر خریداری کے باعث۔

دیکھو (Stucley, (1906) 1 ch 67

۲۱۔ 21 Jac. I.C. 16 S 7.

(نانش کنندہ) نابالغ زیر حفاظت شوہر (coverture) غیر صحیح الحواس قیدی یا مسند پر بار غیر ملک میں ہو تو ایسی عدم صلاحیت کے رفع ہونے تک قانون کا عمل ملتوی رہتا ہے۔ اسٹاچوٹ آف ولیم چہارم کا بھی معاہدہ مہری کی بنا پر دائر ہونے والی نالشیوں کے متعلق یہی حکم ہے لیکن اس میں مدعی کے قید میں ہونے کی صورت کو خارج کر دیا گیا ہے۔ زیر حفاظت شوہر ہوا اب (Married Women's Property Acts) کی رو سے عدم صلاحیت نہیں رہا۔

اب (Mercantile Law Amendment Act) ۱۸۵۶ء نے اس شخص سے جو قید ہوا یا غیر ممالک میں ہوا نالشات بر بنائے معاہدہ سادہ یا مہری میں مراعات چھین لی گئی ہیں۔

مدعی علیہ کی حق نانش کے حاصل ہونے کے وقت اگر مدعی علیہ غیر ممالک میں ہو تو قانون کا عمل اس کی واپسی تک ملتوی رہتا ہے۔ لیکن جب دویا عدم صلاحیت زاید مدعی علیہم میں سے ایک محدود سماعت سے باہر ہو تو حدود کے

اندروالوں پر نانش دائر کرنے سے مدعی کے وہ حقوق متاثر نہیں ہو جاتے جو غیر ملک میں مقیم شخص کے متعلق ہیں مدعی علیہ کی نابالغی یا مغبوط الحواس ہونے سے التوا نہیں ہوتا۔

(Musurus bey) بنام (Gadban) میں اس کے متعلق قانون کی اچھی توضیح ہوتی ہے۔

اس میں مدعی علیہ نے نانش مطالبہ عکسی (counter claim) اس فرضے کے متعلق

دائر کی جو اسے مدعی سے بحیثیت مسروس پاشا کے وصی کے وصول طلب تھا مسروس پاشا نے

بیس سال قبل اپنے لندن میں سفیر ترکی ہونے کے زمانے میں گارڈین سے قرضہ

حاصل کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ بر بنائے قواعد سفارت مسروس پاشا کے ظلم حق نانش

۱۔ 3 & 4 Will 4 C 42 S. 4.

۲۔ 19 & 20 Vict C 97 S. 10.

۳۔ 3 & 4 Will 4 C 42 S 4 4 Anne, C 16 S 19.

۴۔ 19 & 20 Vict C 97 S 11

۵۔ (1894) 2 Q B 352

نہ تو اس اثنا میں حاصل ہوتا ہے جب وہ سفیر تھا نہ اس معقول زمانے میں ہی جو اس کے تبادلے کے حکم کے آنے اور اس کے انگلستان سے رخصت ہونے میں لگا اور یہ کہ اس کے بعد سے وہ غیر ملک میں مقیم رہا اور وہیں ۱۸۹۱ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اور یہ کہ اسی بنا پر قانون کا عمل اس وقت تک شروع ہی نہیں ہوا تھا لہذا مطالبہ عکسی قابل سماعت ہے۔ جو عدم صلاحیت، مدت میعاد سماعت کے شروع ہونے کے بعد پیدا ہو وہ قانون کے عمل کو متاثر نہ کرے گی اسی طرح اس بات سے عدم آگاہی کہ حق ناش موجود ہے۔ لیکن جب یہ عدم آگاہی مدعی علیہ کے فریب سے پیدا ہوئی ہو اور کسی معقول کوشش سے بھی مدعی کو یہ معلوم نہ ہو سکتا ہو کہ اسے بنا لے ناش حاصل ہے، تو ایسی صورتوں میں) فریب کا علم ہونے کی تاریخ سے میعاد سماعت شروع ہوتی ہے۔ اس نصفی قاعدے کے اطلاق کو دفعہ ۲۷ ضمن دایا جوڈی کیچر ایکٹ ۱۸۷۳ء نے عام کر دیا۔

قانون میعاد سماعت اس طرح مرتب ہو سکتا ہے کہ نہ صرف چارہ کار کو خارج کر دے بلکہ حق ہی کو پوری طرح ختم کر دے چنانچہ قانون نشان (۳۷ و ۳۸) ولیم چہارم (دسی ۲۷) میں جائداد غیر منقولہ (realty) کے متعلق یہی حکم ہے۔ اگرچہ قانون نشان (21 Jac I. c. 16) کی رو سے چارہ کار خارج ہوتا ہے لیکن معاہدہ مابعد کے ذریعے وہ بھی زندہ ہو سکتا ہے۔

جب معاہدہ مہری کا نتیجہ رقمی دین ہو تو حق ناش کا احیا اس طرح ہو سکتا ہے کہ یا تو دین کو تحریراً فریق ذمہ دار یا اس کا کارندہ دستخط کر کے تسلیم کرے یا دین ۱۲، اس معاہدہ مہری کے دین سے جو اصل یا سود واجب الادا ہو اس سلسلے میں جزئی ادائی یا جزئی تصفیہ ہو ایسی ادائی اگر فریق ذمہ دار کا کارندہ بھی کرے تو مطالبے کو دوبارہ زندہ کرنے کا اثر کرے گا۔

جب سادہ معاہدے کا نتیجہ رقمی دین ہو تو حق ناش کا احیا سادہ معاہدہ

۱۔ Blair v. Brownley, 5 Hare, 559.

۲۔ Gibbs v. Guild, 9 Q. B. D 66.

۳۔ 3 & 4 Will, 4 C. 42 B. S.

اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ دائیں یا اس کے کارندے سے بعد میں اس کو تسلیم یا اس کے متعلق عہد کیا جائے۔ اور یہ قاعدہ دو قوانین موضوعہ سے متاثر ہوتا ہے: پہلے لارڈ (Tenterden) کا قانون بابت ۱۸۳۸ء دفعہ ۷ جس کی رو سے، اقرار دین یا عہد کو مؤثر ہونے کے لئے تحریری ہونا ضروری ہے۔ دوسرے مرکٹ ٹائل لاء منڈیکٹ بابت ۱۸۷۶ء دفعہ ۳ جس کا حکم ہے کہ ایسی تحریر پر فریق ذمہ دار کا کارندہ جسے اس کام کے لئے مجاز کیا گیا ہو، دستخط کر سکتا ہے اور اس کے بعد وہ اسی طرح مؤثر ہوتا ہے گویا کہ خود فریق نے دستخط کئے ہیں۔

وہ قانون پوری طرح عدالت کا بنایا ہوا ہے جو قرضے کے سادے معاہدے کو اقرار یا عہد کے ذریعے سے زندہ کرنے کے متعلق ہے۔ اس کے برخلاف وہ قانون ہے جو اقرار سے متعلق ہے جس سے مہری دین کا احیا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قانون، قانون موضوعہ ہے، گو اس عدالت کے بنائے ہوئے قانون کو لارڈ ٹنٹرن کی ایکٹ کے ذریعے سے قانون موضوعہ کا درجہ مل گیا۔ مگر اس کا وجود اصل میں تین صدی کے فیصلوں کا رہنما منت ہے جن کا منشا بہر حال یہ تھا کہ ایک ایکٹ آف پارلیمنٹ کو خوبصورتی کے ساتھ نظر انداز کیا جائے۔ یعنی جیمس اول کے اسٹاچوٹ آف لیدیشن کو۔ مگر اب یہ ایک معین قانون ہے کہ:۔

(۱)، ادائیگی کا تحریری وعدہ جو مائیں ہے۔ چھ سال کے اندر کیا جائے وہ اس مقدمہ کو اسٹاچوٹ آف جیمس اول کے عمل سے باہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

(۲)، سادہ اقرار دین میں ایسا عہد معنوی طور سے فرض کر لیا جائے گا مگر؛

(۳)، جب اقرار کے ساتھ دوسری باتیں بھی

تحریر کی گئی ہوں مثلاً کسی آئندہ وقت یا کسی
شرط کے ساتھ ادائیگی کا عہد یا ادائیگی سے مطلقاً
انکار۔ تو یہ کہنا عدالت کا کام ہے کہ آیا وہ
دوسری باتیں ادائیگی کے معنوی عہد کو مشروط یا
ان کی نفی کرنے کے لئے کافی ہیں یا نہیں

اسی مقدمے میں لارڈ (Sumner) نے بیان کیا ہے کہ وہ پورا حکم جس کی بنا پر
بعض وقت اقرار دین سے ادائیگی کا عہد مستغبط ہو گا اور بعض وقت نہ ہو گا محض معنوی ہے
ذیل میں چند نکات درج کئے جاتے ہیں جن کے متعلق لارڈ سمنر نے (کثیراً و اکثر
متعارض فیصلوں پر جامع تبصرہ کرنے کے بعد) لکھا ہے کہ وہ اس کے خیال میں معین و
مروج قانون ہیں :-

(۱) چونکہ حق ناش کا احیا بنفسہ مدیون ہونے کے اقرار پر موقوف نہیں ہوتا
ہے بلکہ تسلیم سے عہد ادائیگی کے مستغبط ہونے پر اس لئے خیال کیا جاسکتا ہے کہ بنائے ناش
وہ نیا عہد ہے جس کا استنباط کیا گیا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے بنائے ناش
اصل عہد ہی ہے اور قانوناً خارج المیعاد دین کی بنا پر ناش کرنا اسی وجہ سے
اس معمولی قاعدے کا استثنیٰ نہیں ہو سکتا جو بدل سابق کی ممانعت کرتا ہے۔
اقرار دین سے معنوی طور پر جدید عہد کو فرض کرنے کی اہمیت محض یہ ہے کہ
وہ نوعیت اقرار کے تعین کا طریقہ ہے یعنی اس بات کا تعین کہ آیا اقرار اسی قسم کا
اقرار ہے جس سے کوئی دین قانون جمیس کے عمل سے باہر ہو جاتا ہے؟ (دقتاً مذکور
صفحہ ۵۲۴، ۵۳۳)۔

(۲) یہ کہنا عدالت کا کام ہے کہ درست تعبیر میں الفاظ مستغبطہ کیا معنی ہیں
اور سوال یہ ہے کہ مدیون کے الفاظ کے کیا معنی ہیں۔ نہ یہ کہ ان کو دیکھتے وقت اس کی
کیا مراد تھی؟ اقرار دین میں کسی مدیون کا واقعی ارادہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ کچھ ہمت
پائے یا دائن کے کچھ دباؤ کو دور کرے۔ اور اگر یہ معلوم کرنا واقعے کے طور پر ضروری ہو کہ

اس نے ادائی کے عہد کا ارادہ بھی کیا تھا تو نظریہ افراد اس کے لئے زیادہ مفید رہے گا
(ایضاً صفحہ ۵۲۶)۔

اگر یہی اصول ہو تو پھر اس کے اطلاق کا دار و مدار ہر مقدمے میں عہد کنندہ کے
الفاظ کی تعبیر پر ہوگا۔ اور جب سوال یہ ہو کہ کن کن الفاظ کو کیا کیا معنی دیے جائیں تو
ان معنوں سے بہت کم مدد مل سکتی ہے جو ایک مسئلہ اصول کا اطلاق کرتے ہوئے دوسرے
الفاظ کو پہنائے جائیں۔

احیاء ذریعہ ادائی | سادہ معاہدہ دین کا احیا اس طور پر بھی ہو سکتا ہے کہ جبری ادائی ہو
یا اصل یا سود کے سلسلے میں ادائی ہو۔ اور لارڈ ٹمپٹون کے
قانون میں حکم ہے کہ اس کی مندرجہ کوئی چیز کسی شخص کی جانب سے کسی اصل یا سود کی
کسی ادائی کے اثر کو تبدیل، مسترد یا گھٹانہ سکے گی۔ مگر ادائی اصل دین کے حوالے
کے ساتھ ہونی چاہیئے، اور اس طور پر کہ اس سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس کو تسلیم کیا
گیا ہے اور بقیہ کی ادائی کا عہد ہوا ہے۔ فریق ثالث کو ادائی نا کافی ہے۔ چنانچہ
پرامیری نوٹ دینے والا چھ سال بعد علی الحساب اصل ادائی یا بندہ کو کچھ رقم
ادا کرے اور اس اثنا میں نوٹ ایک فریق ثالث کے نام تحریر ظہری یا چینی ہو تو
ایسی ادائی تحریر ظہری دار (indorse) کے حقوق کا احیا کرنے والی تسلیم نہ ہوگی۔

۱۔ Cleasby, B, in Skeet v Lindsay, 2 Ex D. 317.

۲۔ Waters v Tompkins, 2 C M. & R. 723.

۳۔ اسٹامفورڈ بنگلنگ کینی بنام اسمتھ (1 Q B. 765)

حصہ ہفتم

کارندگی

باب ہتر دہم

اصل اور کارندے کے تعلقات کی نوعیت

اثر معاہدہ پر بحث کرتے ہوئے یہ دیکھا گیا تھا کہ اگرچہ دو شخص معاہدے کے ذریعے سے تیسرے کو حقوق عطا یا اس پر ذمہ داری عائد نہیں کر سکتے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دوسرے کا ملازم ہو کر اس کی نمایندگی کرے تاکہ اس اتفاق کو ایک شخص ثالث سے رشتہ قانونی میں منسلک کرے۔ اس غرض کے لئے ملازم رکھنا کارندگی کہلاتا ہے۔

خلاصہ بحث | اصل و کارندے سے جو قواعد متعلق ہیں ان کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :-

(۱) کس طریقے سے یہ تعلق قائم کیا جاتا ہے۔

(۲) تعلق کے قائم ہونے پر اس کے اثرات۔ اس سلسلے میں ان امور پر غور کرنا ہے :-

(الف) اصل و کارندے کے تعلقات۔

(ب) فریقین کے تعلقات جب کہ کارندہ اس اصل کی جانب سے معاہدہ کرتا ہے جس کا وہ نام لیتا ہے۔

(ج) فریقین کے تعلقات جب کہ کارندہ بطور کارندہ ہی معاہدہ کرتا ہے مگر اصل کا نام نکال کر نہیں کرتا۔

(د) فریقین کے تعلقات جب کہ کارندہ اپنے نام سے معاہدہ کرتا ہے۔ اور اصل کے وجود کا ذکر ہی نہیں کرتا۔

(۳) کس طریقے سے یہ تعلق ختم کیا جاتا ہے۔



باب نوزدہم

اصل و کارندہ میں تعلقات کا قیام کس طرح ہوتا ہے

اہلیت فریقین | کسی دوسرے شخص کی نمائندگی کر کے اس کو شخص ثالث سے رشتہ قانونی میں منسلک کر سکنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پوری معاہداتی قابلیت ہو۔ ایک نابالغ بچہ بھی کارندہ ہو سکتا ہے گو وہ اپنے اصل سے معاہدہ کارندگی کرنے کی بنا پر خود ذمہ دار نہیں ہوتا۔ لیکن کوئی شخص کارندے کے ذریعے سے ایسا معاہدہ نہیں کر سکتا جو خود اس کی معاہداتی اہلیت کے باہر ہو۔

رشتہ کس طرح پیدا ہوتا ہے | اصل اپنے کارندے کو اقتدار عطا کرتا ہے تاکہ آخر الذکر اپنے افعال کے ذریعے سے اندرون و وسعت اقتدار مذکور، اول الذکر

اصل کو پابند کرے۔ یہ اقتدار تحریری طور سے زبانی یا طرز عمل سے عطا کیا جاسکتا ہے۔

معاہدہ مہری کے لئے | صرف ایک صورت میں یہ ضروری ہے کہ اقتدار ایک خاص طریقے سے عطا کیا جائے، کارندے کے لئے قابل پابندی

باضابطہ عطا ہے | معاہدہ مہری کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسے اقتدار بھی

اقتدار ضروری ہے | مہری ہی حاصل ہو۔ اس قسم کا باضابطہ اقتدار "اختیار اٹارنی" (Power of attorney) کہلاتا ہے۔

طرز عمل | فریقین کے طرز عمل سے یہ استنباط ہو سکتا ہے کہ ایک نے دوسرے کو

اقتدار عطا کیا ہے۔

(Pickering) بنام (Busk) میں مدعی نے ایک دلال کو اجازت دی کہ اس کے لئے کچھ گاجٹہ خریدے اور مدعی کی خواہش پر گودام میں دلال کا نام لکھا گیا: دلال نے گاجٹہ فروخت کر دیا اور قرار دیا گیا کہ مدعی کے طرز عمل نے اس کو ایسا کرنے کا اقتدار دیا تھا۔

لارڈ ایلن برائے کہا: اجنبی فقط فریقین کے فعل اور جائداد کی ظاہری صورت کو دیکھیں گے، نہ کہ اس خائنی خط و کتابت کو جو اصل اور دلال میں ہوئی ہو۔ اگر ایک شخص دوسرے کو اقتدار دیتا ہو کہ معمولی طریقہ کا دہرایا جائے تو یہ خیال کیا جائے گا کہ ظاہری اقتدار حقیقی اقتدار ہے۔

اگر ہم چاہیں تو ایسی صورت کو نکالیں کہ بندہ امر مانع تقریر مخالفت کا نام دے سکے ہیں کیونکہ امر مانع تقریر مخالفت کے فقط یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص اس استنباط کی مخالفت نہ کر سکے جو ایک معقول آدمی اس کے الفاظ یا طرز عمل سے بدانتہ کھائے۔

اس کے برخلاف ایسی صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں ایک شخص انجام دیتا ہو مگر حالات اس ارادے کے پائے جانے کی نفی کرتے ہیں کہ اسے دوسرے کی سادہ کو ضمانت میں دیے کا اقتدار حاصل تھا۔ چنانچہ

15 East 39. لے۔

at p. 43. گے۔

Fleming v. Hector, 2 M. & W. 172. گے۔

ایسی ایک صورت ایک انجمن کی مجلس انتظامی ہے جو انجمن کے کاروبار جملہ ارکان کی جانب سے چلاتی ہے۔ مجلس انتظامی کو یہ حیثیت مجلس انتظامی اس بات کا کوئی اقتدار نہیں کہ انفرادی ارکان کی شخصی ساکھ کو ضمانت میں دے نہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ انفرادی ارکان اس کو ایسا مقتدر قرار دے سکتے ہیں۔

عطائے اقتدار کے ارادے کا استنطاق ان تعلقات سے ہو سکتا ہے جو یقین میں اس وقت ہوں اور اس سلسلے میں شوہر و زوجہ کے تعلقات پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

شوہر و زوجہ صرف ایک خاص صورت میں — یعنی کارندہ ضرورت جس پر آئندہ بحث ہوگی — ازدواج بنفسہ زوجہ کو یہ ذاتی اور لازمی اقتدار عطا کرتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے کارندے کے طور پر کام کرے۔ اس کے علاوہ وہ اس سے صراحتہً بھی اقتدار حاصل کر سکتی ہے یا اس کے طرز عمل سے معمولی طور پر بھی۔ اگر مثلاً شوہر اپنی زوجہ کے کسی کاروباری آدمی سے اس کے سابقہ لین دین کو تسلیم کرے اور ان کی ذمہ داری خود پر لے لے تو وہ اپنے افعال کے ذریعے سے اپنی زوجہ کو اپنا کارندہ اور اقتدار بابت تسلیم کر لیتا ہے اور وہ ان معاہدات کا ذمہ دار ہوگا جو زوجہ اس کاروباری آدمی سے کرے۔ بجز اس کے اور تا وقتیکہ وہ اس کاروباری آدمی کو واقعی اطلاع نہ دے دے کہ اس (زوجہ) کی کارندگی ختم ہوگئی۔ مگر اس قسم کی صورتوں میں زوجہ کا اقتدار کسی اور کارندے کے اقتدار سے مختلف نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر مثلاً کوئی مالک اپنے نوکر کو اجازت دے کہ وہ اس کے نام پر ہمیشہ بکرے اسباب خریدے تو بکرے اس بات کا مستحق ہے کہ معمولی لین دین کے دوران میں جو چیزیں مہیا کی گئی ہیں ان کی قیمت کے لئے مالک سے مطالبہ کرے۔

۱۔ Wise v Perpetual Trustee Co., (1903) A. C. 139.

۲۔ Debenham v Mellon, Thesiger, L. J., 5 Q. 5 B. D. 403.

۳۔ 1 Shower, 95.

بے سنبھ ازدواج کا قانونی رشتہ (سوائے کارندگی ضرورت کے) ایسا امر نہیں ہے جو زوجہ کے درجے کو خصوصیت عطا کرتا ہے بلکہ ان کا ایک حارہ بنا ہے۔ کیونکہ بچا رہنے سے (خواہ فریقین کا قانونی طور سے نکاح ہوا ہو یا نہ ہو) یہ واقعہ فرض کر لیا جاسکتا ہے کہ زوجہ کو اپنے شوہر کے لئے معاہدہ کرنے کا اقتدار جملہ خانگی معاملات میں جو عموماً زوجہ کے سپرد رہتے ہیں مثلاً اسباب کی معقول فراہمی، شوہر، اس کی بیوی اور بچوں کے کام کے لئے مناسب اور کافی خدمتیں جو ان کے حالات معیشت کے لحاظ سے فی الحقیقت ضروری بھی ہوں) ہوتا ہے۔ یہ مفروضہ چونکہ واقعاتی ہوتا ہے اس لئے اس واقعے کی شہادت کے ذریعے سے اس کی تردید کی جاسکتی ہے کہ اقتدار نہیں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ شوہر اس کی تردید اس بات کے ثبوت کے ذریعے سے کر سکتا ہے کہ (۱) اس نے کاروبار کنندہ کو صراحتاً متنبہ کیا تھا کہ اس کے نام پر کوئی شے قرض نہ دی جائے۔ (۲) کہ زوجہ کے پاس اس سے پہلے ہی کافی اسباب اس قسم کا مہیا کر دیا گیا تھا۔ (۳) کہ زوجہ کو اس بات کے لئے کافی الاؤنس یا ذرائع مہیا کئے گئے تھے کہ اپنے شوہر کی سالک کو ضمانت میں دیے بغیر اشیا خرید سکے۔ (۴) کہ شوہر نے صراحتاً اپنی زوجہ کو اس (شوہر) کے نام پر ادھار لینے سے منع کیا تھا۔ (۵) کہ اگرچہ فرمائش ضروریات کے متعلق تھی مگر بہت زیادہ کثیر مقدار کے لئے تھی۔ یا شوہر کی کم آمدنی کا لحاظ کرتے ہوئے (مصرفانہ تھی) اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص شادی شدہ عورت سے ادھار پر لین دین کرتا ہے وہ جہان نیک اس (عورت) کے شوہر کے خلاف چارہ چوٹی کا تعلق ہے جو حکم کا کام کرتا ہے۔

شرکاء کے لئے مختلف | اس رشتے کا مقابلہ ہم شرکاء کے رشتے (partnership) سے کر سکتے ہیں۔ خود ازدواج سے کارندے اور اصل کار رشتہ نہیں پیدا ہو جاتا مگر شراکت سے ہوتا ہے۔ معاہدہ شراکت سے ہر شریک کو یہ اقتدار حاصل ہو جاتا ہے کہ کاروبار شراکت کے اثنائیں دوسرے شریک کی جانب سے عمل کر سکے۔ اور ہر شریک اپنے ساتھیوں کے ان افعال کی

۱۔ Morel Bros. v. Lord Westmorland, (1904) A. C. II. Miss Gray

Ltd. v. Earl Cathcart, 38 T. L. R. 562

۲۔ پارٹنرشپ ایکٹ ۱۸۹۰ء دفعہ ۷۔

زیمہ داری قبول کرتا ہے۔

کارندگی ضرورت | بعض حالات میں قانون ایک شخص کو دوسرے کے کارندے کی طرح عمل کرنے کا اقتدار عطا کرتا ہے بغیر اس کے کہ اصل کی منظوری

حاصل کی جائے۔ ایسی کارندگی کو کارندگی ضرورت (agency of necessity) کہا جاتا ہے۔

شوہر پر یہ پابندی ہے کہ اپنی زوجہ کی ضروریات پوری کرے اور اگر وہ اس کے ضروریات کی تکمیل کا مناسب انتظام نہ کرے تو زوجہ مستحق ہے کہ اپنی اور اپنے بچوں کی ضرورتیں اپنے شوہر کے نام پر فراہم کرے۔ اس کے اس اقتدار کی وسعت پوری طرح واضح نہیں ہے مگر یہ امر عقول معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقط ان چیزوں کے حصول تک محدود نہ ہو جو اسے واقعی بے چارگی اور پریشاں حالی سے بچانے کے لیے بلکہ اس کو ضروریات تک وسعت پانا چاہئے جو اپنے معمولی قانونی معنوں میں ان اشیاء اور خدمتوں کو شامل ہیں جو اس کے شوہر کے معیار زندگی کے مناسب ہوں۔ کارندگی ضرورت یا تو اس وقت پائی جائے گی جب وہ یکجا رہتے ہوں۔ یا جدائی کے بعد بشرطیکہ جدائی شوہر کے قصور کے باعث ہو۔

کارندگی ضرورت زوجہ و شوہر کے علاوہ اور صورتوں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک برندہ مال یا مالک جہاز بعض حالات میں اپنے ملازم رکھنے والے (employer) کے مفاد کی خاطر اس کی ساتھ ضمانت میں پیش کر سکتا ہے اور یہ خیال کیا جائے گا کہ اسے ایسا کرنے کا اقتدار تھا۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب

۱۔ Hawken v Bourne, 8 M & W 710. Eastland v. Burchell, 3 Q.

B. D at p 436

۲۔ Wilson v. Glossop, 20 Q. B. D 354.

۳۔ Kemp v Pryor, 7 ves. 246.

اشیا فرمائش کے بغیر آمد کی جائیں یا نمونوں کے مطابق نہ ہوں تو محمول الیہ (consignee) کو محمول (consigner) کے مفاد کی خاطر یہ اقتدار حاصل ہے کہ ان کو بیچ ڈالے۔

ان مقدموں کے علاوہ اس حکم کے حدود زیادہ واضح نہیں ہیں۔ بے شبہہ قانون انگلستان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو قانون روم کے (negotiorum gestio) سے مشابہ ہو۔ لکن یہ قرار دیا جاتا رہا کہ کسی جلد خراب ہونے والی چیز کو پانے والا اس حیثیت میں نہیں شمار کیا جائے گا۔ اس مقدمے میں مدعی علیہ کو ایک رہنما کتا ملا۔ اس نے اس کی دایسی سے انکار کیا تا وقتیکہ اسے اخراجات پر ورغش نہ ادا کئے جائیں مگر مدعی علیہ کے مشیر قانونی نے مقدمے پر بحث تک کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس (McCardie) نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یہ حکم تمام کارندوں کے لئے وسیع کر دیا جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر کارندہ فوری کام کر سکے جو اس کے حدود انتداب (mandate) کے باہر ہو یہی صورت میں واقع ہوگا جب داکارندہ اپنے اصل سے خط و کتابت نہ کر سکتا ہو (۲) جب وہ کسی معین تجارتی ضرورت کے تحت اسے انجام دینا ہو اور (۳) جب وہ نیکی کے ساتھ اصل کے مفاد کی خاطر کرتا ہو۔ مگر یہ واضح نہیں ہے کہ آیا عدالتیں اس حکم کو اتنا وسیع کرنے پر آمادہ ہیں۔

اب تصدیق پر غور کرنا باقی ہے۔ یعنی بکرنے زید کی جانب سے تصدیق یا التوثیق جو معاہدہ اس کے بلا اجازت کیا اس کے فائدوں اور ذمہ داریوں کو زید قبول کر لے۔ درست طور سے کی ہوئی

تصدیق سے فریقین کی بالکل وہی حیثیت ہو جاتی ہے جو اس وقت ہوتی اگر بکر کو معاہدہ کرتے وقت زید کی اجازت حاصل ہوتی۔ اسے الحاق (relate back)

۱۔ Binstead v. Buck, 2 W. Bl. 1 117.

۲۔ Prager v. Blutspiel, (1924) 1 K. B. 566

۳۔ Jehara v Ottoman Bank, (1927) 2 K. B. 270.

۴۔ Koenigsblatt v Sweet, (1923) 2 Ch. at p. 325.

کہتے ہیں۔ چنانچہ لاطینی مقولہ ہے کہ (Omnis ratihabitio retrotrahitur) (et mandato priori aequiparatur) یعنی ہر توثیق مستقدمانہ عمل کرتی اور سابقہ اجازت کے مماثل بنا دیتی ہے۔ توثیق کے متعلق جو قواعد ہیں ان کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

قواعد توثیق | کارندے کو چاہئے کہ کارندے کے طور پر اس اصل کے لئے معاہدہ کرے جو ذہن میں ہوا اور جو اس وقت وجود بھی رکھتا ہو۔ یہ معاہدہ ایسے امور کے لئے ہو جن کے کرنے کی اصل بھی قدرت رکھتا ہوا اور وہ جائز ہوں۔

”جو فعل کوئی شخص دوسرے کے لئے کرے اور یہ حیثیت نہ اختیار کرے کہ وہ خود اپنے لئے کر رہا ہے بلکہ فلاں شخص کے لئے تو گو اسے کوئی اقتدار سابق نہ ہو مگر وہ (اصل) بعد میں اس کی توثیق کر دے تو وہ فعل اسی (اصل) کا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اصل اس فعل کا پابند ہو جاتا ہے خواہ وہ اس کے نقصان کے لئے ہو یا فائدے کے لئے، اور خواہ تعدی (ٹائڈ) کے لئے ہو یا معاہدے کے لئے“

(الف) کارندہ یہ ظاہر کرے کہ وہ بطور کارندہ لا معاہدہ کر رہا ہے۔ اسے نہ چاہئے کہ خود اپنے طور پر ذمہ داری لے اور پھر اسے کسی اور کی طرف توثیق کے نام سے منتقل کرے۔ اگر اس کا کوئی اصل ہو مگر وہ اپنے ہی نام سے معاہدہ کرے تو وہ اپنے آپ کو اس بات کی ذمہ داری سے نہیں بچا سکتا کہ فریق دیگر جس سے اس نے معاملہ کیا، اس (کارندے) کی ذات کے خلاف اس معاہدے کی

جبری تقیل کرائے اس فریق دیگر کو ان حالات میں اختیار ہوتا ہے کہ کارندے یا اصل جسے چاہے ذمہ دار گردانے۔ اگر اس کا کوئی اصل نہ ہو اور وہ اپنے ہی نام سے معاہدہ کرے تو وہ اپنے آپ کو بحسب کسی اور کو حق اور ذمہ داریاں دینا چاہے تو یہ فقط تحویل یا منتقلی (assignment) ہی کے ذریعے سے ممکن ہے۔ یہ تحویل ان قواعد کی تابع ہوگی جن کا اس کتاب میں کسی اور جگہ ذکر کیا گیا ہے اور ایسی صورت میں یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ معاہدہ کرنے والا یہ ارادہ رکھتا تھا کہ کسی شخص ثالث کی جانب سے معاہدہ کرے اگر وہ اس وقت اپنا ارادہ اپنے ہی دل میں چھپائے رکھتا ہے۔

دب، کارندہ ایک اصل کے لئے جو معلوم ہو، عمل کرے۔ اسے نہ چاہئے کہ بطور کارندہ کوئی معاہدہ اس مبہم توقع کے ساتھ کرے کہ جن فریقوں سے وہ اس وقت واقف نہیں ہے وہ اسے اس کی ذمہ داریوں سے بری کر دیں گے۔ کام کوئی شخص دوسرے کے لئے اس طرح انجام دے کہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اس دوسرے کے لئے انجام دیتا ہو معلوم ہو۔ اس قاعدے کے ظاہری مستثنیات کو جو کو واقعی نہیں، ملاحظہ کرنا چاہئے۔ دلال بطور کارندہ یہ توقع کرنے ہوئے معاہدے کر سکتا ہے کہ جن گاہکوں سے وہ لین دین کا عادی ہے وہ اس سے وہ معاہدے لے لیں گے۔ چنانچہ جو بھی کے معاہدات میں جو بکری دلال کرتے ہیں، ان اشخاص کو جو پالیسی کے مرتب کرنے کے وقت بتائے یا متعین نہیں کئے گئے ہیں اجازت ہوتی ہے کہ ان میں اور بھی سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر اس وقت انھیں وہی اشخاص ہونا چاہئے جو پالیسی کے لکھتے وقت مراد ہوں۔

۱۔ Keighley, Mexsted & Co, v. Durant, (1901) A. C. 240.

۲۔ Wilson v. Tumman, 6 M. & G 242

۳۔ Watson v Swann, 11 C. B., N S 769, 6 Edw. 7. C 41 B 86.

۴۔ Graham Shipping Co, v. Merchants Marine Insurance Co., 1923.

1 K. B 634

اسی طرح جب کوئی کام کسی شخص متوفی کی اراضی کی طرف سے انجام دیا جائے اور وہ اس شخص کے حکم سے ہو جو بعد میں منظم جائیداد بنا جس نے بعد میں اس طرح انجام دادہ کام کے معاہدے کی توثیق کر دی تو ایسی توثیق اس بات کا قابل پابندی عہد پیداکرتی ہے کہ کام کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ یہاں جو اصل مراد ہے وہ حقیقت میں شخص متوفی کی اراضی ہے۔ یہ موجود ہے۔ گو یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کی جانب سے عمل کرنے کے ناقابل ہو، تا آنکہ پر وائڈ منظمی عطا نہ ہو جائے۔

اس کے برعکس صورت (Tiedemann) بنام (Ledermann) میں ملتی ہے جہاں ایک کارندے نے بلا اجازت و اقتدار، فریب سے اپنے اصل کے نام سے گیمپوں کی فروخت کا معاہدہ کر دیا مگر اس کا ارادہ خود اپنے اغراض کے لئے خاندہ اٹھانا تھا۔ اصل نے یہ حال اس کی توثیق کر دی اور معاہدے کو منظور کرنے کی اجازت دی گئی اور مشترکوں کو ان کے معاملے پر باقی رکھا جاسکا۔
(ج) اصل کا وجود ضروری ہے۔

اس قاعدے کی اہمیت اس لئے ہے کہ اس کا اثر ان معاہدات کے متعلق کمپنیوں (شریکتوں) کی ذمہ داریوں پر پڑتا ہے جو اس کمپنی کے قائم کرنے والوں نے اس جانب سے اس کے قیام سے پہلے کئے ہوں۔ (Kelner) بنام (Baxter) میں ایک شراکت (جو ابھی قائم نہ ہوئی تھی) کے قائم کرنے والوں نے اس کی جانب سے ایک معاہدہ کیا اور شراکت جب باضابطہ قائم ہوئی تو اس نے اس معاہدے کی توثیق کر دی۔ وہ دیوالیہ ہو گئی اور مدعی علیہ جس نے اس کے کانتے کی حیثیت سے معاہدہ کیا تھا، بر بنائے معاہدہ نالاش دائر کی گئی۔ بحث یہ کی گئی کہ توثیق کے ساتھ ذمہ داری شراکت کی جانب منتقل ہو گئی اور اب وہ مدعی علیہ سے متعلق نہیں۔ لیکن عدالت نے قرار دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

۱۔ In re Watson, 18 Q. B. D. 116.

۲۔ (1899) 2 Q. B. 36.

۳۔ L. R. 2 C. P. 174.

(Willes, J.) نے کہا: کیا "شراکت" محض توثیق سے ذمہ دار ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ توثیق صرف وہ شخص کر سکتا ہے جو فعل کی انجام دہی کے وقت متغین ہو۔ یعنی وہ شخص یا تو فی الواقع موجود ہو یا قانون کے تصور میں موجود ہو جیسے دیوالیوں کے محول ایہم، یا منتظین جو حفاظت جائیداد کی حقیقت رشتہ قانونی کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔"

پیریوی کونسل نے اس قاعدے کا ایک بعد کے مقدمے *Pauline Colliery Syndicate* میں حوالہ دیا اور اسے قبول کر لیا۔ (د) کارندہ انھیں امور کے متعلق معاہدہ کرے جن کے کرنے کی اصل قدرت رکھتا ہو اور وہ جائز ہوں۔

یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے ناجائز فعل کو قبول کر کے اپنے آپ کو دیوانی جواب دہی میں پھنسا لے۔ لیکن اگر کوئی کارندہ کسی ایسے اصل کی جانب سے معاہدہ کرے جو اس کے کرنے کے ناقابل ہو یا اگر وہ ناجائز معاہدہ کرتا ہے تو اس کی کوئی توثیق ممکن نہیں۔ معاملہ ایک صورت میں اصل کی ناقابلیت کے باعث کالعدم ہے تو دوسری میں فعل کے عدم جواز کے باعث۔ اس آخری بنیاد پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک جعلی دستخط کی توثیق کر کے

۱۔ at p. 184.

۲۔ (1904) A. C. 120

۳۔ Bird v. Brown, 4 Ex 799.

۴۔ Mann v. Edinburgh Northern Tramways Co., (1893) A. C. 79.

۵۔ Brook v. Hook, L R 6 Ex 89. Mckenzie v. British Linen Co.,

اسے فوجداری کارروائی میں جواب دہی کے لئے نہیں پیش کیا جاسکتا۔ مگر کیا یہاں توثیق ہے بھی؟ کیونکہ جس نے ایک شخص کے جعلی دستخط کئے وہ فی الواقع کارندہ ہے نہ ذہنی۔ جعل ساز دوسرے کے لئے کام نہیں انجام دیتا۔ وہ اس شخص کی ملکیت کرتا ہے جس کے وہ جعلی دستخط بناتا ہے۔

(دھ) اصل کارندے کے عمل کی توثیق صرف اسی وقت کر سکتا ہے جب توثیق کرنے کے وقت وہ اس زیر بحث عمل کو خود بھی کر سکتا ہو۔

چنانچہ جو معاہدہ بیمہ ایک کارندے نے اصل کی اجازت کے بغیر کیا اس کی توثیق، اصل، یہ جاننے کے بعد نہیں کر سکتا کہ جس واقعے کے متعلق بیمہ کرایا گیا ہے وہ واقعہ پیش آچکا ہے۔ اصل خود ایسی صورت میں بیمہ نہیں کر سکتا۔ اور اسے اس کی اجازت نہیں ہے کہ کارندے کے ایسے فعل سے فائدہ اٹھائے جس کا وہ مجاز نہ تھا۔

البتہ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ بھری بیسے اس قاعدے کے واحد مستثنیٰ ہیں۔ مگر عدالتوں نے کہا ہے کہ یہ استثنائے اصول ہے اس لئے اس کا مزید وسعت (سے اطلاق) نہیں ہو سکتا۔

اصل کی جانب سے ایک شخص معاہدہ کرتا ہے۔ اصل اس معاہدے کو قبول اور اس شخص کو اس کام کے لئے اپنا کارندہ سمجھنا منظور کرتا ہے تو اصل جس طرح کسی اور معاہدے کو قبول کیا جاتا ہے اپنی منظوری کا اظہار الفاظ سے کر سکتا ہے یا طرز عمل سے۔

وہ اپنے کارندے کے فعل کے متعلق اپنے پر ذمہ داری کو مان سکتا ہے یا اس کا فائدہ لے سکتا ہے، یا کسی اور طور پر اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس سے یہ بات فرض کی جاسکتی ہے کہ اسے اقتدار دیا گیا تھا جب طرز عمل کو فریقین کے رشتہ قانونی اور ان کے معمولی لین دین کی توثیق کا متراوی قرار دیا جاتا ہے تو وہ (طرز عمل)، اس بات کا کم یا زیادہ مفروضہ پیدا کرے گا کہ اصل ذمہ دار ہے۔

بائستہم

اصل اور کارندے کے تعلقات کا اثر

جب اصل اور کارندے میں مذکورہ بالا تعلقات قائم ہو جائیں تو اس کے اثرات یہ ہوں گے۔

- (۱) اصل اور کارندے کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں۔
- (۲) فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں جب کارندہ ایسے اصل کے کارندے کے طور پر معاہدہ کرتا ہے جس کا نام وہ ظاہر کرتا ہے۔
- (۳) فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں جب کارندہ ایسے شخص کے کارندے کے طور پر معاہدہ کرتا ہے جس کا نام وہ ظاہر نہیں کرتا۔
- (۴) فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں جب کارندہ خود اپنے نام سے معاہدہ کرتا ہے مگر فی الحقیقت معاہدہ ایک اصل کے لئے کیا جاتا ہے جس کا وجود وہ ظاہر نہیں کرتا۔

اصل اور کارندے کے مابین حقوق و ذمہ داریاں

اصل اور کارندے کے تعلقات وہ تعلقات جو اصل اور کارندے کے مابین ہوتے ہیں، وہ اسی معمولی قسم کے ہوتے ہیں جیسا آقا اور ملازم کے، اور نیز اس قسم کے جو کارندے کے اس خاص کام سے پیدا ہوتے ہیں کہ

فریقین کو ایک معاہدہ کرنے کے لئے یکجا کرے۔ یعنی اپنے اصل اور تیسرے فریقوں میں معاہدے کی بنیاد ڈالے۔

اصل کا فریضہ ابرا اصل کو چاہئے کہ کارندے کو وہ کمیشن یا معاوضہ ادا کرے جو ان کے درمیان قرار پائے اس کو یہ بھی چاہئے کہ کارندے کو ان جائزہ اعمال اور ذمہ داریوں سے بری الذمہ کرے جو اس نے اپنے اقتدار کے

استعمال میں پیدا کی ہوں۔

کارندے کا فریضہ کہ کارندے پر مثل ان تمام اشخاص کے جو کسی معاہدہ ملازمت میں داخل ہوتے ہیں، پابندی ہے کہ اثنائے ملازمت میں اس کے ہاتھ میں اصل کی جو جائداد آئے اس کا حساب دے، اور اس خاص مہارت یا قابلیت کو کام میں لائے جس کا اس نے کام کو ہاتھ میں لیتے وقت دعویٰ کیا تھا۔

آقا و ملازم کے ان معمولی تعلقات کے علاوہ بعض فرائض ہیں جو کارندے پر عائد ہیں اور یہ ان کے باہمی تعلقات کی راز و راز نہ نوعیت سے پیدا ہوتے ہیں۔

کارندے کو اسے کمیشن کے دیا، کارندے کو چاہئے کہ ان معاملات سے (سوائے اس کمیشن یا معاوضے کے جو ان میں ٹھہرا ہو) کوئی نفع نہ کسائے جو وہ اثنائے ملازمت میں اپنے اصل کی جانب سے کرتا ہے۔

۱۔ Adamson v. Jarvis, 4 Bing 66

۲۔ Jenkins v. Bentham 15 C. B. 168.

جب کسی کارندے سے کسی معاوضے یا رقمی ادائی کا عہد کیا جائے جس سے اسے اس بات کی ترغیب ہو کہ اپنے اصل سے غداری کرے یا اس کے معاملات میں اپنی دلچسپی کم کر دے تو وہ اس معاہدہ رقم کے پائے کا مستحق نہ ہوگا۔ اگر وہ اس نوعیت کے کسی معاملے سے کچھ رقم حاصل کرے تو اس پر پابندی ہوگی کہ اس کی جواب دہی اصل سے کرے یا وہ رقم اس کو ادا کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اصل مستحق ہوگا کہ اس سے اس رقم کو بطور دین وصول کر لے۔

ایک ریلوے کمپنی میں ایک انجینئر ملازم تھا مدعی علیہ کمپنی نے اس سے کچھ کمیشن کا عہد کیا جس کے بدل میں انجینئر کا فریضہ تھا کہ کچھ تو اس کام کی نگرانی کرے جو کمپنی مذکور ریلوے کمپنی کے لئے کرنے والی تھی اور کچھ یہ کہ ریلوے کمپنی میں اپنے اثر کو کام میں لا کر اس ٹنڈر کو منظور کرائے جو مدعی علیہ کمپنی نے پیش کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے فی الواقع ریلوے کمپنی کو اس کے مضر مشورہ نہیں دیا تھا مگر قرار دیا گیا کہ وہ اس کمیشن کو پائے کا مستحق نہیں جس کے لئے اس نے نالاش کی تھی۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کسی سند کی ضرورت نہیں کہ اس صورت میں بھی جب کہ آقاؤں کو فی الحقیقت ضرر نہ پہنچا ہو اور رشوت نے اپنا مشا پورا نہ کیا ہو تو بھی اس قسم کا معاہدہ آلودہ سمجھا جائے گا اور اس کی تعمیل عدالت نہیں کرے گی۔

(Ardrews) بنام (Ramsay) میں ایک مہمار نے مدعی علیہ کو جو ایک ہراج خانہ دار تھا اس بات پر مامور کیا کہ کچھ اسباب فروخت کرے۔ شرط یہ تھی کہ اسے پچاس پونڈ کمیشن دیا جائے گا۔ رائے نے اسباب فروخت کیا اور اسے مشتری سے بیس پونڈ کمیشن ملا۔ قرار دیا گیا کہ وہ نہ صرف اس بات کا پابند ہے کہ یہ بیس پونڈ اپنے مامور کنندہ کو ادا کر دے بلکہ وہ معاہدہ پچاس پونڈ کے کمیشن کا بھی مستحق نہیں ہے اور اگرچہ یہ رقم ادا کی جا چکی تھی مگر وہ واپس دلانی جاسکتی ہے۔ اس اصول کے بکثرت نظائر آسانی کے ساتھ پیش کئے جاسکتے ہیں۔

مگر اس طرح جو رقم حاصل ہو اس کے متعلق کارندہ اپنے اصل کامیوں ہوگا،

امین نہیں۔ اگر رقم اراضی یا کفالتوں میں لگائی ہوئی ہو تو اصل ان کا مطالبہ نہیں کر سکتا نہ ان منافع کا جو کارندے نے رقم محصلہ سے کمائے ہوں۔ یہ رقم صرف اصل کا دین ہوتی ہے اور صرف اسی کے دلانے کا حکم دیا جائے گا۔

اگر اصل کو معلوم ہو کہ معاہدہ مکمل کرانے کے لئے اس کے کارندے کو رشوت کے پیشکش سے کچھ رقم فریق ثانی کی جانب سے ادا کی گئی یا اس کا عہد کیا گیا ہے تو اصل مجاز ہے کہ معاملے کو منسوخ کر دے اور اس ہرجے کو جو معاہدہ کرنے سے اسے پہنچا ہو، کارندے اور رشوت دہندہ سے منفرداً یا مشترکاً وصول کرے۔ اس میں سے وہ رقم وضع نہیں کی جائے گی جو رشوت میں کارندے کو ملی تھی۔ اصل اس سے اس رقم کے پانے کا مستحق ہے یہ سوال کچھ اہمیت نہیں رکھتا کہ اس ادائی یا عہد کا کارندے کے دل پر کیا اثر ہوا۔ کوئی شخص اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ کوئی ایسا مفاد حاصل کرے جو اس کے فریضے کے متغائر ہو۔

۱۹۰۶ء کے قانون انسداد رشوت (Prevention of Corruption Act) کی رو سے اب جملہ آلودہ معاملات کا جو کارندے کریں یا ان سے لئے جائیں، فوجداری جرم ہیں جن پر جرم مانے اور قید کی بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

(۲) کارندہ مجاز نہیں کہ اپنی حیثیت کارندگی کو چھوڑ کر کسی معاملے میں اصل فریق بن جائے اگرچہ اس تبدیل طرز عمل سے اس کے مامور کنندہ کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔ اگر کوئی شخص اس لئے مامور کیا جائے کہ کسی کی جانب سے بیع یا شری کرے تو وہ مجاز نہیں کہ خود اپنے مامور کنندہ کے لئے بیع کرے یا اس سے خریدے۔ نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ اس غرض سے مامور کیا گیا ہو کہ اپنے اصل کاغیروں سے قانونی رشتہ پیدا کرے تو وہ دوسرے فریق معاہدہ کی حیثیت اختیار کر لے۔

۱۔ Lister v. Subbs, 45, ch. D 15

۲۔ Shipway v. Broadwood, (1899) 1 Q. B. 373.

۳۔ 6 Edw. 7. C. 34.

۴۔ Armstrong v. Jackson, (1917) 2 K. B. 822.

ان بیانات کی توضیح میں مفید ہوگا اگر ہم کمیشن پر خریدنے کے لئے ماموری اور مشتری یا بائع کی غایندگی کے لئے ماموری میں امتیاز کریں پہلی صورت کارندگی بالمعاوضہ (کمیشن ایجنسی) ہے جو صحیح معنوں میں کارندگی نہیں ہے۔ دوسری نیچے کارندگی ہے۔

بیع (الف) زید، بکر سے معاملہ کرے کہ وہ بکر کا اسباب ایک مقررہ ثمن پر خریدے گا۔ یہ بیع کا ایک سادہ معاہدہ ہے اور ہر فریق اس سے ممکنہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

کمیشن پر کارندگی (ب) مگر جب زید، بکر سے معاملہ کرتا ہے کہ بکر اس بات کی کوشش کرے گا کہ کچھ اسباب فراہم کرے اور فراہمی پر اسے زید کے ہاتھ بیع کر کے نہ صرف وہ زرخشن وصول کرے جس پر اسباب خرید گیا تھا بلکہ ایک کمیشن یا معاوضہ بھی جو اس فراہمی کی مشقت کے متعلق ہوگا۔ اس صورت میں ایک معاہدہ بیع کے ساتھ ساتھ ایک اس قسم کا معاہدہ ماموری بھی شامل ہے جو عموماً کمیشن ایجنٹ یا ایسٹا جرتا ہے جو غیر ملکی فرمائش کنندہ کو اسباب فراہم کر کے روانہ کرتا ہے۔ ایسی صورت میں مشتری اسباب کو زیادہ سے زیادہ نہیں بلکہ کم سے کم ممکن الحصول قیمت پر مہیا کر کے فروخت کرتا ہے اس کا فائدہ اس معاملے سے یہ نہیں ہے کہ وہ اسباب کے زرخشن سے کچھ منافع اٹھائے بلکہ وہ ادائی ہے جو اسے بطور کمیشن ہوتی ہے۔ جس سے وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ اسباب حسب ہدایات فرمائش یا سستے سے سستے داموں مہیا کرے۔

اگر کوئی بائع اسباب وارنٹی دے کہ وہ ایک خاص کیفیت و صفت (quality) کا ہے، تو وہ مشتری کے مقابل، اس وارنٹی کے عدم ایفا پر اس رقم کا ذمہ دار ہوگا جو مہودہ اور مہیا کردہ اشیاء کی قیمتوں کے فرق میں ہو۔ اگر کوئی کمیشن ایجنٹ عہد کرے کہ وہ ایک خاص کیفیت کا اسباب مہیا کرے گا

اور پھر وہ ایسا ذکر سکے تو مقدار ہر جہ وہ نقصان ہوگا جو مامور کنندہ کو وقتی برداشت کرنا پڑا نہ کہ وہ منافع جو وہ حاصل کرتا۔ وارنٹی کے ساتھ اسباب کو فروخت کرنے والا عہد کرتا ہے کہ اس اسباب کی ایک خاص کیفیت ہوگی۔ مگر کمیشن ایجنٹ صرف یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اس کیفیت کا اسباب اپنے مامور کنندہ کے لئے فراہم کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

اس صورت میں شخص مامور کو اس کا اقتدار نہیں ہوتا کہ اپنے مامور کنندہ کی سادھ ضمانت میں دے بلکہ وہ صرف یہ ذمہ داری لیتا ہے کہ اچھے سے اچھے شرائط پر اشیا حاصل کر کے فراہم کرے گا۔ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مامور کنندہ کی منظوری کے بغیر خود اپنی طرف سے اسباب مہیا نہیں کر سکتا اگرچہ وہ ممکن الحصول اسباب میں بہترین قسم کا اور کم ترین نرخ پر ہو۔ یہ اس کے معاہدہ ماموری کی معنوی شرط ہے۔

(ج) زید بکر سے معاہدہ کرتا ہے کہ بکر کو ایک کمیشن ادا کرے گا جس کے دلالی معاوضے میں وہ زید کا کسی تیسرے فریق سے ایک مفید معاملہ کرائے گا۔ بکر اس صورت میں حقیقی منوں میں کارندہ ہوتا ہے، اور دونوں فریقوں میں بنیاد معاہدہ قائم کرنے کے لئے ذریعہ اتصال بنتا ہے۔

ان حالات میں یہ لازمی ہے کہ بکر اپنی کارندگی کی حیثیت ترک معاہدہ کرانے والا کارندہ کر کے معاملے کا اصل فریق نہ بن جائے۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ امر کارندہ ہی رہے کارندے اور اصل کے امینانہ تعلقات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کارندہ اس بات کا پابند ہے کہ اپنے اصل کے لئے پوری کوشش کرے اگر وہ ایک ایسی حیثیت اختیار کرے جس میں اسے اس کے فریضے کے بالکل مغائر مفاد حاصل ہو تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ وہ خصوصی معلومات جن کی وجہ سے اسے

Salvesen v Rederi etc (1905) A. C. 802

Cassaboglou v Gibb, 11 Q. B. D. 797.

Rothschild v Brookman, 2 Dow & Cl. 188.

مامور کیا گیا تھا اس کے مامور کنندہ کے نقصان کے لئے نہیں استعمال کئے گئے چنانچہ اگر کوئی وکیل اس غرض سے مامور کیا جائے کہ ایک جائیداد فروخت کرے اور وہ خود اسے برائے نام دوسرے کے نام سے خریدے، تو یہ معاملہ خرید نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

ان حالات میں کارندہ نہ صرف ایک ایسا مفاد پیدا کرتا ہے جو اس کے ذریعے کے مغائر اور تباہی سے بلکہ وہ اس کام کے کرنے میں ناکام رہتا ہے جس کے لئے اسے مامور کیا گیا تھا یعنی اس کے مامور کنندہ اور دوسرے فریق میں معاہداتی تعلقات پیدا کرے جو مستکتا ہے کہ مامور کنندہ کوئی نقصان نہ برداشت کرے مگر اسے وہ چیز نہیں ملتی جس کے لئے اس میں نے معاملہ کیا تھا۔

رابنسن نے بالیٹ کو جو چربی کے کاروبار کا دلال تھا، چربی کی ایک مقدار کی خریداری کے لئے فرمائش دی وہاں کے بازار کے ایک رواج کے مطابق (جس سے رابنسن کو آگاہی نہ تھی) دلال نے اپنے موکل اور ایک بائع میں بغیا و معاہدہ نہیں قائم کیا بلکہ اس نے محض اتنا کیا کہ ایک دلال بیع سے حسب فرمائش چربی خرید کر اس کو دے دی۔

قرار دیا گیا کہ رابنسن کو ان شرائط پر سامان لینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ کہ وہ اس رواج کا پابند نہیں جس سے وہ واقف نہیں تھا اور جس سے معاہدے کی اصلی نوعیت بدل گئی۔

بنام (Johnson) (Kearley) میں اس مسئلے پر جو قانون ہے اس کا تذکرہ

لارڈ جسٹس فلیچر مولٹن نے یوں کیا:۔

خرید کردہ شے کے زرخشن پر ایک من مانی رقم کا
اضافہ کرنا، نفع کمانا ہوگا، محیشن لینا نہیں اور

۱۔ Mapherson v Watt, 8 App. Ca. 254.

۲۔ Robinson v Mollet, L. R. 7 H. L. 802

۳۔ (1908) 2 K. B. 514.

محض ایک بیع اور بیع کر کے صورت میں مناسب ہوگا۔ وہ کارندہ خریداری کے فریضے کے بالکل مغائر ہوگا کیونکہ دلال یا ایسے ہی کسی اور کارندے کے ذریعے خریداری کرنے کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ خریداری کا پورا نفع اہل کوٹے اور کارندے کا نفع محض وہ کمیشن ہو جو اصل کی جانب سے اسے دینا طے ہوا ہو۔ دلال کا کام یہ ہے کہ دو اہلوں میں بنیاد معاہدہ قائم کرے، اس کا یہ کام ہرگز نہیں ہے کہ ایک شخص سے ایک زرِ ثمن پر معاہدہ کرے اور متقابل معاہدہ دوسرے سے دوسرے زرِ ثمن پر۔“

کارندہ اقتدار منتقل نہیں کر سکتا (۳) عموماً کارندہ اس بات کا مجاز نہیں ہے کہ کسی اور شخص کو وہ کام کرنے پر نائب بنائے جس کی انجام دہی اس نے اپنے ذمے لی ہو۔ اس قاعدے کے وجود اور حدود

لارڈ جسٹس (Thesiger) نے (De Bussche) بنام (Alt) میں یوں بیان کئے ہیں :-

”ایک عام قاعدہ ہے کہ نائب کسی کو نائب نہیں بنا سکتا
(delegatus non potest delegare)
اس کے باعث کارندے کو اس بات سے روکا جاسکتا ہے کہ اہل اور کارندے کے تعلقات اپنے اہل اور شخص ثالث میں قائم کرے۔
مگر اس کلیے کی تحلیل کرنے پر صرف یہ منہ نکلتے ہیں کہ کوئی کارندہ، اپنے اصل کی اجازت کے بغیر

کسی اور شخص کو وہ وجوہات منتقل نہیں کر سکتا
جن کی تکمیل خود کرنے کا اس نے اصل سے اقرار
کیا ہو۔ اور چونکہ خاص مامور شدہ شخص کا معاہدہ
ہونا معاہدہ کارندگی کا بنیادی امر ہوتا ہے
اس لئے ایسے اقتدار کے متعلق معنوی طور پر
یہ فرض نہیں کیا جاسکتا کہ وہ معاہدے کا ایک
معمولی ضمنی معاملہ ہے۔

لارڈ جسٹس نے بتایا ہے کہ ایسے مواقع پیش آ سکتے ہیں جب اس قسم کا
اقتدار حاصل ہونا معنوی طور پر فرض کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً وہ مواقع جو فریقین کے
طرز عمل سے کاروباری رواج سے معاملے کی نوعیت کے لحاظ سے یا کسی غیر متوقعہ
ضرورت سے پیدا ہوں۔ اور یہ کہ جب ایسا معنوی اقتدار پایا جائے اور
صحیح طور پر برتنا جائے تو اصل اور قائم مقام میں بنیاد معاہدہ قائم ہو جاتی ہے
اور ماموری کے باعث عائد شدہ فرائض کی صحیح انجام دہی کے متعلق قائم مقام بھی
اصل کے پاس اتنا ہی جواب دہ ہوتا ہے گویا اس کو خود اصل نے اپنا کارندہ
مقرر کیا ہو۔ اصل اور نائب کارندہ میں ایمانہ تعلقات کا قیام اس وقت
عمل میں آتا ہے جب دونوں میں بنیاد معاہدہ موجود ہو اس کی توضیح
(Powell & Thomas) بنام (Evan Jones & Co) سے ہوتی ہے۔

یہ قاعدہ دراصل ایک زیادہ عام قاعدے کی توضیح ہے کہ معاہدے کی
بنیاد پر عائد شدہ ذمہ داریاں معاہدہ کی منظوری کے بغیر تحویل نہیں کی جاسکتیں۔
لیکن جہاں ایسی کوئی معنوی اجازت نہ ہو اور کارندہ اپنی سہولت کے لئے کوئی
نائب مامور کرے تو اصل اور نائب کارندہ میں کوئی بنیاد معاہدہ نہیں قائم ہوتی
کارندے کے قصود پر اصل کو اس بات کا حق نہیں کہ پوشیدہ اصل کی حیثیت سے

کارندے اور نائب کارندہ کے معاہدے میں مداخلت کرے نہ وہ نائب کارندہ کو ایسا قرار دے سکتا ہے کہ گویا اسی نے اسے مامور کیا تھا اور اس جائیداد کا جو نائب کارندہ کے ہاتھ لگی ہو نہ تعاقب کر سکتا ہے نہ بازیانی۔

(۲) فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں جب کارندہ اصل کا نام بتا کر معاہدہ کرے

جب کوئی کارندہ اصل کا نام بنا کر اس کے کارندے کے طور پر معاہدہ کرے جس سے معاہدے کا فرق ثانی کارندے کے توسط سے اس اصل سے تعلق پیدا کرتا ہے جس کا نام بتایا گیا ہے تو یہ ایک عام قاعدہ ہو سکتا ہے کہ معاہدے کے منعقد ہونے ہی کارندہ معاملے سے الگ ہو جاتا ہے۔

جب معاملہ اس قسم کا ہو تو صرف دو امور بحث طلب پیدا ہوتے ہیں: کارندے کے اقتدار کی ماہیت اور وسعت، اور فریقین کے حقوق جب کارندہ بلا اجازت یا حد اقتدار سے متجاوز ہو کر معاہدہ کرے۔

عام اور خاص کارندوں میں ایک لغو امتیاز کیا گیا ہے گویا کہ ان کو مختلف قسم کے اقتدارات حاصل ہوتے ہیں حقیقتاً ایسا کوئی فرق نہیں ہے۔

چنانچہ زید کو اگر بکر کی اجازت ہو اور وہ ایسا ہی ظاہر کرتے ہوئے خالد سے بکر کی جانب سے معاہدہ کرے تو وہ بکر اور خالد میں دو معاہدہ فرقیوں کے تعلقات قائم کرتا ہے اور خود الگ ہو جاتا ہے۔ اقتدار چاہے وسیع ہو یا محدود، عام ہو یا خاص، فرق فقط درجے کا ہے۔

مٹھو نظر ہے کہ بکر زید سے خانگی خط و کتابت کے ذریعے سے اس اقتدار کو محدود نہیں کر سکتا جو اس نے زید کو برتنے کی اجازت دی تھی۔

”دو صورتیں ہیں جن میں اصل اپنے کارندے کے
افعال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک وہ جب
کارندہ اپنے حدود اقتدار کے اندر کام کرتا ہے
دوسری وہ جب وہ واقعی حدود سے تو
متجاوز ہو جاتا ہے مگر ظاہری حدود کے اندر
رہتا ہے بشرطیکہ ظاہری حدود اصل نے
منظور کر لئے ہوں۔“

جوئس نے بشل کو اپنے کاروبار کا میجر مقرر کیا۔ اس کاروبار کے اندر یہ
کام بھی شامل تھا کہ میجر وقتاً فوقتاً بل مرتب کرے اور قبول کرے۔ مگر جوئس نے
بشل کو بلوں کے مرتب کرنے اور قبول کرنے سے منع کیا تھا۔ بشل نے چند بل
قبول کئے۔ ان کی بنا پر جوئس پر نالاش دائر کی گئی اور وہ ذمہ دار قرار دیا گیا۔
”جب کوئی شخص کسی کو بطور کارندہ مامور کرتا ہے اور اس حیثیت سے کہ ضمناً ایک
خاص اقتدار حاصل ہوتا ہو تو مامور کنندہ ایک مخفی تحفظ کے ذریعے سے اس کو
اس اقتدار سے محروم نہیں کر سکتا۔“

شیوارڈ نے اپنے بھائی کو اس بات پر مامور کیا کہ ایک گھوڑا ہارڈ کے ہاتھ
بیچے، اور اس بات کی صراحت خواہش کی کہ وہ گھوڑے کے متعلق کوئی وارنٹی نہ دے۔
مگر پھر بھی اس کے بھائی نے وارنٹی دی۔ جب یہ ظاہر ہوا کہ گھوڑا فی الحقیقت
بے عیب نہ تھا تو ہارڈ نے شیوارڈ پر نالاش دائر کی اور نقص وارنٹی کا
ہرجہ حاصل کیا۔ بھائی کا اقتدار ”ایک ظاہری اقتدار تھا جس کی اس طرح نفی
نہیں کی جاسکتی کہ اس پر فروش اور اس کے نوکر میں ایک مخفی سمجھوتہ بنایا جائے کہ
نوکر وارنٹی نہ دے۔“

۱۔ Maddiek V Marshall 16 C.B.N.S 393

۲۔ Edmunds V Bushell and Jones L R IQ B.97

۳۔ Howard v Sheward, L. R 2 C P 148

یہاں اس اقتدار کا ذکر کیا جاتا ہے جو بعض قسم کے کارندوں کو اپنی ماموری کے دوران کاروبار معمولی میں حاصل ہوتے ہیں۔

ہراج خانہ دار | دالفت ہراج خانہ دار ایک کارندہ ہے جو عام ہراج میں سامان فروخت کرتا ہے۔ اصل میں وہ بالغ کا کارندہ ہے مگر اسباب کے کسی کے نام چھوڑ دینے پر وہ مشتری کا بھی کارندہ صرف اس غرض کے لئے بن جاتا ہے کہ بوقت معاملہ اور بطور جزو معاملہ بولی کو لکھے تاکہ دفعہ اسٹاچوٹ آف فراڈس اور سیل آف گڈس ایکٹ کے احکام کے تحت یادداشت مہیا کر سکے۔ اسے صرف بیج ہی کا اقتدار نہیں ہوتا بلکہ اشیا واقفہ اس کے قبضے میں ہوتی ہیں اور اس کو ان پر اس کی کفالتوں کے اغراض کے لئے حق گرفت بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ مشتری پر اپنے نام سے تالش دائر کر سکتا ہے اور اس صورت میں بھی جب وہ اپنا کارندہ ہونا بیان کر کے اور ایک معلوم اصل کے لئے معاہدہ کرے تو وہ معاہدے میں ایسے شرائط داخل کر سکتا ہے جو مشتری نے کئے ہوں اور جن سے وہ شخصی طور پر ذمہ دار بن جاتا ہو۔

لیکن اگر ہراج خانہ دار اپنے ظاہری اقتدار کے اندر کام کرے تو اصل پر پابندی عائد ہوگی اگرچہ وہ اصل کی خانگی ہدایات کی خلاف ورزی کرے۔ ایک ہراج خانہ دار نے غفلت سے اور خلاف ہدایات ایک چیز بلا قید قیمت ہراج کر دی۔ اس کا اصل شرائط فروخت کا پابند قرار دیا گیا۔ لیکن جب ہراج اس اطلاع کے ساتھ موکفلاں چیز بقید قیمت ہراج ہو گئی ہراج خانہ دار کو اس کا کوئی اقتدار نہیں کہ کوئی بولی قیمت مقررہ سے کم کے لئے قبول کرے۔ اور اگر وہ ایسا کرے تو اپنے اصل کو پابند نہیں کر سکتا۔

۱۔ Bill v. Balls (1897) 1 Ch. 671.

۲۔ Chaney v. Maclow, 45 T. L. R. 185.

۳۔ Woolfe v. Horne, 2 Q. B. D. 355.

۴۔ Rainbow v. Howkins, (1904) 2 K B. 326.

۵۔ Mc Manus v. Fortescue, (1907) 2 N. B. I.

کمیشن پر خرید و فروخت کرنے والا تاجر (factor) | کمیشن پر خرید و فروخت کرنے والا تاجر

قانون غیر موضوعہ کے قواعد اور تجارتی رواج کے لحاظ سے وہ کارندہ ہے جسے اشیا بغرض بیع تحویل کی جائیں، وہ اشیا پر قبضہ رکھے، اپنے نام سے بیع کا اقتدار رکھے اور ان کی

فروخت کے متعلق ایک عام حق صوابدیدا سے حاصل ہو۔ وہ ان کو معمولی شرائط پر بیع کر سکتا ہے، زبردستی وصول کر سکتا ہے اور مشتری کو مکمل ملکیت عطا کر سکتا ہے۔

مزید برآں اسے ان حسابات کے متعلق اشیا کا حق گرفت (lien) حاصل ہوگا جو اس کے اصل میں باقی ہوں اور ان میں ایک قابل ہیمہ معاویہ اُسے ملے گا۔ قانون غیر موضوعہ میں کمیشن پر خرید و فروخت کرنے والے تاجر کو یہ اقتدار حاصل ہوتا ہے۔ یہ اقتدار اصل اپنے کارندے کو خانگی ہدایات دے کر اشخاص ثالث کے مقابلے میں محدود نہیں کر سکتا۔

جسٹس بلاک برن کا کہنا ہے کہ قانون غیر موضوعہ میں:—

”عام قاعدہ یہ تھا کہ بیع یا کفالت کو اشیا کے مبیعہ یا مکفولہ کے مالک کے مقابل صحیح بنانے کے لئے یہ بتانا ضروری تھا کہ بائع یا کفالت دہندہ کو مالک نے بیع یا کفالت کا (جیسی کہ صورت ہو) اختیار عطا کیا تھا۔ اگر مالک اشیا کے فعل سے بائع یا کفالت دہندہ کو بیع یا کفالت کا ظاہری اقتدار حاصل ہوا ہو تو اس کو قانون غیر موضوعہ ان لوگوں کے خلاف جو نیک نیتی کے ساتھ اس کے ظاہری اقتدار کی بنا پر کوئی کام کریں، اس بات کے انکار سے روک دیتا تھا کہ اس نے ایسا اقتدار

عطا کیا تھا۔ ایسے شخصوں کے متعلق نتیجہ وہی ہوتا تھا
گو یا کہ اس نے انھیں اقتدار عطا کیا تھا مگر ایسی
کوئی ضمانت ان لوگوں کے حق میں نہ تھی جن کو
اطلاع ہو کہ اقتدار محدود ہے۔

قانون غیر موضوعہ مالک سامان کے متعلق خیال کرتا ہے کہ اس نے اپنے فعل سے
کھیشنی تاجر (factor) کو اس کے قفسے میں دے دیے ہوئے اشیاء کی بیع کرنے کا تو
ظاہری اقتدار عطا کیا ہے مگر مکفول کرنے کا نہیں۔ مگر اس کا مفروضہ اقتدار
متعدد قوانین موضوعہ (Factors Acts) کے ذریعے سے (جو ۱۸۸۹ء کے
(Factors Acts) میں ضم ہو گئے ہیں) وسیع کیا گیا ہے۔ قدیم قوانین کے عام مقصد کا
تذکرہ کرتے ہوئے جسٹس بلاک برن نے کہا ہے:-

”قانون کا عام قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک شخص نے
دوسرے کی دھوکا دہی سے یہ یقین کیا کہ وہ
بے خوف جائیداد کے متعلق معاملہ کر سکتا ہے تو
اسے (خریدار کو) نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے
بجز اس کے کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ اہل مالک کے
فعل نے اسے دھوکا دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ
پارلیمان کا خدشہ یہ قانون وضع کرنا تھا کہ جب
ایک شخص ثالث اسباب یا اسباب کے
اوتار ویزات حقیقت کسی کارندے کے پاس
ہمانت رکھے اور کارندہ اثنائے کارندگی میں
اسباب کو بیع یا مکفول کر دے تو اس فعل سے
اس کے متعلق یہ عیاں کیا جائے گا کہ اس نے
اس شخص کو دھوکا دیا جو نیک نیتی کے ساتھ
کارندے سے معاملہ کرتا ہے اور اس اطلاع
کے بغیر اس سے خریدتا یا اس کو پیشگی رقم

دیتا ہے کہ اسے کارندے کو بیع کرنے یا بیچنے
لینے کا اقتدار نہیں۔“

دفعہ ۲

۱۸۸۹ء کا قانون نہ صرف کمیشن تاجروں (factors) سے متعلق ہے
بلکہ بر تجارتی کارندے سے جو اس قسم کے کاروبار کرنے کے
عادی دوران میں اس بات کا اقتدار رکھے کہ اسباب بیع کرے یا

بیع کے لئے حوالے کرے یا اسباب خریدے یا اسباب کی کفالت پر رقم حاصل کرے۔
اور فی الحقیقت یہ قانون یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی تجارتی کارندہ مالک کی
اجازت سے سامان یا سامان کے دستاویز ہائے حقیت پر قابض ہو تو بیع، کفالت
یا دیگر منتقلات ہو وہ بطور کارندہ اپنے کاروبار کے معمولی دوران میں کسی ایسے
شخص سے کرے جو نیک نیتی سے اور کارندے کے غیر مجاز ہونے پر مطلع ہوئے بغیر
عمل کرے تو ایسی بیع، کفالت یا دیگر انتقال اسی طرح صحیح ہو گا گویا کہ مالک اسباب نے
اسے مراحت کے ساتھ مقتدر بنایا تھا۔

اسی بنا پر جو اشخاص نیک نیتی سے سامان یا سامان کے دستاویز ہائے حقیت کی
کفالت پر رقم دیں تو انھیں اس سے یہ فرض کرنے کا حق ہوتا ہے کہ سامان یا اس کی
دستاویز حقیت کے قبضے کے ساتھ یہ بھی اقتدار حاصل ہے کہ اس کو مکفول کریں
اگرچہ کمیشن تاجر (factor) کو اس کے اصل نے اس کا اقتدار دینے سے صراحتہً
انکار کیا ہو۔

جب تک کارندے کے قبضے میں سامان رہے، اصل کا اقتدار کو منسوخ کرنا
اس شہری یا کفالت گیرندہ (pledgee) کے حق پر اثر نہیں ڈالتا جو بوقت بیع یا
کفالت منسوخ اقتدار کی اطلاع نہ رکھتا ہو۔

مزید براں شاید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے کے اسباب پر اس کے
مالک کی اجازت سے محض قابض رہنا، قابض کو بجائے خود ان کی بیع یا کفالت کا
ظاہری اقتدار نہیں عطا کرتا اگر وہ قابض ”تجارتی کارندہ“ نہ ہو، مثلاً اگر اسباب

کسی شخص کے حوالے اس اختیار کے ساتھ کیا جائے کہ اس کو خرید کرے یا واپس کر دے یا حوالگی بہ اقساط ادائیگی (hire purchase) کے معاملے پر ہو تو مالک کو اس بات کی ممانعت نہیں ہے کہ قابض نے اس کی اجازت کے بغیر جو انتظام کیا اس کے صحیح ہونے سے انکار کرے۔ ۱۸۸۹ء کے (Factors Act) وفات (۹۰۸) اور ۱۸۹۳ء کے سیل ٹان گڈس ایکٹ دفعہ ۷۷ کا اثر یہ ہے کہ بائع اسباب (جو اسباب یا اس کی دستاویز حقیقت پر قبضہ رکھے) اور مشتری (جو بائع کی منظوری سے قبضہ حاصل کرتا ہے) اس معاملے میں "تجارتی کارندے" کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

دلال (اج) دلال ایک کارندہ ہے جس کا اصل منشا دو فریقوں میں بنیاد معاہدہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ جب وہ بیع کے لئے دلال ہو تو اشیاء اس کے قبضے میں نہیں ہوتیں اسی لئے قبضے سے پیدا ہونے والے وہ حقوق اسے حاصل نہیں ہوتے جن سے کمیشنری تاجر (factor) متمتع ہوتا ہے۔ نہ ہی اسے یہ اقتدار حاصل ہوتا ہے کہ اپنے لئے ہوئے معاہدوں کی بنا پر نامش اپنے نام سے دائر کرے۔

دلال کے فروخت ناموں (Notes of sale) کے فارم اس امر کی توضیح کے لئے مفید ہو سکتے ہیں جس کا تذکرہ آئندہ فریقین کی ان ذمہ داریوں کے سلسلے میں ہوگا جب کہ کارندہ کسی اصل کے لئے معاہدہ کرتا ہے مگر اس کا نام یا وجود ظاہر نہیں کرتا۔

جب دلال کوئی معاہدہ کرتا ہے تو وہ شرائط ایک تحریر میں مندرج کرتا ہے اور ہر ذمہ داری کو ایک نقل اپنی دستخط کے ساتھ دیتا ہے۔ بائع کے حوالے جو تحریر ہوتی ہے اسے فروخت نامہ یا تحریر بیع (sold note) کہتے ہیں اور جو مشتری کو دی جاتی ہے وہ خرید نامہ یا تحریر خرید (bought note) کہلاتی ہے۔ تحریر بیع یوں شروع ہوتی ہے "زید کی جانب سے بکر کو بیع کی گئی" اس کے آخر میں محمود دلال کے دستخط ہوتے ہیں۔ تحریر خرید یوں لکھی جاتی ہے "بکر کے لئے زید سے خریدی گئی" اور محمود دلال کے دستخط ہوتے ہیں۔ مگر فارم مختلف ہو سکتے ہیں اور ان کے اختلافات کے ساتھ دلال کی ذمہ داری بھی۔ اس کا تذکرہ تحریر بیع کے سلسلے میں کیا جاتا ہے۔

(۱) "زید کی جانب سے بکر کو بیع کی گئی" (شرح دستخط) "محمود دلال" اس صورت میں دلال کو تحت معاہدہ نہ تو ذمہ دار گردانا جاسکتا ہے اور نہ اسے

حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ایک اصل معلوم کے کارندے کے طور پر عمل کرتا ہے۔
(۲) آپ کی جانب سے ہمارے اپنے اصل کے ہاتھ بیچ کی گئی (شرح دستخط)
محمود دلال۔ اس صورت میں دلال بطور کارندہ ایک ایسے اصل کے لئے عمل کرتا ہے
جس کا نام وہ نہیں بناتا۔ اس پر ذمہ داری اسی وقت عائد ہوگی جب اسے ایسی
صورت میں ذمہ دار ہونے کے متعلق کاروباری رواج ثابت کیا جائے۔

(۳) آپ کی جانب سے مجھے بیچ کی گئی (شرح دستخط) محمود یہاں ہم سمجھتے ہیں کہ
دلال کا ایک اصل ہے اگرچہ اس کا وجود ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ نہ دلال نے ہی بطور کارندہ
دستخط کئے ہیں۔ وہ شخصی طور پر ذمہ دار ہوگا اگرچہ بائخ اصل کا نام معلوم ہونے پر
اس کا مجاز ہے کہ اصل کی ذمہ داری لینے کو ترجیح دے اور ذمہ داری لے۔
اور اصل مداخلت کر کے معاہدے کا نفع اٹھا سکتا ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، کمیشن ایجنٹ وہ شخص ہے جو اپنے
کمیشن ایجنٹ مامور کنندہ اور دیگر فریقوں میں بنیاد معاہدہ قائم کرنے کے لئے
مامور نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے لئے معاوضہ مختار کے طور پر
کچھ کمیشن لے کر بہتر سے بہتر شرائط پر اسباب خرید یا بیع کرے۔

(دھ) ضامن کارندہ (del credere agent) وہ کارندہ ہے جو
ضامن کارندہ بغرض بیع مقرر ہوتا ہے اور جو زیادہ معاوضے کے بدل میں
اس بات کی بھی ذمہ داری اپنے مامور کنندہ کے لئے
لیتا ہے کہ وہ فریق جن سے اسے معاہداتی رشتہ پیدا ہوا ہے، اس رقم کو

۱۔ Fairlie v. Fenton, L. R. 5 Ex. 169

۲۔ Fleet v. Murton, L. R. 7 Q. B 126..

۳۔ Southwell v. Bowditch, 1 C. P. D. 374

۴۔ Higgins v. Senior, 8 M. & W. 834..

۵۔ آئر لینڈ بنام لیونگسٹن (L. R. 5 H. L. 407.) Ireland v. Livingston,

۱۔ باب ۷۷ فصل ۷۷ عنوان دوسرے کے قصور وغیرہ کی تلافی کا عہد۔

ادا کریں گے جو ان میں منعقد شدہ معاہدے کے تحت واجب الادا ٹھہرے۔
اسی لئے وہ اس بات کا عہد کرتا ہے کہ دوسرے کی ”عدم ادائیگی تلافی کرے“ اور
ہا وہی النظر میں اس کے معاہدے تحت دفعہ ۱۱ اسٹاچوٹ آف فیراڈس
تخریری شہادت کے محتاج نظر آتے ہیں۔ مگر عدالتوں نے قرار دیا ہے کہ جب
دوسرے کی عدم ادائیگی کی تلافی کا وجوب کسی بڑے معاہدے (مثلاً خاص کارندگی) کے
ضمن میں ہو تو دفعہ ۱۱ کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور کسی تخریری نوٹ یا
یادداشت کی ضرورت نہیں۔

مگر خاص کارندہ تعمیل معاہدہ کے متعلق کوئی ضمانت (guarantee) نہیں
دیتا سوائے شمن کی ادائیگی کے معاملے کے۔ اسی لئے مشتری کی حوالگی کو قبول
کرنے سے انکار پر اس پر وہ بائع اسباب مالش نہیں دائر کر سکتا جسے کارندے نے
مشتری سے معاہداتی رشتے میں منسلک کر دیا تھا۔

ہم نے بیان کیا کہ یہ قاعدہ ہے کہ جو کارندہ اپنے اقتدارات محصلہ
کارندہ مالش کے اندر کسی معلوم اصل کے لئے معاہدہ کرے، وہ معاملے سے
خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس طرح منعقد شدہ معاہدے
کے تحت نہ حقوق حاصل کرتا ہے نہ ذمہ داریاں۔
کر سکتا ہے نہ اس پر
ہو سکتی ہے

مگر یہ معاملہ ہمیشہ زبانی معاہدے کی صورت میں فریقین کے
طرز عمل کی اور تخریری معاہدے کی صورت میں الفاظ دستاویز اور ماحول کی
صحیح تعبیر سے طے ہوتا ہے۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ اصل اور کارندہ
دونوں فرداً فرداً اس معاہدے کے ذمہ دار اور اس کے نفاذ کے مستحق ہوں
جو کارندے نے اپنے اصل کی جانب سے منعقد کیا ہے بشرطیکہ فریقین کا ایسا ہی
منشا رہا ہو۔ اسی لئے مندرجہ ذیل قواعد اس بات کی شہادت پر غیر متعلق

۱۔ ہاربرگ انڈیا ریکمپنی بنام Martin (1902. 1 K B. 773, 786.)

۲۔ Gabriel v. Churchill & Sim, (1914) 3 K. B 1272.

۳۔ Calder v. Dobell, L. R 6 C. P at p. 494.

ہو جائیں گے کہ فریقین کا ارادہ اس کے عکس تھا۔
 عموماً کارندہ نالش نہیں دائر کر سکتا کیونکہ کارندے کی موجودگی ہی کے باعث وہ فریق جس سے اس نے معاہدہ کیا، بیان کردہ اصل کی طرت متوجہ ہونے پر آمادہ کیا گیا تھا اور کارندہ اس شخص کے مقابل میں ذمہ دار نہیں گردانا جاسکتا جس سے اس نے محض ایک اور شخص کے نمایندے کے طور پر معاملہ کیا تھا۔ البتہ اگر وہ ذمہ دار بننا چاہے تو ہو سکتا ہے۔
 اس پر نالش بھی نہیں ہو سکتی مگر اس کے بعض مستثنیات ہیں۔^{۱۳}

مستثنیات

دستاویز جو کارندہ اپنے آپ کو کسی دستاویز کا فریق بنائے وہ اس کا پابند ہو جاتا ہے خواہ اسے اس میں کارندہ ہی بیان کیا گیا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ معاہدہ ایک ضابطے کی چیز ہے اور یہ اصطلاحی قاعدہ ہے کہ کسی دستاویز پھر ہی کی فریق ہونے کی بنا پر صرف وہی لوگ نالش کر سکتے یا کئے جاسکتے ہیں جو اس میں بطور فریق بیان کئے گئے ہوں۔

غیر ملکی اصل بہ کہا گیا ہے کہ کارندہ کسی غیر ملکی اصل کی حاب سے معاہدہ کرے اسے تا جردن کے رواج کے باعث اس بات کا اقتدار نہیں ہے کہ اپنے مامور کنندہ کی ساکھ مکفول کرے اسی لئے وہ اس معاہدے کا شخصی طور پر خود ذمہ دار بنتا ہے۔ مالیہ فیصلوں سے یہ امر مشتبہ

۱۔ Gadd v. Houghton, 1 Ex. D. 357.

۲۔ Hickerton v Burrell, M. & S. 883.

۳۔ Repetto v. Millar's Karri & Jarrah Forests, (1901) 2 K. B. 806

۴۔ Beckham v. Drake, 9 M. & W. 95.

۵۔ Armstrong v. Stokes, L. R. 7 Q. B. 605.

ہو گیا ہے کہ آیا یہ قاعدہ اب بھی باقی ہے۔ ممالک غیر سے جدید ذرائع اتصال کی ترقی سے پہلے ممکن ہے اس قاعدے کے وجوہات معقول ہوں مگر آج کل وہ معقول نہیں سمجھے جاسکتے۔ زیادہ سے زیادہ مفروضہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو کارندہ غیر ملکی اصل کی جانب سے عمل کر رہا ہو اسے یہ اقتدار نہیں کہ اس کی ساکھ مکفول کرے لیکن اس مفروضے کی تردید ان واقعات کی شہادت سے ہو سکتی ہے جن سے معلوم ہو کہ کارندے نے کوئی شخصی ذمہ داری اپنے سر نہیں لی۔ بہر حال اگر یہ رواج باقی ہے بھی تو وہ اس قسم کا ہے کہ اس سے اصل کی جگہ کارندہ ذمہ دار ہوتا ہے لیکن اگر وہ معاہدے کے واقعی شرائط کے مغائر ہو تو بے اثر ہو جائے گا۔

غیر موجود اصل | اگر کارندہ کسی ایسے اصل کی جانب سے معاہدہ کرے جس کا وجود نہیں ہے یا جو معاہدہ نہیں کر سکتا تو وہ ایسے معاہدے کی بنا پر شخصی طور سے خود ذمہ دار ہوگا۔

(Kelner) بنام (Baxter) میں اوپر یہ بتایا گیا تھا کہ کوئی شراکت ان معاہدات کی تصدیق نہیں کر سکتی جو اس کی جانب سے اس کے قیام سے پہلے کئے گئے ہوں۔ یہی مقدمہ یہ قاعدہ بھی مقرر کرتا ہے کہ جو کارندہ اس طرح معاہدہ کرتا ہے وہ ایسی ذمہ داریاں سر لیتا ہے جن کو شراکت کسی توثیق کے ذریعے سے اپنے اوپر مائد نہیں کر سکتی۔ جیسٹس (Willes) کا کہنا ہے کہ ”نہ صرف اصولاً بلکہ استناداً بھی مجھے یہ معلوم ہوتا ہے شراکت اس معاہدے کی بنا پر ہرگز ذمہ دار نہیں ہوگی اور اس دستاویز کو جب (Ut res Magis valeat quam Pereat) تعبیر کریں تو ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ فریقین کا یہ ارادہ تھا کہ دستخط کنندہ اشخاص شخصی طور پر ذمہ دار ہوں۔“

بلا اجازت معاہدہ پر | اگر کوئی شخص بطور کارندہ کسی معلوم اصل کے لئے معاہدہ کرتا ہے لیکن اسے کوئی حقیقی یا ظاہری اقتدار حاصل نہیں ہوتا تو وہ معاہدے کا اپنے مزعمومہ اصل یا خود کو پابند نہیں چاہے جوئی

کر سکتا مگر اس فریق کو جسے اس نے معاہدہ کرنے کی ترغیب دی ان دو میں سے ایک چارہ کار حاصل ہے۔

ادعائے اقتدار (الف) اگر معمولہ کارندہ ایمان داری کے ساتھ یقین کرتا ہو کہ اسے اقتدار حاصل ہے — اور اسے اقتدار ہو — تو

اس پر بنائے ضمانت اقتدار (warranty of Authority) نالیش دائر کی جاسکتی ہے۔

یہ فریق دیگر سے اس بات کا معنوی عہد ہے کہ اس کے معاہدہ کرنے کے بدل میں کارندگی کا مدعی شخص اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ ایک اہل کے عطا کردہ اقتدار کے تحت عمل کر رہا ہے۔

یہ قاعدہ صرف ان معاملات یا نمایندگیوں سے متعلق نہیں ہے جن سے معاہدہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر اس نمایندگی اقتدار پر حاوی ہے جس سے کوئی شخص دوسرے کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ اپنے نقصان کے لئے کام کرے۔

”جو لوگ ادروں کو آمادہ کرتے ہیں کہ یہ فرض

کر کے عمل کریں کہ انھیں آمادہ کنندوں کہ

تیسرے اشخاص کی جانب سے قابل پابندی

معاہدہ منعقد کرنے کا اقتدار حاصل ہے۔

ان کے متعلق اگر یہ معلوم ہو کہ انھیں ایسا کوئی

اقتدار حاصل نہ تھا تو ان پر ایک معنوی ضمانت

اقتدار کے نقض کی بنیاد نالیش ہر جہ دائر

کی جاسکتی ہے Collen بنام (Wright)

اور دیگر مقدمات میں یہی فیصلہ ہوا۔

ذمہ داری کے متعلق یہ سمجھا جاسکتا ہے — جیسا کہ عدالت مرافعہ نے بھی

۱۔ Starkey v. Bank of England, (1903) A. C. ۲۱۴۔

۲۔ Richardson v. Williamson, L. R. 6 Q. B 273۔

۳۔ 8 E. & B. 647۔

سمجھا ہے۔ کہ وہ اس عام قانونی قاعدے کا استثناء ہے کہ "نالش ہر جہ اس شخص کے خلاف نہیں مسوع ہوگی جو نیک نیتی کے ساتھ ایک غلط بیانی کرتا ہے جس سے دوسرے کو دھوکا ہوتا ہے۔" اگر ایسا ہو تو چونکہ حق نالش معاہدے پر نہیں بلکہ فعل ناجائز پر مبنی ہوگا اس لئے فریق متضرر کے قائم مقاموں کو نہیں ملے گا۔

ان کے تعلقات و حقیقت معاہداتی ہیں۔ لارڈ جسٹس بیکلے مقدمہ (Yonge) بنام (Toynbee) میں کہتا ہے "نظارہ اسناد سے جو صحیح اصول استنباط کیا جاسکتا ہے وہ میرے خیال میں (یہ ہے کہ کارندے کی ذمہ داری) کارندے کے فعل ناجائز یا ترک فعل پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ معنوی معاہدہ پر" اسی مقدمے میں یہ بھی قانون مقرر کیا گیا ہے کہ ضمانت (warranty) جاری رہنے والی ضمانت ہے اور کارندہ اس صورت میں بھی ذمہ دار ہوگا جب اس کا اقتدار اس کے بلا علم ختم کر دیا جائے جیسے اصل کے وفات پانے یا بخون ہوجانے سے۔ (ب) اگر مدعی کارندگی کو علم ہو کہ اسے وہ اقتدار حاصل نہیں ہے نالش بر بنائے جس کے ہونے کا وہ مدعی ہے تو اس پر فریق متضرر دھوکا دہی کی دھوکا دہی۔ بنا پر نالش دائر کر سکتا ہے۔

مقدمہ (Polhill) بنام (Walter) میں اس کی ایک نظیر ملتی ہے۔ مدعی علیہ نے ایک ایسے شخص کے کارندے کے طور پر ایک بل قبول کیا جس نے اسے ایسا کرنے کا اقتدار نہیں عطا کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اقتدار حاصل نہیں لیکن اسے توقع تھی کہ اس کے فعل کی توثیق کر دی جائے گی۔ ایسا نہ ہوا اور بل کی ادائیگی میں نہ آئی اور مدعی علیہ بل کے ایک تحریر نظری دار (indorsee) کے مقابل اس بنا پر ذمہ دار قرار دیا گیا کہ اس نے اقتدار کے متعلق غلط بیانی کی جسے وہ خود بھی غلط سمجھتا تھا اور اس فریب کی تعریف میں آتا تھا جس کا ایک

۱۔ Firbank's Exors. v. Humphreys, 18 Q. B. D.

۲۔ (1910) 1 K. B. at p. 228.

۳۔ 3 B. & A. 114.

ما سبق باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

اس قسم کے معاہدے کی بنا پر کارندے کے شخصی طور پر ذمہ دار نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے جس شخص کو اس نے معاہدہ کرنے کی ترغیب دی وہ اسے (معاہدے کا) فریق ثانی تصور کرتا تھا اور بجز بیان کردہ اصل کے کسی سے مطلب نہ رکھتا تھا۔ اس کا چارہ کار بے قصور غلط بیانی یا فریبانہ غلط بیانی — جو بھی صورت ہو کے متعلق ہو گا۔

فریقین کے حقوق اور ذمہ داریاں جب کہ اصل کا نام ظاہر نہ کیا جائے

جو کارندہ بطور کارندہ معاہدہ کرتا ہے لیکن اپنے اصل کا نام ظاہر نہیں کرتا تو وہ بطور قاعدہ اپنے کئے ہوئے معاہدے کی بنا پر شخصی طور پر ذمہ دار نہ ہو گا۔ لیکن اس صورت میں بھی مثل اس صورت کے جب اصل کا نام ظاہر کیا گیا ہو۔ مسئلہ تعبیر کا ہو گا۔

جسٹس بلاک برین نے مقدمہ (Fleet) بنام (Murton) میں بیان کیا جس اصول میں مطلق شبہ نہیں کہ دلال جو بحیثیت دلال لین دین کرے نہ کہ بطور خریدار تو وہ ان حالات کی نوعیت کی بنا پر (خود بخود) مشتری اور بائع میں ایک معاہدہ منعقد کرتا ہے اور خود نہ مشتری ہوتا ہے۔ نہ بائع۔ اور یہ کہ اسی بنا پر جب

معاہدے میں "نزدیک بیج کی گئی" یا "میرے اصل کو بیج کی گئی" کے الفاظ ہوں اور دلال من حیثیت دلال دستخط کرے تو وہ اس طرح خود کو اس سامان کا ذمہ داری بناتا ہے نہ بائع پہلے

مستثنیات

اس کے برخلاف جو کارندہ غیر مسلمی اصل کی جانب سے معاہدہ کرے اور اس کی صراحت نہ کرے کہ وہ بطور کارندہ معاہدہ کر رہا ہے، تو وہ شخصی طور پر ذمہ دار ہوگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کارندگی کو ظاہر

کرنے والے الفاظ کی غیر موجودگی میں اگر لفظ "دلال" دستخط کے ساتھ لکھا گیا ہو تو وہ محض تعین شخص کے لئے ہوگا اور وہ ذمہ داری کو محدود نہ کرے گا۔ چنانچہ اگر کارندہ اپنے آپ کو الفاظ کے ذریعے سے ذمہ داری سے خارج نہ کرے تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ شخص جو کسی غیر بیان کردہ اصل کے کارندے سے معاملہ کرتا ہے وہ توقع کرتا اور حق رکھتا ہے کہ اصل اور کارندے میں سے جسے چاہے علی سبیل البدل ذمہ دار قرار دے۔ اس صورت میں بھی جب کارندے کا کارندہ ہونا وضاحت سے بیان ہوا ہو، رواج کاروبار کی بنا پر وہ ذمہ دار ہوگا جیسا فلیٹ بنام مرٹن ہوا۔

مگر ایسے رواج کی عدم موجودگی کی صورت میں اور جب کہ کوئی اصل موجود ہو تو عام قاعدہ متغلیق ہوتا ہے خواہ کسی اصل کا نام نہ لیا گیا ہو یا وہ کوئی غیر ملک میں رہنے والا ہو۔

جب کسی شخص کا یہ مقصد رہا ہو کہ وہ ایک غیر مسلم، اصل کے کارندے کی حیثیت سے معاہدہ کرے تو وہ اپنے آپ کو حقیقی اصل ہونا بیان کر سکتا ہے۔

۱۔ Southwell v. Bowditch, 1 C. P. D. 374.

۲۔ Hutcheson v. Eaton, 13 Q. B. D. 861.

۳۔ Thomson v. Davenport, 9 B. & C. 78.

۴۔ L. R. 7 Q. B. 126.

۵۔ (Universal Steam Navigation Co v James McKelvie & Co., (1923) A. C. per Cave, L. C. at p. 496

کیونکہ اگر معاہدے کا فریق ثانی کسی نامعلوم شخص کی ذمہ داری یعنی منظور کر سکتا ہے تو یہ قیاس کرنا دشوار ہے کہ کارندہ ہی دنیا میں وہ واحد شخص تھا جس سے وہ معاہدہ کرنا نہ چاہتا ہو کیونکہ بہر حال غیر مسلمی اصل کی حیثیت یا واجب الادا رقوم ادا کرنے کی قابلیت تو اسے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ کر سکتی تھی۔

چنانچہ (Schmaltz) بنام (Avery) میں اسٹالٹس نے اس معاہدہ چارٹر پارٹی کی بنا پر نالش دائر کی جو اس نے ایک اور فریق کی جانب سے ایوری سے کیا تھا اس نے کسی اصل کا نام نہیں بتایا تھا اور قرار دیا گیا کہ وہ کارندگی کی حیثیت سے انکار کر کے اصل کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے۔ اس فیصلے کی ایک بعد کے مقدمے میں پابندی ہوئی ہے۔

{ فریقین کے حقوق و فرائض جب اصل کے
وجود ہی کا ذکر نہ کیا گیا ہو }

اگر کارندہ کسی ایسے اصل کی جانب سے عمل کرے جس کا وجود وہ اس وقت ظاہر نہیں کرتا تو معاہدے کا فریق ثانی صحیح واقعات معلوم کرنے پر اس بات کے انتخاب کا اختیار رکھتا ہے کہ آیا وہ فریق معاملہ اصل کو قرار دے یا کارندے کو۔ اس قاعدے کی وجہ ظاہر ہے۔ اگر زید بکر سے معاہدہ کرے تو زید ہر وقت اس فریق کو ذمہ دار قرار دے گا مستحق ہے جس سے وہ سمجھتا ہے کہ اس نے معاہدہ کیا ہے۔ اگر اسے بعد میں معلوم ہو کہ بکر اصل میں محمود کا نمائندہ ہے تو اسے اس بات کے انتخاب کا حق ہو گا کہ وہ حقیقی صورت حالات کو پسند کرے اور محمود پر بطور اصل نالش

۱۶ Q. 655. لہ

Harper v Vigers, (1909) 2 K. B. 549. لہ

Scarf v. Jardine, 7 App Cas. 345. لہ

دار کرے یا اس مفروضہ صورت حالات کو برقرار رکھے جس کی بنا پر اس نے معاہدہ کیا اور آئندہ بھی بکری کو اصل فریق سمجھتا رہے۔ ایک شادی شدہ عورت کی خاص صورت میں جب کہ وہ اپنے شوہر کے کارندہ کے طور پر عمل کرے تو البتہ خیار کی دوسری صورت بہ سبیل بدل اس فریق کے لئے باقی چھ رہے گی جس سے وہ معاہدہ کرتی ہے۔ اس کی وجہ وہ تعبیر ہے جو دارالامرائے انگلستان کے (Married Women's Property Act) کی دفعہ ۱۸۹ کے متعلق کی ہے۔

قاعدہ شہادت کی ابھی توضیح کی گئی ہے۔ اس کی رو سے وہ شخص جو بطور اصل معاہدہ کرے اس کے متعلق یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ وہ کارندہ ہے۔ جب زید اور بکر میں کوئی قیاسی معاہدہ ہو تو زید ثابت کر سکتا ہے کہ بکر اس غرض سے محمود کا کارندہ ہے کہ محمود کے لئے معاہدے کی ذمہ داریاں قائم کرے۔ لیکن بکر یہ ثابت کرنے سے کہ محمود اس کا اصل ہے اس معاہدے کی ذمہ داریوں سے بچ نہیں سکتا جس کے کرنے کی اس نے زید کو یہ سمجھا کر ترغیب دی تھی کہ وہ خود ہی اصل فریق معاہدہ ہے۔ کیونکہ ایسی شہادت معاہدہ تحریری کے خلاف ہوگی۔ فریقین میں سے کوئی بھی اس ذمہ داری سے بچ نہ سکے گا جو اس پر تحت معاہدہ عائد ہوئی ہو۔ لیکن زید کو یہ ثابت کرنے کی اجازت ہے کہ اس کے حقوق اس سے زیادہ وسیع ہیں جتنا الفاظ معاہدہ ظاہر کرتے ہیں۔

یہاں تک قرار دیا گیا ہے کہ ایسی صورت میں محمود نہ صرف ان افعال کا پابند ہوگا جن کے کرنے کا بکر نے اس سے واقعی اقتدار حاصل کیا ہو بلکہ ان تمام افعال کا جو اس قسم کے کارندے کے اقتدار میں عموماً ہوتے ہیں بکر ان صورتوں میں

۱۔ Pagin v Beaucherk, (1906) A C 141۔

۲۔ Higgins v Senior, 8 M & W 834۔

۳۔ Trueman v Loder, 11 Ad & E 589۔

۴۔ Wattean v Fenwick, (1893) 1 Q B 346۔

۵۔ Kinahan v Parry, (1910) 2 K. B. 389۔

ایک مشکل پیدا ہوتی ہے۔ بے شبہ اصل کسی مخفی تحفظ کے ذریعے سے اپنے کارندے کا ظاہری اقتدار محدود نہیں کر سکتا مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ امر مانع تقریر مخالفت کی بنا پر اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ وہ کارندہ فی الحقیقت ان اقتدارات کا حامل نہیں ہے جن کا اس نے دوسرے فریق کو یقین دلایا تھا کہ وہ حامل ہے لیکن جب خود اصل کے وجود کا فریق ثانی کو علم نہ ہو تو یہ استدلال منطقی نہیں ہوتا۔

جو جواب دی کارندے کے داخلی اصل (محمود) مداخلت کر سکتا اور برائے معاہدہ نالاش مقابل نہیں کیا جاسکتی ہے کر سکتا ہے۔ مگر زید اس کے خلاف کوئی بھی مجرا دی ہی قائم وہی اصل سے بھی کر سکتا ہے جو بکر (کارندے) کے خلاف اس کو حاصل ہو اور جو اس وقت پیدا ہوئی ہو جب زید ہی خیال کر رہا تھا کہ وہ بکر سے بطور اصل معاملہ کر رہا ہے۔

یہ تمام معاہدہ امر مانع تقریر مخالفت کے اصول پر مبنی ہے۔ کیونکہ اگر

”یہ بد معاملگی ہوگی اگر مخفی اور چھپا ہوا اصل

اپنے ہی فعل یا ترک فعل سے کسی مشتری کو

اس بات کا موقع دے کہ وہ کارندے کے خلاف

جس کو وہ اصل مانع تصور کر رہا ہے، ایک

مجرا دی ہی پر بھروسہ کرے اور پھر کبھی وہ مخفی اصل

مجاز رہے کہ مداخلت کر کے مشتری کو اس حق سے

اس خاص وقت ہی میں محروم کرے جب وہ

اپنی حفاظت کے لئے اس کا محتاج ہو“

چونکہ قاعدے کی اساس یہ تھی اس لئے قرار دیا گیا کہ اس کا اطلاق

اس صورت میں نہیں ہو سکتا جب معاہدے کا دوسرا فریق دالوں سے معاملہ کرے

جن کے متعلق وہ جانتا ہو کہ وہ بعض وقت اصلوں کے دالوں کے طور پر فروخت

کرنے کے اور بعض وقت خود اپنے طور پر بہ حیثیت اصل بیع کرنے کے عادی ہیں۔
ان حالات میں :-

”اگر وہ بلا دریافت خریدنا پسند کرے تو وہ
اس اطلاع کے ساتھ ایسا کرے گا کہ ممکن ہے کہ
ایک اصل ہوگا جس کا یہ دلال کارندہ ہے۔
اگر بالآخر ثابت ہو کہ یہی واقعہ ہے تو وہ میرے
خیال میں اس بات کا کوئی حق نہیں رکھتا کہ اصل کا
جو دین اس کو ادا کرنا ہے اس میں اس دین کو
مجرا دے دے جو اس کا کارندہ پر واجب الادا ہے۔“

معاہدے کے فریق ثانی کا حق کارندے یا اصل پر نالٹس دائر
کرنے کے متعلق۔ دو متبادل ذمہ داریوں میں سے ایک سے
استفادہ کرنے کے متعلق۔ مختلف وجوہ سے اس طرح ختم
ہو سکتا ہے کہ وہ دو میں سے ایک کی حد تک محدود ہو جائے اور
اسے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار باقی نہ رہے۔

متبادل ذمہ داری
کس طرح ختم
ہو سکتی ہے

(الف) ہو سکتا ہے کہ کارندہ ایسے الفاظ میں معاہدہ کرے کہ کارندگی کا
نقص معاہدے کی ترکیب (construction) کے متاثر ہوتا ہو۔

چنانچہ اگر کوئی کارندہ ایک چارٹر پارٹی مرتب کرتے وقت اپنے آپ کو
اس میں جہاز کا مالک ظاہر کرے تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس بات کے ثبوت کرنے کے لئے
شہادت قابل ادخال نہ ہوگی کہ دوسرا شخص حقیقی مالک اور کارندے کا اصل تھا۔
کیونکہ یہ تحریری معاہدے کی تردید کرے گا۔ اس لئے یہ قرار دیا گیا کہ اس کا اصل
مداخلت نہیں کر سکتا۔ لہذا اس پر انصافاً نالٹس بھی نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب کارندے نے
خود کو محض چارٹر دار ظاہر کیا ہو تو یہ ثابت کرنے کے لئے شہادت قابل ادخال

لے۔ Humble v Hunter, 12 Q B 310.

لے۔ Drughorn v Red Transatlantic, (1919) A C. 203.

قرار دی گئی ہے کہ حقیقی اصل کون تھا۔ اور اسے مداخلت کرنے اور بنائے چارٹر
نانش کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ "چارٹر دار" ذومعنی اصطلاح ہے۔ مالک نہیں۔
(ب) اگر معاہدے کا فریق دیگر ایسے اصل کے وجود کو جس کا نام ظاہر نہیں
کیا گیا ہے دریافت کر لینے کے بعد کوئی ایسا کام کرے جس سے بغیر کسی ابہام کے
یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ اصل یا کارندے میں سے کسی کو اپنا ذمہ دار بناتا ہے تو
اس کا انتخاب متعین ہو جائے گا اور وہ آئندہ دوسرے پر نانش نہیں دائر
کر سکے گا۔

(ج) اگر واقعہ کارندگی کو دریافت کئے بغیر وہ کارندے پر نانش دائر
کر کے فیصلہ حاصل کرے تو وہ آئندہ اصل کے خلاف دعویٰ نہ کر سکے گا۔ لیکن ان
حالات میں صرف نانش کا دائرہ کر دینا اس کے حقوق کو ختم نہ کرے گا۔ کیونکہ یہ
ہو سکتا ہے ایک کے خلاف نانش روک دی جائے اور دوسرے کے خلاف نئی
کارروائی جاری کی جائے۔

(د) نیز، اگر کسی صورت میں جب کہ کارندے ہی کو پورا اعتبار (credit)
عطا کیا گیا ہو غیر شمسی اصل، اس کے ہاتھ بیچ کئے ہوئے اسباب کا زرخشن کارندے کو
اداکرے، تو اس کے مشتری ہونے کو معلوم کرنے کے بعد اس پر نانش نہیں
دائر ہو سکتی۔

آر مسٹر انگ بنام (Stokes) میں مدعا علیہم نے (Messrs. Ryder) می
محیشنی تاجروں کی ایک کوٹھی کو (جو بعض وقت خود اپنے لئے کاروبار کرتے تھے
اور بعض وقت بطور کارندہ کام کرتے تھے) اس بات پر مامور کیا کہ ان (مدعی علیہم)
کے لئے اسباب خریدے۔ مسٹر رائڈر نے اسباب اپنے نام پر آر مسٹر انگ سے

۱۔۔ Curtis v. Williamson L. R. 10 Q. B. 57.

۲۔۔ Per Lord Cairns, Hamilton v. Kendall, 4 App. Ca. 514.

۳۔۔ Prieslly v. Fernie, 3 H. & C. 984.

۴۔۔ L. R. 7 Q. B. 598.

خریداجس نے رائٹڈرفرم ہی کی ساکھ قبول کی، کسی اور کی نہیں۔ مدعی علیہم نے معمولی دوران کاروبار میں اسباب کا زرخش اپنے کارندے کو ادا کیا اور دو ہفتے بعد سرڈرائٹڈرجس نے ابھی تک آر مسٹر انگ کو رقم ادا نہیں کی تھی، دیوالیہ ہو گئی، جب حسابات سے یہ معلوم ہوا کہ وہ فرم مدعی علیہم کے کارندے کے طور کام کر رہی تھی تو آر مسٹر انگ نے دعویٰ کیا کہ اسے غیر رسمی اصل سے ادائی کے مطالبے کا حق دیا جائے۔ قرار دیا گیا کہ مطالبہ ان لوگوں سے نہیں کیا جاسکتا جن کا اصل ہونا اسی وقت معلوم ہوا جب انھوں نے ایمانداری کے ساتھ اس شخص کو زرخش ادا کر دیا جس کو بائع اصل سمجھتا تھا اور بائع نے اسی کی ساکھ پر اعتماد کیا تھا۔

اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس مقدمے میں اور اس مقدمے میں کیا فرق ہے جب اصل کا وجود معلوم ہو، تاہم اس کا نام نہ بتایا جائے مثلاً معلوم ہو کہ کارندہ شخص ایک دلاں ہے! اس میں دوسرا فریق معاہدہ کارندے سے گزر کر غالباً اصل کی ساکھ کو ملحوظ رکھے گا۔ جسٹس (Bowen) نے مقدمہ (Irvin) بنام (Watson) میں کہا کہ:۔ اس قسم کے معاملے میں اصول یہ ہے کہ بائع اپنے آخری ذریعے کے طور پر کسی ایسے شخص کی ساکھ کو ملحوظ رکھتا ہے جو اگر کارندہ رقم نہ ادا کرے تو خود کرے۔ اگر ایسی صورت میں معمولی مہلت ادائی کے ختم ہونے سے پہلے اصل اپنے کارندے سے حساب کا تصفیہ کر لے تو وہ اس طرح بری الذمہ نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ (بری الذمہ) ہو جائے تو بائع اس ذمہ داری سے (استفادہ کرنے سے) محروم ہو جائے گا جس کے پیش نظر اسے معاہدہ کرنے کی ترغیب ہوئی تھی۔

کارندے کے فریب پر اصل کی ذمہ داری

اگر کارندہ معمولی دوران ماموری میں فریب کرے تو اصل پر دھوکا دہی کا

مقدمہ دائر ہو سکے گا۔ اصل کی ذمہ داری کسی طرح بھی اس مامور کنندہ کی ذمہ داری سے جدا نہیں جو اپنے ملازموں کے افعال ناجائز کا جو اندرون حدود ملازمت کئے جائیں جو ابدہ ہوتا ہے جس طرح ایک شخص کو اس کے سائیس کی غفلت کے لئے ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے جس نے گھر سے اسٹبل تک اپنے آٹا کی گاڑی لے جاتے ہوئے کسی پیدل کو ٹکرو دی ہو، اسی طرح وہ اپنے کارندے کے فریب کے لئے ذمہ دار قرار دیا جائے گا جس نے کچھ اسباب کا خریدار پیدا کرنے کی ہدایت پر خریدار کو کیفیت اسباب کے متعلق غلط بیان دے کر خریدی پر آمادہ کیا ہو۔

کسی زمانے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اصل ذمہ دار نہیں بجز اس کے کہ کارندے کا فریب، اصل کے نفع کے لئے عمل میں آیا ہو اور اسی لئے اس صورت میں اصل پر کوئی ناش نہیں دائر ہو سکتی تھی جب کارندہ حدود اقتدار کے اندر کام کرتے ہوئے بھی یہ ارادہ کرے کہ فریب سے فقط خود کو نفع پہنچائے۔ یہ خیال اس فیصلے کی غلط فہمی سے پیدا ہوا تھا جو کوپرٹ آڈن اسپیچر جیمز (Barwick) بنام (English Joint Stock Bank) میں کیا تھا۔ مگر دارالامرائے اس کی پر زور تردید لائڈ بنام گریس میں کی۔ اصل اپنے کارندے کے فریب کا ذمہ دار ہوگا جس کا ارتکاب دوران اور اندرون حدود دماوری میں کیا گیا ہو، خواہ اس کا ارتکاب اصل کے نفع کے لئے ہو یا ہو یا کارندے کے۔

جب اصل اپنے کارندے کو ایک بیان کا مجاز کرے جس کا غلط ہونا اصل تو جانتا ہو مگر کارندہ نہ جانتا ہو تو یہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اصل یا کارندے کی پر بھی دھوکا دہی کی بنا پر ناش دائر کی جاسکے کیونکہ ایک نے اعلان خود نہیں کیا دوسرے نے ایمانداری سے اس کا صحیح ہونا باور کیا خواہ فریب کی بنا پر نہ ہو سکے۔ لیکن اہم خلاف بیانی کی بنا پر ایسے معاہدے کو کا عدم قرار دیا جاسکتا ہے یا اس سے انکار

۱۔ Lloyd v Grace, (1912) A C 716.

۲۔ L. R 2 Ex 259

۳۔ (1912) A C 716.

کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ عجیب بھی ہوتا اگر نتائج فریب اصل کو نہ بھگتتے پڑتے جس نے جان بوجھ کر ایک نا واقف کارندے کو اس لئے مقرر کیا کہ اس کی خلاف بیانی سے نفع اٹھائے۔ دارالامرانے (Pearson) بنام (Dublin Corporation) میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔

اصل اور کارندہ ایک ہی ہیں اور اس کو کوئی اہمیت نہیں کہ کس نے مجرمانہ بیان دیا یا ان میں سے کس کے قبضے میں مجرمانہ علم تھا۔

”اگر ان کے مابین خلاف بیانی اس لئے عمل میں آئی ہو کہ فعل ناجائز کی ترغیب ہو اور اس طرح ضرر لاحق ہو تو اس بات کو کوئی اہمیت نہیں کہ بیان کس شخص نے کیا یا مجرمانہ علم کس شخص کو حاصل تھا۔“

کارندہ کا علم کب اصل کا عام طور پر یہ کہنا صحیح ہے کہ قانون کارندے کے علم کو اصل کا علم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ کسی معاہدہ برائے اعتماد کا ملہ علم سمجھا جائے گا (contract uberrimae fidei) کو اس بنا پر کالعدم کیا جاسکتا ہے کہ اہم واقعہ چھپایا گیا جبکہ یہ واقعہ خواہ اصل کو معلوم نہ ہو، لیکن کارندے کو معلوم رہا ہو۔

ایک بیمہ کمپنی کے کارندے نے ایک کانے آدمی سے بیجے کی درخواست حاصل کی۔ وہ ناخواندہ تھا اسی لئے کارندے کے کہنے سے ایک فارم پر دستخط کئے جس میں علاوہ اور امور کے یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ وہ تمام جمائی عیوب سے پاک ہے کارندہ جانتا تھا کہ بیمہ کرانے والا ایک ہی آنکھ رکھتا ہے۔ بیمہ جزئی یا کل مذکور ہی کے خلاف تھا۔

۱۔ National Exchange Co v. Drew, 2 Macque, H. L. C. 146.

۲۔ (1907) A. C. 351, 354, 359, and see Lloyd v. Grace, (1912) A. C. 716.

۳۔ Bawden v. London & Cy. Assurance Co., (1882) 2 Q. 534.

کچھ عرصے بعد اس کی دوسری آنکھ بھی فحاش ہو گئی اور اس نے اس رقم کا دعویٰ کیا جو مکمل معذوری کی پالیسی کی بنا پر واجب تھی۔ بیمہ کمپنی نے مطالبے کو منظور کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ درخواست بیمہ میں جھوٹ بات لکھی گئی تھی۔ مگر قرار دیا گیا کہ کارندے کا علم بیمہ کمپنی ہی کا علم ہے۔ اور یہ کہ کمپنی ذمہ دار ہے۔ مگر بعد کے مقدموں میں یہ امر بتایا گیا ہے کہ (Bawden) کے مقدمے کے حالات خاص تھے۔ بیمہ کرنے والا ناخواندہ تھا اور عدالت نے کارندے کے متعلق یہ قرار دیا کہ اس معاملے میں ماموری کے پورے دوران میں وہ کمپنی کے کارندے کے طور پر عمل کرتا رہا۔ مگر کسی کارندہ بیمہ کا معمولاً یہ فریضہ نہیں ہے کہ اپنے مامور کنندوں کے لئے درخواست گزار کے جوابات کی خانہ پرسی کرے۔ چنانچہ ایک مقدمے میں درخواست گزار نے ایک کارندہ بیمہ کمپنی کو جوابات کی خانہ پرسی کی اجازت دی جن کے اہم اجزاء غلط اور خلاف واقعہ تھے۔ اور درخواست گزار نے پڑھنے کی تکلیف گوارا کر کے بغیر دستخط کر دیے۔ اس مقدمے میں کارندے کا جوابات کی غلطی سے واقف ہونا، بیمہ کمپنی کے علم کے مرادف نہیں سمجھا گیا اس کے برخلاف جوابات کی خانہ پرسی کرنے میں کمپنی کا کارندہ درخواست گزار کے کارندے کے طور پر عمل کرتا رہا۔ جوابات کی غلطی کا اسے علم ہونا، درخواست گزار کو علم ہونے کے مترادف سمجھا گیا۔ اور معاہدہ ناکام رہا۔

کارندے کا علم اس سے بھی کم اس صورت میں اصل کا علم سمجھا جائے گا جب فریق ثانی کی جانب سے اصل کو فریب دہی میں کارندہ بھی شریک رہے۔ چنانچہ (Wells) بنام (Smith) میں مدعی علیہ نے مدعی کے کارندے کو ایک بیان دیا تھا جس کے متعلق دونوں واقف تھے کہ غلط ہے۔ ان کا منشا تھا کہ مدعی اس پر عمل کرے۔ جسٹس (Scrutton) نے قرار دیا کہ وہ یہ ثابت کرنے سے

۱۔ Biggar v Rock Life Assurance Co, (1902) 1 K B. 516.

۲۔ Newsholme v. Road Transport Co 45 T. L R 123

۳۔ (1914) 3 K B. 722.

بچ نہیں جائے گا کہ کارندے کو بیان کے غلط ہونے کا علم تھا۔
مزید برآں یہ کلیہ کہ کارندے کا علم، اصل کا علم ہے، اسی وقت صحیح ہے
جب کارندے کی ماموری ایسی ہو کہ خاص زیر بحث امر میں وہ درحقیقت اپنے
اصل کی نمایندگی کر رہا ہو۔

چنانچہ ایک اصل نے ایک دلال کے ذریعے سے ایک جہاز کے لئے بیجے کی
پالیسی مکمل کرائی۔ اصل اور دلال میں سے کسی کو بھی علم نہ تھا کہ کوئی اہم امر بہہ کرنے والی
ٹھہنی سے چھپایا گیا ہے۔ لیکن اصل نے سابق میں ایک اور کارندے کو اسی جہاز کے
متعلق پالیسی حاصل کرنے کے لئے مامور کیا تھا، اور اس دلال کو ایک اور شخص کا
کارندہ ہونے کی بنا پر ایک اہم امر کی اطلاع ملی تھی جسے اس نے اصل سے نہیں
بیان کیا تھا۔ دارالامرا نے اس بات کی اجازت دینے سے انکار کیا کہ اس واقعے کا
علم اصل کا علم قرار دیتے ہوئے پہلی پالیسی کا عدم کردی جائے۔

ٹارڈ واٹسن نے کہا: اس بات کی انجائی گئی ہے
کہ بیمہ کرانے والے شخص کے علم کا اطلاق
اس تمام واقعات پر کیا جائے جو اس کی
ماموری کے زمانے میں کسی کارندے کو بھی
معلوم ہوئے ہوں۔ علاوہ اس کارندے کے
علم کے جس نے زیر بحث پالیسی مکمل کی ہو
اس کارندے کے علم کو بھی شامل کیا جائے جو
کسی وقت اس غرض کے لئے کامیاب یا ناکام
طور پر مامور کیا گیا ہو کہ یہ پالیسی جس خطرے پر
عاوی تھی اس کے کل یا جزو کے لئے بیمہ کرائے۔

باب بہت وکم

اقتدار کا رندہ کا اختتام

کسی کا رندہ کے اقتدار کو ختم کرنے کے تین طریقے ہیں :-

معاملہ، تبدیلی حیثیت، موت

فصل اول : معاملہ

اصل اور کارندہ کے تعلقات باہمی رضا مندی پر مبنی ہوتے ہیں۔ معاملہ ان کا اختتام اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح وہ پیدا ہوئے یعنی فریقین کے معاملے کے ذریعے سے۔

اگر اس کی مدت کے متعلق فریقین میں صراحت ہوئی ہو یا بوقت عطاءے اقتدار اسے معین کیا گیا ہو تو معاملہ صاف ہے۔ کسی بحث کی ضرورت نہیں۔

جب اقتدار کو تسخیر کے ذریعے سے ختم کیا جائے تو یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ کسی فریق کا بھی دوسرے کو اطلاع دے کہ اس رشتے کو ختم کر سکتا، اہل معاہدہ ماموری کا ایک جزو ہے۔
تسخیر اقتدار کے متعلق اہل کا حق شخص ثالث اور کارندے کے مفاد سے متاثر ہوتا ہے۔

۱۱، اگر اصل نے اپنے کارندے کو ظاہر میں کسی اقتدار کے برتنے کی اجازت دی ہو تو وہ اس اقتدار کو مخفی طور سے محدود نہیں کر سکتا نہ واپس لے سکتا ہے۔ وہ کارندے کے ان افعال کا پابند ہو گا جن کے متعلق اس نے دیگر اشخاص کو یہ خیال کرنے کا موقع دیا تھا کہ وہ اس کی اجازت سے کئے گئے ہیں۔

(Debenham) بنام (Mellon) کا مقدمہ، اقتدار واپس لینے کے اس حق کے حدود اور ماہیت کی اچھی توضیح کرتا ہے۔ اس میں شوہر نے اپنی زوجہ کو ایسی اشیاء بیجا کر دی تھیں جو ضروریات زندگی خیال کئے جاسکتے ہیں۔ اور اس نے اپنی زوجہ کو اس بات سے منع کیا کہ اس کے نام سے قرض اٹھائے۔ اگر زوجہ کو شوہر کی ساکھ کفالت میں دینے کا کسی وقت کوئی اقتدار تھا تو وہ اس طرح ختم ہو گیا، اس نے ایک ایسے کاروباری آدمی سے لین دین کیا جس نے اس سے پہلے اسے اس کے شوہر کی ساکھ پر اسباب مہیا نہیں کیا تھا۔ اسے یہ بھی اطلاع تھی کہ زوجہ کو قرض لینے کی اجازت دینے سے شوہر نے انکار کیا ہے۔ اس نے اسباب ساکھ پر فراہم کیا اور پھر اس (شوہر) پر ذرہ بھر کی نالاش دائر کی۔ قرار دیا گیا کہ شوہر ذمہ دار نہیں۔

لیکن یہ بتایا گیا کہ جس صورت میں شوہر عاۃً اپنی زوجہ کے اس فعل کی تصدیق کر دیا کرتا ہو کہ وہ اس کی ساکھ کو محفوظ کرے، تو ایسی صورت میں وہ اپنی زوجہ کے اقتدار کو بلا اطلاع ان لوگوں کی حد تک واپس نہیں لیتا جن کو اس نے اس بات کا موقع دیا ہو کہ رقم کی ادائیگی کے متعلق اس سے امید رکھیں۔

اگر کوئی تاجر کسی شخص کی زوجہ سے اس کے شوہر کی
ساکھ پر لین دین کرنا چاہو اور شوہر ایسے لین دین
کے متعلق بلا پس و پیش اسے رقم اکرتا رہا
ہو تو تاجر یہ سمجھنے کا حق رکھتا ہے کہ چونکہ اس کے
خلاف اطلاع نہیں دی گئی ہے اس لئے شوہر نے
زوجہ کے جس اقتدار کو تسلیم کیا تھا وہ باقی ہے۔
ایسی صورتوں میں شوہر کی خاموشی رضامندی کے
مراون ہوگی اور اسے اس بات کی اجازت
نہ ہوگی کہ اس اقتدار سے انکار کرے جو اس کے
طریقہ عمل سے تاجر نے اخذ کیا تھا۔

شوہر اور زوجہ کی صورت جس طرح سب سے مضبوط مثال ہے اس طرح
غالباً سب سے بہتر بھی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کن حدود کے اندر اس کسی اقتدار کو
اس طور پر واپس لے سکتا ہے کہ وہ فریق ثالث کے حقوق کے منافی نہ ہو۔

(۲) حق استرداد اقتدار صراحتاً یا معناً اس ذمہ داری کے ذریعے سے
محدود ہو سکتا ہے جو مامور کنندہ اپنے کارندے کو ماموری کے نتیجے کے طور پر پہنچنے
والے نقصان سے بری رکھنے کے متعلق لیتا ہے۔

ایک کلیہ قرار دیا گیا ہے کہ جس اقتدار کے ساتھ مفاد وابستہ ہو جائے وہ
ناقابل استرداد ہے۔ اس کی چیف جسٹس (Wilde) نے (Smart) اور (Sandars) میں
یہ توضیح کی ہے کہ جب کوئی معاملہ کافی بدل کے عوض وقوع میں آئے اور اقتدار کے
معطی لہ کو کچھ نفع پہنچانے کی غرض سے اس معاملے کے ذریعے سے کوئی اقتدار عطا
کیا جائے تو ایسا اقتدار ناقابل استرداد ہے۔ اقتدار کے ساتھ مفاد وابستہ
ہو جانے سے عموماً یہی مراد ہوتی ہے۔ اس اصول کے انطباق کی ایک مثال

مقدمہ (Carmichael) کارمائیکل میں ملتی ہے۔ مگر لارڈ جسٹس (Bowen) نے (Read) بنا نام (Arderson) میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قاعدے کا اطلاق اس صورت میں اور بھی وسیع ہو جاتا ہے جب معاہدے کی انجام دہی کے اقتدار کا استدرا د کارندے کو ایسا ضرر پہنچاتا ہو جو معاہدے کے وقت فریقین کے ذہن میں تھا۔

اصل اور کارندے میں ایک معاہدہ ماموری ہے جو صراحتہ یا معنیاً ان کے تعلقات پر حاوی ہے۔ اور اگر اس معاہدے کے ایک جزو کے طور پر اصل نے صراحتہ یا معنیاً یہ معاملہ کیا ہو کہ اقتدار واپس نہ لے گا اور کارندے کو اس کے کاروبار اور معاملت داری کے معمولی دوران میں بری الذمہ رکھے گا، تو ایسی صورت میں اصل کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے گی کہ معاہدہ توڑ دے۔

فصل دوم: تبدیل حیثیت

اصل کے دیوالیہ ہونے سے وہ اقتدار ختم ہو جاتا ہے جو اس نے حالت تمول میں عطا کیا تھا۔ ۱۸۸۳ء تک اہل اگر عورت ہوتی تو اس کے کنوارپن کا عطا کردہ اقتدار کھاج پر ختم ہو جاتا تھا۔

۱۔ 2 Ch. 648. (1896)

۲۔ 13 Q. B. D 779.

۳۔ Minett v. Forester, 4 Taunt, 541 Charnley v. Winstanley, 5 East 266.

بیک بنام ٹائٹل بی بیہ ظاہر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ مجبوظ الحواس ہونے پر وہ اقتدار ختم ہو جاتا ہے جو بحالت نحت حواس صحیح طور پر عطا ہوا تھا۔ چنانچہ اس مقدمے میں مدعی علیہ اپنے وکیلوں کو ایک متوقعہ نائش کی جواب دہی کی ہدایت دینے کے بعد مجبوظ الحواس ہو گیا۔ دیکھا کہ اس کا علم نہ ہوا اور انہوں نے مناسب طور پر وکالت نامہ داخل کرنے کے بعد اپنے موکل کی جانب سے تمام ضروری کام انجام دئے۔ جب مدعی علیہ کی مجبوظ الحواسی مدعی کو معلوم ہوئی تو اس نے درخواست دی کہ وکالت نامہ اور کارروائی مابعد کاٹ دی جائے اور وکیلوں کی ذات سے ہرجہ دلایا جائے کیونکہ ان کا اقتدار عمل، مدعی علیہ کی مجبوظ الحواسی پر ختم ہو گیا تھا۔ عدالت مراعدہ نے اسی کے حق میں فیصلہ کیا، وجہ یہ بتائی کہ دکھانے اپنے کو ایک اقتدار کے ہونے کی وارنٹی دی جو ختم ہو چکا تھا۔

یہاں جو قاعدہ بنایا گیا ہے یعنی یہ کہ اصل کی مجبوظ الحواسی سے کارندے کا اقتدار ختم ہو جاتا ہے خواہ کارندے کو علم ہو یا نہ ہو۔ اس قاعدے سے ایک عجیب نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر بکر براہ راست حامد سے جو مجبوظ الحواس ہے، معاہدہ کرے تو ہم بتا چکے ہیں کہ معاہدہ قابل پابندی ہے بجز اس کے کہ بکر کو حامد کی حالت سے آگاہی ہو۔ لیکن اگر وہ بھی معاہدہ کسی کارندے کے ذریعے سے جسے حامد نے صحت حواس کے وقت اپنی نمایندگی کے لئے صحیح طور پر مامور کیا تھا، کرے تو کوئی معاہدہ وقوع میں نہ آئے گا خواہ بکر اور کارندہ حامد دونوں حامد کی حالت سے بے خبر ہوں۔ مزید برآں اگر بکر اور حامد ایک قابل پابندی معاہدہ کریں اور بعد میں بکر مجبوظ الحواس ہو جائے اور حامد کو اس کی اطلاع نہ ہو تو معاہدہ عام طور پر اس واقعے کے باعث کالعدم نہ ہوگا۔ بیک بنام ٹائٹل بی کے باعث بہر حال ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اگر معاہدہ کارندگی کا ہے تو وہ اس قاعدے کا استثنیٰ ہے۔

اس مقدمے کا تطابق اس فیصلے سے بھی آسان نہیں جو عدالت مرا فو نے اس سے قبل (Drew) بنام (Nunn) میں کیا تھا۔ اگرچہ نینگ بنام ٹائن بی میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے مگر فیصلہ عدالت میں اس کی جانب اشارہ نہیں ہے۔ اس میں مدعی علیہ نے اپنے صحیح الحواس ہونے کے زمانے میں اپنی زوجہ کو اقتدار عطا کیا کہ مدعی سے لین دین کرے۔ پھر وہ مجبوظ الحواس ہو گیا زوجہ نے مدعی سے لین دین جاری رکھا اور اپنے شوہر کی مجبوظ الحواسی کی کوئی اطلاع نہ دی۔ مدعی علیہ نے صحت پالی ایویٹن فیصلہ اسباب کی قیمت دینے سے انکار کیا جو اس کی مجبوظ الحواسی کے زمانے میں مہیا کیا گیا تھا۔ عدالت مرا فو نے صراحتہ یہ فیصلہ نہیں کیا کہ کس حد تک مجبوظ الحواسی استمرار اقتدار پر اثر کرتی ہے مگر قرار دیا کہ مدعی علیہ اپنی زوجہ کو کارندہ قرار دینے سے اس بات کا مدعی سے معاہدہ کر لیتا ہے کہ وہ اس دشواری کی جانب سے عمل کرنے کا اقتدار رکھتی ہے۔ اور یہ کہ مدعی کو اس اقتدار کے استرداد کی اطلاع ہونے تک وہ اس بات کا مستحق ہے کہ مدعی علیہ کی نمایندگی کرتا رہے، بے سنبھہ امر متنازعہ ان دو صورتوں میں مختلف تھا کیونکہ ایک میں کارندے کی ذمہ داری اور دوسرے میں اصل کی ذمہ داری کا سوال تھا۔ اگر دونوں پر ایک ساتھ غور کریں تو ہمیں کینا پڑتا ہے کہ اصل کے مجبوظ الحواس ہونے پر تو فریق ثالث کو جس نے اس کے کارندے سے معاہدہ کیا تھا، چارہ ہائے کار کے انتخاب کا اختیار ہے۔ وہ یا تو معاہدے کی اصل کے مقابلے میں جبری تسلیم کر لے گا یا کارندے پر اس وجہ سے نالش کر سکے گا کہ اس نے اصل کو پابند کرے کی وارنٹی دی تھی اور اس کو توڑ دیا۔ لیکن اس طرح کے تطابق میں کم از کم دو قسمیں ہیں۔ اولیہ امر معقول ہو سکتا ہے کہ قانون اس بات کو قرار دے دے کہ فریق ثالث کی حیثیت اس شخص کے مجبوظ الحواس ہونے کے باعث متاثر نہ ہو جس کے ساتھ وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ معاہدہ کر رہا ہے (Drew) بنام (Nunn) میں بالکل ہی ہوا ہے۔ مگر یہ یقیناً معقول نہیں ہو سکتا کہ اصل کی مجبوظ الحواسی سے فریق ثالث اس کی حیثیت کو

حاصل کرے جو فی الواقع اس کی اس حیثیت سے بہتر ہو جو اصل کے صحیح انکوائس ہونے کی صورت میں اس کو حاصل ہوتی۔ اس وقت میں اس کو فقط اصل کے خلاف چارہ کار حاصل ہوتا۔ دوسرے اگر اصل اس معاہدے کا پابند ہو جائے جو کارندہ اس کے لئے کرنا چاہتا تھا تو یہ کہنا مشکل ہے کہ کارندے نے کس طرح اپنی دائرہ بندی کو شکست کیا۔ یا اگر اس نے اسے اصطلاحاً شکست کر بھی دیا تو شخص ثالث کو کیا ضرر پہنچا؟ کیونکہ اصل کے خلاف اس کے حقوق بالکل وہی ہیں جن کے پیدا کرنے کا کارندے نے دعویٰ کیا تھا۔

(Tingley) بنام (Miller) میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ آیا کسی کارندے کا اقتدار اس وقت متاثر ہو جائے گا جب اس کا اصل اجنبی دشمن (alien enemy) بن جائے۔ عدالت مرافعہ کے اجلاس کاملہ نے جس میں لارڈ جسٹس (Scrutton) نے اختلاف کیا تھا، قرار دیا کہ اس کا ختم ہونا ضروری نہیں اگرچہ اجنبی دشمنوں سے دیگر معاہدوں کی طرح یہ اس وقت ضرور ختم ہو جائے گا جب کارندگی میں اصل سے میل جول ضروری ہو جیسا عموماً ہوتا ہے، یا کسی اور طور پر وہ مفاد عامہ کے خلاف ہو، لیکن بنام میولر ایک جرمین تاج کی اجازت سے انگلستان میں مقیم تھا۔ اور اس طرح فی الوقت اصطلاحاً اجنبی دوست تھا۔ اس نے ایک کارندے کو ناقابل استرداد اقتدار و کالت (انٹارنی) عطا کیا اور جرمنی چلا گیا۔ اور وہاں وہ پورے معنوں میں قانونی طور پر اجنبی دشمن بن گیا۔ کارندے نے اقتدار و کالت کے تحت بیع ارضی کا معاہدہ کیا۔ قرار دیا گیا کہ ایسے کوئی حالات نہیں تھے جن کے باعث واقعہ کا علم ہونے پر مشترکہ تکمیل معاہدہ سے انکار کرتا، یہ فیصلہ جزاً اس بات پر مبنی تھا کہ اس میں ناقابل استرداد اقتدار کے ساتھ کارندگی کی غیر معمولی خصوصیت پائی جاتی تھی۔ مگر عدالت نے اس بات کو واضح کر دیا تھا کہ اجنبی دشمن ہونے سے عموماً معاہدہ کارندگی پر مثلاً از دواج یا نحو احوال میں

کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تاہم لارڈ جسٹس اسکروٹن کا اختلافی حکم غالباً ان فیصلوں سے زیادہ ہم آہنگ ہے جو بعد میں دارالامرا نے اجنبی دشمن کے معاہدات پر جنگ کے اثر کے متعلق کئے ہیں۔

فصل سوم: موت



اصل کی موت اور اگر اصل کو ہم شراکت ہو تو اس کی برخاستگی فوراً کارندے کے اقتدار کو ختم کر دیتی ہے۔ اور شخص ثالث کو کارندے کے خلاف یہ چارہ کار حاصل ہو جاتا ہے کہ اگر اس کا کیا ہوا معاہدہ اصل کی موت کی لاعلمی میں ہوا تھا تو نقصان نہمانت (دوارٹی) کی نالاش دائر کرے۔ ایک زمانے میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ ایسی صورتوں میں کارندہ صرف اسی وقت ذمہ دار ہو گا جب اصل کی موت سے اس کا بے خبر ہونا خود اس کے کسی قصور کے باعث ہو گو مقدمہ (Smout) بنام (Ilbery) پر یہ رائے مبنی تھی مگر اب ینگ بنام ٹائٹن بی نے صراحت کے ساتھ اسے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۔ اقتدارات وکیل کے متعلق اس بیان کو متروک سمجھنا چاہیے جس نے ۱۹۲۵ء کے (Law of Property Act) دفعہ ۱۲۳ کی رو سے اگر کوئی شخص اقتدار وکیل سے کام لیتے ہوئے نیک نیتی کے ساتھ کوئی فعل انجام دے یا ادائیگی میں لائے تو وہ اس کی بنا پر اس وجہ سے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جائے گا کہ معطلی اقتدار گر گیا یا محوطہ اس یا دیوالیہ ہو گیا یا اس نے اقتدار واپس لے لیا بشرطیکہ یہ حالات اس وقت اسے معلوم نہ ہوں۔ اسی قانون کے دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ کی رو سے بعض شرائط کے ساتھ اقتدار وکیل کو ناقابل استرداد قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں اقتدار کا معطلی لا معطلی کی موت وغیرہ کی اطلاع سے بھی متاثر نہیں ہوتا۔

۲۔ Campanari v. Woodburn, 15 C. B. 400.

۳۔ 10 M & W. 1.

کارندہ ذمہ دار ہو گا خواہ وہ اپنے آپ کو ایسا اقتدار رکھنے والا ظاہر کرے جو حقیقت میں اسے حاصل نہیں تھا۔ یا ایسا اقتدار رکھنے والا ہو جو اب اس کے بلا علم ختم ہو گیا۔ اگرچہ اس کا علم حاصل کرنے کا اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو۔



Blades v Free, 9 B & C 167, but see Drew v. لہ۔

Nunn, 4 Q. B D. per Brett, L J at p 668

سلیٹن مسٹرنگ کا حکم مقدمہ Salton v New Beeston Cycle Co (1900) 1 Ch 43

میں تھا وہ جی اس بارے میں سنو خ ہو گیا ہے اس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ کسی شراکت کا بے تصور کارندہ جس کا اقتدار شراکت کی برخواستی کے باعث ختم ہو گیا ہو، ذمہ دار نہیں۔



حصہ ہشتم

معاہدات اور معاہدات مشابہ معاہد

باب ہست و دوم

معاملات مشابہ معاہدہ کے معنی اور ماہیت

”معاملات مشابہ معاہدہ“ یہ اصطلاح کسی موزوں ترقی کی غیر موجودگی کے باعث اختیار کی گئی ہے۔ کچھ مختصر بحث ضروری ہے کہ کیونکہ وہ پلڈنگ کے اغراض کے لئے ”معاہدے“ (agreement) کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

معاہدات کے قدیم تصورات میں معاہدے کی تحلیل ہم کو یہ نہیں مل سکتی وہ ”ایجاب“ اور ”قبول“ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کے نقصان سے ایسے حالات میں

نفع اٹھائے کہ حقوق کا بعد تصفیہ ضروری ہوتا ان حالات میں ناش دین پیدا ہو سکتی تھی۔ یہ بارہ کار نہ صرف ان معاہدات کے نقص سے پیدا ہوتا تھا جو تکمیل شدہ بدل پر مبنی ہوں جب کہ اسے نقص کے نتیجے کے طور پر ایک معین رقم کا مطالبہ پیدا ہوا ہو۔ بلکہ ہر اس صورت میں جس میں قانون موضوعہ یا قانون تدریجی موضوعہ یا کسی رواج کی بنا پر کسی شخص پر یہ فرض عائد ہونا ہو کہ کسی اور شخص کو کچھ عین رقم ادا کرے۔

اس کے برخلاف ناش وعدہ خلائی (Assumpsit اصل میں کسی (Assumpsit) غیر مشخص رقم یا کسی ایسے ہرجے کی جس کا نقص عہد کی بنا پر معاہدہ مستحق ملتا تھا، نامس تھی۔

مگر ناش قرضہ میں بعض دقتیں لاحق تھیں چنانچہ مدعی علیہ کو قانون کے ساتھ بازی لگانی پڑتی تھی اور اس صورت میں نامس کا اختتام نوعیت واقعات پر نہیں ہوتا تھا بلکہ براد بذریعہ قسم (compurgation) کے ذریعے سے ہوتا تھا۔ چنانچہ اس میں مدعی علیہ عدالت میں آتا اور قسم کھا کر بیان کرتا کہ اس پر قرضہ واجب الادا نہیں ہے۔ اور گیارہ شریف ہمسائے بھی قسم کھا کر کہتے کہ انھیں یقین ہے کہ وہ سچ کہتا ہے۔

نیز پلیڈنگ کے اصطلاحی قاعدوں کی رو سے یہ بات ممنوع تھی کہ ایک ہی نامس میں بنائے ناش قرضہ و ناش وعدہ خلائی اور ناش ہرجہ مشخصہ و غیر مشخصہ کو شامل کر دیا جائے۔ کیونکہ ایک تو واقعی یا مضموم معاہدے پر مبنی ہے۔ اور دوسری ایک

۱۷۔ Blackstone, Comm 11 341

۱۸۔ اس بیان سے اس وجہ سے اختلاف لگایا ہے کہ ناش دین کی بنا میں دین کا مضموم ملکیت تھی (L. Q. R Vol. 23 P 125) مگر تیرہویں صدی کا علم ہمیشہ اٹھارویں صدی کے عمل کے مطابق نہیں رہ سکتا۔ مگر ہر برٹ نے دین سے پیدا ہونے والی ذمہ داری کو (de Natura Brevium, 262) میں معاہداتی ذمہ داری خیال کیا ہے۔ اور دین اور وعدہ خلائی کے ایک نہ کر دئے جانے کی وجہ سے مکالمہ میں لکھا گیا (Bacon's Abridgment 1.30 اور Chitty on Pleading, vol. i. 223) میں دی گئی ہے۔

W R A

ولیم آر اینین۔

قسم کے فعل ناجائز یعنی عدم ایفاء کے وعدہ پر۔

اسی لئے اقسام نالاش میں قریب پر وعدہ خلافی (Assumpsit) کو ترجیح دی جاتی تھی۔ لیکن کچھ عرصے بعد وکیل خوش اسلوبی سے رقی دین کا وعدہ خلافی (Assumpsit) کے تحت ذکر کرتا تھا یا اس کی ادائیگی کے وعدے کا ذکر کرتا تھا۔

اس کا فیصلہ سب سے پہلے Slade کے مقدمے میں ہوا کہ وعدہ خلافی (Assumpsit) کے تحت اس وقت بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے جب کہ معاہدہ اشیا کی بیع کا ایک معاملہ ہوا اور اس سے ایک معین مطالبہ یا دین پیدا ہوا۔ یہ حرب نقص معاہدہ سے ایسا مطالبہ پیدا ہوتا تو مدعی کو ایک مختصر بیان دین میں یہ بتانے کی اجازت دی گئی کہ مدعی علیہ نے اس سے کام کرنے یا اسباب مہیا کرنے کی درخواست اور ان کا معاوضہ ادا کرنے کا عہد کیا تھا۔ یہ سترھویں صدی کے آخری پچیس سالوں میں طے ہوا اس کے بعد سے کوئی شخص ان مطالبات کو مختلف طور سے ایک ہی نالاش میں بیان کر سکتا تھا جو معاہدے سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ معاملہ خاص ہوا تھا جس کا تقض عمل میں آیا۔ کہ ایک دین تھا جو معاملے سے پیدا ہوا تھا اور اسی بنا پر اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کی ادائیگی کا عہد کیا جا رہا ہے۔

اس قسم کی بحث کو (indebitatus count) کہتے تھے یا (count in

indebitatus assumpsit) اگر معاہدہ خصوصی کے ذریعے سے متعین مطالبہ پیدا ہوتا تو اب اس کو دین ہونا بیان کیا جاسکتا۔ نیز یہ بھی کہ اس کی ادائیگی کا وعدہ ہوا تھا جس طرح اس کا ذمہ داری کی ان اقسام پر اطلاق ہوتا جو اگرچہ معاملے کے عناصر سے خالی

لے 4 Co Rep. 92

۱۔ دیکھو جیفٹس ہولڈ کا بیان جو مقدمہ Hayes بم Warren (2 Str. 932) میں نقل کیا گیا ہے۔
 ۲۔ اس کا فارم یہ ہوتا تھا: ”ہر گاہ مدعی علیہ ماہ۔۔۔ سنہ۔ عیسوی کے۔۔۔ دن مدعی کا مبلغ۔۔۔ پونڈ کے لئے برائے (مثلاً اشیا کے بیع) دیوں ہوا اور اس طرح دیوں ہونے کے بعد اس کے بدل میں بعد ازاں تاریخ دستہ مذکورہ کو اس نے مدعی سے عہد کیا کہ وہ اسے عند المطالبہ مذکورہ مقدار رقم

ادا کر دے گا“ (Cf Chitty on Pleading ed. 6, vol. ii, p. 34)

ہونے مگر نالش دین کا حق پیدا کرتے، اور اس طرح ان تمام مقدمات پر اس کا اطلاق ہونے لگا جن میں زید کو بکر کے حق میں اس رقم کی تلافی کا ذمہ دار قرار دیا گیا جو اس نے بکر کے نقصان سے حاصل کی ہو۔

اس طرح سہولت چارہ کار کے لئے چند ذمہ داریوں کو یہ حیثیت دی گئی ہے کہ گویا وہ معاہدے سے پیدا ہوئیں اور معاملے کی نالش کا فارم ان سے متعلق ہونے لگا۔
قرضے اور وعدہ خلافی (Assumpsits) کا فرق علما کا من لا پر و سیجریٹ ۱۸۵۲ء کے ذریعے سے برطرف کر دیا گیا۔ مدعی کو وہ فارم متعین کرنے کی ضرورت نہ تھی جس میں وہ نالش دائر کرتا (دفعہ ۳)۔ اسے اجازت تھی کہ ایک ہی دعوے میں متعدد نالشوں کے عنوان شامل کرے (دفعہ ۴)۔ اور بنائے نالش کے بیان سے مرعومہ جہد کو خارج کرے (دفعہ ۵)۔ ایسے مقدمات میں جو سادہ مطالبہ رقم بن جاتے تھے پلڈنگ کے عنوان کو حذف کر کے فقط اس بات کا ایک مختصر بیان کافی سمجھا جانے لگا کہ رقم ادا شدہ یا وصول شدہ کی بنا پر دین واجب ہوا ہے۔ ۱۸۵۳ء کے جوڈی کیچر ایکٹ نے مقررہ فارموں کی پلڈنگ کو ختم کر دیا اور نالشات قرضہ (indebitatus count) کی جگہ سمن پر ایک سادہ تحریر ظہری کو کافی قرار دیا۔

بعض رشتہ داروں نے قانونی معاہدے کے ساتھ خاص تاریخی تعلق رہا ہے اس لئے ان پر بھی غور کرتے چلنا چاہیے۔ ان رشتوں کو کسی زمانے میں پلڈر و عہد ثابت کیا کرتے تھے۔

ایسے رشتے یا تو عدالت مجاز سماعت کے فیصلے سے قائم ہوتے یا فریقین کے اپنے فعل سے پہلی قسم کے متعلق یہ کہنا کافی ہے کہ عدالت مجاز سماعت کے فیصلے کی (جو فریقین میں سے ایک کی جانب سے دوسرے کو رقمی ادائیگے متعلق ہوتا) صرف بذریعہ کاروائی عدالت جبراً تعمیل کرائی جاسکتی بلکہ خود اس کو فریقین میں دین قائم کرنے والا امر قرار دے کر اس کی بنا پر نالش دائر کی جاسکتی خواہ عدالت عدالت ریکارڈ ہو یا نہ ہو۔

لے۔ Moss v Macferlan, 2 Burr 1105

لے۔ 15 & 16 Vict. c 76.

لے۔ Williams v Jones, 13 M. & W 628.

فریقین کے فعل سے یہ وجوب یا نوا اس طرح پیدا ہوتا کہ (۱) زید اقرار کرتا کہ ایک حساب متذکرہ کی بنیاد پر کچھ مطالبہ اسے بکر کو ادا کرنا ہے یا (۲) زید وہ رقم ادا کرنا جو بکر کو ادا کرنی چاہیے تھی یا (۳) زید وہ رقم حاصل کر لینا جو بکر کی تھی۔

حساب متذکرہ (۱) حساب متذکرہ سے مراد اس رقم کا اقرار ہے جو مثلاً ”مجھ پر حساب متذکرہ“ (I. O. U) لکھنے سے واجب ہوئی تھی یا کسی شخص کا جو کسی اور سے حساب کتاب رکھتا تھا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اس کی عات سے کچھ بقیہ ادب الا وہ ہے ایسے اقرار سے ایک جدید اور ممتاز بنائے نالٹس پیدا ہوتی ہے جو ایک ایسے معنوی عہد پر مبنی ہوتی جسے قانون ادائی دین کے متعلق فرض کرتا ہے۔

(۲) قانون انگلستان کا یہ ایک قاعدہ ہے کہ کوئی شخص مجاز نہیں کہ خود کو دوسرے کا دائن اس طرح بنائے کہ اس دوسرے شخص کی مرضی یا اس کی منظوری کے بغیر اس کا دین خود ادا کر دے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے کی جائیداد کی حفاظت کے لئے کچھ کام کرنا یا رقم خرچتا ہے تو بھی اسے کسی اور باعث کی غیر موجودگی میں جائیداد پر کوئی حق گرفت یا واپسی رقم کا کوئی حق نہ پیدا ہوتا۔

لیکن اگر زید بکر سے درخواست کرتا یا اس کو اجازت دیتا کہ وہ ایک ایسی حیثیت اختیار کرے جس میں اس کو اس بات پر مجبور ہونا پڑے کہ زید کسی قانونی ذمہ داریوں کو سرانجام دے تو ایسی صورت میں قانون یہ فرض کرتا کہ زید نے بکر سے ایک درخواست کی اور ایک عہد کیا ہے۔ درخواست رقم ادا کرنے کے متعلق اور عہد رقم کی واپسی کے لئے۔

اگر چند مشترک مدیونوں میں سے ایک اکیلا ہی پورا قرضہ ادا کر دے تو

۱۔ Irving v Veitch 3 M & W. 90, 107.

۲۔ Lubbock v Tribe, 3 M & W 607

۳۔ از جیسٹ Willes در مقدمہ Johuson بنام رائل میل اسٹیم پیکٹ کمپنی (L. R. 3 C. P. 43.)

۴۔ Falcke بنام اسکاٹش امیریل انشورنس کمپنی (34 Ch. D. at p 248.)

وہ دیگر ہر ایک مدیون سے فرداً فرداً اس کے حصے کے تناسب سے رقم پائے گا۔ ایسی صورت میں ادائیگی کی درخواست اور واپسی کا عہد اس لئے فرض کیا گیا تھا کہ مدعی کے لئے چارہ کار وعدہ خلائی (Assumpsit) ممکن ہو اور اپنے شرکائے دین سے اس رقم کو واپس حاصل کر سکے جو ان کے فائدے کے لئے ادا کی گئی تھی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص دوران کاروبار میں اپنا اسباب دوسرے کے احاطے میں چھوڑے اور دوسرے کے ذمے کا کرایہ اس لئے ادا کرے کہ اس کے اپنے اسباب کو نقصان نہ پہنچے تو بھی وہ اپنی رقم اسی طور پر واپس پاسکتا ہے۔

اس قسم کی ذمہ داری کی مثالیں بہ کثرت پیش کی جاسکتی ہیں لیکن ہمیں یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جو قانونی ذمہ داری بکرنے زید کی جانب سے بغیر زید کی اجازت یا کسی باہمی رشتہ قانونی کے اپنے سر ہی وہ بکر کو اس بات کا مستحق نہیں بنائے گی کہ اس رقم کو واپس پاسکے جو ان حالات میں اس نے زید کے فائدے کے لئے ادا کی ہو تھی۔ ذمہ داریوں کے لئے ضروری ہے کہ زید نے کسی نہ کسی طور پر بکر پر عائد کی ہوں ورنہ محض یہ واقعہ کہ بکر نے قانون کے مجبور کرنے پر وہ رقم ادا کی جس کی ادائیگی پر زید کو مجبور کیا جاسکتا، بکر کو زید کے خلاف کوئی حق نالیش نہیں عطا کرے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بکر خود اپنے نفع کے لئے عمل کر رہا ہو زید کی درخواست کی وجہ سے نہ ہو۔

(۳) ایسی بہت سی صورتیں ہیں جن میں زید کے لئے وہ رقم بکر کو واپس کرنی ضروری ہوتی ہے جو زید کے قبضے میں ایسے حالات میں آئی کہ زید اس کے

۱۔ Kemp v. Finden, 12 M. & W 421

۲۔ Exall v Partridge, 8 T. R. 308.

۳۔ Re Leslie, 23 Ch. D 552

۴۔ England v. Marsden, L R I. C P. 529.

لے کر رکھنے کا مستحق نہ تھا۔

اس قسم کے مقدمات کے متعلق ایک زمانے میں خوں تھسا کہ لارڈ (Mansfield) کے ہاتھوں وسعت اختیار کر کے کہیں "اخلاقی وجوب" کی مہم وغیرہ میں صورت نہ اختیار کر لیں۔ مگر اب وہ صورت ہائے حالات کافی اچھی طرح متعین ہو چکے ہیں جن میں اس کا اطلاق کیا جاسکے۔ اس قسم میں وہ مقدمات بیان کئے جاسکتے ہیں جن میں رقم بذریعہ فعل ناجائز حاصل کی جائے۔ مثلاً بذریعہ فریب تحت معاہدہ رقم کی ادائیگی کی ترغیب یا جبر نیز وہ مقدمات جن میں رقم واقعے کی غلط فہمی پر ادا ہوئی ہو یعنی ادا کنندہ کو یہ یقین ہو کہ اس پر رقم کی ادائیگی کی قانونی ذمہ داری عائد ہے۔ اور وہ مقدمات جن میں رقم کو واپس کرنے کی ذمہ داری کسی ایسے بدل کی بنا پر ہو جو پوری طرح ناکام ہو گیا ہو۔ ایسے مقدمات ہمارے موضوع سے باہر ہیں۔

تمت



۱۔ Moses v Macferlam, 2 Burr, 10 10

۲۔ Kelly v Solari, 9 M. & W 54

۳۔ Jones Ltd v Waring & Gillow Ltd., (1926) A. C 670.

۴۔ Rowland v Divall, (1923) 2 K. B 500.

ضمیمہ جات

ضمیمہ (الف)

کرایہ نامیہ جہاز کا نمونہ

کرایہ خاصہ جہاز

آج مضبوط جہاز موسوم بہ فلاں (جس کی پیمائش رجسٹرڈن یا اس کے قریب ہے) کے اور تاجریں باہمی رضامندی سے یہ معاملہ طے ہوا ہے کہ مذکورہ جہاز چیت مستحکم اور مضبوط ہونے اور ہر طریقے سے سفر کے لئے تیار رکھے جانے کے باعث، ہر موافق رفتار کے ساتھ مقام کو دیا اس کے اتنا قریب جتنا کہ بے خطر ممکن ہو، جا اور روانہ ہو سکتا ہے۔ اور وہاں مذکورہ تاجر کو ٹھی واپس لے جو ایک پورا اور مکمل بار تاجر کی اپنی جو کھم اور اس کے اپنے مصارف پر جہاز کے بازو لایا جائے گا اور اٹھایا جائے گا، اور اس کی اپنی کلوں، آلات، مایحتاج کے ذخیرے اور فرنیچر کے ساتھ جس قدر بوجھ وہ معقول طور سے لا اور لیجا سکتا ہے اس سے زیادہ نہ ہو تو وہ وہاں سے مقام کو یا اس کے اتنے قریب جتنا کہ بے خطر جانا ممکن ہو روانہ ہو جائے گا اور کرایہ حمل و نقل

ادا ہو چکا ہو تو اس کی حوالگی عمل میں لائے گا۔

حاکموں اور بادشاہوں کی گرفت، فعل خدا، بادشاہ کے دشمن، آگ اور سمندر، دریا اور چارزانی کے دیگر تمام اور ہر ایک خطرے اور حادثے، چاہے کسی قسم اور نوعیت ہی کے کیوں نہ ہوں، مذکورہ سفر کے دوران میں بہر حال مستثنیات سمجھے جائیں گے۔

اسباب کی صحیح حوالگی پر کرایہ ادا ہو گا۔

مذکورہ تاجر کو دن بغرض دے جائیں گے
 اگر جہاز اس سے پہلے ہی نہ بھیج دیا جائے، اور اسباب اتارنے کی مذکورہ مدت کے علاوہ مزید دن قیام کے لئے پونڈ روزانہ پر دے جائیں گے۔

اگر معاملت نامہ ہذا کی عدم تعمیل ہو تو اس کی سزا، کرایہ حمل و نقل کی اندازہ کردہ رقم ہوگی۔

..... کی دستخط کا گواہ
 کی دستخط کا گواہ

لے عام طور سے چند مین دن اس عرصے کے لئے مقرر کیے جاتے ہیں کہ اسباب چڑھایا اور اتارا جائے ان کو (lay days) کہتے ہیں ان کے علاوہ تاجر کو اجازت ہو سکتی ہے کہ ضرورت ہو تو روزانہ کچھ عرصہ رقم ادا کر کے جہاز کو روک رکھے حقیقت میں یہی وہ ایام قیام (lay days) ہیں جن کے متعلق رقم ادا کرنی پڑتی ہے (Wilson V Thoresen) (1917) 2 K. B. 405 جہاز کو روک رکھنا اور اس کا معاوضہ دہانوں کو (Demurrage) قیام کہتے ہیں۔ قیام حقیقت میں ہر دن کی رکاوٹ کے طے شدہ شخص کردہ ہر جے ہیں اگر قیام کی کوئی شرح طے نہ کی گئی ہو تو مالک جہاز کو غیر شخص ہرجوں کے (جن کو روک رکھنے کے جرجے کہتے ہیں) مطالبے کا حق پیدا ہوتا ہے مینے اس قدر جتنا کہ وہ ثابت کر سکے اس تعویق سے اسے واقعی نقصان میں آیا (Invekip ss Co) بنام (1917) 2 K. B. 193

یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاجر کی غیر تبدیل پذیر قیامت پسندی ہی معاہدہ وجہ جس کے باعث یہ فقرہ جات کو بناموں میں باقی رہا ہے کیونکہ مزار کا بطور سزا تو ظاہر ہے کہ نفاذ نہیں ہو سکتا (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴۴ اصل کتاب میں) بلکہ

ضمیمہ (ب)

————— ❦ —————

بھرت چٹھی کا نمونہ

————— ❦ —————
 سفر پر جانے والے جہاز پر بھیجے ہوئے سامان کے لئے

————— ❦ —————

سامان مندرجہ ذیل کو... نے اچھی حالت اور عمدہ صورت میں
 نامی اچھے جہاز پر جس کا کپتان زیر ذکر سفر میں ہے اور جو میں
 لگرا انداز ہے اور کو جارہا ہے، بارکبا ہے۔ وہ سامان ہے؛
 اس پر حسب حاشیہ نشان اور نمبر لگایا گیا ہے اور اسے ویسی ہی اچھی حالت اور
 عمدہ صورت میں مذکورہ بالا بندرگاہ میں۔

دفعہ خدا بادشاہ کے دشمن، آگ اور سمندر، دریاؤں اور جہاز رانی کے دیگر
 تمام اور ہر قسم کے ہر ایک خطرے کو مستثنیٰ کرتے ہوئے) کو یا اس کے
 محول علیہم کو جب کہ وہ خود یا اس کے محول علیہم مذکورہ سامان کا
 کرایہ حمل و نقل ادا کریں۔ نیز مروجہ حق کپتان (Primages) اور دیگر

دبقیہ مابینہ صفو گذشتہ واقعات بقنا نقصان پہنچا ہے وہی دلایا جاسکے گا۔

..... یہ امر بہت مشکل ہے کہ آج کل مندرجہ بالا چٹھی کے جیسا سادہ نمونہ استعمال میں
 پایا جائے۔ آج کل کے مروجہ فارم اس سے بہت زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں اور خاص کر
 مستثنیٰ اخراجات کی فہرست بہت وسیع ہوتی ہے۔

مصارف خفیفہ (intrugs) بھی اس پر گواہی کے لئے مذکورہ جہاز کے کپتان یا خازن نے
بھرت چٹھیوں پر جو سب کے سب یہی مضمون اور تاریخ رکھتی ہیں شہادت ثبت
کی ہے اور ان ... چٹھیوں میں سے اگر ایک کا کام پورا ہو جائے تو باقی
کا عدم ہو جائیں گی۔

المترجم مورخہ

ضمیمہ (ج)

بحری بیجے کے لئے لائڈ کمپنی کی پالیسی
(اب یہ قانون بریجری بابت ۱۹۰۶ء کا ضمیمہ بنا دیا گیا ہے)
واضح بادکہ

س۔ گ۔ لہ
میں

نے خود اپنے نام پر نیران سب کے ناموں اور ان میں سے ہر ایک کے

صالح بہان ایک مجموعی ہی رقم ہوتی تھی جس کے کپتان کو دیے کا رواج تھا یہاں خفیفہ سے مراد یہاں وہ چھوٹی نہیں
ہیں جو کپتان اور کرواتھا اور جو ناجر واپس ادا کرتا ہے۔ یہ دونوں اب عملاً رائج نہیں رہے اگرچہ یہ فقرہ
اب بھی مذکورہ صورت میں بعض وقت لکھا جاتا ہے۔

خصوصی مصارف خفیفہ سے مراد وہ نقصان ہے جو جہاز یا اس میں بھرے ہوئے سامان کے کسی
نزدک خصوصاً پہنچنے سے مراد اس کے مالک یا اس کے بیمہ کرنے والے کو لاحق ہوتا ہے۔

دوسری مصارف خفیفہ سے مراد یہ ہے کہ نقصان کو جہاز یا اسباب کے جملہ مفاد واروں میں ان کے مفاد کے
نسب سے تقسیم کر دیا جائے جب کہ نقصان عمدہ اور سب کی حفاظت کی خاطر پہنچا یا جائے مثلاً مستول کاٹ دئے
جائیں یا اسباب متعدد میں پھینک دیا جائے۔ لائڈ کی پالیسی میں ہمیشہ یہ دو حرف S G لکھے جاتے ہیں۔
معلوم نہیں ان کی اصلیت کیا تھی بعض لوگ اس سے جہاز اور اسباب (Ship and goods) مراد
لیتے ہیں۔ بعض کی رائے میں ان سے مراد (Salutus gratia) ہے۔

نام پر چین یا جس سے یہ جزیرہ یا کلا متعلق ہو، بیمہ کیا اور خود کے اور ان کے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے انشور کرایا ہے۔ چاہے فاصلہ ہو یا نہ ہو۔ یہ بیمہ تاریخ بہار اور اس سے ہر اس اسباب اور مال تجارت پر نیز اس اچھے جہاز جس کا نام . . . ہے اور جس کا کپتان خدا کے حکم سے موجودہ سفر کے لئے ہے یا جو کوئی بھی مذکورہ جہاز پر کپتان کی طرف سے جانے اور مذکورہ جہاز اور اس کا کپتان آئندہ جو بھی نام اختیار کریں یا کلائیں، کے اور اس میں پائے جانے والے ڈھانچے، حمل و نقل کی کھوں، اوزاروں، توپوں، گولی بارود توپے، کشتی اور دیگر فرنیچر اور خود مذکورہ جہاز کے لئے ہے اور یہ بھی تمام سامان و اسباب مذکورہ جہاز بار کر کے . . . شروع کیا جائیگا۔ یہ بیمہ مذکورہ جہاز وغیرہ کے دوران قیام میں عادی و ساری رہے گا تا آنکہ جہاز مذکور توپوں، حمل و نقل کی کھوں، اوزاروں وغیرہ اور طرہ سامان و اسباب کے ساتھ . . . کو پہنچ جائے اور چوبیس ٹھنوں تک سلامتی کے ساتھ نکلے گا۔ اگر نہ رہے بیمہ، اسباب و سامان پناہ اس وقت تک رہے گا جب تک کہ وہ بحفاظت آثار کرشمگی پر نہ پہنچا دی جائیں۔ اور مذکورہ جہاز وغیرہ کے لئے جہاز نہ ہو گا کہ اس سفر میں جہاں چاہے جائے اور جس بندر گاہ یا مقام پر چاہے ٹھیرے اور اس سے بیمہ ہذا متاثر نہ ہو گا۔ مذکورہ جہاز وغیرہ اور سامان و اسباب وغیرہ بیمہ دار کے اغراض کے لئے بر بنائے معاہدہ مابین بیمہ کنندہ و بیمہ دار اس پالیسی میں مبلغ کی مالیت کے قرار دیے جاتے ہیں۔

جس جو حکم اور خطرے کو ہم بیمہ کنندہ برداشت کرنے تیار ہوئے ہیں وہ وہ خطرات ہیں جو سمندروں کے ہوں یا جنگی جہازوں، آتش زدگی، دشمنوں، بحری قزاقوں، ڈاکوؤں، چوروں، جہاز کو ہلکا کرنے کے لئے اسباب کو سمندریں

پھینک دیئے، منڈی کی مہر یا مہر کرر، اچانک صلوں، سمندر میں ضابطی کسی بھی قوم، حالت یا صفت کے باو شاہوں، حکمرانوں یا لوگوں کی طرف سے گرفتاریوں، پابندیوں اور رکاوٹوں، کتبان یا ملاحوں کے فریب و غفلت فاش اور ان تمام خدشوں، نقصانوں اور مصیبتوں کے متعلق ہیں جو مذکورہ سامان و اسباب یا ان کے کسی حصے کو مضرت، نقصان یا ہرجہ پہنچانے کے لئے پیش آچکے ہوں یا آئندہ آئیں۔ اور کسی نقصان یا مصیبت کے وقت بیمہ دار اور اس کے کارکنوں، ملازموں اور محمول الیم کے لئے جائز ہو گا کہ مقدمہ دائر کر کے، کوشش کر کے اور سفر کر کے مذکورہ سامان و اسباب اور جہاز وغیرہ کے متعلق جوابدہی، حفاظت اور رکلی یا جزئی وصولی عمل میں لائیں اور اس سے بیمہ ہذا کی خلاف ورزی نہ ہوگی۔ اور اس کے اخراجات کے لئے ہم بیمہ کنندگان ہر ایک جس قدر رقم کے لئے اس کے جہاں بیمہ کیا گیا ہے اس کے نرخ و مقدار کے تناسب سے رقم ادا کرے گا۔ اور یہ خاص طور پر اظہار کیا جاتا ہے اور اس کا معاہدہ ہوا ہے کہ جائداد بیمہ شدہ کی بازیابی، بچاؤ اور حفاظت کے لئے بیمہ کنندہ یا بیمہ دار جو بھی کارروائی عمل میں لائے وہ ہرگز دست برداری یا چھوڑ دینے پر آمادگی نہیں تصور کی جائے گی، اور ہم بیمہ کنندہ منظور کرتے ہیں کہ یہ تحریر یا پالیسی بیمہ ایسی ہی موثر و باوقت ہوگی جیسی کہ کوئی عمدہ سے عمدہ تحریر یا پالیسی بیمہ جو لو مبارڈ اسٹریٹ یا رائل اسپیج یا لندن میں کسی اور جگہ مرتب کی گئی ہو چنانچہ ہم بیمہ کنندہ مطمئن ہیں اور ذریعہ ہذا اقرار کرتے اور اپنے کو پابند کرتے ہیں کہ ہر ایک اپنے حصے کی حد تک ذمہ دار ہو گا اور ہمارے وارثوں، مہتمم وصیت اور اسباب (جائداد) سے بیمہ دار، اس کے مہتمم وصیت، منتقلین اور محمول الیم کے حق میں ہمارے وعدوں کی پوری تعمیل کی جائے گی۔ اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس بیمے کے لئے بیمہ دار..... سے ہمیں جو بدل وصول طلب تھا وہ وصول ہو چکا ہے جو بہ نرخ..... ہے۔

اس کی گواہی میں ہم بیمہ کنندگان نے اپنے نام اور رقم ہائے بیمہ شدہ کو درج کیا۔ واضح باد کہ غلط، مچھلی، نمک، میوہ، آٹا اور بیج کے متعلق ضمانت دی جاتی ہے کہ وہ جہاز کے نقصان کی تقسیم رسدی سے خارج رہیں گے جو اس کے کہ وہ تقسیم رسدی

منتقل الیہ عبارت ظہری کی طرف سے (۱) خصوصی عبارت ظہری
(۲) سادہ عبارت ظہری

ہم نے اس کو دیکھا ہے کہ
جس کا نام ہے
اس کا نام ہے
اس کا نام ہے

رایسری نوٹ کا نمونہ

آکسفورڈ یکم جنوری ۱۹۲۳ء

مبلغ ایک سو پونڈ

میں اقرار کرتا ہوں کہ رچرڈ رو کو یا اللہ کے حکم پر
او ایڑ بیک آکسفورڈ میں تاریخ ہذا سے چھ ماہ بعد مالیت
وصول شدہ کے معاوضے میں مبلغ ایک سو پونڈ
ادا کر دوں گا۔

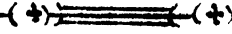
جہان ڈو

یادداشت: ان دستاویزوں پر حسب قیمت اسٹامپ لگانے کی ضرورت ہے



اشیاء

اصول قانون معاہدہ انگلستان



- آقا و ملازم
 ۳۴۸ ملازم کو نفض معاہدہ کی ترفیب پر ذمہ داری۔
 ۳۴۷ تا ۳۳۳ معاہدہ اطلاع دے کر ختم کیا جاسکتا ہے۔
- اہرام
 ۹۲ اور ضمانت میں فرق۔
 ۲۳۸ اور ہرجے میں فرق۔
 ۲۸۹ کے معاہدے سمجھے جائیں گے اگر بھری پٹریں یا
 آتش زدگی کے نیچے کرائے جائیں۔
- اہرام
 ۴۰۴ خفی و جلی۔
- اہرام جلی
 ۴۰۵ کسی تصدیق زبانی شہادت سے نہیں ہو سکتی۔
 اجنبی (غیر ملکی)
 ۱۶۵ کس حد تک معاہدہ کر سکتا ہے۔

- دشمن سے معاہدہ
کسی کارندے کا اصل اگر اجنبی دشمن بن جائے تو۔
۶۷ تا ۶۵
۸۲ تا ۵۸۱
- اختتام معاہدہ
(دیکھو عہد - لقمہ - عدم امکان - عمل قانون - تعمیل)
اختیار سے متجاوز
وہ معاہدے سمجھے جائیں گے جن کے فوق معاہدہ {
کرنے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔
۸۶ تا ۸۵
۴۰ تا ۳۶
- امری توثیق نہیں کی جاسکتی۔
اختیار کی عطا
(دیکھو کارندگی)
سے دارنٹی (اطمینان دہانی) عمل میں آئے۔
عمری طور سے اور خصوصی طور سے۔
۵۶۱، ۲۳۸
۵۴۹
۵۸ تا ۵۵۲
۵۷۸
- کے اقسام۔
کے ساتھ سفاد کی وابستگی
اخفا
اور عدم اظہار میں فرق
۵۲ تا ۲۴۹
اخلاقی ذمہ داری
کوئی بدل نہیں۔
۱۶۱
ادائی
چھوٹی رقم کی بڑی رقم کے سلسلے میں۔
بھی اختتام معاہدہ کا ایک طریقہ۔
دستاویز قابل بیع و شرا کے {
ذریعے سے۔
۱۴۳
۳۸ تا ۳۴
۴۳۷
ادخال کے قابل ہونا
تحریری معاہدے کا۔
۳۹۶

ادغام کم درجے کی کفالت کا بڑی کفالت میں۔
۸۱، ۷۶
۴۹ ۳
سے معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔
ارادہ (دیکھو نیت)

اراضی

۹۷
۴۶ تا ۲۴۵
۵۱۲
میں مفاد کا حکم قانون فریب میں۔
کی بیع میں عظیم تر اقسام۔
کی بیع کے معاہدے کی تعمیل مختص

ازدواج

۳۰۴
۵
۹۷
۳۰۳
۳۹۰
معاہدہ تفویض
ایک قسم کا عہد ہے جو معمولی معاہدے سے مختلف ہے۔
کے بدل کے طور پر کیا ہوا عہد
میں انتخاب کی آزادی کو متاثر کرنے والا عہد۔
کا اثر عورت کے معاہدات قبل ازدواج پر۔
ایسا ب لادنے اور اتارنے کی مدت
چماز کے لیے۔
۴۴۵، ۳۲۵، ضمیمہ الف

استرداد

۴۲ و ما بعد
۳۹
۵۷۶
ایجاب کا کب ممکن ہے
قبول کا قانون انگریزی کے تحت ناممکن ہے۔
کارندے کے اختیار کا۔

اشتہار

۶۶ تا ۵۹
۳۳
کے ذریعے سے ایجاب
کا قبول بذریعہ فضل

اشیا

۹۷
قانون موضوعہ میں کسے کہتے ہیں۔
(دیکھو بیع)

اصل اور کارندہ

۵۳۰. اٹارنی کے اختیارات۔
 ۵۳۰. فریقین کے اختیارات اور حیثیت
 ۴۰ تا ۵۳۰. اختیار کس طرح دیا جائے۔
 ۵۳۶. کارندے کے فعل کی توثیق۔
 ۵۴۲. کے فرائض۔
 ۵۵۰. خصوصی اور عمومی کارندگی
 ۵۸ تا ۵۵۲. پیشہ و راہ کارندگی کے اقسام
 ۵۵۱. اختیار کی توثیق۔
 ۵۴۸. اختیار کی تفویض
 ۷ تا ۵۷۶. اختیار کا استرداد۔
 ۶۳ تا ۵۵۰. { معلوم الاسم اصل کا کارندہ کب معاہدے کے تحت
 ذمہ دار ہوگا۔
 ۶۵ تا ۵۶۳. نامعلوم الاسم اصل کا کارندہ۔
 ۵۶۵. کارندہ اس اصل کا جس کا نام قاش نہ کیا جائے۔
 ۵۷۰. { کارندے کے فریب کی ذمہ داری اصل پر کب
 آتی ہے۔
 ۵۷۲. کارندے کا عدم اظہار واقعات۔
 ۵۸۲ تا ۵۸۰. اصل کی حیثیت کی تبدیلی یا موت کا اثر
 ۵۵۷. کمیشن ایجنٹ۔

اطلاع

۳۲. ایجاب کو قبول کرنے کی
 ۷ تا ۳۶۹. معاہدے کو فسخل کرنے کی
 اعانت مقدمہ بازی
 بشرط معاوضہ
 ۳۰۰. واجبہ

اعانت مقدمہ بازی بلا معاوضہ کیا چیز ہے اور قانون معاہدہ { ۳۰۰ و باب ۵
میں اس کی اہمیت۔

افشا

۲۱۱ کا فریضہ چند معاہدات میں
از طرف کارندہ
اقرار در یکسو عہدہ
اقرارات عدالتی معاہدہ اندر راج کی ایک قسم ہیں۔ ۷۷
اقرار ذہنی

۲۲ جو طرز عمل سے پیدا ہو
۳۰۳ بحری سفر کے قابل ہونے کے متعلق جب جہاز کا
بحری بیمہ ہو۔
۱۵۳، ۲۴۵، ۵۴۲ ابرا کے متعلق معاہدہ ملازمت میں۔

۵۷۹، ۷۷۹ تکمیل شدنی بیع اشیاء میں اشیاء کی کیفیت کے متعلق۔ ۴۷۳
۴۷۷ حقیقت کے متعلق۔
۴۷۷ کا امکان کے متعلق فرض کر لیا جانا۔
۲۳۸، ۷۷۷، ۷۷۷ اختیار کے متعلق۔
۵۶، ۸۰، ۸۱، ۸۲

۴۲۸ التوائے تمیل سے معاہدہ ختم نہیں ہوتا۔
۳۲۶ الحاد اور بے دینی۔

امانت

۳۳۵، ۱۱ اور معاہدے میں فرق
کا اعلان کرنے سے
اشخاص ثالث کے حقوق
متاثر ہو سکتے ہیں۔ ۳۵۶

امر مانع تقریر مخالف (دکرنے کی مانعت)۔

۸۰

بذریعہ بیانات تحریری۔

۲۳۸

بذریعہ الفاظ و طرز عمل۔

۲۲۰

کا اثر۔

۲۳۹

”ملک میں“ یعنی بذریعہ طرز عمل۔

۵۲۰

بذریعہ فیصلہ عدالت۔

۵۷۸، ۵۳۱

کے ذریعے سے کارندگی کا قیام۔

انتقال جائداد

۴

اور معاہدے میں فرق۔

۱۱۴

کی ایک قسم بیع ہے۔

انکار معاہدہ

۲۲۳

تقصیل سے قبل۔

۲۲۹

تقصیل کے دوران میں۔

ضمیمہ ج

اوسط عمومی و خصوصی۔

ایجاب

۲۹ تا ۲۶

کی اطلاع دی جانی چاہیئے۔

۵۱

قانونی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے ہو۔

۳۰ تا ۳۹

کس طرح ساقط ہو سکتا ہے۔

۵۱ تا ۴۲

کس حد تک قابل استرداد ہے۔

۶۰

غیر متعین اشخاص کے حق میں۔

ایجاب و قبول

۲۲ تا ۲۰

ہر عہد کے لیے اصل اصول ہیں۔

۲۱

کا اظہار سوال و جواب میں۔

بائندہ

۸۳

کی حقیقت

۳۱۶ تا ۸۳

کے تحت سزائیں۔

باہمی اقرارات

۱۲۷

ایک دوسرے کے بدل ہیں۔

۴۳۵

میں ایک کی تعمیل دوسرے کو ختم نہیں کر دیتی۔

۴۷۷، ۴۰۳

بحری سفر کے قابل ہونا بحری جیسے کے معاہدے میں مضمر سمجھا جائیگا۔

بدل

۲۳

کا مقام انگریزی قانون معاہدہ میں۔

۱۱۸، ۸۲، ۷۵، ۷۲

لازمی ہے جب معاہدہ ٹہری نہ ہو۔

۵۱۸

۱۱۹

کی تعریف۔

۱۱۹

ایک قرضہ موجودہ سمجھا جائے گا۔

۱۴۴، ۱۲۷، ۲۳۲

تکمیل شدہ و تکمیل شدنی۔

۱۵۱

۶۷۷ و ۶۷۸

کی تاریخ

۱۲۹

اور وجہ تحریک میں فسق۔

۳۴۹، ۱۳۰

مہبودہ کی طرف سے پیش ہونا چاہیے۔

۶۲، ۱۵۴، ۱۵۱

کوئی گزشتہ چیز نہ ہو

۱۲۷، ۱۲۴

کا کافی و مناسب ہونا۔

۱۲۷

کا واقعی ہونا۔

۱۳۳

جبکہ مقدمہ دائر کرنے سے باز رہیں

۱۴۵

کسی موجودہ ذمہ داری کو ختم کرنے کے لیے

۵۰، ۱۴۷

دائینین سے مصالحت کرنے کے لیے۔

۴۲۰

دست برداری کی صورت میں۔

کب تحریریں لایا جائے۔

۱۰، ۴، ۹۹، ۸۸

تحت قانون فریب۔

۱۱۶

تحت قانون بیع اشیاء۔

کے لزوم سے استغناء۔

۱۲۴، ۱۲۱

مزخومہ۔

۳۷ تا ۳۵

تحویل امانتی بلا بدل۔

۱۳۷

لازمت بلا بدل۔

۴۲۲، ۳۸۲

دستاویز قابل بیع و شرا۔

۴۵۴، ۱۹۹

کانہ پایا جانا معاہدے کے اختتام کا باعث ہوگا۔

۱۶۲

کا قاعدہ بیرونی معاہدات سے غیر متعلق ہے۔

۱۸۷

بذمت شخص کا معاہدہ اُس کی مرضی پر ممکن الانساخت ہے۔

برندہ اور لے جانے والا

۴۶۲، ۴۳۱

حفاظت سامان کا عہد کرے۔

۵۳۴

بوقت ضرورت کارندہ بن جائے۔

۵۱۸

برسی کرنا حق ناش کو ختم کر دیتا ہے۔

بلا بدل عہد

۸۲، ۲۲

کا لعدم ہوگا بغیر اس کے کہ مہری ہو۔

۵۱۳، ۲۶۹، ۸۲

کی تعمیل مختص نصف کے تحت نہیں ہو سکتی۔

مبھرت چٹھی

۸۹ تا ۳۸۷

کی نوعیت

۳۸۸

کی شغلی کا اثر۔

۳۸۸

اور دستاویز قابل بیع و شرا میں فرق۔

ضمیمہ

کا نمونہ

۲۸ تا ۲۲۱

بیانات کسی معاہدے میں

۲۲۹

کا حکم قانون غیر موضوع میں

۲۳۱

نصفت میں

۶۲

کسی کی نیت اور ارادے کے متعلق

۲۵۰

غلط ہوں تو کب حق ناش پیدا ہوتا ہے۔

۵۸ تا ۲۵۷ غفلت کے باعث غلطی ہو تو نہیں
 ۳۵۶ جب اصل کی طرف سے کارندہ دے
 ۱۶۸ بیرونی کا پیشہ وارانہ رتبہ
 بیرونی ممالک

۱۶۷ کے مقتدران اعلیٰ پر ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی۔
 ۵۲۳، ۱۶۷ اور نہ اس کے نمائندے (سفیر) پر۔
 ۹۷ تا ۲۹۶ کی مخالفت میں عہد
 ۳۷۷ کے باند قابل بیع و شراہیں

بیع

۷۵ تا ۲۶۵، ۱۱۳ اشیا کی
 ۱۳۴، ۲۳ تکمیل شدہ و تکمیل شدنی۔
 ۷ تا ۲۰۵ پر فزلق معاہدہ کے متعلق غلطی کا اثر۔
 ۲۶۰ کے متعلق خریدار ہو شیار یا ش کا قاعدہ۔
 ۲۵۰ اراضی کا عہد کیا جائے تو وہ کس حد تک عظیم تر {
 اعتماد کا معاہدہ سمجھا جائے گا۔
 ۵۱۲ کی تعمیل مختص

بیعہ

۲۸۹ سا کیا حکم پہلے تھا۔
 ۲۴۳ آگ کا ہو تو اہم واقعے کے عدم اظہار کا اثر۔
 جان کا ہو تو

۲۴۲ اہم واقعے کا اظہار ضروری ہے۔
 ۹۰ تا ۲۸۹ یہ کوئی معاہدہ ابراہ نہیں سمجھا جائے گا۔
 ۳۷۷ اُس کی پالیسی قابل انتقال ہے۔

جہاز کا ہو تو

۸۹ پالیسی کے نمونے پر ہو

ضمیمہ ج

اس کا نمونہ۔

۲۳ تا ۲۴

اہم واقعے کا اظہار ضروری ہے۔

۲۸۹

بیمہ کرائے جاسکتے کے قابل مفاد کا پایا جانا
ضروری ہے۔

۲۸۹، ۲۴۲

قانون بیمہ بھری کا کیا حکم ہے۔

۲۹۰

اس میں اور جان کے بیمے میں فرق

۳۷۶

اس کی پالیسی قابل انتقال ہے۔

۴۰۳

سمندر کے سفر کے قابل ہونے کی ذمہ داری
مضمین ہوتی ہے۔

۴۰۳

پدرانہ فراغت کے اختتام کے عہود۔

پرائیمری نوٹ (تحریری عہد)

۳۸۰، ۱۲۴

کے متعلق بدل دیے جا چکنے کا تصور جب تک کہ
اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔

۳۷۸

کو قانون موضوعہ نے دستاویز قابل بیع و شرا قرار
دیا ہے۔

۷۸ تا ۳۷۷

کی رقم حاصل کرنے والے اور اس کے منتقل الیہ ظہری
کے حقوق۔

پرورش و نفقہ مقدمہ بازی (دیکھو اعانت)

۳۳۴

پشیمانی کا موقع ناجائز معاہدے کی صورت میں۔

۹۸

پیداوار معنوی و پیداوار قدرتی

پیشکش و آمدگی

۴۳۸ و ما بعد

تعمیل کی ایک قسم ہے۔

۴۳۹

اشیا کے ہبیا کرنے کے لیے۔

۴۳۹ و ما بعد

رقم کی ادائیگی کے لیے۔

۴۶۲، ۴۶۱

پیش مشقی (ریپرل)

۵۵۹	تاجروں کا رسم و رواج
۸۳۳ تا ۳۸۲، ۳۷۷	غیر ملکی اصل یا آقا کے متعلق
۲۹۴	کسی دستاویز کو قابل بیع و شرا قرار دینے کے متعلق -
	تبدیلی کسی دستاویز میں کب اختتام کا باعث ہوتی ہے -
	تجدید
۳۶۰	کے مفتی
۳۶۰	لازمی نہیں
	تحویل امانتی
۷۰	سے نالاش غصب کا حق پیدا ہو سکتا ہے
۱۳۶	بلا بدل ہو تو بدل کی نوعیت کیا ہوگی
۷۶	تسلیم حقیقت کسے کہتے ہیں
۴۰۸، ۲۱۶، ۱۷۷	تصدیق کسی تحریری دستاویز کی -
۲۶۳	تصدیق معاہدے کی کسی فریب کی صورت میں -
۴۱۰ وابعہ	تعمیر کے قواعد
	تعمیل
	(دیکھو ادائی - ٹنڈر)
۴۲۸	کا التوا ایک فزوق کی خواہش پر -
۴۳۵	کے ذریعے سے ایک فزوق کا بری الذمہ ہو جانا -
۱۲ تا ۱۰۷	تعمیل جزئی کسی معاہدے کی حسب قانون فریب
	تعمیل مختص
۱۳ تا ۵۱۱	کے عام قاعدے
۵۱۳، ۸۳	کسی بلا بدل معاہدہ ٹہری کی
۵۱۳، ۷۹ تا ۷۸	کسین کے اقرار کی
۱۰۷ وابعہ	جزا تعمیل شدہ معاہدے کی حسب قانون فریب -
۴۰۷	غلطی سے کیے ہوئے معاہدے کی -

۲۳۲ خلاف بیانی کے زیر اثر کیے ہوئے معاہدے کی
۵۱۲ اراضی کے متعلق معاہدے کی
۵۱۵ حرکات شخصی کے معاہدات کی۔

تفسیری

۱۸۹ کے لیے آئن دشوہ میں جوہر
۳۰۷ کتب جائزہ ہوگی
۳۱۵ کا ناجائز معاہدہ برطرف کر دیا جاسکتا ہے
۱۵۱۰۲۳ مکمل شدہ میل کے لئے

تلافی

(دیکھو رضا مستند ۱۹)
۱۴۳ چھوٹی رقم کے ذریعے سے بڑی رقم کی
۵۱۸ کتب حق نالاش کو ختم کر دے گی۔

تنبیخ

۲۳۴ کا حق خلاف بیانی کی صورت میں۔
۲۶۲، ۲۳۴ فریب کی صورت میں
۲۷۲ واپ ناجائز کی صورت میں

توثیق

۸۰۶۷۹۹۶۸۹۱۵۹ بچے کے معاہدے کی
۱۷۹ عدالتی یک طرفہ فیصلے کے ذریعے سے
۳۰۳۵۳۶ کارندے کے فعل کی
۳۰۰ نالاشی سے فیصلہ کرانے کا اقرار۔

جانشینی

۱۷۵ جب کمسن کو ضروریات خریدنے کے لیے قرض {
دیا جائے۔
۲۹۰ ہمہ گیر ہونے کی ہمہ گیر شخص کے حقوق کے متعلق

جسپر

۲۶۶

اشخاص پر

۶۷۳-۲۶۶

اشیا پر

اخلاقی دباؤ کے ذریعے سے۔

جنون (دیکھو مجنون)

جو ڈیکچر ایکٹ (دیکھو قانون)

بہار انگریزی ہوتو

۸۴

اس کی منتقلی

۱۲۵

اس کی کوئی اجنبی جائیدادی حقیقت حاصل نہیں کر سکتا۔

چانسری (دیکھو عدالت نصفت)

حبس پینا (دیکھو قید)

حساب قہمی کا معاہدہ

۱۷۲

اطفال سے ہوتو کالعدم ہے۔

۵۸۸

اس کے عام اثرات

حصص

۳۷۹ (۸۹)

اس کی منتقلی کے لیے معینہ نمونے (فارم) کی ضرورت

۹۷

ریلوے کمپنی کے ہول تواریں سے اراضی میں مشتوق
ہیں پیدا ہوتے۔

۱۶۹

کسین حصہ داروں کے

۲۴۷

کسی تقسیم کا معاہدہ ایک غلط تر اعتماد کا معاہدہ ہے۔

حق ارجاع مالش

۳۶۳

کی اصلاح کے مشتبہ معنی۔

۳۶۴

قانون غیر موضوعہ کے تحت ناقابل انتقال ہے۔

۳۶۵ و ما بعد

نصفت کے تحت کس حد تک قابل انتقال ہوگا۔

۲۷۴ و ما بعد

قانون موضوعہ کے تحت کس حد تک قابل انتقال ہے۔

- ۲۶۹ حق خود کی فروخت نصفیت کے تحت
حق گرفت
- ۵۵۲ ہراج کنندہ کا
۵۵۳ سٹیمیشن پر فروخت کرنے والے تاجر کا۔
- حقیقت
- ۳۷۱ معاہدے کے منتقل الیہ کی
۳۸۱ دستاویز قابل بیع و شرا کے منتقل الیہ کی
۱۷، ۵۱۱ و مابعد حکم امتناعی کب دیا جاتا ہے۔
حوالگی
- ۷۹ دستاویز کی
۳۷۷ کے ذریعے سے دستاویز قابل بیع و شرا منتقل ہو سکتی ہے۔
۴۳۹ اسباب کی ہوتو یہ ایک قسم کا ٹنڈر ہے۔
- خدا کا کرنا
- ۴۳۲ کی اصطلاح کے معنی۔
۴۳۰ اس کے تحت محدود ذمہ داری کب آئے گی۔
۴۳۴ خط و کتابت کے ذریعے سے معاہدہ
خلافت بیانی
- ۹۷ کا اثر انعقاد معاہدہ پر۔
۲۱۹ اور فریب میں فرق۔
۲۶۱، ۲۵۰، ۲۲۲ کا تعلق عدم اظہار واقعات سے
۲۲۹ کا حکم قانون غیر موضوعہ میں۔
۲۳۵، ۲۳۱ کا حکم نصفیت میں
۴۳۳، ۴۳۴ کا حکم جو ٹیکچر ایکٹ میں
۳۹ تا ۲۳۸ سے حق ہرجہ نہیں پیدا ہوتا۔
۵۶۲، ۴۳۷ اس کا استثنا

- ۲۳۷ سے حق ابرا پیدا ہو سکتا ہے۔
- ۲۵۷ قابل نالاش نہیں چاہے غفلت کے باعث ہی { کیوں نہ ہو۔
- ۲۵۳ قانون کے متعلق اور فریبانہ ہو تو قابل نالاش ہے۔
- ۱۵۵، ۱۵۳ خواہش و درخواست سے کب اقرار مستنبط ہوگا۔
- دب ناجائز
- ۲۶۸، ۱۹۸ سے رضامندی متحقق نہیں ہو سکتی۔
- ۲۶۷ اور فریب میں فرق۔
- ۲۶۹ کب قیاس کر لی جائے گی
- ۲۷۳ کے ذریعے سے حاصل کیا ہوا حق تنسیخ معاہدہ۔
- درخواست (دیکھو خواہش)۔
- دستاویز (دیکھو معاہدہ مہری)
- دستاویز قابل بیع و شرا
- (دیکھو ہنڈ وی)
- ۱۸۵ جو کسی شرکت کی طرف سے لکھی جائے مہری ہو سکتی ہے۔
- ۲۸۳ کو کسی ناجائز یا کالعدم معاہدے کے سلسلے میں ادائے طلب { رقم کی ضمانت میں دینا۔
- ۳۸۰ اور معاہدہ قابل انتقال میں فرق۔
- ۷۸ تا ۳۷۷ رسم و رواج اور قانون موضوعہ کے تحت۔
- ۴۳۷ کو ادائے طلب رقم میں دینے کا اثر
- ۳۸۲، ۱۲۴ پر عام قواعد بدل کا اثر نہیں ہوتا۔
- دستخط
- ۷۹ معاہدہ مہری میں
- ۱۰۵ کا ذمہ دار قانون فریب { کے تحت کونسا فریق ہوگا {

دست برداری

۵۱۸، ۴۲۲

حقوق سے تحت دستاویز قابل بیع و شرا۔

۵۱۸، ۴۲۲

تحت ہند تحریری (پرائمری نوٹ)۔

۴۲۰

اختتام معاہدہ کی ایک قسم ہے۔

۴۲۱، ۴۲۲

کسی تکمیل شدہ معاہدے اور کسی تکمیل شدہ فی
معاہدے سے

۱۵

دفا (دیز دھوکا)

۵۷۰، ۵۵۶، ۴۲۲

دلال کے حقوق اور ذمہ داریاں

دھوکا

(دیکھو فریب)

۲۶۰، ۴۴۹، ۴۲۰

کی بنا پر نالاش

- ۵۶۲، ۴۶۶

دین (قرضہ)

۶۸

نالاش دین۔

۸۹ تا ۵۸، ۷۱ تا ۷۰

کیوں نالاش دین کی جگہ نالاش بر بنا گئے وعدہ خلافی
قائم کی گئی۔

۳۷۲، ۳۶۶، ۳۶۳

کا انتقال

دیوالیہ ہونا

۳۹۱

اس کے اثرات تحویل پر

۴۹۶

اور معاہدے کا اختتام۔

۵۷۸

اور تعین اقتدارات

اس کا متعلقہ قانون (دیکھو تحت لفظ قانون)

ذہنی قبول

۳۰

اور قبول میں کس حد تک مشابہت ہے۔

۲۶۳

فریب کی صورت میں معاہدے کی تصدیق کر دیکھا۔

۴۶۴، ۴۲۸

نقض شرط کی صورت میں

۵۳۸

کارندے کے فعل میں توثیق سمجھا جائے گا۔

رائے

۲۳۷

کا اظہار کسی جائز کا باور کرنا نہیں ہے۔

۲۵۲

فریب نہیں ہو سکتی۔

رسم و رواج

۳۸۳، ۳۷۷

تاجروں کا دستاویز قابل بیع و شرا کے متعلق

۳۸۷

بھرت چٹھی کے متعلق

۵۶۴

کارندے کی ذمہ داری کے متعلق جب اصل کا نام {
ظاہر نہ کیا گیا ہو۔

۱۸۹

شہر لندن کا دہان کی شادی شدہ عورتوں کے متعلق

۴۰۵ تا ۷

کی شہادت کب قابل ادخال ہے۔

۵۱۸، ۱۴۶

{ رضامندی و تلافی کا مطلب اور اس کے ذریعے سے حق نالش کا
اختتام۔

رقم ادا شدہ

۲۱۸

غلطی کی صورت میں قابل واپسی۔

۳۳۵

غرض ناجائز کے لیے ہو تو کب واپس ہو سکے گی۔

۹۰ تا ۵۸۹

{ جو دوسرے کے فائدے کے لیے تھی تو کب
حق نالش پیدا ہوگا۔

۵۹۰

رقم وصول شدہ جو دوسرے کے فائدے کے لیے ہو اس کا منشا۔

رکاوٹ کا رویہ

۸۲، ۶، ۳۰ تا ۷

معقول ہو

۳۱۸ و بعد

۳۰ تا ۱۴

اس کے قواعد

۳۸۷

{ روک رکھنا
اثنائے حل و نقل میں

- ریلو سے کمپنی کے لئے نقل و حمل کا ایجاب کرے تو اس کا کیا نشانہ ہے۔
۶۳
- اپنے وقت نامے کی بنا پر کس حد تک قابل مواخذہ ہے۔
۶۳
- پر مسافروں کے اسباب کی بابت ذمہ داری۔
۶۲۲ تا ۶۳۳
- سزا کے متعلق قانون موضوعہ اور نصقت کے احکام۔
۴۱۴، ۴۱۵
- ۵۰۵
- سود خواری کے قوانین
- کی منسوخی کے بعد اقرار کہ سودی کام کے لیے قرض {
۱۶۰ دی ہوئی رقم واپس کر دوں گا
- کی حیثیت داب ناجائز کے نظریے اور قانون قرضہ ہنگام {
۲۶۹ کے تحت۔
- شخصی معاہدہ شخص متوفی یا دیوالیہ کی صورت میں قائم مقاموں {
۳۸۹ و مابعد پر منتقل نہیں ہوتا۔
- شرکت (پارٹنرشپ)
- کس حد تک ایک عظیم تر اعتماد کا معاہدہ ہے۔
۲۴۹
- سے شرکا میں باہم کارندگی قائم ہو جاتی ہے۔
۴۲۴
- شرکت (کارپوریشن)
- کے معاہدے چھری ہوں۔
۸۴ و مابعد
- عام قاعدے کے استثناء۔
۸۵
- کے معاہدے کر سکنے کے اختیار پر لازمی پابندیاں۔
۱۸۴ و مابعد
- صراحت سے قائم کردہ پابندیاں
۱۸۵
- کی طرف سے جاری کردہ دستاویز قابل بیع و شرا۔
۱۸۵
- شرکت (کمپنی)
- کب معاہدہ کرنے کی اہل ہوگی۔
۱۸۶
- کب دستاویز قابل بیع و شرا جاری کر سکے گی۔
۱۸۵
- کب مقدمہ دائر کر سکتی ہے اور کب اس پر کارندے کے

۳۵۷ توسط سے مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔

اپنے قیام سے قبل کے معاہدات کی توثیق نہیں کر سکتی۔ ۵۲۹، ۵۳۶، ۳۵۵

۳۵۵ کے قیام کی شرائط۔

۳۵۵، ۱۸۶ کے قیام کی یادداشت

۳۵۵ شرائط شرکت کسی کمپنی کے لیے

شرط

۴۵۱، ۴۲۹ مابعد

۴۵۳، ۴۵۰ ہم وقوع

۴۵۱ معلق

۴۵۱، ۴۲۹ مابعد

۲۲۸ یا تو نذر ہو یا وعدہ کیا جائے۔

۲۲۳ تا ۲۴۵، ۴۶۵ مابعد اور وارنٹی میں فسخ۔

۴۶۶، ۴۶۵ جو بیع اشیاء میں مضبوط ہو۔

۴۷۳، ۴۶۹

۴۶۷ توڑیں تو وارنٹی میں کٹی ہے۔

۴۶۳ کو سابق میں بعض وقت وارنٹی بھی کہتے تھے۔

شرط باندھنا۔

۲۷۸ اس کی تعریف۔

۲۸۹، ۲۸۰ معاہدات بیمہ میں

۲۸۷ صرافے کے کاروبار میں

۲۸۷ تا ۲۸۷ تفاوت ہونے کی صورت میں ادائی کا عہد۔

۳۲۱، ۲۸۵ اس کے لیے قرض دی ہوئی رقم

۸۶ تا ۲۸۵ اس میں باری ہوئی رقم کی ادائی کے لیے دیا ہوا قرض۔

۳۲۳، ۲۸۶ اس کے لیے کسی کو مامور کرنا۔

۲۸۶ اس کی ادائی میں وصول شدہ رقم۔

اُس کی ادائیگی کی ضمانت کے لیے امانت رکھائی ہوئی رقم۔ ۲۸۷، ۳۳۷
اُس کی ادائیگی کی کفالتیں۔ ۲۸۷، ۳۳۰

شریک

اگر مفضل ہو تو اُس کے حقوق۔ ۱۷۰
کے بدلے کا اثر معاہدہ شراکت پر۔ ۴۵۲
شوہر اور بیوی (دیکھو ازدواج)
شہادت

زبانی ہو تو معاہدہ ثابت کرنے کے لیے تحت قانون فریب
نا قابل اذغال ہے۔ ۹۰ تا ۹۹

نیز اضافہ شرائط معاہدہ کے لیے
اسی طرح دستاویزوں کا تعلق دکھانے کے لیے
مگر جزئی تعمیل کے متعلق استثناء۔ ۱۰۴

خارجی ثبوت دستاویز کے لیے ۳۹۷

عہد کے اثبات یا تردید کے لیے ۳۹۸

شرائط معلق کے متعلق ۳۹۸

شرائط ذیلی کے متعلق ۴۰۰ و مابعد

ابہام خفی کی توضیح کے لیے ۴۰۴

رسم و رواج کے متعلق ۴۰۵ و مابعد

نصفی چارہ مانے کار کے اغراض کے لیے۔ ۴۰۷

ضابطہ فریقین معاہدہ کے چارہ کار کا۔ ۱۶

ضامن کارندے کی ذمہ داری اپنے مامور کنندہ کے مقابل۔ ۵۵۷

ضرورت یعنی اضطراب کے وقت کا کارندہ۔ ۵۳۴

ضروریات

اطفال کی ۷۶ تا ۷۵

کے تعین میں جج اور جیوری کے حدود اختیار۔ ۱۷۶

ضمانت

۹۲ و ۱۰۱

قانون فریب کے تحت۔

۹۶

کا بدل تحریری ہونا ضروری نہیں۔

۲۴۱

خلیم تراعتما و کہاں تک ضروری ہے۔

۳۸۴

ضمانتی تحریر کی نوعیت

۱۶۸

طیب کی پیشہ وراۓ حیثیت

طفل

۱۶۸

کا معاہدہ قانون غیر موضوعہ کے تحت ممکن الانفساخ ہے۔

۱۶۸ تا ۱۶۹

کا معاہدہ کب پابندی عائد کرے گا۔

۱۷۰ و ۱۷۱

کو معاہدہ جاریہ سے ماتمہ اٹھالینا چاہیے۔

۱۷۱

کا معاہدہ قانون داد رسی اطفال کے تحت کالعدم۔

۱۷۸ و ۱۷۹

توثیق قانون غیر موضوعہ کے تحت۔

۱۷۸

توثیق قانون داد رسی اطفال کے تحت۔

۱۷۵ و ۱۷۶

ذمہ داری ضرورت کی چیزوں کے لیے۔

۱۷۸

خدمت یا ملازمت کے معاہدے کے لیے۔

۱۸۲

فعل ناجائز کے باعث

۱۸۲

معاہدے کے سلسلے میں فعل ناجائز کے باعث۔

۱۸۳

کے خلاف چارہ کار حسب نصفت۔

۱۷۹، ۱۸۳

تعمیل مختص کرانے کا حق نہیں۔

۵۲۲

طفولیت کا اثر نالاش کی میعاد سماعت پر۔

۱۹۲

طلاق سے عورت غیر منکوحہ عورت کی حیثیت دوبارہ اختیار کرتی ہے۔

عبارت ظہری لکھنا (پشت نگاری)

۸۰ تا ۳۷۹

خصوصی اور سادہ

۳۸۰

ہر ایک سے مزید اطمینان دہانی حاصل ہوتی ہے۔

۳۸۷

ایک بھرت چٹھی ہے۔

عدالت نصفت

۸۲، ۱۷ میں حاصل ہونے والے چارہ کار
۵۱، ۷۵، ۱۱ سے متعلق مقدمات۔

عدم اظہار واقعات

۲۴۲ کی بنا پر معاہدات ممکن الا نفلخ ہو جاتے ہیں۔
۲۴۸ اور قریب میں فرق ہے۔
۵۷، ۷۲ منجانب کارندہ۔

عدم امکان

۴۷۸، ۳۲ تا ۱۳۱ جو بادی النظر میں معاہدے میں پایا جائے۔
۴۷۸ سابقہ و مالید۔ ایک قسم کی غلطی۔
۴۴۷ جو ایک فریق کے فعل سے پیدا ہو جائے وہ نقض عہد
کی ایک قسم ہے۔
۷۹ تا ۴۷۸ جو بعد میں لاحق ہو وہ کب معاہدے کا اختتام عمل
میں لائے گا۔

عدم تيقن

۵۴ ایجاب و قبول میں۔
۱۳۲ بدل کے متعلق ہو تو اقرار کا عدم

عدم جواز

۲۷۵ بذریعہ قانون موضوعہ
۲۹۲ بذریعہ احکام قانون غیر موضوعہ۔
۲۹۲ جرائم یا افعال ناجائز کے ارتکاب کا اقرار۔
۲۹۴ معصیت عامہ کے خلاف اقرار
۲۹۶ مملکت کے تعلقات خارجہ کے متعلق معاہدات۔
۲۹۷ خدمات عامہ کے لیے مضرت رساں۔
۲۹۹ انصاف پر اثر انداز۔

- ۳۰۱ و ما بعد نامناسب مقدمہ بازی کی حوصلہ افزائی۔
- ۳۰۲ اخلاق حسنہ کے منافی
- ۳۰۳ و ما بعد ازدواجی فرائض یا حقوق والدین پر اثر انداز۔
- ۳۰۵ تجارت میں رکاوٹ ڈالنے والے امور۔
- ۳۱۴ و ما بعد کا اثر معاہدے پر۔
- ۳۲۲ جب فریقین مساوی مجرم نہ ہوں۔
- ۳۳۴ جب پیشمانی کا موقع ہو
- ۳۳۹ اُس وقت جب معاہدہ مقام انعقاد معاہدہ کے {
قانون کے تحت جائز ہو۔
- عظیم تر اعتماد
۲۴۱ کے معنی۔
- ۲۴۱ و ما بعد کن معاہدات میں ضروری ہے
- علحدہ جائداد
- ۱۹۱ منکرہ عورت کی قانون موضوعہ میں۔
- ۱۹۰ نصفت میں۔
- ۱۹۲ قوانین حالیہ میں۔
- علم
- ۳۵۲ کسی معاہدہ موجودہ کا
- ۵۷۴ جو کسی کارندے کو ہو
- ۴۹۳ و ما بعد عمل قانون کے ذریعے سے معاہدے کا اختتام۔
- عہد و اقرار و معاملہ
- ۱۴۷، ۱۱۷، ۳ معاہدے کی اصل و بنیاد
- ۳ کی تحلیل و تشریح۔
- ۴ کی تعریف
- ۱۰ سے ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔

۲۰ و مابعد

کے ذریعے سے معاہدے کا اختتام۔

۳۳ تا ۳۴

کے ذریعے سے کارندگی کا اختتام۔

۲۹ ۷

عہدہ فروخت کرنا۔

۷۰

غصب کی بنا پر نالاش

۲۱ ۷

غصبات کے باعث غلطی کا ارتکاب

۵۸ تا ۲۵ ۷

بیان میں ہو تو ناقابل نالاش۔

نقطی

۲۰۰

{ معاہدے کے کسی بنیادی واقعے کے پائے جانے کے متعلق۔

۲۰۰

رضامندی میں عدم مطابقت۔

۲۰۵

فریق معاہدہ کے متعلق۔

۲۰۸ و مابعد

شے معاہدہ کے متعلق۔

۲۰۸

اس کی شناخت کے متعلق۔

۱۹۸ تا ۲۱۱ و مابعد

فریق ثانی کی نیت کے متعلق

۲۱۷

کا اثر معاہدے پر۔

۱۹۹

اور بدل کے نہ ہونے میں فرق۔

غیر ملکی (دیکھو اجنبی)

۵۵۹ و مابعد

غیر ملکی اصل کے کارندے کی ذمہ داریاں۔

فاتر العقل (دیکھو مجنون)

فریب

۱۵

دائین کے متعلق۔

۵۷۰

کارندے کا

۲۴۹

کی تعریف۔

۲۵۴، ۲۲۰

باوجود دو جہت تحریک کے جائز ہونے کے۔

۲۵۴

باوجود جھوٹ کا پایا جانا غیر یقینی ہونے کے۔

- ۲۵۴ { اُس صورت میں نہیں جب نیک نیتی سے کوئی شخص
خود یا ورکر تیار ہو۔
- ۵۶ تا ۲۵۵ قانونی اور قریب نصفتی۔
- ۲۵۰ کا اہم عنصر یا ورکر انا اور بیان کرنا ہے۔
- ۲۵۹ { کے لیے ضروری ہے کہ اُس کا منشا یہ ہو کہ مدعی اُس پر
عمل کرے۔
- ۶۱ تا ۲۶۰ { کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مدعی واقعی دھوکا
کھایا جائے۔
- ۲۶۱ کے اثرات معاہدے پر۔
- ۲۶۷ اور داب ناجائز نہیں فرق۔
- ۵۲۴ سے نالش کی میعاد سماعت پر اثر پڑتا ہے۔
- ۲۹۳ فریبانہ ترجیح ایک ناجائز بدل ہے۔
- ۹ فریبہ اور وجوب یا ذمہ داری میں فرق۔
- ۳۴۶ وایلد { اس امر کے متعلق کہ تعمیل معاہدہ میں رکاوٹ نہ
ڈالی جائے۔
- فریقین (دیکھو منتقلی)
- معاہدے کے حسب قانون فریب
- ۱۰۱ ان کے نام ضبط تحریر میں لائے جائیں۔
- ۳۴۴ وایلد ہی کسی معاہدے کے تحت ذمہ دار ہیں۔
- ۳۴۹ وایلد ہی کسی معاہدے کے تحت حق حاصل کر سکتے ہیں۔
- ۳۵۶ { جو مشترکہ مفاد رکھتے ہوں کسی نمائندے
کے ذریعے سے دعویٰ کر سکتے
- ہیں
- ۴۳۱ کا بدلہ لانا اختتام معاہدہ کا ایک طریقہ۔

۱۶ فسخ کرنا معاہدے کا (نیز کالعدم کرنا)۔
فعل ناجائز

۹ سے وجوب اور ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔
۹۶ کو قانون فریب نے بدعنوانی میں داخل کیا ہے۔
۱۸۲ کی ذمہ داری کمسن پر جبکہ وہ معاہدے پر مبنی نہ ہو۔
۱۸۲ { کی ذمہ داری سے کمسن کو بری قرار دیا جائے گا جبکہ وہ فعل معاہدے سے متعلق ہو۔
۲۹۲، ۲۲۹، ۲۲۰ میں فریب بھی داخل ہے۔

فیصلہ عدالتی

۱۰ معاہدہ اندراج کی ایک قسم ہے۔
۷۵ واپس کی نوعیت اور خصوصیتیں۔
۵۲۰ سے حق نالش کا اختتام۔
۵۲۰ کا اثر بطور امر مانع تقریر مخالف۔
۵۲ کیسے ختم کیا جاسکتا ہے۔

قانون

۳۰۴ Adoption of Children Act

۳۰۰ Arbitration Act

۳۱۲ { Auctions (Bidding Agreements) Act

۴۹۶، ۳۹۱ Bankruptcy Act

۳۷۳ Betting and Loans (Infants' Act

{ ۱۸۵، ۱۲۰، ۱۹
۳۷۳، ۳۷۸ Bills of Exchange Act

{ ۴۹۵، ۴۲۲، ۴۰۵
- ۵۰۶

۳۸۸ Bills of Lading Act

۵۸۷ Common Law Procedure Act

۲۳۸۲۳۸۱۸۶۸۶ Companies (Consolidation) Act

۱۹۴۱۷۲ Debtors' Act

۱۸۹ Divorce and Matrimonial Causes Act

۳۱۲ { Evidence & Practice in Criminal Cases Act
(28 & 29, Vict. c. 18)

۵۵۶۵۵۵۵۵۴ Factors Act

Frauds. Status of

۹۰ وابلید میں بیان کردہ معاہدے۔

۹۹ وابلید مطلوبہ نمونہ

۱۰۵ وابلید اس قانون کے عدم لحاظ کا اثر۔

۳۹۷، ۱۰۳ اس قانون کے تحت دستاویز کا تعلق کیونکر دکھایا جائے۔

۴۲۵ { اس قانون کے تحت آنے والے معاہدے کیونکر ختم
کیے جاسکتے ہیں۔

۲۸۳، ۳۲۸، ۳۲۲، ۳۲۱، ۲۸۳، ۲۸۲ { Gaming Acts
۳۲۳، ۲۸۴

۱۷۳، ۱۷۱ Infants Relief Act

۲۸۹ Insurance Act

J liculture Act (1873, 36 & 37 Viet c. 66)

۲۳۲ میں نصف حق اور چارہ ڈالنے کا کار کے متعلق حکم

۳۵۷ { میں الی فریقوں کے حقوق کے متعلق حکم جو کسی نالاش

میں اس حیثیت سے مفاد رکھتے ہیں اور ایک کے

نام پر سب دعویٰ دائر کر سکیں یا سب پر دعویٰ دائر

کیا جاسکتا ہو۔

۳۷۲ میں تحویل معاہدہ کا حکم
 ۱۱ تا ۴۱۰ میں تصحیح دستاویز کا حکم
 ۴۱۴ میں وقت کے متعلق احکام
 ۵۱۷ میں معاہدات بیع اراضی یا پٹوں کی تعمیل مختص کا حکم۔
 ۵۸۸ میں پلیدنگ کا حکم۔

۱۷۵۸۲-۱۷۳۵۲۱۹۱

Law of Property Act

۵۲۵، ۵۲۴، ۵۲۳، ۵۲۱، ۱۶۰

Limitations, Statutes of,

۱۷۱۱۳

۵۲۷، ۵۲۵، ۱۷۹۰ میں تکمیل شدنی معاہدہ بیع کے احکام۔
 ۴۶۳، ۳۷۶، ۲۸۹، ۲۴۲ میں خارج المیعا د قرض کو تسلیم کر لینے کے متعلق حکم۔

Lord Tenderden's Act

۵۶۶، ۱۹۱

Married Women's Property Acts

۱۶۸

Medical Act

Mercantile Law Amendment Act

۱۰۴، ۹۶

میں خاصن کے بدل کا حکم

۵۲۵، ۵۲۳، ۵۲۲

میں میعادن الاشات کا حکم

۵۲۴

میں چارہ کار کے ختم ہو جانے کا حکم

۵۲۴، ۱۶۰

میں حق کے احیا کا حکم

۱۶۵

Marine Insurance Act

۲۶۹

Merchant Shipping Act

۱۷۳۳-۱۷۴۲۲

Partnership Act

۵۴۴

Prevention of Corruption Act

۸۷

Public Health Act

Sale of Goods Act

۱۱۳

میں معاہدہ بیع کے ضروری امور کا حکم۔

۱۱۷	میں قبول کا حکم
۲۰۰	میں وجود اشیاء کے متعلق غلطی کا حکم
۱۸۸، ۹۷، ۴	میں ضروریات کے متعلق حکم
۴۱۳	میں مدت اور وقت کے متعلق اقرار کا حکم۔
۴۶۵	میں شرائط مضمرہ کا حکم۔
۴۶۵، ۲۱۱ و مابعد	میں شرط اور وارنٹی کا حکم
۱۳ تا ۵۱۲	میں تعمیل مختص کا حکم کب دیا گیا ہے۔
۳۲۲، ۴۸۷	Stock-Jobbing (Sir J. Barnad's Act
۹۰ تا ۱۸۹ {	Summary Jurisdiction (Seperation & Maintenance Act
۳۴۹	Trades Disputes Act
۱۰۶	قانون مقام معاہدہ سے جواز معاہدہ پر اثر۔
۱۰۶	قانون مقام نالش سے صرف ضابطہ پر اثر۔
۱۸۹	قانونی موت کے معنی
	قبول
۳۹، ۳۸، ۲۹، ۶	معاہدے کے لیجاب کا۔
۵	قطعی اور غیر مشروط ہو۔
۴۰ و مابعد	کا اثر تکمیل معاہدہ پر۔
۳۲ و مابعد	اطلاع ضروری ہے۔
۳۰، ۲۹	طرز عمل کے ذریعے سے بھی ہو سکتا ہے۔
۳۴ و مابعد	معاہدات میں بہ ذریعہ خط و کتابت
۱۱۷	اسباب کا۔
	کسی بیخ کا
۳۷۹، ۶۹	ہنڈ دی یا بل آف آپ بیخ کا
۳۸۱	تحریری ہو۔
	اس کا بدل۔

قصر ض

(دیکھو دین)

۳۳۳۱۹۷۳۹۷۲

اطفال کو دینا

۳۲۱

جو ناجائز اغراض کے لیے دیا جائے واپس نہیں حاصل کیا جاسکتا۔

تصور ادائی بدل میں

۱۹۹

اور غلطی میں فرق۔

۵۹۰

رقم جو بطور بدل دی جائے اور غرض فوت ہو جائے تو وہ رقم واپس حاصل کی جاسکتی ہے۔

قیام (ہرجہ تعویق)

۲۶۷

قید ایک قسم کا جبر۔

۷۸۱۶۷۷

کار آموزی کے معاہدے۔

کارندگی

(دیکھو اصل و کارندہ)

۳۵۸

کے موضوع کی جگہ۔

۵۳۱

بذریعہ امر مانع تقریر مخالف

کارندہ

۵۳۰

کون ہو سکتا ہے۔

۵۳۲ و ابعد

بوقت ضرورت

۱۰۲ و ابعد

قانون فریب کے اغراض کے لیے۔

کالعدم

۱۶۹ و ابعد

کمرنے کا حق معاہدات اطفال میں۔

۱۹۲۱۸

کرنا غلطی کی صورت میں

۲۴۱۷۲۹

ہونا خلاف بیانی کے باعث

۲۴۱

ہونا عدم اظہار واقعات کے باعث۔

۳۳۸، ۲۷۰، ۲۶۲	ہونا فریب کے باعث
۲۷۲ وابعہ	بیجا دباؤ یا داب ناجائز کے باعث۔
۱۳	کا عدم اور ممکن الانساح کے معنی۔
	کرایہ نامہ جہاز
۴۶۵، ۴۵۶، ۴۰۶	کی تعبیر
۴۳۰	میں محدود ذمہ داری اور مستثنیٰ کردہ خطرات۔
ضمیمہ الف	کا نمونہ۔
	کمیشن پر خرید و فروخت کرنے والا تاجر
۵۵۳ وابعہ	اس کے حقوق اور واجبات۔
۵۵۵ وابعہ	اس کے متعلق قانون
	کمیشن ایجنٹ
۵۴۵	کا تعلق اپنے مامور کنندہ کے ساتھ۔
۴۹۴ وابعہ	کھو جانا تحریری دستاویز کا کب حقوق پر اثر انداز ہوگا۔
۳۹۶	گو اسی (دیکھو شہادت) کب صحت دستاویز کے لیے ضروری ہے۔
۱۶۷	مجرم معاہدہ نہیں کر سکتا۔
	مجبور
۱۸۶	کا معاہدہ کب جائز ہے۔
۵۲۳	کی دائرہ نالاش کی میعاد سماعت
۸۲، ۵۸۰	کے عطا کردہ اختیار کا واپس لیا جانا
	مضور (دیکھو بدست)
	بدست (دیکھو وقت)
۳۳۲	مساوی ناجائز فعل کا فریقین نے ارتکاب کیا ہو تو ناجائز معاہدات پر
	کیا اثر ہوتا ہے۔
	مستقل اقرا رات
۴۵۲، ۴۵۰	کیا ہیں۔

- ۴۵۲ اقرارات مطلق -
- ۴۵۴ و ۴۵۵ اقرارات اغراض تمیل کے لیے قابل تقسیم ہیں۔
- ۴۵۹ ذیلی اقرار -
- ۴۶۲ وارنٹی بھی ایک ذیلی اقرار ہے۔
- مشابہ یا مماثل معاہدہ معاملات
- ۱۰ سے وجوب عائد ہوتا ہے۔
- ۵۸۶ و ۵۸۷ پلیڈنگ کے اغراض کے لیے معاہدے کے شامل ہیں۔
- ۲۷۱ مشیر قانونی اور موکل کے تعلقات سے وابہ ناجائز کا تصور ہو سکتا ہے۔
- مصالحہ امت از دائنین کا بدلہ۔
- ۱۴۷ و ۱۴۸ میں فریب سے کسی ایک دائن کو ترجیح دینا۔
- ۳۳۶، ۳۳۷، ۲۹۳ مصالحہ نالاش کب کسی وعدے کا بدل بن سکتی ہے۔
- ۱۳۴ معاملہ (دیکھو اقرار)
- معاہدہ است اندراج
- (نیز دیکھو فیصلہ)
- ۱۰ وجوب کا ایک طریقہ۔
- ۸۱ تا ۸۸ کی صورت اور خصوصیات
- ۷۸ حقیقت میں معاہدہ نہیں
- ۸۰ معاہدہ بین الفریقین اور معاہدہ ایک فریقی میں فرق۔
- معاہدہ تحریری
- ۹۰ تا ۹۸ کب ضروری ہے
- ۳۹۶ کس طرح ثابت کیا جاسکتا ہے۔
- ۴۰۸ کی توثیق نصفت میں
- ۲۶۷ تا ۲۷۵ کب بذریعہ ہمد ختم کیا جاسکتا ہے۔

- ۸۸ معاہدہ سادہ یا معاہدہ زبانی کب تحریری ہونا ضروری ہے -
معاہدہ مہری
- ۴۵، ۲۹ ایجاب مہری کا استرداد نہیں ہو سکتا -
- ۷۹ کی تکمیل کا طریقہ
- ۹۷، ۹۸، ۹۹ کی خصوصیات
- ۸۴ و ابعد کب ضروری ہے
- ۳۷۲ کے بدل کا ناجائز ہونا -
- ۱۸۵ کب قابل بیع و شرا ہوتا ہے -
- ۳۹۶ کیسے ثابت کیا جائے -
- ۴۲۵ { کا اختتام اس کے مخالف زبانی معاہدے کے
ذر لیے سے -
- ۵۵۸ { میں کارندہ فہرست ہو تو وہ شخصی طور سے معاہدہ
کرے گا -
- ۴۲۲ { معاہدے کی جگہ دوسرا معاہدہ کرنا پہلے معاہدے کو
ختم کر دیتا ہے -
- معتل دستاویز
- ۸۰ جو کسی شرط کے ساتھ حوالے کی جائے -
- ۳۹۶ و ابعد ہونے کا ثبوت -
- ۴۱۴ معین کردہ ہر جے اور سزائیں فرق -
- مفاد
- ۲۸۹ قابل بیم یا جانکاب ضروری ہے -
- ۵۷۹، ۵۸۰ کسی قرض میں ہو تو کب ہر جے میں دیا جاسکتا ہے (دیکھو سود) -
- اور اختیار -
- ۴۹۴ و ابعد مقدار کار کے مطابق ہونے کا کب دعویٰ کیا جاسکتا ہے -
- مماثل معاہدہ (دیکھو مشابہ معاہدہ)

مناسبت

۱۲۴

بدل کی قانون غیر موضوعہ میں۔

۲۶۹، ۱۲۶

نصفت میں۔

منتظم وصیت و ترکہ۔

۳۹-۹۱

کے فرائض اور واجبات

۹۱

کا اقرار کہ ہر جہ اپنی ذاتی جائیداد سے ادا کرے گا۔

۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴

منتقل البینہ لہری کے حقوق۔

منتقلی

۳۴۳

سے عمل معاہدہ پر اثر پڑتا ہے۔

۳۵۹ وابعہ

واجبات اور ذمہ داریوں کی۔

۳۶۳

حق کی قانون غیر موضوعہ کے تحت

۳۶۵

نصفت میں۔

۳۷۲

قانون موضوعہ میں۔

۳۹۰

شخص متوفی کے معاہدات کی

۳۹۱

دیوالیہ کے معاہدات کی۔

منکوحہ عورت

۱۸۸

کا معاہدہ قانون غیر موضوعہ میں کا عدم ہے۔

۱۸۸

قانون غیر موضوعہ کے استثناء۔

۱۹۰

علقہ جائیداد کا نظریہ۔

۱۹۱

کے قدیم قوانین

۱۹۲ وابعہ

کے جدید قوانین

اپنے شوہر کی کارندہ بن سکتی ہے

۵۳۴

منوریت کے وقت۔

۵۳۲، ۵۴۶، ۵۵۷ وابعہ

صریح یا مضر عطائے اختیار کے

باعث۔

موت

- ۴۰ کے باعث ایجاب کا بازگشت و ساقط ہو جانا۔
 ۳۹ - کا اثر انتقال معاہدہ پر۔
 ۴۲، ۴۳، ۴۴ کا اثر کارندے کے اختیار کا تعین کرنے میں۔
 ۱۸۹ قانونی کا منشا۔
 ۳۳۷ ہتھم قمار خانہ اپنے ماتھے میں ہونے والی رقم کا ذمہ دار ہے۔

مہر

- (دیکھو معاہدہ مہری)
 ۸۵ { کسی شرکت یا کمپنی کی کیوں معاہدات کے لیے ضروری ہے۔
 میعاد ساعیت کسٹی نالش کی

- ۵۲۱، ۵۲۱ معاہدہ مہری کی صورت میں۔
 ۵۲۱ معاہدہ سادہ کی صورت میں۔

- ۱۵۹ { کے باعث خارج شدہ قرض کو دوبارہ ادائیگی کے وعدے کا بدل بنایا جاسکتا ہے۔
 ۵۲۳ سے بوجہ عدم صلاحیت استفادہ نہ کرنے کے اثرات۔
 ۵۲۴ { کے باعث خارج شدہ قرضوں کے احیاء کے طریقے۔

- ۵۲۶، ۸۹ تسلیم کر لیے کا طریقہ۔
 ۱۶۲، ۱۲۱ مینس فیلڈ کی رائے بدل کے متعلق۔

- ۵۹۰ رقم وصول شدہ کے متعلق۔
 ۲۸۱ { شرط باندھنے کے باعث نالش کے متعلق۔

- ۱۰۵، ۱۵ ناقابل نفاذ کے معنی قانون معاہدہ میں۔
 ۱۲۶ کا کافی ہونا بدل کا نصف میں۔

نالش

۵۸۶، ۷۱

وعدہ خلائی کی۔

۷۰

معاہدہ مہری کی۔

۵۸۶، ۷۰

قرض کی۔

۲۶۰، ۲۵۵، ۲۵۰، ۲۲۰

دھوکے کی۔

۷۰

۵۲۲

غصب کی۔

دار کرنے کے اثرات۔

۲۹۸، ۴۴۱

نقض عہد سے پیدا ہوتی ہے۔

۳۶۶، ۳۰۲

کے حق کی منتقلی و تحویل۔

۵۱۷، ۵۱۷

کا اختتام۔

نالش ۱۷۷۷ قرضہ

۵۸۶

کی تاریخ

۵۸۶

کی غرض

۵۸۶

کا اطلاق معاہدہ خصوصی پر۔

۲۵۳، ۶۲۰

مادہ اقصیت قانون کا اثر غلطی کی صورت میں۔

نشدہ (دیکھو بدست)

نصف

میں اور قانون غیر موضوع میں امور ذیل کے متعلق {
احکام کا فرق۔

۸۳

بلا بدل عہد مہری۔

۱۲۴

نانشائی بدل۔

۸۳

بائند۔

۲۳۱، ۲۳۱

خلاف بیانی

۲۶۸، ۲۶۴، ۲۵۴

فریب۔

۳۶۵	انتقال حقوق
۴۰۸	ادخال شہادت
۴۱۲	معاہدے کی مدت کے متعلق
۴۱۴	سزائیں
۵۱۱، ۴۰۸، ۳۱۸، ۱۱۴	کے خصوصی چارہ ڈائے کار
۴۰۹، ۴۸۲، ۱۷۷	کب صرف عدالت چانسری میں لے گی۔
۲۳۸	نظام کی ذمہ داری قانون شراکت کے تحت۔
	نفعہ مقدمہ بازی (دیکھو احانت)۔
	نقص عہد
	دینز شرط۔ وارنٹی۔ وعدہ مستقل)۔
۵۱۸	دست برداری کا بدل۔
۴۴۱	سے نالش کا حق۔
۴۴۱ و مابعد	سے اختتام معاہدہ۔
۴۹۸	سے کیا حقوق پیدا ہوتے ہیں۔
۴۴۲	کس کس قسم سے ہو سکتا ہے۔
۴۴۲ و مابعد	تعمیل سے قبل البطل و الفا
۴۴۳	جسے فریق ثانی اختتام معاہدہ تصور کرے۔
۴۴۴	دوران تعمیل میں الفا۔
۴۴۷	جب تعمیل کسی فوق نے ناممکن بنا دی ہو۔
۴۴۹	تعمیل میں قصور
۴۵۲	اہم وقوع شرائط کو توڑنے کے باعث۔
۴۵۱	بدل بالکل نہ ہونے کے باعث۔
۴۵۷	اہم شرط کو توڑنے کے باعث۔
	نمائندگی و قائم مقامی
۳۵۷	اگر شریک مدعی یا شریک مراغہ کی طرف سے دوسرا شریک کرے۔

۳۸۹	شخص متوفی کی جائیداد کی۔
۳۹۱	دیوالیہ کی جو امین کرے۔
۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳	نمونے کے ذریعے سے بیع اثبات۔
	نیت اور ارادہ
۴	کامیاب موناہد کے لیے ضروری۔
۴۵۲	کا اور راتے کا باور کرایا جانا۔
۴۳۵	سے ناجائز مقصد پر اثر
۴۶۲، ۴۱۲	فریضہ کا پورے معاہدے کی روشنی میں متعین کیا جائے۔
۴۱۲	کا اثر تعمیر معاہدہ پر۔
۴۷۰	وارث متوقعہ سے معاہدہ کرنا۔
۴۷۰	وارث متوقعہ و اب ناجائز سے محفوظ رکھا گیا ہے۔
	وارثی (یقین دہانی یا ضمانت)
۴۷ تا ۴۷۶	بیع اثبات میں سامان کی کیفیت کے متعلق۔
۴۷۵، ۴۷۶	کب مضمر مان لی جائے گی۔
۴۷۱، ۲۲۳	اور شرط میں فرق۔
۴۷۷، ۴۷۱	مستقدمہ طور پر (بربنائے امواقع شدہ)
۴۷۷	ایک ذیلی اور ضمنی اقرار ہے۔
۲۷۷	کسے کہتے ہیں۔
۴۷۵	کی اصطلاح کے مختلف استعمال۔
۵۶۱	کہ کسی کام کے کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
	وجوب اور ذمہ داری
۱۱ تا ۷	کی تعریف
۹	اور فریضے میں فرق۔
۳۴۴	کے حدود۔
۱۲۸	وجہ تحریک کوئی بدلہ نہیں۔
۳۲۵	کا اثر معاہدے کے عدم جواز کے تعین میں۔

۲۹۹

وظیفہ (پیشن کی منتقلی)

وعدہ خلائی

۷۱

ایک قسم کی مداخلت سچا ہے۔

۵۸۵

کا تعلق نالاش قرضہ سے۔

۵۸۶

کا مطالبات معین کردہ سے تعلق۔

۵۸۹

{ کا اطلاق بطور معفو ضہ اُن مطالبات پر جو
مشابہ معاہدہ معاملات سے پیدا ہوتے ہیں۔ }

وقت اور مدت

۴۱۲

قانون غیر موضوعہ میں معاہدے کا اہم عنصر۔

۴۱۵

کے متعلق نصفت کے احکام۔

۴۱۵

کے متعلق جو ڈیکچر ایکٹ کے احکام۔

۲۷۱

ہبہ سے کب داب ناجائز کا گمان کیا جائے گا۔

۶۴ تا ۶۳

ہراج بلا قید قیمت۔

ہراج کنندہ۔

۶۴ تا ۶۳

کی ذمہ داری اشتہار کے متعلق۔

۵۵۲

کی حیثیت ایک عام کارندے کی ہے۔

آئینہ ۵۰۴ وابعہ

ہرجے کے قواعد

۵۰۴ وابعہ ۵۰۵

سزا اور معین کردہ ہرجے میں فرق نیر سود۔

۲۳۷ وابعہ

ادرا برا میں فسق۔

ضمیمہ الف

ہرجے تعویق یا قیام جہازوں کے روک رکھنے پر۔

ہمبستری

۳۰۳ تا ۳۰۲

نا جائز ہو تو اس کا بدل میں پیش کیا جانا کا عدم۔

۵۳۴

سے کارندگی کا خود بخود پیدا ہونا ضروری نہیں۔

ہنڈوی

ضمیمہ د

کا فارم یا نمونہ

۹۰ تا ۹

تحریری ہو

۱۲۴

میں بدل کا پایا جانا فرض کر لیا جاتا ہے۔

۳۲۹

میں بدل نہ ہو تو اس کا اثر۔

۵۱۸، ۴۳۱، ۴۲۱، ۴۴۲

کا دست برداری پر ختم ہو جانا۔

۳۷۷

کا بوجہ رواج قابل بیع و شرا ہونا۔

۳۷۸

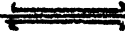
کا بوجہ قانون قابل بیع و شرا ہونا۔

۳۸ تا ۳۷۸

کا اجر اس کا قبول اور اس کی عبارت ظہری۔

۳۵۵، ۱۸۶

یادداشت دراشت کسی کمپنی کی۔



صحیح نامہ

اصول قانون معاہدہ انگلستان

صحیح	غلط	۱	۲
۲	۳	۱	۲
امیدوار کا	امیدوار	۹	۳۱
قبول شدہ	قبول شدہ	۱	۳۶
اور انہوں نے	اور انہوں نے	۴	"
گراںٹ	گراںٹ	۱۶	"
قبول	قبول	۱۸	"
پھر	پھر	۱۹	"
خط	خط	۲۰	"
ایجاب	ایجاب	۲۳	"
نے	نے	۱۰	۳۶
ایلیا سن	ایلیاں	۲	۴۱
(۲) جہاں	جہاں	۱۰	۶۲
مدعی علیہ	مدعی علیہ	۳	۶۴
Gratuitous	Grahuitous	۴	۸۲
Gratuitous	Sobemnity	۸	"
اعتبار	اعتبار	۱۸	۹۸

صحیح	غلط	۱	۲
۴	۳	۱	۲
معاہدہ	معاہدے	۱۹	۹۸
تکمیل	تکمیل	۸	۱۰۰
گئی	گئیں	۱۳	۱۰۸
متوفی	متوفی	۱۳	۱۰۹
خارج	خارج	۳	۱۱۲
بلیک برن	بلیک برن	۲۲	۵
ہے	ے	۲۳	۵
ادائی	ادائی	۵	۱۱۳
شے	شے	۶	۱۱۶
کہا کہ میری رائے میں متعلق نہ کرنا چاہیے	کہا کہ..... متعلق نہ کرنا چاہیے۔	۱۲ د ۱۱	۵
شے	شے	۹	۵
Nudum Pactum ex quo non oritur actio	Oritur actio (Nudum Pactum ex quo non)	۱۳	۱۲۲
شے	شے	۵	۱۲۷
شے	شے	۶	۱۲۸
شے	شے	۹	۱۲۹
گی	کی	۱۶	۱۳۰
ادائل	ادائل	۱۳	۱۳۱
ہے	ہیں	۱۱	۱۳۲
سائنٹیل	سائنٹیل	۹	۱۳۸
سیون	سیون	۱۴	۱۳۹
کی	کے	۲	۱۴۰

صحیح	غلط	۲	۱
۲	۳	۲	۱
کرنے کا	کرنے کا	۱	۱۳۲
معاہدہ	معاہدہ	۲	=
واکفہ	واکفہ	۸	=
یہ یقین کرنا..... دین کو قبول کر لینا ہے یہ بحث کرنا.... دین کو ختم کر دینا ہے		۲۱ و ۲۰	۱۳۶
Quisque Potest renuntiare	Quisque potest rehuntecare	۲۰	۱۶۰
Juri pro se introducto	Juri prose introducts	۷	۱
Privata Scrittura	Privata Scrittura	۶	۱۶۳
Long Andrew بنام	(And ews Leng)	۱۰	۱۶۸
دوڑانے کے لیے اور نہ کد آنے کی شرط کی اور	دوڑانے اور کد آنے کی شرط اور	۱۶ و ۱۵	۱۸۲
Infants' Relief Act	(Infants Relief Act)	۱۱	=
Infants' Relief Act	(Act Infants Roelief)	۱۰	۱۸۳
(Lord Sumner) لارڈ سمنر	(Summer Lord) لارڈ سمر	۱۶	=
(Ultra Vires)	(Vltra Vires)	۱۸	۱۸۵
(Companies Consolidation Act)	Companies Cousplidation Act	۱۱	۱۸۶
teme sole	teme sole	۲۳	۱۸۸
تمہ یا تمہ	teme feme sole	۱۲	۱۸۹
تفصیل	تفصیل	۱۲	۱۹۲
ہونی	ہونی	۲۰	۱۹۹
یا بندہ نور	یا بندہ نور	۲۳	۲۰۲
Faffies Wichelhaus 2H	& Co. 906 roilles V	۱۳	۲۰۸
& C. 906	Wecheb hans 2H	۷	۷

صحیح	غلط	۲	۱
۴	۳	۲	۱
Peerless	Purless	۱۵	۲۰۸
"	Perless	"	"
Wichelhaus	Liritch hous	۱۶	"
Peerless	Purless	"	"
Wichelhaus	bunchel haus	۱۸	"
Iosides V Pacific insurance	Iosides V Pacific insurance	حاضر ہے	"
Co. J. R. G. Q. B. 686	Co. J. R. C. Q. B. 686		
جسٹس اسٹریٹنگ	جسٹس الٹریٹنگ	۲۴	۲۵۶
(۳)	(۲)	۹	۲۶۴
بنیاد	بنیا	۱	۳۰۸
تجزیہ	تجزیر	۴	"
اس	اسی	۲۰	۳۲۲
فوق	فرق	۶	۳۵۴
بذریعہ	بذریعہ	۷	۳۶۴
چنانچہ	چنانچہ	۲۲	۳۸۳
ہوئی کہ	ہوئی کے	۷	۴۰۴
Ejusdem generis	Ejusden generis	۱۹	۴۱۱
Rescission	Rescission	۹	۴۲۰
تفہیم	تفہیم	۱۹	۴۲۲
معاہدہ	معاہدہ	۹	۴۲۷
ٹوٹ گیا	ٹوٹ گیا گیا	۱	۴۲۹
کیا کہ	کیا کہ	۱۵	۴۴۴

صحیح	غلط	۲	۱
۴	۳	۲	۱
کوئلہ	کوئلہ	۱۸	۴۵۵
بہ لحاظ	بہ لحاظ	۲	۴۵۷
1 Q B.D. 410	1 Q.P D. 410	حاشیہ	۴۶۲
ملتی	ملتی	۱۷	۴۶۵
ہوتا ہے	ہوتا ہے	۲۱	۴۶۸
Varley	Varley	۱۹	۴۷۱
دفعہ	دفعہ	۱۲	۴۷۳
میں	میں	۶	۴۷۴
صورت	صورت	۱۷	۴۷۴
فریقین معاہدے	فریقین معاہدے	۱۹	۴۷۶
قاعدے	قاعدے	۱۷	۴۷۸
واضع کیا کہ	واضع کیا کہ	۱۳	۴۸۱
اقرار یا معاہدے	اقرار معاہدے	۸	۴۸۴
ہنری	ہنری	۱۹	۴۸۷
فرانسیسی	فرانسیسی	۴	۴۸۹
ہونا	ہونا	۱۰	۴۹۱
نقض معاہدے	نقض معاہدے	۱۱	۴۹۳
مندرجات معاہدے	مندرجات معاہدے		۴۹۳
عدالتوں پر	عدالتوں میں	۱۰	۴۹۴
نوٹ کے	نوٹ پر کے	۱۰	۴۹۵
دیا ہے	دیا ہے	۲	۴۹۹
درعی علیہ	درعی لیہ	۱۲	۵۰۳

صحیح	غلط	۲	۱
۴	۳	۲	۱
ہوتو	ہورتو	۸	۵۱۱
اور یہ	اور اور یہ	۲۲۲۲۱	۵۱۴
کرنے	کرے	۱۸	۵۸۰
دو دفتیں	دو قیتیں	۱۹	"
Müller بنام Tingley	Miller بنام Tengley	۸	۵۸۱
(جیسا کہ عموماً ہوتا ہے)	(جیسا کہ عموماً ہوتا ہے)	۱۲	"
جسٹس اسٹرلنگ	جسٹس اسٹرلنگ	۵۸۲	۵۸۲
برخاستگی	بخاستگی	۵۸۳	"
نقص	نقص	۲	۵۸۵
بننا تھا	فتا تھا	۸	"
کیا گیا	کما گیا	۵۸۶	"
جیسا کہ میں نے	جیسا کہ میں	۵۸۷	"
بیج کا	بیج کا	۶	۵۸۶
تلافی	تلافی	۲	۵۸۷
Assumpsit	Assumpsits	۶	"
Johnson	Johuson	۵۸۸	۵۸۸
Maeferlan	Maeferlam	۱۰۰	۵۹۰
بنام 2 K.B. 193 Bunge (1917)	بنام 2 K.B. 193 Bunge (1917)	۸۰۰	۵۹۲
کرایہ ناموں	کرار ناموں	۹۰۰	"
سنگ	سنگ	۵۹۳	۵۹۳
راج	راج	۵۹۴	"
جزد کو صدمہ پہنچے	خود کو صدمہ پہنچے	۵۰۰	"

